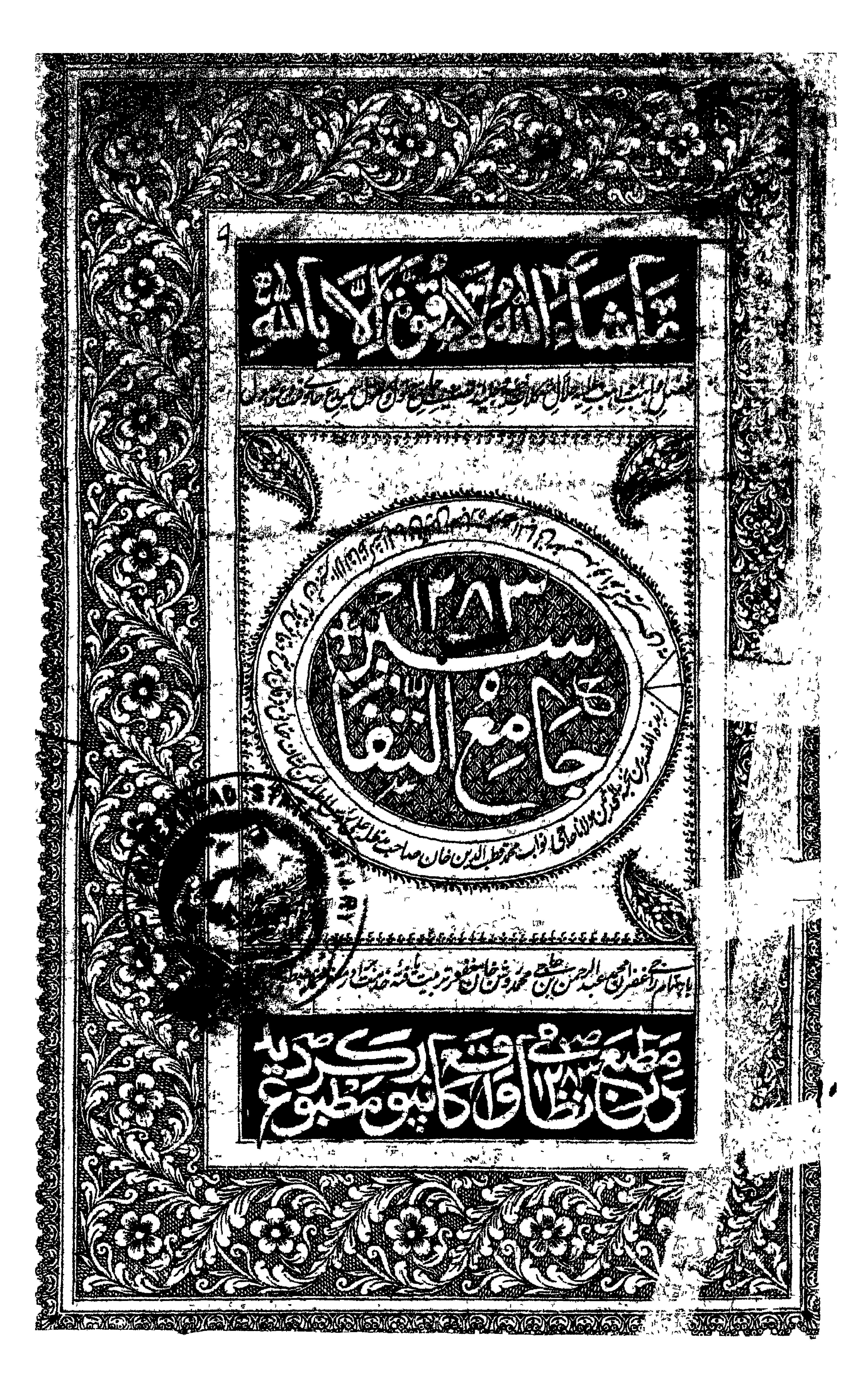
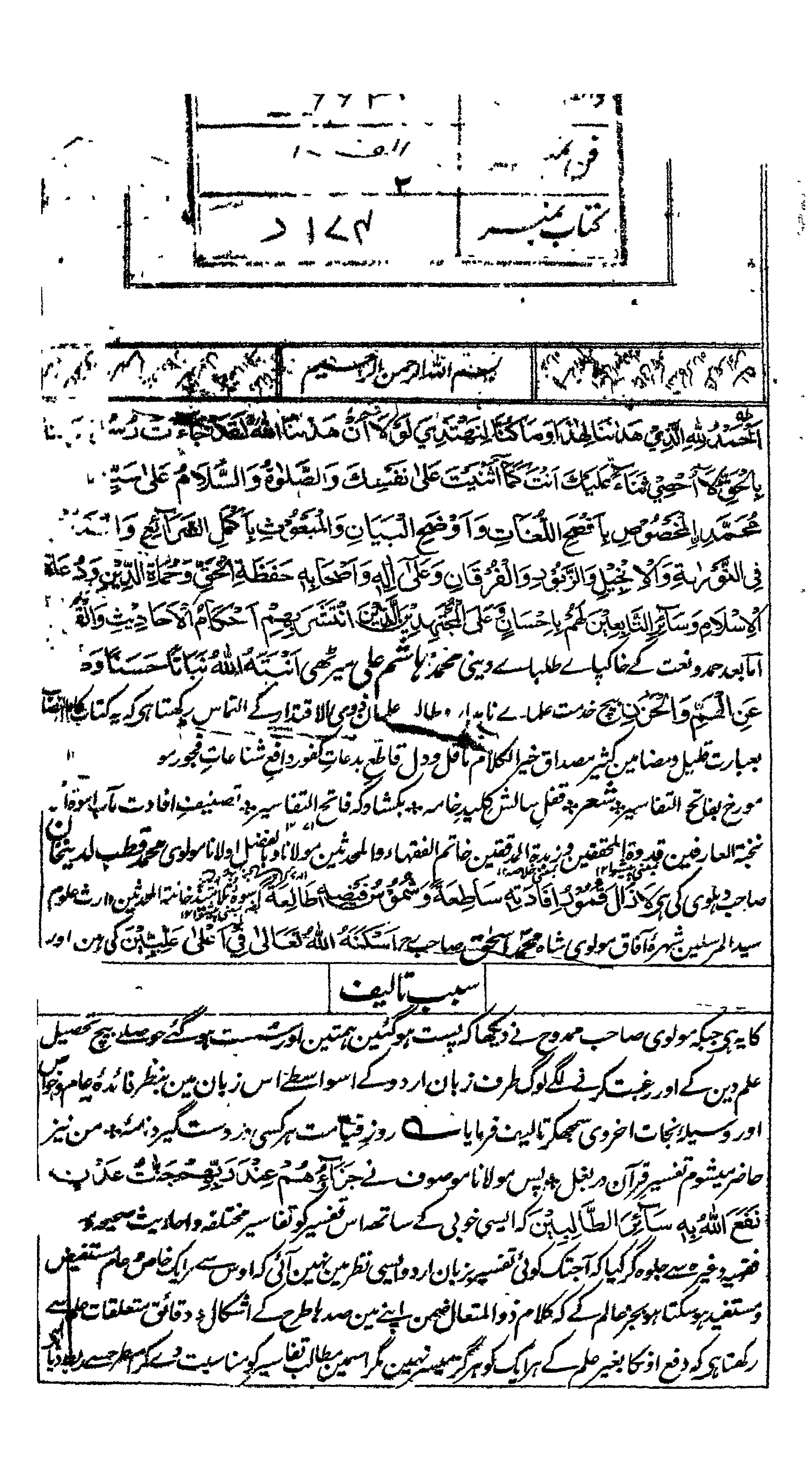

ما شاء الله لا قوة الا بالله
جامع التفاسیر
سنه ۱۲۸۳
مطبع صدیقی
کانپور
۱۲۸۳
مطبوع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا
بالحق لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا
محمد المخصوص بافصح اللغات واوضح البیان والمبعوث باکمل الشرائع والمذکور
فی التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان وعلی آلہ واصحابہ حفظۃ الحق وحماۃ الدین ودعاۃ
الاسلام وسائر التابعین لہم باحسان وعلی المجتہدین الذین انتشر بہم احکام الاحادیث والقرآن
اما بعد حمد ونعت کے خاکپاے طلباے دینی محمد ہاشم علی سیرٹھی انبتہ اللہ نباتا حسنا وحفظہ
عن السقم والحزن بیچ خدمت علماے نامدار وطلاب علمان ذوی الاقتدار کے التماس رکھتا ہے کہ یہ کتاب لا جواب
بعبارت قلیل ومضامین کثیر مصداق خیر الکلام ما قل ودل قاطع بدعات کفور دافع شناعات فجور سو
مورخ بفاتح التفاسیر ؎ شعر ؎ قفل سالش کلید خامہ ؎ بکشاد کہ فاتح التفاسیر ؎ تصنیف افادت مآب سرتاج
نخبۃ العارفین قدوۃ المحققین وزبدۃ المدققین خاتم الفقہاء والمحدثین مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد قطب الدین خان
صاحب دہلوی کی ہے لا زال قموس افادتہ ساطعۃ وشموس فیضہ طالعۃ (ماخوذ از تسنید خاتمۃ المحدثین) وارث علوم
سید المرسلین شہرۂ آفاق مولوی شاہ محمد اسحق صاحب رحمہ اسکنہ اللہ تعالیٰ فی اعلی علیین کی ہے اور

سبب تالیف

کا یہ ہے جبکہ مولوی صاحب ممدوح نے دیکھا کہ پست ہو گئیں ہمتیں اور شکست ہو گئے حوصلے بیچ تحصیل
علم دین کے اور رغبت کرنے لگے لوگ طرف زبان اردو کے اسواسطے اس زبان میں بنظر فائدہ عام وخاص
اور وسیلۂ نجات اخروی سمجھکر تالیف فرمایا ؎ روز قیامت ہر کسی بدست گیرد نامۂ ؛ من نیز
حاضر میشوم تفسیر قرآن در بغل ؎ پس مولانا موصوف نے جزاؤہم عند ربہم جنات عدن
نفع اللہ بہ سائر الطالبین کہ ایسی خوبی کے ساتھ اس تفسیر کو تفاسیر مختلفہ واحادیث صحیحہ
فقہیہ وغیرہ سے جلوہ گر کیا کہ آجتک کوئی تفسیر بزبان اردو ایسی نظر میں نہیں آئی کہ اوس سے ہر ایک خاص وعام مستفیض
ومستفید ہو سکتا ہو بجز عالم کے کہ کلام ذو المتعال ضمن اپنے میں صدہا طرح کے اشکال ودقائق متعلقات علم سے
رکھتا ہے کہ دفع اونکا بغیر علم کے ہر ایک کو ہرگز میسر نہیں مگر اسمیں مطالب تفاسیر کو مناسبت دیکر اسطرح سے ربط دیا

کا اشتمال مقصد تھا مینے ہر ایک سکے آنے لگین سو آیتسطے کے بعد لکھنے آیت کے اول بطور ترجمہ فتح الرحمان مؤلفہ شاہ ولی اللہ رحمہ
محدث دہلوی کا تزبان فارسی بزبان اردو مع علامت **فتح** اور پھر ترجمہ موضح القرآن شاہ عبد القادر رحمہ کے ساتھ
اشارہ **مو** اور تفسیر مدارک سے ساتھ لفظ **مد** اور جلالین سے بلفظ ج یا **جلا** اور تفسیر معالم التنزیل سے
بلفظ **معا** اور تفسیر بحر العلوم سے ساتھ رمز **بحر** اور در منثور کا نام بعینہ لکھا اور بعد بیان چند آیات اون
تفاسیر کے جو کچھ آیات سے حاصل مطلب سمجھا گیا ساتھ لفظ **تنبیہ** کے اوسکو تشریح و تصریح کیا اور اکثر احادیث
متعلقہ و مسائل فقہیہ حسب موقع اوس مقام کے لکھکر نام کتاب کا بعینہ لکھا اور جس حدیث کی شرح سے لکھا ہی اوسکے اشارات
بھی لکھدیے ہین مثلاً اشارہ شرح ملا علی قاری رحمہ کا لفظ **ع** اور شیخ عبد الحق رحمہ کا لفظ ح یا **حق** اور سید جمال الدین کا لفظ
سید ہی اور جس تفسیر یا حدیث سے جس آیت کی تفسیر یا فائدہ لکھا ہی اوس جملے کو نقل کرکے آخر مین لفظ انتہی کہ مخفف الی آخرہ
ہی لکھا تاکہ طالب دیکھ لے اور تحقیق لفظی اور ترکیب عربی بھی کچھ اوپر حاشیے کے درج کی تا اہل علم بہرہ یاب ہون اور جس جگہ فائدہ
ترجمہ شاہ ولی اللہ رحمہ یا شاہ عبد القادر رحمہ کا آیا اوسکو بھی مرقوم کیا اور سبب کر ملانے ترجمے کا یہ ہی کہ ترجمہ فتح الرحمان سے ترجمہ
عربی اور موضح القرآن سے مطلب قرآن مجید بخوبی سمجھ مین آتا ہی بعض جگہ بعینہ ترجمہ اور کہین حاصل اوسکا لکھکر نشانی کردی گئی ہی
جسکو شبہہ ہو اوسے دیکھ لے پس جس وقت کہ سنا مجمع اخلاق و احسان **محمد حسین خان** صاحب مطبع مصطفائی نے کہ ایک تفسیر
عجیب و غریب موصوف الصدر تالیف کرتے ہین یعنی خانصاحب موصوف باعتبار دیانت و ثقاہت اپنی کے کتب عمدہ اکثر چھپوایا
کرتے تھے سو سنتے ہی اس تفسیر کو طلب کرکے جو مطالعہ کیا تو واقعی نام با مسمی پایا پس بصد شوق مطبع اپنے یعنی مصطفائی دہلی مین
چھپانا شروع کیا تھا ہر چند کہ اوسکے اتمام مین کوشش بلیغ کی گئی مگر اتمام کو نہ پہنچی تھی کہ ناگاہ صرصر آفت بلا نمونۂ قیامت شہر دہلی
پر واقع ہو کر معنی اذا زلزلت الارض زلزالہا کے ظاہر کیے تختۂ زمین ہندوستان مانند گردش آسمان کے گردش کر گیا اور اس
حرکت سے تمام مردم دہلی مانند فراش مبثوثہ کے متفرق ہوئے اور اوراق تفسیر مثل برگ خزان دیدہ برباد ہو کر بجاے کاغذ حلوا فروشیا
بعطار وغیرہ شان آنے لگے سب مشفق بی ریا محب با صفا حاجی **یار محمد** صاحب نے کہ جو شریک اس تفسیر کے چھپوانے مین پہلے سے ہین
فقیر سے از راہ خیر خواہی کے ارشاد کیا کہ اگر تو اوراق منتشر کو جا بجا سے بہم پہنچا کر اوس گنج باد آوردہ کی مابقی کو چھپواوے تو عند اللہ
ماجور و عند الناس مشکور ہوگا سو عاجز نے بحکم المامور معذور کے اس کار خیر کو مغتنمات سے سمجھکر اوراق پریشان کو ساتھ عرق ریزی
بہت اور جانبازی بیحد کے سنہ [illegible] ہجری مین فراہم کرکے بتاریخ بستم ماہ ربیع الآخر سنہ [illegible] ہجری مین بعونہ المستعان و علیہ التکلان
کے ترتیب دیا اور سورۂ احزاب سے اس تفسیر کے شروع ہونے کا سبب یہ ہی کہ جب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ جناب مؤلف نے تمام کیا
تو درس کلام مجید کا سورۂ احزاب تک پہونچا تھا اونکو یہ خیال ہوا کہ یہین سے یہ تفسیر موافق درس کے تالیف ہوتی چلی جاوے تو باعانت
و توفیق رب الارباب کے آخر تک تمام ہو کر پھر یہان تک پہونچ کر کامل ہو جائیگی واعظین و شائقین کو جسقدر ہاتھ لگے کی غنیمت ہی
اللہ تعالی اونکی آرزو کو پورا کرے اور سامان و اطمینان دونون جہان کا عنایت فرماوے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ واستاذه وساعيه واغفر لي ولاستاذي ولوالدي واجعلني اعظم شكرك
واكثر ذكرك واتبع نصحك واحفظ وصيتك

یعنی غدر [illegible] ۱۲۷۳

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وھی ثلث وسبعون آیۃ وتسع رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احزاب ہی اور یہ نام اسکا اس لیے رکھا گیا کہ احزاب جمع حزب کی ہی اور حزب کہتے ہین جماعت
کو پس کافرون کی جماعتین سب جمع ہوکر مدینے پر چڑھ آئی تھین آنحضرت سے لڑنے کے لیے اسمین حال اونکا مذکور
ہی چنانچہ آگے آویگا بیان مفصل انکا اور یہ سورہ مدنی ہی اسمین تہتر آیتین ہین اور ایک ہزار دو سو اٹھاسی کلمے
اور پانچ ہزار سات سو چھیانوے حرف اور نو رکوع کہا ابی بن کعب نے زر سے کہ کتنا گنتے ہو تم سورۂ احزاب کو
کہا زر نے تہتر آیتین کہا ابی بن کعب نے پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کھاتا ہی اوسکی ابی تحقیق تھی یہ سورہ برابر سورۂ بقرہ
کے یا درازتر اوس سے اور البتہ تحقیق پڑھی ہی ہمنے اسمین سے آیت رجم کی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم یعنی بیاہا مرد اور بیاہی عورت جب زنا کرین پس سنگسار کرو
اونکو ضرور کہ یہ حکم مقرر ہوا واسطے سزا کے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب دانا ہی مراد ابی کی یہ تھی کہ یہ جملہ اون آیتون میں سے
ہی کہ نسخ کی گئین قرآن میں سے اور یہ جو مشہور ہی کہ یہ زیادتی تھی ایک صحیفے مین عایشہؓ کے گھر مین پس کھا گئی
اوسکو بکری پس یہ بات بنائی ہوئی ملحدون اور رافضیون کی ہی نزول اسکا بعد سورۂ آل عمران کے ہی اور بعد
سورۂ سجدہ کے یہ اسلیے لکھی گئی کہ مشابہ ہی ابتدا اسکی اور اخیر اوسکا اسلیے کہ اوسکے اخیر مین تو حکم ہی آنحضرت
کو اعراض کرنے کا کافرون سے اور اونکے عذاب کے منتظر رہنے کا اور اسکی ابتدا مین حکم ہی آنحضرت کو تقوی
کرنے کا اور کافرون اور منافقون کی فرمان برداری نکرنے کا اور اتباع کرنے وحی کا اور اللہ پر توکل کرنے کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ۭ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۙ

اے پیغمبر ڈر خدا سے اور فرمان برداری نکر کافرون اور منافقون کی تحقیق خدا ہی دانا باحکمت ✣ **فتح**
ای نبی ڈر اللہ سے اور کہا نہ مان منکرون اور دغابازون کا مقرر اللہ ہی سب جانتا حکمتون والا ✣ **تفسیر**
کافر چاہتے تھے اپنی طرف نرم کرنا اور منافق چاہتے تھے اپنی چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسا ہی اوس سے
زیادہ دانا کون ✣ **موضح** یہان جو یا ایھا النبی فرمایا اور نہ کہا یا محمد جیسے کہ کہا یا آدم یا موسی تو یہ آنحضرت کے
شرافت و فضل کے اظہار کے لیے ہی اور صریح نام جو لیا ہی حضرت کا بیچ آیت محمد رسول اللہ اور مانند اسکے تو یہ لوگونکے معلوم کروانے
کے لیے ہی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ڈر خدا سے یعنی ثابت رہ اللہ کے تقوے پر اور مداومت کر اوسپر اور تقوی زیادہ کر کہ وہ ایسی چیز ہی کہ جسکی
انتہا نہین پائی جاتی اور بیچ سبب اوترنے آیت یا ایھا النبی کے لکھا ہی مفسرین نے کہ ابو سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی
بعد جنگ احد کے مدینے مین آکر بیچ گھر عبد اللہ بن ابی کے کہ سردار تھا منافقون کا اوترے اور ایک جماعت منافقون کے ساتھ
آنحضرت کے پاس آکر امان طلب کر کلام کیا کہا کہ ہمکو ساتھ لات وعزی کے کہ نام ہین بتون کے چھوڑ دو اور کہو کہ یہ اپنے عابدون کی
شفاعت قیامت مین کرینگے ہم بھی تمکو تمہارے رب کے ساتھ چھوڑینگے تا عبادت اوسکی فراغ دل سے بجا لاؤگے خاطر مبارک
آنحضرت کی اس بات سے ملول ہوئی اور تیوری چڑھالی حضرت عمرؓ حاضر تھے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اذن
دیجیے تا انکو قتل کرون نہین فرمایا آنحضرت نے کہ ای عمر مینے انکو امان دی ہی پس کہا حضرت عمر نے اونکو کہ باہر نکلو لعنۃ اللہ کی

۱؎ [illegible] ویکیفون العبادۃ [illegible] والعزی [illegible] خالد بن الولید ۱۲

وغضب مین پھر حکم کیا آنحضرت نے ونکو نکال دینے کا مدینے سے اور یہ آیت اوتری کہ ای محمد تم تقوی پر ثابت رہو اور انکا کہنا مانو اور بچتے رہو انسے کہ یہ اللہ کے بھی دشمن ہین اور مومنون کے بھی اور بعضون نے کہا کہ خطاب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہی اس سے امت اور کہا ضحاک نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ ڈر اللہ سے اور نہ توڑ عہد ... جو ہے اور درمیان انکے ہی حاصل اس قول کا یہ ہی کہ جب حضرت عمر نے ارادہ انکے قتل کا کیا تو یہ حکم آیا اور کافرون سے یعنی ... کے یعنی ابوسفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور اور منافقون سے منافق مدینے کے یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول اور عبداللہ بن سعد اور طعمہ بن ابیرق اور خدا ہی دانا کہ جانتا ہی اعمال بد انکے حکمت والا ہی حکم نہ کیا امر کے ساتھ قتل کرنے انکے **مدمعا تنبیہ** بھائیو خیال تو کرو کہ اللہ صاحب نے اپنے حبیب کو کہ پاک و معصوم تھے سب گناہون سے تقوی کا حکم فرمایا تا امت اس مضمون کو دیکھکر بہت کوشش کرے تقوی کے حاصل کرنے مین اور بچے اللہ کے عذاب سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس ا سیہ نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین اور بات سچ خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی توانگری اور محتاجگی مین اور یہ ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس اپنے کے اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون خصلتون مین اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل نیک بہترین قائد ہی اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مددگار ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی ✣ مشکوة منبہات ✣

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی بھیجی جاتی ہی تجھکو تیرے پروردگار کی طرف سے تحقیق خدا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے اور کفایت ہی اللہ کارساز **فتح** ✣ اور چل جو حکم آوے تجھکو تیرے رب سے مقرر اللہ تمھارے کام کی خبر رکھتا ہی اور بھروسا رکھ اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا ✣ **مو تفسیر** وحی بھیجی جاتی ہی تجھکو الخ یعنی بیچ ثابت رہنے کے اوپر تقوی کے اور ترک کرنے فرمان برداری کافرون اور منافقون کے تحقیق خدا الخ یعنی وہ اللہ کہ جو وحی بھیجتا ہی طرف تیرے ہمیشہ سے جانتا ہی عمل اونکے اور عمل تمھارے اور لفظ بما تعملون جو جمع لائے اسلیے کہ مراد اللہ کی قول اتبع سے آنحضرت ہین اور اصحاب انکے اور توکل کر یعنی سونپ امر اپنا طرف تدبیر اوسکی کے ✣ ملا

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۤـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ

نہین پیدا کیے ہین خدا تعالی نے واسطے کسی مرد کے دو دل اندر بدن اوسکے کے اور نہین کیا ہی اون عورتون تمھاری کو کہ ظہار کرتے ہو ساتھ اونکی مائین تمھاری اور نہین کیا ہی تمھارے لے پالکون کو بیٹے تمھارے یہ بات تمھاری ہی کہ کہتے ہو اپنے مونہون سے اور خدا کہتا ہی بات سچی اور وہ دکھاتا ہی راہ مترجم کہتا ہی کہ اس آیت مین رد ہی اوس کافر کے قول کا کہ کہتا تھا مجکو دو دل دیے ہین اور رد ہی اوس چیز پر کہ اہل جاہلیت نے مقرر کی تھی کہ عورت ظہار کی مانند ماں کے ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہی اور کنایہ ہی ساتھ جواب طعن کافرون اور منافقون کے بہ نسبت حضرت رسالت مآب صلی اللہ

نہین کسی مرد کے

علیہ وسلم کے جب زینب سے نکاح کیا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کر لیا ف
دو دل اوسکے اندر اور نہین کیا تمہاری جورووں کو جنکو ماں کہہ بیٹھے ہو سچ مچ تمہاری مائین اور نہین کیا تمہارے
لے پالکون کو تمہارے بیٹے یہ تمہاری بات ہی اپنے مونہہ کی اور اللہ کہتا ہی ٹھیک بات اور وہی سجھاتا ہی راہ **تفسیر**
کفر کے وقت کوئی جورو کو ماں کہتا تو ساری عمر وہ اوس سے جدا ہوتی اور کسیکو بیٹا کر بولتے تو سچا بیٹا ہو جاتا اللہ تعالی
نے یہ دونون حکم بدل دیے جورو کو ماں کہنا سورہ مجادلہ مین آویگا اور لے پالک کا حکم آگے بیان ہی
تیسری بات یہ بھی سنادی کہ ایسی باتین کہنے کی بہتیری ہین اونپر عمل نہین ہو سکتا جیسے مستقل مرد کو کہتے ہین اسکے
دو دل ہین چھاتی چیر کر دیکھو تو کسیکے دو دل نہین **موضح** نہین پیدا کیے الخ آیا ہی کہ ابو معمر جمیل بن معمر فہری کہ ایک
شخص عاقل تھا اور جو کچھ سنتا یاد رکھتا قریش اوسکو ذو القلبین کہتے تھے یعنی یہ دو دلوں والا ہی اور وہ آپ بھی کہتا تھا
کہ میرے دو دل ہین ہر دل سے سمجھتا ہون زیادہ تر اوس چیز سے کہ محمد سمجھتے ہین اور وہ بدر مین حاضر تھا جسوقت
کہ وہان سے بھاگا مونہہ مکے کی طرف کر کر ایک جوتی پانوٴن مین اور ایک ہاتھ مین لیے ہوئے چلا جاتا تھا ابو سفیان
اوس سے ملا اور خبر قوم کی پوچھی اوسنے کہا کہ بعضے مارے گئے اور بعضے بھاگے پس ابو سفیان نے کہا کہ کیا حال
ہی تیرا کہ ایک جوتی پانوٴن مین اور ایک ہاتھ مین رکھتا ہی تو ابو معمر نے شستنہ ہو کر کہا مین جانتا تھا کہ دونون جوتیان
پانوٴن مین ہین اوس روز سے لوگون نے جانا کہ وہ دو دل نہین رکھتا ہی والا یہ حال نہوتا حق تعالی نے اوسکے اس
قول کے رد مین یہ آیت بھیجی مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ اور مقاتل نے کہا کہ یہ ضرب المثل واسطے
ظہار کرنے والے کے بیوی اپنی سے اور واسطے لے پالک کر لینے کے اور کے بیٹے کو بیان کی گئی ہی کہ جیسا کہ ایک
شخص کے دو دل نہین ہوتے ہین ایسیہی بیوی ظہار کرنے والے کی ماں اوسکی نہین ہوتی تا اوسکی دو مائین ہون
اور غیر کا فرزند بیٹا نہین ہو جاتا ہی تا ایک شخص دو کا بیٹا ہو اور زاد المسیر مین لایا ہی کہ منافق کہتے تھے کہ محمد دو
دل رکھتے ہین ایک ساتھ ہمارے اور ایک ساتھ اصحاب اپنے کے حق تعالی نے اونکے قول کے رد مین یہ آیت
بھیجی اور نہین کیا ہی اون عورتون تمہاری کو الخ یعنی بیوی کسیکی اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّی یعنی تو مجھپر مانند پیٹھ
ماں میری کے ہی اور مانند اسکے کے کہنے سے ماں نہین ہو جاتی ہی تا حرام ہمیشہ کو ہو جاوے اور یہ رد ہی اہل جاہلیت
کے قول کا کہ ظہار کو حرام کرنے والا بیوی کا ہمیشہ کو جانتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ حرام ہمیشہ کو
نہین ہی لیکن ظہار کرنا برا اور جھوٹ اور موجب کفارے کا ہی اور بعد کفارہ دینے کے وہ عورت اوسکے خاوند پر
حلال ہو جاتی ہی اور مسئلہ ظہار کا اور ذکر اوسکے کفارے کا سورۂ مجادلہ مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور نہین کیا ہی
تمہارے لے پالکون کو الخ اس آیت مین رد ہی لے پالک کرنے کے حکم کا کہ جاہلیت مین لے پالک کو صلبی بیٹے کے حکم مین
رکھتے تھے اور میراث مین مقدم کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے اوترنے کے پہلے زید بن حارثہ
کو آزاد کر کے لے پالک اپنا کیا تھا اور جبکہ زید نے اپنی بیوی زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آنحضرت ﷺ زینب کو اپنے
نکاح مین لائے تو منافقون نے کہا کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح مین لائے ا ۱۰ ا یونکو اس کام سے منع کرتے ہین
حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ لے پالک حقیقی بیٹا نہین ہوتا ہی یہ بات تمہارے الخ یعنی کہنا تمہارا بیوی کو ماں اور
لے پالک کو بیٹا ایک بات ہی کہ کہتے ہو تم اوسکو اپنی زبان حقیقت یعنی سچ اسلیے کہ بیٹا ہوتا ہی جنے

ہے اور ایسے بات سچی یعنی جو کچھ کہ حق ہی ظاہر و باطن میں اور وہ دکھاتا ہی راہ یعنی

راہ حق پھر فرمایا جو کچھ کہ حق ہی اور صفا کی طرف راہ حق کی کہ فرمایا ادعوہم الخ **ترجمہ**

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ

مَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ

اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ○

نسبت کرو لے پالکون کو اونکے باپون کی طرف یہ راست تر ہی نزدیک خدا کے پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو پس بھائی تمہارے ہین دین مین اور آزاد کیے ہوے تمہارے ہین یعنی پس اس لقب سے پکارو اونکو اور نہین ہی تمپر کچھ گناہ اوس لفظ مین کہ خطا کی ہو تمنے ساتھ بولنے اوسکے ولیکن گناہ وہ ہی کہ قصد کیا تمہارے دلنے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ✽ **فتح** ✽ پکارو لے پالکون کو اونکے باپ کا کہ یہی پورا انصاف ہی اللہ کے ہان پھر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے بھائی ہین دین مین اور رفیق ہین اور گناہ نہین تمپر جس چیز مین چوک جاؤ پر وہ جو دل سے ارادہ کیا ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ✽ **تفسیر** ✽ یعنی چوک کا گناہ تو کسی چیز مین نہین اور ارادے کا ہی او سمین بھی اللہ چاہے تو بخشے چوک یہ کہ مونہہ سے نکل گیا فلانے کا بیٹا فلانا ✽ **موضح** ✽ پس اگر نجانو تم اونکے باپون کو کر نسبت کرو اونکو اونکی طرف تو بس وہ بھائی تمہارے ہین دین مین اور دوست ہین تمہارے دین مین پس کہو یہ بھائی میرا ہی اور یہ دوست میرا ہی اور یا کہو ای بھائی میرے اور ای دوست میرے مراد ہی بھائی چارہ اور دوستی دین کی اور نہین ہی گناہ الخ یعنی نہین ہی گناہ تمپر بیچ کہنے تمہارے کے اسکو از راہ خطا کے حالت جہالت مین پہلے وارد ہونے نہی کے ولیکن گناہ او سمین ہی کہ قصداً کہا تمنے اوسکو بعد آنے نہی کے ابن عمر سے منقول ہی کہ کہا زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ اوتری آیت ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ اوس سے پیچھے زید بن حارثہ کہتے تھے یا یہ معنی ہین کہ نہین گناہ تمپر جبکہ کہا تمنے اپنے غیر کے فرزند کو ای بیٹے میرے بطریق خطا اور سبقت لسانی کے ولیکن گناہ جب ہوگا کہ کہو تم اوسکو قصد کر کر اور جائز ہی یہ کہ ہو مراد عفو ہونا خطا سے نہ عمد سے بطریق عموم کے پھر شامل ہو بسبب عموم اپنے کے خطاً لے پالک کے بیٹا کہنے کو اور قصداً کہنے کو یعنی مراد یہ ہو کہ سب چیزون مین جو قول خطأً ہو معاف ہوتا ہی اور عمداً نہین معاف ہوتا اور داخل اسمین ہو یہ بھی کہ لے پالک کو خطأً بیٹا کہے تو معاف ہی اور قصداً کہے تو نہین معاف اور جب پائی جاوے تبنی یعنی کسی لڑکے کو اپنا بیٹا کہا تو اگر ہی وہ متبنی مجہول النسب اور چھوٹا ہی عمر مین اوس کہنے والے سے تو ثابت ہوگا نسب اوسکا اوس سے اور آزاد ہو جاویگا وہ اگر ہی غلام اوسکا اور اگر بڑا ہی عمر مین اوس سے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور آزاد ہو جائیگا نزدیک ابی حنیفہ رضؓ کے اور اگر ہی معروف النسب پس نہین ثابت ہوتا ہی نسب اوسکا بسبب بیٹا کہنے کے کہنے والے سے اور آزاد ہو جاتا ہی اگر ہی غلام اور جو کوئی اپنے تئین غیر باپ اپنے کی طرف منسوب کرے تو وہ بھی گنہگار ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ ... یہ حرام ہی یعنی جو کوئی منسوب کرے اپنے تئین طرف غیر باپ ... جنت اوسپر حرام ہی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان وجہ قصد گناہ کرنے والے کے **مدعا**

اکہ نو

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

پیغمبر لائق تر ہی ساتھ تصرف کرنے کے بیچ امور مسلمانون کے اونکی ذاتون سے اور بیویان پیغمبر کی مائین اونکی ہین یعنی بیچ حرمت نکاح کے اور قرابت والے بعض اونکے نزدیک تر ہین ساتھ بعض کے حکم خدا مین تمام مسلمانون سے اور ہجرت کرنے والون سے لیکن یہ کہ کرو تم طرف دوستون اپنے کے کچھ رعایت ہی جائز ہونا اس حکم کا لوح محفوظ مین لکھا گیا یعنی صلۂ ارحام واجب ہی اور آپسمین وارث ہونا بسبب ہجرت اور اسلام کے منسوخ ہوا بسبب وارث ہونے کے ساتھ قرابت وارحام کے ✽ **فتح** نبی سے لگاؤ ہی ایمان والون کو زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی عورتین اونکی مائین ہین اور ناتے والے ایک دوسرے سے لگاو رکھتے ہین اللہ کے حکم مین زیادہ سب ایمان والون اور وطن چھوڑنے والون سے مگر یہ کہ کیا چاہو اپنے رفیقون سے احسان یہ ہی کتاب مین لکھا ✽ **تفسیر** ✽ نبی نائب ہی اللہ کا اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنی جان دہکتی آگ مین ڈالنی روا نہین اور نبی حکم کرے تو فرض ہی اور اوسکی عورتین سبکی مائین ہین حرمت مین نہ پردے مین اور حضرت کے ساتھ جنھون نے وطن چھوڑا بھائی بندون سے چھوٹے اونکو حضرت نے آپسمین بھائی کردیا تھا دو دو کو پیچھے اونکے ناتے والے مسلمان ہوئے فرمایا کہ اوس بھائی چارے سے ناتا مقدم ہی میراث ہی ناتے ہی پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک اوسکا بھی لیے جاؤ یہ کتاب مین لکھا ہی یعنی قرآن مین ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا توریت مین بھی یہی حکم ہوگا ✽ **مو** ✽ لائق تر ہی الخ یعنی آنحضرت کا بڑا حق ہی مومنون پر ہر چیز مین امور دین اور دنیا سے اور حکم آنحضرت کا بہت جاری ہی اونپر بہ نسبت حکم نفسون اونکے کے اور فرمان برداری آنحضرت کی بہت واجب ہی اونپر بہ نسبت فرمان برداری نفسون اونکے کے کہا ابن عباس اور قتادہ نے یعنی جبکہ باعث ہون اونکو آنحضرت ایک چیز کے کرنے پر اور باعث ہون اونکو نفس اونکے غیر اوس چیز پر تو ہوگی فرمان برداری نبی کی لائق تر اونپر اونکے نفسون کی فرمان برداری سے اور کہا ابو زید نے کہ نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے نفسون اونکے سے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اونکے حق مین جیسے کہ تو لائق تر ہی ساتھ غلام اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ حکم کیا اوسپر اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی مومن مگر کہ مین لائق تر ہون ساتھ اوسکے دنیا اور آخرت مین پڑھو تم اگر چاہو النبی اولی بالمومنین من انفسہم پس جو مومن کہ مرجاوے اور چھوڑے مال پس وارث ہون اوسکے عصبے جو کوئی ہون اور جو کہ چھوڑے دین یا ضیاع یعنی اولاد چھوٹی کہ خوف ہو اوسکے ضائع ہونے کا پس چاہیے کہ آوے میرے پاس پس مین مولی یعنی مربی اوسکا ہون ✽ انتہی ✽ یا اولی بہم کے معنی ہین بہت مہربان اونپر اور بہت نفع پہونچانے والے اونکو مانند فرمانے ... بالمومنین رؤف رحیم یعنی آنحضرت مومنون پر بہت مہربان رحم کرنے والے ہین

اور ابن مسعود کی قرأت مین النبی اولی ... لہم یعنی نبی لائق تر ہی ساتھ مومنون کے جانون اونکی سے اور وہ باپ ہین اونکے اور کہا مجاہد نے ... ہوگئے مومن بھائی سلیے کہ نبی علیہ السلام باپ ہین اونکے دینی اور بیویاں ... نے نکاح اونکے کے اوپر

اور واجب ہونے تعظیم اونکی کے نہ بیچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس یہ حرام ہین اونکے حق مین مانند اجنبیون کے اور وارث مین بھی مانند اجنبیون کے ہین اور نہین کہا جاویگا اونکی بیٹیون کو مومنون کی بہنین اور نہ اونکے بھائیون اور بہنون کو مومنون کے ماموں اور خالائین اور اختلاف کیا ہے علما نے اسمین کہ آیا وہ مومن عورتون کی بھی مائین تھین یا نہین بعضون نے تو کہا کہ وہ مومن مردون اور مومن عورتون کی سبکی مائین تھین اور بعضون نے کہا کہ وہ مائین تھین مومن مردون کی نہ عورتون کی اور قرابت والے الخ یعنی وارث کرنا بسبب قرابت کے اولی ہے وارث کرنے سے بسبب بھائی چارہ دینی کے اور منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین ہجرت کرکے آئے تو درمیان دو دو شخصون کے مہاجر اور انصار مین سے بھائی چارہ مقرر فرمایا اور جب ایک اونمین سے مرتا تو دوسرا زندہ میراث اوس سے لیتا اور قرابت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہان تک کہ یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آپس مین وارث ہونا قرابتیون کا بحکم آیت مواریث کے مقرر ہوا لیکن احسان اور نیکی دینی بھائیون کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تہائی مال تک جائز اور مستحسن ہے مراد معروف سے یہی ہے اور فی کتاب اللہ سے مراد ہے بیچ حکم خدا کے اور قضا اوسکی کے یا لوح محفوظ مین یا بیچ اوس چیز کے کہ فرض کیا اللہ نے **بحر + متنبیہ** سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا شان معلوم ہوئی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اوس محبوب عالم کو اور اوسکے حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو کہ آپ کے احسان ہمپر ایسے ہی ہین اگر وجود باجود اونکے سے ہم راہ حق نپاتے تو دوزخ کے کندے بنتے مولانا اسمٰعیل علیہ الرحمۃ نے کہ عاشق ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوب اشعار لکھے ہین آپکی شان مین **نظم** وہ انسان اکمل ہے سنتے ہو کون + ہوے مفتخر جس سے یہ دونون کون + نبی البرایا رسول کریم + نبوت کے دریا کا در یتیم + حبیب خدا سید مرسلین + شفیع الوری ہادی راہ دین + محمد ہے نام اوسکا احمد لقب + بیان ہو سکے منقبت اوسکی کب + دل اوسکا جو ہے مخزن سر غیب + مبرا خطا سے ہے بے شک و ریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + زبان اوسکی ہے ترجمان قدم + ہوا باغ دین جس سے رشک ارم + بظاہر ہے گو مقطع انبیا + حقیقت مین ہے مطلع اصفیا + ہوا اول ہی پیدا اوسکا نور + بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور + الٰہی ہزارون درود و سلام + تو بھیج اوسپر اور اوسکی امت پہ مدام + اور آیتون مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب آگے اور ایک طرح کی بزرگی ان حضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا

اور یاد کر جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اونکا اور تجھسے لیا ہمنے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسیٰ بیٹے مریم کے سے اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم تا خدا تعالی پوچھے اون سچون سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہے واسطے کافرون کے عذاب درد دینے والا **فتح** اور جب لیا ہمنے نبیون سے اونکا قرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ہمنے اونسے گاڑھا قرار + یعنی انکی زبانی اپنے حکم خلق کو پہونچانے تب ہر ایک سے پوچھ کریگا اور سزا دیگا **مو + تفسیر** + جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد الخ یعنی رسالت کے پہنچانے کا اور اسکا کہ موحد اور عبادت کرنے والے خدا کے رہین اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز الست کے تھا اور خاص ذکر کرنا ان پانچ پیغمبرون کا اسلیے ہے کہ

صاحب کتاب وشریعت اور اولوالعزم ہین اور سب سے پہلے ذکر کرنا آنحضرت کا واسطے افضل ہونے اونکے ہی سب پر اور واسطے اسکے کہ آپ اصل ہین تمام خلق کے جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث یعنی مین ہون اول نبیون کا پیدایش مین اور آخر اونکا اوٹھنے اور نبی ہونے مین اور فرمایا انا من نور اللہ والخلق من نوری یعنی مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور تمام خلق میرے نور سے اور یہ بھی فرمایا اول ما خلق اللہ روحی یعنی اول جو پیدا کیا ہی اللہ نے روح میری ہی اور یہ بھی فرمایا کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد ٭ یعنی مین تھا نبی اوس حالت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی ناتمام تھی خلقت اونکی اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم دوبارہ ذکر کیا میثاق کو واسطے ملانے وصف کے جو غلیظا ہی ساتھ اوسکے اور یہ عہد لینا اس لیے ہوا تا اونکی امتون کے سامنے اونکی راستی سے کہ جو کچھ اپنی امتون سے کہا تھا اون سے سوال کرے تا کافر قائل ہون اس صورت مین صادقین سے مراد انبیا ہین اور بموجب ایک قول کے مراد صادقین سے مومن ہین یعنی تا پوچھے مومنون سے پونہچانے رسالت انبیا کے سے اور وہ سچ دل کا زبان سے ظاہر کرین یا یہ مراد ہی کہ تا پوچھے انبیا سے کہ کیا جواب دیا تمکو تمھاری امتون نے اور یہ مانند اس قول اللہ تعالی کے ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم یعنی یاد کر اوس دن کو کہ اکھٹا کریگا اللہ رسولون کو پس فرماویگا کہ کیا جواب دیے گئے تم اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے یعنی رسولون کے منکرون کے **نکتہ** ایک محقق یعنی صوفیہ کرام مین سے فرماتے ہین کہ اول سورت مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای عارف خبر دینے والے علوم معارف اور حقائق سے ثابت بیچ تقوے کے التفات غیر سے ہو کر اطاعت خطرۂ کفرۂ شیاطین اور منافقان نفوس سے باخبر اور ہشیار رہ اور اتباع کمال الہام رب حکیم علیم اپنے کا کر متوکل اللہ پر رہ تو وہ کافی مہمات تیری کا ہو کر کارسازی تیری اور تابعون تیرے کی کرے اور اپنی محبت و معرفت کی طرف متوجہ کرے اور آیت ما جعل اللہ الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ جب محبت حق کی کسی دل مین آتی ہی تو محبت کسی چیز کی ماسوی اللہ سے اوسمین نہین رہتی ہی کہ قلب ایک ہی سوا ایک کی محبت کے گنجایش نہین رکھتا مصرع یکدل داری یک دوست بس ست قل اللہ ثم ذرھم یعنی کہہ اللہ پھر چھوڑ اونکو محبت اہل و اولاد کی نری بات ہی بات ہی راہ حق مین کچھ فائدہ نہین رکھتی اور آیت النبی اولی الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اتباع اور محبت نبی کی اولی اور اول اور اکثر ہو طالبون کو اپنے نفسون کی محبت سے تا حالت ولایت کو پونہچے رسول علیہ السلام فرماتے ہین لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ ومالہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اوسکے جان اوسکی سے اور اولاد اوسکی سے اور مال اوسکے سے اور سب لوگون سے ٭

تنبیہ ٭ غور کرنا چاہیے صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے قول مین کہ حضرت کے اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا لکھتے ہین صاف اون بزرگوارون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی محبت اور اونکا اتباع کے آگے اورون کی محبت و اتباع کو ہیچ جانے یہ نہین کہ جورو بچون اور لوگون اور رسمون کی خاطر آنحضرت کی اتباع و محبت کو ایک طرف رکھدے بلکہ سنت کے نام سے چڑے اور کہے کہ یہ باتین کٹ ملون کی ہین تصوف اور ہی چیز ہی جیسے کہ اس وقت کے اکثر بزرگوارون کو دیکھتے ہین مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور اس بات پر تمام صوفیہ کرام رحمہم اللہ کا اجماع ہی سب یہی کہتے چلے آئے ہین کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی اور درجۂ اعلی ملتا ہی حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہی چنانچہ کتاب طریقۂ محمدیہ مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام کا اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہین الطرق کلہا مسدودۃ الا علی من اقتفی اثر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی سب راہین بند ہین یعنی خدا کی طرف پہونچنے کی مگر اوسپر راہ کھل رہی ہی کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی
انھین کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ بیدینی کفر ہی
اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید
ہی ساتھہ کتاب و سنت کے اور کہا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت
اوسکا نور ورع اوسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھہ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اوسکو ظاہر کتاب و تیسرے
یہ کہ نہ باعث ہوا اوسکو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالی کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھہ ہمارے
ساتھہ تو کہ دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوسنے اپنے تئین ساتھہ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھہ
زہد کے وہ یار اونکا کہتا ہی کہ پس گئے ہم طرف اوسکے پس جبکہ نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد مین آیا تو اوسنے تھوکا قبلے کیطرف
پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک نکی اوس سے کہا یہ شخص امن مین نہین ہی ساتھہ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آداب مین سے پس کیونکر ہوگا امن مین بیچ دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہو پانی پر اور
اوڑتا ہو ہوا مین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھہ اوسکے یہانتک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اوسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور
حفظ حدود اور شریعت کی رعایت مین اور کہا گیا بایزید سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکے کو پہونچتا ہی پس کہا اونھون نے
کہ شیطان گذرتا ہی ایک لحظے مین مشرق سے مغرب تک حالانکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہی اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ بعض اوقات میرے دل مین واقع ہوتا ہی ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیۂ کرام کے دل مین آجاتی ہی
پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھہ دو گواہون عادل کے کہ وہ کتاب و سنت ہی اور کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ اللہ تعالی کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ تعالی کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکے اخلاق مین اور افعال
مین اور اوامر مین اور سنتون مین اور کہا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا
ای بشر آیا جانتا ہی تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالی نے تیرے وقت کے لوگون مین مینے عرض کیا کہ نہین جانتا مین
یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہی بسبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور بسبب خدمت کرنے تیری کے صالحین کی
اور بسبب خیر خواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانون کی اور بسبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی اسی نے
پونہچایا ہی تجکو نیکون کی منازل کو اور کہا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کل باطن یخالفہ ظاہر فھو باطل یعنی جو باطن
کہ مخالف ہو اوسکے ظاہر پس وہ باطل ہی اور کہا محمد بن فضل رحمہ اللہ نے کہ جاتا رہنا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا
نہین عمل کرینگے لوگ ساتھہ اوس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھہ اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکھینگے
اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا حضرت جنید کے کلام سے لیکر یہانتک
یہ سب نقل کیا گیا ہی رسالۂ قشیری رحمۃ اللہ کے سے دیکھہ ای عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشائخ طریقت کے
اور اکابر ہین ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ
کو اوپر سیرت احمدیہ کے پس نہ فریب دے تجکو واہیات جاہلین اور ترہات فاسدین مفسدین ضالین مضلین کی کیونکہ وہ کجرو
ہین راہ شرع قویم سے اور ٹیڑھے ہین صراط مستقیم سے نکل گئے ہین راہون علماے شریعت کے سے اور مشائخ طریقت کے سے
افسوس ہزار افسوس ہی اونکے حال پر اور اون لوگون کی چال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہی یا اچھا جانا ہی اونکے امر کو حالانکہ

وہ فرق ان میں راہ حق کے گمراہ ماری ہی اونھوں نے عابدین کی اور بلا دیا حق کو ساتھ باطل کے بلکہ چھپا دیا حق کو ویعقد
تمام ہوا کلام حسب منطوق حدیث محمدی کا اور تصدیق ان باتوں کی جسکو منظور ہو وہ مکتوب صوفیہ کو شرح عوارف و آداب المریدین و نفحات کے دیکھے یعنی گمراہی
بزدلی سے صوفیوں کو بدنام کر رہا ہے اساسے و بانیت سے ۔ بیخبر ز چند زخود و بیخبر حسب نہ زیر غم ہنوز بادشوند از بحر زندہ و وشوند بار پانے رسند

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

ای مسلمانون یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر جسوقت کہ آئے تمہارے سر پر لشکر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے اونکو
اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا مترجم کہتا ہی کہ کفار نے غزوۂ احزاب مین مدینے پر ہجوم کیا اور آنحضرتؐ نے اپنے اور
لشکر کے درمیان مین خندق کھودی اور منافقون سے باتین نفاق کی سرزد ہوئین مخلصون نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح
اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالی نے اونکی مذمت مین اور مسلمانون کی مدح مین اور منت رکھنے مین اونپر یہ آیتین نازل کین **ف**
ای ایمان والو یاد کرو احسان اسکا اپنے اوپر جب آئین تمپر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر باد اور وہ فوجین جو تمنے نہین دیکھین اور
ہی اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا **تفسیر** چوتھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۂ حشر مین ذکر اسکا آویگا
ہر قوم مین پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرتؐ پر چڑھالائے بارہ ہزار آدمی ۱۲۰۰۰ مسلمان
کم تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر پڑا گرد خندق کھودلی جب فوجین آئین دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے کے پھر ایک رات
اللہ نے اونپر باد بھیجی تند کافرون کی آگ بجھ گئی بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار
اوٹھکر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہی اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم مین اناج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور
گرد سب مخالف اسمین منافق دل کی بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ مین حضرتؐ نے فرمایا اب ہم جاوینگے کفار پر وہ ہمپر
نہ آوینگے وہی ہوا **موضح** یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا اللہ نے تمپر روز احزاب کے کہ مدد کی تمہاری اور
نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ احد کے آئے تمہارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش
تھے اور غطفان اور قریظہ اور نضیر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا یعنی صبا کہ جسکو پروا ہوا کہتے ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ❊ یعنی مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عاد بسبب پچھوا
ہوا کے اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اوس دن لڑے نہین لیکن جسوقت کہ ٹھنڈی راتون
مین ہوا ٹھنڈی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی میخین اوکھاڑ ڈالین اور خیمون کی طنابین کاٹ دین اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے
آپسمین اچھلنے کودنے لگے ملائکہ جوانب و اطراف لشکر احزاب سے تکبیر پکار پکار کر کہنے لگے ایک رعب کفار کے لشکر مین آیا حتی کہ
سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے پکارتا تھا کہ ای بنی فلان ہمارے پاس پہونچو پھر شکست کھائی **اور خلاصہ قصۂ احزاب کا**
یہ ہی کہ بعد جلاوطن کرنے بنی قریظہ کے حیی بن اخطب یہودی نے ایک جماعت یہود کے ساتھ مکے مین جا کر ساتھ ابوسفیان کے
اور اوسکے تابعون کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آکر قریش کے اتفاق کی خبر دی
اور غطفان بھی اونکے ساتھ موافق ہوئے پس ابوسفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عیینہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر
لے کر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرتؐ کو پہونچی تو تین ہزار آدمیون کے ساتھ
مدینے سے نکلے اور آگے پہاڑ سلع کے لشکر مبارک پڑا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فارس مین بوقت کثرت دشمنون کے

ف
مضمون حضرت شاہ عبد الغنی رحمہ اللہ نے لکھا ہے

شہر کے گرد خندق کھود لینے میں آنحضرت نے اسکو پسند کر کے مدینے کے گرد خندق کھودنے کا حکم کیا اور ہر ایک کو تھوڑی تھوڑی
زمین کھودنے کے لیے تقسیم فرما دی صحابہ اوسکے کھودنے میں مشغول ہوئے اور آنحضرت بھی مٹی اوسمین سے باہر نکالتے تھے اور
صحابہ کو خندق کھودنے کی نیت سے یہ پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَۃِ
یا اللہ بلاشبہ عیش آخرت ہی کا عیش ہے پس بخش انصار اور مہاجرین کو بعد اوس اثنا میں ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا کوئی کدال
اوسپر کارگر نہین ہوتی تھی آنحضرت کو خبر کی وہان تشریف لا کر کدال ہاتھ مین لے کر بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر ماری تھوڑا سا ٹکڑا اوسمین
سے ٹوٹا اور ایک نور اوسمین سے نکلا کہ اوسکی روشنی مین شام کے محل نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ ملک شام کی کنجیان مجکو عنایت ہوئین
بعد اوسکے دوسرا ضرب مارا اور ایک ٹکڑا اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور نکلا اور اوسکی روشنی مین یمن کے محل انکو نظر آئے اللہ اکبر کہکر
فرمایا کہ یمن کی کنجیان میرے ہاتھ مین دین بعد اوسکے تیسرا ضرب مارا اور وہ پتھر سارا ٹوٹا اور ایک نور ظاہر ہوا کہ محل کسری کے
نظر آئے تکبیر کہی اور فرمایا کہ فارس کی کنجیان مجکو عطا ہوئین مسلمان اس بشارت سے خوش ہوئے اور منافقون نے کہا کہ یہ مرد
خلق کو بازی دیتا ہے دشمن کے ڈر سے خندق کھودتا ہے اور یمن اور شام اور فارس کے فتح کی خبر دیتا ہے القصہ بعد چھ روز کے
خندق طیار ہوئی اور لشکر دشمنون کا مدینے کو پہنچا اور عیینہ غطفانی ساتھ لشکر اپنے کے نیچے وادی شرقی مدینے کے اور ابوسفیان ساتھ
لشکر اپنے کے وادی غربی مدینے مین اوترے اور یہود قریظہ بھی بسبب اغواے حُیَیِّ بن اَخْطَب کے عہد توڑ کر کفار کی مدد کو آئے
اور خندق درمیان لشکر مسلمانون کے اور لشکر کفار کے حائل ہے اور دل ضعفاے مسلمین کا بسبب ہیبت کثرت اعدا کے جگہہ سے
گیا اور دونون لشکر اسی طرح قریب ایک مہینے کی مدت تک مقابل پڑے رہے اور جنگ نہین ہوتی تھی مگر کچھ تیراندازی اور
پتھراو ہوتا تھا جب بلا لوگون پر سخت ہوئی رسول علیہ السلام نے ساتھ عُیَیْنَہ وغیرہ رئیس غطفان کے صلح کی اسپر کہ تہائی
پھل مدینے کے اونکے لیے ہون بشرطیکہ یہان سے اوٹھکر اپنے وطن کو چلے جاوین اور صلحنامہ لکھا سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ صلح خدا تعالی کے حکم سے ہے تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حکم الہی سے نہین ہے مینے واسطے کسر شوکت قریش کے یہ صلح کی ہے اون دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے انکو حالت
شرک مین ایک تمر نہین دی ہے اب کہ مشرف ساتھ اسلام کے ہوئے ہین ہم کیونکر دیوین اب سواے شمشیر کے کچھ نہین جانتے پس وہ
صلح موقوف رہی اور خوف و سختی مسلمانون پر نہایت ہوئی ایک روز نُعَیم بن مسعود غطفانی آگے رسول علیہ السلام کے آیا اور کہا
یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا اور میری قوم کو اسکی خبر نہین ہے اب جو کچھ فرمائیے بجا لاؤن مین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایک مرد ہے
اگر سکتا ہے تو کچھ فریب کر اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ یعنی لڑائی فریب ہی نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ جانتے ہو تم کہ مین خیرخواہ
تمھارا ہون قریش و غطفان کہ واسطے لڑنے کے آئے ہین اہل اور اموال اونکے یہان سے دور ہین اگر شکست کھاوینگے
تو اپنے اہل مین پھر کر چلے جاوینگے اور اہل اور اموال تمھارے یہین ہین تم اور جاے جا نہین سکنے کے اگر قریش اور غطفان تمکو
چھوڑ کر چلے جاوینگے پس تم ساتھ انکے لڑو نہین جب تک ایک کو انکے اشراف مین سے اپنے پاس گرو نرکھو تا تمکو چھوڑ کر چلے نجاوین
بنی قریظہ نے کہنا اوسکا قبول کیا اور کہا خیرخواہی ہماری کی تو نے پھر نُعَیم نے قریش کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ مین خیرخواہ
تمھارا ہون ایک خبر تمکو پہنچاتا ہون اگر پوشیدہ رکھو کہا اونھون نے کہ ایسا ہی کرینگے ہم نعیم نے کہا کہ بنی قریظہ نے محمد سے
عہد توڑنے سے ندامت کھینچی اور محمد کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم نادم ہوئے اگر کہو تو ہم ایک دو اشراف قریش اور غطفان کے تئین تمکو لا دین تو
اونکو مار ڈالو اور ہمسے راضی ہو اور ہم آنکر مددگار تمھارے ہون اور محمد نے بھی قبول کر لیا ہے پس اگر یہود تمسے رہن چاہین تو

ہرگز نہ دینا پھر نعیم غطفان کے پاس آیا اور جو کچھ قریش سے کہا تھا انسے بھی کہا القصہ جب قریش اور غطفان نے یہود کو کہلا بھیجا
کہ یہ دار مقام ہمارا نہین ہی متفق ہوکر قتال کرو تا امر محمد سے فراغ پاوین ہم یہود نے کہا کہ ہم ہرگز لڑنے کے نہین جبتک ایک مرد
اشراف تم مین سے ہمارے پاس رہن نہوگا تا مبادا تم ہمکو وقت شدت کے چھوڑکر چلے جاؤ اور تنہا ہمکو محمد کے ساتھ لڑنے کی
طاقت نہو اور دونون فرقون کو صدق قول نعیم کا متیقن ہوا اور درمیان اونکے نفاق اور خرابی ظاہر ہوئی ہفتے کی رات کو
شوال کے مہینے مین سن پانچ مین کہ نہایت سردی تھی حق تعالی نے ہوا سرد اور تیز متعین کی کہ اونکے خیمون کو اوکھیڑ ڈالا اور
آگ کو سرد کردیا اور ہانڈیون اور باسنون اونکے کو اولٹ دیا اور غلغلہ تکبیر ملائکہ کے سے کہ کفار کے لشکرون کے اطراف مین کرتے تھے
اور اوس ہول کے فعل سے رعب کفار کے دل مین پڑا اور ابو سفیان آواز دیتا تھا کہ ای گروہ قریش واللہ اگر تم صبح تک
یہان پڑے رہے تو ہلاک ہوجاؤگے اور بنی قریظہ سے دیکھوگے جو کچھ کہ سنا تمنے اور یہ ہوا تمکو چھوڑتی نہین ہی یہان سے
کوچ کرو مین کوچ کرتا ہون یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکر متوجہ مکے کو ہوا غطفان بھی یہ خبر سنکر بھاگے وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی تمہارے عمل کو ای مومنو دیکھتا اور مراد
عمل سے محافظت کرنی ہی ساتھ خندق کے اور ثابت رہنا اور مددگاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ✢ **مل بحر** ✢

إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ
وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝

جب آئے کفار تمپر اوپر کی جانب تمہاری سے اور نیچے کی جانب تمہاری سے اور جب خیرہ رہین آنکھین اور پہونچے دل چنبر گردن کو
اور گمان کرتے تھے تم بہ نسبت خدا کے گمان مختلف ✢ **فتح** جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین
آنکھین اور پہونچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلین ✢ **تفسیر** ✢ اوپر سے اور نیچے سے یعنی
مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی اور غربی طرف سے جو نیچی ہی اور آنکھین ڈگنے لگین یعنی تیور بدلنے لگے لوگون کے دوستی
جتانے والے آنکھین چراتے اور دل پہونچے گلون تک دھڑک دھڑک کرتے اور کئی کئی اٹکلین مسلمانون نے سمجھا کہ ابکی اور سخت
آزمایش آئی اور کچے ایمان والون نے سمجھا کہ ابکی بار نہ بچینگے ✢ **مو** ✢ اوپر کی جانب تمہاری سے الخ یعنی مدینے کی شرقی طرف سے
جو اونچی ہی بنو غطفان آئے اور غربی طرف سے جو نیچی ہی قریش آئے اور جب خیرہ رہین آنکھین یعنی متحیر ہوئین اور پتھرا گئین
مارے ڈر کے یا پھر رہین ہر چیز سے پس نہین التفات کرتین تھین مگر اپنے دشمن کی طرف بسبب شدت خوف کے اور لفظ حناجر جمع
حنجر کی ہی حنجرہ کہتے ہین سر حلقوم کو اور وہ منتہی حلقوم ہی اور حلقوم جگہہ داخل ہونے کھانے اور پانی کی ہی پس مراد یہ ہی کہ جب پھولتا ہی
پھیپھڑا شدت خوف یا غصے سے تو اوپر کو آجاتا ہی دل اوسکے سبب بلند ہونے اوسکے سر حلقوم تک اور بعضون نے کہا کہ یہ مثل ہی لوگون کے
[illegible] سینے مین [illegible] پہونچین حلقوم کو حقیقۃ روایت کیا گیا ہی کہ مسلمانون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا کوئی
[illegible] کہ پڑھین ہم اوسکو [illegible] پہونچے دل حناجر کو فرمایا ہان کہو اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا یعنی یا اللہ
ڈھانپ عیب [illegible] شت کی چیزون سے ہمکو اور گمان کرتے تھے تم الخ یہ خطاب ہی مومنون کے لیے اور بعضے
[illegible] ثابت [illegible] نافقون نے گمان کیا تا ثابت اون ثابت قدمون نے ساتھ اللہ کے کہ وہ ہمکو امتحان
[illegible] ہونا [illegible] سے اور ضعیف القلوب اور منافقون نے بہ نسبت خدا کے وہ گمان کیا کہ جو نقل کیا گیا حال
[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکے اصحاب کا اور گمان کی مومنون نے مدد و فتحیابی اونکے لیے ✢ **مل معا**

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ○

اوس جا کہ آزمائے گئے مسلمان یعنی ساتھ صبر کرنے کے ایمان پر اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت یعنی مارے ڈر کے ✢ **فتح** وہان جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا ✢ **مو** ✢

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ○

اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی وعدہ ندیا ہمکو خدا اور رسول اوسکے نے مگر بطریق فریب دینے کے **فتح** ✢ اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا ✢ **تفسیر** ✢ بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہی کہ میرا دین پونہچیگا مشرق اور مغرب یہان جاے ضرور کو نکل نہین سکتے مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی بات نہ بولے ✢ **مو** ✢ کہا بعضون نے کہ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وصف ہی منافقین کا ساتھ واو کے اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوجھ اونکو دین مین منافق چاہتے تھے کہ اپنی طرف مائل کرین اونکو بسبب ڈالنے شبہے کے اونکے دلون مین اور وعدہ ندیا الخ منقول ہی کہ معتب بن قشیر منافق نے جب دیکھا احزاب کو کہا کہ وعدہ دیتا ہی ہمکو محمد فتح فارس اور روم کا حالانکہ کوئی ہم مین سے نہین نکال سکتا ہی یعنی مدد دینے اور خرچ کرنے کے لیے ایک فرقہ کہ نام سپاہی کا ہی نہین ہی یہ مگر وعدہ فریب کا ✢ **مل**

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ○

اور جب کہا ایک فرقے نے اونمین سے ای اہل مدینہ سر لکانے رہنے کی نہین ہی تمہارے لیے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ اونمین سے جناب پیغمبر سے کہتے ہین کہ تحقیق گھر ہمارے نامضبوط ہین اور نہین ہین وہ گھر نامضبوط نہین چاہتے ہین مگر بھاگنا ✢ **فتح** ✢ اور جب کہنے لگے ایک لوگ اونمین ای یثرب والو تمکو ٹھکانا نہین سو پھر چلو اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ اونمین نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پر غرض اور نہین مگر بھاگنا ✢ **تفسیر** ✢ یثرب نام تھا مدینے کا یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانا کہان سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر مین محکم حویلیون کے ناکے بند کر کر زنانے اونمین رکھ آئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی ✢

مو ✢ کہا ایک فرقے نے اونمین سے یعنی منافقون مین سے اور وہ عبد اللہ بن اُبی اور یار اوسکے تھے پس پھر جاؤ یعنی طرف کفر کے یا لشکر رسول اللہ سے طرف مدینے کے حاصل یہ کہ عبد اللہ بن اُبی اور اوسکے تابعون نے مسلمانون سے کہا کہ محمد کے لشکر مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رہی ہی سب دین کفر کی طرف پھر جاؤ یا آنحضرت کے لشکر سے مدینے کو چلے جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ عورۃ کے معنی ہین خلل اور تقدیر یہ ہی ذات عورۃ چنانچہ قرات ابن عباس کی ذات عورۃ ہی بولا جاتا ہی عور المکان عورًا جبکہ خطر ہو تا ہی اوسمین ایسا خلل کہ خوف ہو اوسمین دشمن اور چور کا اور مراد اس فرقے سے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنکر اونھون نے کہا کہ اجازت دیجیے ہمکو تا گھرون مین جا کر بچا وین دشمنون اور چورون سے کرین اسلیے کہ وہ غیر محفوظ ہین پھر چلے آوینگے پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ڈرتے نہین ہین اوس سے بلکہ چاہتے ہین بھاگنا لڑائی سے ✢ **مل معا**

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ○

اور اگر پیٹھ آتے مدینے مین اوپر سر اونکے کے طرفون اوسکے سے پھر طلب کی جاتی اونسے خانہ جنگی البتہ دیتے اوسکو اور توقف نکرتے بیچ

دینے فتنے کے مگر تھوڑا حاصل کلام یہ ہی کہ جہاد مین توقف کرتے ہین اور اگر جنگ بیچ مقدمہ نفسانی کے ہو تی تو توقف نکرتے **فتح**
اور اگر شہر مین کوئی پیٹھ آوے کنارون سے پھر اونسے چاہے دین سے بچلنا تو لے لین اور ڈھیل نکرین اوسمین مگر تھوڑی
مو تفسیر اگر پیٹھ آتے انپر یعنی مدینے مین یا اونکے گھرون مین مدینے کی طرفون سے یعنی اگر داخل ہوتا یہ لشکر کہ جسنے ڈالا
کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہین اونکے مدینے مین یا اونکے گھرون مین تمام جوانب اوسکے سے اور آبیٹھتے اونکے اہل اور اولاد پر تو فتنے کو
پھر طلب کیے جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی ارتداد اور رجوع کرنا طرف کفر کے اور لڑنا مسلمانون سے تو البتہ دیتے اوسکو
یعنی کرنے لگتے اونکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اوسکے قبول کرنے مین مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال وجواب بغیر توقف کے یا نہ ٹھہرتے
مدینے مین بعد مرتد ہونے اونکے کے مگر تھوڑا سا اسلیے کہ اللہ ہلاک کرتا اونکو اور معنی یہ ہین کہ یہ بہانہ کرتے ہین اپنے گھرون کی نامضبوطی
کا تاکہ بھاگ جاوین مدد سے رسول خدا اور مومنون کی اور مقابلہ جماعتون کفار کے سے کہ جنکا ہول و دہشت انکے دلون مین بھرا
ہی اور وہ جماعتین کفار کی اگر پیٹھ آوین انکی زمینون اور گھرون مین اور پیش کرین انپر کفر اور کہا جاوے انکو کہ مسلمانون کو
ضرر پہنچاؤ تو البتہ شتابی کرین طرف اوسکے اور کچھ بہانہ نکرین اور نہین ہی یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے اونکے اسلام کو اور
دوست رکھنے انکے کفر کو **صل** یعنی اگر دشمن ایکبارگی مدینے پر ہجوم لاوین اور انسے ترک کرنا اسلام کا اور پھرنا طرف شرک
کے چاہین تو شرک قبول کرین جلدی سے اور اوسکے قبول مین توقف نکرین مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے
مراد فتنے سے جنگ کرنی مسلمانون کے ساتھ ہی یعنی اگر انسے لڑنا ساتھ مسلمانون کے چاہین تو یہ قبول کرین اور ایک قول یہ
ہی کہ یہ جہاد مین توقف کرتے ہین اگر خانہ جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نکرین اور بحسب ایک قول کے معنی
ما تلبثوا بہا کے یہ ہین کہ بعد قبول کفر کے مدینے مین نہین ٹھہرینگے مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہو جاوینگے **بحر**

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا

اور تحقیق عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پہلے اس سے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ کو اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا **فتح** اور البتہ اقرار کر چکے تھے اللہ سے
آگے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ اور اللہ سے اقرار کی پوچھ ہوتی ہی **مو تفسیر** یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے بعد جنگ احد کے پہلے جنگ خندق کے
عہد باندھا تھا کہ پھر جہاد سے ہم نہین بھاگنیگے اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی روز قیامت کے عہد شکنی سے پوچھے جاوینگے اور عذاب کیے جاوینگے **بحر مد**

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا

کہہ ہرگز فائدہ ندیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے اور اوسوقت نہ فائدہ دیے جاؤگے مگر تھوڑا **فتح**
تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤگے مگر تھوڑے دنون **تفسیر**
یعنی جسکی قسمت مین موت ہی اوسکو بچاؤ نہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہین تو بھاگ کر بچا کی دن **مو** یعنی اگر آگئی ہی
اجل تمھاری تو نہین فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اور اگر نہین آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہین بہرہ مند ہوگے دنیا مین مگر تھوڑا سا
اور وہ مدت عمرون تمھارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مروانی کا حال منقول ہی کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے
پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کسینے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ یہ قلیل ہی طلب کرتے ہین ہم **مل تنبیہ**
حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال ومنال اسکے پر فریفتہ ہوکر اللہ جل شانہ کی رضامندی ہاتھ سے نہ دے اور جانے کہ یہ سب
کچھ چھوڑ جانا ہی سوائے تین کپڑون کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجائیگا جیسے کہ حضرت لقمان نے جو اپنے بیٹے کو نصیحتین کین ہین اور اونکو
پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید مین نقل کیا ہی اونمین سے یہ بھی ایک نصیحت ہی وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

یعنی اور نہ بھول تو حصہ اپنا دنیا سے کہ وہ کفن ہے یعنی دنیا میں سے یہ تیرا حصہ ہی باقی سب چھوڑ جائیگا + قطعہ گمان مبر کہ زر و سیم داد و انتظار و دولتی ست کہ داری بدست روزے چند + چہ سود گر بشوی غرہ بر متاع کسے + چو موش بر در ذ گان رہ ستاخ سند +

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

کہہ کون ہی وہ جو بچاوے گا تمکو خدا کے تصرف سے اگر چاہے تمہارے حق میں سختی یا چاہے تمہارے حق میں کوئی نعمت اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ مددگار + **فتح** + تو کہہ کون ہی کہ تمکو بچاوے اللہ سے اگر چاہے تمپر برائی یا چاہے تمپر مہر اور نہ پاوینگے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار + **تفسیر** + یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم کرے تو مسلمان اب تمکو قتل کر ڈالین + **مو** + من اللہ کی تقدیر ہی مما اراد اللہ انزالہ یعنی کون بچاوے تمکو اوس چیز سے کہ چاہے اللہ اوتارنا اوسکا یعنی عذاب اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یعنی تمہارے نفسون مین قسم قتل وغیرہ سے یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت یعنی دراز کرنا عمر کا عافیت اور سلامت مین یا کون منع کرنے اللہ کو اس سے کہ رحم کرے تمپر اگر ارادہ کرے تمپر رحم کرنا + **مد** +

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

تحقیق خدا جانتا ہی باز رکھنے والون کو تم مین سے اور کہنے والون کو واسطے بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے اور حاضر نہین ہوتے ہین لڑائی مین مگر کم + **فتح** + اللہ کو معلوم ہی جو اٹکاتے ہین تم مین اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو چلے آؤ ہمارے پاس اور لڑائی مین نہین آتے مگر کبھی + **مو** + **تفسیر** + باز رکھنے والون کو یعنی جو کہ منع کرتے ہین رسول کی مدد کرنے سے کہ وہ منافق ہین اپنے بھائیون کو یعنی جو کہ ظاہری بھائی ہین یعنی مسلمان چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو مگر کم یعنی حاضر ہوتے ہین ایک ساعت دکھانے کو اور ٹھہرے رہتے ہین تھوڑا مقدار اسکے کہ دیکھین اونکو لوگ پھر پھر جاتے ہین + **مد** + چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو اور اوسکے ساتھ جنگ مین حاضر نہو کہ ہم تمہارے ہلاک ہونے سے ڈرتے ہین آیا ہی کہ یہود نے منافقون کو کہلا بھیجا کہ تمکو کیا ہوا ہی کہ قتل اپنا ابو سفیان کے ہاتھ چاہتے ہو اگر اس بار تمپر قدرت پاوینگے تو کسیکو تم مین سے باقی نہین چھوڑینگے ہمکو تمپر خوف آتا ہی کہ تم بھائی اور ہمسائے ہمارے ہو ہماری طرف آؤ پس عبد اللہ بن اُبی منافق اور یارون اوسکے نے مومنون کے پاس آکر کہا کہ تم محمد کے پاس کیا بھلائی چاہتے ہو اگر ابو سفیان تمپر قدرت پاویگا تو کسیکو نہین چھوڑیگا ہمارے ہمراہ طرف یہود کے آؤ مومنون کو منافقون کے اس کہنے سے ایمان اور احتساب یعنی طلب ثواب زیادہ ہوا یہ آیتان منافقون کی شان مین نازل ہوئی اور زاد المسیر مین لایا ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے لشکر سے مدینے مین گیا اپنے سگے بھائی کو دیکھا کہ شراب و نقل آگے رکھے ہوئے عیش و طرب مین مشغول ہی اوسنے کہا کہ اے بھائی تو یہان عیش مین گذران کرتا ہی اور پیغمبر لڑائی مین ہین اوسنے جواب دیا کہ تو بھی میرے پاس بیٹھ محمد ہرگز اس ورطے سے خلاصی نہین پاویگا وہ شخص پھر آیا تو احوال اوسکا پیغمبر خدا سے ظاہر کرے جبرئیل پہلے آنے اوسکے سے یہ آیت لائے تھے + **بحر** +

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝

بخیلی کرتے ہوئے بہ نسبت تمہارے یعنی بیچ مددگاری تمہاری کے پس جسوقت آوے ڈر دیکھیگا تو اونکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے پھرتی ہین آنکھین اونکی مانند اوس شخص کے کہ بیہوش کیا جاوے سختی موت سے پس جب جاتا رہے ڈر زبان درازی کرین تمپر ساتھ

زبانون تیز کے بخل کرتے ہوئے اوپر مال کے یہ جماعت نہ ایمان لائی تھی پس نابود کیا خدا نے اونکے عملون کو اور ہے یہ کام خدا پر آسان **فتح**
وریغ رکھتے ہین تمھاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت تو دیکھے تکتے ہین یعنی ڈر سے تیری طرف گر اتی ہین آنکھین اونکی
جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت چڑھ چڑھ بولین تم پر تیز تیز زبانون سے ڈھوکے پڑتے ہین مال پر وہ لوگ
یقین نہین لائے پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے اونکے کیے اور یہ ہے اللہ پر آسان ✤ **تفسیر** ✤ یعنی بوقت خوف سب کیے جاتے
ہین اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہین سب سے زیادہ اور غنیمت پر ڈھوکتے ہین ✤ **فائدہ** ✤ جہان حبط
اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت مین اسکی کسیکی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے
اوس عمل ہی مین ایسا نقصان پڑتا ہے جس سے وہ درست ہی نہین ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی ✤ **موضح** ✤
بخیلی کرتے ہوئے یعنی آتے ہین لڑائی مین اس حال مین کہ بخیلی کرتے ہین بنسبت تمھاری مدد کرنے میں اور غنیمت مین پس جس وقت آوے ڈر یعنی
دشمن کی طرف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیکھے تو انکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اوس حالت مین پھرتی ہین
آنکھین اونکی دائین بائین جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کیا جاوے سکرات موت مین یعنی جیسے وہ عقل رفتہ حیران وار
دیکھتا ہے ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھونچکے دیکھتے ہین پس جب جاتا رہے ڈر اور امن مین ہون اور جمع کیجاوے غنیمت زبان درازی
کرین تم پر اور ایذا دین ساتھ کلام کے اس حال مین کہ بخل کرین مال پر یعنی بروقت تقسیم غنیمت کے مناقشہ کرین اور کہین ہمارا حصہ بہت سا لگاؤ اس لیے
کہ ہم تمھارے ساتھ جنگ مین تھے اور تمھارے ساتھ ہو کر لڑے اور سبب ہونے ہمارے کے غالب ہوئے تم دشمن پر نہ ایمان لائے تھے یعنی حقیقت مین
بلکہ ساتھ زبانون کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل مین رکھنے اونکے کے کفر کو اور ہے یہ یعنی
حبط کرنا اونکے عملون کا اللہ پر آسان ✤ **ملخص** ✤

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ
عَنْ أَنْبَائِكُمْ ط وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝

جانتے ہین کہ لشکر کافرون کے نہین گئے ہین اور اگر آوین لشکر تمنا کرین کاشکے وہ صحرانشین ہوتے درمیان گنوارون کے پوچھا کرتے
خبرون تمھاری کو یعنی آنے جانے والے سے اور اگر ہون درمیان تمھارے نہ لڑین مگر تھوڑا ✤ **فتح** ✤ جانتے ہین فوجین نہین گئین
اور اگر جاوین فوجین تو آرزو کرین کسیطرح باہر گئے ہون گانوٴن مین پوچھا کرین تمھاری خبرین اور اگر ہووین تم مین لڑائی نکرین مگر
تھوڑی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نامردی کے مارے یقین نہین آتا کہ فوجین پھر گئین اور باتون مین تمھاری خیرخواہی بتادین
اور لڑائی مین کام نکرین ✤ **موضح** ✤ یعنی منافق ایسے نامرد ہین کہ بعد شکست کفار کے بھی گمان کرتے ہین کہ لشکر کفار کے
نہین گئے اور اگر پھر آوین لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کرین بسبب اپنی نامردی کے کہ مدینے سے باہر نکلکر جنگل مین درمیان گنوارون کے
جا بیٹھین تا نفس اپنے امن مین رہین اور الگ رہین لڑائی سے کہ مومن جسمین لگ رہے ہون پوچھتے رہین ہر مدینے کے
آنے والے سے خبرین تمھاری اور جو کچھ کہ گذرے تم پر اور اگر ہون درمیان تمھارے ولے لڑائی ہو رہی ہو تو نہ لڑین
مگر تھوڑا دکھانے سنانے کو اور واسطے دفع عذر اپنے کے تا لوگ نہ کہین کہ یہ نہ لڑے ✤ **ملخص** ✤

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

تحقیق ہے واسطے تمھارے ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہے امید رکھتا ثواب خدا کی اور دن
آخرت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ✤ **فتح** ✤ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے

دن کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو بہت سا ✤ **تفسیر** ✤ یعنی رسول کو دیکھو ان سختیوں مین کیا استقلال رکھتا ہی سب سے زیادہ محنت اور اندیشہ اوسپر ہی ✤ **موضح** ✤ ساتھہ پیغمبر خدا کے پیروی نیک یعنی مومن کو چاہیے کہ موافق اور تابع رسول کا رہے نہ کچہ مدد کرنے مین سے اور صبر کرنے سے اوس چیز پر کہ اوسکو پونہچے اور ہمراہ رہنے کے ساتھہ رسول کے جیسے کہ وہ تمہاری غمخواری کرتا ہی اور یہ جسکے معنے ہین ڈرتا ہی اللہ سے اور دن آخرت سے یا امید رکھتا اللہ کے ثواب اور آخرت کی نعمتوں کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی خوف مین اور امید مین اور سختی مین اور نرمی مین ✤ **من بحر** ✤ **تنبیہ** ✤ ایک معنی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت و عنایت کی اور ثواب آخرت کی اوسکے لیے آنحضرتؐ کی پیروی خوب چیز ہی اسلیے کہ آنحضرتؐ کی پیروی کرنے پر اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اپنی محبت کا اس آیت مین قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی اے محمد تو کہدے انسے کہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۞

اور جب دیکھا مسلمانون نے لشکرون کو کہا یہ ہی جو کچھہ کہ وعدہ دیا تھا ہمکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور اس ماجرے نے نہ زیادہ کیا اونکے حق مین مگر ایمان اور اطاعت کرنا ✤ **فتح** ✤ اور جب دیکھین مسلمانون نے فوجین بولے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور اونکو اور بڑھا یقین اور اطاعت ✤ **تفسیر** ✤ وعدہ اللہ کا ہی کہ فرمایا تھا تکلیف پاؤ گے کافرون کے ہاتھہ سے آخر تمکو غلبہ ہی اور یہ بھی کہ رسول نے فرمایا تھا آٹھہ دس دن مین تمپر فوجین آتی ہین ✤ **موضح** ✤ وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے اونسے یہ کہ جھڑجھڑائے جاؤ گے اور تکلیف و سختی پونہچائے جاؤ گے یہان تک کہ فریادرسی چاہو گے اللہ تعالی سے اور مدد مانگو گے اوس سے ساتھہ قول اپنے کے أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۞ یعنی کیا تمکو خیال ہی یہ کہ چلے جاؤ گے تم جنت مین اور ابھی تمپر آئے نہین احوال اون لوگون کے کہ گذرے پہلے تمہارے پونہچی اونکو سختی اور تکلیف اور جھڑجھڑائے گئے یہان تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھہ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ہی انتہی پس یہ آیت متضمن ہی اسکو کہ جب مومنون کو لاحق ہوگی مثل اس بلا کے تب مدد الہی اور جنت ملے گی پس جب آئے احزاب یعنی لشکر کفار کے اور مضطرب ہوئے مومن اور خوف شدید وارد ہوا اونپر کہا یہ وہی ہی جو وعدہ کیا تھا ہمسے اللہ اور رسول نے الخ اور جانا اونھون نے کہ جنت اور مدد واجب ہوئین ہمارے لیے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ احزاب آنے والے ہین تمہاری طرف بیچ آخر نو راتون کے یا دس کے پس جب دیکھا اونھون نے احزاب کو کہ آئے وہ وقت موعود پر کہا اونھون نے هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ الخ اور نہ زیادہ کیا اونکو یعنی اوس چیز نے کہ دیکھا اونھون نے یعنی جمع ہونا اور چڑھ آنا کفار کا اونپر مگر ایمان کو ساتھہ اللہ کے اور وعدون اوسکے کے اور تسلیم کو اوسکی قضا و قدر پر ✤ **معالم** ✤ وعدہ خدا کا بیچ آیت أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کے سورۂ بقرہ مین ہی کہ مدد اور جنت کا وعدہ کیے گئے تھے اوپر صبر کرنے کے پہونچنے سختی اور ضرر پر اور بھی رسول نے آنے احزاب اور تنگ ہونے کار کے سے مومنون پر اور نصرت ہونے مومنون کے سے

بہلے خبر دی تھی اوس دونون وعدون کو مومنون نے یاد کیا اور ثابت قدمی اختیار کی + مجس +

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا ساتھہ خدا کے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچا یا اپنے قرارداد کو یعنی شہید ہوا اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ انتظار کھینچتا ہی اور نہ بدلا اونھون نے کسی صورت کا بدلنا تو کہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ اونکے کے اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا ساتھ رحمت کے پھرے اوپر تحقیق خدا ہی بخشنے والا مہربان + **فتح** + ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی اونمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ تا بدلا دیوے اللہ سچون کو اونکے سچ کا اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا توبہ ڈالے اونکے دل پر بیشک اللہ ہی بخشتا مہربان + **تفسیر** + ذمہ پورا کر چکا یعنی جہاد ہی مین جان دے چکا جیسے شہدا بدر اور احد اور راہ دیکھتے اور اصحاب جو جہاد پر مستعد ہین موت کی راہ دیکھتے لیکن رسول نے فرمایا کہ طلحہ اونمین ہی جو شہید ہو چکے + **مو** + نذر مانی تھی کتنے ایک لوگون نے صحابہ مین سے کہ اگر ہم کسی جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حاضر ہونگے تو ثابت قدم رہینگے اور لڑینگے کفار سے یہانتک کہ شہید ہونگے اور وہ صحابہ عثمان بن عفان تھے اور طلحہ اور سعید بن جبیر اور حمزہ اور مصعب اور انس بن نضر وغیرہم پس بعضے اونمین سے شہید ہوئے اور بعضے زخمی ہو کر زندہ رہے جیسے کہ فرمایا پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پونہچایا اپنے قرارداد کو یعنی فارغ ہوا اپنی نذر سے اور پورا کیا اپنا عہد کہ صبر کیا جہاد مین اور شہید کیا گیا پس حاصل معنی قضی نحبہٗ کے یہ ہوئے کہ مرا شہید اور قضا نحب عبارت ہوئی موت سے اسلیے کہ جو زندہ ہی مخلوقات مین سے ضرور ہی مرنا اوسکو پس گویا کہ موت نذر لازم ہی اوسکی گردن مین پس جب مرا تو پوری کی نحب یعنی نذر اپنی اور مراد انسے مانند حمزہ اور مصعب اور انس کے ہین کہ احد مین شہید ہوئے چنانچہ آیا ہی کہ انس بن نضر کے کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے تلوار کے یا نیزون یا تیرون کے اور کافرون نے اونکو مثلہ کر ڈالا تھا کہ کوئی اونکو پہچانتا تھا مگر اونکی بہن نے پہچانا اور مثلہ کہتے ہین ناک کان وغیرہ اعضا کے کاٹ ڈالنے کو اور مصعب بن عمیر جو شہید ہوئے تو اونکے کفن کو کپڑا بہم نہ پونہچا مگر ایک چادر تھی چھوٹی سی کہ جب رکھتے تھے اوسکو سر پر پانؤن کھلے رہتے تھے اور پانؤن پر رکھتے تھے تو سر کھلجاتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکھو چادر کو سر کی جانب اور رکھدو پانؤن پر اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہی اور فرمایا بعض اونمین سے منتظر ہین موت کے کہ شہید مرین وہ عثمان اور طلحہ وغیرہ تھے کہ آرزو رکھتے تھے شہادت رکھتے تھے اور انھون نے بھی جنگ مین بڑی مشقت اوٹھائی چنانچہ طلحہ کا ہاتھہ شل ہو گیا تھا بسبب لگنے تیرون کے اسحال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے اوسکو بمنزلہ سپر کے کیا تھا جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نے طلحہ کو دیکھکر فرمایا کہ جسکو خوش لگے دیکھنا طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روے زمین پر اس حال مین کہ پوری کرچکا نذر اپنی تو دیکھے اسکو اور نہ بدلا اونھون نے یعنی عہد نہ شہیدون نے اور نہ اونھون نے کہ جو منتظر شہادت ہین اور اسمین تعریض ہی اونکے لیے کہ جنھون نے بدل ڈالا عہد اہل نفاق مین سے جیسے کہ گذرا بیان اسکا اللہ تعالی کے اس قول مین وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۝ بدلے سچ اونکے کے یعنی بدلے وفا کرنے اونکے کے عہد کو اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یعنی جبکہ نہ توبہ کرین یا ساتھ

رحمت یعنی اگر توبہ کریں تحقیق اللہ ہی بخشنے والا انہی سبب قبول کرنے توبہ کے اور مہربان یعنی سبب معاف کرنے
جرمون کے **ملمعا منبہ** اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی
چونکہ وہ اللہ و رسول کی محبت مین ایسے چور تھے کہ آرزو رکھتے تھے جان نثار کی او سپر پاک پروردگار نے یہ کچھ تعریف کی
انکی اور حقیقت مین اگر غور کرے انکے حال مین یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین
ہونے کا کوئی تم مین کا جبتک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگون سے
اسپر پورا اعمل انہین صاحبون نے کیا کہ جو رشتے ناتے زر زمین مال اسباب سب کچھ چھوڑ کر اختیار کیا رسول مقبول کی خدمت بابرکت مین رہنا اور جہاد
مین باوجود اس تکلیف بے اسبابی کے مانند شیر ببر کے تھے کافرون کو مانند بکریون کے سمجھتے تھے اور حال بے اسبابی و بے نوائی کا
یہ تھا کہ کبھی پتھر پیٹ پر باندھ باندھ کر اور لاٹھیان ہاتھون مین لے کر لڑنے کو گئے ہین اون کافرون سے کہ سب کچھ
رکھتے تھے اور ایک ایک کھجور کھا کر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال سنکر جو کسی نے بعضے صحابہ سے از راہ تعجب کے پوچھا
ایک کھجور پر کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونھون نے کہا جب وہ بھی ہو چکی تو اوسکی قدر معلوم ہوئی گٹھلی ہی چوس کر تسلی حاصل کر لیا کرتے تھے
اور بعض اوقات درخت کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھاتے تھے کہ پائخانہ مانند جانور کی مینگنیون کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ
نے قوت ایمانی نصیب انکے کی تھی کہ باوجود اس بے نوائی کے وہ شادان اور فرحان اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور
رسول کی محبت کے آگے دنیا کو برابر پر پشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق مین اللہ تعالی
نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی بلاشبہہ اللہ نے خرید لیا
مومنون سے اونکی جانون کو اور انکے مالون کو اس قیمت پر کہ اونکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی
طاعات مین مانند جہاد کے گویا اونکو مول لیتا ہی پاک پروردگار بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال انکے متاع ہین اور جنت مول اوسکا
پس جان و مال خرچ کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین
کفار کو اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا توریت مین اور انجیل مین اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا
ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کر کے بشارت دی اونکو کہ پس خوشیان کرو اس معاملت پر جو ٹھنی ہی اور یہی
بڑی مراد ملنی ہی پس دیکھا چاہیے کہ اللہ تعالی جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان رکھین اور
اونکو برا کہین کیا حال ہونا ہی اونکا عیاذًا باللہ من اللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

اور پھیر دیا خدا نے کافرون کو ساتھ غصے اونکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانون کی طرف سے بیچ مقدمے
جنگ کے اور ہی خدا توانا غالب **فتح** اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ اوٹھا لی
اللہ نے مسلمانون کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست **مو** کافرون کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہین
فتح پائی اونھون نے مسلمانون پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنون کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالی نے بسبب

باد صبا اور علمدار کے اوملک کے ساتھ کہ بے گنتی تھے کفار پر ... شال بھیجا ... [illegible]

احزاب باہر بیٹھے گھبرے تھے اور دونون خندق کے کنارے کے ... [illegible]

رافون کو فقط شجون کے آگے رسول علیہ السلام ساتھ یاران بیٹھے اونکو دفع کرتے ایک روز عمرو عبدود کہ عرب میں

مین مشہور تھا اور اوسکو ہزار مرد کے مقابل کرتے تھے ساتھ اور چار آدمیون کے کفار کے لشکر مین سے خندق سے اوترکر آیا

اور لڑنے والا طلب کیا اس طرف سے علی مرتضی باہر نکلے اور عمرو عبدود اور ایک کافر کو مارا کافرون سے اول نوبت یہ تھی

آنحضرت نے پیر اور منگل کے دن مسجد مین کفار پر دعا کی بدھ کو بعد نماز ظہر کے اثر فتح کا ظاہر ہوا اور حکم الٰہی

سے باد صبا نے زلزلہ کفار کے لشکر مین ڈالا کفار عاجز ہوکر بھاگے اور فتح مسلمانون کی بغیر لڑنے کے ہوئی ❊ قال جل شانہ

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ

فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝

اور اوتارا اللہ نے اون لوگون کو کہ مددگاری ان لشکرون کی کی تھی اہل کتاب مین سے یعنی قریظہ کو اوتارا اونکے قلعون سے

اور ڈالا اونکے دلون مین ڈر ایک فرقے کو قتل کرتے تھے تم یعنی مردون کو اور بندی پکڑتے تھے تم ایک فرقے کو یعنی عورتون

اور لڑکون کو ❊ **فتح** ❊ اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکے گڑھون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنون کو تم

جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا ❊ **تفسیر** ❊ یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس

ہنگامے مین پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل ع حکم لائے جلد اونکو جا گھیرا پچیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہین

جو ہمارے حق مین سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانون کو قتل کرنا اور عورتین لڑکے بندی لیے

خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور اونکی بدعہدی کی سزا ❊ **موضح** ❊ وہ یہود بنی قریظہ تھے کہ بعد گھرے رہنے کے پچیس دن تک اپنے

قلعون مین تنگ ہوکر سعد بن معاذ رض کے حکم پر راضی ہوکر اوترے اونھون نے حکم کیا کہ مرد اونکے مارے جاوین اور عورتین اور بچے

بندی پکڑے جاوین اور مال مسلمانون پر تقسیم ہو اور قصہ لکھا یہ ہی کہ جب رسول علیہ السلام بعد بھاگنے احزاب کے رات مین اوسکی صبح

کو اپنے اصحاب کے ساتھ خندق سے اوٹھ کر مدینے مین رونق افزا ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھولے کہ اوسی روز ظہر کے وقت جبرئیل

عمامہ استبرق سر پر باندھے ہوئے سوار خچر پر کہ زین اوسکا دیبا کا یعنی ریشمی تھا پونہچے اور رسول علیہ السلام تھے اوس وقت زینب

بنت جحش کے پاس کہ ازواج مطہرات سے تھین اور وہ سر مبارک کو دھو رہین تھین ایک جانب سر کی دھوئی تھی کہ جبرئیل ع آئے اور کہا

یا رسول اللہ آپنے ہتیار اوتار ڈالے عفا اللہ عنک چالیس روز ہوئے ہین کہ ملائکہ نے ہتیار نہین کھولے اور غبار کہ جبرئیل ع کے مونہہ پر

اور اونکے خچر پر تھا رسول علیہ السلام اوسکو اپنے دست مبارک سے پاک کرتے تھے جبرئیل ع نے کہا خدا تعالیٰ حکم فرماتا ہی تمکو کہ بنی قریظہ

ہی کی طرف جانے کا قصد رکھتے ہین پس اوٹھو اونکی طرف مین اونکی کمانون کے چلّے کاٹ آیا ہون اور اونکے دروازون کو کھول آیا ہون اور اونمین

اضطراب و ہل چل پڑ رہی ہی پس آنحضرت نے منادی کو حکم دیا کہ ندا کردے کہ جو کہ سننے والا مطیع ہی نماز عصر کی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین

اور نشان اپنا حضرت علی رض کو دیا وہ اوسکو لیکر باہر نکلے اور لوگ بھی حضرت علی رض کے ساتھ چلے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب اونکے

قلعون کے پونہچے تو کلام برے رسول کی شان مین اونسے سنکر پھرے راہ مین آنحضرت سے ملکر یہ حال ظاہر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ جب

مجکو دیکھینگے تو کچھ نہین کہینگے اور جب آنحضرت اپنے اصحاب پر گذرے مقام صورین مین پہلے پہونچنے کے طرف بنی قریظہ کے تو اونسے

پوچھا کہ اس راہ سے کوئی گذرا ہی اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ دحیہ کلبی سوار خچر سفید پر کہ اوسکے زین پر چادر دیبا کی تھی گیا ہی

[illegible] جبرئیل [illegible] بنی قریظہ [illegible] پس جب آنحضرت نزدیک قلعے بنی قریظہ کے پہنچے [illegible]
[illegible] اور [illegible] مسلمانون [illegible] بعد عشا کے اور اوسوقت عصر اور مغرب اور عشا پڑھی
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ مین اور پچیس یا چھبیس روز تک انکے
قلعے کو گھیرے رہے یہانتک کہ تنگ آگئے اور رعب انکے دلون مین پڑا اور یقین کیا کہ بے استیصال ہمارے کے رسول علیہ
پھرینگے نہین اونھون نے ابو لبابہ صحابی کو پیغمبر خدا کے پاس سے طلب کیا اور مردون نے اونکے آگے جمع ہو کر حالت تباہی
[illegible] کی ظاہر کر کر مشورہ پوچھا کہ آیا محمد کے حکم پر ہم اوترین ابو لبابہ نے کہا ہان اور اپنے ہاتھ سے اشارہ
ذبح کا کیا کہ ذبح کیے جاؤگے اور اوسی دم پشیمان ہوئے کہ خیانت خدا اور رسول کی کی مین نے جب وہان سے پھرے تو آنحضرت کے
پاس حاضر نہوئے اور اپنے تئین مسجد کے ایک ستون سے باندھا اور کہا یہان سے نہین جانے کا مین جبتک کہ
قبول توبہ میری خدا کی طرف سے نہ اوترے گی اور خدا تعالی سے عہد کیا کہ پھر بنی قریظہ سے مین نہین ملنے کا اور جب خبر ابو لبابہ
کی آنحضرت کو پہنچی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو اوسکے لیے استغفار کرتا مین اب مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون جبتک کہ
قبول توبہ اوسکی خدا کی طرف سے نہ آوے اور جب وحی قبول توبہ اوسکے کی اوتری تو آنحضرتؐ اوسوقت ام سلمہؓ کے گھر مین تھے
ہنسے ام سلمہؓ نے پوچھا کہ آپ کیون ہنستے ہین اللہ ہنساوے آپکے دانتون کو فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول کی گئی ام سلمہؓ نے
عرض کیا کہ کیا یہ خوشخبری دون مین اسکی ابو لبابہ کو یا رسول اللہ فرمایا ہان سنا دے اگر چاہے تو پس کھڑی ہوئین ام سلمہؓ اپنے
حجرے پر اور یہ ذکر ہی ازواج مطہرات کے پردے کے حکم اوترنے کے پہلے کا پس کہا ای ابو لبابہ خوش ہو کہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے
تیری پس لوگ اونکے کھولنے کو دوڑے کہا ابو لبابہ نے قسم خدا کی جبتک کہ رسول علیہ السلام اپنے دست مبارک سے نکھولین
نہین کھلنے کا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نماز صبح کے اونکو کھولا القصہ بنو قریظہ لاچار ہو کر رسول علیہ السلام
کے حکم پر اوترے اور آنحضرتؐ نے بسبب تکالیف اوس کے سعد بن معاذ کو حکم کیا سعد کی قوم اونکو حمار پر سوار کر کر آنحضرتؐ کے پاس
لائی اور کہا تمکو رسول علیہ السلام نے تمھارے موالی یعنی دوستون پر حکم کیا ہی ساتھ اونکے بھلائی کرنا اور جب سعد آنحضرتؐ کے
سامنے آئے تو اونکی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اوٹھو اپنے سردار کے لیے اور سعد نے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو اور
خدا سے عہد کرتے ہو کہ جو کچھ مین حکم کرون اوسپر تم راضی ہوؤ اونھون نے کہا ہان اور آنحضرتؐ نے بھی اجازت دی پس
سعد نے کہا کہ حکم کرتا ہون مین یہ کہ اونکے مردون کو مارین اور اونکی عورتون اور اولاد کو بندی پکڑین اور اموال اونکے درمیان
مسلمانون کے تقسیم کرین آنحضرتؐ نے فرمایا ای سعد ایسا حکم کیا تو نے کہ جو کچھ خدا تعالی سات آسمانون کے اوپر کرتا ہی پس
بنی قریظہ کو اونکے قلعے سے لا کر بنت حارث کے گھر مین قید کیا پھر رسول علیہ السلام مدینے کے بازار مین آئے اور خندقین کھود کر
اونکے مردونکو اون خندقون مین گردن مارا اور زبیر اور علی رضی اللہ عنہما مارنے والے تھے چھ سو یا سات سو آدمی مارے گئے اور حیی
بن اخطب کو بھی وہان گردن مارا بعد اوسکے اموال اونکے تقسیم کیے بعد نکالنے خمس کے سوار کو تین حصے دیے کہ دو اوسکے گھوڑے
کے اور ایک اوسکا اور پیادے کو ایک حصہ دیا پھر قریظہ کی بندی کو آنحضرتؐ نے نجد کو بھیجکر بکوا کر گھوڑے اور ہتھیار
خرید کر ولئے اور اونکی عورتون مین سے ریحانہ بنت عمرو کو آنحضرتؐ نے اپنے لیے لیا تھا وفات تک آپ کی ملک مین رہی
اور فتح بنی قریظہ کی بیچ آخر مہینے ذیقعدہ کے سن پانچ ہجری مین ہوئی اور عورتین اور اولاد بنی قریظہ کی کہ بندی
مین آئے ساڑھے سات سو اور ایک قول سے نو سو تھے

بحث مختصر امر المعالم

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور انجام کار کو تمھین وہی زمین اونکی اور گھر اونکے اور مال اونکے بھلی ہی انجام کار کو تھین وہی زمین کہ پاؤن نہ رکھا تھا تمنے اوسپر اور ہی اللہ سب چیز پر توانا ۔ **فتحے** اور تمکو والی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ملک زمین اور جسپر پھیرے نہین تھے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ۔ **تفسیر**

یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی اونکو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے اونکا خرچ ہلکا ہوا اور پاوس دوسری زمین سے مراد ہی زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہودیہی سے وہ ہاتھ لگی اوس سے **خرچ** سب صحاب آسودہ ہو گئے ۔ **مو** اموال سے مراد ہی مواشی اور نقود اور اسباب منقول ہی کہ رسول علیہ السلام نے مقرر کین زمینین اونکی مہاجرین کے لیے نہ انصار کے لیے اور فرمایا کہ تم اپنے مکانون مین ہو وہ زمین کہ پاؤن نہ رکھا تھا تمنے یعنی بقصد قتال کے اور وہ زمین مکہ ہی یا فارس و روم یا خیبر یا تمام وہ زمینین کہ فتح کیجاوینگی روز قیامت تک ۔ **ملا**

تنبیہ اوپر کی آیت کی تفسیر مین جو کچھ قصہ ابولبابہ صحابی کا مذکور ہوا اوسکا ذکر کلام اللہ مین سورۂ انفال کے تیسرے رکوع مین ہی ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی ای ایمان والو خیانت نکرو اللہ کی اور رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتون مین جان کر اور جان لو کہ تمھارے مال اور اولاد جو ہین خراب کرنے والے ہین اور جان لو یہ کہ اللہ کے پاس بڑا ثواب ہی ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ای ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے اللہ سے یعنی در مقدمۂ امانت وغیرہ کے تو کر دیگا تم مین فیصلہ یعنی تمھارے گھر بار کا فر دشمن گرفتار رہینگے جبتکا تم ڈر رکھتے ہو اور اوتاریگا تمسے تمھارے گناہ اور بخشیگا تمکو اور اللہ کا فضل بڑا ہی انتہی غور تو کرو بھائیون صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کے حال مین کہ کیا قصور ہوا تھا جسپر یہ کچھ ڈرے اور درپی اوسکے تدارک کے ہوئے کاملین کا یہی حال ہوتا ہی یہ نہین کہ گناہ پر گناہ کرتے جاوین اور کچھ پروا نرکھین اور تمام اس قصے مین عجب شان قادری معلوم ہوتی ہی کہ کیسے زبردستون کو زیردست اور خراب کیا بسبب شامت اعمال کے اور ہر قصہ کلام اللہ مین عبرت ہی کے لیے مذکور ہوتا ہی کہ سننے والے عبرت پکڑین اور اوپر کی آیتون مین اللہ تعالے نے کچھ اپنی نعمتین بندون کو یاد دلائین تھین کہ دیکھو کس طرح ہمنے کفار احزاب اور بنی قریظہ پر تمکو فتح دیکر مالک اونکی زمینون وغیرہ کا کیا اب آگے نصیحت کی پیغمبر صاحب کی بیبیون کو کہ تم اس مال و منال کو دیکھکر فریفتہ اس دنیا مکارہ کی نہو کہ تم اوس نبی پیارے کی بیویان ہو کہ اونھون نے ساری عمر اس دنیا کی طرف التفات نکیا اور قصداً اسپر لات ماری بس تم جو اونکی خادم خاص ہو تمکو بھی چاہیے کہ اس دنیا کی رغبت اپنے دلون مین نرکھو اور تقوی بڑے درجے کا اختیار کرو پس اس مضمون کے پونہچانے کا حکم فرمایا اپنے نبی کو حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلعم کی بیویان جو کچھ کہ آنحضرت کے پاس تھا قسم زینت دنیا سے طلب کرتی تھین خدائے تعالی نے اونکو نصیحت دی اور زجر فرمایا اور احکام آپس کے سلوک کے نازل فرمائے اور زینب رضی اللہ عنہا زید کے عقد مین تھین اور درمیان مین نااتفاقی ظاہر ہوئی اور رفتہ رفتہ طلاق واقع ہوئی اور بعد تمام ہونے عدت کے خدا تعالی نے زینب کو داخل ازواج مطہرات کے کیا منافقین نے زبان طعن کی کھولی کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کیا خدائے تعالی نے بیچ بیان اوسکے کے کہ موہنہ بولا بیٹا حکم بیٹے کا نہین رکھتا ہی نازل کیا ۔ **فتح**

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون بھلی طرح سے **تفسیر** منقول ہی کہ رسول علیہ السلام کی بیویان دنیا اور نفقہ زیادہ حاجت سے انسے مانگنے لگین حضرت کو یہ بات ناگوار گذری اور آپ نے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انسے مخالطت نہین کرنیکا اور باہر بھی تشریف نہ لائے بسبب اسکے کہ انھین ایام مین چوٹ آگئی تھی پانے مبارک مین بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانے پر رہے مہینا بھر تک بعد ازان اوترے پس لوگ اس احوال کی تحقیق مین پڑے اور بعضون نے کہا کہ آپ نے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی صحابہ دروازے پر جمع ہوئے اس امید کہ آپ باہر آوینگے یا باہر رونق افزا ہونگے کسیکو اذن آنیکا نہوا لیکن جب حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اذن حاضر ہونیکا چاہا تو اذن ہوا اونکو جب اندر گئے تو دیکھا کہ بیویان آپ کی گرد آپ کے جمع ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل مین کہ کچھ ایسی بات کہون کہ آنحضرت ہنسین پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ بیٹی خارجہ کی کہ بیوی تھین اونکی اگر مجھسے نفقہ طلب کرے تو کوٹون مین گردن اوسکی پس آنحضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہ گرد میرے بیٹھین ہین جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتین ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس ابو بکر اوٹھے اور گردن عایشہ کی کوٹنے لگے اور عمر اوٹھکر اپنی بیٹی یعنی حفصہ کی گردن کوٹنے لگے اور دونون صاحب اپنی بیٹیون سے کہتے تھے کہ مین تم آنحضرت سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرت پاس نہین ہی پس کہا بیویون نے قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھ چیز کہ نہوا ونکے پاس پس بعد اوسکے آنحضرت ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تا لفظ اجرا عظیما اوتری پس پہلے آنحضرت نے حضرت عایشہ سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل اور چاہیتی تھین سب بیویون مین پس فرمایا ای عایشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات اوسکے جواب مین بے مشورے ماں باپ اپنے کے جلدی نکرنا کہا عایشہ نے کہ کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑھی آنحضرت نے روبرو عایشہ کے یہی آیت تخییر کی کہا عایشہ نے کیا تمھارے مقدمے مین ای رسول خدا کے مشورہ کرون اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر مین کرتے ہین کہ اوسمین کچھ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد ہی نہین بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور آخرت کے گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت مین آیا ہی کہ کہا اونھون نے کہ جب مینے لوگون کا سنکر آنحضرت کے پاس آیا مین اور پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ آیا آپ نے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی جیسے کہ لوگ کہتے ہین فرمایا نہین کہا عمر نے کہ اعلام کرون مین کہ طلاق نہین دی ہی آپ نے فرمایا اعلام کر دے پس دروازے پر مسجد کے آکر پکار دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویون کو طلاق نہین دی ہی پس اوتری یہ آیت وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ اور مین تھا کہ استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اوسکے یہ آیت تخییر نازل ہوئی اور اون ایام مین آنحضرت کے نکاح مین نو بیویان تھین عایشہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو سفیان کی اور ام سلمہ بیٹی امیہ کی اور سودہ بیٹی زمعہ کی یہ پانچ قریش مین کی تھین اور زینب بیٹی جحش کی اسدیہ اور میمونہ بیٹی حارث کی ہلالیہ اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی خیبریہ اور جویریہ بیٹی حارث کی مصطلقیہ اور جب انھون نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالی نے اوسکے عوض انعام مین آیت لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ نازل فرمائی چنانچہ اسی سورت مین وہ آگے آتی ہی اور مفسرون کو اس تخییر مین اختلاف ہی اکثر اہل علم اسپر ہین کہ یہ تفویض طلاق نتھی بلکہ اختیار دینا اسکا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کرین تو طلاق دیوین اور بعضے اسپر ہین کہ تفویض طلاق تھی اور حکم تخییر کا طلاق ہی فعل کے نزدیک یہ ہی کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کچھ ہو مسئلہ نہیں اکثر کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک ایک طلاق پڑتی ہی اور اگر اپنا نفس اختیار کرے کہ کہے اپنا نفس اختیار کیا مینے تو ایک طلاق ہو پڑتی ہی امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک یعنی رجعی اور حنفی کے نزدیک بائنہ اور مالک کے نزدیک تین طلاقین پڑتی ہین ✤ **بحر العلوم ✤ مشکوٰۃ**

وَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا

تفسیر اور اگر تم چاہتیان اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہی اونکو جو تم مین نیکی پر ہین نیک اجر حاصل دونون آیتونکا یہ ہی کہ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ سند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے فقر پر اور ارادہ کروگی خدا اور رسول کی رضامندی کا اور جنت کے ملنے کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نے فائدہ یہان یہ لکھا ہی کہ حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہون بعضون نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینا گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر مین آئے اول حضرت عائشہ رض سے کہا اونھون نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے جو آتا تھا شتاب او ٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہین اونکو بڑا نیگ ہی حضرت کی ازواج سب نیک ہی ہین الطیبات للطیبین ✤ مگر حق تعالی صاف خوشخبری کسیکو نہین دیتا تا نڈر نہو جاوے خاتمے کا ڈر لگا رہے ✤ اور مدارک مین لفظ اُمَتِّعۡكُنَّ کی تفسیر مین لکھا ہی دون مین تمکو متعۂ طلاق اور مستحب ہی متعہ واسطے ہر مطلقہ کے سوا مفوضہ کے پہلے وطی کے اور اور معنی اُسَرِّحۡكُنَّ الخ کے اور طلاق دون مین تمکو طلاق دینا اچھا کہ نہ ضرر ہو اوسمین انتہی ✤ **تنبیہ** ✤ تامل کرو ای بھائیون ان آیات شریفہ کے مضامین مین کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کو دنیا مین رغبت کرنی کیا بری معلوم ہوئی کہ جسپر آنحضرت بھی غصے ہوئے اپنی بیویون پر اور اللہ تعالی نے بھی کیا کچھ فرمایا اور دنیا کے فانی ہونے اور برائی مین بہت آیتین اور حدیثین آئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِيۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيۡثٍ اَعۡجَبَ الۡكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰىهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَكُوۡنُ حُطٰمًا ؕ وَفِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ۝ یعنی جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہی کھیل اور تماشا او بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہی یعنی اوسکے لیے کہ اختیار کرے دنیا کو آخرت پر اور معافی ہی اللہ سے اور رضامندی یعنی اوسکے لیے کہ نہ ترجیح دے دنیا کو آخرت پر اور دنیا کا جینا تو یہی ہی جنس دغا کی اور فرمایا مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اِنَّ الدُّنۡيَا مَلۡعُوۡنَةٌ وَّمَلۡعُوۡنٌ مَّا فِيۡهَا اِلَّا ذِكۡرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوۡ مُتَعَلِّمٌ ترجمہ آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ذکر کے کرے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے اپنی دنیا کو ضرر پہنچاتا ہی اپنی آخرت کو یعنی اس لیے کہ جب دنیا کی محبت کھیگا ڈوبا رہیگا اوسکے حاصل کرنیکی فکر مین

ہین بعض ملعون ہیگا آخرت کی فکر کی اور جو کوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو
کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی یعنی دنیا کے اور فرمایا کہ لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم خدا کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اوپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک دنیا سے بیزار تھے کہ اپنی دعامین بھی بقدر ضرورت ہی کے مانگتے تھے یہ دعا کرتے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ٭ یا اللہ کر رزق اولاد محمد کا قوت یعنی جس سے سوال سے باز رہین اور بہت حدیثین
اور اقوال بزرگون سے اسکی مذمت مین منقول ہین کیا خوب کہا ہی کسینے **شعر** نباشد نیک باطن در پی آرایش ظاہر ٭ بنقاشی احتیاجے
نیست دیوار گلستان را ٭ اور حقیقت مین جو لوئی کہ دنیا کی زرق برق مین اور حب جاہ مین گرفتار ہوا بہت ہی خراب ہوا **شعر**
جم رہی ہی دل کے اندر حب جاہ ٭ کب سماوے اوسمین نور الالٰہ ٭ پس سبکو خصوصًا اسوقت کی عورتون کو غور کرنا چاہیے ان
آیات کریمہ کے مضامین مین کہ جو بیویان پیشوا سب کی ہین وہ بسبب دنیا طلبی کے پایۂ عتاب مین آئین تو بھلا ہمکو کیونکر اسمین رغبت
کرنی اور اپنے خاوندون کو اوسکے لیے تنگ کرنا سزاوار ہو چھوڑو بھائیون اس دنیا غدارہ کی محبت کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ پھر آگے پاک پروردگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جتایا کہ
کہین یہ نہ سمجھنا کہ ہم جو پیغمبر صاحب کی بیویان ہین اور سب مومنون کی مائین ہمپر گرفت ایسی نہین ہونے کی بلکہ یون سمجھنا کہ
نزدیکان را بیش بود حیرانی ٭ جیسے کہ فرماتے ہین

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

اے نبی کی عورتون جو کوئی لاوے تم مین کام بیحیائی کا صریح دونی ہو اوسکو مار دوہری اور ہی یہ یعنی دوچند عذاب کرنا اونکو اللہ
پر آسان **تفسیر** مراد فاحشۂ صریح سے یہان نافرمانی رسول اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا زنا اور مار دوہری یعنی بہ نسبت اور
بیویون کے دوہرا عذاب ہوگا تمکو اسلیے کہ جو چیز بُری ہی تمام بیویون کے حق مین وہ تمھارے حق مین بدتر ہی پس زیادتی برائی
معصیت کی تابع ہی زیادتی فضل کے یعنی جتنا افضل زیادہ ہوگا برائی گناہ کی اوسکے حق مین زائد ہوگی اور یہ بات ظاہر ہی کہ کسی
بیوی کی فضیلت آنحضرت کی بیویون کی فضیلت کو نہین پہونچتی اور اسی لیے مذمت عاصی عالم کی اشد ہی عاصی جاہل سے اسلیے کہ
معصیت عالم سے اقبح ہی اور اسی لیے زیادہ ہوئی حد آزادون کی بہ نسبت حد غلامون کے مثلاً جہان آزادون کو سو درّے مارے جاوینگے
تو غلام کو پچاس آوینگے اور مومن سنگسار کیا جاتا ہی اور کافر نہین **مدارک** ٭ **تنبیہ** ٭ پس بھائیون سوچو تو سہی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حق مین کہ جو مائین ہین سبھون کی ایسا حکم ہوا تو اورونکی کیا حقیقت ہی ہرگز عالمون
یا پیرزادون یا نوابون یا خانون وغیرہ کی اولاد اپنے خاندانون پر مغرور نہون بلکہ یہ سمجھین کہ ہم زیادہ پکڑے جاوینگے بہ نسبت عوام کے
اسلیے حضرت نے فرمایا مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آنے کا یا اللہ
دکھا ہمکو راہ سیدھی اور بچا ہمارے نفسون کے شرون سے آمین رب العالمین

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور کرے کام نیک دین ہم اوسکو اوسکا نیگ دو بار یعنی بہ نسبت

٢٢ الجزء الثاني والعشرون

اور اسکو دوگنا ثواب دینا اور رکھی ہی ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی کہ وہ جنت ہی ✤ **تفسیر** ✤ بڑے درجے کا آدمی ہی نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا کہ اذاً لاذقناک ضعف الحیوٰة وضعف الممات ✤ **بحر** ✤

یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کی عورتون تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دبکر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین روگ ہی اور کہو بات معقول ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب تم کلام کرو مردون سے بحسب ضرورت کے پردیکے پیچھے سے تو نرم اور میٹھی بات نکرو مانند بدکارون کے اسلیے کہ جنکے دل مین بیماری نفاق کی یا محبت بدکاری کی ہی اونکے دل مائل ہونگے اور رغبت کرینگے تمہاری طرف اور معروف سے مراد ہی نیک یعنی بات اچھی کہو باوجود ہونے اوسکے کے سخت حاصل یہ کہ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ما کہے بیٹے کو ✤ **مدبحر**

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھین عورتین اور کھڑی رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین یعنی گناہ اے گھروالون یعنی پیغمبر کے اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ✤ **تفسیر** ✤ یہ خطاب ہی ازواج کو اور داخل ہین حضرت کے سب گھروالے اور مراد جاہلیت اولی سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ عورتین لباس فاخرہ اور بہت سا زیور پہنکر مردون کے سامنے آتی تھین یا مراد جاہلیت اولی سے زمانہ حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان کا ہی یا زمانہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کا اور جاہلیت اخری مابین عیسی اور محمد علیہما السلام کے یا جاہلیت اولی جاہلیت کفر کی پہلے اسلام کے اور جاہلیت اخری جاہلیت فسق و فجور کی اسلام مین اور پہلے حکم خاص نماز اور زکوۃ ادا کرنیکا فرمایا اور پھر حکم فرمایا تمام طاعات کا واسطے فضیلت ان دونون عبادتون کے اسلیے کہ جو کوئی انپر مواظبت کرتا ہی تو اور طاعتین بھی اوس سے سہل ادا ہوتی ہین اور لفظ اہل البیت مین دلیل ہی اسپر کہ حضرت کی بیویان بھی اہل بیت مین داخل ہین اور ستھرا کرے الخ یعنی پاک کرے تمکو نجاست گناہون سے اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کو منع فرمایا بعضے کامون سے اور حکم کیا بعضے کامون کے کرنیکا تاکہ اہل بیت آنحضرت کے گناہ نکرین اور بچین اوس سے بسبب تقوے کے اور طاعت کرین اور گناہون کو پلیدی فرمایا اور تقوی کو طہر اسلیے کہ گناہ کے کرنے سے بھی بدن نجس ہوتا ہی جیسا نجس ہوتا ہی پلیدیون سے بلکہ زیادہ اور تقوی اور نیکی کے کرنے سے نفس ایسا پاک ہوتا ہی جیسے کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور اسمین نفرت دلائی عقلمندون کو ممنوعات سے اور رغبت دلائی اونکو اوامر مین ✤ **مص** ✤ اور بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج اور اولاد آنحضرت کی ہی سب اور بعضے کہتے ہین کہ خاص بیویان ہی مراد ہین بنظر سباق اور سیاق آیت کے لیکن ام سلمہ رض کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ہمارے گھر مین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض اور حسن رض اور حسین رض اور علی رض کو طلب کرکے فرمایا اللّٰھم ھٰؤلاء اھل بیتی ✤ عرض کیا مینے یا رسول اللہ مین بھی ہون فرمایا ہان انشاء اللہ تعالی روایت کیا یہ معالم وغیرہ مین اور حدیثین اونکے فضائل کی بہت ہین از انجملہ یہ ہی کہ کہا ابوہریرہ رض نے کہ آئے جبرئیل ع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہی تحقیق آئی ہین تمھارے

غار حرا مین اونکے ساتھ باسن ہی اوسمین سالن ہی یا کہا طعام ہی پس جب آوے تیرے پاس تو مین سلام کہنا اوسکو اوسکے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام اور خوشخبری دینا اوسکو ساتھ گھر کے جنت مین کہ موتی کا ہی نہ شور و شغب ہی اوسمین اور نہ رنج و تعب اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ رض یہ جبرئیل ع ہین کہتے ہین تجکو سلام کہا عایشہ رض نے وعلیہ السلام ورحمة اللہ تحقیق جبرئیل لائے صورت عایشہ رض کی سبز حریر کے ٹکڑے مین آنحضرت کے پاس پس کہا یہ بیوی تمھاری ہی دنیا اور آخرت مین اور صحابہ کہتے ہین کہ جس حدیث کا سمجھنا ہم صحابہ کو دشوار ہوتا تھا حضرت عایشہ رض اوسکی عقدہ کشائی کر دیتی تھین اور حضرت عایشہ رض نہایت فصیح اللسان تھین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ رض ٹکڑا ہی میرے بدن کا ہی پس جسنے ایذا دی اوسکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ حسن رض اور حسین رض سردار ہین اہل جنت کے نوجوانون کے اور اون دونون کا باپ بہتر ہی اون دونون سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے فاطمہ رض کو کہ مین اور تو اور حسن رض اور حسین رض اور علی ایک مکان مین ہونگے روز قیامت کے اور حسنین رض کے حق مین فرمایا کہ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہون مین ان دونون کو پس دوست رکھ تو انکو اور دوست رکھ اوسکو کہ دوست رکھے انکو اور مشہور یہ ہی کہ سیادت حسنین کی مان اور نانا کی طرف سے ہی اور حضرت علی کی اور اولاد کو علوی کہتے ہین **تنبیہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنے گھر ہی مین رہا کرین ادہر اودہر بیفائدہ نہ پھرا کرین اور بناؤ سنگھار کرکے نامحرمون کے سامنے نہ آیا کرین یہان کی عورتین کچھ خیال اسکا نہین کرتین ماموں خالہ چچا پھوپی وغیرہ کے بیٹون کے سامنے کہ اجنبی محض ہین حکم شرع مین بناؤ سنگھار کر کر آتی ہین بچین اس آفت سے کہ یہ کفار کی رسم ہی اور جو مسلمان کہ کفار کی رسم کرتے ہین اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبغوض ترین لوگون کا فرمایا ہی اللہ تعالی کے نزدیک اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ نماز کو برپا رکھے یعنی ہمیشہ پڑھا کرین جس طرح چاہیے پڑھنی اور زکوة دیا کرین اور فرمانبرداری کیا کرین اللہ اور رسول کی ہر امر مین کہ فلاح دارین اسی مین ہی ❊

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے گھرون مین اللہ کی باتین یعنی قرآن اور عقلمندی یعنی سنت آنحضرت صلعم کی یا قرآن کے معانی کا بیان مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار ❊ **تفسیر** ❊ یعنی وہ جانتا ہی افعال اور اقوال اور احوال تمھارے ای بیویون نبی کی پس بچو تم مخالفت امر و نہی اوسکے سے اور نافرمانی رسول اوسکے سے اور اس آیت سے معلوم کیا ہی علمانے کہ سیکھنا قرآن اور حدیث کا فرض کفایہ ہی اور بعضون نے سنت کہا اور فضائل قرآن اور قاریون کے بہت ہین سب لکھنا تو دشوار ہی کچھ اوسمین سے لکھا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ یعنی بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکھین قرآن اور سکھاوین اوسکو اور فرمایا لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا مَسَّهُ النَّارُ ❊ بعضون نے اوسکے معنے یہ کہین ہین کہ جو کوئی یاد کرے قرآن اور پڑھے اوسکو نہین لگےگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود رض سے بطریق مرفوع کے آیا ہی کہ یہ قرآن مہمانی اللہ عز وجل کی ہی پس سیکھو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکے تمسے بلاشبہہ یہ قرآن کمند سعادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لیے کہ تمسک کرے ساتھ اوسکے اور نجات ہی اوسکے لیے کہ پیروی کرے اوسکی نہین ادہر اودہر ہوتا ہی کہ طلب اللہ کی رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹیڑھا نہین ہوتا کہ سیدھا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور نہین پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑھو تم اوسکو پس اللہ عز وجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ اللہ تعالی بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنی بسبب

عمل کرنے کے اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اورون کو یعنی عمل نکرنے سے آور فرمایا کہ جسکے دل مین نہین ہی قرآن سے کچھ وہ مانند گھر ویران کے ہی آور یہ بھی فرمایا کتاب اللہ او سمین ہین خبرین ماقبل تمھارے کی اور خبرین مابعد تمھارے کی اور حکم اوس چیز کا کہ درمیان تمھارے ہی قرآن فرق کرنے والا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑدے اوسکو جباروں مین سے گردن توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی استوار اور وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھہرے جن جسوقت کہ سنا اونھون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونھون نے بلاشبہہ ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبردی ساتھ بھلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرتؐ ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے عدل کیا آور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکے راہ دکھایا گیا طرف صراط مستقیم کے پکڑو اوسکو وسیلہ اپنا آور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے ہی آور مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لیے دوہرا ثواب آور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی قرآن [illegible] ہو اوسکا ساتھ فرشتون بزرگ نیک کار کے ہی آور فرمایا مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند ترنج کے ہی کہ [illegible] اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی آور مثال اوس مومن کی کہ نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کے ہی کہ نہین خوشبو اوسکے لیے اور مزہ اوسکا شیرین ہی آور مثال اوس منافق کی کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال اندراون کے پھل کے ہی کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی آور مثال اوس منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند نیازبو کے ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزا اوسکا تلخ اور فرمایا پڑھا کرو تم قرآن اسلیے کہ وہ آویگا شفاعت کرنے والا واسطے اصحابؑ اپنے کے آور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے پاس دن قیامت کے جسوقت کہ نکلےگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کے پس کہیگا اوسکے لیے کہ آیا پہچانتا ہی تو مجکو پس کہیگا یہ اوسکو کہ نہین پہچانتا مین تجکو پس کہیگا وہ کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تھا مینے تجکو دوپہرون کو اور بیدار رکھا تھا مینے تجکو راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑھتا تھا اور جاگتا رہتا تھا اور تحقیق ہر تاجر تیچھے ایک تجارت کے تھا اور تو آج کے دن تیچھے ہر تجارت کے ہی یعنی تجکو طرح بطرح کے فائدے ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکے دائین ہاتھ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتھ مین اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جاوینگے والدین کو جوڑے کہ نہین قیمت کرسکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکے کہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم یہ پس کہا جائیگا کہ یہ دونون سبب سیکھنے کے اور عمل کرنے فرزند تمھارے کے ہی قرآن پر پھر کہا جاویگا کہ پڑھ اور چڑھ جنت کے درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین پس وہ پڑھتا رہیگا جب تک کہ پڑھتا رہیگا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوگا یا جلدی یا ترتیلؑ سے آور فرمایا کہ جسنے سنی ایک آیت کتاب اللہ سے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نیکی مضاعف اور جسنے پڑھی ایک آیت کتاب اللہ عز و جل کے سے ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے اور فرمایا کہ جسنے پڑھا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنی ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا ساتھ اوسکے اور پڑھے کہ اوسمین ہی پہنائے جاوینگے مان باپ اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب کے بیچ گھر کے دنیا کے گھرون مین سے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے مان باپ کا یہ درجہ ہوا تو اوسکا کیا کچھ ہوگا یہ تمام حدیثین صحاح ستہ وغیرہ مین ہین اور مشکوۃ مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے

اوسکو مگر کہ ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتھ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی پڑھے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے موہنہ کی
ہڈیان نکلی ہونگی نہین ہوئیگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ نرکھی ویسے ہی اوسکے لیے یہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کی مین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کے لیے مسلمانون کے بیت المال مین سے ہر سن مین
دوسو دینار چاہیین اور آیا ہی کہ حامل قرآن کے لیے ایک دعا مستجاب ہی اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال جانے
اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین اوسکے گھر والون مین سے
دن قیامت کے سب اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا وہ شخص کہ پڑھا قرآن کو پہلے تین دن کے
یعنی تین دن سے کم مین پڑھنا مکروہ ہی اور علما نے کہا ہی کہ لازم ہر مسلمان کو یون ہی کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین
پڑھے تو درجۂ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل فمی بشوق کی پہلے دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے
دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورہ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ ڈھنگ احیا مین صحابۂ کرام سے نقل
کیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے قیام کیا یعنی رات کو ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے قیام کیا ساتھ
سو آیتون کے لکھا گیا قانتین سے یعنی طاعت وعبادت کرنیوالون مین اور جسنے قیام کیا ساتھ ہزار آیتون کے لکھا گیا مقنطرین سے
یعنی تو وہ ثواب حاصل کرنیوالون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ چاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر
کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور دوسرے اوس شخص پر
کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر
مین اللہ کے گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑھا پڑھا کرتے ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہی اونپر سکینہ یعنی
تسکین خاطر اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی
ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر عالم کہتا ہی کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اتباع احکام قرآن کے
اور محافظت کرنیکے اوسکے حدود مین ویسے ہی حکم کیے گئے ہین ساتھ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اوپر طریقہ
خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رض نے اور حکم کیے گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قرأت سے کہ موافق ہی خط مصحف
مذکور کے جو کہ پڑھی ہی قاریان مشہور معروفین نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نے اونکے اختیار کرنے پر انتہی
اور وہ سات قرأتین ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قرأتین اور ہین کہ اونکے متواتر ہونے مین
اختلاف کیا ہی علماء امت نے اور وہ قرأتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کی ہین کہ اونکے ملانے سے دس ہوجاتی ہین
اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکے ملانے سے سب چودہ ہوجاتی ہین وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین
یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانے مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو
قرآن نجاننا چاہیے بلکہ اکثر علما نے کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزجر کرنا چاہیے اوسکو اگر باز نہ آوے تعزیر
اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہی اور سات قرأتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھ جس قرأت کے اونمین سے کہ
پڑھے جائز وصحیح ہی اور تین مین اختلاف ہی جو کہ متواتر جانتے ہین اونکے نزدیک نماز ساتھ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ
متواتر نہین جانتے ہین صحیح نہین ہوگی اور ایسے فضیلت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر مخفی نہو کہ افضل علوم

بعد قرآن کے اوشغل قرآن کے بیچ لازم ہو شغل کے اوپر اور اصل تمام علوم کی ہین حدیثین تمام فضیلت اوسکی اگر ذکر کرون تو طول ہو
کچھ اوسمین سے ذکر کرنا کافی ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا الخ
یعنی خوش کرے اللہ دنیا اور آخرت مین اوس بندے کو کہ سنین حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنی ساتھ دل کے یا کتابت کے اور
نگاہ رکھا اونکو یعنی ہمیشہ یاد رکھا اور نہ بھولا اونکو اور ادا کیا اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کین یعنی سیکھین
میری امت کے نفع کے لیے چالیس حدیثین امر دین اونکے مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ فقیہ اور ہونگا مین اوسکے لیے روز قیامت کے
شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر اور فرمایا کہ چھوڑو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو پس نہین ہلاک ہوئے ہین
وہ لوگ کہ تھے پہلے تمہارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے پس جب کہ حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے پس لو تم
اوس سے جہان تک کہ طاقت رکھو اور جب کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو اور فرمایا قریب ہو کہ دیکھوگے تم بعد میرے
اختلاف شدید پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی خوب مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئی
نکالی ہوئی باتون سے اس لیے کہ ہر نئی بات نکالی ہوئی بدعت ہو اور ہر بدعت ضلالت ہو اور فرمایا جسنے اعراض کیا میری سنت سے
پس نہین ہو وہ مجھسے اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین ملخص

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ○

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین یعنی سچ ماننے والے اللہ اور رسول کو اور اوس چیز کو کہ
واجب ہی سچ ماننا اوسکا اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین یعنی نیتون مین
اور اقوال و اعمال مین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین یعنی صدقہ فرض و نفل دینے والے اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین یعنی
فرض و نفل روزہ رکھنے والے اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ اور تھامنے والی عورتین یعنی حرام کاری سے اور یاد کرنے والے
مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہی اللہ نے اونکے واسطے معافی اور نیگ بڑا **تفسیر** حضرت کی ایک
بی بی نے کہا تھا یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ قرآن مین سارا ذکر مردون کا ہی ہی عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری
نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پہ کہا سو عورتون پر بھی آیا ہر بار جدا کہنے کی حاجت نہین **مو** بعد اوترنے
پہلی آیتون کے ایک جماعت نے مسلمان عورتون مین سے کہا کہ ہمارے حق مین کچھہ نہ اوترا حق تعالی نے یہ آیت اوتاری
اور بعضے کہتے ہین کہ اسما بنت عمیس کی ہمراہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے جب ہجرت حبشہ سے کر کر مدینے کو آئین تو انھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے پاس آکر پوچھا کہ ہمارے حق مین بھی کچھہ اوترا ہی کہا انھون نے نہین پھر وہ آنحضرت
پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ عورتین نا امیدی اور ٹوٹے مین ہین فرمایا کس سبب سے کہا انھون نے اس سبب سے کہ کسی جگہہ
ذکر کی گئین ساتھ بھلائی کے نہین ہین جیسے کہ مرد مذکور ہین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی ان المسلمین الخ اور یاد کرنے والے مرد الخ
یعنی ساتھ تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور تہلیل اور قرارت قرآن کے اور مشغول ہونا علم مین بھی ذکر سے ہی کہا مجاہد نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ

اللہ کے بہت یاد کرنے والون مین سے یہان تک کہ یاد کرے اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے آور روایت کیے گئے ہم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبقت لے گئے مفرد کہا صحابہ نے کہ کیا ہین مفرد یا رسول اللہ فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتین کہا عطا ابن ابی رباح نے کہ جسنے سونپا امر اپنا طرف اللہ عزوجل کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ آور جسنے اقرار کیا اسکا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد رسول اوسکا اور نہ مخالف ہوا قلب اوسکا اوسکی زبان سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ آور جسنے اطاعت کی اسکی دین مین اور اوسکے رسول کی سنت مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ آور جسنے بچایا اپنے قول کو جھوٹ سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ آور جسنے روکا اپنے نفس کو طاعت پر اور معصیت سے اور مصیبت مین جزع فزع سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور جسنے نماز پڑھی اس حالت سے کہ نہ پہچانا کون دائین میرے ہی اور کون بائین میرے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ آور جسنے تصدق کی ہر ہفتے مین ایک درہم پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ آور جسنے روزے رکھے ایام بیض مین یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ آور جسنے محفوظ رکھا اپنے ستر کو حرام سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ آور جسنے پانچون نمازین پڑھین ساتھ حقوق اونکے کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ٭ بحر معالم ٭ **تنبیہ** ٭ اس آیت مین ہر مسلمان مرد اور عورت کو غور کر کر یہ خصلتین اپنے مین حاصل کرنی چاہیین تا مستحق مغفرت اور اجر عظیم کے ہون کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو اللہ تعالی دس خصلتین مگر کہ نجات دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام آفات و بلیات سے اور رہتا ہی وہ مقربین کے درجے مین اول صدق دائم ساتھ قلب قانع کے دوسرے صبر کامل ساتھ شکر دائم کے تیسرے فقر دائم ساتھ زہد حاضر کے چوتھے ذکر دائم ساتھ پیٹ بھوکے کے پانچوین خوف دائم ساتھ حزن متصل کے چھٹے جہد دائم ساتھ بدن متواضع کے ساتوین نرمی دائم ساتھ رحم حاضر کے آٹھوین حب دائم ساتھ حیاے حاضر کے نوین علم دائم ساتھ عمل دائم کے دسوین ایمان دائم ساتھ عقل ثابت کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جب پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے مہینے کے اور محفوظ رکھے اپنے ستر کو اور اطاعت کرے اپنے خاوند کی تو پس داخل ہو جس جنت کے دروازے سے چاہے ٭ منبہات ٭ مشکوۃ ٭

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ انکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کا اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر ٭ **تفسیر** ٭ یعنی نہین درست لائق کسی مومن مرد اور عورت کو کہ جب اللہ اور اوسکا رسول کسی کام کا حکم کرین یہ کہ اختیار کرین جو کچھ چاہین بلکہ انکو یون چاہیے کہ کرین رائے اپنی تابع اونکی رائے کے اور اختیار اپنا پیچھے لائق اونکے اختیار کے آور جو کوئی بے حکم چلا الخ یعنی اگر ہی نافرمانی نافرمانی رد اور نہ قبول کرنے کی تو پس وہ گمراہی کفر کی ہی اور اگر ہی نافرمانی فعل کی ساتھ قبول کرنے امر کے اور اعتقاد کرنے وجوب کے تو پس وہ گمراہی خطا اور فسق کی ہی آور نزول اس آیت کا بیچ حق زینب بیٹی جحش کے ہی کہ وہ بیٹی تھین آنحضرت کی پھوپی امیمہ کی

اور قوم مین اشراف حضرت نے چاہا کہ اونکو نکاح کردین زید بن حارثہ سے یہ زید اصل مین عرب تھے ظالم پکڑ کرلے گیا لڑکپن مین شہر مکہ
مین بکے حضرت نے مول لیا دس برس کی عمر مین اونکے باپ بھائی خبر پاکر آئے مانگنے کو حضرت دینے پر راضی ہوئے یہ گھر جانے پر راضی نہوئے
حضرت کی محبت سے پھر حضرت نے انکو بیٹا کر لیا اسلام سے پہلے اوسوقت کے رواج کے موافق پس حضرت زینب اور اونکا بھائی
عبداللہ بن جحش راضی نہوئے اس نکاح کرنے پر اسلیے کہ وہ صاحب جمال اور آنحضرت کی پھوپی کی بیٹی تھین عار آئی کہ بیوی غلام آزاد
کی ہووین اسپر یہ آیت اوتری بعد سننے اس آیت کے زینب اور بھائی اونکے عبداللہ راضی ہوئے اور زینب کو زید کے نکاح مین دیا
آنحضرت نے اپنے پاس سے دس دینار اور ساٹھ درہم اور ایک اوڑھنی اور ایک کرتا اور ایک تہ بند اور چادر اور پچاس مد غلہ اور
تیس صاع کھجورین زینب کو بھیجین **موضح تنبیہ** + اس آیت مین سوچنا چاہیے کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ
بعد حکم کرنے اللہ اور رسول کے جو اپنی رائے کو دخل دے تو بہت برا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساری امت میری
جنت مین داخل ہوگی مگر جسنے انکار کیا کہا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی
کی میری پس تحقیق انکار کیا نظم کر دکھایا کہ ہے سنایا خوب سا + لطف امت پر کیا محبوب سا + بال تک چھوڑا نہ فرق اسلام مین
سب کلام اللہ کے احکام مین + بلکہ فرمایا کہ جو افزود ہی + میری سنت سے وہی مردود ہی + دیکھو بھائیون اس آیت اور حدیث
کے مضمون کو اور غفلت کی روئی کانون سے نکال کر سنو اور سمجھو کہ جو لوگ عورت کے دوسرے نکاح کرنے وغیر ذلک سنت کی
چیزون سے عار کرتے ہین کیا کچھ حال ہوگا اونکا عیاذا باللہ منہ +

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

اور جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا یعنی ساتھ اسلام نصیب کرنے کے اور تونے احسان کیا یعنی ساتھ
آزاد کرنے اور متبنی کرنیکے کہ وہ زید بن حارثہ ہین تھامنے دے اپنے پاس اپنی جورو یعنی زینب اور ڈر اللہ سے یعنی پس نہ طلاق دے
اوسکو اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کھولا چاہتا ہی یعنی چھپاتے تھے اپنے دل مین نکاح کرنا اوس سے اگر طلاق
دے دے زید اور یہی ہی وہ چیز جو کھولدی اللہ تعالی نے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے کہ کہینگے نکاح کر لیا اپنے بیٹے کی بیوی سے
اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجکو پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض یعنی جب زید کو کچھ غرض نرہی اوس سے اور
طلاق دے چکے اور عدت اوسکی پوری ہوچکی ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورون سے
اپنے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اونسے اپنی غرض یعنی طلاق دے چکین اور عدت اونکی گذرے اور ہی اللہ کا حکم کرنا + **تفسیر**
حضرت زینب زید کے نکاح مین آئین تو وہ انکی آنکھون مین حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید حضرت سے آکر
شکایت کرتا اور کہتا مین اسے چھوڑتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے اوسنے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت
ہی جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل مین آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ مین نکاح کرون لیکن
منافقون کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو گھر مین رکھی حالانکہ لیپالک کو حکم بیٹے کا نہین کسی بات مین
اللہ تعالی نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح مین دے دیا اللہ ہی کے فرمانے سے نکاح بندھ گیا

ظاہر کے نکاح کی حاجت نہو ئی جیسے اب کوئی اپنے لونڈی غلام کا نکاح باندھدے غرض تمام کرلی یعنی چھوڑ دی ✤ **مو** ✤ مراد انعام
خدا سے زید پر اسلام لانا اونکا ہی اور انعام رسول سے آزاد کرنا اور لے پالک ٹھہرانا امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما
فرماتے ہین کہ پہلے اس قصے سے خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو اعلام کیا تھا کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور وہ تیری
بیویون مین داخل ہوگی اور جب زید نے کہا کہ مین زینب کو طلاق دیتا ہون آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اوسکو رہنے دے خدا تعالیٰ
نے خطاب کیا کہ کیون یہ کلمہ کہا تو نے حالانکہ مین نے تجکو پہلے اس سے خبر کردی تھی کہ زینب تیری بیویون مین سے ہوگی اور یہ
تاویل لائق تر ہی ساتھ حال آنحضرتؐ کے اور یہی اپنے مابعد سے بھی بہت مناسبت رکھتی ہی اسلیے کہ ظاہر کرنا خدا کا سوا
زَوَّجْنٰكَهَا کے نہین ہی اگر محبت زینب کی اور ارادہ طلاق زید کا آنحضرتؐ کے دل مین ہوتا تو خدا تعالیٰ اوسکو ظاہر کرتا
اور رسول علیہ السلام نے بسبب حیا کامل کے کر رکھتے تھے نفرمایا زید کو کہ زینب آیندہ کو بیوی میری ہوگی اور اَمْسِكْ عَلَيْكَ
زَوْجَكَ اور اِتَّقِ اللّٰهَ امر معروف ہی گناہ نہین اور پھر جب زید تمام کر چکا الخ یعنی لے پالک کی بیوی تیرے نکاح مین دی
تا مومنون پر نہیچ نکاح کرنے لے پالکون کی بیویون کے کچھ گناہ نہو حلال ہی کہ جب لے پالک اپنی بیوی کو طلاق دے اور عدت
اوسکی گذرلے تو مونہہ بولا باپ اوسکی بیوی کو اپنے نکاح مین لاوے بخلاف صلبی بیٹے کے کہ حلال نہین ہی بیوی اوسکی
کبھی اور منقول ہی کہ جب زید نے طلاق دی اور عدت اوسکی ہوچکی تو آنحضرتؐ نے زید کو فرمایا کہ تیرے برابر مین کسیکو
معتمد نہین جانتا اپنے دل مین جا خواستگاری کر میرے لیے زینب کی کہا زید نے پس گیا مین اور کہا مین نے ای زینب خوش ہو
آنحضرتؐ خواستگاری تیری کرتے ہین پس زینب نہایت خوش ہوئین اور سجدہ شکر کا بجا لائین اور دعا کی کہ الٰہی رسول تیرا
خواستگاری میری کرتا ہی اگر مین لائق اوسکے ہوؤن تو مجھے اوسکو دے فی الحال یہ آیت آئی اور رسول علیہ السلام بے اذن
زینب کے گھر مین آئے زینب نے کہا یا رسول اللہ بے خطبے اور بے گواہ کے آنحضرتؐ نے فرمایا اَللّٰهُ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرِيْلُ
الشَّاهِدُ اور اسی سبب سے زینب سب بیویون پر فخر کرتین تھین کہ نکاح کر دینے والا میرا خدا ہی اور نکاح کردینے والے تمھارے
قرابتی تمھارے ہین اور پردہ بھی انکے نکاح کے دن دعوت ولیمہ مین اوترا اور انکے نکاح مین ولیمہ ایک بکری کا کیا
کہ اور بیویون کے نکاح مین اسقدر نہین ہوا ✤ **بحر معالم** ✤

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ
اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

نبی پر کچھ مضایقہ نہین اوس بات مین جو ٹھہرادی اللہ نے اوسکے واسطے یعنی حلال کی اونکے لیے اور حکم کیا اونکو اوسکا او
وہ نکاح کرنا آنحضرتؐ کا زینب سے ہی یا مقدر کیا اونکے لیے کہ اتنی بیویان ہونگی دستور رہا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو گذرے پہلے
یعنی اگلے نبیون مین اور ہی حکم اللہ کا ٹھہر چکا وہ جو پونہچاتے ہین پیغام اللہ کے اور ڈرتے ہین اوس سے اور نہین ڈرتے
کسی سے سوائے اللہ کے اور بس ہی اللہ کفایت کرنے والا ✤ **تفسیر** ✤ دستور رہا ہی الخ یعنی دستور اللہ کا اگلے
انبیا کے حق مین یہ جاری رہا ہی کہ اونسے مواخذہ نکرے اوس چیز پر کہ مباح کی اونپر اور بموجب ایک قول کے اشارہ ہی
سنت نکاح کی طرف کہ وہ سنت تمام انبیا کی ہی اور بحسب ایک قول کے مراد کثرت بیویون کی ہی جیسے حضرت داؤدؑ کی سو بیویان
تھین اور تین سو حرمین اور حضرت سلیمانؑ کی تین سو بیویان اور سات سو حرمین کفایت کرنے والا یعنی ڈر کی چیزون کو

یا حَسِیبًا کے معنی ہین حساب لینے والا صغیرہ اور کبیرہ پس وہی ہی لائق اسکے کہ خوف کیا جاوے اوس سے * بحر مدۃ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

محمد باپ نہین کسیکا تمھارے مردون مین سے لیکن رسول ہی اللہ کا اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا * **تفسیر** پس جانتا تھا کہ کون سزاوار تر ہی ساتھ اسکے کہ اوس پر نبوت ختم ہو اور آیا ہی کہ بعد نکاح کرنے آنحضرت کے زینب سے منافقون نے کہا کہ یہ مرد اورون کو فرماتا ہی کہ بیٹون کی بیویان تمپر حرام ہین اور آپ خلاف اسکے کرتا ہی اور وہ زید کو مثل فرزند صلبی جانتے تھے یہ آیت آئی کہ محمد باپ کسی ایسے بیٹے صلبی کا نہین ہی کہ مبلغ رجال کو یعنی حد بلوغ کو پہونچا ہوتا بیوی اوسکی اوسپر حرام ہو اور قاسم اور ابراہیم اور عبد اللہ کہ بیٹے صلبی آنحضرت کے تھے لڑکپنے مین اونکا انتقال ہوا حاصل یہ کہ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیان رہین کوئی مرد جوان ہوا نہین پس کسیکو اوسکا بیٹا نجانو مگر رسول اللہ کا ہی اس باعتبار سب اوسکے بیٹے ہین اور وہ باپ سا کا ہی واجب ہی سب پر تعظیم و توقیر اونکی نہ تمام احکام مین کہ ثابت ہین درمیان باپ بیٹون کے اور زید ایک شخص ہی تمھارے مردون مین سے کہ جو نہین ہین اولاد اونکی حقیقۃً پس ہوگا حکم اوسکا مانند حکم تمھارے کے اور بے پالک کے لینے کی کچھ حقیقت نہین اور پیغمبرون پر مہر ہی اونکے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ بڑائی اوسکو سب پر ہی روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا تھے ابو ہریرہ کہتے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل انبیا کی مانند ایک محل کے ہی کہ اچھی بنی عمارت اوسکی چھوڑی گئی جگہ ایک اینٹ کی پس پھرنے لگے اوسمین دیکھنے والے تعجب کرنے لگے اوسکی خوبی عمارت سے سوائے جگہ اوس اینٹ کے کہ نہین عیب کرتے تھے سوائے اوسکے پس ہوا مین کہ بند کی مینے اوس اینٹ کی جگہ یہان تک کہ ختم کی گئی ساتھ میرے عمارت اور ختم کیے گئے ساتھ میرے رسول اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میرے لیے کتنے ایک نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون مٹاویگا اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر ہون کہ جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی محشر مین سب میرے بعد آوینگے اور مین عاقب ہون یعنی پیچھے آنے والا کہ نہین بعد میرے نبی * آب آگے خطاب فرماتے ہین مومنون کو کہ اللہ کو بہت یاد کرو گویا اسمین بھی تعریض ہی منافقون وغیرہ بد دینون پر کہ واہی لوگ واہی باتون مین مشغول ہوتے ہین کہ کسیکو کچھ کہتے ہین کسیکو کچھ تم اپنے مولی کی یاد مین مشغول ہو * نظم * کار کن کار بگذر از گفتار که درین راه کار دارد کار * مصلحت دید من آنست که یاران همه کار * بگذارند و خم طره یاری گیرند * بحر مدۃ معالم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

ای مسلمانون یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام * **تفسیر** * بہت سی یاد کہا ابن عباس نے کہ نہین فرض کیا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہی اوسکے لیے ایک حد معلوم جب تک کہ نہ معذور رہا اہل اوسکا حال عذر مین سوائے ذکر کے کہ نہین ٹھہرائی ہی اوسکے لیے ایک حد کہ منتہی ہو طرف اوسکے اور نہین معذور ہوتا کوئی اوسکے ترک مین مگر مغلوب العقل اور حکم دیا اونکو ساتھ ذکر کرنیکے تمام احوال مین پس فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اور فرمایا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یعنی یاد کرو اللہ کو بہت یاد کرنا یعنی رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین اور صحت مین اور بیماری مین اور پوشیدہ اور ظاہر اور کہا مجاہد نے ذکر کثیر یہ ہی کہ نہ بھولے تو اوسکو کبھی اور صوفیہ کرام نے کہا کہ ذکر کثیر حقیقی یہ ہی کہ ہیچ مراقبہ اور مشاہدے حق کے مستغرق ہو اور اوسکے غیر کو بھلائے الا ہو سیا مولانا روم فرماتے ہین * شعر * ہر آن کو غافل از حق یکزمان است * در آندم کافر است اما نہان است * اور بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل آخر روز کو نام سے گئے

[illegible]

... سے سمجھنا مقصود ہی کہ ... سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله اور بعضون نے کہا کہ تمام طاعات کا مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ تسبیح کرو سے نماز فجر اور تسبیح ... اور عصر اور مغرب اور عشا اور بعضون نے کہا کہ صبح سے مراد نماز فجر ہی اور شام سے عصر اور مغرب اور عشا ہین کہا گیا انکا شمار ہی **بحر مع**

معالم **تنبیہ** • جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یاد کی بہت فضیلت ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوگئے ہین مجھ پر پس خبر دو مجھکو ساتھ ایک چیز کے کہ چمٹا رہون مین ساتھ اوسکے فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تازہ ساتھ ذکر اللہ کے اور کہا معاذ بن جبل نے کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مجھکو نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا جہانتک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھ کی ہو تو نے برائی پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے توبہ اوس برائی کے لیے توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے یعنی ذکر اللہ کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کرواتا یہ سب پر افضل ہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ سعید ہوگا اول تو یہ کہ کہتا رہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر ناخوش کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ اور جب دیا جاوے کوئی نعمت کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور جب شروع کرے کوئی کام کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اور جب صادر ہو اوس سے کوئی گناہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور بہت سی حدیثین اور آیتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئین ہین اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت و حرص مین بہت کچھ منقول ہی آیا ہی کہ ایک بزرگ وقت مونڈنے لبون کے کچھ پڑھتے تھے حجام نے کہا ٹھہر جاؤ ہونٹ کٹ جاویگا اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہی ذکر اللہ کے ترک سے ایک بزرگ تھے کہ اونھون نے روٹی کھانی چھوڑ دی تھی ستو بنا رکھے تھے کہ جلدی سے پی کر ذکر اللہ مین مشغول ہوجایا کرو نگا روٹی کے کھانے مین دیر تک ذکر اللہ سے باز رہنا پڑتا ہی اور ذکر اللہ منحصر کچھ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہی بلکہ جو اوامر بجالاتا ہی اور نواہی سے بچتا ہی وہ ذاکر ہی اسکا بقول بزرگے **شعر** ذکر گفتن ہمان نیست کہ گوئی اللہ • ذکر آنست کز و یاد کنی وقت گناہ **حصن حصین و منبہات وغیرہ**

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تم پر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تاکہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین اور ہی اللہ ایمان والون پر مہربان • **تفسیر** • مراد ہی نکالنا گناہون کے اندھیرون سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے اسلیے کہ یہ آیت مومنون کے حق مین ہی پس کفر کی اندھیری کے معنی مناسب نہین اور آیا ہی کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ اوتری تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ خدا تعالی نے آپکو کسی شرف کر مخصوص نہین کیا مگر کہ آپنے اوسمین ہمکو شریک کیا ہی یعنی امیدوار ہین کہ اسمین بھی شریک ہون پس یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی الخ اور صلوة خدا کی طرف سے رحمت ہی اور ملائک کی طرف سے استغفار • **بحر مع**

وہی ہی جو رحمت بھیجتا ہی تم پر اور فرشتے اوسکے ... تاکہ نکالے تمکو اندھیرون سے طرف روشنی کے اور ہی خدا مسلمانون پر مہربان ۱۳ **فتح**

[illegible] تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ○

[illegible] اونکی جسدن ملینگے اوسکو سلام ہی اور تیار کیا ہی [illegible]

اور جینا [illegible] سکے ہین اور مراد اسلام سے یہہ ہی کہ خدا تعالی اونپر سلام فرماویگا اور وہ موجب سلامتی کا ہوگا [illegible]

اور بعضون کے نزدیک ضمیر یلقونہ کی ملک الموت کی طرف ہی کہ وہ وقت آنیکے واسطے قبض ارواح مومنون کے اول السلام علیکم کہینگے اور بعضون کے نزدیک مراد سلام اور بشارت ملائکہ کی ہی کہ مومنون کو وقت نکلنے انکے قبرون سے کرینگے **مجمع البیان** ✤ اب آگے پھر کفار و منافقون کے سنانیکے لیے آنحضرت کو خطاب فرمایا کہ ہمنے تو تجھے اون صفتون کے ساتھ بھیجا ہی پرے اشقیا ہین وہ کہ جو تیری قدر و مرتبہ نہین جانتے اور بڑے نصیب اونکے کہ جو تجھپر ایمان لائے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

اے نبی ہمنے تجکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سنانے والا یعنی مومنون کو جنت کی اور ڈرانے والا یعنی کفار کو دوزخ سے اور بلانے والا اسکی طرف اوسکے حکم سے یعنی ساتھ آسان کرنے اوسکے کے اور چراغ چمکتا ✤ **تفسیر** ✤ شاہد یعنی گواہ رسولون کے لیے کہ انھون نے احکام آلہی پونہچا دیے تھے یا گواہ کرکر بھیجا ہی ہمنے تجکو تیری امت کے لیے کہ اونکی تصدیق و تکذیب مین قول تیرا عند اللہ مقبول ہوگا جیسیکہ قبول ہوتا ہی قول شاہد عدل کا حکم مین اور چراغ چمکتا کہ دور کین بسبب اونکے اللہ تعالی نے اندھیریان شرک کی اور راہ بتائی بسبب اونکے گمراہون کو جیسیکہ دور کیجاتی ہین تاریکیان رات کی بسبب چراغ روشن کے اور راہ پاتے ہین لوگ بسبب اوسکے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد چراغ سے قرآن ہی پس ہوگی تقدیر وَذَا سِرَاجٍ مُّنِيْرٍ یا وَتَالِيًا سِرَاجًا مُّنِيْرًا یا شاہد یعنی گواہی دینے والا ہی ہماری وحدانیت کی بشارت دینے والا ہی ہماری رحمت کی اور ڈرانے والا ہی ہمارے عذاب سے اور بلانے والا ہی طرف عبادت ہماری کے اور چراغ اور حجت ظاہرہ ہی ہماری درگاہ کی **مدارک** ✤ **تنبیہ** ✤ روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے کہ خبر دے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے کہ توریت مین ہی یعنی تمنے تو توریت پڑھی ہی آیا پائی ہی تمنے اوسمین صفت آنحضرت کی پس خبر دو مجکو کہا عمرو بن العاص نے کہ ہان خبر دیتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ وہ البتہ وصف کیے گئے ہین توریت مین ساتھ بعض صفت کے کہ قرآن مین ہی يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ الخ یعنی اے نبی تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اس حال مین کہ گواہ ہی احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ہی مطیعون کو اور ڈرانے والا ہی گنہگارون کو اور پناہ ہی عربون کے لیے تو بندہ میرا ہی اور رسول میرا نام رکھا مینے تیرا متوکل کہ تمام کام مجکو سپرد کیے تونے نہین ہی سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہین دفع کرتا ساتھ برائی کے برائی کو یعنی جو کوئی اوس سے بدی کرے وہ اوسکے بدلے مین برائی نہین پونہچاتا و لیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ہرگز وفات نہین دیگا اوسکو اللہ یہان تک کہ سیدھا کرے بسبب اوسکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسکے کہ کہین لا اِلٰہ اِلّا اللہ اور کھولے بسبب اسی کلمے کے اندھی آنکھون کو اور بہرے کانون کو اور دلون غلاف دار کو کہ نہین سمجھتے ہین کچھ اور یاد نہین رکھتے ہین کچھ گویا کہ غلاف مین ہین **بخاری**

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ○

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہا نہ مان منکرون کا اور دغابازونکا اور چھوڑ اونکو ستانا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا ﴿ **تفسیر** ﴾ یعنی بس وہ بچاویگا تجکو اونکے شر سے اسلیے کہ جو بھروسا کرتا ہی اوسپر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر سب دشوار یان اور کہا نہ مان الخ مراد اس سے رغبت دلانی ہی آنحضرت کو اس بات پر یا مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اور ثابت رہو اسی حالت پر کہ ہو تم کہ کہا نہیں مانتے اونکا اور چھوڑ ایذا اونکی اسکے معنی مین دو احتمال ہین ایک تو یہکہ وہ جو تجھے ایذا دیتے ہین کر تو اوسکو ایک طرف اور پروا نکر اونکی اور بدلا مت لے اوسکا اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ چھوڑ ایذا دینی اونکو عوض مین اونکی ایذا کے اور یہ حکم منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے ﴿ **معالم** ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر چھوڑ دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمھارا عدت مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے سو اونکو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو اونکو بھلی طرح سے ﴿ **تفسیر** ﴾ نکاح اصل مین کہتے ہین صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اسلیے ہی کہ وہ سبب ہوتا ہی صحبت کا اور نہین آیا ہی لفظ نکاح کا کتاب اللہ مین مگر بیچ معنی عقد اسلیے کہ نکاح بیچ معنی وطی کے قبیل تصریح سے ہی اور آداب قرآن سے یہ ہی کہ صریح اوسکو نہین فرماتے ہین بلکہ کنایہ کرتے ہین اوس سے ساتھ لفظ ملامسۃ اور مماسہ اور قربان اور تغشی اور اتیان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجودیکہ کتابیات بھی برابر ہین مومنات کے اس حکم بیچ اشارہ ہی اسکی طرف کہ اولی مومن مرد کو یہ ہی کہ نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگاؤ یعنی جماع کرو اور خلوت صحیحہ بھی مانند جماع کے ہی اور رخصت کرو بھلی طرح سے یعنی روک نرکھو اونکو ضرر پہونچانیکے لیے اور نکالو اونکو اپنے مکانون سے اچھی طرح بن ستائے اور حکم شرعی اسمین یہ ہی کہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اوسکا مہر کچھ بندھا تھا تو آدھا مہر دے اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کرلے عدت اوسپر کچھ نہین اور اگر صحبت ہووے یا خلوت ہوئے گو صحبت نہوئے تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بیٹھنا یہ مسئلہ یہان فرمایا حضرت کی بیویون کے ذکر مین شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوسکے پاس گئے کہنے لگی اللہ تجھسے پناہ دے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپنے اسپر یہ حکم فرمایا ہی اور خطاب فرمایا ایمان والون کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہین سب مسلمانون پر یہی حکم ہی ﴿ **موضح** ﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اے نبی ہمنے حلال رکھین تجکو تیری عورتین جنکے مہر تو دیچکا اور لونڈیان کہ مالک اونکے ہوئے ہین ہاتھ تیرے جو ہاتھ لگا دین تجکو اللہ نے اور حلال کین ہمنے تیرے چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان یعنی قریش مین کی عورتین اور تیرے مامون کی بیٹیان

[illegible]

[illegible] نبی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] **تفسیر** [illegible]

خواہ قریش [illegible] ہون [illegible] حلال [illegible] بیٹیان ہین [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اور وہ [illegible]

جویریہ تھین کہ غزوہ خیبر اور بنی المصطلق مین پکڑی آئین تھین پھر آزاد کیا آنحضرت صلعم نے اونکو اور نکاح مین لائے اونکو اور ماریہ قبطیہ تھین کہ تھین حضرت کی کہ جنسے ابراہیم پیدا ہوئے تھے اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی یہ حکم خاص آنحضرت ہی کے لیے تھا کہ جو عورت بن مہر اپنے تئین نذر آنحضرت کی کرے اور آنحضرت اوسکو بن مہر نکاح مین لائین تو درست تھا جیسے کہ زینب بیٹی خزیمہ انصاری کی نے کہ جنکا لقب ام المساکین تھا اور بموجب ایک قول کے میمونہ بنت الحارث نے اور بموجب ایک قول کے ام شریک بن جابر اسدیہ نے اور بموجب ایک قول کے خولہ بنت حکیم نے کہ بنی سلیم مین سے تھین نفس اپنا آنحضرت کو بخشا اور بے مہر حضرت کے نکاح مین آئین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ واقع نہوا لیکن پیغمبر کو اون تھا اسکا اور اور مسلمانون پر وہی حکم ہی اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ نہ جیسے مہر ٹہرایا خواہ نہ ٹہرایا تو جو قوم کا مہر ہی سو لازم ہی اور آنحضرت کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہ اول تھین اونکے بعد سب نکاح مین آئیان حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا حضرت کے سامنے نو بیبیان ہین وفات کے بعد حضرت عایشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پچھلی تین قریشی تھین اور بیچ منعقد ہونے نکاح کے ساتھ لفظ ہبہ کے بیچ حق مسلمانون کے اختلاف ہی امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک نکاح سوای لفظ نکاح یا تزویج کے منعقد نہین ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوجاتا ہی اور مہر بہر صورت لازم ہی عدم مہر آنحضرت کے خصائص سے تھا اور جو فرض کیا یعنی واجب کیے ہمنے مومنون پر اونکی بیویون کے حق مین اونکا کہ نہ نکاح کرین زیادہ چار سے اور نہ نکاح کرین بغیر گواہون اور مہر کے اور اونکی لونڈیون کے حق مین یعنی ساتھ خریدنے وغیرہ اسباب ملک کے اور لفظ لکیلا متعلق ہی خالصۃ لک کے اور قد علمنا الخ بیچمین جملہ معترضہ ہی یعنی حکم مذکور خاص تمھارے ہی لیے مقرر فرمایا تا تمپر تنگی نہو **موضع لہ ملتجی**

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝

پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے تو اپنی بیویون مین سے اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اونمین سے جو کنارے کردین تھین تو کچھ گناہ نہین تجھپر اسمین لگتا ہی کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور غم نہ کھاوین اور راضی رہین اوسپر جو تونے دیا ساریان اور اللہ جانتا ہی جو تمھارے دلونمین ہی اور ہی اللہ سب جانتا تحمل والا **تفسیر** کسی مرد کو جو کئی عورتین ہون اوسپر واجب ہی باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نرکھا اسواسطے کہ عورتین اپنا حق سمجھین تو جو دے راضی ہوکر قبول کرین پر حضرت نے فرق نہین کیا سبکی باری برابر رکھی ایک حضرت سودہ نے اپنی باری بخشدی تھی

[illegible]

[illegible]

نے کہا عورت کو حیا نہیں ... آنحضرت کی بیویوں ... زیادہ ...

ایک بیبی کہتی آنحضرت ... آیت تخییر اور یہ آیت اوتری عائشہ نے کہا یا رسول اللہ ما اری ربک

الا یسارع فی ھواک یعنی میں دیکھتی ہوں تیرا رب جلدی کرتا ہے تیری خواہش میں اور مخیر تھے کہ آنحضرت چاہیں جسکو رکھیں یا ضعیف ... بعض

بعض ... کہا کہ تاخیر کی آنحضرت نے سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو اور تھا

باری کا ... درمیان ... جسطرح کہ چاہتے اور عائشہ اور حفصہ اور زینب اور ام سلمہ کو اپنے ساتھ رکھا اور

درمیان انکے باری بجالائے اور صاحب مواہب نے کہا کہ آنحضرت اخیر عمر تک باری اپنی بیویوں کے درمیان میں

رکھتے تھے سوائے سودہ کے کہ اونھوں نے نوبت اپنی عائشہ کو بخشدی تھی ❊ مجمل ❊ پیچھے رکھدے تو ان میں سے جسکو

تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اونمیں سے اور ساتھ سلاوے تو جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دے

نکاح میں جسکو چاہے یا نوبت مقرر کرے تو واسطے جسکے اونمیں سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لیے چاہے یا جسکو

تو نکاح میں لانا جسکا چاہے عورتوں امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے اور جسکو چاہے بیٹھا رکھے یعنی جسکو

بلاوے تو اپنے بستر پر اور طلب کرے تو صحبت اوسکی اونمیں سے کہ یکسو کیا ہے تو نے نفس اپنے سے ساتھ تاخیر دینے کے

پس نہیں ہے تنگی تجپر اسمین یعنی نہیں ہے یہ بات کہ جب معزول کیا تو نے اوسکو تو نہ جائز ہو تیرے لیے پھر بلانا اوسکا طرف اپنے

اور اسمین گناہ ہی ... یہ سپرد کرنا طرف مشیت تیری کے قریب تر ہے طرف ٹھنڈک آنکھوں انکی کے اور قلت غم انکی کے اور رضا

انکی کے سبکی اسلیے جب جانینگی وہ کہ یہ سپرد کرنا اسکی طرف سے ہے تو خاطر جمع ہوجاوینگی انکی اور جاتی رہیگی غیرت کرنی انکی

اور حاصل ہوگی رضا اور اللہ جانتا ہے الخ اسمیں وعید ہے اوس بیوی کے لیے کہ نہ راضی ہو اونمیں سے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اور

سپرد کیا طرف مشیت رسول اپنے کے اور ہے اللہ سب جانتا یعنی سینے کی باتوں کو اور تحمل والا کہ نہیں جلدی عذاب کرتا بلکہ مہلت دیتا ہے اسکو کہ ڈرے اوس سے فصل

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝

حلال نہیں تجکو عورتیں اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتیں اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان ❊ **تفسیر** ❊ یعنی جتنی قسمیں کہدیں اوس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں اونکو بدلنا نہیں حلال یہ ضرور ہیں اور ہاتھ کا مال یعنی حرمیں حضرت کی دو حرم مشہور ہیں باتیں ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم ایک ریحانہ یا شمعون یا دونوں حضرت عائشہ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا اب عورتیں حلال ہوگئیں ❊ ص ❊ اس پیچھے یعنی بعد نو بیویوں کے اسلیے کہ نو بیویاں نصاب تھیں آنحضرت کے لیے یعنی اتنی ہی حلال تھیں جیسے کہ چار نصاب ہیں اونکی امت کے لیے اور حاصل یہ کہ ان نو بیویوں کے سوائے اور بیوی کرنی درست نہیں اور نہ یہ کہ ان سبکو یا بعض کو طلاق دے کر انکے بدلے اور کرو یہ بھی درست نہیں مگر لونڈیاں درست ہیں اور یہ احسان خدا کا اونپر جزا اوسکی ہے کہ اونھوں نے بعد آنے آیت تخییر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا بموجب روایت انس وغیرہ کے رسول علیہ السلام اخیر عمر تک اس تحریم پر رہے اور بعد اسکے اور بیوی نہیں کی اور بقول عائشہ اور ام سلمہ کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے نکاح کرنا اور بیوی سے جس سے کہ چاہیں

انحضرت پر حلال ہوا اور منسوخ ہوا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالی کے اس قول سے اِنَّا اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ کہ جو اوپر مذکور ہوا اور ترتیب نزول نہین ہی اوپر ترتیب مصحف کے یعنی یہ آیت اگرچہ مصحف مین اوپر مذکور ہوئی لیکن نازل بعد لا یحل کے ہوئی ہوا اور بعضون نے کہا کہ یہ نہی ہی نکاح کرنے عورت غیر قوم اپنی کے سے کہ جو اوپر مذکور ہوئین یعنی سوائے اپنے چچا اور پھوپی اور خالا اور ماموں کی بیٹیوں سے نکاح نکر اور انمین سے جسقدر چاہے کر اور بعضون کے نزدیک مراد غیر مسلمات ہین یعنی یہود اور نصاریٰ بعد ان مسلمات کے نکاح مین نلا اور بعضون نے کہا کہ مراد نہ طلاق دینا انکا ہی یعنی ان عورتوں کو طلاق دیکر بجاے انکے اور نکر اسلیے کہ یہ مؤمنون کی مائین ہوئی ہین نکاح انکا اور سے درست نہین لیکن نکاح اور عورتوں کا تجپر حرام نہین اور بعضون نے کہا کہ عرب جاہلیت مین تبدیل بیویوں کی آپسمین کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر پیغمبر خدا کو اوس سے منع کیا اور کہا ہی علما نے کہ اس آیت مین دلیل ہی جواز نظر کی طرف اوس عورت کے کہ نکاح کیا چاہے اوس سے یہ بات معلوم ہوئی وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ سے اسلیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سوائے دیکھنے کے نہین ہوتا اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی مینے ایک عورت سے پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہی تونے اوسکو عرض کیا مینے نہین فرمایا پس دیکھلے اوسکو اسلیے کہ یہ لائق تر ہی ساتھ اسکے کہ موافقت ہو تم دونون کے درمیان مین اور کئی روایتین ایسے ہی مضمون کی آئی ہین اور شان نزول اسکا یہ کہا ہی علما نے کہ آنحضرت نے عمیس کی بیٹی جعفر بن ابی طالب کی بیوی سے بعد شہید ہونے اونکے کے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ حسین بھی تھین پس خدائے تعالی نے منع اونکے اس آیت کے اوس سے منع فرمایا ❊ بحر مواہب ❊ معالم ❊ تنبیہ ❊ مجمل احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ ہی کہ آنحضرت نے پچیس برس دو مہینے دس روز کی عمر مین نکاح کیا حضرت خدیجہ بنت خویلد سے اور اونکی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپکا انھین سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھین سے پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف انچاس برس آٹھ مہینے چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہ نے وفات پائی بعد ازان نکاح کیا سودہ بنت زمعہ سے اور وہ آنحضرت کے پاس بڑھیا ہوئین اور آنحضرت نے چاہا تھا کہ طلاق دین اونکو پس اونھون نے نوبت اپنی عایشہ کو دی اور کہا کہ مجکو مردون سے کچھ کام نہین مقصود مجکو یہ ہی کہ اوٹھائی جاؤن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین اور وفات اونکی ہوئی سنہ پچپن مین شوال کے مہینے مین معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت مین بعد ازان عایشہ بنت ابی بکر سے نکاح کیا مکے مین دو برس پہلے ہجرت سے اور بموجب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال مین اور وہ اوسوقت مین چھہ برس کی تھین اور ہمبستر کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مدینے مین شوال کے مہینے مین دوسرے سال ہجری مین اور جب وہ نو برس کی تھین اور اونھون نے وفات پائی مدینے مین سترھوین رمضان کو سنہ اٹھاون مین اور بقیع مین مدفون ہوئین اور آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہین کیا سوائے عایشہ کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہی اگرچہ عبد اللہ بن زبیر انکی بہن اسما کے بیٹے ہین لیکن مقرر فرمائی کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استدعا کیا انھون نے بسبب اسکے کہ خالہ بمنزلے ماکے ہی بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق کو نکاح مین لائے ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آئے جبرئیل اور کہا کہ خدا تعالی تمکو فرماتا ہی کہ رجعت کرو اسلیے کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود رجعت کی بسبب مہربانی کے عمر پر واللہ اعلم اور وفات پائی انھون نے اکتالیسوین سال ہجری مین

اور بعضون کے نزدیک ہجرت کے تیسوین سال مین اور اور اقوال بھی آئے ہین چاہئین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین اور مہر دیا اونکو آنحضرتؐ کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے چارسو دینار اور متولی اونکے نکاح کے ہوئے عثمان بن عفانؓ اور بقولے خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی چوالیسوین سال ہجری مین اور نکاح مین لائے ام سلمہؓ کو اور وفات اونکی انسٹھوین سال ہجری مین ہوئی اور وہ آنحضرتؐ کی سب جورؤون سے پیچھے مرین ہین اور بقولے سب سے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو اور وہ آنحضرتؐ کی پھوپی کی بیٹی تھین پہلے پہل عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین بعد ازان اونھون نے طلاق دی تب ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی اونھون نے مدینے مین بیسوین سال ہجری مین اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے اول انھون ہی نے وفات پائی ہے اور نعش پر اول یہی اوٹھائی گئین ہین اور مراد نعش سے یہی کہ جنازے پر چند لکڑیان باندھین بشکل گہوارہ تا ستر خوب ہو اور نکاح مین لائے جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین بندی ہو آئین تھین پس ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اونھون نے اونکو مکاتب کیا پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین تا کچھ مبلغ کتابت مین سے سوال کرین اور وہ عورت خوش شکل تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکار نہین کرتا ہون مین بہتر اس سے ادا کرونگا تیری طرف سے مال کتابت اور تجھے اپنے نکاح مین لاؤنگا وہ اسپر راضی ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبلغ ادا کیے اور نکاح مین لائے اونکو وفات پائی اونھون نے ماہ ربیع الاول مین سنہ چھپن ہجری مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ صفیہؓ کو اور وہ حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین بندی ہوکر آئین غزوہ خیبر مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اونکو اور آزاد کرنا مہر اونکا کیا وفات پائی پچاسوین سال مین اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ میمونہ کو اور وہ خالہ ہین خالد بن ولید اور عبد اللہ بن عباس کی وفات پائی اونھون نے اوسی جگہہ کہ جہان آنحضرتؐ نے اونسے نکاح کیا تھا نام اوس موضع کا سرف ہے سنہ اکیاون ہجری مین اور بموجب ایک قول کے چھیاسٹھوین سال مین اور بر تقدیر قول اخیر کے سب بیویون کے بعد وفات اونکی ہوگی اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد باقی رہین سوائے خدیجہؓ کے اور نکاح مین لائے آنحضرتؐ زینب بنت خزیمہ کو سنہ تیسرے ہجری مین اور وہ آنحضرتؐ کے پاس زندہ نہ رہین مگر تھوڑے دنون دو مہینے یا تین مہینے پھر وفات پائی اور سوائے انکے اور ایک جماعت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ یعنی خواستگاری کی اور یہ امر انجام کو نہ پونہچا ازانجملہ فاطمہ بنت ضحاک تھین کہ آنحضرتؐ اونکو نکاح مین لائے اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو اونکو اختیار دیا آئین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہین یا دنیا اختیار کرین اونھون نے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو جدا کیا بعد ازان مینگنیان اونٹ کی چنتی پھرتی تھین اور کہتی تھین مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور ازانجملہ شراف دحیہ کلبی کی بہن کہ نکاح کیا اونسے اور دخول نہین کیا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہین کہ بخشا اونھون نے نفس اپنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشنے والی اپنے نفس کی ام شریک تھی اور اسماء جونیہ کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہاتھ اوسپر ڈالین تو اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنی ساتھ خدا کے پناہ مانگتی ہون تجھسے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفارقت کی اور عمرہ بنت یزید اور ایک عورت غفار مین سے اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی پہلے دخول کے اور بنت الصلت کہ وہ مرگئی پہلے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک ہون اور ایک عورت اور تھی

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نزدیک ہوں فرمایا تہی لی ایا انفسک یعنی نفس اپنا مجکو بخشا اوسنے کہا کہ کوئی عورت کسی کو نفس اپنا بازاری کو دیتی ہی پس آنحضرت صلعم نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ کیا ایک اور عورت سے پس اوسکے باپ نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی ہی اور اوسکے بدن مین کچھہ علت نتھی پھر جو دیکھا تو داغ سفید پایا اور خطبہ کیا ایک عورت کا اوسکے باپ نے اوسنے صفت اوسکی بیان کی اور کہا زیادہ اس سے یہ ہی کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہی وہ فرمایا اوسکے لیے نزدیک خدا کے کچھہ خیر نہین ہی پس ترک کیا اوسکو اور تھا مہر آنحضرت صلعم کے ازواج کا پانسو درہم ہر بیوی کا سواے صفیہ اور ام حبیبہ کے کہ انکا مہر کا بیان اوپر گذر چکا ہی اور یہ قول صحیح تر قولون کا ہی تفسیر در المنثور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ○

ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تمکو حکم ہو کھانے کے واسطے تو جاؤ نہ راہ دیکھتے اوسکے پکنے کی لیکن جب بلائے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ اپنے چلے جاؤ اور نہ بیٹھو آپس مین جی لگاتے باتون مین اس بات سے تمہاری تکلیف تھی پیغمبر کو پھر تمسے شرم کرتا ہی یعنی تمہارے نکالنے سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتلانے مین اور جب مانگنے جاؤ پیغمبر کی بیویون سے کچھہ چیز کام کی تو مانگ لو اونسے پردے کے باہر سے اسمین خوب ستھرائی ہی تمہارے دل کو اور اونکے دل کو اور تمکو نہین پہونچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی عورتون سے اوسکے پیچھے یعنی انتقال کے بعد کبھی البتہ یہ بات تمہاری اللہ کے ہان بڑا گناہ ہی ✤ **تفسیر** ✤ یہ اللہ تعالی نے ادب سکھانے مسلمانون کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر مین جمع ہوتے تب پیچھے باتین کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نہ فرماتے کہ اوٹھ جاؤ اونکے واسطے اللہ تعالی نے فرما دیا اور اس آیت مین حکم ہوا پردیکا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جاوین سب مسلمانون کی عورتون پر یہ حکم واجب نہین اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑون مین ڈھکا ہو تو گناہ نہین اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہی اکثر مفسرون کے نزدیک شان نزول یا ابتدا آیت کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا زینب بنت جحش سے اور بلایا لوگون کو طعام ولیمہ کے لیے تو لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھایا بعضے آدمی بعد کھانے کے بیٹھے رہے مشغول ہو کر باتون مین اور حضرت زینب حجرے مین دیوار کی طرف مونہہ کیے ہوئے بیٹھی رہین اور جب تک حکم پردے کا نہین تھا اور آنحضرت صلعم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین جب لوگ نہ اوٹھے تو آنحضرت صلعم خود اوس مجلس سے اوٹھے اور اکثر صحابہ چلے گئے تین چار آدمی بیٹھے رہے اور آنحضرت صلعم حیا سے اونکو نہین کہہ سکتے تھے کہ چلے جاؤ اور آپ باہر آئے حضرت عائشہ رض کے حجرے کے دروازے تک پہونچ کر پھر پھرے بگمان اسکے کہ لوگ چلے گئے ہونگے لیکن دیکھا تو بیٹھے تھے پھر چلے گئے پھر آئے غرض بعد انتظار بہت کے خلوت ہوئی آنحضرت صلعم زینب کے گھر مین آئے اور انس رض نے کہا کہ مینے بھی چاہا کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ گھر مین جاؤن پر آنحضرت نے پردہ ڈالدیا درمیان میرے کہ دروازے پر چھوڑا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حکم پردے کا صادر ہوا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق کتنے ایک آدمیون کے مسلمانون مین سے کہ وہ منتظر رہتے تھے آنحضرت صلعم

کھانے کے وقت کے پس آتے تھے وہ پہلے کھانا پک چکنے کے بیٹھے رہتے یہان تک کہ پک چکتا طعام پھر کھاتے اور جلدی نہ نکلتے پس آنحضرت کو ایذا ہوتی اونکے سبب سے پس اوتری آیت یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا الخ ✣ معالم روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زینب رض کے نکاح مین ساتھ کھجورون اور ستو اور بکری کے گوشت سے اور حکم کیا انس کو کہ لوگون کو بلا لاے پس پی درپی آئین جماعتین کھا جاتی تھی ایک جماعت پھر آتی اور جماعت یہان تک کہ کہا انس نے یا رسول اللہ بلایا مینے لوگون کو یہان تک کہ نہین پاتا ہون مین اب کسیکو کہ بلاؤن اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھاؤ کھانا اور متفرق ہوئے لوگ اور باقی رہے تین شخص باتین کرتے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوٹھے آنحضرت تا کہ چلے جاوین وہ اور پھرے بیویون کے حجرون مین اور سلام علیک کی اونسے اور دعا دی اونھون نے پھر پھرے حضرت تو دیکھا کہ وہ تین بیٹھے ہوئے باتین کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھرے آنحضرت پس جب دیکھا اونھون نے حضرت کو پھرتے نکلے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت یا ایھا الذین امنوا الخ اور اللہ نہین شرم کرتا ہی حق سے یعنی نکالنا تمھارا حق تھا نہین لائق یہ کہ حیا کیجاوے اوس سے اور ہرگاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی ہی حیا والے کو بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہین حیا کرتا وہ حق سے یعنی نہین باز رہتا اوس سے اور نہین چھوڑ دیتا اوسکو مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم مین سے کسی امر کو اور خوب ستھرائی ہی الخ یعنی شیطان کے خطرون سے اور فتنون کے عوارض سے اور آیا ہی کہ پہلے اوترنے اس آیت کے کہ متضمن ہی فرضیت پردے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان شب کو واسطے پائخانے پھرنے کے باہر جاتی تھین اور عمر رض چاہتے تھے کہ پردے مین بیٹھین آنحضرت کی بیویان اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس باب مین نازل ہو اور بارہا جناب رسالت مآب مین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمایئے امہات المومنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی قضا کار ایک روز سودہ بنت زمعہ کہ بیوی تھین آنحضرت کی پائخانے کے لیے باہر نکلین اور قد اونکا دراز تھا حضرت عمر رض نے آواز دی کہ پہچانا ہمنے تمکو ای سودہ اور غرض اونکی حرص تھی اوپر اوترنے حکم پردے کے پس اوتری یہی آیت پردے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہین درست تھا کسیکو کہ دیکھے طرف کسی بیوی آنحضرت کے خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویون کے حق مین یہ حکم تھا کہ کوئی وجہ دیکھنے کی اونکا نہ تھی اگرچہ بدن ڈھکا ہوا ہو اور سب کے لیے یہ حکم نہین اگر جسم ڈھکا ہو تو مضائقہ نہین یعنی وجود کا پردہ نہین روایت ہی انس سے کہا عمر رض نے موافق مرضی میری کے تین حکم نازل کیے میرے رب نے ایک تو یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو مصلّی ٹھہرایئے تو بہتر ہی پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّی اور دوسرے یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے امہات المومنین کو پردے کا تو بہتر ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت حجاب کی اور تیسرے یہ کہ مینے سنا کچھ ایذا دینا آنحضرت کی بیویون کا آنحضرت کو یعنی درباب طلب نفقہ کے پس گیا مین بیویون پاس اور شروع کیا مینے سمجھانا ایک ایک کو کہا مینے قسم خدا کی باز آؤ تم ان باتون سے والا بدل دیگا اللہ تعالی آنحضرت کو تم سے بیویان بہتر تمسے یہان تک کہ آیا مین زینب کے پاس پس کہا زینب نے ای عمر کیا نہین ہی آنحضرت مین اتنی سمجھ کہ سمجھا دین اپنی بیویون کو یہان تک کہ تم نصیحت کرتے ہو اونکو کہا عمر رض نے پس چپ ہو رہا مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت عسی ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن اخر آیت تک ✣ اور یہ کہ نکاح کرو الخ نازل ہوئی بیچ حق ایک شخص [illegible] کے کہ کہا اگر انتقال ہوگا آنحضرت کا تو مین نکاح کرونگا عایشہ رض سے کہ قائل ان سلیمان [illegible] عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالی عنہ ✣ معالم

نماز کے قعدۂ اخیرہ مین فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرت کے بھی واجب ہی اور بیچ فتاوی برہنہ حنفیہ کے لکھا ہی کہ وقت
سننے نام ہر پیغمبر کے انبیا مین سے درود بھیجنا واجب ہی اور خلاصہ مین کہا کہ اگر وقت تلاوت کے بھی سنے تو بھی درود
واجب ہوا اور تعظیم خدا تعالی کی ساتھ جل جلالہ کے کہنے ہر بار کہ نام پاک اوسکا سنے واجب ہی کذا فی الجامع اور نظم مین کہا کہ
ہر مجلس مین ایکبار کافی ہی اور فتح القدیر مین کہا اگر فوت ہو تعظیم مذکور کہنی تو اوسپر دین نہین ہوگا بخلاف درود کے کہ دین باقی
رہتا ہی یعنی قضا اوسکی لازم ہی نہ قضا تعظیم خدا کی اگر فوت ہو اور عمدة الواعظین مین کہا جو نام پاک کہنے جل جلالہ کہنا
واجب ہی اور فضائل درود کی کچھ حد نہین ہی کوئی قربت بعد ذکر خدا کے مانند اسکے نہین ہی جسقدر کہ خدا توفیق دے
غنیمت جانے اور ذکر کرنے اوسکے تمام فضائل کے سے طول ہوتا ہی اور کسی پر مخفی نہین اسلیے چند احادیث کے بیان پر اکتفا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً یعنی بہت قریب
ساتھ میرے لوگون مین سے روز قیامت کے وہ ہوگا کہ جو مجھپر درود بہت بھیجا کرتا ہی اور یہ بھی فرمایا کہ جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا
رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیل ع میرے پاس آئے اور کہا کہ بلاشبہ تیرا رب فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا
تجکو ای محمد یہ کہ نہ درود بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی تیری
امت مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
اَبَدًا اَبَدًا اور یہ بھی فرمایا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَمَا صَلّٰى فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ
اَوْ لِيُكْثِرْ یعنی جو درود بھیجے مجھپر ایک درود استغفار کرین اوسکے لیے فرشتے جیسا کہ درود بھیجا بس چاہیے کم کرے بندہ اس سے
یا زیادہ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے لیے فرشتے ہین سیر کرنے والے زمین مین کہ پونہچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام
یہ روایتین معالم مین ہین اور الفاظ درود کے حدیثون مین طرح بطرح آئے ہین اور بہت صحیح وہ درود ہین کہ جو نماز مین پڑھنے
آئے ہین حدیث مین یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ماپے ثواب کو ساتھ پیمانے پورے
کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جبکہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین بس چاہیے کہ پڑھے یہ درود اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور بہت درود منقول ہین حدیثون مین حتی المقدور محفوظ اون درودون کا
پڑھنا رکھے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے ہین اور نووی نے کہا افضل یہ ہی کہ جو الفاظ وارد ہوئے ہین
حدیثون مین اونکو جمع کر کر پڑھے جیسے کہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور آداب درود پڑھنے کے مثل آداب ذکر حق کے ہین کہ وضو کرے خضوع
تمام سے بقبلہ بیٹھکر مسجد مین یا جاے نیک مین پڑھے اور اگر خوشبو حاضر کرے اولی تر ہی اور بعد ہر نماز کے کچھ درود مقرر
کرے اور وقت سحر کے بعد تہجد کے جسقدر کہ ممکن ہو پڑھتا رہے ❊ بحث تنبیہ ❊ جاننا چاہیے کہ فضائل اور

فائدے درود شریف کے بیشمار ہین واسطے الکتساب سعادت کے کچھہ اونمین سے قید قلم مین آتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ تعالی کو اوسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر سبب حسرت کی دن قیامت کے اگرچہ داخل ہوویں بہشت مین اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھپر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمھارا عرض کیا جاتا ہی مجھپر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجھپر خصوصا دن جمعے کے کہ درود تمھارا جب پڑھتے ہو مجھپر عرض ہوتا ہی اور جمعے کو بطریق اولی اور ادنی درجہ کثرت کا اسّی یا سو بار ہی اور فرمایا بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا اور پھر درود نہ بھیجے مجھپر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجھپر درود پس تحقیق درود بھیجنا تو وہ ہی تمھارے لیے یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑھنے مال کا اور پاکی کا گناہون سے ہی اور فرمایا خاک مین بھرے ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکے پاس اور پھر درود نہ بھیجے مجھپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے مجکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھپر اور آیا ہی کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطے درود آپکے اوس وقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی مینے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے مین سے آپ کے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھون نے عرض کیا جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا یعنی تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود ہی مین خرچ کرونگا پس فرمایا اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ یعنی اب کفایت کی جائیگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور برآوینگی حاجتین تیری اور بخشے جائینگے گناہ تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اوسپر اللہ دس بار اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے دس درجے بہشت مین اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان اور آیا ہی کہ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی بہت اور کہا حضرت علی رض نے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہانتک کہ درود بھیجا جاوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رح نے کہ بڑے اولیا اور فضلاے شام سے ہین کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھہ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھہ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھہ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھہ کرم اپنے کے قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑ دیوے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو کے ہی یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی یہ روایتین حصن حصین اور مشکوة مین ہین اور کتاب مفتاح مین کہ حاشیہ حصن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مؤلف کا ہی لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے پس تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی لوگون سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

[illegible] ... بلند ہوجاتی ہیں ... کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رحمت کو مقدم رکھتا ہی اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اوسکے سب مہمات کو ... [illegible] ... ۱۲ فخر

کر ناگہان آیا ایک شخص حضرتؐ پاس اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کے فرمایا سچی بات
اور ادا ے امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یارسول اللہ
کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجپر دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر
کرنے والے جب گذرتے ہین وہ ذکر کے حلقے پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین
کہتے ہین پس جب یہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین اونکے ساتھ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر
کہتا ہی بعض اونکا بعضے کو خوشوقتی ہو دے انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب بھول جاؤ تم کچھ پس درود بھیجو مجپر یاد آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمٰعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھ سند
جید صحیح کے کہ پہونچتی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہا اونھون نے جسکو ہووے کچھ حاجت طرف اللہ تعالی کے پس
چاہیے کہ روزہ رکھے بدھ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے
جاوے اور تصدق کرے کچھ یعنی اللہ کے نام پر کچھ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَلَأَتْ عَظَمَۃُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ
وَھِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے تھے
عبد اللہ کہ یہ دعا نادانون کو نہ سکھانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے
اوٹھنے کا ارادہ کرتے کہتے صَلَّی اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَنْبِیَآئِہٖ اور لکھا ہی بعضے علماء نے حدیثون سے
استنباط کر کے کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالی کے
بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والون کے اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور
عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور
حیات ہی دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنیکا اوس سے اور صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے
دعا ہی اور دعا و سوال بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالی سے مانگے اور دوسرے
یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھیگا اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیگا اسلیے
کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھ فائدہ
درود کا نہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاے
حاجات مین اور مینے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنے نے

فائدہ درود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا مضمون مفتاح کا اور کتاب شفا اور وظائف النبی مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجھپر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود بھیجنے اونکے کے مجھپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین کا دن قیامت کے ہولون اوسکے سے بہشت ۱۲ اور ہواضع اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمھارا ہوویگا مجھپر درودکو اور حضرت ابوبکر رضؓ سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضؓ فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پیوے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی رحؒ سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا مجکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درودکو ایک رسالے کے اول مین کتابون اپنی سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ الذّٰكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوے پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریانے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا یارون اپنے کو پس پڑھین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار ہوا مین تو سکھایا مینے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھہر گئین وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ تمام ہوا مضمون شفا اور وظائف النبی کا اور حضرت شیخ عبدالحق رحؒ نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے ساتھ طہارت کے مشرف ہوتا ہی ساتھ رویت سید الانام کے خواب مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھیگا بفضل الٰہی و حسن

۵۱ یہان تک شفا مین ہے آگے وظائف النبی شروع ہوتا ہے

۵۲ اور دلائل الخیرات مین روایت صحیحہ ہے تنجینا منقبتہ [illegible]

مادکے لیے خبرین شکست اور قتل اونکے کی جھوٹ مدینے مین افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور
لگاوینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجکو اونکے قتل کرنیکا یا مسلط کرینگے تجکو اونپر اور معنی ساری آیت کے یہ ہین کہ اگر
نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑانے والے بری خبرون کے
اوڑانے سے تو حکم کرینگے ہم تجکو ساتھ اسکے کہ کرے تو اونسے ایسے کام کہ برا حال کرین اونکا پھر حکم کرینگے تجکو ساتھ اسکے
کہ مضطر کرے تو اونکو طرف طلب کرنے جلاوطنی کے مدینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کرین تیرے ساتھ مدینے مین
مگر تھوڑے دنون پھر کوچ کر جاوین اور جہان پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق مین کہ جہان پائے جاوین پکڑے
جاوین اور قتل کیے جاوین اور تشدید قتلوا کی دلالت کرتی ہے کثرت پر ✣ **معالم** ✣

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۝

ربع

مانند روش خدا کے اون لوگون مین کہ گذر گئے پہلے اس سے اور ہرگز نپاویگا تو واسطے روش خدا کے تغیر ✣ **فتح**
دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو آگے ہوچکے ہین اور تو نہ دیکھیگا اسکی چال بدلتے ✣ **تفسیر** ✣ جو لوگ
بدنیت تھے مدینے مین عورتون کو چھیڑتے ٹوکتے جھوٹی خبرین اوڑاتے مخالفون کے زور کی اور مسلمانون کے نیچ کی
اونکو یہ فرمایا اور توریت مین بھی تقید ہی کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کرو ✣ **مو** ✣ دستور پڑا ہی الخ یعنی سنت
اللہ یہی ہی کہ انبیا کو واسطے قتل کرنے اور جلاوطن کرنے منافقون اور جھٹلانے والون کے حکم کرے اور انبیا
غالب کرے اور تو نہ دیکھیگا الخ یعنی نہین بدلتا ہی اللہ طریق اپنا بلکہ جاری رکھیگا اوسکو بدستور سابق ✣ **بحر** ✣

٥ قوله سنة الله [illegible] ان [illegible] المنافقين [illegible] الانبياء ان [illegible] اينما وجدوا ١٢ [illegible]

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝

سوال کرتے ہین تجھسے لوگ قیامت سے کہہ سوائے اسکے نہین کہ معرفت اوسکی نزدیک خدا کے ہی اور کیا چیز معلوم کرواتی ہی تجکو
شاید کہ قیامت موجود ہوئے بیچ زمانے نزدیک کے ✣ **فتح** ✣ لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہی اللہ ہی پاس
اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ✣ **تفسیر** ✣ شاید یہ بھی منافقون نے ہتھکنڈا پکڑا ہوگا کہ جس چیز کا جواب
نہین وہی سوال کرین بار بار اسپر یہان ذکر کردیا ✣ **مو** ✣ مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم
قیامت کے سے از روے استعجال کے بطریق تمسخر کے اور یہود سوال کرتے تھے اوسکا از روے امتحان کے اسلیے کہ اللہ تعالی
نے پوشیدہ رکھا تھا وقت اوسکا توریت مین اور سب اپنی کتابون مین پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دے
اونکو اسطرح کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہدید جلدی کرنے والون
اور واسطے ساکت کرنے امتحان کرنے والون کے ساتھ قول اپنے کے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ الخ ✣ **تنبیہ**
جیسے ان لوگون کا پوچھنا از راہ بدذاتی کے تھا اسکے مقابلے مین بعضے مومنون کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا وہ
اسمین داخل نہین جیسا کہ آیا ہی انس رضی سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا ولے تجکو کیا مہیا کیا
تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اوسنے کہ کچھ نہین آمادہ کیا ہی مینے اوسکے لیے سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون
اللہ کو اور اوسکے رسول کو فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوویگا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس رضی نے کہ پس نہین دیکھا مینے
مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس بات کے
انتہی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ اسمین بشارت ہی انبیا اور صلحا اور علما اور اتقیا کے دوستدارون کے

کہ امید ہی کہ کل کو انکے زمرے مین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذِهِ النِّعْمَةَ ÷ بخاری ÷ مسلم ÷ مدّ

إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

تحقیق خدا نے لعنت کی ہی کافرون کو اور طیار کی ہی واسطے اونکے آگ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ نہ پاوینگے کوئی دوست اور نہ مددگار ÷ **فتح** ÷ اللہ نے پھٹکارا ہی منکرون کو اور رکھی ہی اونکے واسطے دہکتی آگ رہا کرین اوسمین ہمیشہ نہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار ÷ **تفسیر** ÷ کہ عذاب انسے باز رکھے یہ آیت رد کرتی ہی مذہب جہمیہ کو کہ وہ کہتے ہین جنت اور دوزخ فنا ہوجائینگے یعنی جب ہمیشہ رہنا فرمایا دوزخ مین تو فنا کہان ہوئی اور لفظ سعیرا پر وقف نکر اسلیے کہ جملہ خالدین حال ہی ضمیر سے کہ لفظ لہم مین ہی ÷ **مد** ÷

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

جسدن کہ پھیرے جاوینگے موہنہ اونکے آگ مین کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمان برداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمان برداری کی ہوتی ہمنے رسول کی ÷ **فتح** ÷ جسدن اوندھے ڈالے جاوینگے اونکے موہنہ آگ مین کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا ÷ **تفسیر** ÷ صاحب معالم نے معنی تُقَلَّبُ کے لکھے ہین اولٹ پلٹ کیے جاوینگے کہ کبھی اوندھے ہوجاوینگے اور کبھی سیدھے جسوقت کہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین اور مدارک والے نے کہا پھیرے جاوینگے موہنہ دوزخ کی طرفون مین جیسے کہ دیکھتا ہی تو ہانڈی کو پھرتے ہانڈی مین جسوقت کہ جوش مارتی ہی اور خاص ذکر کیا موہنون کو اسلیے کہ موہنہ بزرگ چیز ہی انسان کے نزدیک اوسکے بدن مین سے یا موہنہ عبارت تمام انسان سے ہی اور اوسدن آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم اطاعت کرتے اللہ اور رسول کی تو خلاصی پاتے ہم اس عذاب سے پس آرزو کرینگے اور وقت مین کچھ نہین نفع دے گی آرزو کرنی دوہرہ اچھے دن پاچھے گئے ہر سے کیا نہیت ÷ اب پچھتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چُگ گئین کھیت ÷

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

اور کہینگے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے فرمان برداری کی سردارون اپنے کی اور بزرگون اپنے کی پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے ÷ **فتح** ÷ اور کہینگے ای رب ہمارے ہمنے کہا مانا اپنے سردارون کا اور اپنے بڑونکا پھر اونھون نے چوکا دی ہمسے راہ ÷ **تفسیر** ÷ مراد سردارون سے سردار کافرون کے ہین کہ جنھون نے سکھایا تھا اونکو کفر اور اچھا کر دکھایا تھا کفر کو اونکے لیے اور بڑون سے مراد یا تو بڑی عمر والے ہین یا علما ÷ **وحیدی** ÷

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝

ای پروردگار ہمارے دے اونکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اونکو لعنت بڑی ÷ **فتح** ÷ ای رب ہمارے دے اونکو دونا یعنی بہ نسبت عذاب غیر اونکے کے بسبب گمراہی کے اور گمراہ کرنے کے اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار ÷ **تفسیر** ÷ پڑھا ہی عاصم نے لفظ کبیر ب سے تاکہ دلالت کرے اشد لعن پر اور بہت بڑی لعن پر کہا کا ہی سے کہ معنی لعنا کبیرا کے عذابا کبیرا ہین اور اورون نے ث سے پڑھا ہی یعنی بہت سی لعنتین کر اونپر ÷ **تنبیہ** ÷ یہان سے معلوم ہوا کہ سراسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمان برداری ہی مین ہی جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع بالقین کی راہ بتاوین اگر کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی ہوگی اور مارے افسوس کے

ہاتھ کاٹ کاٹ کھاوینگے چنانچہ مؤید ہی اسکی آیت کریمہ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَاۗءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ بلکہ ہونگے اس بات مین مشابہ نصاری کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی پکڑا نصاری نے اپنے عالمون اور درویشون کو رب سوائے اللہ کے عرض کیا عدی ابن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون نے پوجا تو نہین اونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطاعت کی اونھون نے اونکی پس جسنے اطاعت کی کسیکی اوس چیز مین کہ نہین اذن دیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے پس تحقیق پوجا اوسنے اوسکو اور ٹھہرایا اوسکو رب پس اس سے صریح معلوم ہوا کہ جو ماں باپ شادی غمی وغیرہ مین کفر و شرک اور گناہ کی باتین کرین اور اولاد اونکی اتباع کرے اونکا یا پیر مرید کو ڈھولک وغیرہ مین لگاوے اور اسمین عرفان بتلاوے اور اونکے پیرو مریدون کا یہی حال ہوگا کہ جو آیت شریفہ مذکورہ مین فرمایا پس مومن کو چاہیے کہ اللہ اور رسول کو دوست رکھے سب سے زیادہ کہ مزا ایمان کا اسی مین ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین خصلتین جسمین ہون اوسنے پایا مزا ایمان کا ایک تو یہ کہ اللہ اور رسول اوسکا محبوب تر ہو طرف اوسکے سوائے اونکے سے اور دوسری یہ جو کسی سے محبت رکھے تو نہ دوست رکھے اوسکو مگر اللہ ہی کے لیے اور تیسری یہ کہ مکروہ رکھے کفر مین عود کرنے کو بعد اسکے چھٹایا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے کہ مکروہ رکھتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو اور واقع مین پورا ایمان تو یہی ہی کہ اللہ اور رسول کو سب سے زیادہ دوست رکھے حتی کہ ماں باپ سے اور اولاد سے بھی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہان تک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور سب لوگون سے کہ سبکی رضا کو اللہ اور رسول کی رضا کے آگے بالاے طاق رکھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا دستور العمل ٹھہرالیوے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ یعنی چھوڑے ہین مینے تم مین دو امر ہرگز تم گمراہ نہین ہونے کے جب تک کہ مضبوط پکڑے رہوگے اونکو کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی انتہی غرض کہ اللہ اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کا طالب کہ اسکے بدلے مین جنت اور اوسکی نعمتین ملین گی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آئے ایکبار ملائکہ آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ آپ آرام کرتے تھے اور کہا اونھون نے آپسمین کہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ایک شخص کے بلانے والے کی ہی کہ اوس شخص نے بنایا ایک گھر اور اوسمین مہمانی طیار کی اور بھیجا بلانے والے کو لوگونکے بلانے کے لیے پس جسنے بلانے والے کا کہا مانا داخل ہوا گھر مین اور کھایا مہمانی مین سے اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا مہمانی مین سے پس کہا فرشتون نے کہ کھول کر بیان کرو اوسکو کہ تا سمجھین وہ اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ وہ سوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا اونھون نے کہ گھر جنت ہی اور بلانے والا محمد ہی پس جسنے اطاعت کی محمد کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے والے ہین درمیان لوگون کے یعنی کافر و مومن کے اور عرباض بن ساریہ صحابی سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اور نصیحت کی ہمکو پوری کہ جاری ہوئین اوس سے آنکھین لوگون کی اور ڈرگئے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے کہ یارسول اللہ گویا کہ یہ نصیحت رخصت کرنیوالے کی ہی پس وصیت کیجیے ہمکو

پس فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق
جو شخص کہ جیوے گا تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا اختلاف کثیر پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاے راشدین
مہدیین کی پکڑو اوسکو اور خوب محکم پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئے نکالے گئے امور سے اسلیے کہ ہر نیا نکالا گیا امر
بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہ ایک خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہی پھر کئی خط کھینچے دائین اوس خط کے اور بائین اوسکے اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر انمین سے
شیطان ہی کہ بلاتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ راہ
میری ہی سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لحظہ تابع رہے آنحضرتؐ کی شریعت کا کہ
پورا مومن جبھی ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی
تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی قرآن و شریعت اور نشانی محبت کی بھی پیروی ہی ہی جو اللہ اور رسول کو دوست رکھیگا
بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضاجوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈھونڈ ڈھونڈکر آنحضرتؐ کی سنت کی
پیروی کریگا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتون سے بھاگیگا اگرچہ صورت مین اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات
سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے
بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے یہ حدیث بھی
مشکوۃ مین ہی اسکی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین رحؒ لکھتے ہین کہ چنگل مارنا ساتھ سنت کے
اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور بسبب
گرفتاری بدعت کے در آتی ہی ظلمت مثلا رعایت آداب پائخانہ اور استنجے کی بروجہ سنت کے بہتر ہی بنانے خانقاہ اور مدرسے
کے سے اسلیے کہ چلنے والا راہ حق کا بسبب رعایت آداب سنت کے ترقی کرتا ہی مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے
تنزل کرتا ہی اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہی اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہی مرتبہ قساوت قلب کو کہ اوسکو
رین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحؒ نے لکھکر لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو
کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب
ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے
نہین لازم آتی انتہی ایسیہی کیا خوب بات کہی ہی حضرت ابراہیم بن ادہم رحؒ نے جسوقت کہ پوچھا اونسے لوگون نے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم دعا کرتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہمارے لیے پس کہا اونھون نے کہ سبب اسکا
یہ ہی کہ تمھارے دل مر گئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ تمنے اللہ تعالی کو پہچانا اور پھر حق اوسکا ادا کرتے نہین اور پڑھی
تمنے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہین اوسپر اور دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دوستی اوس سے کہ جو وہ کہتا ہی مان لیتے ہو
اور دعوی کیا تمنے آگ سے ڈرنے کا اور باز نہ آئے گناہون سے اور دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑی تمنے حدیث
و سنت اونکی اور دعوی کیا تمنے حب جنت کا اور عمل کرتے نہین اوسکے لیے اور دعوی کیا تمنے کہ موت حق ہی اور سامان درست کرتے نہین اوسکے
لیے اور مشغول ہوے تم اورون کے عیبون مین اور چھوڑ دیے تمنے اپنے نفسون کے عیب یعنی اسکا تدارک کچھ نہین کرتے اور اسمین لگ رہے ہین کہ فلانا
ایسا ہی اور فلانا ایسا اور کھاتے ہو تم اللہ کا رزق اور شکر نہین کرتے اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مردون کو اور عبرت کچھ نہین پکڑتے اونمین انتہی منا

یہ دعا کرتا ہون با عجز اتم
بندگان خاص مین کیجے پسند
محب مین محبوب اپنے کے خدا
آبرو و عزت و دنیا و دین
آخری دم مین مرا ہو دستگیر
یاد مین تیرے مرا ہو ختم دم

سنت نبوی پہ ہوون ثابت قدم
مہربان مجھ مین بہت ہوون دردمند
جام دل لبریز کر رکھیو سدا
پاس ننگ و عار خویش و ہمقرین
جب کرے لشکر شیطان ہجوم
نزع کے رنج جاوین مجھ سے دوم

اب احمد مین ہو میرا شمار
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر
سنت نبوی پہ ہوون محکم چنان
کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا
اوس لعین کا دور مجھسے دام کر

اور تیرے بندون مین برگزیدہ
نار دوزخ سے مجھے بیباک کر
جان دون مین پر آن ہاتھون سے بدون
تو کفایت ہووے اور تیرا الورا
ڈوبتے کو رکھ سولی تھام کر

مناجات دیگر بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی مین ہون بندہ بس گنہگار
الٰہی نفس و شیطان نے ستایا
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہے
الٰہی تو غنی مین بے نوا ہون
الٰہی تو قوی اور ناتوان مین
الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار
الٰہی بخش دے اپنے کرم سے
الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا
نہ رکھون کچھ غرض شاہ و گدا سے
الٰہی عشق مین احمد کے رکھ چور
الٰہی سینۂ بریان عطا کر
الٰہی ہون مین جب یاران سے نرالا

کہ بھاگا در سے تیرے [illegible]
بچانا تھا جہان رستہ بتایا
الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہے
الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون
خداوندا کہان تو اور کہان مین
الٰہی کون ہے میرا مددگار
چھڑا دے دین و دنیا کے غم سے
تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا
جو کچھ چاہون سو چاہون تجھ خدا سے
ہے بیمار محبت اوسکا غفور
الٰہی دیدۂ گریان عطا کر
تو میری گور مین کر دے اوجالا

الٰہی در بدر بھٹکا پھرا مین
الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا
الٰہی تو غفور اور مین گنہگار
کیا مینے جو تھا مجکو سزاوار
الٰہی کمترین بندگان جان
الٰہی ہین سبھی محتاج تیرے
الٰہی نام سے دے اپنے الفت
الٰہی ترک دنیا جب کرون مین
الٰہی درد عشق مصطفیٰ دے
الٰہی مجکو کر خاک مدینہ
الٰہی آگ سے امن و امان دے

نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین
پڑا اب تیرے در پر آ کے
نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو کریم اور مین گرفتار
تو اب وہ کر جو ہے تجکو سزاوار
الٰہی کر مری مشکل تو آسان
الٰہی بخش دے مان باپ میرے
الٰہی غیر کی صورت سے نفرت
تری ہی یاد مین آخر مرون مین
پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے
لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی جنت اعلیٰ مکان دے

مشکوٰۃ منہیات وغیرہا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

اے مسلمانون مت ہوو مانند اون لوگون کے کہ ایذا دی انھون نے موسیٰ کو پس پاک کیا خدا تعالیٰ نے اوسکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا موسیٰ نزدیک خدا کے با آبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جاہلون نے کہا آدر ہے یعنی خصیے انکے پھولے ہوئے ہین ایک روز بحسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نہاتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے یہانتک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل مین سے اونکو ننگا دیکھا اور کہا آدرہ نہین رکھتے ہین اور آدرہ انتفاخ خصیے کو کہتے ہین واللہ اعلم ✤ **فتح** ✤ اے ایمان والو تم مت ہو ویسے جنھون نے ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب دکھایا اوسکو اللہ نے اونکے کہنے سے اور تھا موسیٰ اللہ کے ہان آبرو رکھتا ✤ **تفسیر** ✤ یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباس رضی نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ ور اللہ کے نزدیک نہین مانگتے تھے کچھ مگر دیتا تھا اونکو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ مستجاب الدعوات اور بعضون نے کہا تھے محبب و مقبول اور مراد یہ ہے کہ اے مومنون میرے پیغمبر محمد کو ایذا نہ دو جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ایذا دی تھی اور اختلاف کیا ہے مفسرون نے کہ موسیٰ کو ایذا کیا دیتے تھے

بعضون نے تو نقل کی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰؑ تھے شخص باحیا چھپانے والے اپنے بدن کو کہ نہین دکھاتے تھے اپنی جلد مین سے کچھ مارے حیا کے پس ایذا دی اونکو بعضے بنی اسرائیل نے کہ کہا نہین اتنا چھپائے رکھتے ہین یہ اپنے بدن کو مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو برص ہی اور یا بیضے پھولے ہوئے ہین اور یا کچھ اور آفت ہی اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بری کرے اونکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے وہ پس گوشے مین گئے موسیٰؑ ایک روز تنہا اور رکھے کپڑے اپنے ایک پتھر پر پھر نہائے پس جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے اپنے کپڑون کی طرف تا کہ پہنین اور پتھر بھاگا اونکے کپڑے لیکر پس موسیٰؑ اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ یعنی میرے کپڑے دے ای پتھر یہان تک کہ پہنچے طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اونھون نے اونکو بھلی چنگی ہی جلد اونکی اور کچھ علت نہین رکھتے اور ٹھہر گیا پتھر پس لیے موسیٰؑ نے کپڑے اپنے اور پہنے اور شروع کیا مارنا پتھر کو عصا سے پس قسم ہی اللہ کی کہ بلاشبہ پتھر مین البتہ نشان پڑ گئے مارنے سے تین یا چار یا پانچ پس یہ ہی مراد اللہ کے قول سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا الخ اور بعضے کہتے ہین کہ ایذا اونکی یہ تھی کہ جب ہارونؑ نے تیہ مین وفات پائی تو بعضے مفسدون نے حضرت موسیٰؑ کو تہمت لگائی کہ حضرت ہارونؑ کو جنگل مین لے جاکر مار آئے تا شریک ریاست نرہین پھر اونکا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور اونکی آواز آئی کہ مین اپنی موت سے مرا ہون پس بری کیا اونکو اللہ نے اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایذا یہ تھی کہ قارون نے ایک عورت کو کچھ دینا کیا تھا کہ لوگون کے سامنے موسیٰؑ کو تہمت زنا کی لگا کہ مجھسے کیا ہی پس اوسنے وقت بہتان لگانے کے حکم آلہی سے براءت موسیٰؑ کی ظاہر کی اور حضرت کی ایذا دینی یہان یہ تھی کہ کہا ابو وائل نے کہ سنا مینے عبداللہ کو کہ کہا تقسیم کیا آنحضرتؐ نے کچھ یعنی مال غنیمت پس کہا ایک شخص نے کہ اس تقسیم مین نہین ارادہ کی گئی ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور یہ خبر دی مینے آپ کو پس غصے ہوئے آنحضرتؐ یہان تک کہ دیکھا مینے اثر غصے کا آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک مین پھر فرمایا رحم کرے اللہ موسیٰؑ کو البتہ تحقیق ایذا دیے گئے زیادہ اس سے پھر صبر کیا + **معالم** + **تنبیہ** + اس سے معلوم ہوا کہ بعضے شخص انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ایسی بے ادبی کرنے مین نہ جھکتے تھے تو اب اور کسیکی کیا حقیقت رہی اب جو کوئی کسیکے ہاتھ یا زبان سے ایذا پاوے تو اسمین غور کرکر صبر کرے **شعر** قِيلَ إِنَّ الْإِلَٰهَ ذُو وَلَدٍ + قِيلَ إِنَّ الرَّسُولَ قَدْ كَهَنَا + مَا نَجَا اللَّهُ وَالرَّسُولُ مَعًا + عَنْ لِسَانِ الْوَرَىٰ فَكَيْفَ أَنَا +

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

ای مسلمانون ڈرو تم خدا سے اور کہو بات استوار تا سنوار دے واسطے تمھارے عمل تمھارے اور بخشدے واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور جو کوئی کہا مانے خدا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا + **فتح** ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمھارے کام اور بخشے تمکو تمھارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد + **تفسیر** + سَدِيدًا کے معنی ابن عباسؓ نے کہے صوابًا اور قتادہ نے کہے عدلًا اور حسن نے کہے صِدقًا اور بعضون نے کہا مُستقیمًا اور عکرمہ نے کہا قول سدید لا الٰہ الا اللہ ہی اور مراد منع کرنا لوگون کا ہی اوس چیز سے کہ چرچا کیا تھا اونھون نے زینب کے مقدمے مین بغیر عدل و صواب کے اور رغبت دلانی ہی اسپر کہ بات درست کرین

مقرر اللتی قبلہا بینت ... علی النبی ما یؤذی رسول اللہ ویذہ علی الامر باتقاء اللہ فی حفظ اللسان لیتراوف علیہم النہی والامر مع اتباع النبی ما یتضمن الوعید من قصۃ موسیٰ علیہ السلام واتباع الامر الوعد البلیغ فیقرر الصادق عن الاذی والداعی الی ترکہ ۱۲

اپنے قول کو ہر باب مین اسلیے کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سر ہی تمام بھلائیون کی اور سنوار دے الخ یعنی قبول کرے نیکیان تمھاری یا توفیق دے تمکو اچھے عملون کی اور کہا مقاتل نے پاک کرے اعمال تمھارے یعنی ریا وغیرہ سے اور بخشے الخ یعنی مٹا دے گناہ تمھارے اور معنی یہ ہین کہ ڈرو اللہ سے اور ملاحظہ کرو اللہ کا اپنی زبانون سے کے محفوظ رکھنے مین اور بات کے درست کہنے مین پس تم اگر کرو گے یہ تو دیگا اللہ تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہی تمھاری کہ وہ قبول کرنا تمھاری نیکیون کا ہی اور ثواب دینا اونپر اور بخشنا تمھارے گناہون کا اور ہر گاہ کہ معلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پانے کو اس قول اپنے مین وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا اوسکے پیچھے لائے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ✤ **تنبیہ** ✤ اس آیت کریمہ مین اول تو حکم فرمایا تقوی کرنے کا یعنی ڈرنے کا اللہ سے کہ اوسکے ڈر سے گناہ نکرے اور جو چیزین کرنے کو فرمائین ہین اونکو بجا لاکے تا بچے عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتون کو پہنچے اور تقوی کی بہت فضیلتین آئی ہین اور بڑی فضیلت یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جگہ نجات کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی انتہی اور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہی کہ اگر تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کے چنانچہ منقول ہی بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا التقوی اور توکل ہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے کہ اندھیریان پانچ ہین اور چراغ اونکے لیے بھی پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی اور گناہ اندھیری ہی اور چراغ اوسکا توبہ ہی اور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی اور آخرت اندھیری ہی اور چراغ اوسکے لیے عمل صالح ہی اور صراط ظلمت ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی اور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ جس سے گناہ نہ لازم آوے یہ بھی بڑے کام کی بات ہی اس لیے کہ اکثر گناہ کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہین پس آدمی کو چاہیے کہ ایسی بات نہ نکالے مونہہ سے کہ فردائے قیامت کو اوس سے ندامت اوٹھاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حاضر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین تو پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ چھوڑنے والا ہی ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو گویا مراد پچھلی نماز ہی کہ اوسکے بعد اور نماز نہو اور قاعدہ یون ہی کہ پچھلی ملاقات انسان بڑے اشتیاق سے کرتا ہی اور نہ بول تو وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے اور قصد کرنا اسیدی کا اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی مال کی طمع نکر اور آیا ہی کہ حضرت لقمان سے کسینے پوچھا کہ کس چیز نے پونہچایا تمکو اس مرتبے کو کہ دیکھتے ہین ہم مرادرکھتا تھا بزرگی کہا حضرت لقمان نے کہ سچ بات نے اور ادا کرنے امانت نے اور چھوڑنے بے فائدہ بات کے نے اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہی فرمایا مخموم القلب سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچا زبان کا جانتے ہین ہم اوسکو پس کیا ہی مخموم القلب فرمایا کہ وہ ہی پاک متقی کہ نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھ مین پس نہین ضرر ہی تجکو دنیا کے فوت ہونے سے محافظت امانت کی اور سچ بات اور نیک طبیعت اور پرہیزگاری لقمے مین کہ حرام نہو اور زیادہ حاجت سے نہو اور بہت نکھاوے اور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہوا کہ فلاح دارین اللہ

ورسول کی اطاعت ہی مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو مینے حکم کیا ہی تمکو ساتھ اوسکے اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل ؑ نے پھونکا میرے دل مین یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہین مرتا یہان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے نہین مرنے کا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نہ کرو طلب رزق مین یعنی بطور شرع کے حاصل کرو اور نہ باعث ہو تمکو دیر کر پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہون اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام مت طلب کرو پس تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہو اور آرزوئین زندگانی دنیا فانیہ کی چھوڑکر ہر امر مین مطیع اللہ و رسول کا ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سنوارنے کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی ہی اور درازی آرزوے زندگانی کی پس اپر خواہش نفسانی روکتی ہی حق سے اور اپر درازی آرزوے زندگانی کی پس بھلادیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کیے ہوئے چلی جاتی ہی اور یہ آخرت کوچ کیے ہوئے چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہو تابعدار دنیا کے سے تو پس کرو اسلیے کہ بلاشبہہ تم آجکے دن عمل کے گھر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو دار آخرت مین ہوگے اور نہین عمل ہوگا وہان ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو بلاشبہہ دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہونے بندگی کا اور رجا ان لوکہ تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمہارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھے گا اوسکو ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سولے جن و انس کے کہ ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد الٰہی سے **مشکوۃ منہ بات**

اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَ حَمَلَہَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ۙ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ الۡمُشۡرِکٰتِ وَ یَتُوۡبَ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۳﴾

ع ۵

تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھ اوامر و نواہی کے واللہ اعلم آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑون پر پس قبول نکیا کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے اوس سے اور اوٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی ستمگار نادان یعنی بالفعل عدالت و علم نہین رکھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہو آخر کار وہ کہ عذاب کرے خدا تعالی منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو اور ساتھ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردون پر اور مسلمان عورتون پر اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ۞ **فــ** ہمنے دکھائی امانت آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سبنے قبول نکیا

کہ اوسکو اوٹھالین اور اوس سے ڈرگئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے یہ ہی بڑا بے ترس نادان تا عذاب کرے اللہ منافق مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو اور معاف کرے اللہ ایمان دار مردون کو اور عورتون کو اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ✤ **تفسیر** ✤ مراد امانت سے طاعتین فرض ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون پر پیش کیا اونکو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر بنا بر اسکے کہ وہ جب ادا کرین اونکو ثواب دے اونکو اور اگر ضائع کرین اونکو عذاب کرے اونکو پس یہ تو قول ابن عباس کا ہی اور کہا ابن مسعود نے کہ امانت نماز ہین اور دینا زکوۃ کا اور روزے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور سچی بات اور ادا کرنا دین کا اور عدل کرنا میں ناپنے اور ترازو مین اور اشد ان سب سے امانتین ہین اور کہا مجاہد نے امانت فرائض اور حدود دین کی ہین اور کہا ابو العالیہ نے کہ امانتین وہ چیزین ہین کہ حکم کیے گئے اونکے کرنے کا اور منع کیے گئے اونکے کرنے سے اور کہا زید بن اسلم نے وہ روزہ ہی اور غسل جنابت اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہی شرائع سے اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہ اول جو پیدا کیا اللہ نے انسان مین فرج یعنی ستر اوسکا ہی اور کہا یہ امانت ہی کہ امانت رکھی ہی مینے تم دونون کے پاس یعنی مرد وعورت کے پاس پس فرج امانت ہی اور کان امانت ہی اور آنکھ امانت ہی اور ہاتھ امانت ہین اور پانون امانت ہین وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ یعنی جن جن چیزون کے لیے یہ اعضا پیدا کیے ہین اونھین مین صرف کرین سب بے محل صرف کرنا خیانت ہی تلا فرج یعنی ستر کو پیدا کیا کہ حقہ حلال سے اونکو کام مین لاوین جو حرام کاری یا اغلام یا چپٹی بازی کرے اوسنے خیانت کی اسی طرح کان امانت ہین کہ اونسے ذکر اللہ اور حق باتین اور مباح ضروری سنین جو انسے غیبت اور کہانی اور جھوٹی باتین اور باجے گاجے وغیر ذلک گناہ کی چیزین سنے اوسنے خیانت کی اور اسی طرح اور اعضا مین سمجھ لینا چاہیے پس جسنے خیانت کی ان امانتون مین اوسکا ایمان پورا نہین اور کہا بعضون نے کہ وہ امانتین لوگون کی ہین اور وفا کرنا عہدون کا پس حق ہی مومن پر یہ کہ نہ دغا بازی کرے مومن سے اور نہ ذمی سے کسی چیز تھوڑی مین اور نہ بہت مین اور یہ روایت ضحاک کی ہی ابن عباس سے فرض کی اللہ نے یہ امانت اور پیش کیا آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر یہ قول ابن عباس کا ہی اور ایک جماعت کا تابعین مین سے اور اکثر اہل سلف سے اور فرمایا واسطے انکے کہ کیا اوٹھاتے ہو تم اس امانت کو ساتھ اوس چیز کے کہ اسمین ہی کہا اونھون نے اور کیا ہی اسمین فرمایا اگر نیکی کروگے جزا دیے جاوگے اور اگر نافرمانی کروگے عذاب دیے جاوگے کہا اونھون نے اے رب ہمارے ہم تابعدار ہین تیرے امر کے نہین چاہتے ثواب اور نہ عذاب اور کہا اونھون نے یہ از راہ خوف او تعظیم دین خدا کے کہ اگر نہ ادا کر سکین تو نہ راضی ہی نہ از راہ نافرمانی اور مخالفت کے اور تابعیت کرنا اونپر از راہ تخبیت کے نہ الزام کی تنگی اور اگر الزام کرتا اللہ اونپر تو نہ باز رہتے اوسکے اوٹھانے سے کیونکہ یہ جمادات ساب جھکنے والے اور مطیع ہین اللہ تعالی کے اور سجدہ کرنے والے ہین جیسے فرمایا اللہ عزوجل نے آسمانون اور زمین کے لیے اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْہًا قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۱۲ اور فرمایا پتھرون کے لیے وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ اور کہا بعض اہل علم نے کہ پیدا کی اللہ عزوجل نے اون مین عقل و فہم اور سو قت کہ پیش کی امانت یہان تک کہ سمجھے خطاب کو اور جواب دیا جو کچھ کہ دیا اور کہا بعضون نے کہ مراد پیش کرنے سے آسمان و زمین پر پیش کرنا ہی اہل آسمان و زمین پر کہ پیش کیا اوسکو اونپر یعنی جنس ملائکہ سے اور اول صحیح ہی اور وہی ہی قول علما کا اور ڈرے اوس سے کہ ہیں امانت کہ اگر ادا کر سکے ثواب پاوین اور نہ عذاب پاوین اوٹھا لیا اوسکو انسان نے یعنی آدم علیہ السلام نے پس کہا اللہ تعالی نے اے آدم بلا شبہ مینے پیش کی امانت آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پس نہ اوٹھا سکے وہ پس کیا تو لیگا

۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ (حاشیہ) … تمیز و اعتماد … ناخوش کیا … بخوشی ۱۲ … اور بعضا پتھرون مین سے البتہ وہ پتھر … اوپر سے خوف الٰہی کے ۱۲ … تو نے نہین دیکھا … کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہین جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمین مین ہین اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے … ۱۲

اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی کہا آدم ع نے اور کیا ہی اوسمین فرمایا اگر نیکی کریگا تو جزا دیا جاویگا اور اگر برائی کریگا
عذاب دیا جاویگا پس اوٹھانے لگا اوسکو آدم ع پس کہا رکھدے تو اسکو درمیان دونون کانون اور کندھون کے فرمایا
اللہ عزوجل نے اسپر جب کہ اوٹھایا تو نے بس مدد کرونگا مین تیری اور گردانونگا تیری بینائی کے لیے پردہ جب کہ ڈریگا تو
دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ نہین حلال تیرے لیے پس ڈالا اوسپر پردہ اور فرمایا کہ گردانون گا مین تیری زبان کے لیے
دو کلّے اور بند یعنی دانت وہونٹ پس جب ڈریگا تو تو بند کردون گا زبان اور گردانون گا تیرے ستر کے لیے لباس پس
کھولنا نہین اوسکو اوس چیز پر کہ حرام کی مینے تجپر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان
نکالے جانے اونکے کے جنت سے مقدار اوس عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا اونھون
نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان و زمین اور پہاڑ طرف اوسکے
پس نزدیک آئے اوسکے کہنے لگے کہ نہین طاقت رکھتے ہم اسکے اوٹھانے کی اور آئے آدم ع بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوس پتھر
کو اور عرض کیا کہ اگر حکم فرمائے تو اسکے اوٹھانے کا تو اوٹھالون اسکو پس کہا آسمان زمین نے کہ اوٹھالے پس اوٹھایا آدم ع
نے اوسکو کمر تک پھر رکھدیا اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ٹھہرا رہ یہان اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی
گردن پر ہی بعد تیرے روز قیامت تک اور ہی انسان بے ترس نادان کہا ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر بسبب
اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اللہ کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جسوقت کہ نافرمانی کی اپنے رب کی
تھا نادان نہین جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب بیچ ترک امانت کے اور کہا زجاج وغیرہ اہل معانی مین سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یہ کہ اللہ تعالی نے امین پکڑا آدم کو اور اونکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین پکڑا آسمانون اور زمین کو
ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق مین طاعت ہی اور ادائے فرائض اور امانت آسمانون اور زمین کے حق مین خضوع
اور فرمان برداری ہی واسطے اوس کام کے کہ پیدا کیے گئے اوسکے لیے پس معنی فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا کے یہ ہین کہ ادا
کی اونھون نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب مین فُلَانٌ لَمْ يَتَحَمَّلِ الْأَمَانَةَ یعنی نہین خیانت کی امانت مین وَحَمَلَهَا
الْإِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے امانت مین کہا جاتا ہی فُلَانٌ حَمَلَ الْأَمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت مین بسبب
خیانت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور البتہ اوٹھاوینگے بوجھ گناہ اپنے کے إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا نقل کیا گیا
حسن سے بنا بر اس تاویل کے کہ اونھون نے کہا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت مین اور قول
سلف کا اوپر مذکور ہو چکا اور تا کہ عذاب کرے اللہ الخ یعنی بسبب اسکے کہ خیانت کی اونھون نے امانت مین اور توڑا عہد
اور پھیرے اللہ مومن مرد و نیز عورتون پر یعنی ہدایت دے اونکو اور رحم کرے اون پر بسبب اسکے کہ ادا کی اونھون نے
امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی ہمنے امانت تا کہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اونکو اور
ظاہر ہو ایمان مومن کا پس رجوع کرے اوسپر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر سہو جاوے اوس سے تقصیر بعضی طاعات بیچ معالم
مراد امانت سے طاعت اللہ تعالی کی ہی اور مراد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہا جاتا ہی کہ فلانا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی
اوسکا یعنی نہین ادا کرتا امانت کو طرف صاحب امانت کے تا کہ زائل ہووے اوسکے ذمے سے اسلیے کہ امانت گویا کہ سوار ہی امین پر اور
وہ اوٹھانے والا ہی اوسکا اور اسی سے کہا جاتا ہی رَكِبَتْهُ الدُّيُونُ وَلِي عَلَيْهِ حَقٌّ پس جبکہ ادا کی امانت نہین
باقی رہی ہوا اوسپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوسکا رہا یعنی ان بڑے بڑے جرام نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ہین

تابعداری کی اللہ کے حکم کی جیسے کہ لائق ہی اونکے لیے اور ہوا کرتی ہی جمادات سے کہ جو مشیت و ارادۂ الٰہی مین بات کروانی اوسے منظور ہوتی ہی بجالاتے ہین جیسے آسمان کی گردش اور زمین مین کھیتی ہونی اور درختون کا کھڑے رہنا اور پہاڑون کا بجائے خود قائم رہنا وغیرہ ذلک جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝ اور خبر دی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپائے سجدہ کرتے ہین اللہ کو اور فرمایا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَۃِ لَمَا یَھْبِطُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ط اور اسپر انسان پس نہین ہی حال اسکا طاعت کے بجالانے مین اور فرمان برداری کے کرنے مین اوامر الٰہی کے اور نواہی اوسکے کے حال انکہ وہ حیوان عاقل ہی صالح تکلیف کا مانند حال اس جمادات کے اوس چیز مین کہ لائق ہی اونکے قسم انقیاد وغیرہ سے اور یہی معنی ہین قول اللہ تعالیٰ کے فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا یعنی نہ خیانت کی اوس امانت مین اور ادا کیا اوسکو وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا یعنی ڈرے خیانت کرنے سے اوسمین وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے اوسمین اور نہ ادا کیا اوسکو اور ہی انسان ظالم یعنی بسبب ترک کرنے اداے امانت کے اور جہول بسبب خطا کرنے اوسکے اوس چیز سے کہ نیک کرے اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوسپر اور وہ اداے امانت ہی کہا زجاج نے کہ کافر اور منافق نے خیانت کی اور نہ اطاعت کی اور جسنے اطاعت کی انبیا اور مومنین مین سے پس نہین کہا جاویگا کہ ہی وہ ظلوم جہول ۞ صل

سورۃ السبا مکیۃ غیر ویری الذین اوتوا العلم وھی اربع وخمسون آیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ اوسکے ہاتھ مین ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور اوسکے لیے ہی تعریف آخرت مین اور وہ ہی باحکمت آگاہ ۞ **فتح** ۞ سب خوبی اسکی ہی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمان مین اور زمین مین اور اوسیکی تعریف ہی آخرت مین اور وہی ہی حکمتون والا یعنی ساتھ تدبیر کرنے اوس چیز کے کہ آسمان اور زمین مین ہی جانتا یعنی اپنے مخلوق کو ۞ **تفسیر** ۞ اس سورت کا نام ہی سورہ سبا یہ نام اسلیے اسکا مقرر ہوا کہ اسمین قصہ مذکور ہی قوم سبا کا چنانچہ وہ قصہ بیان ہوویگا بیچ تفسیر آیت لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ الخ کے اور یہ سورت مکی ہی اور اوتری ہی بعد سورہ لقمان کے آیتین اسکی چوّن ہین اور کلمات اسکے آٹھ سو تراسی اور حروف اسکے تین ہزار پانسو بارہ اور رکوع اسکے چھے اور اسکو بعد سورہ احزاب کے اسلیے لکھا کہ وہ ختم ہوئی ہی آیت لِیُعَذِّبَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور یہ شروع ہوئی وَلَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ پر اور یہ وصف لائق ہی اوس حکم کے اسلیے کہ ملک عام اور قدرت تامہ تقاضا کرتی ہی اسکا کہ جسکو چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے بخشے اور رحم کرے اوسپر اور دوسرے یہ کہ آخر سورۂ احزاب کے ہی وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور اس سورت کی دوسری آیت تمام ہوئی ہی وَھُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ پر اور اوسمین مذکور ہی کفار کی جماعتون کا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اونپر ایسی نعمت نازل فرمائی کہ رسول رحمۃ للعالمین بھیجا اور وہ ایسے ناشکرے تھے کہ کچھ اونکی قدر نجانی اور درپے ایذا رسانی اور مقابلے کے ہوئے آخر کو خراب ہوئے اور اسمین قوم سبا کا مذکور ہی کہ اونھون نے قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتون کی نجانی آخر تباہ و برباد ہوئی اور بہت سی وجہین مناسبت کی نکل سکتی ہین اگر غور کرے تو آجب آگے مذکور ہوتی ہی تفسیر الحمد للہ الخ کی کہ جتنی تعریفین ہین یعنی جو کوئی کسی شخص کی یا کسی

ف ترجمہ دونون آیتون کا ابھی اوپر لکھ چکا ہون ۱۲

چیز کی تعریف کرتا ہی وہ سب اللہ ہی کے لیے ہین کہ جسکے ملک اور مخلوق اور تصرف مین ہی جو کچھ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی پس ہی وہ لائق اسکے کہ تعریف کیا جاوے ظاہر و پوشیدہ اور پھر عام کے بعد خاص فرمایا کہ اوسیکے لیے تعریف ہی آخرت مین یعنی جیسے کہ ہی تعریف اوسکے لیے دنیا مین اسلیے کہ نعمتین دارین مین مولی ہی کی طرف سے ہین مگر یہ کہ حمد یہان واجب ہی اسلیے کہ دنیا دار تکلیف ہی اور وہان واجب نہین واسطے نہونے تکلیف کے اور بعضون نے کہا کہ حمد آخرت مین وہ حمد کرنی اہل جنت کی ہی کہ بسبب سرور چین اور ملنے اجر عظیم کے کرینگے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ **مد معالم وغیرہ** دنیا مین ظاہر اور کسیکی بھی تعریف ہوتی ہی کہ وہ پردہ ہی اللہ کے فعل کا آخرت مین پردہ نہین جو ہی سو اوسکی طرف سے **مو**

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝

جانتا ہی جو کچھ کہ داخل ہوتا ہی زمین مین اور جو کچھ کہ نکلتا ہی اوسمین سے اور جو کچھ کہ اوترتا ہی آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہی اوسمین اور وہ ہی مہربان بخشش کرنے والا **فتح** جانتا ہی جو پیٹھتا ہی زمین مین یعنی اموات اور دفائن اور پانی اور جو نکلتا ہی اوس سے یعنی روئیدگی اور کانون کی چیزین اور مردے حشر کو اور جو اوترتا ہی آسمان سے یعنی مینہہ اور طرح طرح کی برکتین اور ملائکہ اور کتابین اور جو چڑھتا ہی آسمان مین یعنی ملائکہ اور اعمال بندون کے اور دعا اور ارواح مردون کی اور وہی ہی رحم والا کہ اوتارتا ہی وہ چیز کہ محتاج ہوتے ہین اوسکے بخشتا ہی یعنی گناہ **تنبیہ** اوس پاک پروردگار کی تعریفین بیشمار ہین کچھ بناسبت مقام کے واسطے سرور قلب کے لکھی جاتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِـنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور فرمایا هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ **نظم**

الٰہی ترا نام کیا خوب ہی — کہ ہر جان کو وہی مرغوب ہی
اوسی سے ہی ہر دل کو آرام دین — ہی سب بانون کا ہر ریشہ مین
زبان کس طرح حمد تیری کرے — کہ ہی تو تو ادراک سے بھی پرے
بڑائی تری مین بیان کیا کرون — کہ یان تو بڑے لوگ ہین سرنگون
ہین بس یہی تیرا ادراک ہی — کہ بیشک تو ہر عیب سے پاک ہی
ترے جود کے بحر کا ای ودود — حباب ایک ہی چرخ کبود
تری ذات مین منحصر ہی کمال — تجھی مین ہی شان جلال و جمال
برائی کا تو ہی سزاوار ہی — کہ ہر چیز کا تو ہی بحتا ہی
بڑا تو ہی ہی اور سب ہیچ ہین — خیالات کے سارے وہ پیچ ہین
تو ہی خالق ہر مکان و مکین — تو ہی بادشاہ زمان و زمین
تو ہی مالک الملک ہی ای کریم — کہ ہی ذات تیری جواد و حلیم
جھروکے جھلکتے ہین وسمین نظر — ترا نور دون سب مین ہی جیوہ گر
وہ موتی سے بکھرے ہین اوسمین تمام — کہ حیران ہو ہو کے سب خاص و عام
تعجب سے کہتے ہین چھوٹے بڑے — حباب سمین ہین یا ہین موتی جڑے
ترا حسن جب نور افشان ہوا — بساط زمین اوس سے افشان ہوا
کہین لالہ و گل ہوا اوسکا نام — کہین دُر و مرجان ہی وہ لا کلام
کہین لعل و یاقوت یا یا خطاب — یہ سب ذرہ ہی اور تو آفتاب

اب آگے اپنی تعریفین بیان فرما کر گویا بیان فرماتے ہین کہ باوجودیکہ ہم ایسی ایسی صفتین رکھتے ہین اور پھر ہمکو منکر لوگ عاجز جانتے ہین قیامت و حشر برپا کرنے سے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

اور کہا کافرون نے نہین آوے گی ہمپر قیامت کہہ ہان قسم ہے پروردگار میرے کی البتہ آوے گی تمہارے پاس البتہ پروردگار کہ جاننے والا پوشیدہ کا ہی غائب نہین ہوتے اوس سے ہم وزن ذرے کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین چھوٹا اوس سے اور نہ بڑا مگر کہ ثابت ہی کتاب ظاہر مین تا جزا دے اونکو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے یہ جماعت واسطے اونکے ہی بخشش اور روزی گرامی ✤ **فتح** اور کہنے لگے منکر یعنی قیامت کے نہ آویگی ہمپر وہ گھڑی یعنی قیامت تو کہہ کیون نہین قسم ہی میرے رب کی البتہ آویگی تمپر چھپے جاننے والے کی صفت عالم الغیب غائب نہین ہو سکتا اوس سے کچھ ذرہ بھر آسمانون مین اور نہ زمین مین اور کوئی چیز نہین ذرے سے چھوٹی اور نہ اوس سے بڑی جو نہین ہی کھلی کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین قیامت اس واسطے آنی ضرور ہی تا بدلا دیوے اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ جو ہین اونکو ہی معافی اور روزی عزت کی یعنی جنت ✤ **موتنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہین وہ جزا نیک اور روزی عزت کی پاوینگے اور مغفرت ہوگی اونکو پس سبکو چاہیے کہ اپنے مولی کی طاعت مین ہر دم مشغول رہین اور دنیا کی فکرون سے نچنت ہون اور گناہون سے بچین اور توشہ راہ آخرت کا طیار کرین منقول ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ لازم کرو اپنے پر پانچ خصلتین کہ عمل کرو اوسپر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجت اپنی کے طرف اوسکے اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور لو توشہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے بقدر اوس مدت کے کہ ارادہ رکھتے ہو ٹھہرنے کا اوسمین ✤ **منبہات** ✤

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○

اور اونھون نے کوشش کی بیچ رد آیات ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جماعت اونکے لیے ہی عذاب عقوبت درد دینے والے سے ✤ **فتح** اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتون کے ہرانے کو اونکو بلا کی مار ہی دکھ والی ✤ **موتفسیر** اکثر کہتے ہین اس آیت کے معنی یہ لکھتے ہین اور اون لوگون نے کوشش کی بیچ رد قرآن کے بگمان اسکے کہ بھاگ جاوینگے ہمسے یہ لوگ اونکے لیے عذاب درد دینے والا برے عذاب سے ہی

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○

اور دیکھتے ہین یعنی جانتے ہین وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم اوس چیز کو کہ اتاری گئی تیرے پروردگار کی جانب سے یعنی قرآن راست اور راہ بتانے والی طرف راہ خدا غالب تعریف کیے گئے کے ✤ **فتح** اور دیکھ لیتے ہین جنکو ملی ہی سمجھ کہ جو اترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہی اور سجھاتا ہی راہ اوس زبردست خوبیون والے کی ✤ **تفسیر** یعنی اسواسطے سب ... ہی ... یقین وہ آنکھون سے دیکھتے ہین ✤ **مو** وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد رسول کے جو آئے ہین ... کی ... یا علما اہل کتاب کے کہ جو مسلمان ہوئے مانند عبد اللہ بن سلام اور کعب احبار ... ✤ **عمل**

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

اور کہا کافرون نے یعنی قریش نے ... آیا ... ہم بتاوین تمکو اوپر ایک شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو جب ... تحقیق تم ... پیدائش ... ✤ **فتح** اور کہنے لگے منکر ہم بتاوین تمکو ایک مرد کہ تمکو خبر دیتا ہی جب تم پھٹ کر ... نیا بنایا ہی ✤ **موتفسیر** یعنی کافر آپسمین کہتے تھے ... یعنی محمد بعث کے بعد فانی ہونے کی ... ✤ **عمل**

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○

کیا باندھلیا ہی اوسنے اوپر خدا کے جھوٹ یا اوسکو جنون ہی بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے ہونگے اور بیچ گمراہی دور کے ہین ٭ **فتح** ٭ کیا بنالیا ہی اللہ پر جھوٹ یا اوسکو سودا ہی کوئی نہین پر جو یقین نہین رکھتے آخرت کا آفت مین ہین اور صریح غلطی مین ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** ٭ پہلا قول کافرون کا تھا کہ وہ کہتے تھے کیا اسنے جھوٹ کہا یا اسکو جنون ہی اللہ تعالی نے اونکے قول کو رد فرمایا ساتھ کلام پاک اپنے کے بَلِ الَّذِیْنَ الخ یعنی محمد نے جھوٹ نہین بنایا اور نہ اوسکو جنون ہی کچھ بھی وہ مبترا ان دونون سے ہی بلکہ یہ کہنے والے منکر بعث کے پڑے ہین عذاب دوزخ مین اور اوس چیز مین کہ باعث ہی عذاب کی یعنی گمراہی حق سے اور وہ غافل ہین اس سے اور یہ بڑے جنونون کا جنون ہی اور گردانا گیا واقع ہوا اونکا عذاب مین قریب الوقوع ہونے اونکے کے گمراہی مین گویا کہ یہ دونون ہین ایک وقت مین اسلیے کہ ہرگاہ کہ تھا عذاب لوازم گمراہی سے گردانے گئے وہ دونون گویا کہ پاس پاس ہین ٭ **مل** ٭

اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَیْھِمْ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝

کیا نہ دیکھا انھون نے طرف اوس چیز کے کہ آگے انکے اور جو پیچھے انکے ہی آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین انکو زمین مین یا ڈالین ہم انپر ایک ٹکڑا آسمان سے تحقیق بیچ اس کام کے البتہ نشانی ہی واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے ٭ **فتح** ٭ کیا دیکھتے نہین جو کچھ انکے آگے ہی اور پیچھے ہی آسمان اور زمین اگر ہم چاہین دھنسا دین اونکو زمین مین یا گرا دین اونپر ٹکڑا آسمان سے اسمین پتا ہی ہر بندے کو جو رجوع رکھتا ہی ٭ **موضح** ٭ **تفسیر** ٭ یعنی کیا یہ اندھے ہین کہ نہین دیکھتے طرف آسمان و زمین کے کہ کس طرح اونھون نے انکو گھیر رکھا ہی نہین نکل سکتے اونکے [illegible] کی بادشاہت سے اور نہین ڈرتے اس سے کہ اللہ دھنسا دے اونکو یا گرا دے اونپر ٹکڑا آسمان کا بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتون کو اور بسبب کفر اونکے کے ساتھ رسول کے اور شریعت کے جیسے کہ معاملہ کیا ساتھ قارون کے اور ایکہ والون یعنی امت شعیب علیہ السلام کے تحقیق اس دیکھنے مین طرف آسمان و زمین کے اور فکر کرنے مین بیچ انکے اور قدرت اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین یہ دونون اوسپر البتہ آیت ہی یعنی دلالت ہی واسطے ہر بندے کے کہ رجوع رکھتا ہی اپنے دل سے اپنے رب کی طرف اور تخصیص ہی اوسکا اسلیے کہ رجوع رکھنے والا اپنے دل سے جب نظر کرتا ہی اللہ تعالی کی نشانیون پر سمجھتا ہی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر بعث پر اور عذاب پر اس شخص پر کہ انکار کرتا ہی بعث کا وغیر ذلک ٭ **مل** ٭

تنبیہ ٭ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون کے دیکھنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی جمہور علما سے کہ فکر کرنی پانچ وجہون پر ہی ایک تو فکر کرنی اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان و زمین وغیرہ ہین پیدا ہوتی ہی اوس سے توحید و یقین اور دوسری فکر کرنی اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی نیک کامون کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کی وعید یعنی ڈرانے مین پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ تقصیر نفس کے طاعت سے باوجود احسان الٰہی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ٭ **منہات** ٭ اور چونکہ اس آیت مین ذکر ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے بندون کا اسپر آگے قصہ بیان فرمایا دو کامل رجوع کرنے والے بندون کا کہ وہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہین ٭

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنے پاس سے بزرگی کہا ہمنے اے پہاڑو دن بھر پر رو ہم تسبیح کرو ہمراہ اوسکے اور مسخر اوسکا کیا ہمنے پرندون کو

اور نرم کیا ہمنے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا ہمنے کہ بنا زرہین کشادہ اور اندازہ نگاہ رکھ بیچ پرونے ایک حلقے کے دوسرے مین اور
ہو داؤد اور داؤد کے گھروالون کرو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہون یعنی پس جزا دونگا تمکو اوسپر **ف ترجمہ** اور ہمنے دی ہی داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑون رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اوڑتے جانور اور نرم کردیا ہمنے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور اندازے سے جوڑ کڑیان اور کرو تم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہون **تفسیر** حضرت داؤد جو تھے دن جنگل مین نکلتے اپنے گناہون پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آواز
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھ کر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس مین لوگون کے بہت جنازے
نکلتے اور کڑیون کی زرہ پہلے اونہین سے نکلی کہ کشادہ ہے **ف** مراد بزرگی سے نبوت ہی اور زبور یا بادشاہت اور
بعضون نے کہا تمام وہ چیزین کہ دیے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا اونکے ہاتھ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہی کہ اونکی خوش آوازی
سے وحوش وطیور جمع ہوتے اور مست ہوتے اور سوا اسکے جو بزرگی کی باتون کر خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہین اور اَوِّبِی
تاویب سے ہی یعنی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اوسکے تسبیح اور معنی تسبیح کرنے پہاڑون کے یہ ہین کہ اللہ تعالی پیدا کرتا تھا پہاڑون
مین تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہی یہ معجزہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ مین سنگریزون نے تسبیح کی اور بعضون کے نزدیک معنی اَوِّبِی کے یہ ہین سیر کرو اور یہ بھی معجزہ تھا داؤد کا کہ جب چاہتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانورون کا مسخر ہونا بھی یہی ہی کہ اونکے ساتھ ذکر الہی مین موافقت کرتے اور نرم کیا ہمنے الخ کہا ہی مفسرین نے
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین مانند موم اور گندھے ہوئے آٹے کے ہوجاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور ہتوڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے دو ہزار خیرات دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہین اونکے خزانے مین تھین اور روایت کیا گیا ہی کہ عادت حضرت داؤد کی
یہ تھی بعد بادشاہ ہونے کے بنی اسرائیل پر کہ بھیس بدل کر نکلتے اور انجان لوگون سے پوچھتے کہ تمہارا والی داؤد کیسا شخص ہی سب
تعریف اونکی کرتے ایک روز ایک فرشتہ حکم الہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤد سے ملا داؤد نے بحسب اپنی عادت کے اوس سے
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہی اگر ایک خصلت اوسمین نہوتی داؤد نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہی اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے بیت المال سے کہاتے ہین پس داؤد علیہ السلام نے خدا تعالی سے درخواست کی کہ کوئی ایسا پیشہ اختیار کرون
حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر اور لوہا اونکے ہاتھ مین موم کردیا **ف تحریر تنبیہ** انوار التنزیل اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام پشت سے یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ اونکے بحسب ایک قول کے تیرہ فرزند رکھتے تھے
سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور بدن مین بہ نسبت اور بھائیون کے دبلے پتلے تھے اور بموجب اشارے باپ اپنے کے
فلاخن یعنی گوپیا اور توبڑہ پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکریان چرایا کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک دن
اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا پتھر فلاخن کا جس چیز پر پہونچتا ہی گرا دیتا ہی ایشا نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
[illegible] فلاخن کا [illegible] دوسری مرتبہ کہا کہ آج مین نے دیکھا کہ [illegible] جنگل مین شیر [illegible] سینے پر سوار ہوا
[illegible] اور [illegible] حضرت [illegible] ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جب پہاڑون کے [illegible] تسبیح [illegible] نے کہا کہ تجھکو
بشارت ہو [illegible] خیر [illegible] جب طالوت [illegible] اشمویل کو

وحی پونہچی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہی اوسکے سر پر تو رکھیگا وہ جوش
کھا کر مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر کھڑا ہو جائیگا اور فلانی زرہ اوسکے قد پر پوری آویگی نہ دراز ہوگی اور نہ کوتاہ حضرت اشمویل
نے گھر جاکر ایشا کے فرزندون کو بلایا اونھون نے بارہ فرزندون کو اشمویل ع کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت
اور خوبصورت اور قوی ہیکل اور زبردست تھے اور ایک ان مین سے بملاحت رخسارہ اور طول قد اور فربہی سب بھائیون مین امتیاز
رکھتا تھا اشمویل ع نے جانا کہ اغلب ہی کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھ
علامت واثر اوسکا ظاہر نہوا اوسوقت خطاب آلہی نازل ہوا کہ تو اختیار کرتا ہی آدمیون کو حسن و جمال پر اور مین اختیار کرتا ہون
طہارت قلوب پر حضرت اشمویل ع نے مناجات کی کہ یارب مینے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندون کی آزمایش کی وہ شخص موعود نہین
نہ پایا وحی آئی کہ اوسکا ایک فرزند اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کے ہی حضرت اشمویل ع نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر جواب
دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہی کہا حضرت عالم الغیب والشہادہ نے خبر دی ہی کہ تیرا فرزند اور بھی ہی ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا
اور ہی کہ بنا بر کوتاہی قد اور کبودگی آنکھہ اور نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اوسکو مجمع عام مین نہین لایا اب وہ فلانی جگہہ
بکریان چرانے مین مشغول ہی اشمویل ع جب اوس جنگل مین پونہچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری ہی اور حضرت داؤد ع ہر نوبت دو دو بکریان
اوٹھا اوٹھا کر پانی سے اوتار رہے ہین شمویل ع نے بنور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہی اونکے پاس جاکر سلام کیا اور سینگ کو
اونکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اونکے سر پر کھڑا ہوا اور وہ زرہ اونکے قد پر درست آئی بعد ازان اشمویل
نے کچھہ عجائبات انسے پوچھے اور انھون نے بیان کیے اور پھر لشکر طالوت مین آئے اور جالوت کو مارا اور طالوت نے اپنی بیٹی انسے
بیاہ دی پھر بعد مرنے طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل و انصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ انکا طویل ہی عجائب القصص
وغیرہ تواریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور عمر انکی ساٹھہ برس کی ہوئی اور بعد انکے حضرت سلیمان ع بیٹے انکے قائم مقام انکے ہوئے عجائب القصص +

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان ع کے ہوا کو سیر اول روز اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور سیر آخر روز اوسکی بھی ایک مہینے کی راہ
تھی اور بہایا ہمنے اوسکے لیے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے جنون مین سے اونکو کہ کام کرتے تھے آگے اوسکے
ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے اور کہا ہمنے جو کہ کجروی کرے جنون مین سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوسکو کچھہ عذاب دوزخ مین سے + **فتح** +
اور سلیمان ع کے آگے باؤ صبح کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینا اور بہا دیا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ پگھلے
تانبے کا اور جنون سے جو کتنے لوگ محنت کرتے اوسکے سامنے اوسکے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے اونمین ہمارے حکم سے
چکھاوین ہم اوسکو آگ کی مار + **موضح** + **تفسیر** + یعنی ہوا اول روز مین مہینے بھر کی راہ پر پونہچاتی تھی سلیمان ع کو اور
آخر روز مین بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز مین چلتے تھے حضرت سلیمان ع دمشق سے او قیلولہ کرتے تھے اصطخر مین کہ نام ایک ضلع
کا ہی فارس مین اور ان دونون کے درمیان مین مسافت ایک مہینے کی ہی اور اخیر روز مین چلتے تھے اصطخر سے اور رات کو جا رہتے
تھے کابل مین اور مسافت ان دونون مین بھی ایک مہینے کی ہی تیز رو سوار کی چال سے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا ری مین
کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند مین اور چشمہ تھے [illegible] کان سے تانبا بہتا تھا اوسمین سے تین دن ہر مہینے مین جیسے کہ
بہتا ہی پانی اور اوس سے لوگ منتفع ہوتے تھے اور وہ زمین یمن مین اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدول کرے ہمارے حکم سے کہ

حکم دیا تھا ہمنے سلیمان کی فرمان برداری کرنے کا اور عذاب دوزخ میں سے یعنی آخرت میں اور بعضوں نے کہا دنیا میں اور وہ
یہ تھا کہ اللہ تعالی نے متعین کیا تھا اوپر فرشتہ کوڑا آگ کا لیے ہوئے کہ وہ سلیمان ع کے ساتھ رہتا تھا پس جو کوئی عدول حکمی کرتا
سلیمان ع کی مارتا وہ اوسکو ایک کوڑا کہ جلا دیتا اوسکو ؂ ع ل

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ
دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝

بناتے تھے جن واسطے سلیمان ع کے جو کچھ چاہتا قلعوں سے اور صورتوں سے اور لگنوں سے بقدر حوضوں کے اور دیگین
اپنی جگہہ دھری رہنے والی کہا ہمنے عمل میں لاؤ ای لوگوں داؤد کے شکر خدا کا اور تھوڑے ہیں بندوں میرے سے شکر کرنیوالے **فتح**
بناتے اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھوں پر جمی کام کرو داؤد کے گھر والون حق
مان کر اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں حق ماننے والے **تفسیر** مراد محاریب سے مسجدین ہیں اور قلعے اونچے اونچے
کہ دیووں نے سلیمان ع کے لیے بنائے تھے مانند قلعۂ بیتوں اور مرواح وغیرہ کے کہ یمن میں تھے کثرت سے عجیب عجیب پہاڑوں کے
تراشے ہوئے اور مسجدین جو بنائی تھین اون میں سے ایک مسجد بیت المقدس تھی شروع کیا بنانا اوسکا حضرت داؤد علیہ السلام نے
اور برابر قد مرد کے بلند کیا تھا کہ وحی بھیجی خدا تعالی نے کہ اتمام اس مسجد کا تمھارے ہاتھ پر مقدر نہیں ہے لیکن تمھارا بیٹا سلیمان ع
نام اسکو تمام کریگا اور جب حضرت داؤد ع نے وفات پائی حضرت سلیمان ع اونکی جگہہ خلیفہ ہوئے پس چاہا تمام کرنا بنای بیت المقدس
کا اور جن اور شیاطین کو جمع کر کر ہر فرقے کو ایک ایک کام پر متعین کیا جن اور شیاطین نے سنگ مرمر اور بلور کانوں میں سے
لا کر شہر بنایا اور بارہ محلے اوسمین بنائے اور سلیمان ع نے ایک ایک قبیلے کو ایک ایک محلے میں اوتارا اور بعد فارغ ہونے کے
شہر کے بنانے سے بنانا بیت المقدس کا شروع کیا شیاطین بموجب حکم سلیمان ع کے فرقہ فرقہ ہو کر سونا اور چاندی اور یاقوت اور
موتی اور جواہر اور پتھر اور مشک و عنبر و تمام خوشبو بیابان کانوں اور دریا اور اور جگہوں میں سے اسقدر لا کر جمع کیا کہ اللہ ہی جانے
مقدار اور شمار اونکی اور مسجد بنائی ساتھ سنگ مرمر اور زرد اور سبز پتھروں کے اور ستون اوسکے بلور کے اور چھت اوسکی
ساتھ تختیوں جواہر بیش قیمت کے اور جڑے اوسکی چھت اور دیواروں پر موتی اور یاقوت اور تمام جواہر اور بچھائین اوسکی
زمین میں تختہا ان فیروزے کی پس نہ تھا زمین میں کوئی مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہانتک کہ اندھیری رات
میں مانند چودھویں رات کے چاند کے چمکتے تھے اور جس روز بن چکی اوس دن عید کی اور علماے بنی اسرائیل کو اوسمین جمع کیا اور
اعلام کیا اونکو کہ یہ بنائی ہے واسطے اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ اسمین ہر چیز خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہے اور روایت کیا ہے
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے سلیمان بیت المقدس کے بنانے سے
سوال کین اپنے رب سے تین چیزین پس دین اونکو دو چیزین اور میں امید رکھتا ہون کہ دی ہے اونکو تیسری بھی سوال کیا اونھون
نے اللہ تعالی سے حکم موافق حکم اوسکے پس دیا گیا اور سوال کیا ایسے ملک کا کہ نہ سزاوار ہو کسیکو بعد اونکے پس
دیا اونکو اور سوال کیا [illegible] مسجد میں [illegible] گناہون سے پاک ہو گئے مانند [illegible] پیدا ہونے کے
[illegible] علیہ السلام کی رہی تا وقتیکہ [illegible] شام پر مسلط ہوا
اور [illegible] مسجد کو خراب کیا اور سونا اور چاندی اور جو اسمین موتی [illegible] سب اپنی دار السلطنت میں کہ عراق میں
[illegible] جو [illegible] گنبد [illegible] اور سنگ سفید اور موتین

ف [illegible]

بناتے تھے درندوں اور جانوروں کی اور بعضوں نے کہا کہ بناتے تھے صورتین ملائکہ اور انبیا اور صالحین کی مسجدوں مین تاکہ لوگ دیکھکر عبادت زیادہ کرین اور عین المعانی مین کہا ہی کہ صورتین لوہے کی بصورت آدمی کے تھین حق تعالی بوقت جنگ دشمنون کے اروا اونمین پھونکتا تھا اور وہ لڑائی مین مدد کرتی تھین انتہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جنون نے بنائے تھے اونکے لیے دو شیر اسفل کرسی اونکی مین اور دو کرگس اوپر اوسکے پس جب ارادہ کرتے تھے چڑھنے کا کرسی پر پھیلا دیتے تھے شیر اونکے لیے دونون ہاتھ اپنے اور جب بیٹھتے سایہ کرتے تھے اونپر کرگس اپنے پرون کا اور تھی تصویر بنانی مباح اوسوقت مین جیسے کہ حضرت عیسیٰ مٹی کی صورت بناکر روح پھونکتے تھے پس ہوجاتے تھے وہ پرندہ حکم الٰہی سے اور ہماری شریعت مین بنانا تصویر کا حرام ہی اور لفظ جفان جمع جفنہ کی ہی بمعنی پیالے کے اور جواب جو کا بجواب مین ہی جمع ہی جابیہ کی بمعنی بڑے حوض کے کہتے ہین کہ ایک پیالے پر ہزار آدمی بیٹھکر کھانا کھاتے تھے اور دیگین بہت بڑی بڑی تھین جو چولھون ہی پر رکھی رہتی تھین اوتر نہ سکتی تھین بسبب بڑاپے کے اور سیڑھیان لگاکر اونکے مونھون تک پہونچتے تھے اور بارہ ہزار بہرچی تھے کہ اونمین کھانا پکایا کرتے تھے اور اب تک بھی بعضی اونمین کی شام مین موجود ہین اور آل داؤد سے بعضون نے تو کہا مراد خود داؤد علیہ السلام ہین اور بعضون نے کہا مراد داؤد اور سلیمان اور گھر والے اونکے ہین اور معنی اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا کے یہ ہین کہ ای آل داؤد طاعت کرو میری واسطے شکر کے ان نعمتون میری کے اور فضیل رح سے یہ معنی اسکے منقول ہین اُدْعُوْا اَهْلَ الْبَلَاءِ وَسَلُوْا رَبَّكُمُ الْعَافِيَةَ اور پوچھے گئے جنید رح شکر سے پس کہا انھون نے بَذْلُ الْمَجْهُوْدِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَعْبُوْدِ اور شکور کے معنی ہین بہت شکر ادا کرنیوالا کہ خرچ کرے طاقت اپنی ادای شکر مین کہ دل بھی مشغول ہو ادای شکر مین باعتبار حاصل ہونے اعتقاد صحیح کے اور پاک ہونے کے برے اخلاقون سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے اور زبان بھی مشغول ہو ادای شکر مین اور اعضا بھی مشغول ہون اور ابن عباس سے ہی کہ شکور وہ ہی کہ شکر کرے اوپر تمام احوال اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ شکور وہ ہی کہ شکر پر شکر کرے یا وہ ہی کہ عاجز جانے اپنے ادای شکر سے منقول ہی فضیل سے کہ کہا داؤد نے ای رب میرے کیونکر شکر کرون مین تیرا حالانکہ شکر کرنا نعمت ہی تجھسے فرمایا اب شکر کیا تونے میرا جبکہ جانا تونے کہ شکر نعمت ہی مجھسے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگون کے آگے منبر پر اور پڑھی یہ آیت اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا فرمایا تین چیزین ہین جو کوئی دیا گیا وہ دیا گیا وہ چیز کہ دی گئی آل داؤد کو لوگون نے عرض کیا کہ وہ کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا عدل کرنا غضب و رضا مین اور میانہ روی فقر و غنا مین اور ذکر اللہ کا پوشیدگی و ظاہر مین اور حضرت داؤد علیہ السلام کا حال منقول ہی کہ انھون نے تقسیم کر رکھا تھا ساعات شب و روز کو اپنے اہل پر اللہ تعالی کی بندگی کے لیے پس نہین آتی تھی کوئی ساعت رات و دن کی ساعتون مین سے مگر کہ کوئی نہ کوئی شخص آل داؤد مین سے نماز مین کھڑا ہوا ہوتا تھا ۔ معالم ۔ مدارک ۔ بحر ۔ در منثور

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝

پس جب ٹھہرا دی ہمنے اوسپر مرگ راہ نہ بتائی دیوون کو اوسکی موت پر مگر کیڑے لکڑی کے کھانے والے نے کہ کھاتا تھا سلیمان ع کے عصا کو پس جب گر پڑا سلیمان جان لیا جنون نے یہ کہ اگر جانتے خیب کو نہ رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے ۔ فتح ۔ پھر جب تقدیر کی ہمنے اوسپر موت نہ جتایا اونکو اوسکا مرنا مگر کیڑے نے گھن نے کھاتا رہا اوسکا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنون نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین ۔ موضح ۔ ... سلیمان ع ... اپنے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت پہونچی جنون کو عمارت کا نقشہ بتاکر آپ شیشے کے مکان مین در بند کرکے بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برسون تک جن بناتے رہے ... جس عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گر گیا تب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیون کے پاس

دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہوئے یہ معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان ع اعتکاف کرتے تھے بیت المقدس مین برس برس
اور دو دو برس اور مہینا مہینا بھر اور دو دو مہینے بھر تک اور کم اور زیادہ اس سے اور کھانا اور پانی اونکا وہان پہونچا دیتے تھے پس
داخل ہوئے اوسمین اوس مرتبے مین کہ وفات پائی اوسمین اور ہوئی ابتدا اسکی یہ کہ نہین صبح کرتے تھے وہ کسی دن مگر کہ اوگتا تھا بیت المقدس
کی محراب مین ایک درخت اور سلیمان ع اوس سے نام اوسکا پوچھتے پس وہ کہتا کہ یہ نام ہے میرا پھر کہتے کہ کس چیز کے لیے ہے تو پس وہ کہتا کہ اس
چیز کے لیے ہون پس کٹوا لیتے اوسکو پس اگر اوگتا تھا لگانے کے لیے لگا دیتے تھے اوسکو اور جگہہ اور اگر دوا کے لیے اوگتا لکھ لیتے
یہان تک کہ اوگا خروبہ پس کہا کہ کیا ہے نام تیرا کہا اوسنے خروبہ فرمایا کاہے کے لیے ہے تو کہا اوسنے واسطے خراب ہونے مسجد تیری کے حضرت
سلیمان ع نے کہا جب تک کہ مین زندہ ہون خدا تعالی نہین خراب کرنے کا اسکو اور اوسکو اوکھاڑ کر اور جگہہ لگا دیا اور دعا کی سلیمان ع نے
کہ الہی موت میری جنات پر پوشیدہ رکھہ تا معلوم ہو مسجد کا کام ایک سال کا باقی رہا ہے انجام کو پہونچے اور تا کہ آدمی جان لین کہ جن بھی غیب نہین جانتے
اور دعوی اونکا ساتھ علم غیب کے کہ کرتے ہین باطل ہے پھر سلیمان ع بحسب عادت اپنی کے محراب مین گئے اور تکیہ عصا پر کر کر نماز پڑھتے کھڑے ہوئے
اور کھڑے ہی کھڑے وفات پائی جن کھڑکیون مین سے اونکو کھڑے دیکھ کر زندہ جانتے تھے اور اعمال شاقہ مین مشغول رہے یہان تک کہ بعد
اونکی موت کے ایک برس گذرا اور لکڑی کے کیڑے نے عصا اونکا نیچے سے کھایا اور مردہ سلیمان ع کا زمین پر گرا اوسوقت جنون نے
اونکی موت سے آگاہ ہو کر بھاگ کر پہاڑون مین جگہہ پکڑی اور حضرت سلیمان ع جو بہت دنون تک محراب مین رہے جنات نے تعجب اسلیے
نکیا کہ پہلے اسکے بھی یہ نماز طول طویل پڑھا کرتے تھے وہ سمجھے کہ اب بھی بحسب عادت قدیمہ کے نماز مین مشغول ہین اور عذاب خوار
کرنے والے سے مراد ہے تکالیف شاقہ کہ بیچ کار بیت المقدس کے اوٹھاتے تھے اور حضرت سلیمان ع تیرہ[13] برس کے تھے کہ جانشین حضرت
داؤد ع کے اور بادشاہ ہوئے بنی اسرائیل پر اور چالیس برس سلطنت کی اور ترپن[53] برس کی عمر مین وفات پائی اور چھٹے[6] برس بیت المقدس
کے بنانے مین مشغول رہے ❊ **معالم تنبیہ** ❊ سبحان اللہ دونون قصون مین کیا عظمت الہی معلوم ہوتی ہے کیا
قادر بیچون ہے کہ جسنے اپنے مخلوق مین ایسے ایسے لوگ پیدا کیے کیا کیا کچھہ دنیا اور آخرت کی خوبیان انکو عطا فرمائین اور یہ سب
نتیجہ تھا اوس پاک پروردگار کی یاد کرنے کا اور اوسکی فرمان برداری کا اور اوسکی طرف رجوع رکھنے کا یہ کچھہ تو اللہ تعالی نے
اونکا مرتبہ کیا تھا اور پھر اوسکی یاد کیسی کرتے تھے سو یہی ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین صحابی سے فرمایا کہ
کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہونچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین
ذکر والون کی یعنی ذکر کرنے کی وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ اور جب تنہا ہووے تو
پھرا زبان اپنی کو بقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین اے ابو رزین
کیا جانتا ہے تو کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہے اپنے گھر سے واسطے ملاقات کرنے بھائی مسلمان اپنے کے پیچھے پیچھے اوسکے چلتے ہین
ستر ہزار فرشتے سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت
سے پس اگر [illegible] رکھے تو [illegible] اپنے بدن کو بیچ اسکے پس کر [illegible] اور حاصل معنی [illegible] یہ معلوم ہوا کہ قالب اور تمام
اعضا اپنے [illegible] کی [illegible] مصروف رکھے اور اونکو گناہون سے بچائے اور حضرت داؤد [illegible] سے یہ بھی معلوم ہوا
[illegible] رہے اور [illegible] مصروف رکھوائے اور اونکو [illegible] بلا شبہ [illegible]
[illegible] وہ آپ بھی اوسکی محافظت کرتا ہے اور [illegible] سے بھی موافقت کروا [illegible] کی دو
[illegible] اوسکی محافظت بہت ہی ضرور ہے کہ آپ بھی اوسکی محافظت [illegible] محافظت کرواوے

بنیاد اوس کی حضرت داؤد ع نے رکھی تھی پس مرگئے [illegible] تمام کرنے [illegible] اور وصیت کی [illegible] سلیمان ع [illegible] سات برس

کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ خیال تو کرو بھائیون کہ یہ کچھ اللہ تعالی نے اونکو بزرگیان اور خوبیان عطا فرمائین اور پھر کیسے اوس جل شانہ کی طاعت مین مصروف تھے بخلاف اسوقت کے لوگون کے کہ ذرہ سی دنیا ملنے مین مغرور ہو کر سب کچھ چھوڑ دیتے ہین یہ سب اقتضائے غفلت ہی اسی لیے حضرت علی رض فرماتے ہین اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَھُوْا یعنی لوگ سوتے ہین پھر جب مرینگے جاگ اوٹھینگے بھائیون جاگو اس خواب غفلت سے اور ان بزرگوارون کے حال مین بغور تامل کرو کہ باوجود ایسے ایسے مرتبون کے ملنے کے کیسے مولی کے شکر گذار تھے اور کیسے لرزان ترسان رہتے تھے اور اوسکی بندگی مین کیسے مصروف تھے اب آگے رجوع رکھنے والے او شکر گذار بندون کے مقابلے مین ناشکرون کا ذکر فرمایا

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○

تحقیق تھی قوم سبا کو بیچ جگہہ رہنے اونکی کے نشانی اونکے لیے تھے دو باغ دائین طرف سے اور بائین طرف سے کھاؤ ہمنے کہا تم رزق پروردگار اپنے کا اور شکر کرو اوسکا شہر ہی پاکیزہ اور پروردگار ہی بخشنے والا ✤ **فتح** ✤ قوم سبا کو تھے اونکی بستی مین نشانی دو باغ داہنے اور بائوین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اوسکا شکر کرو دیس ہی پاکیزہ اور رب ہی گناہ بخشتا ✤ **تفسیر** ✤ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن مین اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلون کا سب سمیٹ کر ایک جاگہہ روکا اوپر نیچے تین کھڑکیان رکھین اونچی اونچی زمینون کے واسطے سال بھر برس مینہہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتی خرچ کرتی خوب سرسبز آباد ملک ہوا ✤ **مو** ✤ سبا نام بیٹے یشجب بن یعرب بن قحطان کا ہی کہ اولاد اوسکی بیچ حوالی مارب کے کہ یمن کے شہرون مین سے ہی سکونت رکھتی تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ اونکے اعلے سے اسفل تک مسافت اٹھاران فرسنخ کی تھی اور گھاٹ اونکے پانی پینے کا چشمے سے پایان اوس پہاڑ مین تھا اور کبھی بسبب آنے پانی کے ولایت عمان سے اوس جنگل مین گھر اونکے خراب ہو جاتے تھے بلقیس والیہ ملک اپنے سے چاہا بنانا سد کا اوسنے سد درمیان دونون پہاڑون کے باندھی اور تین سوراخ اوس سد مین چھوڑے تا پانی سیل ملک عمان کا سد کی اوس جانب مین جمع اور بند رہے اور جب اہل سبا پانی کے محتاج ہون سوراخ اعلی کو کھول کر پانی اپنے زراعات اور باغات کو دین اور جب پانی کم ہو بیچ کے سوراخ کو کھولکر پانی لین اور جب اوس سے بھی کم ہو نیچے کے سوراخ کھولکر لین اور جب پانی کی حاجت نہو سوراخ بند کر دین پس بڑی رفاہیت و فلاح مین تھے بسبب سبزی باغات اور سیر حاصلی کے چنانچہ ابن عباس سے منقول ہی کہ تھے سبا تین فرسنخ پر صنعا سے او نہایت سیر حاصل و آباد تھے شہر اونکے حتی کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا سر پر لے کر اور وہ گذرتی تھی باغون مین آپ بھر جاتا تھا ٹوکرا اوسکا طرح بطرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگانے کے کسی چیز کو اور پاکیزگی ایسی تھی کہ نہ وہان مچھر تھے اور نہ مکھی اور نہ پسو اور نہ بچھو اور نہ سانپ اور جو کوئی غریب مین سے وہان سے گذرتا تھا مر جاتین تھین جوئین اوسکے کپڑون کی بسبب اچھے ہونے ہوا اوسکی کے پس اسی طرح آل سبا رفاہ و فلاح مین تھی اور جب حق تعالی پیغمبر انپر بھیجتا جھٹلاتے حتی کہ تیرہ انبیا پر ایمان نہ لائے اور آخری پیغمبر کہ بعد اوٹھ جانے حضرت عیسی کے آسمان پر ان پاس آیا اوسکو بہت ستایا حق تعالی نے جنگلی چوہے نیچے بند پانی کے پیدا کیے اور بموجب حکم الہی کے بند پانی مین انکے سوراخ کیے آدھی رات کو کہ وہ سب سوئے تھے بند انکے پانی کا ٹوٹا اور رو نے آن کر اونکے باغون کو گرا دین بائین انکے مکانون کے تھے اور اونکے مکانون کو خراب کیا او بہت لوگ او جانور بھی ہلاک ہوئے اور باقی متفرق ہوئے اور بعضون سے آیا ہی کہ جب چوہے پیدا ہوئے اور سوراخ کرنے لگے

اونھون نے اوپر ہر سوراخ چوہے کے ایک ایک بلّی باندھی کہ تا چوہے ڈر کے مارے دفع ہون اور جب وقت اونکے ہلاک کا پونہچا حق تعالی نے ایک چوہا سرخ رنگ پیدا کیا اور بلّی اوسکی ہیبت سے اوسکے سوراخ سے ہٹ گئی وہ چوہا اوس سوراخ مین گیا اور اندر ہی اندر کھودا حتی کہ بند سست ہوکر ٹوٹ گیا اور رَو آئی چنانچہ آیات آیندہ مین یہ سب مذکور ہی اور معنی دونون باغون کی نشانی ہونے کے یہ ہین کہ اون باغ والون نے جب اعراض کیا اللہ کے شکر سے سلب کی اونسے نعمت تاکہ عبرت پکڑین اور پند پذیر ہون یسین عود دکھین طرف اوس چیز کے کہ تھے اوسپر یعنی کفر اور ناقدردانی نعمت کی پاگردانا اونکو آیت یعنی علامت دلالت کرنیوالی اوپر قدرت الٰہی کے اور احسان اوسکے کے اور وجوب شکر اوسکے کے اور مراد دو باغون سے دو جماعتین باغون کی ہین کہ ایک جماعت اونکے شہرون کے دائین طرف تھی اور ایک بائین طرف اور ہر ایک دونون جماعتون مین سے بسبب پاس پاس ہونے اور ملے ہوئے ہونے باغون کے گویا کہ ایک باغ تھا جیسے کہ ہوتے ہین باغ آباد شہرون کے یا مراد ہین دو باغ ہر شخص کے اونمین سے کہ ایک دائین طرف اوسکے گھر کے تھا اور ایک بائین طرف ✝ **بحر مد**

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْہِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰہُمْ بِجَنَّتَیْہِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُکُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ○

پس مونہہ پھیر لیا یعنی شکر سے پس بھیجی ہمنے اونپر رَو تندیا رَو کہ ساتھ پشتون کے بند باندھا تھا اوسکا [illegible] بدل [illegible] اونکو بدلے دو باغون اون کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ کے درخت والے اور کچھہ تھوڑے سے بیر یا [illegible] ✝ **فتح** پھر دھیان مین نہ لائے پھر چھوڑ دیا ہمنے اونپر نالہ زور کا اور دیے اونکو بدلے ان دو باغون کے اور دو باغ [illegible] اور جھاؤ اور کچھہ بیر تھوڑے سے ✝ **تفسیر** جب چاہا اللہ نے کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی [illegible] جڑ کریدڈالی ایکبار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی [illegible] وہ قوم [illegible] [illegible] جدا جدا ہوگئی اور کچھہ جو رہی تھی اون باغون کے بدلے یہ چیزین پانے لگی ✝ **مو** مونہہ پھیرا یعنی انبیا کا کہنا نمانا اور جھٹلایا اونکو اور کہا نہین جانتے ہین ہم واسطے اللہ عزوجل کے اپنے اوپر نعمت پس کہو تم اپنے رب سے کہ روک لیوے یہ نعمت ہمسے اگر طاقت رکھے اور عرم کے معنی ہین مینھہ شدید یا عرم نام ہے جنگل کا یا وہی جو ہے کہ جنھون نے کریدی تھی سد کہ جب اونھون نے سرکشی کی مسلّط کیا اونکو اللہ نے اونپر پس کھود ڈالی سد نیچے سے اور غرق کیا اونکو اور وہ بیری [illegible] نہ تھی کہ جسکے [illegible] لگائی جاتی داور اوسکے پتون سے بدن دھوتے ہین بلکہ وہ جنگلی بیری تھی کہ جسکے پتے کسی کام نہین آتے ✝ **مد** ✝ **معالم**

ذٰلِکَ جَزَیْنٰہُمْ بِمَا کَفَرُوْا وَہَلْ نُجْزِیْٓ اِلَّا الْکَفُوْرَ ○

یہ سزا دی ہمنے اونکو بسبب ناشکری اونکی کے اور سزا ابد نہین دیتے ہین ہم مگر ناشکر کو ✝ **فتح** [illegible] اونکو [illegible] کی اور ہم بدلا اوسی کو دیتے ہین جو ناشکر ہو ✝ **مو** ✝ **تفسیر** ضحاک سے ہی کہ تھی یہ قوم [illegible] تعالی تھا نبی سے درمیان عیسی اور [illegible] اسلام کے اور طاوس سے ہی کہ [illegible] گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور [illegible] تھا اور [illegible] عصیت کرتا [illegible] پیدا ہوئی [illegible] اور [illegible] کونسا آدمی [illegible] ✝ **مد** ✝ **مدارک**

وَجَعَلْنَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّقَدَّرْنَا فِیْہَا السَّیْرَ

سِیْرُوْا فِیْہَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ○

اور پیدا کیے ہمنے درمیان اونکے یعنی سبا کے اور درمیان اون گانوون کے کہ برکت رکھی ہی ہمنے اون مین یعنی شام گانوون متصل بایکدیگر
اور سفر کی ہمنے اون گانوون مین آمد و رفت کہا ہمنے سیر کرو ان گانوون مین راتون کو اور دنون کو امن سے * فــ بعلاوہ ہمنے
ہمنے اون مین اور اون بستیون مین جہان ہمنے برکت رکھی ہی بستیان راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرادین ہمنے اون مین چلنے کی
پھر واون مین راتون اور دنون امن سے * تفسیر * برکت والی بستیان یعنی ملک شام انکے ملک سے شام تک راہ مین
کی آباد بستیان پاس پاس سفر تھا جیسے سیر * مو * برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی فراخی نعمتون کی اور پانی کی دی تھی وہان کے
رہنے والون کو اور وہ گانوون شام کے تھے فرماتے ہین کہ قوم سبا کے گانوون مین اور شام کے گانوون مین پیدا کیے ہمنے گانوون
ظاہرہ یعنی متصل بایکدیگر کہ دیکھے جاتے تھے بعض اونکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے اونکے کے پس وہ ظاہر تھے دیکھنے والون کی
آنکھون کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والون کے نہین دور تھے اونکی راہون سے تاکہ پوشیدہ ہون اونسے اور وہ چار ہزار
اور سات سو گانوون تھے متصل سبا سے شام تک اور مقرر کی ہمنے اون گانوون مین آمد و رفت یعنی گردانا ہمنے اون گانوون کو ایک مقدار
معلوم پر کہ قیلولہ کرتا تھا مسافر ایک گانوون مین اور شام کو رہتا تھا دوسرے گانوون مین یہان تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور
راتون کو اور دنون کو امن سے یعنی چلو اون مین اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس امن اون مین مختلف نہین ہی ساتھ اختلاف
اوقات کے یا چلو اون مین امن سے نہ ڈر و دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہو مدت
سفر تمہارے کی اور امتداد ہو دنوں اور راتون کا * مد * آیا ہی کہ جو باقی رہے تھے آل سبا مین سے اونھون نے اپنے
پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی ہمنے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہمکو دے تو عبادت اوسکی بجا لاوینگے ہم اور ناشکری نہین
کرینگے حق تعالی نے یہ نعمت ارزانی کی کہ یمن سے قری مبارک تک کہ گانوون شام کے ہین ایسی آبادی اور گانون
معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گانون دوسرے گانون سے نظر آتا تھا اور سفرون مین بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی * بحر *

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

پس کہا اونھون نے یعنی زبان حال سے ای پروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفرون ہمارے کے اور ستم کیا اونھون نے
اپنے پر پس کیا ہمنے اونکو کہانیان اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے مین البتہ نشانی
ہی واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے * فتح * پھر کہنے لگے ای رب فرق ڈال ہمارے سفر مین اور اپنا برا کیا پھر کر ڈالا
ہمنے اونکو کہانیان اور چیر کر کر ڈالا ٹکڑے اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے * تفسیر * آرام مین سستی آتی
لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکون کی خبر سنتے ہین سفرون مین پانی نہین ملتا آبادی نہین ملتی ویسا ہمکو بھی ہو یہ بڑی ناشکری
ہوئی چیر کر ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک مین * مو * ٹکڑے ٹکڑے کیے ہمنے کہ کوئی اون مین سے مارب مین
نرہا قبیلہ غسان اونمین سے شام کو گیا اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار یثرب کو اور خزاعہ تہامہ کو اور ازد عمان
کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب اونکے اغنیا نے تجارت کے لیے شام کی طرف آمد و رفت شروع کی اور چاشت ایک گانون
مین اور شام ایک گانون مین کرتے تھے فقرا کو دیکھا کہ مثل اونکے بیچ سفر کے آسایش مین ہین حسد کر کر یہ دعا کی کہ خدایا کاش کے ہماری
منزلون مین دوری ڈال تاکہ بے زاد و راحلہ کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہو اور ہم اغنیا فقرا سے ممتاز ہون پس چلین ہم اپنے
اونٹنیون پر اور فائدہ اوٹھاوین تجارتون مین اور فخر کرین سواریون اور اسباب مین غرض کہ ناشکری کی نعمت کی اور طلب کی اونسے نہایت

اور طلب کیا رنج و تعب کو پس حقیقت مین اونھون نے بسبب اس دعا کے اپنے پر ستم کیا اور خدا تعالی نے قبول کی دعا اور اون کا لوگون
کو ویران کیا اور قول اونکی باتین بیان کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے اونکے احوال سے اور عرب وغیرہ مین ضرب المثل ہوئے بیچ تفرق
اور پھیلنے عالم اونکے کے اور واسطے صبر کرنے والے کے یعنی گناہون سے اور شکر کرنے والے کے یعنی نعمتون کا یا دونون سے ہر مومن
مراد ہی واسطے کہ ایمان دو نصف ہی نصف اوسکا شکر ہی اور نصف اوسکا صبر قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ✦ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ۝ کہ کہا کہا مطرف نے نِعْمَ الْعَبْدُ الصَّبَّارُ الشَّکُوْرُ الَّذِیْ اِذَا اُعْطِیَ شَکَرَ وَاِذَا ابْتُلِیَ صَبَرَ
شعبی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ کہا صبر کرتا ہی مصیبت مین شکر کرتا ہی وقت کرنے نیکی کے عامر سے ہی
کہ کہا شکر آدھا ایمان ہی اور یقین سارا ایمان ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ای عیسی بیٹے مریم کے
بلاشبہ مین بھیجنے والا ہون بعد تیرے ایک امت کو کہ اگر پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھین گے حمد کرینگے اور شکر کرینگے اور اگر
پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ ناگوار رکھینگے طالب ثواب ہونگے اور صبر کرینگے اس حال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم کہا عیسی عم نے ای رب میرے
کیونکر ہوگا یہ واسطے اونکے اس حال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم فرمایا دونگا مین اونکو اپنے حلم و علم مین سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ عجب ہی واسطے امر مومن کے بلاشبہ مومن کے سارے امور بہتر ہین اگر پہونچے خوشی پس شکر کرے ہو بہتر اور اگر پہونچے اوسکو ضرر پس صبر کرے
ہو بہتر سعد بن ابی وقاص سے ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہون مین واسطے مومن کے کہ اگر دیا جاوے
کچھ کہے الحمد للہ پس شکر کیا اور اگر مبتلا کیا جاوے کہے الحمد للہ پس صبر کیا پس مومن اجر دیا جاتا ہی بہر حال یہان تک کہ لقمہ اوٹھاوے
طرف مونہہ اپنے کے روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نظر کی دین مین طرف اوس شخص کے کہ
فوقیت رکھتا ہی اوس سے اور دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے لکھا اوسکو اللہ نے صابر و شاکر اور جسنے نظر کی دین مین
طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے اور نظر کی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ بالا ہی اوس سے نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر اور نہ شاکر ✦ مد

✦ بحر در منثور ✦

ع ٣

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

اور البتہ سچ پایا شیطان نے اونکے حق مین اندیشہ اپنا پس پیروی کی اوسکی مگر ایک تھوڑے سے فریق نے ایمان والون مین سے ✦ **فتح** ✦
اور سچ کر دکھائی اونپر ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے مگر تھوڑے سے ایماندار ✦ **تفسیر** ✦ پہلے دن ابلیس نے کہا تھا
لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ ویسے ہی نکلے ✦ **مو** ✦ یعنی شیطان نے گمان کیا تھا لوگون کے حق مین کہ مین گمراہ کرونگا
سب کو اور نہین پاونگا تو اکثر اونکے کو شاکر پس سچ پایا اوس گمان کو اہل سبا مین بسبب اتباع کرنے اونکے کے اوسکا اور کہا مجاہد نے
سبھون مین مگر جو اطاعت کرے اسکی کہا سدی نے ابن عباس سے بیچ تفسیر اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے یعنی
مومنون نے نہین اتباع کیا اوسکا اصل دین مین اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ تحقیق
ہمارے بندون پر نہین ہی تیرے لیے حکومت و علیہم یعنی مومنون پر اور بعضون نے کہا کہ یہ خاص ہی اون مومنون کے حق مین کہ
اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور نافرمانی نہین کرتے اوسکی کہا ابن قتیبہ نے کہ ابلیس نے جب مہلت مانگی پس مہلت دی اوسکو اللہ تعالی نے
کہا ابلیس نے لَاُغْوِیَنَّهُمْ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ یہ از راہ یقین کے نہین کہا تھا بلکہ باعتبار گمان کے کہا تھا پس جب اتباع کیا
اونھون نے اوسکا او اطاعت کی اوسکی سچ پایا جو کچھ کہ گمان کیا تھا اونکے حق مین حضرت حسن بصری سے ہی کہ کہا جب اوتارے گئے آدم
جنت سے اور اونکے ساتھ حوا پھولا ابلیس از راہ خوشی کے بسبب ضرر پہونچانے اور بہکانے اون دونون کے اور کہا جب کہ

ضرر پونہچایا بیٹنے ماں باپ کو جو کچھہ کہ پونہچا پس ذریت تو بہت ہی ضعیف ہی اور تھا یہ گمان ابلیس کا پس اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ إِبۡلِيسُ ظَنَّهُۥ پس کہا ابلیس نے اوسی وقت نہیں جدا ہونگا مین ابن آدم سے جبتک کہ اوسمین روح ہی بہکاؤنگا مین اوسکو اور آرزومین ڈالونگا اوسکے دل مین اور فریب دونگا اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی مجکو اپنی عزت کی نہین روکونگا مین اوس سے توبہ جبتک کہ نہ غرغرہ لگے موت کا اور نہین دعا کریگا مجھسے مگر کہ قبول کرونگا مین اوسکو اور نہین سوال کریگا مجھسے کچھہ مگر کہ دونگا مین اوسکو اور نہین بخشش مانگیگا مجھسے مگر کہ بخشونگا مین اوسکو **معالم ؛ در منثور ؛**

وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيۡهِم مِّن سُلۡطَٰنٍ إِلَّا لِنَعۡلَمَ مَن يُؤۡمِنُ بِٱلۡأٓخِرَةِ مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِي شَكٍّۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ حَفِيظٌ ۝

اور نہین تھا شیطان کو اونپر کچھہ غلبہ لیکن مبتلا کیا ہمنے تا جانین ہم اوسکو کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ آخرت کے اوس شخص سے کہ وہ شبہے مین ہی اوس سے یعنی پس جزا دین ہم ہر ایک کو اون دونون مین سے اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی ؛ **فتح ؛** اور اوسکا اونپر کچھہ زور نہ تھا مگر اتنے واسطے تا معلوم کرین ہم کون یقین لاتا ہی آخرت پر الگ اوس سے جو رہتا ہی اوسکی طرف سے دھوکے مین اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہی ؛ **مو ؛** اونپر یعنی اون لوگون پر کہ ہوا ظن اوسکا اونکے حق مین سچ کچھہ غلبہ ساتھہ وسوسہ ڈالنے کے منقول ہی حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَا كَانَ لَهُۥ عَلَيۡهِم مِّن سُلۡطَٰنٍ کہا قسم خدا کی نہین مارا شیطان نے اونکو ساتھہ عصا اور تلوار کے اور نہ کوڑے کے اور نہ جبر کیا اونکو کسی چیز پر نہین ہوا مگر فریفتہ کرنا اور آرزوئین دل مین ڈالنین بلایا اونکو طرف چیزون ذکر کی گئی کے پس کہا مانا اوسکا اور مراد لنعلم سے تمیز کرنا ہی درمیان دونون فریقون کے تا لوگون پر ظاہر ہو کہ مومن کون ہی اور کافر کون ؛ الا حق تعالی عالم الغیب والشہادہ ہی ؛ **مد ؛ در منثور ؛**

بحر ؛ تنبیہ ؛ اس قصے سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کی تابعداری نکرنے سے اور ناشکری کرنے سے تکبر کرنے اور اپنی حقیقت کے بھول جلنے سے بڑی خرابی لازم آتی ہی بندے کو چاہیے کہ اپنی حقیقت نہ بھولے اور بہرحال اپنے مولا کی طرف رجوع رکھے والا بدذات غلامون مین گنا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ قہر کیا لوگون پر اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبّار اعلی کو بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ بھول گیا امور دین کو اور مشغول ہوا بے فائدہ باتون مین اور بھول گیا قبرون اور بوسیدگی کو خاک مین بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی کہ پیدا ہوا ہی نطفے سے اور آخر کو خاک مین جاتا ہی بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہی دنیا ساتھہ عمل آخرت کے بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ فریب دیتا ہی اہل دین کو ساتھہ شبہات کے بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع کھینچ لیجاتی ہی اوس کو اہل دنیا کے دروازے پر بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفسانی گمراہ کرتی ہی اوسکو بُرا بندہ ہی وہ بندہ کہ حرص و رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہی اوسکو ؛ ترمذی ؛ انتہی اب جاننا چاہیے کہ یہ قصے شاکرون اور ناشکرون کے کفار و فجار کے سمجھانے کو بیان کرکر پھر اور طرح سے صریح سمجھاتے ہین ؛

قُلِ ٱدۡعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمۡتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمۡلِكُونَ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِ وَمَا لَهُمۡ فِيهِمَا مِن شِرۡكٍ وَمَا لَهُۥ مِنۡهُم مِّن ظَهِيرٍ ۝

کہہ پکارو تم اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو یعنی اونکو معبود سوائے خدا کے مالک نہین ہین وہ برابر ایک ذرے کے یعنی خیر کے اثر کے یا نفع کے یا ضرر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین ہی اونکو آسمان و زمین مین کچھہ ساجھا اور نہین واسطے اللہ تعالی کے اونکے

ع ۱۴

معبودون مین سے کوئی مددگار ✽ **فتح** ✽ تو کہہ پکارو اونکو جنکو دعوی کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین مالک ایک ذرہ بھر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہ اونکا اون دونون مین ساجھا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار ✽ **تفسیر** ✽ معنی یہ ہین کہ پکارو تم اونکو کہ پوجتے ہو اونکو سوائے اللہ کے قسم جن اور ملائکہ وغیرہ سے اور نام رکھا ہی تمنے اونکا ساتھ نام اللہ کے کہ الٰہ کہتے ہو اور التجا کرو تم طرف اونکے اوس حاجت مین کہ پیش آتی ہی تمھارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے اونکے کا دعا تمھاری کو جیسے کہ انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمھارے کام بھی آتا ہی پھر جواب دیا اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے لَا یَمْلِکُوْنَ الخ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور برائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہین الخ یہ معنی تو صاحب مدارک نے لکھے ہین اور صاحب معالم نے یہ لکھے ہین کہ کہہ اے محمد کفار مکہ کو پکارو تم اونکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہین سوائے اللہ کے یعنی پکارو اونکو تاکہ دور کرین وہ ضرر کہ اوترا ہی تم پر قحط سالی ہین پھر بیان کیا حال معبودون کا کہ وہ ایسے ہین لَا یَمْلِکُوْنَ الخ انتہی اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدایش اوسکی کے مراد یہ ہی کہ وہ معبود تمھارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر لیاقت رکھین اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور امید رکھی جاوے اونسے جیسے کہ امید رکھی جاتی ہی اللہ سے ✽ **ف تنبیہ** ✽ یہان سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین یہ اوسی قادر مطلق مین قدرت ہی کہ جسکو چاہے نفع پونہچاوے اور جسکو چاہے ضرر پس بعضے نادان جو بعضے بزرگون کی قبرون پر چوکیان بھرتے ہین یا چلے باندھتے ہین یا ناک گھسنی کرتے ہین یا کسی بزرگ کا توشہ وغیرہ مانتے ہین یا تعزیون اور مینڈھیون پر روٹیان اور میٹھے پرھاتے ہین بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہی اور باطل ہی

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اور نفع نکرے درخواست نزدیک خدائے تعالی کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے اہل محشر مضطرب ہون اوس وقت تک کہ اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے کہین کیا فرمایا ہی پروردگار تمھارے نے ملأ اعلی یعنی ملائکہ کہین فرمایا ہی سخن راست یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر ✽ **فتح** ✽ اور کام نہین آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو جسکے واسطے حکم دیا یہان تک کہ جب گھبراہٹ اوٹھائی جاوے اونکے دل سے کہین کیا فرمایا تمھارے رب نے وہ کہین جو واجبی ہی اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا ✽ **تفسیر** ✽ یعنی اللہ کے ہان سفارش عوام جانتے ہین اولیا سے وہ انبیا سے وہ فرشتون سے فرشتون کا یہ حال ہی جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے پتھر پر زنجیر کی فرشتے ڈرسے تھرتھراتے ہین جب تسکین آئی اور کلام اوتر چکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہین نیچے والون کو جو اوسکی حکمت کے موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا ✽ **مو** ✽ مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہین نفع دیگی سفارش مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے یہ تکذیب ہی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹیان اسکی اور عیسی ابن اللہ وغیرہ ہماری سفارش کرکے ہمکو چھڑا لینگے اسپر فرمایا کہ سفارش اوسی کے لیے نفع کریگی کہ جسکے لیے اذن ہوگا کہ وہ مومن ہی نہ کافر اور خوف اونکا دور کیا جاوے اونکے دلون سے یعنی شفاعت کرنے والون کے دلون سے یا اذن کرنے والون سے کہ جنکی شفاعت کی جاوے کی بسبب ایک کلمے کے کہ بولیگا اوسکو رب العزت جل جلالہ یعنی جاری کریگا اذن اوسکے او حتی کے یہ معنی ہین کہ یَتَرَبَّصُوْنَ وَیَتَوَقَّفُوْنَ مُدَّۃً یعنی گویا کہ کہا گیا کہ درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شفاعت کرنے والے اور امیدوار شفاعت کے ایک مدت دراز تک بانتظار و توقع اذن کے لرزان ترسان

قولہ الالمن اذن لہ یعنی لمن وقع الاذن للشفیع لاجلہ ۱۲ مد ویجوز ان یکون المعنی الالمن اذن اللہ لہ ان یشفع ۱۲ معالم ۳ بید انجوہ قولک اذن لزید لعمرو ای لاجلہ ۱۲ مد

۵ وحتی غایۃ لما فہم من ان ثم انتظار للاذن و توقعا و فزعا من الراجین للشفاعۃ و الشفعاء

لم یوذن لہم او لا یوذن لہم [illegible]

کہ دیکھتے اذن ہوتا ہی یا نہین یہان تک کہ جب اضطراب دور کیا جاویگا اونکے دلون سے کہینگے یعنی پوچھیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا کہا رب تمہارے نے کہینگے کہ کہا اللہ نے حق یعنی قول حق اور وہ اذن دینا شفاعت کا ہی واسطے اوسکے کہ راضی ہوا اللہ اور وہ ہی بلند قدر الخ یعنی وہ بلند مرتبہ بزرگ قدر ہی نہین سزاوار کسی فرشتے کو اور نہ نبی کو یہ کہ کلام کرے اوسدن مگر ساتھہ اذن خدا کے اور نہین لائق ہی کہ شفاعت کرے فرشتہ اور نبی مگر اوسکے لیے کہ راضی ہوا اللہ ✤ **ص ل** ✤ کہین ملأ اعلی کہ سخن راست فرمایا ہمکو کہ شفاعت کرو مومنون کی نہ کافرونکی اور وہ اللہ تعالی برتر بزرگ ہی اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بھی بے اذن اوسکے شفاعت کرین یعنی نہین کر سکینگے اور بقول بعضون کے مراد فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ سے ملائکہ ہین اور سبب اوسکا حدیث مین یہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالی چاہتا ہی کہ کسی کام کی وحی کرے تو فرماتا ہی اوسکو پس اوس کلام کی ہیبت سے ملائکہ بیچ لرزے اور خوف کے پڑکر بیہوش ہوجاتے ہین اور سجدے مین گرتے ہین اور اول جو ہوش مین آتے ہین اور سر اوٹھاتے ہین جبرئیل ہوتے ہین اور کلام وحی سنتے ہین اور جب جبرئیل ع ہر آسمان پر گذرتے ہین تو ملائکہ اوس آسمان کے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا رب تمہارے نے جبرئیل کہتے ہین حق فرمایا اور وہ علی کبیر دا اور پھر تمام ملائکہ یہی قول کہتے ہین اور بقول بعضون کے مراد دور ہونا اضطراب کا مشرکون کے دلون مین سے ہی وقت آنے موت کے کہ ملائکہ واسطے قائم کرنے حجت کے اونپر وقت حضور موت کے کہتے ہین کہ کیا کہا رب تمہارے نے دنیا مین کہتے ہین شرک کہ راست فرمایا اور یہ اقرار اوسوقت مین اونکو کچھہ نفع نہین دینے کا ✤ **بحث تنبیہ** ✤ تفسیر مدارک اور بحر العلوم سے صریح معلوم ہوا کہ بے اذن اور بے مرضی الہی کے کوئی اوسدن شفاعت کسیکی نہین کرنے کا اور نہ مجال ماذون ہوگی اور یہی بات آیت کریمہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور اور آیتون اور حدیثون سے سمجھی جاتی ہی پس صریح رد ہوتا ہی اس سے قول اونکا کہ جو کہتے ہین کہ جناب شفیع المذنبین علیہ الف الف صلوات کو حاجت اذن کی نہین سبحان اللہ یہ صاحب اسمین عیاذاً باللہ کسر شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھتے ہین اور واقع مین یہ عین موجب امتیاز و عزت ہی جناب فخر الاولین و الآخرین کے لیے یا اللہ ہماری نفسانیتون کو دور کر اور حق بات ہر ایک کے مونہہ سے کہوا

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

کہہ کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون اور زمین کی طرف سے کہہ خدا دیتا ہی اور تحقیق ہم یا تم ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر مین ✤ **ف** ✤ تو کہہ کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون سے اور زمین سے کہہ اللہ اور ہم یا تم سوجھہ پر ہین یا پڑے ہین بھٹکتے مین صریح ✤ **تفسیر** ✤ یعنی دونون فرقے تو سچ نہین کہتے ایک مقرر سچا ہی ایک مقرر جھوٹا ہی تو لازم ہی کہ سوچو اور سچی بات پکڑو اسمین اونکا جواب ہی جو اس زمانے مین بعضے لوگ کہتے ہین دونون فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہین کیا ضرور ہی جھگڑنا ✤ **ص** ✤ رزق آسمان کی طرف سے برسنا مینہہ کا ہی کہ باعث رزق ہی اور فضل کی طرف سے اوگنا اناج وغیرہ کا اور کہہ اللہ یعنی اگر وہ نہ کہین کہ رازق ہمارا اللہ ہی تو تم جواب دو کہ رازق تمہارا اللہ ہی حکم کیا اللہ تعالی نے آنحضرت ؐ کو یہ کہ تم یون تقریر کرو اونسے کہ کون رزق دیتا ہی تمکو پھر حکم کیا آنحضرت ؐ کو کہ تم آپہی جواب دو اور اقرار کرو اونکی طرف سے ساتھہ قول اپنے کے یرزقکم اللہ اور یہ واسطے آگاہ کرنے اس بات کے ہی کہ وہ اپنے دلون سے تو مقر ہین اس بات کے کہ اللہ رازق ہمارا ہی لیکن وہ بعضے اوقات مونہہ سے اسکا اقرار نہین کرتے اسلیے کہ اگر مونہہ سے کہین تو الزام اونپر یہ آتا ہی کہ کہا جاوے اونکو کہ پھر کیا ہوگیا ہی تمکو کہ نہین عبادت کرتے اوسکی کہ رزق دیتا ہی تمکو اور اوسکو چھوڑکر اختیار کرتے ہو اونکو کہ نہین رزق دے سکتے اور حکم کیا آنحضرت ؐ کو کہ بعد الزام دینے کے ایک بات اور کہو کہ ہم یا تم ہدایت پر یا گمراہی ظاہر پر ہین یہ کلام بطریق شک کے نہین ہی ولیکن بطریق انصاف کے ہی حجت لانے مین جیسے کہ ایک شخص کہتا ہی دوسرے کو کہ

ایک ہم مین کا جھوٹا ہی حال انکہ وہ جانتا ہی اپنے کو کہ مین سچا ہون اور وہ جھوٹا اور معنی یہ ہین کہ نہین ہین ہم اور تم ایک امر پر بلکہ دونون فریقون مین سے ایک ہدایت پر ہی اور دوسرا گمراہی پر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعدار اونکے ہدایت پہ ہین اور مخالف اونکے گمراہی پر پس جھٹلایا اونکو بغیر اسکے کہ صراحۃً جھٹلاوین اور بعضون نے کہا کہ او بمعنی واو کے ہی گویا کہ بطریق لف ونشر مرتب کے فرمایا وَاِنَّا اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ یعنی ہم ہدایت پر ہین اور تم گمراہی پر اور لفظ ہدی پر حرف جر علی لائے اور لفظ ضلال پر حرف فی نکتہ اسمین یہ ہی کہ صاحب ہدی گویا کہ چڑھا ہوا ہی گھوڑے تیز رو پر ایڑ مار کر نکل جاتا ہی جدھر چاہتا ہی اور گمراہ گویا کہ بیٹھا رہتا ہی تاریکی مین نہین جانتا کہ کدھر جاؤن ✦ **معالم مد تنبیہ** ✦ اس سے معلوم ہوا کہ رزق دینا اللہ ہی کا ہی یہ بعضے سمجھتے ہین کہ ہمکو فراغت فلانے بزرگ کی طرف سے ہی محض باطل اور موجب کفر ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ

قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

کہہ سوال نہ کیا جاوے گا تمسے ہمارے گناہ سے اور نہ سوال کیا جاوے گا ہمسے اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو ✦ **فتح** ✦ تو کہہ تمسے نہ پوچھین گے جو ہمنے گناہ کیا اور ہمسے نہ پوچھین گے جو تم کرتے ہو ✦ **مو** ✦

قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ○

کہہ جمع کریگا پروردگار ہمارا درمیان ہمارے یعنی قیامت کے دن پھر حکم کریگا درمیان ہمارے یعنی درمیان ہمارے اور تمھارے ساتھ راستی کے یعنی بلا جور ومیل کے اور وہی حکم کرنے والا دانا ✦ **فتح** ✦ تو کہہ جمع کریگا ہم سبکو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم مین انصاف کا اور وہی ہی نیاو چکانیوالا سب جانتا ✦ **مو** ✦

قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا ط بَلْ ھُوَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○

کہہ دکھلاؤ مجکو اون لوگون کو کہ ملادیا ہی تمنے اونکو ساتھ خدا کے شریک بناکر نہ ایسا نہین ہی بلکہ خدا وہی ہی غالب باحکمت ✦ **فتح** ✦ تو کہہ مجکو دکھاؤ جنکو اوس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہراکر کوئی نہین وہی اللہ ہی زبردست حکمتون والا ✦ **تفسیر** ✦ یعنی معلوم کرواؤ تم مجکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ اللہ تعالی کے شریک ٹھہراکر عبادت مین ساتھ اوسکے آیا وہ پیدا کرتے ہین کچھ اور رزق دیتے ہین نہ ایسا نہین کچھ نہین پیدا کرتے اور نہ رزق دیتے ہین باز آؤ اپنی ان باتون سے اور متنبہ ہو اپنی گمراہی پر اور نہ ہو ضمیر شان کی ہی یعنی بلکہ شان یہ ہی کہ اللہ غالب ہی اپنے امر پر حکیم ہی بیچ تدبیر اپنی کے پس کوئی شریک نہین ہی اوسکا ✦ **معالم مد** ✦

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر واسطے لوگون سب کے تمام اونکے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✦ **فتح** ✦ اور تجکو جو ہمنے بھیجا سو سارے لوگون کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ✦ **مو** ✦ **تفسیر** ✦ خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ فضل کے اوسکے لیے کہ مانا تجھکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے اوسکے لیے کہ نہ مانا تجھکو اور مصر رکیا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے پس باعث ہوتا ہی اونکو جہل اونکا اوپر مخالفت پر منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ کہا بھیجا اللہ نے محمد کو طرف عرب وعجم کے پس بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک بہت تابعدار اونکا ہی واسطے آنحضرت کے اور ابن عباس سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دی گئین وہ کسی نبی کو پہلے میرے بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کے احمر واسود کے یعنی طرف عرب وعجم کے اور اور نبی بھیجے جاتے تھے اپنی ہی قوم کی طرف اور مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہی میرا دشمن پر مسافت مہینہ بھر کی راہ پر اور کھلایا گیا مین غنیمت

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے حلال ہوئی اوروں کے ہان یہ حکم تھا بلکہ رکھدیتے ایک میدان بلند مین اور آگ آن کر اوسکو جلاد یتی تھی اور بیچھے گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور دیا گیا مین شفاعت پس ذخیرہ کر رکھا ہے مین نے اوسکو اپنی امت کے لیے روز قیامت تک اور وہ اگر چاہا ہی اللہ نے پہونچنے والی ہی اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو ✤ مل ✤ در منثور

تنبیہ ✤ سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور اتباع جیسا چاہیے ویسا نہین کرتے ہمکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب رکھین تا مستحق بشارت کے ہون کہ جو آنحضرت نے فرمائی مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ یعنی جسنے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے مجکو دوست رکھا میرے ساتھ ہوگا جنت مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَبَدًا اَبَدًا وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَشَفَاعَتَہٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَةِ اَحِبَّائِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اٰمِیْن اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْن

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

اور کہتے ہین کب وجود مین آویگا یہ وعدہ یعنی قیامت اگر ہو تم سچے یعنی بیچ آنے قیامت اور بعث اور ثواب وعذاب کے ✤ **فتح**

اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ✤ **مو**

قُلْ لَّکُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْہُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

کہہ تمھارے لیے وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہوگے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھوگے ✤ **فتح** ✤ تو کہہ تمکو وعدہ ہی ایک دن کا نہ دیر کروگے اوس سے ایک گھڑی اور نہ شتابی ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نہین ممکن ہی تمکو پیچھے رہنا اوس سے بسبب مہلت چاہنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہی طرف اوسکے بسبب استعجال کے اور مراد اوس دن سے ہی دن قیامت کا اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہینگے اوس سے اور نہ آگے بڑھینگے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کیجاوے تمھاری اجل مین یا کمی کیجاوے اوس سے ✤ **مد** ✤ **معالم** ✤ **تنبیہ** ✤ یہ قیامت کے آنے کا سوال از راہ بدذاتی اور تمسخر کے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوسکے اللہ تعالی اوسکا جواب دے کر اب آگے گویا فرماتا ہی کہ قیامت کی خبر اس قرآن مین بھی ہی اور اگلی کتابون مین بھی جب وہ خبین کے یہ منکر ہین تو اور باتین کہ جو اونمین ہین اونکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کو پھٹکار کرینگا تب حقیقت حال معلوم ہو جائیگی اللہ تعالی فرماویگا لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝ یعنی البتہ تحقیق تھا تو غفلت مین اس سے پس کھول دیا ہمنے پردہ تیرا پس بینائی تیری آج تیز ہین ہی غرضکہ آج جن جن چیزون کا انکار کرتے ہین وہان سب چیزون کی حقیقت کھلجائیگی

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚۖ یَرْجِعُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ ۚ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ ۝

اور کہا کافرون نے یعنی مشرکون نے ہرگز باور نرکھینگے ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو اگر دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب ستمگار کھڑے کیے جاوین یعنی حبس کیے جاوین نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرین بعضے اونکے طرف بعضون کے بات کو یعنی سوال و جواب کرین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان پکڑا گیا اونکو کہ وہ تابعدار ہین ساتھ اون لوگون کے کہ سرکشی کی کہ وہ سردار اور پیشوا اونکے ہین اگر نہوتے تم البتہ ہم مسلمان ہوتے ✤ **فتح** ✤ اور کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانینگے یہ قرآن اور نہ اس سے

نصف

ع ۹

اگلا اور کبھی تو دیکھے کہ جب گنہگار کھڑے کیے گئے ہیں اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات کہتے ہیں جنکو کمزور سمجھا تھا بڑائی کرنے والوں کو اگر تم نہوتے تو ہم ایماندار ہوتے ✤ **مو✤تفسیر** اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھے یعنی جو الله کی کتابیں قرآن سے پہلے اوتاری گئیں اونکو بھی نہ مانینگے ہم یا مراد ہے قیامت اور جنت و دوزخ یعنی انکار کیا ابوجہل وغیرہ مشرکوں نے یہ کہ یہ قرآن الله کیجانب سے ہے اور یہ کہ ہو کچھ حقیقت اوس چیز کی کہ دلالت کیا قرآن نے اوسپر کہ وہ پھر پیدا کرنا ہے واسطے جزا کے اور اگر دیکھے تو الخ خبر دی الله تعالی نے انجام کار اونکے سے اور مآل اونکے سے آخرت میں پس فرمایا اپنے رسول علیہ السلام کو یا مخاطب کو کہ اگر دیکھیگا تو آخرت میں کھڑا ہونا اونکا اور جھگڑنا اور کلام کرنا اونکا آپسمیں تو دیکھیگا تو عجب حال اگر نہوتے تم الخ یعنی اگر نہوتا بلانا تمھارا ہمکو طرف کفر کے تو البتہ ہم ایمان لاتے الله پر اور اوسکے رسول پر ✤ **صل** ✤

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝

کہا سرکشوں نے ناتوانوں سے کہ کیا باز رکھا ہمنے تمکو ہدایت سے بعد اسکے کہ آئی ہدایت تمکو بلکہ تم تھے گنہگار ✤ **فتح** ✤ کہنے لگے بڑائی کرنے والے کمزور گنے گیوں کو کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سوجھ کی بات سے تمھارے پاس پہنچے پیچھے کوئی نہیں تم ہی تھے گنہگار ✤ **تفسیر** یعنی کافر بسبب اختیار کرنے تمھارے کے گمراہی کو ہدایت پر نہ بسبب کہنے ہمارے کے اور فریب دینے ہمارے کے **قل**

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور کہا ناتوانوں نے سرکشوں کو بلکہ باز رکھا ہمکو مکر رات دن کے نے یعنی تمھارے مکر نے کہ ہمیشہ کرتے رہتے تھے جب فرماتے تھے ہمکو کہ کافر ہوویں ہم ساتھ خدا کے اور ٹھہراویں ہم واسطے اوسکے شریک اور دل میں رکھینگے سب پشیمانی جب دیکھینگے عذاب کو یعنی دوزخ کا اور ڈالیں گے ہم طوق کافروں کی گردنوں میں نہیں سزا دیے جاوینگے مگر موافق اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں کفر و معاصی ✤ **فتح** ✤ اور کہنے لگے کمزور گنے گئے بڑائی کرنے والوں کو کوئی نہیں پر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم نہ مانیں الله کو اور ٹھہراویں ہم اوسکے ساتھ برابر کے اور چھپے چھپے پچتانے لگے جب دیکھا عذاب اور ہمنے ڈالیں ہیں طوق گردنوں میں منکروں کی وہی بدلا پاتے ہیں جو کرتے ہیں ✤ **مو✤تفسیر** ✤ مولوی رفیع الدین صاحب اور صاحب فتح نے ترجمہ لفظ وقال کا کہا ہی اور کہینگے اور بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ کا ترجمہ بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو اور یعنی یہ مستکبرین نے جب انکار کیا ساتھ قول اپنے کے اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ یہ کہ ہوں سبب مستضعفین کے کفر کے اور ثابت کیا ساتھ قول اپنے کے بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ یہ کہ کفر مستضعفین کا اونکے کسب و اختیار سے تھا رد کیا اونپر مستضعفون نے ساتھ قول اپنے کے بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ پس باطل کیا مستضعفون نے اضراب متکبرون کا کہ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ہے ساتھ اضراب اپنے کے کہ وہ بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ہے گویا کہ مستضعفون نے کہا کہ نہیں تھا اجرام یعنی کفر کرنا ہماری جہت سے بلکہ تمھارے مکر کی جہت سے کہ کرتے تھے تم ہمسے ہمیشہ رات و دن اور بسبب باعث ہونے تمھارے کے ہمکو کفر و شرک پر اور اَسَرُّوا النَّدَامَةَ کا ترجمہ ایک تو یہی ہے کہ جو لکھا گیا اور ظاہر کرینگے بھی کیا ہے مفسروں نے اور لکھا ہے کہ یہ اضداد سے ہے اور ندامت کرنے والے وہی ظالم ہیں کہ مذکور ہوئے بیچ قول الله تعالی کے اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ یعنی پشیمان ہونگے متکبر اپنی گمراہی پر اور اونکے گمراہ کرنے پر اور پشیمان ہونگے مستضعف اپنی گمراہی پر اور گمراہ کرنے والوں کے اتباع کرنے پر اور ڈالینگے ہم طوق یعنی آگ کے روایت کیا ابن ابی حاتم نے

حسن بن یحیی خشنی سے کہ کہا نہیں ہی دوزخ مین مکان اور نہ جنگل اور نہ طوق اور نہ بیڑی اور نہ زنجیر مگر کہ نام صاحبان انکے کا یعنی جنکے لیے وہ مہیا ہین لوہے پر لکھا ہوا ہی پس بیان کی گئی یہ روایت ابو سلیمان دارانی کے سامنے پس روئے وہ پھر کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ جسپر یہ سب جمع ہونگی کہ پانون مین بیڑیان ہونگی اور ہاتھون مین ہتھکڑیان اور گردن مین زنجیر پھر داخل کیا جاویگا مکان مین اور جنگل مین ✣ **مدر منثور** ✣

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ کٰفِرُوۡنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانون مین کوئی ڈرانے والا یعنی نبی مگر کہا دولتمندون اور سردارون اوسکے نے کہ تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ✣ **فتح** ✣ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہین وہان کے آسودہ لوگ ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے ✣ **موضح** ✣ **تفسیر** ✣ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اونکو قوم یعنی کفار قریش جھٹلاتے تھے اور نہ مانتے تھے کتاب اللہ کو اور اونکی شریعت کو اونکی تسلی کے لیے یہ فرمایا کہ جو نبی جس بستی مین آیا ہی وہان کے دولتمندون اور سردارون نے یہی کہا ہی کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اہل مکہ نے اور مانند انکے فخر کیا ہی ساتھ کثرت اموال و اولاد کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوۡا نَحۡنُ اَکۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا الخ یہ تفسیر مدارک مین ہی اور تفسیر در منثور مین ہی کہ روایت کیا ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابی رزین سے کہ کہا تھے دو شخص شریک تجارت مین پس نکلا ایک اون دونون مین کا طرف کنارے دریا کے یعنی تجارت کے لیے اور رہا دوسرا شہر مین پس جب مبعوث ہوا یعنی نبی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اوس مسافر نے اپنے یار کو کہ شہر مین تھا کہ کیا ہوا حال آنحضرت ؐ کا پس اسنے لکھ بھیجا اوسکو کہ نہین اتباع کیا اونکا کسی نے قریش مین سے مگر رذالون اور مسکینون نے پس چھوڑ دی اوسنے تجارت اپنی پھر آیا اپنے یار کے پاس اور کہا بتا مجکو مکان آنحضرت ؐ کا اور وہ اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ کس چیز کی طرف بلاتے ہو تم فرمایا آنحضرت ؐ نے طرف اس بات کے اور طرف اس بات کے یعنی مثلا توحید کی طرف اور رسالت و معاد کے ماننے کی طرف کہا اوسنے اَشۡهَدُ اَنَّكَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو خدا کے فرمایا آنحضرت ؐ نے کیونکر جانا تو نے یہ اوسنے کہا کہ نہین بھیجا گیا ہی کوئی نبی مگر کہ اتباع کیا ہی اوسکا رذالون اور مسکینون نے پس نازل ہوئین یہ آیتین وَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَا کی آیتین پس بھیجا آنحضرت ؐ نے اوسکی طرف کسیکو کہ اوس سے جا کر کہے بتحقیق اللہ نے اوتاری ہی تصدیق اوس بات کی کہ کہی تو نے انتہی ✣

وَقَالُوۡا نَحۡنُ اَکۡثَرُ اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ۙ وَّمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ○

اور کہا یعنی اغنیا نے فقرائے مومنین سے کہ ہم بہت زیادہ ہین باعتبار اموال اور اولاد کے اور نہین ہین عذاب کیے گئے ✣ **فتح** ✣ اور کہنے لگے ہمکو زیادہ ہی مال اور اولاد اور ہمپر آفت نہین آنی ✣ **موضح** ✣ **تفسیر** ✣ یعنی اونھون نے بنظر اصول اپنے کے دنیا مین ارادہ کیا یہ کہ ہم اللہ کے نزدیک بہت عزیز ہین ہمکو عذاب نہین کرنے کا اور گمان کیا یہ کہ اگر ہم عزیز نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ رزق دیتا ہمکو اور اگر مومن حقیر نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ محروم کرتا اونکو پس باطل کیا اللہ نے انکے گمان کو اسیطرح کہ رزق فضل ہی اللہ کا تقسیم کرتا ہی اوسکو جس طرح چاہتا ہی پس بعض اوقات وسعت رزق کرتا ہی عاصی کے لیے اور تنگی کرتا ہی مطیع پر اور بعض اوقات بعکس اسکے کرتا ہی یعنی وسعت رزق کرتا ہی مطیع کے لیے اور تنگی کرتا ہی عاصی پر اور بعض ... اور بعض اوقات فراخی دونون پر ... پس قیاس کیا ہی ان دونون باتون پر ... کا پس باطل کیا اللہ تعالی نے انکے اس گمان کو ساتھ قول اپنے کے ✣ قل ✣

یعنی ... مال و اولاد ... فراخی کرتا ہی رزق ... اور تنگ کرتا ہی ... معالم

ع ۲

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے و لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو۔ **فتح** تو کہہ میرا رب ہی جو پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی لیکن بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ۔ **موضح** **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اکثر اغنیا حق بات نہین قبول کرتے ہین اور غربا بیچارے قبول کر لیتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ اغنیا کی ہمت دنیا کی طرف لگ رہی ہی شب و روز اوسیمین مشغول ہو رہے ہین گویا کہ اوسکے بندے بن رہے ہین دنیا کی تدبیرین خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہین اور دین کی طرف بالکل التفات نہین پھر دین کی بات دل مین کیونکر جمے اور بڑی خرابی جہل سے پیدا ہوتی ہی اگر کچھ محبت دین کی ہو تو علم پڑھین یا سنین اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کرین نہ دین کی بات پڑھتے ہین نہ سنتے ہین پھر راہ حق پر کیونکر لگین اور اسی سبب سے حرام حلال مین کچھ امتیاز نہین کرتے بلکہ کفر و ایمان مین بھی **شعر** جم رہی ہی دل کے اندر حُبِّ جاہ ۔ کب ہووے اوسمین گذر لا اِلٰہ ۔ اور حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہین **رباعی** گر ورد تو لا اِلٰہ الا اللہ ست ۔ بے سینۂ صاف کی بآن سو راہ ست ۔ صراف زر قلب تو کی بستاند ۔ ہر چند برو سکۂ نام شاہ ست ۔ نہ خیال جمعہ جماعت کا ہی اور نہ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ حق وارث کے حق ادا کرنے کا اس دنیا نے ایسا غافل کر رکھا ہی کہ شب و روز اسیکے سوچ بچار مین رہتے ہین اور فقرا ان سب آفتون سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے مولی کی اطاعت کا خیال رکھتے ہین کیا خوب فرمایا شقیق بلخی رحمہ اللہ نے کہ اختیار کین ہین فقرا نے پانچ باتین اور اغنیا نے پانچ باتین اختیار کی ہی فقرا نے راحت نفس کی اور فراغت دل کی اور بندگی رب کی اور خفت حساب کی اور بلندی درجے کی اور اختیار کین ہین اغنیا نے پانچ باتین تعب نفس کا اور شغل قلب کا یعنی دنیا مین اور بندگی دنیا کی اور سختی حساب کی اور پستی درجے کی انتہی اور جب تک محبت اس دنیا کی دل سے نہ نکالے اور سختی و مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار کرے تقوے ہی کو نہین پہونچتا چنانچہ منقول ہی بعضے حکما سے یعنی دانشمندان دین سے کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی گذرے اون گھاٹیون سے پونچے تقوی کو وہ گھاٹیان یہ ہین اختیار کرنا شدت کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر انتہی اور خاصیت اس مال کی بھی ہی کہ اکثر مالدار آخرت کو تو بھول ہی جاتے ہین چنانچہ سفیان ثوری سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین جمع ہوتا ہی اس دنیا مین کسیکے پاس مال مگر کہ اوسمین پانچ خصلتین ہوتی ہین طول امل اور حرص غالب اور بخل شدید اور قلت ورع اور نسیان آخرت اور یہ مال اللہ کی یاد سے بھی غافل کرتا ہی اور بڑی بڑی آفتین پیدا کرتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال کے جمع کرنے مین پانچ خصلتین ہین رنج و تعب اوسکے جمع کرنے مین اور غفلت ذکر اللہ سے بسبب اصلاح اوسکی [illegible] اور خوف اوسکے لینے والے سے اور [illegible] سے اور اوٹھانا الزام بخیل کا اپنے نفس کر [illegible] اور مفارقت صالحین کی [illegible] اور مال کی فقر تو مین پانچ چیزین ہین راحت نفس کی اوسکے تلف ہو جانے سے اور [illegible] محافظت اوسکی [illegible] اور امن اوسکے لینے والے سے اور [illegible] والے سے اور حاصل کرنا [illegible] غرض کہ [illegible] دنیا [illegible] پانچ باتین اور عمل کرو اونپر اعبادت کرو اللہ کی [illegible] اپنے صرف [illegible] اور لو تم دنیا سے بقدر [illegible] اوسمین اور گناہ کرو اللہ تعالی کا بقدر طاقت اپنی اسکے عذاب پر اور [illegible] آخرت کو بقدر ٹھہرنے اپنے کے [illegible] اور عمل کرو جنت کے [illegible] جو چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمین **مدارج**

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

اور نہین ہین اموال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بمرتبہ قربت لیکن مقرب وہ ہی کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس یہ جماعت واسطے انکے ہی جزا دُنی بمقابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالاخانون مین نڈر ہونگے ✤ **فتح** ✤ اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد وہ نہین کہ نزدیک کردین ہمارے پاس تمھارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو اونکو ہی بدلا دونا انکے کیے پر اور وہ جھروکون مین بیٹھے ہین خاطر جمع سے ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ استثنا ہی لفظ کُم سے بیچ تقربکم کے یعنی اموال نہین نزدیک کرتے ہین اللہ سے کسیکو مگر مؤمن صالح کو کہ جو خرچ کرے اونکو اللہ کی راہ مین اور اولاد بھی نہین نزدیک کرتی ہی کسیکو مگر اوسکو کہ سکھاوے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اوسکو سمجھ دین کی اور باعث ہوا اونکو نماز و طاعات پر اور ابن عیسیٰ سے ہی کہ اِلَّا بمعنی لکن کے ہی اور مَنْ شرط ہی جواب اوسکا فَاُولٰٓئِكَ الخ اور معنی جزاء ضعف کے یہ ہین کہ دو چند کیجاتی ہین اونکے لیے نیکیان کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین سات سو تک اور بالاخانون ہین یعنی منازل جنت مین نڈر رہونگے یعنی ہر ہولناک چیز سے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت وَمَآ اَمْوَالُكُمْ الخ کے کہ کہانہ اعتبار کرو لوگون کا ساتھ کثرت مال و اولاد کے اسلیے کہ کافر کو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو مؤمن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْاِيْمَانَ وَالْعَمَلَ وَجَنِّبْنِيَ الْمَالَ وَالْوَلَدَ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سُنا ہی مینے اوس چیز مین کہ وحی کی تونے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمھاری کے اور مالون تمھارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے کے اور اعمال تمھارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی یعنی بیچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتے ہین اوپر کے رخ اونکے اندر اونکے سے اور اندر کے رخ اونکے باہر اونکے سے صحابہ نے عرض کیا کہ کنکے لیے ہین فرمایا اونکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہین اور کھلاتے ہین کھانا یعنی فقرا و غربا کو اور ہمیشہ رکھتے ہین روزے یعنی اکثر رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین راتون کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہوتے ہین یعنی نماز تہجد پڑھتے ہین ✤ **در منثور** ✤ **تنبیہ** ✤ ان اموال و اولاد کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن مین فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت مین اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی نہین ہین اموال تمھارے اور اولاد تمھاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہین امور آخرت سے اور ڈالتے ہین گناہ و عقوبت مین اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت مین اور یہ بڑی نفع کی چیز ہی بہ نسبت اموال و اولاد کے پس نہ فوت کرو اوسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد میں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکے سے تین چیزین ہین جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا اوسکو یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سوا اسکے ہی پس وہ جانے والا ہاتھ اسکے سے اور چھوڑ جاویگا اوسکو لوگون کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین مُردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکے ایک ساتھ چلتے ہین اوسکے اہل اوسکے اور مال اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا انتہیٰ اور بہت سی مذمت کی ہی اموال و اولاد کی لیکن مذمت باعتبار اسکے ہی کہ اکثر یہ چیزین اللہ کی راہ سے روکتی ہین اور اسکے لیے

یہ بات نہو اوسکے لیے مال و اولاد اچھے ہین جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
یعنی اچھا ہی مال نیک شخص نیک کے لیے اور اولاد صالح کو باقیات صالحات سے فرمایا ہی چنانچہ یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور
اس آیت شریفہ مین بھی استثنا کیا اونکو اِلَّا مَنْ اٰمَنَ الخ کر غرضکہ مال ہو یا اولاد و غیر ذلک جسکو ذخیرہ آخرت کا کرے خوب ہی اور جسکو
باعث وبال آخرت کا کرے بُرا ہی انسان کو یہ چاہیے کہ ہر چیز سے دار آخرت کو سنوارے یہان کی زرق برق ہیچ ہی ...
ویسے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا یہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا والله الموفق والمعين وإليه الاستعانة والتكلان

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کیے جاوینگے + **فتح** +
اور جو دوڑتے ہین ہماری آیتون کے ہرانے کو وہ مار مین پکڑے آتے ہین + **موا** +

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جسکے چاہے اپنے بندون مین سے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے اور جو
کچھ خرچ کرو تم جس جنس سے کہ ہو پس خدا بدلا دیتا ہی اوسکا اور وہ بہترین روزی دینے والون کا ہی + **فتح** + تو کہہ میرا رب پھیلا
دیتا ہی روزی جسکو چاہے اپنے بندون مین اور ماپ کر دیتا ہی اوسکو اور جو خرچ کرتے ہو کچھ چیز وہ اوسکا عوض دیتا ہی اور وہ بہتر
ہی روزی دینے والا + **موضح** + **تفسیر** + پس خدا بدلا دیتا ہی نہین کوئی بدلا دینے والا سوا اوسکے یا تو بدلا جلدی دیتا ہی
ساتھ مال کے دنیا مین یا دیر کر دیتا ہی ساتھ ثواب کے یعنی ذخیرہ رکھتا ہی اوسکے بدلے ثواب کہ آخرت مین دیگا اور وہ بہترین روزی
دینے والون کا ہی اسلیے کہ جو کوئی دیتا ہی سوائے اوسکے بادشاہ یا سردار یا سوائے انکے پس وہ اللہ ہی کے رزق مین سے ہی
کہ دلواتا ہی اوسکو انکے ہاتھون سے اور وہ پیدا کرنے والا رزق کا ہی اور پیدا کرنے والا اسباب کا کہ جسکے سبب سے نفع اوٹھاتا
ہی مرزوق ساتھ رزق کے اور بعضے اولیا اللہ سے منقول ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَوْجَدَنِيْ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَّشْتَهِيْ
فَكَمْ مِّنْ مُّشْتَهٍ لَّا يَجِدُ وَوَاجِدٍ لَّا يَشْتَهِيْ اور اللہ کی راہ مین دینے کی حدیث شریف مین بھی بڑی فضیلت آئی ہی
حدیث قدسی مین آیا ہی اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ یعنی خرچ کر راہ خدا مین ای ابن آدم خرچ کرونگا مین تجپر اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی
ایک ان دونون مین کا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ
مُمْسِكًا تَلَفًا یعنی یا اللہ دے ممسک کو تلف کہ اوسکا مال ضائع ہو جاوے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ناقص کرتا
صدقہ کچھ بھی مال مین سے اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کے یعنی تقصیر وار سے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے اللہ
کے مگر کہ بلند کرتا ہی اللہ اوسکا درجہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے ہر معروف یعنی پسندیدہ شرع صدقہ ہی اور ہر وہ چیز کہ خرچ کرے مرد اپنے
نفس پر اور اپنے اہل پر لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ اور جس مال سے بچاوے مرد آبرو اپنی لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ جابر کہتے ہین
کہ میں نے پوچھا کیا معنی اسکے کہ بچاوے اوس سے آبرو اپنی فرمایا وہ مال کہ دیوے شاعر کو اور زبان دراز کو کہ بسبب اوسکے آبرو اپنی بچاوے
اور جو کچھ کہ خرچ کرے مومن کچھ خرچ کرنا پس اللہ پر ہی عوض اوسکا اس حال مین کہ ضامن ہوتا ہی مگر جو کچھ کہ خرچ کرے مکان
بنانے مین یا گناہ مین ضحاک سے کہ وہ پوچھے گئے کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ سے نفقہ فی سبیل اللہ مراد ہی

کہا اونھون نے نہین ولیکن خرچ کرنا مرد کا اپنے نفس پر اور اہل پر مراد ہی پس اللہ بدلا دیتا ہی اوسکا سعید بن جبیر سے ہی کہ جو کچھہ ہو خرچ کرنا بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ بدلا دیتا ہی اوسکا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھہ خرچ کرو تم اپنے اہل پر بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ فی سبیل اللہ ہی اور روایت ہی علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ ہر دن کیلیے نحوست ہی پس دفع کرو تم نحوست اوس دن کی بسبب صدقے کے پھر کہا پڑھو تم آیت بدلا دینے کی پس تحقیق مینے سنا اللہ تعالی سے فرماتے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ جب نہ خرچ کرو تم تو کیونکر بدلا دے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مدد اوترتی ہی آسمان سے بقدر مؤنت کے یعنی جتنی خرچ کرنے وغیرہ ذلک مین محنت اوٹھاؤگے وتنی ہی مدد اوترے گی اور روایت کی حکیم ترمذی نے زبیر بن عوام سے کہ کہا آیا مین یہان تک کہ بیٹھا مین آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑا کنارہ عمامے میرے کا پیچھے سے پھر فرمایا ای زبیر بلا شبہہ مین رسول اللہ کا ہون طرف تیرے علی الخصوص اور طرف لوگون کے علی العموم آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگار تمھارے نے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ کہا تمھارے رب نے جسوقت کہ بیٹھا اپنے عرش پر اور نظر کی طرف مخلوق اپنی کے ای میرے بندون تم مخلوق میرے ہو اور مین رب تمھارا ارزاق تمھارے میرے ہاتھ مین ہین پس نہ مشقت اوٹھاؤ اوس چیز مین کہ متکفل ہوا مین تمھارے لیے پس طلب کرو تم مجھسے ارزاق اپنے اور میری ہی طرف پیش کرو تم حاجتین اپنی ڈالو تم طرف میرے نفس اپنے ڈالونگا مین تمپر رزق تمھارے آیا جانتے ہو کہ کیا کہا رب تمھارے نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے خرچ کر خرچ کرونگا مین تجپر اور فراخی یعنی لوگون پر فراخی کرونگا مین تجپر اور تنگی نکر تنگی ڈالونگا مین تجپر اور بند نکر یعنی دینا پس بند کرونگا مین تجپر اور سینت نرکھہ مال کو پس سینت رکھونگا تجسے تحقیق دروازہ رزق کا کھلا ہوا ہی ساتون آسمانون کے اوپر سے علاقہ رکھتا ہی طرف عرش کے نہین بند ہوتا ہی رات کو اور نہ دن کو اوتارتا ہی اللہ اوس سے رزق ہر شخص پر بقدر نیت اوسکی کے اور دینے اوسکے کے اور صدقے اوسکے کے اور خرچ کرنے اوسکے کے کسیکو بہت دیتا ہی اور کسیکو کم اور کسی سے روک رکھتا ہی ای زبیر پس کھا اور کھلا اور صندوقون وغیرہ مین بند نکر رکھہ پس بند کیا جاویگا تجسے اور گن نہین کہ کتنا دون اور کیا دون پس روک رکھیگا اللہ تجسے فضل اپنا اور کم کریگا برکت کو اور تنگی نکر پس تنگی کیجاویگی تجپر ای زبیر بلا شبہہ اللہ دوست رکھتا ہی خرچ کرنے کو اور دشمن رکھتا ہی تنگی کرنے کو اور تحقیق سخاوت یقین سے پیدا ہوتی ہی اور بخل شک سے پس نہین داخل ہوتا ہی آگ مین وہ شخص کہ یقین رکھتا ہی اور نہین داخل ہوتا ہی بہشت مین وہ شخص کہ شک رکھتا ہی ای زبیر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی سخاوت کو اگرچہ ساتھہ ٹکڑے کھجور کے ہو اور دوست رکھتا ہی شجاعت کو اگرچہ ساتھہ قتل کرنے بچھو یا سانپ کے ہو ای زبیر بلا شبہہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کو وقت آنے مصیبتون کے اور یقین کامل کو وقت آنے شہوات کے اور عقل کامل کو وقت اوترنے شبہات کے اور ورع صادق کو وقت پیش آنے حرام اور خبیث چیزون کے ای زبیر تعظیم کر مسلمان بھائیون کی اور بزرگ قدر کر صلحا کو اور توقیر کر نیکون کی اور سلوک کر ہمسایے سے اور نہ ہمراہ چل بدکارون کے اور داخل ہو جنت مین بلا حساب و بلا عذاب کے یہ وصیت اللہ کی ہی طرف میرے اور وصیت میری طرف تیرے ✤ مل معا ✤ در منثور ✤

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○

اور یاد کر اوس دن کو کہ اوٹھاویگا خدا ان سبکو ایکجا پھر فرماویگا فرشتون کو آیا یہ تمکو عبادت کرتے تھے ✤ فتح ✤ اور جسدن جمع کریگا اون سبکو پھر کہیگا فرشتون کو یہ لوگ تھے تمکو پوجتے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ یہ استفہام تقریری ہی اور خطاب ہی ملائکہ کو اور منظور ہی قائل کرنا کفار کا مانند فرمانے اللہ تعالی کے حضرت عیسیٰ کو ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ پس تبرّی کرینگے اونسے فرشتے ✤ مل ✤ معالم ✤ اور یہ پوجنے والے ملائکہ کے بنو ملیح خزاعہ مین سے تھے اور یہ سوال

واسطے تفریع مشرکون کے اور قطع طمع اونکی کے شفاعت ملائکہ کے سے ہی اور اسکو استفہام تقریری کہتے ہین اور آیت ولا تنفع الشفاعۃ عندہ مین پہلے اسی سورت مین گذرا ہی کہ ملائکہ اور اور کوئی شافع اور مشفع اور مشفوع سوائے اذن حق کے نہین ہو سکین گے اور اسی لیے ملائکہ ان کفار سے بیزار ہو کر کہین گے سبحانک الخ **بحث**

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ○

فرشتے کہین گے پاکی ہی تجھکو تو کارساز ہمارا ہی سوائے انکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی عبادت ملائکہ بسبب وسوسہ شیاطین کے تھی پس گویا عبادت شیاطین کی کی اکثر انکے یعنی انسان کے یا کفار کے ساتھ دیوون کے اعتقاد رکھتے ہین **فتح** وہ بولے پاک ذات ہی تیری ہم تیری طرف ہین نہ اونکی طرف پر پوجتے تھے جنون کو یہ اکثر اونھین پر یقین رکھتے ہین **موضح تفسیر** انت ولینا جو فرمایا تحقیق اسکی یہ ہی کہ موالات خلاف ہی معادات کے اور وہ مفاعلہ ہی ولی سے بمعنی قرب کے اور ولی واقع ہوتا ہی متوالی اور موالی دونون اور معنی یہ ہین کہ تو ہی ہی ایسا کہ موالات کرین ہم تجھسے نہ اونسے اسلیے کہ نہین ہی موالات درمیان ہمارے اور درمیان انکے پس بیان کی اونھون نے ساتھ اثبات [illegible] کے اور معادات کفار کے برأت اپنی راضی ہونے سے ساتھ پوجنے انکے کے اونکو اسلیے کہ جو ہوگا اس صفت پر ہوگا حال اوسکا ساقی [illegible] ملائکہ [illegible] عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی شیاطین کی اطاعت کرتے تھے بیچ عبادت غیر اللہ کے یا داخل ہوتے تھے شیاطین [illegible] کے اندر [illegible] پوجے جاتے تھے پس عبادت کیے جاتے تھے ساتھ پوجنے بتون کے یا بناتے تھے اونکے لیے شیاطین صورتین ایک قوم کی جنات مین سے اور کہتے تھے یہ صورتین فرشتون کی ہین پس پوجا انکو **مد**

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ○

پس آج کے دن نہین طاقت رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعضون کے نفع پونہچانے کی اور نہ ضرر پونہچانے کی اور فرماوینگے ہم ستمگارون کو کہ چکھو عذاب اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے اوسکو یعنی دنیا مین **فتح** سو آج تم مالک نہین ایک دوسرے کے بھلے کے نہ برے کے اور کہینگے ہم اون گنہگارون کو چکھو تکلیف اوس آگ کی جسکو تم جھوٹ بتاتے تھے **موضح تفسیر** نفع پونہچانے کی اغراض لیے کہ حکم اوس دن مین فقط اللہ ہی کا ہوگا نہین مالک ہوگا اوس مین کوئی منفعت کا اور نہ ضرر کا کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا [illegible] ثواب دینے والا اور عذاب دینے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا خلاف حال دنیا کے کہ وہ دار تکلیف ہی اور لوگ اوسمین خلی بالطبع ہین آپس مین ضرر بھی پونہچاتے ہین اور نفع بھی اور مراد یہ ہی کہ نہین کوئی ضرر پونہچانے والا اور نہ نفع پونہچانے [illegible] اگر کوئی بچہ [illegible] ساتھ قول اپنے کے فنقول الخ **مد تنبیہ** بھائیون حیا کرو جب ملائکہ اور حضرت عیسی علیہم السلام سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہی کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بھی کہ جنکی قبرین [illegible] پوجتے ہین [illegible] حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین اور جنکے نام کے تعزیے اور مینڈھیان بنا کر پوجتے [illegible] اور جنکی چوٹیان رکھتے ہین وغیرہ انواع شرک کرتے ہین پس یہ دوستی اونکی نہین [illegible] دشمنی [illegible] اللہ کو میدان حشر مین ایک طرح کا رنج دین گے عیاذا باللہ منہ

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○

اور [illegible] آیتین [illegible] یعنی قرآن [illegible] آپ [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک مرد [illegible]

چاہتا ہی کہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ پوجتے تھے باپ تمہارے اور کہتے ہین نہین ہی یہ قرآن مگر جھوٹ باندھلیا ہوا اور کہتے ہین کافر سخن راست کو یعنی قرآن کو یا سارے امر نبوت کو جسوقت کہ آتا ہی انکے پاس یعنی اور عاجز ہوتے ہین یہ اوسکے مثل کے لانے سے نہین ہی یہ مگر سحر ظاہر ✤ **فتح** ✤ اور جب پڑھی جاوین اون پاس ہماری آیتین کھلی کہین اور نہین یہ ایک مرد ہی کہ چاہتا ہی روک دے تمکو اوسسے جنکو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے اور کہین اور نہین یہ جھوٹ ہی باندھلیا اور کہتے ہین منکر ٹھیک بات کو جب پونہچے اون تک اور نہین یہ جادو صریح ✤ **مو**

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝

اور نہین دین ہمنے مشرکین عرب کو کتابین کہ پڑھین اونکو یعنی اونمین دلیل ہوا اوپر صحت شرک کے اور نہین بھیجا ہمنے طرف اونکے پہلے تیرے کوئی ڈرانے والا ✤ **فتح** ✤ اور ہمنے دی نہین اونکو کچھ کتابین جنکو پڑھتے ہین اور بھیجا نہین ان پاس تجھسے پہلے کوئی ڈرانے والا ✤ **مو تفسیر** کہ ڈراوے اونکو ساتھ عذاب کے تاکہ نہ شریک کرین پس چاہیے کہ غنیمت جانین اسکو پھر ڈرکا دیا اونکو اونکے جھٹلانے پر ساتھ قول اپنے کے ✤ **مل**

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اور جھٹلایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور یہ مشرک نہین پونہچے ہین دسوین حصے کو اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلے لوگون کو پس جھٹلایا اونھون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ✤ **فتح** ✤ اور جھٹلایا ہی انسے اگلون نے اور یہ نہین پونہچے دسوین حصے کو جو ہمنے اونکو دیا تھا پھر جھٹلایا میرے بھیجون کو تو کیا ہوا انکار میرا ✤ **مو تفسیر** ✤ پہلے انسے تھے یعنی جھٹلایا اگلی امتون نے مانند قوم عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط وغیرہم کے رسولون کو جیسے کہ یہ تجکو جھٹلاتے ہین اور اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلی امتون کو یعنی قوت اور نعمت اور درازی عمر کی اور کثرت اموال اور عذاب میرا یعنی اگلے جھٹلانے والون کے لیے حاصل یہ کہ عاد اور ثمود وغیرہ نے باوجود اوس قوت اور نعمت کے کہ رکھتے تھے جب میرے رسولون کو جھٹلایا میرے عذاب سے ہلاک ہوئے تو اہل مکہ کہ دسوان حصہ بھی اگلون کی قوت و نعمت مین سے نہین رکھتے ہین کیون عذاب کرنے اور ہلاک کرنے میرے سے نہین ڈرتے ہین اور تیرے جھٹلانے سے ای محمدؐ اور قرآن کے جھٹلانے سے باز نہین آتے ہین ✤ **عل**

بحث اور مدارک کے حاشیے مین لکھا ہی کہ یہ جو قول اللہ تعالی کا ہی وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اسمین چار قول ہین ایک تو یہ کہ نہین پونہچے اگلے لوگ عمل مین دسوین حصے اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے یعنی نہین عمل کیا دسوین حصے اوس چیز کا کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے اور یہ قول حسن کا ہی اور دوسرا یہ کہ نہین پونہچے قریش دسوین حصے اوس چیز کو کہ دیے گئے اگلے قسم قدرت اور قوت اور مال سے کہا فقیہ نے کہ یہ جواب ہی اونکے قول کا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور یہ قول ابن زید کا ہی اور تیسرا یہ کہ نہین پونہچے اگلے لوگ دسوین حصے تک اوس چیز کو کہ دی ہمنے اونکو نقل کیا یہ نقاش نے اور چوتھا یہ کہ نہین دیا اللہ نے اگلون کو دسوان حصہ اوس چیز کا کہ دی ہمنے امت محمدؐ کو قسم علم اور بیان اور حجت اور دلیل سے کہا ابن عباس نے پس نہین ہی کوئی امت بہت علم رکھنے والی آنحضرتؐ کی امت سے اور نہ کوئی کتاب بہت واضح البیان اونکی کتاب سے اور بعضون سے کہا اسکی تفسیر مین یہ کہ اگلون کی عمرین طویل ہوتی تھین ہزار ہزار برس کی سات سات سو برس کی اور مانند اوسکے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ اگلی امتین بہت طویل العمر ہوتین تھین تمہاری عمرین تو اونکی عمر کے دسوین حصے برابر بھی نہین جبکہ کفر و شرک سے ہلاک ہوے تو تمہاری کیا حقیقت ہی

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا [illegible]

جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ایک بات کے کہ کھڑے ہو واسطے اللہ [illegible]

کہ نہین ہی اس یار تمہارے کو کچھ جنون نہین ہی وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمہارے آگے آنے عذاب سخت کے سے ✤ فتح ✤ تو کہہ
مین تمکو ایک ہی نصیحت کرتا ہون تمکو کہ اوٹھہ کھڑے ہوؤ اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر دھیان کرو اس تمہارے رفیق کو کچھ سودا
نہین یہ ایک ڈرانے والا ہی تمکو آگے آنے ایک بڑی آفت کے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ تقدیر اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کی ہی
اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِخَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اور اوسکو بیان کیا ساتھ قول اپنے کے اَنْ تَقُوْمُوا الخ اور ارادہ کیا ساتھ کھڑے ہونے
اونکے کے اوٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اور متفرق ہونا اونکا اپنے مجمع مین سے کہ آنحضرت پاس تھا یا ارادہ کیا
کھڑے ہونے سے قیام قصد کا طرف ایک شی کے نہ معنی حقیقی جو اوٹھنا اور کھڑے رہنا ہی اور معنی یہ ہین کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون
ایک بات کی کہ اگر کروگے تم اوسکو تو پہونچوگے حق کو اور خلاصی پاؤگے کفر سے اور وہ یہ ہی کہ کھڑے ہوؤ واسطے اللہ کے یعنی خالص
اوسی کی رضامندی کے لیے نہ واسطے حمیت اور تعصب کے بلکہ واسطے طلب حق کے پھر فکر کرو محمد صلعم کے امر مین اور اوس چیز مین
کہ لیکر آیا ہی وہ یعنی قرآن و شریعت اور دو دو اور ایک ایک کے کھڑے ہونے کو اسلیے فرمایا کہ دو ہوتے ہین تو فکر کرتے ہین اور
بحث کرتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے جو کچھ کہ حاصل ہوا ہی اوسکی فکر سے اپنے یار پر اور دیکھتے ہین دونون اوسمین نظر صدق
اور انصاف سے یہان تک کہ پہونچاتی ہی اون دونون کو نظر صحیح طرف حق کے اور اسی طرح ایک اکیلا فکر کرتا ہی اپنے نفس مین عدل
و انصاف سے اور بحث کرتا ہی اپنی فکر کو اپنی عقل پر اور اونکو متفرق ہونے کو جو فرمایا کہ دو دو اور ایک ایک کھڑے ہون تو سبب
اسکا یہ ہی کہ اجتماع مین تشویش خاطر ہوتی ہی اور مطلوب کو اچھی طرح سوچتا دیکھتا نہین اور کم ہوتا ہی اوسمین انصاف اور بہت ہوتا
ہی تعصب و بے انصافی اور نہین سنتا ہی مگر نصرت مذہب کی اور معنی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ کے یہ ہین کہ پھر
فکر کرو پس جانوگے کہ نہین ہی تمہارے یار کو جنون اور آگے عذاب سخت کے وہ عذاب آخرت ہی اور یہ ہی مانند قول آنحضرت علیہ السلام
کے بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر بیان فرمایا کہ وہ نہین مانگتا ہی مزدوری ڈرانے پر ساتھ قول اپنے کے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ الخ
اور مجاہد اور سدی اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کہا ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کے یعنی نہین نصیحت کرتا ہون مین مگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے کی ✤ مد ✤ در منثور ✤ کچھ جنون یعنی سودا کہ دعوی
رسالت کا کرتا ہی بلکہ تم اول خلقت اوسکی سے امانت اور صدق اور کمال عقل اور حیا اور مروت اوسکی جانتے ہو ✤ بحر ✤

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

کہہ جو کچھ مانگا ہو مینے تمسے قسم مزدوری سے یعنی اپنے ڈرانے اور پہونچانے رسالت پر پس وہ واسطے تمہارے ہی یعنی بالکل مزدوری نہین مانگی
مینے تمسے نہین ہی مزدوری میری مگر خدا پر اور وہ ہر چیز پر خبردار ہی ✤ فتح ✤ تو کہہ جو مینے تمسے مانگا تھا کچھ نیگ سو تمہین کو پہونچے میرا نیگ ہی اوسی
اللہ پر اور اوسکے سامنے ہی ہر چیز ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ پس وہ جانتا ہی کہ مینے نہین طلب کی مزدوری تمہاری نصیحت پر اور تمہارے بلانے پر اسکی طرف مگر اوسی سے ✤ مد ✤

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی علم غیب سے وحی راست کو وہ پروردگار جاننے والا پوشیدہ کا ہی ✤ فتح ✤
تو کہہ میرا رب پھینکتا جاتا ہی سچا دین یعنی اوپر سے اوتارتا ہی وہ جاننے والا چھپی چیزین ✤ موضح ✤ تفسیر ✤
معنی يَقْذِفُ بِالْحَقِّ کے یہ ہین کہ ڈالتا ہی اور اوتارتا ہی وحی طرف انبیا کے ✤ مد ✤ ارک ✤

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝

کہہ آیا سخن راست اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل اور نہ دوبارہ پیدا کریگا ✤ فتح ✤ تو کہہ آیا دین سچا اور جھوٹ کو

نہ پہلا وار نہ دوسرا ✽ **موضح تفسیر** جاء الحق کے معنی ہین آیا حق یعنی اسلام یا قرآن وما یبدئ الباطل وما یعید کے معنی ہین جاتا رہا باطل اور ہلاک ہوا اور معنی سبکے یہ ہوئے آیا حق اور ہلاک ہوا باطل مانند قول اللہ تعالیٰ کے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ابن مسعود رضؓ سے ہے کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اور گرد خانہ کعبہ کے بت تھے پس شروع کیا آنحضرت نے کہ لگے تھے او نپر لکڑی نبعہ کی کہ نام ایک درخت کا ہے اور فرماتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ اور بعضون نے کہا کہ باطل بت ہین اور بعضون نے کہا ابلیس اس لیے کہ وہ صاحب باطل ہے یعنی نہین پیدا کرتا ہے شیطان اور نہ بت کسیکو اور نہ مرنے کے بعد او ٹھاوینگے پس پہلی بار پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد او ٹھانے والا وہ اللہ ہی ہے اور جب کہا کفار نے آنحضرت کو کہ تو گمراہ ہو گیا بسبب ترک کرنے دین باپ دادون اپنے کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ✽ **مد**

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝

کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون مین اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میری گمراہی کا میری جان پر ہے اور اگر راہ پاؤن مین پس بسبب اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے طرف میرے پروردگار میرا یعنی قرآن و حکمت تحقیق وہ سننے والا نزدیک ہے **فتح** تو کہہ اگر مین بہکا ہون تو یہی کہ بہکون گا اپنے برے کو اور اگر مین سوجھا ہون تو اوس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہے مجکو میرا رب وہ سنتا ہے نزدیک ✽ **موضح تفسیر** ✽ اگر گمراہ ہو جاؤن مین الخ یعنی اگر لغزش قدم ہو مجکو تو مجھسے ہے اور ضرر اوسکا مجہی پر ہے اور اگر راہ پاؤن تو بسبب رہنمائی اوسکی کے ہے ساتھ وحی بھیجنے کے طرف میرے بیشک سننے والا ہے یعنی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین تمہارے لیے نزدیک ہے مجھسے اور تمسے جزا دیگا مجکو اور جزا دیگا تمکو ✽ **مد**

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝

اور تعجب کرے تو اگر دیکھے تو جب گھبراوین پس نہو عذاب سے خلاص ہونا اور پکڑے جاوین ہر جانب نزدیک سے یعنی پکڑے جاوین ساتھ آسانی کے اور کہین اوسوقت ایمان لائے ہم ساتھ قرآن کے اور کہان سے ہوا اونکو ہاتھ مین لانا ایمان کا جا رے دور سے یعنی محال ہوا ✽ **فتح** ✽ اور کبھی تو دیکھے جب یہ گھبراوین گے پھر بھاگ نہین نکلتے اور پکڑے آئے نزدیک جگہہ سے اور کہنے لگے ہمنے اسکو یقین مانا اور اب کہان انکا ہاتھ پہونچ سکتا ہے دور جگہہ سے یعنی ایمان لانے کا وقت نرہا ✽ **موضح تفسیر** ✽ جب گھبراوین یعنی وقت اوٹھنے کے قبرون سے یا نزدیک مرنے کے یا دن بدر کے اور فلا فوت کے معنی ہین پس نہین ہوگی جگہہ بھاگنے کی یا قتادہ اسکی یہ ہے فلا فوت لہم منا یعنی پس نہین بھاگ سکین گے ہمسے اور مراد مکان قریب سے موقف ہے طرف دوزخ کے جب کہ اوٹھائے جاوین گے قبرون سے یا پشت زمین سے طرف پیٹ اوسکے کے جبکہ مرینگے یا زمین کے پیٹ سے طرف پشت اوسکی کے جبکہ نکلین گے قبرون سے یا صحرائے بدر سے طرف کنوین بدر کے اور جہان کہ ہون گے پس وہ اللہ سے قریب ہی ہین نہین بھاگ سکین گے اوس سے اور کہین گے جبکہ دیکھین گے عذاب وقت جانکنی کے اور بعضون نے کہا وقت بعث کے اور معنی تناوش کے ہین ہاتھ مین لانا یعنی کیونکر ہاتھ مین لاوین گے ایمان و توبہ حال انکہ بعید ہوئے اونسے مراد یہ ہے کہ ایمان و توبہ قبول ہوتے دنیا مین اور اب جاتی رہی دنیا اور دور پڑے آخرت سے اور ابن عباس رضؓ سے ہے کہ سوال کرین گے کافر پھرنا طرف دنیا کے اور کہان ہوگا انکے لیے پھرنا طرف دنیا کے مکان بعید سے یعنی آخرت سے طرف دنیا کے ✽ **مد معا** ✽

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝

اور حال انکا ٹھکانا ہے ساتھ قرآن کے پہلے اس سے ... اپنی گمان مین ڈالتے تھے بن دیکھے دور مکان سے ... فتح ... اسے دیکھے بن دیکھے نشانے پر تیر جو لگتا ہے + مو + تفسیر + کافر تھے ساتھ قرآن کے اور بعضون نے کہا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ

وسلم کے پہلے اس سے یعنی پہلے اس سے کہ دیکھین عذاب اور اہوال قیامت کے اور معنی ویقذفون بالغیب کے یہ ہین کہ تھے

کلام کرتے ساتھ غیب کے یعنی غائب چیز مین کلام کرتے تھے کہ کہتے نہین ہی بعث اور نہ حساب اور نہ جنت اور نہ دوزخ اور مکان

دور سے کہ دور ہی صدق سے یا حق سے اور صواب سے یقذفون بالغیب الخ سے مراد ہی کہنا اونکا رسول اللہ کے حق مین

شاعر ساحر کذاب اور یہ کلام کرنا ساتھ غیب کے اور امر پوشیدہ کے اسلیے ہی کہ نہین دیکھا تھا اونھون نے حضرت سے سحر اور نہ شعر

اور نہ جھوٹ اور لائے اس غیب کو جہت بعیدہ سے کہ وہ ہی حال انکے سے اسلیے کہ بعید تر چیز اوس چیز سے کہ لائے اوسکو

آنحضرت سحر اور شعر ہی اور بعید تر چیز اونکی عادت سے کہ معروف ہی درمیان اونکے اور تجربہ کی گئی ہی جھوٹ ہی کہنا سمجھا ہے نے یعنی

بہ کہتے ہین آنحضرت کو ساتھ ظن کے نہ یقین سے اور وہ برا کہنا یہ ہی کہ کہتے تھے آنحضرت کو شاعر ساحر کاہن اور معنی غیب کے

وہمی ظن ہی اسلیے کہ غائب ہی علم اسکا اونسے اور مراد مکان بعید سے دور ہونا اونکا ہی جاننے اوس چیز کے سے کہ کہتے تھے اور معنی یہ ہین

کہ برا کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانتے اوس جگہ سے کہ نہین جانتے + من معالم +

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ○

اور جدائی ڈالی گئی درمیان اونکے اور درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا تھا ساتھ مانندون اونکے کے یعنی کفر

مین پہلے اس سے تحقیق یہ تھے شک قوی مین + فتح + اور انکا پڑگیا اونمین اور جو اونکا جی چاہے اون مین جیسا کیا گیا

ہی انکی راہ والون سے پہلے وے تھے دھوکے مین جو چین نہ لینے دیتا + مو + تفسیر + درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے

تھے کہ وہ نفع دینا ایمان کا ہی اوس دن اور نجات ہونی بسبب اوسکے دوزخ سے اور مطلب یاب ہونا ساتھ بہشت کے یا پھر نا طرف

دنیا کے جیسا کہ نقل کیا اللہ تعالی نے حال اونکا اِرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اور یہ افعال جو ذکر کیے گئے یعنی فَزِعُوا اور اُخِذُوا اور

حِيلَ سب ہین صیغے ماضی کے اور مراد انسے استقبال ہی یعنی زمانہ آیندہ قیامت وغیرہ مین یون ہوگا اور ماضی لائے واسطے

تحقیق وقوع انکے کے یعنی ضرور یہ باتین ہونگی انکے وقوع مین کچھ شبہہ نہین گویا ہو چکین ہین اور ساتھ مانندون انکے کے یعنی جیسے

اور کافر کہ تھے مانند انکے کفر مین اگلے زمانے مین انکا ایمان و توبہ نہ قبول ہوئی وقت جانکنی کے ویسے ہی آنحضرت کے وقت کے

کفار کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا بیچ شک کے یعنی امر رسل مین اور بعث مین اور یہ رد ہی اونپر کہ کہتے ہین کہ اللہ نہین عذاب کرتا

شک پر + من معالم + اور بعضون نے کہا کہ مَا يَشْتَهُونَ سے مراد نعمتین دنیا کی اور زینت اوسکی مراد ہی چنانچہ

روایت کی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ کہ کہا اونھون

نے تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین سے غنی کہ کشایش مال کی دی تھی اللہ نے اوسکو پس مرا وہ اور اوسکے مال کا وارث ہوا اوسکا

بیٹا بدکار پس اوس مال کو اللہ کے گناہون مین خرچ کرنے لگا یعنی شراب خواری زناکاری وغیرہ مین پس جب دیکھا یہ اوسکے چچاؤن

نے تو آئے وہ اوس نوجوان کے پاس اور غصہ اور ملامت کی اوسپر پس تنگدل اور جز بز ہوا وہ جوان اور بیچی زمین اپنی بعوض نقدی

کے پھر کوچ کیا وہان سے اور پونہچا ایک چشمے پر کہ خوب جاری تھا پس خرچ کیا اوسمین مال اپنا کہ بنایا ایک محل اوسمین پس

ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگہان اوڑا لائی اوسکے پاس ہوا ایک عورت کو کہ نہایت خوب صورت تھی وہ اور بہت خوشبو آتی تھی

اوسمین سے پس کہا اوس عورت سے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے اوسنے کہا کہ مین ایک شخص ہون بنی اسرائیل مین سے کہا اوسنے

کہ تیرا کیا ہی یہ محل اور یہ مال اوسنے کہا ہان کہا اوس عورت نے کہ تیرے بیوی بھی ہی اوسنے کہا نہین کہا اوسنے کہ پھر
کیونکر گوارا ہوتا ہی تجھے عیش اس حال مین کہ تیرے بیوی نہین ہی اوسنے کہا کہ حال تو یہی ہی جو مینے بیان کیا پس آیا
تیرے لیے خاوند ہی اوسنے کہا نہین پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجھکو رغبت ہی اسکی کہ نکاح کرون مین تجھسے اوسنے کہا
کہ مین ایک عورت ہون رہنے والی مسافت ایک کوس بھر کی تجھسے پس جب کل ہووے تو توشہ راہ لے ایک دن کا اور آ میرے پاس اور
اگر دیکھے تو اپنی راہ مین کچھ دہشت کی چیز تو ڈرنا نہین پس جب کل ہوئی تو توشہ راہ لیا اوسنے ایکدن کا اور چلا پس پونہچا طرف
ایک محل کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسکے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمین سے
پس کہا اوسنے کہ کون ہی تو ای بندے اللہ کے کہا اسنے کہ مین اسرائیلی ہون اوسنے کہا کہ پھر کیا حاجت ہی تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا
مجکو اس محل کی مالکہ نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ سچ کہا تو نے پس آیا دیکھی تو نے اپنی راہ مین کوئی ڈرانی چیز اوسنے کہا ہان دیکھی تھی اور
اگر نہ خبر دی ہوتی اوس عورت نے مجکو کہ تو ڈرنا نہین تو البتہ ڈرتا مین اوس چیز سے کہ دیکھی مینے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ
مین آتا تھا کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اوسمین مینے دیکھی ایک کتیا مونہہ کھولے ہوئے پس ڈرا مین پھر جست کر کے وہ مجسے آگے
نکل گئی پھر جو مین اوسکے پیچھے پونہچا تو دیکھا کہ پلے اوسکے اوسکے سینے پر بول رہے ہین کہا اوس جوان نے کہ تو نہین پانیگا اسکو یہ ہوگا
اخیر زمانے مین کہ بیٹھینگے لڑکے بڑھون کے ساتھہ پھر غالب آوینگے وہ اونپر اونکی مجلس مین اور جرح کرینگے اونکی باتون کا کہا اوسنے پھر آگے
چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک اور راہ اور دیکھین مینے اوسمین سو بکریان بھری ہوئی تھنون کی اور ناگہان اونمین
ایک بکری کا بچہ ہی کہ دودھ پیتا پھرتا ہی اونکا پھر جو آتا ہی اونکے پاس گمان کرتا ہی کہ مینے نہین چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہی مونہہ
ڈھونڈھتا ہی اور دودھ کہا اوس جوان نے کہ نہین پانیگا تو اسکو یہ ہوگا آخر زمانے مین ایک بادشاہ کہ جمع کریگا سب لوگون کی نقدی
یہان تک کہ جب گمان کریگا کہ مینے کچھ نہین چھوڑا کھولیگا مونہہ طلب کریگا اور مال کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ معلوم ہوئی
مجکو اور راہ ناگہان دیکھے مینے درخت پس خوش لگی مجکو ٹہنی ایک درخت کی اونمین سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا مینے کاٹنا اوسکا
پس پکارا مجکو ایک اور درخت نے کہ ای بندے اللہ کے مجھمین سے لے یہان تک کہ پکارا مجکو سب درختون نے کہ ای بندے
اللہ کے ہم مین سے لے کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ کم ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتین یہان تک کہ مرد
البتہ خواستگاری کریگا ایک عورت سے پس بلاوینگی اوسکو دس بیس عورتین اپنی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان
معلوم ہوئی مجکو اور راہ پس ناگہان دیکھا مینے ایک شخص کو کہ کھڑا ہی ایک چشمے پر چلو بھر بھر کر دیتا ہی ہر شخص کو پانی مین سے
پس جب متفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین مین پانی پس نہ ٹھہرا اوسکی زمین مین پانی مین سے کچھ کہا اوسنے نہین
پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ واعظ تعلیم کریگا لوگون کو علم پھر مخالفت کریگا اونکی کہ رجوع کریگا اللہ تعالی کے
گناہون کی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ جب معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے
ہین ہاتھہ پانون اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہی سینگ اوسکے اور ایک شخص دم پکڑے ہوئے ہی اوسکی اور ایک شخص سوار
ہی اوسپر اور ایک شخص دودھ دوہ رہا ہی اوسکا پس کہا اوسنے کہ گائے دنیا ہی اور جو اوسکے ہاتھہ پانون پکڑے ہوئے تھے پس وہ کم رتبہ
ہین بہ نسبت اوسکے کہ جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینگ پکڑے ہوئے تھا پس وہ تنگ دست ہی کہ تدبیر اپنی معاش کی کر رہا
ہی اور جو کہ دم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے پیٹھ پھیری ہی دنیا نے اور جو کہ سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور
جو کہ دودھ دوہتا ہی اوسکا پس وہ خوشحال و عیش کرنے والے ہین کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجکو

[illegible]

[illegible] بیہوشی [illegible] یہان تک [illegible]

[illegible] ایک شخص لمبا [illegible] اور تیرے پاس [illegible]

اور چلا گیا یہان تک کہ نہین دکھلائی دیتا تھا مگر پس کہا واسطے اوسکے اوس جوان نے کہ یہ عمر تیری تھی کہ پوری ہو چکی اور مین ملک الموت

ہون اور مین ہی تھا وہ عورت کہ آئی تھی تیرے پاس حکم کیا ہی مجکو اللہ نے تیری روح کے قبض کرنیکا اس مکان مین پھر لیجا نیکا مجکو

طرف اوسکی جنت کے کہا ابن عباس نے پس اسمین اوتری ہی یہ آیت وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اور روایت ہی ابن عمر

کہ انہون نے پیا ٹھنڈا پانی پھر روئے پس کہا گیا کہ کس چیز نے رولایا تمکو کہا انہون نے کہ یاد کی مینے یہ آیت کتاب اللہ کی وَحِيْلَ

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ پس جانا مینے کہ دوزخی نہین چاہین گے مگر پانی ٹھنڈا اور تحقیق فرمایا ہی اللہ تعالی نے اَفِيْضُوْا

عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ کہا بچاؤ تم اپنے تئین شک

وریب سے اسلیے کہ جو مریگا شک پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور جو مریگا یقین پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا * معالم در منثور

سُوْرَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ ہی اسلیے کہ اول ہی سورت مین ذکر ملائکہ کا آیا ہی اور سورۂ فاطر بھی کہتے ہین واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر کے

ابتدا مین اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسکی پینتالیس اور کلمات اسکے سات سو ستتر اور حروف اسکے تین ہزار ایک سو تیس ۳۱۳۰

اور رکوع اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورۂ فرقان کے ہی اور اسکو بعد سورہ سبا کے اسلیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے

شروع ہوتی ہی اور یہ بھی اور دونون کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہی کہ دونون مقدار مین قریب قریب ہین اور بعضون نے کہا کہ ابتدا

سورۂ فاطر جو حمد کر ہوئی اسکو مناسبت ہی اوپر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ الخ سے کہ کافرون

کی خرابی و تباہی جب اوس سورت کے اخیر مین مذکور ہو چکی تو گویا اسکی ابتدا مین اوسپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغمبر بنانے والا اونکو صاحب

بازوون کا دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہی پیدایش مین جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہی * **فتح** *

سب خوبی اللہ کو ہی جسنے بنا نکالے آسمان و زمین جسنے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور

چار چار بڑھاتا ہی پیدایش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی * **تفسیر** * بڑھاتا ہی یعنی چار سے زیادہ پر ہین بعضون کے

جملہ عبارت کچھہ سو یہ ہین ✽ مو ✽ اللہ تعالی نے حمد کی اپنی ذات پاک کی از راہ تعلیم تعظیم کے اور فاطر السموات کے معنی یہ ہین پہل پیدا کرنے والا آسمانون کا کہ ویسے پہلے نہین پیدا کیے گئے تھے اوس سے پہلے کہا ابن عباس نے کہ نہین جانتا تھا مین معنی فاطر السموات والارض کے یہان تک کہ جھگڑتے آئے میرے پاس دو اعرابی ایک کنوین کے مقدمے مین پس کہا ایک نے اونمین سے انا فطرتہا یعنی مینے بنایا ہی اسکو پہلے پہل اور فرشتون کے پیغمبر بنانے سے مرادیہ ہی کہ وحی لاتے ہین انبیا علیہم السلام کے پاس اور صاحب بازوون کا دو دو الخ یعنی ملائکہ مین سے ایک جماعت ہی ہر ایک کے اونمین سے دو دو بازو ہین اور ایک جماعت ہی کہ انکے تین تین بازو ہین اور شاید کہ تیسرا بازو پشت پر ہو درمیان مین دونون بازوون کے کہ بڑھاتا ہو اون دونون کی قوت اور ایک جماعت ہی کہ انکے چار چار بازو ہین اور مراد ان عددون سے تعدد بازوون کا ہی حصر نہین ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جبرئیل ع کے چھہ سو بازو ہین اور بقول قتادہ اور مقاتل کے یزید فی الخلق ما یشاء سے مراد یہی زیادتی بازوون کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے یہ کہ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش بازوون وغیرہ کے جو کچھہ چاہتا ہی پس آیت مطلق ہے کہ شامل ہی ہر زیادتی کو پیدایش مین مانند طول قد اور اعتدال صورت اور تیزی کے عقل مین اور فصاحت کے زبان مین اور محبت کے بیچ قلوب مومنین کے اور مانند انکے اور بعضون نے کہا کہ مراد زیادتی سے پیدایش مین صورت حسین ہی اور آواز خوش اور بال اچھے اور نمکینی آنکھون مین ✽ ف ✽ بحر ✽

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو کچھہ کہ کھولدیوے خدا واسطے لوگون کے رحمت سے پس کوئی بند کرنے والا نہین ہی اوسکو اور جو کچھہ کہ بند کرے پس کوئی کھولنے والا نہین ہی اوسکو بعد اوسکے یعنی بغیر اوسکے اور وہ ہی غالب باحکمت ✽ فتح ✽ جو کھولدے اللہ لوگون پر کچھہ مہر تو کوئی نہین اوسکو روکنے والا اور جو روک رکھے تو کوئی نہین اوسکو بھیجنے والا اوسکے سوا اور وہی ہی زبردست حکمتون والا ✽ مو ✽ تفسیر ✽ رحمت سے مراد ہی رزق یا مینہہ یا صحت یا غیر انکے اور انعامات پس کوئی بند کرنے والا نہین یعنی کوئی نہین بند کرسکتا اوسکو بعد اوسکے یعنی بعد روکنے اوسکے کے اور معاذ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا ہمیشہ ہی ہاتھہ اللہ کا پھیلا یا گیا اس امت پر جبتک کہ نہ نرمی کرین نیک اونکے ساتھہ بدون اونکے کے اور نہ تعظیم کرین نیک اونکے بدکارون اونکے کی اور نہ مدد کرین قاری اونکے امراء اونکے کی اللہ تعالی کے گناہ پر پس جب کرین یہ کھینچ لیتا ہی اللہ تعالی ہاتھہ اپنا اونسے اور مغیرہ بن شعبہ سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے ہر نماز کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور روایت کی ابن منذر نے عامر بن عبد القیس سے کہ کہا چار آیتین ہین کتاب اللہ سے جب پڑھتا ہون مین اونکو پس نہین پروا کرتا مین اوس حالت کی کہ صبح کرتا ہون اوپر اور شام کرتا ہون مین یعنے کیسی ہی حالت گذرے مجھے کچھہ پروا نہین ہوتی بہرحال خوش رہتا ہون مین اونکے مضمون کو دیکھہ کر ایک تو یہ آیت ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اور دوسری یہ ہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور تیسری یہ ہی سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا اور چوتھی یہ ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور وہ ہی غالب قادر کھولنے اور روک رکھنے پر اور باحکمت ایسا کہ کھولتا اور روکتا ہی اوس چیز کو کہ مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکے کھولنے اور روک رکھنے کو ✽ ف ✽ معا

درمنثور ✽ تنبیہ ✽ بھائیون سوچو تو سہی یہان سے صاف ہی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کی بھلائی برائی کو

کوئی بزرگ نہیں سکتا اور اوسکے سوا کوئی مالک نفع و ضرر کا نہیں ہی اسوقت سکو بعضے مرد جاہل اور اکثر عورتین کہ ہین ہیبات کہ دل ان
مین پھیلا ہو جسے لگتے ہین کہ ہین کام آتے ہی سوا اللہ کے اور رسول کی نذرین ماننے ہین کی کی کے نام پر بکرے وغیرہ ذبح کرتے ہین یا
دو دو باتے ہین بزرگون کی قبرون پر جا کر کیا کیا خرافات کرتے ہین کہ حاجتین انسے مانگتے ہین نالکی منتیان کرتے ہین چلے باندھتے ہین تعشین
چڑھاتے ہین بہانی ہر حال کو پیرون فقیرون کے طوق دیتے ہین کوئی سید جلال بخاری کے کونڈے کرتے ہین اس نیت سے کہ برس دن
تک پیر اس بین ہین بکے بعضے صحنک کرتے ہین شادی مین کہ اس سے بچے جیولین گے بعضے گنج بھرتے ہین بچون کی سلامتی کے بعضے فقیر
وچپک بناتے ہین ماموں کے محرم مین بعضے چوٹیان لکھتے ہین کسی بزرگ کے نام کی بعضے بدھی بیڑی پہناتے ہین بچے جینے کے لیے
انہین بچا ہونے کے وقت بر بڑ بڑون کے پیسے اوٹھاتے ہین کہ بچا بچہ سلامتی سے اور کھین کو کوئی بچا خانے کے پرچھاوین سے بچانا
کہ کچھ ضرر نہ پہونچے اور شادی غمی وغیرہ مین کیا کیا خرافات کرتے ہین کہان تک لکھیے ساری باتین وہمیات و جہلیات اور شرک کی
باتین ہین مسلمانون کو ہرگز ضرور ہی انسے بچنا افسوس ہی کہ مسلمان کہلاوین اور کام مشرکون کے کرین اسے ہین مومن رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور اتباع کرین کنہیا بھوانی والون کا تمھین تو چاہیے کہ ہر امر مین رجوع اللہ ہی کی طرف کرو اور اوسی سے مدد چاہو
ہر کام مین ہر گز کسیکو حاجت روا اور مشکل کشا نجانو کوئی کچھ نہین کر سکتا سوا اوسکے اور جو بات کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شریعت مین ٹھکانا اوسکا ڈھونڈھو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سوار تھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن
پس فرمایا آپ نے کہ ای لڑکے اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ
اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰۤى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ
قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰۤى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ
الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ یعنی نگاہ رکھ حق اللہ تعالیٰ کا محفوظ رکھے گا تجکو نگاہ رکھ اللہ کو اور مراقب رہ پاویگا اوسکو سامنے
اپنے اور جب تو مانگا چاہے کچھ تو اسی سے مانگ اور جب تو مدد مانگا چاہے تو مدد مانگ اسی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر
جمع ہو وین نفع پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہی اللہ نے تیرے لیے
اور اگر جمع ہون ضرر پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین ضرر پونہچا دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہی اللہ نے تجھپر
اوٹھائے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے انتہی بھلا خیال تو کرو کہ اللہ جا بجا یہی فرماتے کہ سوائے میرے تمھارا کوئی کچھ نہین کر سکتا
اوسکا رسول پیارا یہ کچھ فرماوے اور پھر تم نفع و ضرر اپنا اورون سے ڈھونڈھتے پھرو جاگو خواب غفلت سے اور اپنے مولی سے دل
لگاؤ اور اوسکے حبیب کی پیروی اختیار کرو تا قیامت مین شرمندگی نہ اوٹھاؤ آگے تم جانو تمھارا کام **شعر** ہمارا کام کہدینا تھا یارو

اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ✤

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

ای لوگون یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے پر کیا کوئی پیدا کرنے والا ہی سوائے خدا کے روزی دیتا ہی تمکو جانب آسمان و زمین سے نہین ہی
کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو ✤ **ف** ✤ ای لوگون یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر کوئی ہی بنانے والا اللہ کے
سوائے روزی دیتا تمکو آسمان و زمین سے کوئی حاکم نہین مگر وہ پھر کہان سے اولٹے جاتے ہو ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ یاد کرو یعنی
ساتھ زبان اور دل کے نعمت اللہ کی اور وہ وہ ہی کہ جسکا بیان اوپر گذرا پھیلانا زمین کا مانند فرش کے اور بلند کر کھڑا کرنا آسمان کا

بغیر ستونون کے اور بھیجنا رسولون کا واسطے بیان کرنے راہ حق کے اور زیادتی پیدائش مین اور کھولنا رزق کے دروازون کا بھر
اگا دیا اور پھر نعمتون سے اور وہ یگا ہونا اسم کا ہی ساتھ قول اپنے کے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور رزق آسمان کی طرف سے سبب
برسانے مینہ کے ہی اور زمین سے ساتھ انواع نبات کے اور کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی اس کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو توحید سے طرف شرک کے ۔ مل

وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو پس تحقیق ساتھ جھوٹ کے نسبت کیے گئے ہین پیغمبر پہلے تجسے اور طرف خدا کے پھیرے جاتے
ہین سب کام ۔ فتح ۔ اور اگر تجکو جھٹلاوین تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجسے پہلے اور اللہ تک پہونچتے ہین سب کام ۔ موضح
تفسیر ۔ ہین تنبیہ کی اللہ تعالی نے قریش پر بسبب نہ ماننے اونکے اللہ کی آیتون کو اور بسبب جھٹلانے اونکے آیتونکو
اور تسلی دی اپنے رسول کو کہ یہ معاملہ جھٹلانے کا کچھ تمھارے ہی ساتھ نہین ہوا ہی بلکہ اگلی امتون نے بھی رسولون کو جھٹلایا ہی
اور اونھون نے صبر کیا ہی اور فتحیاب ہوئے ہین تم بھی صبر کر فتحیاب ہوگے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یہ کلام
شامل ہی اوپر وعدہ و وعید کے کہ سب امور آخرت مین اوسی کی طرف رجوع ہووینگے اور ہر ایک مکذب اور مکذب کو جزا و سزا دیگا ۔ مل

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ○

ای لوگون تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ بعث و جزا کے حق ہی یعنی ہونے والا ہی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو
بہ نسبت خدا کے شیطان فریب دینے والا ۔ فتح ۔ ای لوگون بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی سو نہ بہکاوے تمکو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے
تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ فریب نہ دے تمکو دنیا اور غافل نہ کرے تمکو فائدہ اوٹھانا اور لذت حاصل کرنی
ساتھ منافع دنیا کے عمل آخرت سے اور طلب کرنے اوس چیز کے سے کہ اللہ کے پاس ہی اور فریب نہ دے تمکو شیطان اسلیے کہ وہ ڈالتا
ہی تمھارے دل مین جھوٹی آرزوئین اور کہتا ہی کہ اللہ بے پروا ہی تیری عبادت سے اور تیرے عذاب کرنے سے ۔ مل ۔ تنبیہ
سچ ہی اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت ہی الگ کر رکھا ہی اچھے اچھے لوگ انکے مکر و فریب سے لرزان ترسان رہتے تھے
چنانچہ ایک عابد رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ اپنی مناجات مین یون دعا کیا کرتے تھے إِلٰهِي طُولُ الْأَمَلِ غَرَّنِي ۔ وَحُبُّ الدُّنْيَا
أَهْلَكَنِي ۔ وَالشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ أَضَلَّنِي ۔ وَالنَّفْسُ الْأَمَّارَةُ بِالسُّوءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِي ۔ وَقَرِينُ السُّوءِ عَلَى
الْمَعْصِيَةِ أَعَانَنِي ۔ فَأَغِثْنِي يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ ۔ فَإِنْ لَمْ تَرْحَمْنِي فَمَنْ ذَا الَّذِي يَرْحَمُنِي غَيْرُكَ ۔
سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود مقبول الٰہی ہونے کے ایسا اپنے تئین جانتے تھے اور لرزان و ترسان رہتے تھے نہین
کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چٹھی لکھوالی کہ سب کچھ اپنے حق مین مباح سمجھنے لگے یعنی بعضے مولوی تو تاویلات
باطلہ کر کر بہت سی حرام چیزون کو مباح سمجھتے ہین اور بعضے فقیر باقتضائے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزون کو اپنے لیے روا جانتے ہین
کہ سب کچھ ہمارے ہی لیے پیدا ہوا ہی جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون حقہ چرس کھایا پیا کرو بھنگ بوزہ ڈھولک ستار سے
عرفان حاصل کرو عیاذًا باللہ یہ حقیقت مین تابع نفس امارہ کے ہو رہے ہین اور بدنام مولوی گری اور فقیری کو بدنام کیا ہی اَللّٰهُمَّ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہین مثنوی ای بسا ابلیس آدم روی ہست ۔ پس بہر دستے نباید
داد دست ۔ کار شیطان میکند نامش ولی ۔ گر ولی اینست لعنت بر ولی ۔ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ نے کسی بزرگ کی نقل لکھی
ہی کہ اونھون نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال بیٹھا ہی اونھون نے کہا ای ملعون تجکو ایسی فراغت کہان سے حاصل ہوئی اوسنے
کہا کہ علما اسوقت کے میرے خلیفہ ہین گمراہ کرنے کے لیے مجھے حاجت نہین کسیکے گمراہ کرنے کی ۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہی پس دشمن پکڑو اوسکو سوائے اسکے نہین کہ وہ بلاتا ہی اپنے تابعون کو تا ہوون اہل دوزخ **فتح** تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہی سو تم بھی سمجھو اوسکو دشمن وہ تو بلاتا ہی اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہوویں دوزخ والون مین **مو** **تفسیر** دشمن ہی یعنی ظاہر العداوت کیا تمہارے باپ کے ساتھ جو کچھ کہ کیا اور تم معاملہ کرتے ہو اوس سے اوسکا سا کہ جنکو علم نہو اوسکے حال کا پس پکڑو اوسکو دشمن اپنے عقائد مین اور افعال مین اور ہرگز نہ پائی جاوے تمسے مگر وہ چیز کہ دلالت کرے اوسکی دشمنی پر بیچ باطن و ظاہر تمہارے کے پھر بیان فرمایا پوشیدہ مکر کو اوسکا اور نسبت خطاکی کی اونکو کہ اتباع کیا ہی اوسکا بطمع کہ غرض اوسکی اپنی جماعت کے بلانے مین یہ ہی کہ ہو جاویں اونکو ہلاکت کی جگہ مین ساتھ قول اپنے کے انما یدعوا حزبہ الخ یعنی قول دیا رد وہ پس بنا کیا تمام امر کو ایمان پر اور اوسکے ترک پر پس فرمایا **مد**

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی عذاب سخت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اونکے لیے ہی بخشش اور ثواب بڑا **فتح** جو منکر ہوئے اونکو سخت مار ہی اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا **مو** **تفسیر** وہ لوگ کہ کافر ہوئے الخ یعنی پس جسنے اطاعت کی اوسکی جس وقت کہ پکارا اوسنے پس اوسکے لیے عذاب سخت ہی اسلیے کہ ہوا اوسکے حزب یعنی تابعدارون سے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے الخ یعنی اور نہ اطاعت کی اوسکی اور نہ ہوئے اوسکے حزب سے بلکہ دشمنی رکھی اوس سے اونکے لیے مغفرت ہی اور اجر بڑا واسطے بڑا جہاد کرنے اونکے کے اور جبکہ ذکر کیا دونون فریق کا فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو **مد**

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا مثل مومن صالح کے ہی پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہی جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہے پس چاہیے کہ ہلاک نہو نفس تیرا اوپر اونکے از روے حسرت کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین **فتح** بھلا ایک شخص جو بھلی سمجھائی اوسکی برائی کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہی جسکو چاہے اور سمجھاتا ہی جسکو چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے اونپر پچتا پچتا کر اللہ کو معلوم ہی جو کرتے ہین **مو** **تفسیر** تقدیر اسکی یہ ہی کہ کیا وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس اوسکو اچھا دیکھا بسبب آراستہ کر دکھانے شیطان کے مانند اوسکے ہی کہ نہین آراستہ کیا گیا اوسکے لیے پس گویا کہ آنحضرت صلعم نے کہا لا یعنی برابر نہین اوسپر فرمایا اللہ تعالی نے فان اللہ یضل الخ **مد** یعنی کافر فاسق مانند مومن اور صالح کے نہین ہین اور نزول اس آیت کا بیچ حق ابو جہل اور اور اہل مکہ کے مشرکون کے ہی کہ شرک کو اچھا جانتے تھے اور بقولے بیچ حق خوارج اور بدعتیون کے ہی اور حسرت کہتے ہین شدت غم کو اوپر فوت ہونے کسی امر کے اور معنی یہ ہین کہ نہ غم کر تو بسبب کفر اونکے کے اور ہلاک اونکے کے اگر ایمان نہ لاوے اور اللہ جانتا ہی الخ یہ وعید ہی اونکے لیے ساتھ عذاب کے اوپر افعال بد اونکے کے **مد** **معا** **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کافرون کا کام ہی اور یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا کہ جو کوئی حرام قطعی کو حلال جانے اور حلال قطعی کو حرام وہ کافر ہو جاتا ہی پس مومن کو چاہیے کہ برے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اوسکو اور اچھا کام کر کر خوش ہو کہ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت ایمان کی فرمایا ہی ابو امامہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی علامت صحت ایمان کی

[illegible] ... جان تیری ... [illegible]

[illegible] ... کہا ہے ... اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible]

[illegible] ... کسی شخص ... [illegible]

[illegible] ... کسی چیز کو یا کسی شخص کو ... [illegible]

اوسکی ... [illegible] ... اب ... وہان کے کفار کی ... [illegible]

[illegible] ... عزت ... اور ... جانتے ہین ... کے بعد ... [illegible]

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝

اور اللہ وہی ہے کہ بھیجین ہوائین پس اوٹھایا اون ہواؤن نے ابر کو پس رواں کیا ہمنے ابر کو طرف شہر مردہ کے یعنی خشک سے کہ نہو روئیدگی اوسمین پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوس ابر کے زمین کو بعد مردہ ہونے اوسکے کے یعنی خشک ہونے اوسکے کے یعنی اوگائی ہمنے اوسمین زراعت وگھانس اسی طرح ہوگا اوٹھنا مردون کا ۔ **فتح** ۔ اور اللہ ہی ہے جسنے چلائین ہین باوین پھر اوبھارتیان ہین بدلی پھر ہانک لے گئے ہم ایک مرگئے دیس کو پھر جلائی ہمنے اوس سے زمین اوسکے مرگئے پیچھے اسیطرح ہو جی اوٹھنا ۔ **مو** ۔ **تفسیر** ۔ یعنی مثل زندہ کرنے زمین خشک کے اوٹھنا اموات کا ہوگا قبرون سے کہا گیا ہی کہ زندہ کریگا اللہ خلق کو ساتھ ایک پانی کے کہ بھیجیگا اوسکو عرش کے نیچے سے کہ اوسمین تاثیر منی کی ہوگی اوگاویگا اوس سے اجساد خلق کے ۔ **مد** ۔

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ
السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝

جو کوئی چاہے عزت پس واسطے خدا کے ہی عزت ساری طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہی اوسکو خدا اور جو لوگ کہ اندیشہ کرتے ہین فتنے واسطے اونکے عذاب ہی سخت یعنی آخرت مین اور بد اندیشی اونکی وہی نابود ہوگی ۔ **فتح** ۔ جسکو چاہیے عزت تو اللہ کی ہی عزت ساری اوسکی طرف چڑھتا ہی کلام ستھرا اور کام نیک اوسکو اوٹھا لیتا ہی اور جو لوگ داؤ مین ہین برائیون کے اونکو سخت مار ہی اور اونکا داؤ ہی ٹوٹے گا ۔ **تفسیر** ۔ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہی تمھارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہین جب اپنی حد کو پہنچین گے تب ہی کا پر غلبہ کرینگے کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ۔ **مو** ۔ کہا فراء نے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ جانے کہ کسکے لیے عزت ہی پس اللہ ہی کے لیے عزت ہی ساری اور کہا قتادہ نے کہ جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے بسبب طاعت اوسکی کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ جو کوئی چاہتا ہو مال پس مال واسطے فلانے کے ہی یعنی پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اوسکے پاس سے ۔ **معالم** ۔ یعنی ساری عزت خاص کی گئی ہی ساتھ اللہ کے عزت دنیا کی اور عزت آخرت کی اور کافر عزت طلب کرتے تھے ساتھ بتون کے جیسے کہ فرمایا وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا اور منافق عزت طلب کرتے تھے ساتھ مشرکون کے جیسے کہ فرمایا

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝

پس بیان کیا کہ نہین ہی عزت مگر واسطے اللہ کے اور معنی یہ کہ پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے اور مانند اسکے ہی کہنا تیرا اوسکو کہ چاہے نصیحت وہ نزدیک نیکون کے ہی مراد یہ ہی کہ پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اونکے پاس سے اور حدیث مین ہی کہ تحقیق پروردگار تمھارا فرماتا ہی ہر روز أَنَا الْعَزِيزُ فَمَنْ أَرَادَ عِزَّ الدَّارَيْنِ فَلْيُطِعِ الْعَزِيزَ یعنی مین عزیز ہون پس

[illegible] عزت [illegible] چاہیے کہ اطاعت کرے خدا تعالیٰ کی [illegible] کہ ایمان و دولت کہ ہر کوئی نعمت ہین
[illegible] بہت ہی معلوم کہ دنیا کی عزت سبب طلب کیجاتی ہی عزت وہ ایمان ہی اور عمل صالح ساتھ قول [illegible] کے
الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی [illegible] محل القبول یعنی طرف جگہ قبول اور رضا کے چڑھتے ہین آور جب [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] کیجاتی ہی ساتھ رفعت اور صعود کے یا معنی الیہ کے ہین الی حیث لا ینفذ فیہ [illegible]
[illegible] الطیب [illegible] کہ نہین [illegible] ہی [illegible] مگر حکم اللہ کا اور کلم الطیب کلمے توحید کے ہین یعنی لا الٰہ الا اللہ
عمل صالح عبادت خالص ہی یعنی اور عمل صالح بلند کرتے ہین اونکو کلمے طیب پس اوٹھانے والے کلمے طیب [illegible] عمل اسلیے کہ قبول
[illegible] عمل گر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین یعنی اوٹھاتا ہی عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اسلیے کہ [illegible] عمل صالح کے
نافع نہین ہی یہ قول ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور اکثر مفسرون کا ہی پس ضمیر یرفعہ کی راجع ہوگی طرف کلم الطیب کے اور کہا ہی
علما نے کہ ایمان ساتھ تمنی اور تحلی کے نہین ہی لیکن ساتھ اوس چیز کے ہی کہ سینون مین جگہ پکڑی ہو اور اعمال تصدیق اوسکی کرین پس
جو کوئی اعتقاد حق اور نیک رکھے اور عمل غیر صالح کرے مردود خدا کا ہو شعر تعصی الاله و انت تظہر حبہ + ھذا
لعمری فی القیاس بدیع + لو کان حبک صادقا لاطعتہ + ان المحب لمن یحب مطیع + اور حدیث
شریف مین ہی الکیس من دان نفسہ و عمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا و تمنی
علی اللہ یعنی دانا وہ شخص ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے
نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو کرے اللہ پر کہ وہ غفور رحیم ہی بخشدیگا اور کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا کہ دنیا بمنزلے دریا کے ہی
اور ہم لوگ بمنزلے مسافرون کے ہین اور تقوی خدا کا بمنزلے کشتی کے ہی اور آخرت بمنزلے کنارے کے ہی جسنے تقوی نکیا وہ ڈوبا اور
بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائے فرائض خدا کا ہی پس جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے
بجا نلاوے خدا رد کرتا ہی اوسکے کلام کو اوپر عمل اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہی لا یقبل اللہ قولا الا بالعمل ولا
قول ولا عملا الا بالنیۃ اور اسی لیے اخلاص عمل مین واجب ہی اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہی اور اوٹھایا گیا
عمل ہی یعنی عمل صالح اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل موقوف ہی اوٹھانے پر اور کلم الطیب پہنچتے
ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہی عامل کو اور بزرگ کرتا ہی اوسکو یعنی جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ کرے
عمل صالح پس تحقیق عمل صالح ایسی چیز ہی کہ بلند قدر کرتا ہی بندے کو اور بعضون کے نزدیک کلم طیب سے مراد ہی سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جب بیان کرتا ہون مین تمسے کوئی حدیث تو خبر دیتا
ہون مین تمکو اوسکے مصداق کی کتاب اللہ سے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہی پانچ کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ
الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ مگر کہ لیتا ہی اونکو فرشتہ پس رکھتا ہی اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنی کمال احتیاط سے کھتا
ہی اور لے چڑھتا ہی اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہی ساتھ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین واسطے
کہنے والے اونکے کے یہان تک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتھ اونکے ذات اللہ تعالی کی یعنی اونکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے
ہین تا رحمت و خوشنودی اوسکی پڑھنے والے پر متوجہ ہو انتہی اور مصداق اسکی کتاب اللہ عزوجل سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی الیہ
یصعد الکلم الطیب قتادہ سے ہی کہ مراد الیہ یصعد الکلم الطیب سے یہ ہی کہ قبول کرتا ہی کلمہ طیب کہا سفیان
بن عیینہ نے العمل الصالح ہو الاخلاص [illegible] ہی یعنی اخلاص سبب قبول ہونے خیرات کا ہی قسم اقوال و افعال سے دلیل اسکی قول

اجر ہی وہ کلمہ طیب ہے اور وہ جو عمل صالح ہے وہ اوسکو ... وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ پس اچھی بات نیک عمل کے ساتھ اوپر چڑھتی ہے اور عمل صالح کا ذکر کیا اور نہیں کیا اسکو تو

کہا بعضون نے بیچ تفسیر وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ کے یعنی عمل کرتے ہین بُرے آور کہا مقاتل نے یعنی شرک کرتے ہین اور

کہا ابو العالیہ نے کہ مراد مکر قریش کا ہی ساتھ آنحضرت کے کہ دار الندوہ میں جمع ہو کر آنحضرت کے حق میں مشورہ حبس او قتل او اخراج

کا کیا تھا جیسے کہ فرمایا الله تعالی نے سورۂ انفال میں وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ اور کہا مجاہد نے

اور شہر بن حوشب نے مراد ریا کار ہین واسطے انکے ہے عذاب شدید ہوگا اور وَمَكْرُ أُولَئِكَ هُوَ يَبُورُ کے معنی یہ ہین کہ اونہین کا

مکر باطل ہوا یعنی مکر الله کا ساتھ انکے جس وقت کہ نکالا اونکو مکے سے اور قتل کیا انکو اور حبس کیا اونکو بدر کے کنوئین مین پس اوپر

ساتھ مکر کے اونکے اور ثابت کیا انکے حق میں قول اپنا وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ اور قول اپنا وَلَا يَحِيقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ یعنی نہین اوترتا ہی مکر برا مگر مکر کرنے والے پر اور اگر الَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ سے ریا کار

مراد ہون جیسے کہ مجاہد نے کہا تو معنی یبور کے یہ ہونگے کہ وہ کیا ہوا اونکا باطل ہوگا کچھ ثواب آخرت مین نہین پانے کے **فصل**

معالم منثور وغیرہ **تنبیہ** اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوا کہ سراسر عزت دارین الله تعالی کی طاعت مین

ہی اور ایمان اور عمل صالح سے مقبول خدا کا ہوتا ہی اور رتبہ اوسکا بڑھتا ہی حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب

طلب کی جنت اور خوب بھاگا آگ سے اول اون چھ مین کی یہ ہی کہ پہچانا الله کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس

نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس چھوڑ دیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا

اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے انتہی اور یحیی بن معاذ سے ہی کہ اونھون نے کہا اپنی مناجات مین یا الہی نہین خوش

لگتی رات مگر ساتھ مناجات تیری کے اور نہین خوش آتا دن مگر ساتھ طاعت تیری کے اور نہین خوش لگے گی جنت مگر ساتھ

غفران تیرے کے اور نہین خوش آتی دنیا مگر ساتھ ذکر تیرے کے اور نہین خوش لگے گی آخرت مگر ساتھ عفو تیرے کے **منبہات**

پھر آگے الله تعالی فرماتا ہی کہ اے بندو تم ہماری طاعت سے کیونکر مونہہ موڑتے ہو باوجود حاصل ہونے عزت کے اوسمین بھلا تم

اپنی حقیقت اور ہمارا رتبہ اور احسان تو دیکھو بنسبت سلیقے کہ

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

اور الله نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو خاک سے پھر پیدا کیا تمکو یعنی آدم کی نسل کو نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑے مرد و زن

اور نہین اوٹھاتی پیٹ مین کوئی عورت اور نہ جنتی ہی مگر ساتھ علم اوسکے کے اور نہین زندگانی دیا جاتا ہی کوئی دراز عمر اور نہ کم کیا جاتا

ہی اوسکی عمر مین سے مگر کہ ثبت ہی کتاب مین تحقیق یہ کام الله پر آسان ہی **فتح** اور الله نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے

پھر بنائے جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہی بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہی کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہی

کسیکی عمر مگر لکھا ہی کتاب مین یہ الله پر آسان ہی **تفسیر** یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہی جیسے آدم کا بنا **مو** کتاب سے

لوح محفوظ ہی یا قسمت نامہ انسان کا اور اگر کوئی کہے کہ انسان یا تو معمر یعنی دراز عمر ہوتا ہی یا کوتاہ عمر پس اوسکی عمر مین گھٹنا

بڑھنا محال ہی پس کیونکر صحیح ہو قول الله تعالی کا وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ تو جواب اسکا یہ ہی کہ تاویل

اسکی یہ ہی کہ ایک کی عمر گھٹتی بڑھتی مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کی عمر زیادہ ہوتی ہی ایک کی کم یہ سب لکھا ہوا ہی کہ فلانا دراز عمر ہوگا اور فلانا کوتاہ

عمر اسمین کمی یا زیادتی نہین ہونے کی بس ویسا ہی ہوتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ جیسے کہا کرتے ہین لَا يُثِيبُ اللَّهُ عَبْدًا وَلَا يُعَاقِبُ

[illegible] ہیں [illegible] جب [illegible] عمر [illegible]

[illegible] آیت [illegible] ہے [illegible] عمر کی

[illegible] یہان تک کہ اخیر عمر ادسکی [illegible]

[illegible] ہے ایک [illegible] کا حال [illegible] اللہ تعالی [illegible]

اور [illegible] بیچ تغیر ولا ینقص میں یا ہو کے کہا ہو ان بیچ نقصان کے [illegible] ہے کہ

ہو کہ [illegible] پہلے سالہا برس [illegible] اور کہا کعب احبار نے [illegible]

عمر کی اگر دعا کرے عمر اپنے رب سے یہ کہ تاخیر کرے اوسکی اجل میں [illegible] اخیر جتا ہیں لوگون نے کہا اوسنے کہ اللہ عزوجل

فرماتا ہے فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس کہا کعب نے کہ یہ مذکور ہو موت کا

کہ جب اجل آوے اور اس سے پہلے اسکے پس جائز ہے کہ زیادہ کیا جاوے عمر اور ناقص کیا جاوے اور پڑہی یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ الخ

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں دو بھائی بادشاہ تھے دو شہروں میں

ایک اون دونون میں سے سلوک کرتا تھا ناتے دارون سے اور عدل کرتا تھا رعیت پر اور دوسرا بدسلوک ناتے دارون سے اور

ظالم بنسبت رعیت کے تھا اور انکے عصر میں ایک نبی علیہ السلام تھے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اس نیک کی عمر میں سے

تین برس باقی رہے ہیں اور اوس بد کی عمر میں سے تیس برس پس خبر دی نبی نے دونون کی رعیت کو پس اس سے دونون کی رعیت

غمگین ہوئی پس تفرقہ کی اونہون نے درمیان ماؤن کے اور بچون کے اور چھوڑ دیا کھانا پینا اور نکلے جنگل کی طرف دعا کرتے ہوئے

اللہ سے کہ یا اللہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ عادل کے اور دفع کر ہمسے ظالم کو پس تین دن تک جنگل میں رہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکے

نبی کو یہ کہ خبر دے میرے بندون کو کہ میں نے رحم کیا اونپر اور قبول کی دعا اونکی پس مقرر کی میں نے مابقی عمر اس نیک کی واسطے اوس ظالم کے

اور مابقی عمر ظالم کی اوس نیک کار کے لیے پس پھرے وہ اپنے گھرون کی طرف اور مرا وہ ظالم تین برس کے بعد اور باقی رہا عادل

اون میں تیس برس پھر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا

فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اور یہ یعنی لکھ رکھنا اسکا یا زیادتی عمر کی اور نقصان اوسکا اللہ پر سہل ہے **معا**

درمنثور تنبیہ تحقیق محققین کی یہ ہے کہ تقدیرین دو ہین ایک معلق اور دوسری مبرم معلق مین تغیر وتبدل

ہوتی ہے اور مبرم میں نہیں پس جہان کمی زیادتی آئی ہے وہ باعتبار معلق کے ہے اور جہان نہ ہونا کمی زیادتی کا آیا ہے وہ باعتبار مبرم کے

ہے پس کچھ تعارض نہ رہا آیات وروایات مذکورہ میں ۞

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور برابر نہیں ہوتے یعنی یکسان نہیں ہوتے ہین بسبب اختلاط کے دو دریا یہ ایک شیرین ہے بیچ نہایت شیرینی کے ہے خوشگوار ہے پانی اوسکا

اور وہ دوسرا شور مائل تلخی ہے اور ہر ایک سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکھتا ہے تو کشتیون کو دریا

میں پھاڑنے والیاں پانی کو تاکہ روزی طلب کرو اوسکے فضل سے اور تاکہ تم شکر کرو **فتح** اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے

پیاس بجھاتا ہے پینے میں رچتا اور یہ کھاری کڑوا اور دونون میں سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جسکو پہنتے ہو اور

تو دیکھے جہازون میں چلتے ہین پھاڑتے تا تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو **تفسیر** یعنی کفر اور اسلام برابر نہیں

خدا کو مغلوب نہیں ہوتا اگر ہم کو دونوں سے فائدہ ملیگا مسلمانوں سے قوت ہم اور بحیرہ تہم کی جیسے جیسے چیزین کو اسی طرح ثابت ہیں تمہاری
ضعیف ہیں ہیون سے کھاتا ہی یعنی مچھلی اور گوشت نمکین ہوگا اور جواہر اکثر کھاری ہے اور ہمی میٹھے سے جو ہر نکالا اسلام جسے پہنو
بہا جواہر تو ایسا مردون کو حرام ہیں **موضح** روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابی جعفر سے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے تھے کپڑا نیا تو فرماتے الحمد للہ الذی جعل لی ما اتجمل بہ
[illegible]

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ

داخل کرتا ہی رات کو دن میں اور داخل کرتا ہی دن کو رات میں اور رام یعنی تابع کیا آفتاب کو اور چاند کو ہر ایک چلتے ہیں وقت مقرر تک یعنی
روز قیامت کے منقطع ہوگا چلنا انکا یہ خدا پروردگار تمہارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی اور جنکو پکارتے ہو سوا اوسکے نہیں ہیں مالک
نہیں مقدار پوست کھجور کی گٹھلی کے **فتح** رات پیٹھا تا ہی دن میں اور دن پیٹھا تا ہی رات میں اور کام لگایا سورج اور چاند ہر ایک
چلتا ہی ایک ٹھہرے وعدے پر یہ اللہ ہی تمہارا رب اوسی کی بادشاہی ہی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوائے مالک نہیں ایک چھلکے کے **تفسیر**
یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہی کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی ہی زیر و زبر نہیں ہوتی پھر اونسین سے اللہ
کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہیں اوس باریک چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہی **موضح** داخل کرتا ہی یعنی اللہ رات کو دن میں پس بڑھتا ہی
دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات میں پس وہ بڑھجاتی ہی حاصل یہ کہ داخل کرتا ہی ساعتیں ایک کی دوسرے میں یہانتک کہ ہوجاتا
ہی زیادہ اون دونوں میں سے پندرہ ساعت کا اور ناقص نو ساعت کا یہ اوسی کی قدرت کاملہ سے ہی کون کر سکتا ہی **صل**

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ

اگر پکارو تم اونکو یعنی بتون کو نہ سنینگے پکارنا تمہارا یعنی اسلیے کہ وہ جماد ہیں اور اگر بالفرض سنیں گے قبول نکرینگے کہا تمہارا
اور روز قیامت کے منکر ہوں گے شریک مقرر کرنے تمہارے سے اور نہ خبر دیگا تجکو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہی لَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيْرٍ بمنزلہ مثل کے ہی جب سخن بلیغ کہتے ہیں اور تحقیق نہایت کو پہنچاتے ہیں تو یہ کلمہ کہتے ہیں **فتح** اگر تم اونکو
پکارو سنیں نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں تو پہنچیں نہیں تمہارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمہارے شریک ٹھہرانے
سے اور کوئی نہ بتا دیگا تجکو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا **تفسیر** یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہی کہ
یہ شریک غلط ہیں **موضح** قبول نکرینگے اس لیے کہ وہ نہیں دعوی کرتے ہیں اوس چیز کا کہ دعوی کرتے ہو تم اونکے لیے یعنی
معبودیت کا اور تبری کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمہارے سے اونکو اور عبادت کرنے تمہاری کے
اونکو اور کہیں گے مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہیں تھے تم ہمکو پوجتے اور نہ خبر دیگا تجکو ای مفتون ساتھ اسباب غرور
کے جیسے کہ خبر دیتا ہی تجکو اللہ کہ جو خبردار ہی پوشیدہ امور کا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ نہیں خبر دے سکیگا تجکو کسی کام کی کوئی خبر دینے والا
کہ وہ مثل خبیر کے عالم ہو اور اسکا مراد یہ ہی کہ خبردار امور کا اللہ وہی ہی کہ جو خبر دیتا ہی تجکو حقیقت کی اور تمام خبر دینے والے اور معنی یہ ہیں
کہ یہ جو خبر دیتا ہوں میں تمکو حال بتوں کی یہ حق ہی اسلیے کہ میں خبردار ہوں ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی میں نے اوسکی **صل**
پہلے اپنی قدرت کاملہ بیان کرکے عجز بتوں کا بیان فرمایا اب آگے پھر اپنی قدرت بیان کرکے بت پرستوں پر غصہ فرماتا ہی

ثلثۃ ارباع

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ۝

اے لوگو تم ہو محتاج طرف اللہ کے اور اللہ وہی ہے بے احتیاج تعریف کیا گیا + **فتح** + اے لوگو تم ہو محتاج اسکی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب سے ہر حال میں سراہا + **مو تفسیر** + تم ہو محتاج الخ کہا ذوالنون مصری نے کہ خلق محتاج ہیں طرف اللہ کے ہر دم اور ہر خطرہ اور ہر لحظہ میں اور کیونکر نہ محتاج ہوں حال انکا یہ ہے کہ وجود انکا اوسی سے ہے اور بقا انکا اوسی سے اور وہ بے احتیاج یعنی سب چیزوں سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانوں پر اور نہیں فرمایا لوگوں کو محتاج واسطے تحقیر کے بلکہ واسطے تعریف منگے اوپر استغنا کے اور اسی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کھلانے والا اغنیا کا ہے اور ذکر کیا الحمید تاکہ دلیل ہو اسپر کہ وہ غنی نفع دینے والا ہے اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخی انعام کرنے والا ہے اوپر اسلیے کہ نہیں ہے ہر غنی دینے والا اپنے غنا سے مگر جبکہ ہو غنی سخی انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہے اور انعام کرتا ہے تو تعریف کرتے ہیں اوسکی وہ کہ جنپر انعام کرتا ہے کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے پس جسنے دعوی کیا غنا کا پردے میں کیا گیا اللہ سے اور جسنے ظاہر کیا فقر اپنا پونہچایا اوسکے فقر نے طرف اللہ تعالی کے پس لائق ہے بندے کو یہ کہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن میں طرف اوسکے اور ہو لوگوں سے انقطاع کر کر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تاکہ ہو عبودیت اوسکی خالص پس عبودیت وہی خوار جاننا ہے اپنے کو اور جھکنا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہے کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور کہا واسطی نے کہ جسنے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہیں محتاج ہوگا اور جسنے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہیں ذلیل ہوگا اور کہا حسن نے کہ بمقدار محتاجگی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہے غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہے محتاجگی میں زیادہ ہوتا ہے غنا میں اور کہا یحیی نے کہ فقر بہتر ہے واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ ذلت فقر میں ہے اور کبر غنا میں اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ تواضع اور ذلت کے بہتر ہے رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ صفت اولیا کی تین چیزیں ہیں اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز میں اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز میں اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر دریا ہے بلا کا اور ساری بلائیں اوسکی عزت ہیں + **مد تنبیہ** + چونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن میں صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہے حدیث شریف میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگ نہیں سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہاں تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہے کہ ابو ہریرہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بھونی ہوئی پس بلایا اونھوں نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھوں نے کھانے سے اور کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہیں سیر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہیں کہ جو اپنے محبوب نے کھایا آپ بھی کھایا یہ نہیں کہ پیٹ تن تن کر کھاویں اور جہان کے مزخرفات کریں اور حضرت کی پیروی کا خیال نہ رکھیں اور پھر دم محبت مارین اور حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں آپ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہیں تھا درمیان حضرت کے اور درمیان چارپائی کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپ کے پہلو میں لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا تھا اوسکا درخت خرما کا پوست تھا عرض کیا میں نے کہ اے رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپ کی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ نہیں عبادت کرتے ہیں اللہ کی پس فرمایا آپ نے کیا اسی فکر میں ہے تو اے ابن خطاب یہ قوم ہے کہ جلدی کی گئیں ہیں اونکے لیے لذتیں اونکی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا نہیں راضی ہے تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی اور بعض صحابہ سے ہے کہ کہتے ہیں شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر دکھلائے پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے
تھے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی فقیری
اختیار کر رکھا تھا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ البتہ تحقیق دیکھے ہینے ستر صحابی صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر
ہو ور ستر بند ہو یا فقط تہ بند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضا اونمین سے تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلی
تک اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے ٹخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم
ستر اوسکا اور اسی سبب سے کہ حال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا فقر تھا اجماع کیا ہی اکابر محدثین نے اور
جمہور صوفیہ ابرار نے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے حتی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی ابن عطا پر
اسی لیے کہ اونھون نے دعوی افضلیت غنا کا کیا تھا اور دعا حضرت جنید کی اونکے حق مین قبول ہوئی اور حضرت عبد القاہر ابو نجیب
سہروردی رحمہ اللہ نے آداب المریدین مین لکھا ہی کہ اگر کوئی دلیل لاوے حدیث اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى
کو اوپر فضل غنا کے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ دلیل فضل غنا کی نہین ہی بلکہ اسواسطے وہ بہتر ہی کہ وہ قریب فقر کے ہوجاتا ہی مثلاً
جس پاس سو روپئے ہین اسنے دس دیے تو دس کم ہوگئے وہ قریب فقر کے ہوگیا اور جسنے لیے وہ قریب غنا کے ہوا اور سوائے
اسکے ہاتھ دینے والے کو فضیلت ہی باعتبار نفع رسانی کے اور فقیر کو فضیلت اور بہت وجہ کر ہی اور اس مال کے ہونے سے
جو کوئی یہ سمجھے کہ مال ہوگا تو اجر آخرت اس سے حاصل کرلونگا یہ بات بہت مشکل ہی مثال اسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کو منتر سانپ کا
آتا ہو تو وہ سانپ سے کٹوائے کہ مجھے منتر آتا ہی مین تندرست ہوجاؤنگا ایسیہی اس مال کا حال ہی کہ ہاتھ لگے پر آپے مین رہنا
بڑا ہی دشوار ہی مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ✧ اور اس فقر کے سبب سے آدمی بڑا رتبہ پاتا ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مینے جنت مین پس دیکھے مینے اکثر رہنے والے اوسکے محتاج اور جھانکا مینے دوزخ مین پس دیکھی مینے
اکثر رہنے والی اوسکی عورتین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے تونگرون کے پانسو برس کہ آدھا دن ہی
قیامت کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے ضعیفون مین یعنی اونکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اونمین پاؤگے
پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو تم بسبب برکت ضعیفون اپنے کے انہی خیال تو کرو بھائیون کہ جہان حضرت صلعم فرماوین
اپنے تئین ڈھونڈھنے کو وہان تو اکثر لوگ ڈھونڈھتے نہین اور جہان کچھ اصل و سند نہو آنحضرت صلعم کے تبرکات وغیرہ کی اوسکے لیے
سر چھٹول کرتے پھرین بات کیا ہی کہ تابع خواہش نفسانی کے ہین اور شیخی کرتے ہین حضرت صلعم کی محبت کی ہم تو پوری محبت
اسکو جانتے ہین کہ بموجب فرمانے حضرت صلعم کے ان ضعفا غربا کی خبر گیری کرین اور ہر چیز مین حضرت کی سنت کو دوست رکھین کہ جسکو
خود آپنے اپنی محبت فرمایا ہی کہ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا
ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقاء والے کو پانی سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت
کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور بہت سا کچھ آیا
ہی فضیلت فقر مین اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سرور عالم و فخر الاولین والآخرین نے اسکو پسند کیا جیسا کہ اوپر کی روایتون سے
معلوم ہوا اور حضرت صلعم کی اس دعا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ
پس سوچو اے بھائیو ان احادیث کے مضامین کو اور چھوڑو اس دنیا مکارہ کی محبت کو اور دھن باندھو آخرت کے گھر بنانے کی

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ز ظلم ... ہوں ...	... بیچکے ...	الٰہی میں عاجز ترا بندہ ہوں	گناہوں میں اپنے ...
بخشیو الٰہی غفور رحیم	کہ ذات تیری ہی جواد و کریم	ترا آسرا ہے جو بخشش کرے	گنہگار بندوں کی بخشش کرے

مشکوٰة

إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝

اگر چاہے خدا لیجاوے تمکو اور لے آوے پیدائش نئی یعنی بدلے تمہارے اور نہیں ہی یہ کام خدا پر دشوار ۔ فـ ۔ اگر چاہے تمکو لیجاوے اور لے آوے ایک نئی خلقت اور یہ خدا پر مشکل نہیں ۔ مو ۔ تفسیر ۔ لیجاوے تمکو یعنی سب کو طرف عدم کی پس بلاشبہ یہ پیدائی اوسکی تمہارے سبب سے نہیں ہی قدیم سے ہی اور لے آوے پیدائش نئی یعنی وہ دوسری قوم جو بعد تمہاری کے تعریف کیا گیا ہی اور نہیں ہی یہ کام یعنی انکو فنا کر دینا اور نئی پیدائش کا پیدا کرنا یعنی خدا تعالی پر دشوار نہیں کہ تمکو ہلاک کر ڈالے اور قوم پیدا کرے کہ دیاوے وہ عبادت کرتے ہوں اور اوسکا شریک نہ کرتے ہوں اور تمسے زیادہ مطیع اوسکے ہوں ۔ مل ۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝

اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے نہ اوٹھایا جاویگا اوس سے بوجھ کچھ اگرچہ وہ شخص ہووے قرابت والا اسواے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہی تو اون لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے غائبانہ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفع اپنے کے اور طرف خدا کے ہی بازگشت ۔ فـ ۔ اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اوٹھاوے اوسمیں سے کچھ اگرچہ ہو ناتے والا تو تو ڈر سنا دیتا ہی اونکو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور کھڑی رکھتے ہیں نماز اور جو کوئی سنوریگا تو یہی کہ سنوریگا اپنے بھلے کو اور اللہ کی طرف ہی پھر جانا ۔ مو ۔ اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا الخ یعنی نہیں اوٹھاویگا کوئی نفس گنہگار گناہ نفس دوسرے کا اور معنی یہ ہیں کہ ہر نفس دن قیامت کے نہیں اوٹھاویگا مگر بوجھ اپنے ہی گناہوں کا کہ کیے ہیں نہیں پکڑا جاویگا کوئی نفس بسبب گناہ اور نفس کے جیسے کہ پکڑتے ہیں ظالم دنیا کے قرابتی کو بدلے قرابتی کے اور ہمسایے کو بدلے ہمسایے کے اور اگر کوئی کہے کہ یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ اوروں کے بوجھ بھی اوٹھاوینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ وارد ہوا ہی اون گمراہوں کے حق میں کہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں وہ اوٹھاوینگے بوجھ لوگوں کے گمراہ کرنیکے ساتھ بوجھوں گمراہی اپنے کے اور یہ سب اونھیں کے بوجھ ہونگے نہیں ہوگا اونمیں اوروں کے بوجھوں میں سے کچھ کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ کیونکر جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے بیچ قول اونکے کے اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُم بِحَامِلِينَ

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی یعنی بسبب گناہون کے کسیکو طرف بوجھ اپنے کے یعنی گناہون اپنے کے تا کہ اوٹھا لیوے وہ بلایا گیا اون گناہون مین سے کچھ نہین اوٹھا دیگا وہ اون مین سے کچھ اگرچہ ہو وہ بلایا گیا اوسکا صاحب قرابت قریبہ کا جیسے بیٹا یا باپ یا مان یا بھائی کہا ابن عباس نے کہ ملیگا باپ یا مان اپنے بیٹے سے پس کہینگے اے بیٹے میرے اوٹھا لے مجھسے کچھ گناہ میرے پس کہیگا وہ بیٹا نہین طاقت رکھتا ہون مین یہی بس ہی مجکو جو مجھپر ہی انتہی الحمد فرق درمیان معنی قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور درمیان معنی اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ کے یہ ہی کہ اول دلالت کرتا ہی اوپر عدل اللہ تعالیٰ کے بیچ حکم کرنے اوسکے اور اوپر اسکے کہ نہین مواخذہ کریگا کسی نفس سے بغیر گناہ اوسکے کے اور دوسرا بیچ بیان اسباب کے ہی کہ نہین فریادرسی ہوگی اوس دن واسطے اوس شخص کے کہ فریادرسی چاہیگا حتی کہ کسی نفس کو جو بوجھل کر دیا ہوگا اوسکے گناہون کے بوجھ نے اگر وہ بلاویگا کسیکو طرف اسکے کہ ہلکا کرے کچھ بوجھ اوسکا تو نہین قبول کریگا کہنا اوسکا اور نہین فریادرسی کیجاوے گی اگرچہ ہو بلایا گیا قرابتی اوسکا اور سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو الخ یعنی نہین نفع اوٹھاتے ہین تیرے ڈرانے سے مگر یہ کہ جو مذکور ہوئے اور غائبانہ یعنی ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اسحال مین کہ غائب ہین اوسکے عذاب سے یا ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے اسحال مین کہ غائب ہی عذاب انسے اور بعضون نے کہا بالغیب سے مراد ہی پوشیدگی مین اسطرح کہ نہین اطلاع ہوتی غیر کو اوسپر اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اوسکو اوسکے وقتون مین مع ادائے شرائط اور ارکان وغیرہ اوسکے کے اور جو کوئی پاک ہوا یعنی سبب کرنے طاعات کے اور ترک کرنے گناہون کے پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفس اپنے کے یعنی ثواب اوسکا اوسیکو ہوتا ہی اور طرف اللہ کے ہی بازگشت یہ وعدہ ہی پاک ہونے والون کے لیے ساتھ ثواب کے ⁂ **من معالم جلالین**

تنبیہ رب ذوالجلال سے ڈرنا عجب چیز ہی بغیر اسکے آدمی ہیچ ہی کہ نہ گناہ سے بچیگا اور نہ طاعات بجا لاویگا اور جسکے دل مین خدائے تعالیٰ کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھ بن آویگا حضرت عثمان فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل مین اوسکے خوف و رجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد و ثنا اور آنکھون مین اوسکے حیا اور رونا اور ارادے مین اوسکے ترک اور رضا یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضائے مولیٰ اپنے کا ⁂ **منبہات**

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

برابر نہین ہین نابینا اور بینا اور نہ تاریکیان اور روشنی اور نہ سایہ اور ہوا تیز گرم اور نہ برابر ہوتے ہین زندے اور مردے تحقیق خدا سنا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین نہین ہی تو مگر ڈرانے والا ⁂ **فتح**

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اوجالا اور نہ سایہ اور نہ باؤ گرم اور برابر نہین جیتے اور مردے اللہ سناتا ہی جسکو چاہے اور تو نہین سنانے والا قبر مین پڑون کو تو تو یہی ہی ڈر کی خبر پہنچانے والا ⁂ **تفسیر** یعنی سب خلق برابر نہین جنکو ایمان دیتا ہی اونھین کو ملیگا رتبہ بہتیرے آرزوئین کرین تو کیا ہوتا ہی یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اوجالا یعنی نہ اندھیرا برابر اوجالے کے نہ اوجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہین سناتا قبر مین پڑون کو اور حدیث مین ہی کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہی اوسکی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہی اور قبر مین پڑا ہی دھڑ وہ نہین سن سکتا ⁂ **مو** اندھا اور بینا

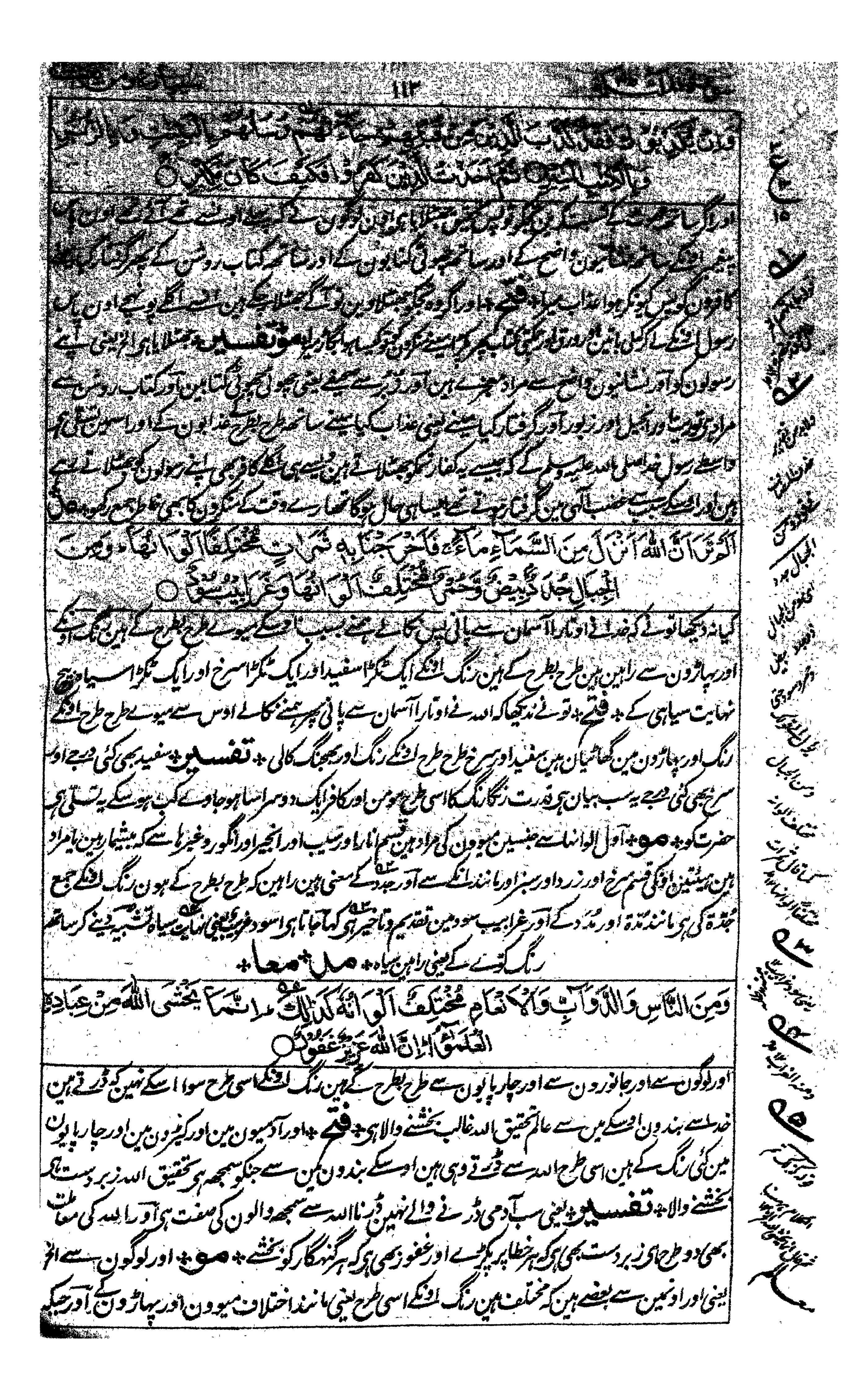
مثال ہی کافر اور مومن کی یا جاہل اور عالم کی اور اندھیری اور روشنی مثال ہی کفر کی اور ایمان کی اور سایہ اور دھوپ مثال ہی حق
اور باطل کی یا جنت اور دوزخ کی اور بعض کہتے ہین کہ حرور گرم ہوا مانند سموم کے لیکن سموم ہوتی ہی دن کو اور حرور دن میں بھی اور
رات میں بھی اور زندے اور مردے مثال ہی اون لوگوں کی کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اون لوگوں کی کہ نہین داخل ہوئے
اور مدارک میں ہی کہ مثال دیا ہی آخر یعنی اوسنے جان کہا ہی اونکو کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اونکو کہ نہ داخل ہوئے اور بیشک
اللہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی یہ کہ ہدایت کرنا اور توفیق پوشیدہ ہی حال اونکا پس اسلیے حرص کرتے ہو تم اوپر اسلام اون
قوم کے کہ محروم ہین اوسکی ہدایت سے اور تشبیہ دی کافروں کو ساتھ موتی کے اس سبب سے کہ حیات روح بسبب علم اور معرفت صانع
کے ہی جیسے کہ حیات جسد بسبب روح کے ہی اور نہین ہی تو مگر ڈرانے والا یعنی نہین ہی تجہپر مگر یہ کہ پہنچا دے تو احکام الہی اور ڈرا
تو دوزخ سے پس اگر ہو ڈرا لگیا اون لوگوں مین سے کہ سنتا ہی ڈرانے کو نفع دیتا ہی اوسکو ڈرانا اور اگر ہی اصرار کرنے والوں
سے ہین نہین ہی تجہپر وبال **نیشاپوری** ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہا ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مقتولوں پر
روز بدر کے اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا اے فلانے اے فلانے کیا نہین کفر کیا تونے ساتھ رب اپنے کے
کیا نہین جھٹلایا تونے اپنے نبی کو کیا نہین قطع رحم کیا تونے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا سنتے ہین یہ کچھہ کہ کہتے ہین آپ
فرمایا حضرت نے تم اونسے زیادہ نہین سنتے اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور آیت وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ نے واسطے کافروں کے کہ وہ نہین سنتے
ہین قول اوسکا اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہتے تھے قتادہ جیسے کہ
نہین سنتے ہین مردے کہ قبروں مین ہین پس اسی طرح کافر نہین سنتا ہی اور نہین نفع اوٹھاتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سنتا ہی
در منثور **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ سماع اموات مین اگرچہ بعضے علما نے اختلاف کیا ہی لیکن مذہب امام اعظم رح کا اور
اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع موتی کا ہی بدلیل اس آیت وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے اور آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى
کے جیسا کہ صاحب غرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم رح سے یون روایت کرتے ہین رَأَى الْإِمَامُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح مَنْ يَأْتِي
الْقُبُوْرَ لِأَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَيَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَكُمْ مِنْ خَبَرٍ وَهَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ أَثَرٍ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِنْ شُهُوْرٍ وَلَيْسَ سُؤَالِي مِنْكُمْ إِلَّا الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَيْتُمْ أَمْ غَفَلْتُمْ
فَسَمِعَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ أَجَابُوْا لَكَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ سُحْقًا وَتَرِبَتْ يَدَاكَ
كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَقَرَأَ وَمَا
أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ انتہی یعنی دیکھا امام ابو حنیفہ رح نے کہ ایک شخص مقابر اولیا مین آتا ہی پس سلام کرتا ہی اور خطاب و کلام
کرتا ہی اور کہتا ہی اے اہل قبور آیا ہی تمکو خبر اور ہی کچھہ تمھارے پاس اثر کہ مین آتا ہون تمھارے پاس
اور پکارتا ہون تمکو مہینون سے اور نہین ہی سوال میرا تمسے مگر دعا پس آیا خبردار ہو یا غافل پس سنا ابو حنیفہ رح نے کلام اور خطاب
اوسکے کو اہل قبور سے پس کہا ابو حنیفہ رح نے اوس سے آیا جواب دیا تجکو اونھوں نے کہا نہین پھر کہا امام نے دوری ہو جیو تجکو
رحمت خدا سے اور خاک مین ملین تیرے دونون ہاتھہ کیا کلام کرتا ہی تو مردوں سے کہ طاقت نہین رکھتے جواب کی اور مالک
کسی چیز کے نہین اور کسیکی آواز کو نہین سنتے اور پڑھی امام نے آیت وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی تو نہین سنا سکتا

اہلِ قبور کو پس بیچ زجر و توبیخ امام ہمام کے پکارنے والے کے حق مین تامل کرنا چاہیے اور شرح مقاصد مین کہ عقائد کی کتابون مین سے ہی بیچ باب عذاب قبر کے لکھا ہی لَا نِزَاعَ فِیْ اَنَّ الْمَیِّتَ لَا یَسْمَعُ انتہی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہی وَالْمَوْتُ یُنَافِیْ الْکَلَامَ لِاَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْکَلَامِ الْاِسْمَاعُ وَالْمَیِّتُ لَیْسَ بِاَھْلٍ لِلْاِسْمَاعِ اَلَا تَرٰی اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ انتہی کلام العینی شارح الہدایۃ یعنی موت منافی کلام کی ہی اسلیے کہ مراد کلام سے سنانا ہی اور میت نہین اہل ہی واسطے سنانے کے کیا نہین دیکھتا ہی تو طرف قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا ہی موتی کو اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین تمام ہوا کلام عینی شارح ہدایہ کا اور تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ ثُمَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ یَعْنِیْ اَنَّ الَّذِیْنَ تَحْرِصُ عَلٰی قَبُوْلِ اِیْمَانِھِمْ بِمَنْزِلَۃِ الْمَوْتٰی الَّذِیْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ مَثَلٌ لِقُدْرَتِہٖ عَلٰی اِلْجَائِھِمْ اِلَی الْاِسْتِجَابَۃِ وَالْمُرَادُ اَنَّہٗ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ یَقْدِرُ عَلٰی اِحْیَاءِ قُلُوْبِ ھٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ بِحَیٰوۃِ الْاِیْمَانِ وَاَنْتَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَمَّا وَجْہُ تَشْبِیْہِ الْکَفَرَۃِ بِالْمَوْتٰی فَلِاَنَّ حَیٰوۃَ الرُّوْحِ بِالْعِلْمِ وَمَعْرِفَۃِ الصَّانِعِ کَمَا اَنَّ حَیٰوۃَ الْجَسَدِ بِالرُّوْحِ انتہی مَا فِی التَّفْسِیْرِ النَّیْشَاپُوْرِیِّ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین ایمان وہ لوگ کہ سنتے ہین اور موتی اوٹھا دیگا اونکو اللہ پھر اوسکی طرف پھیرے جاوینگے یعنی جو لوگ کہ حرص کرتا ہی تو اوپر قبول ایمان اونکے کے بمنزلہ موتی کے ہین کہ جو نہین سنتے مانند قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا موتی کو وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ مثل ہی واسطے قدرت اللہ تعالی کے اوپر خواہ مخواہ لے آنے اونکے کے طرف قبول کرنے ایمان کے اور مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی اوپر زندہ کرنے ان کافرون کے دلون کے ساتھ حیات ایمان کے اور تو نہین قادر ہی اسپر اسپر وجہ تشبیہ کافرون کے ساتھ موتی کی پس اسلیے ہی کہ حیوۃ روح کی بسبب علم اور معرفت صانع کے ہی جیسے کہ حیوۃ بدن کی بسبب روح کے ہی تمام ہوا مضمون نیشاپوری کا اور کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ سے صراحۃً اور اشارۃً کہ قریب تصریح کے ہی اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ اموات نہین سنتے ہین چنانچہ عبارتین ان سبکی جناب مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم نے مائۃ المسائل مین بعینہ نقل کین ہین جسکو شبہہ ہوا وہمین سے دیکھلے کہ ان سب علماء نے مدلل اس مسئلے کو لکھا ہی اور مخالفین کے جوابون اور دلیلون کو خوب طرح رد کیا ہی

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو ساتھ دین سچ کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہین ہی کوئی امت مگر گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا ٭ **فتح** ہمنے بھیجا ہی تجکو سچا دین دے کر خوشی اور ڈر سناتا اور کوئی فرقہ نہین جسمین نہین ہو چکا کوئی ڈرانے والا ٭ **تفسیر** ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ ٭ **موضح** خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ جنت اور نجات کے اوسکو کہ ماننے تیرا اور ڈرانے والا یعنی ساتھ دوزخ و عذاب کے اوسکو کہ نہ مانے تیرا اور نہین ہی کوئی امت یعنی تیری امت کے پہلے اور امت کہتے ہین جماعت کثیرہ کو بولا کرتے ہین وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ اور کہا جاتا ہی ہر عصر کے لوگون کو امت اور مراد یہان عصر کے لوگ ہین مگر کہ گذرا ہی اوسمین ڈرانے والا کہ ڈراتا تھا اونکو شامت طغیان سے اور انجام بدکفران کے سے اور اگر کوئی کہے کہ ما بین حضرت عیسی اور حضرت محمد علیہما السلام کے کہان تھا ڈرانے والا تو جواب اسکا یہ ہی کہ آثار ڈرانے کے باقی تھے ما بین عیسی اور محمد علیہما السلام کے پس نہین خالی ہین انکے درمیان کی مدتین ڈرانے والے سے اور جبکہ پرانے ہوئے اور مٹنے لگے آثار حضرت عیسی علیہ السلام کے ڈرانے کے بھیجے گئے محمد علیہ السلام ٭ ف

ذکر بمعانی اولہما ان النذارۃ مشفوعۃ بالبشارۃ فدل ذکر النذارۃ علی ذکر البشارۃ



وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور اگر یہ تجھے جھٹلاوین تو جو لوگ ان سے پہلے تھے انہون نے بھی جھٹلایا ہے انکے پاس آئے تھے اونکے پیغمبر انکے نشانیان واضح لیکر اور ساتھ صحیفون کے اور ساتھ کتاب روشن کے پھر پکڑا مین نے کافرون کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ✤ **فتح** ✤ اور اگر تجھکو جھٹلاوین تو یہ لوگ جھٹلا چکے ہین جو ان سے اگلے ہوئے اون پاس رسول انکے لیکر کھلی باتین اور ورقے اور چمکتی کتاب پھر پکڑا مین نے منکرون کو پھر کیسا ہوا بگاڑ میرا ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ جھٹلایا ہی الخ یعنی اپنے رسولون کو اور نشانیون واضح سے مراد معجزے ہین اور زبر سے صحیفے یعنی چھوٹی چھوٹی کتابین اور کتاب روشن سے مراد ہی توریت اور انجیل اور زبور اور گرفتار کیا مینے یعنی عذاب کیا مینے ساتھ طرح بطرح عذاب کے اور اسمین تسلی ہی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جیسے یہ کفار تمکو جھٹلاتے ہین ویسے ہی اگلے کافر بھی اپنے رسولون کو جھٹلاتے رہے ہین اور اسکے سبب سے غضب الہی مین گرفتار ہوتے تھے ویسا ہی حال ہوگا تمہارے وقت کے منکرون کا بھی خاطر جمع رکھو ✤ **معا** ✤

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے اوتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے سبب اوسکے میوے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اور پہاڑون سے راہین ہین طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے ایک ٹکڑا سفید اور ایک ٹکڑا سرخ اور ایک ٹکڑا سیاہ بیج نہایت سیاہی کے ✤ **فتح** ✤ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر ہمنے نکالے اوس سے میوے طرح طرح اونکے رنگ اور پہاڑون مین گھاٹیان ہین سفید اور سرخ طرح طرح اونکے رنگ اور بھجنگ کالی ✤ **تفسیر** ✤ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہی قدرت رنگارنگ کا اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا سا ہو جاوے کب ہو سکے یہ تسلی ہی حضرت کو ✤ **مو** ✤ اول الوانہا سے جنسین میوون کی مراد ہین قسم انار اور سیب اور انجیر اور انگور وغیرہا سے کہ بیشمار ہین یا مراد ہین ہیئتین اونکی قسم سرخ اور زرد اور سبز اور مانند انکے سے اور جدد کے معنی ہین راہین کہ طرح بطرح کے ہون رنگ اونکے جمع جُدّة کی ہی مانند مُدّة اور مُدد کے اور غرابیب سود مین تقدیم و تاخیر ہی کہا جاتا ہی اسود غربیب یعنی نہایت سیاہ تشبیہ دینے کر ساتھ رنگ کوے کے یعنی راہین سیاہ ✤ **مد** ✤ **معا** ✤

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝

اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایون سے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اسی طرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے بندون اوسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہی ✤ **فتح** ✤ اور آدمیون مین اور کیڑون مین اور چارپایون مین کئی رنگ کے ہین اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین سے جنکو سمجھ ہی تحقیق اللہ زبردست ہی بخشنے والا ✤ **تفسیر** ✤ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھ والون کی صفت ہی اور اللہ کی صفات بھی دو طرح ہی زبردست بھی ہی کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہی کہ ہر گنہگار کو بخشے ✤ **مو** ✤ اور لوگون سے الخ یعنی اور انہین سے بعضے ہین کہ مختلف ہین رنگ اونکے اسی طرح یعنی مانند اختلاف میوون اور پہاڑون کے اور جیسے

فرمایا الم تر کہ کیا نہیں دیکھا یعنی کیا نہ جانا تو نے کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی (الی) بیان کرکے نشانیاں اپنی قدرت
وصنعت کی اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں اوسکے بندوں میں سے علما یعنی وہ اللہ والے علما کہ خوب جانا
ہو اوسکو ساتھ صفتوں اوسکی کے اور بڑائی اوسکی انکے دلوں میں سما رہی ہو اور جسکو علم اللہ تعالی کا زیادہ ہوگا ڈر اوسکا اوسکو
بھی زیادہ ہوگا اور جسکو علم اوسکا بہت کم ہوگا ڈر بھی کم ہوگا اور حدیث شریف میں ہے کہ میں تم میں اللہ کو جانتا ہوں بہت اور اوسکا خوف
بھی بہت ہوا اور کہا ابن عباس نے کہ مراد اللہ تعالی کی یہ ہے کہ نہیں ڈرتے ہیں مجھ سے جیسے حق ڈرنے کا مخلوق میں سے مگر وہ لوگ کہ جانا انھوں
نے میرے جبروت اور عزت میری اور غلبہ میرا اور کہا عائشہ نے کہ کیا آنحضرت نے کچھ یعنی کوئی مباح چیز کے جہاں جواز کے لیے مانند
افطار کرنے کے سفر میں یا بوسہ لینے بیوی کے روزے میں اور رخصت دی اوسمیں یعنی لوگوں کو پس احتیاط کی اوس سے کتنے
ایک لوگوں نے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ احتیاط کرتے
ہیں ایک چیز سے کہ کی میں نے پس قسم ہے اللہ کی بلاشبہ میں بہت جانتا ہوں نسبت انکے اللہ کو اور بہت ڈرتا ہوں نسبت
انکے اللہ سے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم تھوڑا اور البتہ رو و تم بہت
کہا ایک شخص نے شعبی سے کہ فتوی دے مجھکو کہ کون ہے عالم پس کہا شعبی نے کہ نہیں ہے عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عز و جل سے
اور پہلے جو لفظ اللہ کا لائے اور پیچھے علما کا یعنی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا فرمایا اس سے معنی اسکے یہ
سمجھے گئے کہ جو لوگ ڈرتے ہیں اوسکے بندوں میں سے وہ علما ہی ہیں نہ غیر انکے اور اگر اسکے عکس کہتے یعنی اِنَّمَا یَخْشَی
الْعُلَمَآءُ اللّٰہَ تو ہوتے معنی یہ کہ علما نہیں ڈرتے ہیں مگر اللہ ہی سے جیسے کہ فرمایا وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ اور
الحصر میں مغایرت ہے پس اول میں بیان ہے اسکا کہ ڈرنے والے علما ہی ہیں نہ غیر انکے اور دوسرے میں بیان ہے اسکا کہ جس سے ڈرتے ہیں
وہ اللہ تعالی ہی ہے نہ غیر اوسکا ﴿مد معا﴾ روایت ہے سعید بن جبیر سے کہ کہا خشیت کے معنی یہ ہیں کہ ڈرے تو
اللہ سے یہاں تک کہ حائل ہو ڈر اوسکا درمیان تیرے اور درمیان گناہ اوسکے کے پس یہ خشیت اوسکی ہے ابن عباس سے
ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کہا علما اللہ کے وہ ہیں کہ ڈریں اوس سے
اور ابن عباس سے اسی آیت کی تفسیر میں یہ بھی منقول ہے کہ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جانتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کہا ابن مسعود نے
نہیں ہے علم کثرت حدیث سے ولیکن علم خشیت الٰہی سے ہے ابی حیان تیمی سے روایت ہے ایک شخص سے کہ کہا تھا ویسے کہا جاتا
ہے علما تین ہیں عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے
پس عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے اور جانتے ہیں حدود و فرائض کو اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے
حکم کے وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے اور نہیں جانتے حدود اور فرائض اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے وہ ہیں کہ جانتے ہیں
حدود اور فرائض کو اور نہیں ڈرتے اللہ سے مالک بن انس سے روایت ہے کہ کہا بلاشبہ علم نہیں ہے کثرت روایت سے سوا
اسکے نہیں کہ علم ایک نور ہے کہ ڈالتا ہے اوسکو اللہ قلب میں حسن بصری سے ہے کہ کہا اونھوں نے ایمان اون لوگوں کا ہے کہ ڈریں اللہ
سے بن دیکھے اور رغبت کریں اوس چیز میں کہ رغبت کی اللہ نے اوسمیں اور بیزار ہوں اوس چیز سے کہ غصہ دلا دے اللہ کو پھر
پڑھی یہ آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا مسروق سے ہے کہ کہا کفایت کرتا ہے آدمی کو علم میں یہ کہ ڈرے
اللہ سے اور کفایت کرتا ہے آدمی کو جہل میں یہ کہ عجب کرے یعنی خوش ہو ساتھ علم اپنے کے مجاہد سے ہے کہ کہا فقیہ وہ شخص ہے
کہ ڈرے اللہ سے حسن بصری سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دو ہیں ایک تو دل میں ہے یعنی خشیت الٰہی

اوسکو حضور مع اللہ کی جنت سے نصیب ہو یا من کی حد ستی ہوتی ہو پس یہ علم نفع دینے والا ہی اور ایک علم زبان پر ہی کہ تقریرین بہت سی
بہت ہین ہین دل کو اسکا اثر نہین پس یہ حجت الٰہی کی ہی اوسکے بندون
یعنی فرماویگا کہ کتاب بیچہ تھا اور دل مین کچہ اثر نہوا عبد اللہ بن مسعود سے ہی کہ کہا لائق ہی حامل قرآن کو یعنی حافظ عالم عامل کو
کہ پہچانے قدر اپنی رات کی جب لوگ سوتے ہون یعنی پڑہے اوسکو تہجد مین کہ عجب نعمت ہی اور پہچانے قدر اپنے دن کی جسوقت کہ
لوگ افطار کیے ہون یعنی روزے رکھے اور اپنے غم کی جسوقت کہ لوگ خوشیان کرتے ہون اور اپنے رونے کی جسوقت کہ لوگ
ہنستے ہون اور اپنے چپ رہنے کی جسوقت کہ کلام بے فائدہ کرتے ہون لوگ اور اپنے خشوع کی جسوقت کہ لوگ تکبر کرتے ہون
اور اتراتے ہون اور لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو رونے والا غمگین بردبار دانا خاطر جمع والا اور نہین لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو
شور و شغب کرنے والا اور نہ چلانے والا اور نہ تیز مزاج وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ کہا مین اور عکرمہ ابن عباس کا ہاتھ
پکڑ کر لائے مسجد الحرام مین بعد نابینا ہونے اونکے کے پس ناگہان کتنے ایک لوگ جھگڑ رہے تھے اپنے حلقے مین نزدیک دروازے
بنی شیبہ کے پس کہا ابن عباس نے کہ لیچلو مجکو طرف حلقے جھگڑنے والے کے پس لے گئے ہم اونکو یہان تک کہ پہنچے اونکے پاس
پس سلام کیا اوسپر پس اونھون نے چاہا بیٹھنا اونکا پس انکار کیا ابن عباس نے اور کہا کہ متوجہ کرو میری طرف بہت سمجھ والے
اپنے کو پس متوجہ کیا اونھون نے ایک شخص فہمیدہ کو اونکی طرف پس کہا ابن عباس نے کہ کیا نہین جانتے تم بندگان خدا ہین
کہ خاموش کر رکھا ہی اونکو خوف الٰہی نے بغیر بند ہو جانے زبان کے اور بغیر گونگے پنے کے واقع مین ہین فصیح گویا دانشمند
جاننے والے معاملات خدا کے لیکن جب وہ یاد کرتے ہین عظمت الٰہی کو اوڑ جاتی ہین اوس سے عقلین اونکی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے
ہین دل اونکے اور بند ہو جاتی ہین زبانین اونکی یہان تک کہ جب اوٹھتے ہین اوس جگہہ سے جلدی کرتے ہین طرف اللہ کے ساتھ
کرنے اچھے عملون کے پس کہان ہو تم بہ نسبت اونکے پھر پھرے ابن عباس اونکے پاس سے پس نہ دیکھے گئے اوس حلقے کی جگہ بعد
اسکے دو شخص بھی سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ کہا بیان فرمائے عمر بن الخطاب نے لوگون کے لیے اٹھارہ کلمے کہ سب حکمت کے
ہین کہا نہ سزا دے تو اوسکو کہ نافرمانی کی اسنے تیرے حق مین مانند اوسکے کہ اطاعت کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو کوئی
تجکو ضرر پہونچاوے گنہگار اسکا ہووے تو تو اوس سے درگذر کر کر فرمان بردار اللہ کا ہو کہ عمل کر اس آیت پر ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پس
یہی بڑی سزا ہی اوسکی کہ وہ تیرے وبال مین گرفتار رہا اور تو نے معاف کر کر ثواب پایا اور رکھ امر اپنے بھائی مسلمان کا اوپر احسن امر کے
یعنی اچھی بات پر حمل کر اوسکے امر کو یہان تک کہ ظن غالب ہو اوسکے خلاف کا تو لاچاری ہی اور گمان بد نہ لیجا بسبب ایک بات کے
کہ صادر ہوئی ہی مسلمان سے اور تو پاتا ہی واسطے اوسکے محمل نیک اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمت کے لیے پس ملامت
کرے اوسکو کہ بدگمانی لیجاوے اوسپر یعنی مثلاً ایک شخص شراب خانے مین جایا کرتا ہی اور پیتا نہین تو نہین جا کر اپنے نفس پر تہمت
شراب خواری کی لگاتا ہی اب دیکھنے والا جو بدگمانی لیجاوے اوسکا کیا قصور ہی کہ ملامت اوسپر عائد ہو نہ یہ وہان جایا کرتا نہ کوئی اسپر
بدگمانی لیجاتا اور جسنے چھپایا بھید اپنا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر کسی سے کہدیتا تو اختیار اوسکا اسکے ہاتھ نہ رہتا سننے والا
جس سے چاہتا کہدیتا اور پھر ہوتا جو کچھ ہوتا اور اب جو نہین کہا ہی اختیار اوسکا اسی کے ہاتھ ہی جب تک کہ کسی سے نہ کہے
اور پکڑ یار صادق زندگی بسر کر اونکی حفاظت مین پس وہ زینت ہین رضا مین یعنی چین مین اور سامان دفع ہین بلا مین آور لازم کر
اپنے پر سچ اگرچہ مار ڈالے تجکو کوئی اور نہ گرفتار ہو بیفائدہ بات مین اور نہ سوال کر اوس چیز سے کہ نہین ہوئی اسی لیے کہ بیچ
اوس چیز کے کہ ہی شغل ہی اوس چیز سے کہ نہین ہوئی یعنی ایک بات ابھی پیش ہی نہین آئی ہی اوسکا پوچھنا کیا کیونکہ جسمین

گرفتار ہوتا ہو اوسی ہی سے فرصت نہین اور نہ طلب کر حاجت اپنی اوس سے کہ نہ چاہے حاجت روائی تیری اور کامل جان
جھوٹی قسم کو پس ہلاک کریگا اسد اور نہ مصاحبت اختیار کر فجار کی تا کہ نہ سیکھے تو بدکاری اونکی ہی اور الگ رہ اپنے دشمن سے
اور ڈرتا رہ اپنے دوست سے مگر امین سے اور نہین ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اسد سے اور دل سے ڈرتا رہ نزدیک قبرون کے
کہ ہمیشہ بھی ہی ان آنے والا ہی اور ذلیل ہو نزدیک طاعت حق کے اور طلب بچاؤ کی کر نزدیک گناہ کے اور رجوع رکھ اپنے امر مین ان
لوگون کی طرف کہ ڈرتے ہین اسد سے اسلیے کہ اسد تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا اور روایت ہی مکحول سے
کہ کہا پوچھے گئے آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم حال عالم اور عابد کے سے فرمایا آنحضرت نے فَضۡلُ الۡعَالِمِ عَلَی الۡعَابِدِ کَفَضۡلِیۡ
عَلٰی اَدۡنَاکُمۡ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسے فضیلت میری تمہارے ادنی پر پھر پڑھی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے
یہ آیت اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ اسد اور اوسکے فرشتے اور آسمان کے رہنے والے
اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان دریا مین البتہ رحمت بھیجتی ہین اور دعا کرتی ہین بھلائی کی تعلیم کرنے والے کے لیے + درمنثور

تنبیہ + بیچ بیان شرف اور فضیلت علم کے ہرچند کہ ثابت کرنا اس دعوے کا اور تحقیق اس معنی کی احتیاج بیان اور دلیل
کی نہین رکھتی اسلیے کہ تمام ملتون والے بلکہ اہل اہوا بھی علم کی شرافت کے مقر ہین اور بسبب نہ حاصل ہونے اوسکے تاسف
کرتے ہین اور یہ بھی ہی کہ انسان باتفاق محققون کے مرکب ہی دو جوہرون سے ایک تو خسیس ہی کہ وہ بدن ہی اور دوسرا
شریف کہ وہ روح ناطقہ ہی اور سب عقلا متفق ہین اسپر کہ کمال بدن کا روح سے ہی اور کمال روح کا علم سے اور یہ ضرور ہی
کہ جو چیز سبب ایک شریف چیز کے کمال کی ہوگی وہ شریف ہوگی لیکن تاکیداً بعضے مضامین کہ آسمان کی اوتری ہوئی کتابون
مین آئے ہین اور صاحبون نفوس قدسیہ سے منقول ہوئے ہین ذکر کیے جاتے ہین لعل جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی فضیلت علم
مین اور وہ اگرچہ بہت ہی لیکن دس آیتین اونمین سے ذکر کیجاتی ہین اول تو یہ آیت وَمَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ
خَیۡرًا کَثِیۡرًا یعنی جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر وجہ دلیل لانے کی ساتھ اس آیت کے یہ ہی کہ حکمت اگر
بمعنی موعظت یعنی نصیحت کے ہی جیسے کہ اس آیت مین وَاَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ یعنی اور اوتاری اسد نے
تجپر کتاب اور حکمت یعنی نصیحت تو راجع علم ہی کی طرف ہی اور اگر حکمت بمعنی فہم و علم کے ہی جیسیکہ اس آیت مین وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا
لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت یعنی فہم و علم تو بھی ظاہر ہی دلالت کرنا اسکا فضیلت علم پر اور اگر
حکمت بمعنی نبوت کے ہو جیسے کہ اس آیت مین وَاٰتٰىہُ اللّٰہُ الۡمُلۡکَ وَالۡحِکۡمَۃَ اور دی اوسکو اسد نے بادشاہی اور حکمت
یعنی نبوت تو بھی راجع علم ہی کی طرف ہی اور اگر حکمت بمعنی بیان اور قرآن کے ہی جیسے کہ اس آیت مین اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ
بِالۡحِکۡمَۃِ یعنی بلا لوگون کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے یعنی بیان اور قرآن کے تو بھی علم ہی کی طرف راجع
ہی اور باوجودیکہ بحکم وَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا کے یعنی اور نہین دیے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا تھوڑا سا علم
بنی آدم کو ملا ہی اور پھر اوسکو خیر کثیر فرمایا یعنی اسی آیت مذکورہ مین اور تمام دنیا کو قلیل فرمایا اس آیت مین قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡیَا
قَلِیۡلٌ کہ متاع دنیا قلیل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا سا علم بہتر ہی تمام متاع دنیا سے اور دوسری آیت شرف و فضل
علم مین یہ آئی ہی وَعَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ وَکَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا یعنی اور سکھایا تجکو جو کچھ کہ نہین جانتا تھا
تو اور ہی فضل اسد کا تجپر بڑا پس دیکھا چاہیے کہ ہزارہا احسان اسد تعالی کے آنحضرت پر ہین اون مین سے احسان جتایا تخت
علم کا اور بعضی بعضی چیزون کا پس اس سے بھی فضیلت علم کی معلوم ہوئی اور تیسری آیت یہ ہی وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ یعنی اور سکھائے آدم کو نام ساری چیزون کے پھر پیش کیا اونکو ملائکہ پر پس
اللہ تعالیٰ سے ان اسما کو اور بزرگی ظاہر کی آدم کی بسبب علم کے اور چوتھی آیت یہ ہی قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا
کہ اور رب میرے زیادہ کر مجھکو علم اگر کوئی اور چیز علم سے زیادہ شریف ہوتی تو حق تعالیٰ اپنے پیغمبر کو حکم فرماتا اوسکے طلب
کرنیکا پانچوین آیت حضرت سلیمان کی بات کے بیان مین کہ اونھون نے کہا وَعُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ اور سکھلائے گئے ہم
بولی جانورون کی پس دیکھو کہ حضرت سلیمان باوجودیکہ بادشاہ تھے جن و انس اور وحش و طیر پر کسی چیز سے فخر نکیا مگر ساتھ علم کے
اور چھٹی آیت یہ ہی یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنی بلند درجہ کریگا اللہ اون
لوگون کو کہ ایمان لائے تم مین سے اور جو لوگ دیے گئے ہین علم اونکے لیے بہت سے درجے ہونگے پس اول تو مومنون کے
درجے بلند ہونیکا ذکر فرمایا بعد ازان فرمایا کہ درجے ہین اہل علم کے لیے پس اس سے لازم آیا ہے کہ درجے اہل علم کے اورون کے
درجون سے زیادہ ہونگے اور جو چیز کہ سبب کمال درجے کی ہوگی بالضرور شریف ہوگی ساتوین آیت یہ ہی قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کہ کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے
پس نفی برابری کی درمیان انکے بواسطہ شرف علم اور نقصان جہل کے ہی آٹھوین آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتون نے
اور علم والون نے درحالیکہ قائم ہین ساتھ عدل کے پس اہل علم کو بواسطہ شرف علم کے شہادت مین اپنے ساتھ اور ملائکہ کے ساتھ
نزدیک کیا نوین آیت اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اسلیے کہ معنی یہ ہین کہ سوائے عالمون کے خدا سے کوئی
نہین ڈرتا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ بہشت ہمیشگی کی اونکے لیے ہوگی کہ خدا سے ڈرے اور وہ آیت یہ ہی جَزَآؤُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یہان تک کہ فرمایا ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ دسوین آیت
یہ ہی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان
امر کی تم مین سے اسلیے کہ اکثر محقق اہل تفسیر کے اسپر ہین کہ مراد اولوا الامر سے عالم ہین اسلیے کہ تیغ بادشاہون کی تابع قلم علما کے
ہوتی ہی اور قلم علما کا تابع اونکی تلوار کے نہین دوسرے جو کچھ کہ توریت مین آیا ہی کہ فرمایا اے موسی بڑی حکمت حاصل کر اسلیے کہ
مین نہین ڈالتا ہون اوسکو کسی دل مین مگر اس حال مین کہ چاہتا ہون مین بخشنا اوسکا پس سیکھ اوسکو پھر عمل کر اوسپر پھر خرچ کر
اوسکو تاکہ پہونچے تو میری بزرگی کو دنیا اور آخرت مین اور چونکہ پہونچنا بزرگی دنیا اور عقبی کا متعلق ساتھ علم اور عمل کے ہوا
معلوم ہوا کہ شرف اوسکا کس درجے کا ہی تیسرے جو کچھ کہ انجیل مین بیچ سفر دوسرے کے آیا ہی اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی
وائے ہی واسطے اوسکے کہ سنا علم کو اور نہ طلب کیا اوسکو کیونکر جمع کرینگے ہم عالم کو ساتھ جاہلون کے طرف دوزخ کے
طلب کرو علم کو اور سیکھو اوسکو اور نہ کہو کہ ڈرتے ہین ہم یہ کہ علم سیکھین ہم اور نہ عمل کرین ہم ولیکن کہو امید رکھتے ہین ہم یہ کہ
علم سیکھین ہم پھر عمل کرین اوسپر اور علم شفاعت کریگا واسطے صاحب اپنے کے یعنی عالم کے اور حق ہی اللہ پر یہ کہ نہین رسوا کریگا
عالم کو فرماویگا اللہ تعالیٰ اے گروہ علما کے کیا گمان ہی تمہارا ساتھ رب اپنے کے پس کہینگے علما گمان کرتے تھے ہم یہ کہ رحم کریگا ہم پر
رب ہمارا اور بخشیگا ہمکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق مینے کیا یعنی بخشا تمکو اور رحم کیا تمپر تحقیق مینے امانت رکھی تھی تم مین
حکمت اپنی نہ واسطے شر کے کہ ارادہ کیا ہو مینے ساتھ تمہارے داخل ہو تم میری جنت مین بسبب رحمت میری کے انتہی اس نص
سے ساتھ کتنی وجہون کے شرف علم کا معلوم ہوا اور مقاتل بن سلیمان سے نقل ہے کہ حق تعالیٰ نے انجیل مین فرمایا اے عیسی تعظیم کرو

علما کی اور بیان ہو فضل اور کمال تحقیق جس سبب سے فضیلت دی ہی اللہ نے انکو اوپر تمام خلق اپنی کے سواے نبیون اور رسولون کے مانند
فضیلت آفتاب کے سب ستارون پر اور مانند فضیلت آخرت کے دنیا پر اور مانند فضیلت اپنی کے تمام چیزون پر سو کچھ تھوڑی
کچھ حدیثون مین آیا ہی اور وہ اگرچہ نہایت بہت ہی لیکن دس حدیثین کہ دلالت مقصود پر نہایت واضح ہین ذکر کی جاتی ہین
اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ یعنی تفکر کرنا ایک ساعت
کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ فکر بندے کو حق کی طرف پہونچاتا ہی اور طاعت ثواب کو اور یہ بھی ہی کہ فکر سے طاعت
کے سبب نجات کی پہچانی جاتی ہی اسلیے کہ اگر کافر بیچ دلائل توحید الٰہی کے فکر کرے یعنی اقرار کرے توحید اور رسالت کا اور اوسی
وقت مرجاوے تو باتفاق علما کے نجات پاویگا اور اگر کوئی ہزار برس بغیر علم و معرفت کے عمل کرے نجات نپاویگا اور دوسری یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرب الناس من درجۃ النبوۃ اہل العلم والجہاد یعنی قریب تر لوگون کے
درجے نبوت سے اہل علم اور جہاد کرنے والے ہین اور تیسری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے علی رض کے جبکہ بھیجا اونکو
عامل کر کر طرف اہل یمن کے فان یہدی اللہ بک رجلا خیر لک مما یطلع علیہ الشمس یعنی پس اگر ہدایت
کرے اللہ بسبب تیرے ایک شخص کو بہتر ہی تیرے لیے اوس چیز سے کہ نکلتا ہی اوسپر آفتاب یعنی تمام دنیا سے چوتھی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم یعنی فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت
میری کے ہی تمہارے ادنی پر پانچوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوحی اللہ عز وجل الی ابراہیم
یا ابراہیم انی علیم احب کل علیم یعنی وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف ابراہیم ع کے کہ ای ابراہیم بلاشبہ مین علم
رکھنے والا ہون دوست رکھتا ہون ہر علم رکھنے والے کو چھٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لموت قبیلۃ
ایسر من موت عالم یعنی البتہ مرنا ایک قبیلے کا آسان تر ہی مرنے عالم کے سے اور ساتوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی چلے ایک راہ مین واسطے طلب علم کے چلاویگا اللہ اوسکو ایک راہ مین جنت کی راہون مین سے اور تحقیق ملائکہ
بچھاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے اور تحقیق عالم کے لیے بخشش مانگتے ہین وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین
مین ہین اور مچھلیان پانی کے اندر اور تحقیق علما وارث ہین انبیا کے آٹھوین حدیث آنحضرت علیہ السلام کی یشفع یوم
القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء یعنی شفاعت کرینگی دن قیامت کے تین جماعتین انبیا پھر
علما پھر شہدا نوین حدیث آنحضرت کی من صلی خلف عالم من العلماء فکانما صلی خلف نبی من الانبیاء
یعنی جسنے نماز پڑھی پیچھے عالم کے علما مین سے پس گویا کہ اوسنے نماز پڑھی پیچھے نبی کے انبیا مین سے دسوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ کہ لائی جاویگی روشنائی علما کی قیامت کے روز اور تولی جاویگی شہدا کے خون کے ساتھ پس غالب آویگی روشنائی علما کی شہدا کے خون پر پانچوین جو کچھ
کہ اثر مین آیا ہی اور وہ بیشمار ہی اور روشن تر سب سے یہ ہی کہ جو حضرت امیر المومنین علی رض نے اپنے شاگرد کمیل بن زیاد نام کو کہا ای کمیل علم بہتر ہی تیرے لیے
مال سے علم نگہبانی کرتا ہی تیری اور تو نگہبانی کرتا ہی مال کی اور علم حاکم ہی اور مال محکوم علیہ ہی اور مال کو ناقص کرتا ہی نفقہ اور علم بڑھتا جاتا ہی
خرچ کرنے سے یعنی پڑھانے سے اور اور جاے فرمایا کہ عالم افضل ہی روزہ دار قائم اللیل مشقت کرنے والے سے عبادت مین اور جبکہ
مرتا ہی عالم چھید پڑجاتا ہی اسلام مین ایسا چھید کہ نہین بند کرتا ہی اوسکو کوئی مگر جانشین نیک اوسکا اور یہ بھی حضرت علی رض
سے منقول ہی کہ بزرگی علم کی مال پر دس وجہ سے ہی اول تو یہ کہ بسبب مال کے دشمن بہت ہو جاتے ہین تا بحدیکہ جو کوئی اسکا
بہت قریب ہوتا ہی ناتے مین مانند فرزند اور بھائی وغیرہ کے واسطے میراث کے مرنا اسکا چاہتا ہی اور علم کے سبب سے دوست

یعنی نقصان واقع ہوتا ہی ۱۲ منہ مد ظلہ

[illegible] نہیں اسلیے کہ جو علم کہ معلوم ہوا ہی کہ یہ شخص عالم ہی [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] علم [illegible] اور مال [illegible]
[illegible] آخرت باقی [illegible] علما [illegible]
[illegible] ہو جاتا ہی کتنے ہی [illegible] فقیر ہو گئے ہین [illegible] یہ کہ مال کی نگہبانی کرتا ہی اور علم [illegible] نگہبان [illegible]
[illegible] کہ صاحب مال کا [illegible] جاتا ہی [illegible] بخیل [illegible] کے اور صاحب علم کا [illegible]
[illegible] حکام اور عظام کے آنکھون [illegible] کہ مال حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے اور علم مین حفاظت کیا جاتا ہی [illegible]
نوین یہ کہ مال بسبب بہت ہونے کے رہنے کے خراب ... ہو جاتا ہی اور علم [illegible] ہوتا دسوین یہ کہ مال [illegible] کا دل سخت
ہو جاتا ہی اور صاحب علم کا دل منور ہوتا ہی یہان تک کہ صاحب مال دعوی ربوبیت کا کرنے لگتا ہی جیسا مثل فرعون کے اور
صاحب علم دینی ایسا دعوی کرتا نہین آور عبید اللہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ اے بیٹو میرے
اختیار کرو ادب کو یعنی علم کو اسلیے کہ وہ رہنما ہی مروت پر اور انیس ہی وحشت مین اور یار ہی سفر مین اور مصاحب ہی وطن مین اور
صدر کرتا ہی مجلس مین اور وسیلہ ہی طرف حاصل کرنے مطالب کے اور غنی ہی وقت نہونے مال کے اور سبب رفعت ہی خسیس
کے لیے اور سبب کمال ہی شریف کے لیے اور ابو اسود دئلی نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز عزیز تر علم سے بادشاہ حاکم ہین لوگون پر اور
علما حاکم ہین بادشاہون پر اور حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیتون مین سے ہی اپنے بیٹے کو کہ اے بیٹے میرے لازم کر اپنے پر
تحصیل علم اسلیے کہ تو اگر محتاج ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے مال اور اگر غنی ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے جمال اور کہا بعضے حکما نے
کاشکے جانون مین کہ کون سی چیز پائی اوس شخص نے کہ فوت ہوا اوس سے علم اور کون سی چیز فوت ہوئی اوس سے کہ پایا اوسنے
علم اور نقل ہی کہ سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ علم بہتر ہی یا بادشاہی ارسطاطالیس نے کہا کہ بادشاہی سے قدر دنیا
مین ہوتی ہی اور علم سے عالم کی قدر بعد اوسکے مرنے کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اوسکی حیات مین ہی اور سکندر نے کہا کہ
کیون ہی یہ بات کہ علما ہمیشہ بادشاہون کے دروازون پر آمد و شد کرتے ہین اور بادشاہ علما کے دروازے پر بہت کم جاتے
ہین ارسطاطالیس نے کہا کہ علما اس سبب سے جاتے ہین کہ ان بیچارون کو حاجت مال کی پڑتی ہی اونکے دروازون پر اوسکے حاصل
کرنے کے لیے جاتے ہین یعنی جیسے کوئی پائخانہ مین جاتا ہی اور بادشاہ جو قدر علم کی جانتے نہین ہین اور احتیاج اوسکی رکھتے
نہین اس سبب سے کم جاتے ہین انتہی یہ تمام مضمون کتاب نفائس الفنون مین سے لکھا ہی غرض اسکے بیان سے یہ ہی کہ ہر زن و مرد
کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کر کر طلب علم مین چست و چالاک ہون کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور اگر علم کے پڑھنے کی فرصت نہو
تو بھلا اتنا تو کرو جہان اہل حق وعظ کہتے ہون وہان خواہ مخواہ حاضر ہو کر اکتساب سعادت کیا کرو کہ علم سننے سے بھی حاصل ہوتا ہی
شعر فَقَرِّبْهُ لَا تَكُوْنَنَّ جَاهِلًا اَبَدًا + اَلنَّاسُ مَوْتٰى وَاَهْلُ الْعِلْمِ اَحْيَاءٌ + اور واقع مین عدم فرصتی
کا بہانہ کرنا بھی لغو ہی دنیا کے جس کام کو جی چاہتا ہی کیسی فرصت نکال لیتے ہو اوسکے لیے اگر دنیا کے کام کے برابر بھی
اسکو سمجھو باوجودیکہ زمین و آسمان کا فرق ہی ان مین تو بھی کیا کچھ حاصل کر لو جاگو بھائیو خواب غفلت سے اور دعا کرو
اپنے کریم کارساز سے بحسب فرمودہ اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا عِلْمًا نَّافِعًا
وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا آمین رب العلمین ۞ اور چونکہ آیت مذکورہ مین فضیلت علما کی بیان ہوئی اب آگے

بیان اون علما کا بیان ہوتا ہی کہ وہ کون سے عمل ہین جو اللہ سے ڈرتے ہین اور ثواب و محامد ہوتا ہی +

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب خدا کی اور قائم رکھا ہی نماز کو اور خرچ کیا ہی اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو چھپا اور ظاہر امیدوار ہین سوداگری کے کہ ہرگز ہلاک نہوگے تو کہ پورا دے اونکو ثواب اونکا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہی + فتح + جو لوگ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی اور سیدھی کرکر نماز اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا چھپے اور کھلے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تا پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑھتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ بخشنے والا قبول کرتا + تفسیر + پڑھتے ہین کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہین پوشیدہ و ظاہر یعنی صدقہ نفل پوشیدہ دیتے ہین اور صدقہ فرض ظاہر یعنی قناعت نہین کرتے ہین ساتھ تلاوت کرنے اوسکے کے علاوت عمل کرنے سے اوسپر یعنی قرآن پڑھتے بھی ہین اور عمل بھی کرتے ہین اوسپر امیدوار ہین سوداگری کے وہ طلب کرتا ثواب کا ہی بسبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہوگی لن تبور کے معنی ہین لن تکسد یعنی امیدوار ہین سوداگری کے کہ منتفی ہوگا اوس سے کساد یعنی کھوٹا ہونا اور رواج پاویگا نزدیک اللہ کے ثواب اونکا یعنی ثواب اعمال اونکے کا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے کہا ابن عباس نے کہ سوائے ثواب موعود کے دیگا ایسی چیزین کہ نہ کسی کی آنکھون نے دیکھین ہین اور نہ کسی کے کانون نے سنی ہین انتہی تمام اور زیادہ دینے فضل سے فراخی قبرون کی یا قبول ہونا اونکی شفاعت کا اونکے حق مین کہ احسان کیا ہی اونسے یاد چند کرنا حسنات اونکے کا یا دیدار الٰہی ہونا بخشنے والا ہی یعنی لوگون کو اور شکور کے معنی یہ ہین کہ دیتا ہی ثواب بہت عمل قلیل پر + من معا + تنبیہ + نماز کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہین کہ ہمیشہ پڑھا کرے اوسکو اوسکے وقتون مین اور احکام ارکان و واجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوسی کو محافظت نماز بھی کہتے ہین اس سے بڑا درجہ پاتا ہی نمازی دارین مین حضرت عثمان رضی سے منقول ہی کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچون نمازون کی اونکے وقتون مین اور مداومت کرتا ہی اوسپر اوسکو اللہ تعالیٰ نو طرح کی بزرگیان عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اور رہتا ہی بدن اوسکا تندرست اور محافظت کرتے ہین اوسکی ملائکہ اور اوترتی ہی برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہوتی ہی اوسکے چہرے پر علامت صالحین کی اور نرم کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ دل اوسکا اور گذریگا پل صراط پر مانند بجلی چمکتی کے اور نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ آگ دوزخ سے اور اوتاریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اون لوگون کے ہمسایے مین کہ نہین ہی خوف اونپر اور نہ غمگین ہون سگے + منبہات +

اور چونکہ ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوسپر خوبی اوسکی بیان فرمائی ✿

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝

اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی یعنی جو کتابین کہ پہلے اوس سے اوتری ہین تحقیق خدا ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی + فتح + اور جو ہمنے تجپر اوتاری کتاب وہی ٹھیک ہی سچا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندون سے خبر رکھتا ہی دیکھتا + مو + تفسیر + پس جانا تجکو اور دیکھا احوال تیرا پس بھیجا تجکو لائق اسکے کہ وحی بھیجی طرف تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کسوٹی ہی ساری کتابون کی + مـل +

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امت محمدیہ کو جو بہتر
واسطے امم پس بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور بعض اونمین سے سبقت کرنیوالا
ہی طرف نیکیون کے ساتھ حکم خدا کے یہ یعنی وارث کرنا کتاب کا ہی فضل بڑا + فتح + پھر ہمنے وارث کیے کتاب کے وہ لوگ
جو چنے اپنے بندون مین سے پھر کوئی اونمین برا کرتا ہی اپنی جان کا اور کوئی اونمین سے بیچ کی چال پر اور کوئی اونمین سے آگے
بڑھ گیا لیکر خوبیان اللہ کے حکم سے یہی ہی بڑی بزرگی + تفسیر + یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئی ایک اوس
کے چنے بندے بنائے یعنی یہ امت اونمین تین درجے بتائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلی سب کو گنا چنے بندون مین امید ہی
کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہی اور میانہ سلامت ہی اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہی
اوسکے ہان کمی نہین + موضح + پھر وارث کیا ہمنے الخ یعنی وحی بھیجا ہمنے طرف تیری قرآن کو پھر وارث کیا ہمنے اوسکا بعد
تیرے یعنی حکم کیا ہمنے اوسکے وارث کرنے کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے الخ اور وہ امت آنحضرت کی ہی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور وہ کہ بعد اونکے پیدا ہوتے چلے جاوینگے قیامت تک اسلیے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہی اونکو تمام امتون پر
اور کیا اونکو امت وسط یعنی افضل تاکہ ہون وہ گواہ لوگون پر اور خاص کیا اونکو ساتھ بزرگی ہوپہنچنے کے طرف افضل رسولون کے پھر
بیان فرمائے اونکے مراتب پس فرمایا کہ بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور وہ وہی ہی کہ موقوف رکھا گیا حکم خدا پر جنانچہ
آگے آویگا بیان اوسکا اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور وہ وہی ہی کہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد اور بعض اونمین سے سبقت
کرنے والا ہی طرف نیکیون کے اور یہ تاویل موافق ہی قرآن کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے
اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور طیار رکھے ہین واسطے اونکے
باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرمایا بعد اوسکے وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ
خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی اور اور
ہین کہ اقرار کیا اپنے گناہون کا ملایا ہی اونھون نے عمل نیک کو ساتھ عمل دوسرے کے کہ بد ہی نزدیک ہی کہ خدا ساتھ رحمت کے
متوجہ ہو اونپر تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی اور فرمایا بعد اوسکے وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا
يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ یعنی اور اور ہین موقوف رکھے گئے فرمان خدا پر یا یہ ہی کہ عذاب کرے اونکو یا ساتھ
رحمت کے متوجہ ہو اونپر اور خدا دانا درست کار ہی اور یہ تاویل موافق حدیث کے بھی ہی کہ روایت کی گئی عمر رض سے کہ اونھون نے
کہا منبر پر بعد پڑھنے اس آیت کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا
مَغْفُورٌ لَهُ یعنی سابق ہمارا سبقت لیجانے والا ہی اور میانہ رو ہمارا نجات پانے والا ہی اور ظالم ہمارا بخشا جاویگا اور روایت
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سابق داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد یعنی میانہ رو حساب کیا جاویگا
حساب آسان پھر داخل ہوگا بہشت مین اور اپنے ظلم کرنے والا اپنے نفس پر پس حبس کیا جاویگا یہان تک کہ گمان کریگا کہ وہ شخص
ہرگز نہین نجات پانے کا پھر پہنچیگی اوسکو رحمت الہی پس داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ ابو دردا سے اور یہ تاویل موافق

اثر یعنی اقوال صحابہ کے بھی ہی کہ ابن عباس سے منقول ہی کہ سابق اخلاص رکھنے والا ہی اور مقتصد ریاکار اور ظالم کفران نعمت
کرنے والا نہ منکر اللہ کا اسلیے کہ حکم کیا گیا ہی تینون کے لیے جنت کے داخل ہونے کا اور موافق ہی قول سلف یعنی تابعین کے بھی
کہ کہا ربیع بن انس نے ظالم صاحب کبائر ہی اور مقتصد صاحب صغائر اور سابق وہ کہ پرہیز رکھتا ہو صغائر اور کبائر سے اور کہا
حسن بصری نے کہ ظالم وہ ہی کہ غالب ہون برائیان اوسکی اوپر نیکیون اوسکی کے اور سابق وہ کہ غالب ہون نیکیان اوسکی اوسکی
برائیون پر اور مقتصد وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور پوچھا گیا ابو یوسف سے کہ مراد اس آیت مین کون لوگ ہین
پس کہا انھون نے کہ وہ سب مومن ہین اور صفت کافرون کی بعد اسکے مذکور ہی کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور یہ تینون طبقے جیسے ہین اونھین لوگون مین سے کہ برگزیدہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے اسلیے
کہ فرمایا فَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ اور سب ضمیرین پھرتی ہین طرف قول اللہ تعالی کے الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
اور وہ اہل ایمان ہین اور اسی پر جمہور ہین اور مقدم کیا ظالم کو واسطے آگاہ کرنے اس بات سے کہ وہ بہت ہین اور مقتصدین کم ہین
بنسبت ظالمین کے اور سابق بہت ہی کم ہین اور کہا ابن عطا نے کہ ظالم کو اسلیے مقدم کیا کہ ناامید نہووے اوسکے فضل سے
اور بعضون نے کہا کہ اسلیے مقدم کیا ظالم کو کہ اول احوال معصیت ہی پھر توبہ پھر استقامت اور کہا سہل نے کہ سابق عالم ہی اور
مقتصد متعلم یعنی طالب علم اور ظالم جاہل اور یہ بھی کہا سہل نے کہ سابق وہ ہی کہ مشغول ہو اپنی آخرت کی فکر مین اور مقتصد وہ کہ
مشغول ہو اپنی معاش و معاد مین اور ظالم وہ ہی کہ باز رہے بسبب معاش اپنی کی اپنی معاد سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی
کہ عبادت کرے رب کی غفلت سے اور بسبب عادت کے اور مقتصد وہ ہی کہ عبادت کرے رب کی از راہ رغبت جنت اور خوف
دوزخ کے اور سابق وہ ہی کہ عبادت کرے اوسکی از راہ ہیبت اور استحقاق کے اور بعضون نے کہا کہ ظالم وہ ہی کہ لیوے
دنیا کو حلال ہو یا حرام اور مقتصد وہ ہی کہ کوشش کرے اسکی کہ نہ لیوے دنیا کو مگر وجہ حلال سے اور سابق وہ ہی کہ روگردانی
کرے حلال و حرام سے بالکل اور بعضون نے کہا کہ ظالم طالب دنیا ہی اور مقتصد طالب عقبی اور سابق طالب مولی اور بعضون
نے کہا ظالم وہ ہی کہ ہو ظاہر اوسکا بہتر اوسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہی کہ برابر ہو ظاہر و باطن اوسکا اور سابق وہ کہ باطن
اوسکا بہتر ہو اوسکے ظاہر سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہی کہ توحید بیان کرے اللہ تعالی کی اپنی زبان سے اور نہ موافق
ہو فعل اوسکا اوسکے قول کے اور مقتصد وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی اپنی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا
اوسکی اور سابق وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا اوسکی اور خالص کرے اوسکے
لیے عمل اپنا اور بعضون نے کہا ظالم تلاوت کرنے والا قرآن کا ہی اور مقتصد پڑھنے والا اوسکا اور علم رکھنے والا اوسکا اور سابق
پڑھنے والا قرآن کا علم رکھنے والا اوسکا اور عمل کرنے والا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور کہا ابو بکر وراق نے کہ یہ ترتیب بیان
فرمائی بحسب مقامات لوگون کے اسلیے کہ احوال بندے کے تین ہین معصیت و غفلت پھر توبہ پھر قربت پس جب نافرمانی کی تو
داخل ہوا بیچ جماعت ظالمون کے پھر جب توبہ کی داخل ہوا بیچ جماعت مقتصدین کے پھر جب صحیح اور بہت ہوئی توبہ اور مجاہدہ تو
داخل ہوا بیچ گنتی سابقین کے + **مدعا تنبیہ** + خیال تو کرو بھائیون کہ اللہ تعالی کس عنایت سے فرماتا
ہی کہ ہمنے تمکو وارث کتاب کا کیا اور پھر فرمایا کہ یہ بڑا ہی فضل ہی اللہ تعالی کا تمکو چاہیے کہ اس نعمت کو بہت ہی غنیمت جانو
پڑھو بھی اور عمل بھی کرو اسپر اسکو بلا ضرورت ہی کے بھگانے کے لیے طاق پر نہ رکھہ چھوڑو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین چھ چیزین ہین کہ وہ غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم کے درمیان ہین کہ نماز نہ پڑھین اوسمین اور

مصحف غریب ہے اوس مکان مین کہ نہ پڑھین اوسمین تو قرآن غریب ہے فاسق کے دل مین اور مومن مسلمان ظالم غریب ہے [illegible] مرد صالح بدخلق کے پاس غریب ہے اور جو صالح غریب ہے ہیج [illegible] عورت بد کے اور عالم غریب ہے اوس قوم کے درمیان کہ نہ سنین [illegible]

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ

باغ ہین ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے اوسمین یعنی تینون فرقے زیور دیا جاویگا اونکو قسم کنگنون سونے کے سے اور موتی سے جاوین اور پوشاک اونکی وہان ریشمی ہوگا ✤ فتح ✤ باغ ہین رہنے کے جن مین جا وینگے وہان گہنا پہنا وینگے اونکو کنگن سونے کے اور موتی اور اونکی پوشاک وہان ریشمی ہی ✤ تفسیر ✤ سونا اور ریشم مسلمانون کو وہان ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ریشمی پہنے دنیا مین آخرت مین نہ پہنے ✤ موضح ✤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا پھر فرمایا کہ جنتیون پر تاج ہونگے اس طرح کے کہ ادنی موتی اونکا البتہ روشن کردیگا اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے انتہی اور ریشمی کپڑے وہان اسلیے ملینگے کہ اون مین لذت اور زینت ہی ✤ درمنثور ✤

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝

اور کہینگے سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے دور کیا ہمسے غم تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہی جسنے اوتارا ہمکو بیچ گھر ہمیشہ رہنے کے مہربانی اپنی سے یعنی نہ بسبب استحقاق ہمارے کے نہ پہنچے ہمکو بیچ اسکے کچھ رنج اور نہ پہونچے ہمکو اسمین کچھ ماندگی اور کہینگے شکر اللہ کا جس نے دور کیا ہمسے غم بیشک ہمارا رب بخشتا ہی قبول کرتا ہی یعنی غم دنیا کا دفع کیا بخشتا ہی گناہ قبول کرتا ہی طاعت جسنے اوتارا ہمکو رہنے کے گھر مین اپنے فضل سے نہ پہونچے ہمکو اسمین مشقت اور نہ پہونچے ہمکو تھکنا ✤ تفسیر ✤ رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی کا غم اور دشمنون کا رنج اور مشقت وہان پہونچکر سب گئے ✤ موضح ✤ دور کیا ہمسے غم یعنی خوف دوزخ کا یا خوف موت کا یا غم دنیا کے اور کہا مقاتل نے کہ غمگین رہتے تھے اسلیے کہ وہ نہین جانتے تھے کہ اللہ تعالی کیا معاملہ کریگا ہمسے اور بعضون نے کہا کہ غم تھا قیامت کے ہولون کا اور بعضون نے کہا فکر معیشت مراد ہی اور کہا زجاج نے کہ دور کریگا اللہ تعالی اہل جنت سے تمام غم جو کچھ کہ تھے معاش کے یا معاد کے بخشنے والا ہی کہ بخشتا ہی تقصیرین اگرچہ بہت ہون قدردان ہی کہ قبول کرتا ہی طاعتین اگرچہ کم ہون ہمیشہ رہینگے کہ نہین نکلینگے ہم اوس سے اور نہین جدا ہونگے ہم اوس سے ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اہل جنت کے جسوقت کہ داخل ہونگے جنت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ کہا ابن عباس نے وہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین ڈرتے رہتے تھے اللہ سے اور مشقت کرتے رہتے تھے اوسکی عبادت مین پوشیدہ اور ظاہر اور اونکے دلون مین غم رہتا تھا بسبب گناہون گذشتہ کے پس وہ ڈرتے رہتے تھے اس سے کہ نہ قبول ہو اونسے مشقت طاعت بسبب گناہون گذشتہ کے پس جب جنت مین داخل ہونگے کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کہ بخشے ہمارے لیے بڑے بڑے گناہ ہمارے اور قبول کیے ہمارے تھوڑے سے عمل اور صہیب سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے بیچ حق مہاجرین کے کہ وہ سابق ہین شفاعت کرنے کے رہنمائی کرینگے اپنے پروردگار کے نزدیک یعنی لوگون کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق وہ آوینگے روز قیامت کے اس حال مین کہ اونکے کندھون پر ہتھیار ہونگے پس کھٹکھٹا وینگے دروازہ جنت کا پس کہینگے ہم مہاجرین ہین پس کہینگے اونکو دربان جنت کے

گھڑی کا حساب دے چکے تم پس دو زانو ہو بیٹھیں گے وہ اور اوٹھاوینگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کرینگے کہ ای رب ہمارے کیا ساتھ اس حالت کے حساب دین ہم کہ تحقیق نکلے ہم وطن سے اور چھوڑے ہمنے اہل اور مال اور اولاد پس پہناویگا اللہ اونکے لیے پر شرف کے جڑاؤ ساتھ زبرجد اور یاقوت کے پس اوٹھینگے یہان تک کہ داخل ہونگے جنت مین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ تا قول اوسکے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ زیادہ پہچانتے ہونگے مکان اپنے جنت مین بہ نسبت مکانون اپنے کے دنیا مین اور ابن عمر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوگی اہل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ محشر مین پس گویا کہ مین دیکھتا ہون اہل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو کہ جہاڑتے ہین مٹی اپنے سرون سے اور کہتے ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الخ ابراہیم تیمی سے ہے کہ کہا اونہون نے لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ غمگین ہو یعنی دنیا مین یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ نہ ڈرا یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِينَ یعنی بلاشبہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل مین ڈرنے والے ✤ **حصن معاذ منثور** ✤ اب آگے جنتیون کے مقابلے مین ذکر نار دوزخیون کا شروع فرمایا ✤

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی آگ دوزخ کی نہین تو حکم کیا جاویگا اونپر تا مرین اور نہ سبک کیا جاویگا اونسے کچھ عذاب دوزخ سے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ✤ **فت** ✤ اور جو منکر ہین اونکو ہی آگ دوزخ کی نہ اونپر تقدیر ہو بختی ہی کہ مر جاوین اور نہ اونپر ہلکی ہوتی ہی وہان کی کچھ کلفت بھی ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو ✤ **تفسیر** ✤ لایقضی الخ یعنی نہین حکم کیا جاویگا اونپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ یعنی پکارینگے دوزخی مالک داروغہ دوزخ کو کہ ای مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمپر موت کا تاکہ آرام پاوین ہم ابو درداء روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہی یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکے کے ہوگا پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے پہلے کھانے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے مین اٹک جاویگا نہ نیچے اوتر سکے گا اور نہ باہر نکل سکے گا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے اونکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو اپنی نگہبانون دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہین آئے

تمہارے پاس رسول ساتھ معجزوں اور دلیلوں واضح کے کہینگے ہان جی کیون نہین آئے تھے و لیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرنیکے کافرون کی اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلئے کہ نہین نفع دیگی دعا انکو اوس وقت اور نہ دعا اونکی قبول ہوگی فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو پس کہینگے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنیکا یعنی ہماری جان لے لے اور فرمایا آنحضرت نے بیچ اسکے کہ اوسکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ لوگ کہتے ہین اس حدیث کا ذکر ہوا یعنی نبی سے صحابہ سے مرفوعا اور موقوفا کہ درمیان پکارنے انکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اسقدر مدت تک بانتظار جواب کے عذاب اٹھاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اوس سے نجات اسواسطے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت اور قدرت اور مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی جو حسرت کی لکھی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ ہمارے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہوون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ وفریاد مین اور حسرت کھانے مین آہ وواویلا کرنے مین **معالم**

مشکوۃ

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝

اور اہل دوزخ فریاد کرینگے اوس جگہ کہینگے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو تا کرین ہم کام اچھے سوای اونکے جو تھے ہم کام کرتے کہینگے ہم کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمکو ڈرانے والا اب چکھو یعنی عذاب پس نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اونکی **فتح** اور وہ چلاتے ہین اوسمین ای رب ہمکو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرین وہ نہین جو کرتے تھے کیا ہمنے عمر نہ دی تھی تمکو جتنے مین سوچ لے جسکو سوچنا ہو اور پہونچا تمکو ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہین گنہگارون کا مددگار **تفسیر** وہ نہین جو کرتے تھے یعنی اوس وقت تو اوسی کو بھلا سمجھتے تھے پر اب وہ نکرینگے **مو** نکال ہمکو الخ یعنی نکال ہمکو دوزخ سے اور پھیر ہمکو طرف دنیا کے تا ایمان لاوین ہم بدلے کفر کے اور طاعت کرین بدلے گناہ کے پس جواب دیے جاوینگے بعد مقدار عمر دنیا کے کہ کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین الخ کہا بعضون نے کہ وہ سن بلوغ ہی اور کہا عطا اور قتادہ اور کلبی نے کہ اٹھارہ برس ہین اور کہا ابن عباس نے اور علی رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ وہ ساٹھ برس ہین اور یہی ہی وہ عمر کہ عذر نہین سنے گا اوسمین اللہ تعالی ابن آدم کا چنانچہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً یعنی عذر نہین سنے گا اللہ اوس شخص کا کہ ڈھیل دی اوسکی اجل مین یہان تک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو اور ابوہریرہ رض سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ یعنی عمرین میری امت کی مابین ساٹھ برس کے ستر برس تک ہین یعنی اکثر ایسے ہی عمر کے ہونگے

اور بہت لوگ ہونگے اونمین وہ کہ تجاوز کرینگے اس عمر سے چنانچہ عمر مبارک رسول اللہ کی اور خلفاے راشدین کی سواے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہم کی تریسٹھ برس کی ہوئی اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ قول اکثر مفسرون کا ہی اور بعضون نے کہا
مراد قرآن ہی اور کہا عکرمہ اور سفیان بن عیینہ اور وکیع نے کہ وہ بڑھاپا ہی معنی اسکے یہ ہون گے کہ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو
یہانتک کہ بڈھے ہوگئے تم کہا جاتا ہی الشیب نذیر الموت اور بعض صحابہ سے منقول ہی کہ نہین کوئی بال سفید ہوتا ہی مگر کہ
کہتا ہی دوسرا بال جانب ہی اوسکا استعدی فقد قرب الموت یعنی مستعد ہوجا چلنے کے لیے پس تحقیق قریب آپہونچی موت + معا

اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیۡبِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ○

تحقیق خدا جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی یعنی جو کچھ کہ پوشیدہ ہی آسمان و زمین مین تمسے تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی
باتون کو + فتح + اللہ بھید جاننے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا اوسکو خوب معلوم ہی جو بات ہی دلون مین + مو +

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَکُمۡ خَلٰٓئِفَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ فَمَنۡ کَفَرَ فَعَلَیۡہِ کُفۡرُہٗ ؕ وَ لَا یَزِیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ کُفۡرُہُمۡ عِنۡدَ
رَبِّہِمۡ اِلَّا مَقۡتًا ۚ وَ لَا یَزِیۡدُ الۡکٰفِرِیۡنَ کُفۡرُہُمۡ اِلَّا خَسَارًا ○

وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین زمین مین پس جو کوئی کافر ہوا ضرر اوسپر ہی کفر اوسکے کا اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے
کفر اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے مگر اشد غضب کو اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر اونکا مگر زیان کو + فتح +
وہی ہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین مین پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اوسپر پڑے اوسکی ناشکری اور منکرون کو نہ بڑھیگی اونکے
انکار سے اونکے رب کے ہان مگر بیزاری اور منکرون کو نہ بڑھیگا اونکے انکار سے مگر نقصان + تفسیر + قائم مقام کیا
زمین مین یعنی رسولون کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتون کے پیچھے اب اوسکا حق ادا کرو + مو + وہ وہ ہی کہ کیا تمکو
جانشین الخ یعنی اوسنے کیا تمکو جانشین اپنی زمین مین مالک کیا تمکو تصرف کی کنجیون کا اوسمین اور مسلط کیا تمکو اوس چیز پر
کہ زمین مین ہی اور مباح کیے تمہارے لیے منافع زمین کے تاکہ شکر کرو تم اوسکا ساتھ توحید اور طاعت کے پس جو کوئی کافر ہو تم مین
سے اور بیقدری کرے ایسی نعمت کی پس وبال اوسکے کفر کا رجوع کریگا اوسپر اور وہ وبال غضب اللہ کا ہی اور نقصان آخرت کا
جیسے کہ فرمایا اور نہین زیادہ کرتا ہی الخ + مل +

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ شُرَکَآءَکُمُ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ
فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمۡ اٰتَیۡنٰہُمۡ کِتٰبًا فَہُمۡ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنۡہُ ۚ بَلۡ اِنۡ یَّعِدُ الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُہُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ○

کہہ آیا دیکھا تمنے شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو جنکو پوجتے ہو تم سواے خدا کے دکھاؤ مجھکو کیا چیز پیدا کی ہی زمین سے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت آسمانون مین نہ بلکہ آیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پس وہ حجت پر ہین اوس سے بلکہ وعدہ نہین دیتے ہین ظالم بعض اونکے
بعض کو مگر بطریق فریب دینے کے + فتح + تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریک جنکو پکارتے ہو سواے خدا کے دکھاؤ مجھکو کیا بنایا اونھون نے
زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین یا ہمنے دی ہی اونکو کوئی کتاب سو یہ سند رکھتے ہین اوسکی کوئی نہین پر جو وعدہ بتاتے ہین گنہگار
ایک دوسرے کو سب فریب ہی + مو + تفسیر + شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو یعنی معبودون اپنے کو کہ جنکو شریک کیا ہی تمنے عبادت
مین اور لفظ ارونی بدل ہی ارایتم سے اسلیے کہ معنی ارایتم کے اخبرونی ہین گویا کہا گیا کہ خبر دو تم مجھکو ان شرکا سے اور اوس چیز سے
کہ مستحق ہوئے ہین وہ بسبب اوسکی شرکت کے خبر دو مجھکو کونسا جز اجزاے زمین سے بنایا ہی اونھون نے سواے اللہ کے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت الخ یعنی کیا اونکے لیے ساتھ اللہ کے شرکت ہی آسمانون کے پیدا کرنے مین کیا اونکے ساتھ کتاب ہی اوتری ہوئی اللہ کے پاس سے

کہ یعنی جو اسپر کرتے شرک کا وعدہ کرتے ہیں تین وہ اوپر حجت اور برہان کے ہین اوس کتاب کی جہت سے نہیں وعدہ دیتے ہین بعض ظالم یعنی سردار بعض کو یعنی اتباع کو مگر بطور فریب دینے کے وہ کہتا ہے کہ یہ ہولاء شفعاؤنا عند اللہ

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

تحقیق خدا تھام رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سے اور اگر ٹل جاوین یعنی بالفرض نگاہ نہ رکھے اون دونون کو کوئی پیچھے خدا کے یعنی بغیر خدا کے تحقیق وہ ہی بردبار بخشنے والا ۔ **فتح** تحقیق اللہ تھامنے ہای آسمانون کو اور زمین کو کہ ٹل نجاوین اور اگر ٹل جاوین کوئی نہ تھام سکے انکو اوسکے سوائے وہ ہی تحمل والا بخشتا ہی **موضح تفسیر** بردبار کہ جلدی نہین کرتا عذاب کرنے مین کہ تھامنے رکھتا ہی آسمان و زمین کو حالانکہ تھے وہ سزاوار اسکے کہ پھٹ جاوین بسبب کرانی کفر و شرک کے جیسے کہ فرمایا تکاد السموٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض الخ یعنی قریب ہین آسمان کہ پھٹ جاوین کفر و شرک سے اور پھٹ جاوے زمین روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا موسیٰ علیہ السلام کے دل مین کہ آیا سوتا ہی عز و جل یا نہین پس بھیجا اللہ تعالی نے اونکے پاس ایک فرشتے کو پس جگا تا رہا وہ اونکو تین رات تک اور دیے اونکے دونون ہاتون مین دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونون کو پس موسیٰؑ کو نیند آنے لگی اور دونون ہاتھ آپسمین ملنے لگے پھر وہ ہوشیار ہو جاتے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال لیتے یہانتک کہ سو گئے وہ اور دونون ہاتھ آپسمین مل گئے اور ٹوٹ گئے دونون شیشے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰؑ کے لیے مثل کہ اگر اللہ تبارک و تعالی سوتا تو نہ تھمتے آسمان و زمین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے جب جاوے تو سلطان ہیبتناک کے پاس ڈرتا ہو اس سے کہ زیادتی کریگا تجھپر تو کہہ تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہی اپنے گھر مین اور جگہہ پکڑتا ہی اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی شیطان اوسکا کہ ختم کر یعنی اپنے جاگنے کو ساتھ شر کے اور کہتا ہی فرشتہ کہ ختم کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے ذکر اللہ کیا اور حمد کی اوسکی ہانک دیتا ہی فرشتہ شیطان کو اور نگہبانی کرتا رہتا ہی اسکی اور اگر وہ جاگتا ہی سونے سے تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی اوسکو شیطان کہ شروع کر یعنی امور اپنے ساتھ برائی کے اور کہتا ہی فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس اگر گر پڑیگا اپنے بچھونے سے اور مر جاویگا تو ہوگا شہید اور اگر اوٹھیگا نماز پڑھنے کو تو نماز پڑھیگا **متنور منثور**

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ○ اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

اور قسم کھائی کفار مکہ نے ساتھ اللہ کے سخت ترین قسمین اپنی کہ اگر آوے اونکے پاس ڈرانے والا البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اونکو مگر نفرت مراد رکھتا ہون مین سرکشی زمین مین اور نہ زیادہ کیا مگر بداندیشی بدکو اور نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی بدکا مگر کرنے والون اوسکے پر پس منتظر نہین ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے کچھ تغیر ✤ **فتح** ✤ اور قسم کہاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمین اپنی اگر آویگا اون پاس کوئی ڈر سنانے والا البتہ بہتر راہ چلینگے اور کسی ایک امت سے پھر جب آیا اون پاس ڈر سنانے والا اور زیادہ ہوا بدکنا غرور کرنا ملک مین اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اولٹے گا اوسی داؤ والون پر پھر اب وہی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ✤ **تفسیر** ✤

عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اوسسے بہتر رفاقت کرین منکرون نے اور عداوت کی ✤ **مو** ✤ اور قسم کھائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ کو کہ آئے اونکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت رسول کر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہین اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے والے پر چنانچہ اوتری ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوئے مثل مشہور ہی چاہ کنندہ را چاہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكُمْ وَمَكْرَ السَّيِّئِ فَاِنَّهٗ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ وَلَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ طَالِبٌ یعنی بچاؤ تم اپنے تئین مکر بد سے اسلیے کہ نہین اوترتا ہی وبال مکر بد کا مگر اوسکے کرنے والون پر اور انکے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور عذاب ہی روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہا تین چیزین ہین جسنے کین وہ نہین نجات پانے کا یہان تک کہ اوترے وبال اونکا اوسپر جسنے مکر کیا یا سرکشی کی یا عہد توڑا پھر پڑھین یہ آیتین کہ مصدق ہین ان تینون باتون کی لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی کا مگر اوسکے کرنے والے پر يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ای لوگون نہین ہی وبال تمھاری سرکشی کا مگر تمھاری ہی جانون پر وَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ اور جو توڑے عہد پس نہین توڑیگا مگر ضرر اوسکا اوسی کی جان پر پڑیگا پس نہین منتظر ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے اور وہ اوتارنا عذاب کا ہی اون لوگون پر کہ جھٹلایا اونھون نے اپنے رسولون کو کہ وہ اونسے پہلے کی امتین تھین اور معنی یہ ہین کہ پس نہین منتظر ہین وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اسکی کہ اوتارین ہم اونپر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ اوتارا اونسے پہلون پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولون کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی الخ بیان فرمایا کہ آئین اللہ تعالیٰ کا کہ وہ بدلہ لینا ہی رسولون کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہین بدلتا ہی اوسکو فی ذاتہا اور نہین پھیرتا ہی اور تغیر کرتا ہی اوسکو اوسکی اوقات سے خواہ مخواہ جاری ہی کرتا ہی اوسکو ✤ **مل** ✤ **در منثور** ✤

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

لہ از در منثور ... تبدیل و تحویل از این عبارت ... الا بسیل ... جاری و ... اللہ ... جالیتی

کیا سیر نہین کی اونھون نے زمین مین تا دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے اور تھے وہ زیادہ انسے یعنی اہل کہ سے قوت مین یعنی پس نہ بھاگ سکے اور ہرگز نہین ہی اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اوسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنی کوئی چیز اوس سے بھاگ کر نہین نکل سکتے تحقیق وہ ہی دانا توانا ✤ **فتح** ✤ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیا ہوا اونکا جو انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت زور مین اور اللہ وہ نہین جسکو تھکاوے کوئی چیز آسمانون مین نہ زمین مین وہ ہی سب جانتا کر سکتا ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کرتے تھے پس اللہ تعالی اونکے متنبہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہی کہ کیا تمنے اگلے لوگون کے زمین و مکان اُجڑے ہوئے نہین دیکھے ہین وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے تو تم بھی اسی طرح خراب تباہ ہوگے ✤ **ف** ✤ **تنبیہ** ✤ اس مضمون کو پاک پروردگار نے کئی جاے ذکر فرمایا ہی اور جا بجا حکم فرمایا ہی سیر کر کر عبرت پکڑنے کا جیسے کہ اس آیت مین قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ یعنی سیر کرو زمین مین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار جُھٹلانے والون کا مقصود یہ ہی کہ اورون کی بدحالی دیکھکر اپنا حال درست کرو تا تم بھی ویسی خرابی مین نہ گرفتار ہوجاؤ اور اس نیت سے بامتثال امر الٰہی کے سیر کرنی ویران مکانون کی عجب چیز ہی لوگ سیر تماشون کے لیے دور و دراز راہ طی کر کر جاتے ہین اور ایسی سیر سے غافل ہین اس سے دنیا کی فنا اور مکاری دل مین جمتی ہی اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہی چنانچہ اسی مضمون کو عاجز نے ان اشعار مین باندھا ہی **نظم**

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے
پہنے ہوئے رہتی تھین سدا اطلس و والا
وہ ستھرے چمن سب کے اب گھانس ہی اوگین
کچھ بھی ہی نشان اونکا کہان فوج و رسالا
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ محتاج دنیا
سب چھوڑ گئے کچھ نلیا زیور و کالا
جب تک کہ جوان تھا پر شہوت تھی تگ و دو
شرما تو ذرا بال ترے ہوگئے گالا
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسوس
سوجھے نہ کبھی دین کی رہ مین کوئی چالا
اب مرگ سے اور گور و قیامت سے ہی غافل
کیا عذر گناہون کا بنایا ہی بھلا لا
ایکدم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم
کافی نہین نادان کو نہ دفتر نہ رسالا

کیا ہوگئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
رہتین تھین پڑین جلینین جن غرفون کے آگے
بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کرتے تھے جو دعوی کہ یہ ہی ملک ہمارا
جوبن کو پلا دیوے گی بھر زہر کا پیالا
اس عمر کے گلشن مین خزان آگئی تیرے
پیری مین ہوئی تشنگی حرص وہ بالا
ہی قرب اجل سوء عمل طول امل وا اسے
نقارہ ہوا کوچ کا محمل نہ سنبھالا
سوجھے گی تجھے اوسگھڑی جب موند گئین آنکھین
کُھلجاوینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا
اب عذر گناہون سے جو رونا ہی سو رولے
کر توبہ زبان سے کہے پھر دل مین ہی لالا
کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین عاجز

کیا ہوگئین وہ پردہ نشین جنکی کنیزین
پورا ہی گیا مکڑی نے وہان آنکے جالا
کیا ہوگئے وہ لوگ جو رکھتے تھے تجمل
یہ ملک ہی جاگیر یہ ہی اوسکا قبالا
ملتے ہوئے دونون کف افسوس گئے اوٹھ
خم ہوگیا جون سرو تر لہلہاتا بالا
کرتا ہی وہی جسمین تری روسیہی ہو
ہرگز نہ ندامت نہ ملالت نہ خجالا
شطرنج مین دنیا کے ہین منصوبہ و صد فکر
پہنا کے کفن گور مین تنہا تجھے ڈالا
اوس روز قیامت کو کہ کانپینگے اولوالعزم
کچھ کام نہ آویگا وہان گریہ و نالا
ہشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت
نہ مست نہ دیوانہ نہ مدہوش نہ بالا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

ع ۸ ۱۷

اور اگر گرفتار کرتا خدا لوگون کو ساتھ سزا اوس چیز کے کہ کرتے ہین نچھوڑتا پشت زمین پر کسی جانور کو ولیکن ہو تعوق رکھتا ہے اونکو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اونکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا ؛ **فتح** اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگون کو اونکی کمائی پر نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا پر اونکو ڈھیل دیتا ہی ایک ٹھہرے ہوئے وعدے تک پھر جب آیا اونکا وعدہ تو اللہ کی نگاہ مین ہین اوسکے سب بندے ؛ **مو؛ تفسیر** ؛ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یعنی گناہ اور دابہ سے مراد ہی جاندار کہ چلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالی گرفت کرتا انکے گناہون پر تو کسیکو نچھوڑتا اعمال بد کی شامت کے سبب سے جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوس چیز کو کہ زمین کی پشت پر تھی لیکن جو کشتی نوح علیہ السلام مین تھے وہی بچ رہے لیکن شان غفور رحیمی کا ظہور ہی کہ انکو مہلت دے رکھی ہی ایک وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندون یعنی اہل طاعت و معصیت کا حال دیکھنے والا ہی اوسپر کسیکی حقیقت امر کی پوشیدہ نہین ہی وہان ہر کسیکو جزا سزا ہو رہیگی ؛ **مں؛ معا؛ تنبیہ** ؛ سبحان اللہ عجب شان ہی اوسکی غفور رحیمی کی کہ ہم شب و روز قسون کی خواہشون مین گرفتار رہین اور پھر وہ درگذر فرماتا ہی اور ہم سے نالائقون کی پرورش کرتا ہی جو کوئی کسی احسان کرتا ہی اسکیو نوکر رکھتا ہی تھوڑے سے مشاہرے کو تو کیا کیا اغماض کرتا ہی اوسپر اور ذرہ سے قصور سے مدتون خفا رہتا ہی وہ رب العلمین کیا کیا کچھ انعام کرتا ہی پھر یہ شان بے نیازی کا ظہور ہی کہ اور نعمتون پر نعمتین دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ خیال نہین فرماتا ہماری تقصیرات پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھے ہوئے اور اوسکے ہاتھ مین کچھ تھا کہ اوسپر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ مین گذرا تھا ایک درختون کے بن پر پس سنین مینے اوسمین آوازین پرند جانور کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی چادر مین پس آئی ماں اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا مینے اوسکے لیے اون بچون کو پس آ پڑی وہ اونپر پس لپیٹ لیا مینے اون بچون کو ماں سمیت اپنی چادر مین پس وہ یہ ہین میرے پاس فرمایا آنحضرت صلعم نے رکھ تو دے انکو پس رکھدیا اوسنے اونکو اور ماں بچون کی جدا نہوئی اونسے ساتھ ہی لگی رہی انکے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تعجب کرتے ہو تم بسبب رحم کرنے بچون کی ماں کے اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بہ نسبت رحم کرنے ان بچون کی ماں کے اپنے بچون پر لیجا انکو اور رکھدے انکو جہان سے لیا ہی تو نے انکو اور ماں انکی انکے ساتھ ہو پس پھر اوہ شخص نے کرا اونکو انتہی صدق اللہ وصدق الرسول ایسا ہی وہ ارحم الراحمین ہی والا کیا ٹھکانا تھا ہمارا اور اس سے زیادہ آخرت مین اوسکی رحمت کے امیدوار ہین چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ کے لیے سو رحمتین ہین اوتاری ہی اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور انس اور چارپایون اور حشرات الارض کے پس بسبب اوسی ایک رحمت کے آپسمین مہربانی کرتے ہین اور بسبب اوسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی کے شفقت کرتا ہی وحشی اپنے بچون پر اور رہنے دین ہین اللہ نے ایک کم سو رحمتین کہ رحم کریگا ساتھ اونکے اپنے بندون پر روز قیامت کے یہ حدیث بخاری مسلم کی ہی اور بیہقی ابو داؤد کی لیکن ان حدیثون کو دیکھکر کوئی بالکل نڈر بھی نہوجاوے کہ وہ شان قہاری جباری کی بھی رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و رجا کے ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار بھی ؛

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی ثلث وثمانون اٰیۃ وخمسۃ رکوعات

وان عذابی ہو العذاب الالیم یعنی خبر دے بندون میرے کو مجھے کہ مین بخشنے والا مہربان ہون اور تحقیق عذاب میرا عذاب دکھ کا ہی ۱۲

سورۂ یٰس مکی ہی اور آیتین اسمین تراسی ہین اور کلمات سات سو ستائیس ہین اور حروف تین ہزار اور رکوع پانچ اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ سرے ہی پر اسکے لفظ یٰس کا مذکور ہی اور نزول اسکا بعد سورۂ جن کے ہی اور بعد سورۂ فاطر کے یہاں اسلیے لکھی گئی کہ جب ذکر ہوا سورۂ فاطر مین قول اللہ تعالی کا وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ اور قول اللہ تعالی کا وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ تا قول اوسکے فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ اور مراد نذیر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کافرون نے اونسے روگردانی کی اور جھٹلایا اونکو پس شروع کی یہ سورت ساتھ قسمون کے اوپر صحت رسالت اونکی کے اور اوپر اسکے کہ وہ صراط مستقیم پر ہین پھر آگے فرمایا لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ اور یہ وجہ اتصال کی ظاہر ہی اور اور وجہ یہ ہی کہ سورۂ فاطر مین ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى اور سورۂ یٰس مین ہی وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ دو آیتین اور یہ وجہ فراخ تر اور واضح تر اور اور یہ وجہ ہی کہ فاطر مین ہی وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ اور یٰس مین ہی وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ یہ کئی آیتین ہین کہ نشانیان اوسکی قدرت کی تفصیل سے انمین مذکور ہین اور اس سورۂ مبارک کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین انس رض سے روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہی اور جسنے پڑھی یٰس لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے کے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس رات کو واسطے طلب رضامندی اللہ تعالی کے بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوس رات مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس پس گویا پڑھا قرآن دس بار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سُنی سورۂ یٰس برابر کی گئی واسطے اوسکے یعنی ثواب اوسکا برابر کیا گیا تصدق کرنے بیس دینار کے اللہ کی راہ مین اور جسنے پڑھا اوسکو برابر کی گئی واسطے اوسکے بیس حج کے اور جسنے لکھا اوسکو اور پیا اوسکو داخل کیے گئے اوسکے دل مین ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے گئے اوس سے تمام بغض و کینے اور بیماریان اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یٰس بیچ دل ہر انسان کے ہو امت میری مین سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یٰس پڑھے ہر ہر رات پھر مرا شہید اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اول روز مین روان کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رض سے روایت ہی کہا جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے دیا گیا آسانی و فراخی اوس دن کی شام تک اور جسنے پڑھا اوسکو رات مین دیا گیا آسانی و فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوے اوسکے پاس یٰس مگر کہ آسانی کرتا ہی اللہ اوسپر اور ابو قلابہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہی کہ کہا جو کوئی پڑھے یٰس مغفرت کیجاوے اوسکے لیے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ بھوکا ہو سیر ہو اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ راہ بھولا ہوا ہو راہ پاوے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ کوئی چیز اوسکی جاتی رہی ہو پا لیوے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو وقت کھانے کے کہ ڈرتا ہو قلت اوسکی سے کفایت کرے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک میت کے یعنی قریب المرگ کے یا میت حقیقی کے آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک عورت کے کہ دشوار ہو بچے کا ہونا اوسپر آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کے لیے دل ہی اور قرآن کا دل یٰس ہی روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بیٹے علی یعنی امام زین العابدین رض کے سے کہ کہا جو شخص پاوے اپنے دل مین سختی یعنی سنگدلی پس چاہیے کہ لکھے يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ایک پیالے مین ساتھ زعفران کے پھر پی لے اوسکو اور پڑھی ہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ صبح کی نماز مین اور عمار بن یاسر پڑھا کرتے تھے یٰسٓ جمعے مین منبر پر کہا یحیی بن کثیر نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ وقت صبح کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین شام تک اور جسنے پڑھی یٰسٓ وقت شام کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین صبح تک خبر دی ہمکو اوسنے کہ تجربہ کیا ہی اسکا اور کہا یٰسٓ دل ہی قرآن کا پڑھی یٰسٓ سعید بن جبیرؓ نے ایک شخص مجنون پر پس اچھا ہوگیا وہ اور روایت کی ابو الشیخ نے کتاب عصمت مین محمد بن سہل مقری سے اونھون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمر و دبّاغ سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا چلا مین ایک راہ مین کہ اوسمین غول بیابانی یعنی بھتنے تھے پس ناگہان دیکھا ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہی اور قندیلین روشن ہین اور وہ بلاتی ہی مجکو پس جب دیکھا مینے یہ شروع کی مینے یٰسٓ پڑھنی پس بجھ گئین قندیلین اوسکی اور وہ کہتی تھی ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے پس سالم رہا مین اوس سے کہا مقری نے پس نہ پہونچے تمکو کچھ قسم خوف یا مطالبے کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑھو تم یٰسٓ پس وہ دفع کیا جاوے گا تم سے ساتھ برکت اسکی کے جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صبح کو سورۂ یٰسٓ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے مان باپ کے قبر کی یا ایک کی ان دونون مین سے ہر ہفتے مین پھر پڑھے اونکے پاس یٰسٓ بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے گناہ بقدر شمار ہر حرف کے اوس سے اور حل قفلے کے لیے بھی پڑھنا اسکا بہت مجرب ہی کہ چار رکعت پڑھے شب جمعہ مین پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور یٰسٓ پڑھے چنانچہ وہ ساری ترکیب حصن حصین مین مذکور ہی اور ظہر جلیل شرح حصن حصین مین تفصیل سے لکھی گئی ہی * تناسق الدرر فی تناسب السور * در منثور *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝

قسم قرآن باحکمت کی * فتح * قسم ہی اس پکّے قرآن کی * مو * تفسیر * بیچ معنی یٰسٓ کے اقوال بہت ہین بعضے علما نے تو کہا ہی کہ یہ مثل اور مقطعات کے اسرار غیب سے ہی کہ سوائے خدا اور رسول کے کسیکو اوسکی اطلاع نہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ نام قرآن یا سورت کا ہی اور ابن عباسؓ سے ہی کہ معنی اسکے یا انسان ہین بیچ لغت طی کے اور ابن حنفیہ سے ہی یا محمد اور حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے نام رکھے میرے اور ذکر کیے نام میرے قرآن مین سات نام محمد اور احمد اور طٰہٰ اور یٰسٓ اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور بعضون نے کہا معنی یٰسٓ کے ہین یا سید اور بعضون نے کہا یا سید البشر اور بعضون نے کہا یا رجل اور بحسب ایک قول کے نام خدائے تعالی کا ہی * ہل بحر *

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

تحقیق تو پیغمبرون مین سے ہی راہ سیدھی پر * فتح * تو تحقیق ہی بھیجے ہوون سے اوپر سیدھی راہ کے * مو * تفسیر * اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ جواب ہی قسم کا اور یہ رد ہی کفار پر جسوقت کہ کہا اونھون نے کہ نہین ہی تو رسول * ص *

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

ما اور کھتا ہون بھیجا غالب مہربان کا تا ڈراوے تو اوس قوم کو کہ ڈرائے نہین گئے ہین باپ اونکے پس وہ غافل ہین یعنی اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا تھا * فتح * اوتارا زبردست رحم والے نے کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے * مو *

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

البتہ ثابت ہوا وعدہ عذاب کا اوپر اکثر اونکے کے پس وہ ایمان نہین لانے کے * فتح * ثابت ہوچکی ہی بات ان بہتون پر

سو وہ نہ مانینگے ✽ موضح تفسیری ✽ ثابت ہو چکی ہے بات مراد بات سے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی البتہ بھرینگے ہم جہنم کو جنات اور آدمیون سے سب سے یعنی متعلق ہوا ہی ساتھ اونکے یہ قول اور ثابت ہوا ہی اونپر اور واجب ہوا ہی اسلیے کہ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جان لیا ہی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ کفر پر مرینگے پھر مثال بیان فرمائی اونکے کفر پر اڑے رہنے کی اور راہ پر نہ آنے کی ساتھ اسطرح کے کہ ٹھہرایا اونکو مانند طوق بگردنون ہر اوٹھائے ہوون کے بیچ اس بات کے کہ نہین التفات کرتے ہین وہ طرف حق کے اور نہین پھیرتے ہین گردنین اپنی اوسکی طرف اور نہین جھکاتے ہین سر اپنے اوسکے لیے اور ٹھہرایا اونکو مانند اونکے کہ واقع ہون درمیان دو دیوارون کے نہ دیکھتے ہون اس چیز کو کہ آگے اونکے ہو اور اوس چیز کو کہ پیچھے اونکے ہو بیچ اسکے کہ نہین تامل کرتے ہین اور نہ دل کی بینائی رکھتے ہین اور وہ اندھے ہین نظر کرنے سے اسکی آیتون مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّا جَعَلْنَا الخ ✽ مدارک ✽

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

تحقیق کیے ہمنے بیچ گردنون اونکی کے طوق پس وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پس وہ سر اونچے کر رہے ہین ✽ فتح ✽ ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر بالا ہو رہے ہین ✽ موضح تفسیری ✽ پس وہ ٹھوڑیون تک ہین معنی اسکے یہ ہین کہ پس طوق پہونچنے والے ہوتے ہین ٹھوڑیون تک پس وہ سر اونچے کر رہے ہین طوق بگردن کا سر اونچا اسلیے رہتا ہی کہ طوق مین ایک حلقہ ہوتا ہی ٹھوڑی کے نیچے اوسمین سے ایک کیل نکلی ہوئی ہوتی ہی اور وہ ٹھوڑی تک پہونچتی ہی کہ سر کو نیچا نہین ہونے دیتی پس ہمیشہ سر اوٹھا ہی رہتا ہی ✽ مدارک ✽ یعنی سبب کثرت طوقون کے سر نیچے نہین کر سکتے ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہاتھ اونکے چونکہ گردن کے ساتھ ملا کر طوق ڈالے گئے ہین اونچا اوٹھا رکھا ہی اونکے طوقون نے اونکی ٹھوڑیون کو اور سرون کو پس اونکے سر اوٹھ رہے ہین بسبب اونچے ہونے طوقون کے اور جھکا نہین سکتے ہین اونکو کہا اہل معانی نے کہ یہ تمثیل ہی باز رکھنے خدا کی مشرکون کو ایمان سے بسبب موانع اوسکے کے بحسب علم ازلی کے کہ جانا اور مقدر کیا تھا کہ یہ ایمان نہین لانے کے اور نہین تھا وہ طوق بلکہ مراد یہ ہی کہ باز رکھا ہمنے اونکو ایمان سے بسبب موانع کے پس گردانا اغلال کو مثل اسکے لیے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور ایک شخص کے بنی مخزوم مین سے ہی قصہ اونکا یہ ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر محمد کو نماز مین دیکھونگا تو سر اونکا توڑ ڈالونگا دوسرے روز دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ایک پتھر اوٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب پتھر ہاتھ مین لیکر اوٹھایا تو اوسپر ہاتھ اوسکا اوسکی گردن مین طوق ہو گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین چپٹا رہا اوسی حال سے اپنے یارون کے پاس پھر آیا اور اوس حال کی خبر دی اوسوقت وہ پتھر اوسکے ہاتھ سے گرا ایک شخص نے بنی مخزوم مین سے کہا کہ مین محمد کو اس پتھر سے جا کر مارتا ہون اور اوس پتھر کو اوٹھا کر آنحضرت کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہین چاہا کہ پتھر مارون نابینا ہوا وہ قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتا تھا اور آپکو دیکھتا نہین تھا اپنے یارون کی طرف پھر آیا اونکو بھی نہ دیکھا آواز اونکی سنی کہ پوچھتے ہین کیا کیا تونے اوسنے کہا کہ آواز اونکی سنتا تھا مین اور اونکو نہین دیکھتا تھا اور درمیان میرے اور اونکے ایک چیز مانند ہیئت اونٹ کے حائل ہوئی اور مجکو اپنی دم سے روکتا تھا اگر اوسکے پاس ہوتا مین تو مجکو کھا جاتا حق تعالیٰ نے یہ آیت اور اسکے بعد کی آیت اونکے حق مین بھیجی ✽ بحر و معالم ✽

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

اور بنائی ہمنے آگے اونکے ایک دیوار اور پیچھے بھی اونکی سے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے آنکھیں اونکی کو پس وہ نہیں دیکھتے ہین یعنی حق کو مترجم کہتا ہی کہ یہ دونون آیتین تمثیل و تصویر ہین اونکی ناامیدی کی پہچاننے حق سے ؛ **فتح** ؛ اور بنائی ہمنے انکے آگے دیوار اور انکے پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو انکو نہین سوجھتا ؛ **مو** ؛

وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝

اور برابر ہی اونپر کہ ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے تو اونکو ایمان نہین لانے کے ؛ **فتح** ؛ اور برابر ہی تو نے اونکو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہین کرتے ؛ **مو** ؛ **تفسیر** ؛ یعنی برابر ہی اونپر ڈرانا اور ترک کرنا اوسکا اور معنی یہ ہین کہ جسکو ایسا گمراہ کیا ہی اللہ تعالی نے نہین نفع دیگا اوسکو ڈرانا منقول ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے پڑھی یہ آیت اوپر غیلان قدری یعنی منکر تقدیر کے پس کہا اوسنے گویا کہ نہین پڑھا تھا مینے اسکو گواہ کرتا ہون مین تجکو کہ مینے توبہ کی اپنے قول سے باب قدر مین پس کہا عمر نے یا اللہ اگر سچ کہتا ہی یہ تو توبہ قبول کر اسکی اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو مسلط کر اسپر اوسکو کہ نہ رحم کرے اسپر پس پکڑا اوسکو ہشام بن عبد الملک نے دوسرے دن اور کاٹے ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے اور سولی دی اوسکو دمشق کے دروازے پر اور ابن عباس رضہ سے منقول ہی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر قرأت پڑھتے تھے مسجد مین حتی کہ ایذا پائی اوس سے لوگون نے قریش مین سے یہان تک کہ اوٹھے آنحضرت کے پکڑنے کو پس ہاتھ اونکے اونکی گردنون کی طرف جمع کیے گئے اور وہ نابینا ہوگئے پس آئے آنحضرت کے پاس اور عرض کیا کہ قسم دیتے ہین ہم تمکو یا محمد اللہ کی اور قرابت کی اور کوئی ایسا بطن نتھا بطون قریش مین سے کہ حضرت قرابت نرکھتے ہون اوسمین یعنی سب حضرت سے قرابت رکھتے تھے پس دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ دور کی اللہ تعالی نے وہ علت اونسے پس نازل ہوئی یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ تا قول اوسکے اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ کہا ابن عباس رضہ نے پس نہ مسلمان ہوا اوس جماعت مین سے کوئی اور دلائل بیہقی مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا کہا کہ کفار قریش نے سرکشی کی پس ڈھانکین ہمنے آنکھین اونکی پس وہ دیکھتے نہین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تا کہ ایذا دین اور یہ قصہ یون تھا کہ کتنے ایک لوگون نے بنی مخزوم مین سے عہد کیا آپسمین آنحضرت کے قتل کرنیکا اونمین ابو جہل اور ولید بن مغیرہ بھی تھے پس جس وقت کہ آنحضرت کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قرأت حضرت کی پس بھیجا اونھون نے آنحضرت کی طرف ولید بن مغیرہ کو آپ کے قتل کرنے کے لیے پس چلا وہ یہان تک کہ آیا اوس مکان مین کہ آنحضرت نماز پڑھ رہے تھے پس سنتا تھا وہ قرأت آنحضرت کی اور آپکو دیکھتا نہین تھا پس پھرا ولید اون کفار کی طرف اور آگاہ کیا اونکو اس ماجرے سے پس آئے وہ آنحضرت کے پاس پس جبکہ پہونچے وہ کفار اوس مکان کی طرف کہ جسمین آنحضرت نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قرأت آپ کی پس چلے وہ طرف آواز کے پس ناگہان لگی اونکے پیچھے سے آواز آنے لگی پس چلے وہ طرف اوس کے سنتے تھے آواز کو وہان بھی اپنے پیچھے ہی سے پس پھرے وہ اور نہ پائی طرف آنحضرت کے راہ پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا الخ اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضہ سے روایت کی کہ کہا جمع ہوئے قریش آنحضرت کے دروازے پر منتظر تھے آنحضرت کے نکلنے کے تا کہ ایذا دین آپ کو پس دشوار ہوا یہ امر حضرت پر پس لائے آپ کے پاس جبرئیل سورۂ یٰسٓ اور حکم کیا آپ کو نکلنے کا پس لی مٹھی مٹی کی اور نکلے پڑھتے ہوئے سورۂ یٰسٓ اور ڈالتے تھے مٹی اونکے سرون پر پس نہین دیکھا اونھون نے حضرت کو یہان تک کہ گذر گئے پس شروع کیا جو کوئی ہمسے تھا مولنا سے کتا [illegible]

تھی اور آیا کوئی اونمین کا اور کہا کس چیز نے روکا ہی تمکو کہا اونھون نے کہ انتظار کرتے ہین ہم محمد کا پس کہا اونسے کہ تحقیق دیکھا ہی مین نے اونکو اندر مسجد کے کہا او تھو پس تحقیق سحر کیا تمپر؛ **مل درمنثور**

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ ڈراتا ہی تو اوس شخص کو کہ پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہین نفع دیتا ہی ڈرانا تیرا مگر اوسکو کہ پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حالانکہ دیکھا نہین ہی اوسکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ بخشش کے یعنی عفو گناہون اوسکے کے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے؛ **فتح**؛ تو تو ڈر سنا دے اوسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی؛ **مو**

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردون کو اور لکھتے ہین ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے بُرے اور لکھتے ہین ہم نقش قدم اونکے اور ہر چیز کو گھیر رکھا ہی ہمنے بیچ کتاب ظاہر کے یعنی لوح محفوظ کے؛ **فتح**؛ ہم ہین جو جلاتے ہین مردے اور لکھتے ہین جو آگے بھیج چکے اور اونکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہی ہمنے ایک کھلی اصل کتاب مین؛ **تفسیر**؛ جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد؛ **مو**؛ زندہ کرتے ہین ہم یعنی اوٹھاوینگے ہم اونکو بعد مرنے اونکے کے یا نکالتے ہین ہم اونکو شرک سے طرف ایمان کے اور آثار سے مراد ہین نشانیان کہ مرنے کے بعد چھوڑین خواہ نیک ہون جیسے علم کسیکو سکھا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا یا خانقاہ یا مسجد بنا گیا یا بُری جیسے بعضے ظالم کسی پر کچھ چٹی لگا دیتے ہین اور اسیطرح تمام طریقے نیک یا بد کہ جاری کیے جاوین اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ یعنی خبر دیا جاویگا انسان اوس دن ساتھ اوس چیز کے کہ آگے بھیجی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی یعنی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے اسلام مین طریقہ نیک کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اون شخصون کا کہ عمل کیا اوسپر بغیر ناقص ہوئے اجر اونکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا اسلام مین طریقہ بد کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا اوسپر گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین گے اوسپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہون اونکے سے کچھ اور بعضون نے کہا کہ وہ آثار قدم رکھنے اونکے ہین طرف جمعے یا جماعتون کے ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا تھے بنو سلمہ مدینے کی ایک جانب مین پس ارادہ کیا انتقال مکان کرنے کا قریب مسجد نبوی کے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ پس بلایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لکھے جاتے ہین نشان قدم تمھارے پھر پڑھی یہ آیت اونپر پس چھوڑ دیا اونھون نے وہان سے اوٹھنا اور ابی موسی سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگون کا ازروے ثواب کے نماز مین بعید تر اونکا پھر بعید تر اونکا ہی چلنے مین یعنی جتنی زیادہ دور سے چلکر آوے گا وتناہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہان تک کہ پڑھے اوسکو ساتھ امام کے بہت بڑا ہی ثواب مین اوس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہی ابی بن کعب نے کہا کہ تھا ایک شخص نہین جانتا مین کسیکو اہل مدینے سے [illegible] نماز پڑھنے مین قبلے کی طرف [illegible] دور رہنے والا مسجد سے اور [illegible] تھا وہ نماز مین [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا گیا اوس [illegible] کہ اگر خرید لے تو حمار کہ سوار ہووے تو اوسپر گرمی اور [illegible]

اوسنے کہا قسم اللہ کی نہین خوش آتا مجکو کہ مکان میرا ملا ہوا ہو مسجد سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلیے پاس ہونا مکان کا مین نہین چاہتا ہون کہ تا لکھے جاوین نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور متوجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے تجکو اللہ یہ سب اور دے تجکو جو کچھ کہ امید ثواب کی رکھتا ہی سب ✦ **ع۱۵ معا ✦ در منثور ✦**

تنبیہ ✦ اس سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتون کے رواج دینے مین اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہی اور سنت کے ترک کرنے مین اور بدعتون کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہی پس اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کروانا سنت ہی اور اسکو عار جاننا بدعت وکفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذات خود سنت ہی اور اسکو برا اور عار جاننا بدعت و سابق اور ان دونون بلاؤن مین بھی اکثر لوگ بلکہ بعضے علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین مٹ رہی ہین کہ جو اونکو اب رواج دے وہ بشارت مذکور مین داخل ہو اور تعزیہ مہندی سہرا کنگنا سنڈھا بندھن وار باندھنا بدھی بیڑہ پہنانا یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنی یا بچے کو فقیر اماموں کا بنانا یا گنج بھرنا بچے کی سلامتی کے لیے یا داڑھی کا منڈانا یا پٹھون بہروپون کا رکھنا اور مانند انکے کے یہ سب بدعات سیئہ ہین اور انکو مٹانا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستون مین سے ایک طرح کا آثار بد چھوڑ جانا ہی اور سبب داخل ہونے کا وعید مذکور مین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہی اور اسکا ترک کرنا علامت منافقون کی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکلا اپنے گھر سے با وضو طرف نماز فرض کے پس اجر اوسکا مانند اجر حاجی احرام باندھے ہوئے کے ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی نماز تنہا پر ستائیس درجہ اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہی کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا یہ حال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائین ہمکو سنن ہدی اور بلا شبہ سنن ہدی سے ہی نماز پڑھنی ایسی مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہو اوسمین یعنی با جماعت پڑھنی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن مسعود نے جسکو خوش لگے یہ کہ ملے اللہ تعالی سے فردا یے قیامت کو مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جسوقت کہ اذان دی جاوے ان نمازون کی یعنی جماعت سے پڑھے مسجد مین پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچون نمازین با جماعت مسجد مین پڑھنی سنن ہدی سے ہین اور اگر تمنے نماز پڑھی اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہی یہ متخلف اپنے گھر مین البتہ چھوڑی تمنے سنت اپنے نبی کی اور چھوڑو گے سنت اپنے نبی کی البتہ گمراہ ہو جاؤگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے اچھی طرح پھر قصد کرے طرف مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہی نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب قدم کے درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہی ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا اس نماز با جماعت سے مگر منافق معلوم النفاق اور تھا مرد یعنی مومن مریض لایا جاتا اوسکو اس طرح کہ دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوتا یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور ذریت تو قائم کرتا مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے جوانون کو کہ جلا دین جو کچھ کہ گھرون مین ہو آگ سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے سنا اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قول اور فعل کے بس نہین ہی نماز اوسکے لیے مگر عذر سے انتہی اور بہت سی روایتین آئی ہین جماعت کی فضیلت مین چنانچہ بعضی روایتین سورۂ کے اگلے بھی اوپر گذر چکی ہین اور پھر ایسی نعمت کو ہاتھ سے دینا اور منافقی ...

لکھتے ہین کہ جماعت فضل ہے کہ اون لوگون نے بعید ہی یا ہے کہ ترک کی عادت ڈالی اور اسکو رواج دیا اپنے تابعین مین اور لیے حضرت
لوگ بھی تارک ہیں ہے کہ اس جماعت کے ترک کی آفت مین بھی بہت لوگ پھنس رہے ہین حتی کہ بعضے اہل علم اور اکثر مشائخ بھی گرفتار
ہین ہوجاوے جاہل و عوام علما نے بہانا لیا تعلیم و تعلم کا مشائخ نے خیال کیا وظیفہ خوانی کا کہ رات کو وظیفے پڑھتے مین بیدار رہتے ہین
اس سبب سے جماعت کے لیے نہین پہونچ سکتے لیکن کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہی وہی ہمارے سونے کا وقت ہوتا ہی یا وظیفے کا
اور یہ بھی اقتضا جہالت ہی اگر علم ہوتو تاکید کرنی حضرت عمرؓ کی مد نظر رکھین کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے نپایا سلیمان بن ابی حثمہؓ کو نماز صبح مین
اور حضرت عمرؓ صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اوپر شفا کے کہ
مان تھی سلیمان کی اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مینے سلیمان کو صبح کی نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات گذاری تھی اوسنے نماز پڑھتے
یعنی تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی یعنی نیند غالب ہوئی آنکھ لگی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو
جماعت مین محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ قیام کرون رات کو یعنی شب بیدار رہون انتہی آور قطع نظر اسکے جب جاگتے اور
فارغ ہوتے ہین تب کب آتے ہین جہان ذرا نام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھ گئی معلوم نہین کہ عار آتی ہی کہ
غربا کے پاس کھڑے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھ وجود ہی نہین جانتے کہ عرسون اور میلون وغیرہ مین تو براہ دور و دراز جاوین
سواریون پر چڑھ چڑھکر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدون مین نہ آوین عوام کا ربار ہی آپ کو بگاڑے انکو دیکھکر اونھون نے کہا کہ جب
ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گنے جاتے ہین مسجدون مین نہ آئے تو ہم غریب کہ کاربار مین لگے رہتے ہین اگر نہ آوینگے تو کیا ہوگا حیف
صد حیف ضَلُّوا وَ اَضَلُّوا آپ بھی ڈوبے اور اورون کو بھی ڈبویا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا ناگوار تو گذریگا لیکن محض نظر
اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے عرض کیا گیا ہی کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاوے اَللّٰهُمَّ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؁ **احادیث مشکوة** ؁ اب آگے اون مشرکون کے سمجھانے کے لیے ایک
قصہ بیان ہوتا ہی کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوئے ویسے ہی تم ہوؤگے اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اور بیان کر واسطے انکے قصہ گانوٴنکے رہنے والون کا جب آئے اوس گانوٴن پر پیغامبر ✻ **فتح** ✻ اور بیان کر اونکے واسطے
ایک کہاوت لوگ اوس گانوٴنکی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے ✻ **مو** ✻ **تفسیر** ✻ بیان کر یعنی ذکر کر انکے لیے قصہ
عجیبہ قصہ گانوٴن والون کا جب آئے اونپر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آیا ہی کہ حضرت عیسیٰؑ نے دو
شخصون کو اپنے حواریین مین سے کہ نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریۂ انطاکیہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور
تھے وہ بت پرست جب وہ قریب گانوٴنکے پہونچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکریان چرا رہا ہی اور نام اوسکا حبیب نجار تھا
اوس سے اونھون نے سلام علیک کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین تمکو بتون کی پرستش
سے خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہین ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو انھون نے کہا ہان رکھتے
ہین بیمارون کو شفا دیتے ہین ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا چنگا اور بینا کر دیتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہین وہ
علتون مذکورہ کو دفع کر دیتا ہی اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سالہا سال سے بیمار ہی اور اطبا اوسکے معالجے سے عاجز
آئے ہین اگر تم اوسکو اچھا کردو تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اونکو اپنے بیٹے کے سرہانے لے گیا اونھون نے دعا کی اور
ہاتھ اوسکے بیٹے پر پھیرا حق تعالیٰ نے اوسکو شفا دی اور خبر اوس گانوٴن مین شائع ہوئی اور بہت بیمارون نے اون دونون رسولون

کے ہاتھ سے شفا پائی اور وہ بڈھا مسلمان ہوا اور یہی تھا کہ جو حضور حق سے پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لایا اور ایک
سابقین فی الاسلام سے ہے اور مطلب ساتھ صاحب یٰس کے یہ غرض کہ جب یہ حواری دو رسولون عیسیٰ کی انطاکیہ میں داخل
ہوئے اور وہاں کے رہنے والون میں سے بہت سے انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور یہ خبر پہنچی وہان کے بادشاہ کو کہ
نطیخس نام رکھتا تھا اور روم کے بادشاہون میں سے تھا اور بت پرست تھا تو اونکو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے
کہا کہ ہم رسول عیسیٰ ع کے ہین بادشاہ نے کہا کہ کیون آئے ہو کہا تو کہ تمکو خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور بت پرستی سے
باز رکھین بادشاہ نے کہا کہ سوائے معبودون ہمارے کے یعنی بتون کے کوئی اور معبود بھی ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہی جو کہ خالق تیرا
ہی اور تیرے معبودون کا بھی اوس بادشاہ نے اون دونون رسولون کو قید خانے مین مقید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور
جب یہ خبر حضرت عیسیٰ ع کو پہنچی تو اپنے حواریون کے سردار شمعون نام کو اونکی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ مین آکر بادشاہ کے
خاص لوگون سے آشنائی پیدا کی حتی کہ رفتہ رفتہ بادشاہ کے آگے گئے اور ازراہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ
کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر مشورے انکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہی کہ دو مسافرون
کو تو نے قید خانے مین رکھا ہی سبب اسکا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ سوائے بتون تمہارے کے کوئی اور خدا ہی
شمعون نے تعجب کر کر کہا کہ اپنے نوکرون کو کہہ اونکو ہمارے آگے حاضر کرین تو ہم بھی اونکے حال و مقال پر مطلع ہووین بادشاہ نے
اونکے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی
اونھون نے کہا اوس اللہ نے بھیجا ہی کہ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو اور رزق دیا ہر زندے کو پس کہا شمعون نے کہ وصف بیان کرو اوسکا
و مختصر بیان کرو اونھون نے کہا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ یعنی کرتا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو کچھ ارادہ
کرتا ہی شمعون نے کہا اونکو کہ خدا تمہارا کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک
نابینا کو حاضر کرین اور اون دونون رسولون کو کہا کہ اسکو بینا کرو اونھون نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت مین بدلے
پہلی عبارت کے یون ہی کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمہاری یعنی تمہاری حقیت کی اونھون نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ
کی وہ کر سکتے ہین ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی اونھون نے اللہ سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے
کہا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے معبودون سے مانگے کہ کرین مانند اسکے تو ہو شرف تیرے لیے اور تیرے معبودون کے لیے پس
بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ مجکو تجھسے پردہ نہین ہی ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہین اور نہ سنتے ہین اور نہ بولتے
ہین اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہین اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہین ہین شمعون نے پھر اون رسولون سے کہا کہ خدا تمہارا اور کیا قدرت
رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمہارا یہ کام کرے تو ہم سب تمہارے خدا پر اور تم پر ایمان لاوین
اور سات روز کے مردے کو اونکے سامنے لائے اون دونون نے خدا تعالی سے دعا کی اور شمعون دل مین دعا کرتے تھے وہ مردہ
زندہ ہو کر اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین داخل کیا گیا آگ کے سات نالون مین سبب اسکے کہ مین مرا شرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا مین ڈراتا ہون تمکو اوس چیز سے کہ تم اوسمین ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دونون رسول سچے ہین اور کہا اوسنے کہ
کھولے گئے دروازے آسمان کے پس دیکھا مینے ایک جوان خوبصورت کو کہ شفاعت کرتا ہی ان تینون کے لیے بادشاہ نے
کہا کنکے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دونون رسولون کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے
سمجھا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل مین تو اوسکو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوسکو ایمان کے لانے کی پس

ف شاہد ہوا اوس جوان سے حضرت عیسیٰ ع ہونا ۱۲ منہ مد ظلہ

بادشاہ اوسکے بعضے لوگ ایمان لاے اور بعضے کافر رہے اور کافرون نے قصد کیا بادشاہ کے اور مومنون کے قتل کرنے کا پس حبیب نجار کو جب خبر قصد قتل اونکے کی پہونچی تو وہ بھی اپنے مکان سے کہ شہر کے کنارے پر تھا بھاگا اونکی طرف آیا اور اظہار اسلام کیا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی طرف کی لوگون نے انکا کہنا نہ مانا اور انکو شہید کیا پھر جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ کافر ہلاک ہوگئے چنانچہ آیات آیندہ مین یہ قصہ مذکور ہی + مد + بحر +

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ○

اوسوقت کہ بھیجا ہمنے طرف اونکے یعنی گانون والون کے دو شخصون کو پس جھٹلایا گانون والون نے اونکو پس قوت دی ہمنے ساتھ تیسرے کے پس تینون نے کہا یعنی گانون والون سے کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین + فتح + جب بھیجے ہمنے اونکی طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمھاری طرف آئے ہین بھیجے + تفسیر + یہ شہر تھا انطاکیہ حضرت عیسیٰ کے دو یار وہان پہونچے شہر والون نے ٹال دیئے پھر تیسرے یار بھی پہونچے تیسرے بڑے یار تھے + موضح + نسبت بھیجنے کی خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف کی باوجودیکہ وہ رسول بھیجے ہوئے عیسیٰ کے تھے اسلیے کہ فعل پیغمبر کا سوائے امر الٰہی کے نہین ہوتا ہی اور مراد دو سے وہی صادق اور صدوق ہین یا بقولے یحییٰ اور یونس اور تیسرے شمعون اور بقولے سلوم اور مشہور قول اول ہی + بحر +

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

کہا گانون والون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہین بھیجا خدا نے کچھ یعنی وحی اور نہین ہو تم مگر دروغ گو + فتح + وہ بولے تم بھی انسان ہو جیسے ہم اور رحمٰن نے کچھ نہین اوتارا تم سارا جھوٹ کہتے ہو + مو +

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

کہا رسولون نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہی کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین اور نہین ہی ہمپر مگر پہونچا دینا پیغام کا پہونچانا ظاہر + فتح + کہا ہمارا رب جانتا ہی ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے آئے ہین اور ہمارا ذمہ یہی ہی پہونچا دینا کھولکر + مو + تفسیر + یعنی ساتھ دلیلون واضحہ کے کہ اونسے ثابت ہو سچا ہونا پیغام کا اور وہ بینا کرنا اندھے کا اور چنگا کرنا کوڑھی کا اور بیمار کا اور زندہ کرنا میت کا ہی + جلالین + مد +

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہا اونھون نے کہ تحقیق ہمنے شگون بدلیا ساتھ تمھارے اگر نہ باز رہوگے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ پہونچیگا تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا + فتح + بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھ سے دکھ کی مار + مو + تفسیر + شگون بد لیا اور وہ یہ تھا کہ اونھون نے مکروہ رکھا رسولون کے دین کو اور نفرت کی اوس سے اونکے نفسون نے اور عادت جاہلون کی یہ ہی کہ یمن یعنی مبارکی لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ مائل ہوتے ہین طرف اوسکے اور قبول کرتے ہین اوسکو طبیعتین اونکی اور بدشگنی لیتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ نفرت کرتے ہین اوس سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو پس اگر پہونچتی ہی اونکو کوئی بلا یا نعمت تو کہتے ہین کہ یہ بلا اسکی نحوست سے پہونچی اور یہ نعمت اوسکی برکت سے اور بعضون نے کہا کہ مینہہ نہ برسا تھا اون ایام اونھون نے کہا کہ جب سے تم اس گانو مین آئے ہو پہونچی ہی یہ مصیبت ہمکو تمھاری نحوست سے کہ مینہہ برستا نہین اور زراعت ہماری خشک ہوگئی ہی اگر نہ باز رہوگے یعنی اپنی اس گفتگو سے تو مار ڈالینگے ہم تمکو یا ہانک دینگے تمکو یا برا بھلا کہینگے ہم + مد +

کہا اونھون نے کہ شگون بد تمھارا ہمراہ تمھارے ہی کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اور پر شگون بد کے حمل کرتے ہو بلکہ تم ہو ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی ✤ **فتح** ✤ کہنے لگے تمھاری نامبارکی تمھارے ساتھ ہی کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا گیا کوئی نہین پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے ✤ **تفسین** ✤ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہو گا اوسکو نامبارکی سمجھے یا آپسمین اختلاف ہو گیا یعنے مانا کسینے نہ مانا اوسکو کہا ہر طرح شامت اونھین کی ہی ✤ **مو** ✤ شگون تمھارا یعنی سبب تمھاری نحوست کا تمھارے ساتھ ہی اور وہ کفر ہی کہ اوسکی شامت سے قحط وغیرہ مین گرفتار ہوئے ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی نافرمانی مین پس اس سبب سے آئی ہی تمپر نحوست نہ اللہ کے رسولون کے سبب سے اور نہ اونکی نصیحت کرنے سے یا یہ معنی ہین کہ بلکہ تم حد سے نکلنے والے ہو اپنی گمراہی مین کہ نسبت نحوست کی کرتے ہو اونکی طرف کہ واجب ہی بابرکت سمجھنا اونکو اور برکت حاصل کرنی اونکی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ✤ **ف**

تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھی گئی کہ نحوست و بدشگنی کسیکے قدم سے یا آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہی کہ بہو کا یا نوکر یا جانور نو خرید یا بچہ نو تولد کا قدم منحوس ہے اکہ اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا جانور بولا یا بلی نے رستا کاٹا یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پہنچا اسکی کچھ اصل نہین بلکہ اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ اسکی شرح صاحب مجالس نے یون لکھی ہی کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل شرک و کفر سے ہی جیسکے بیان کیا اللہ تعالی نے عقیدہ اونکا کتنی ہی جگہ اپنی کتاب مین کہ وہ بدشگنی لیتے تھے ساتھ رسولون کے اور تابعداروں اونکے کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ جسکی الفت نرکھتے تھے تو اس سے تعجب کرتے تھے وہ اور انبیا سے اونکی طبیعتین متنفر ہوتی تھین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہی کہ مبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی خواہش اونکی کے اگرچہ باعث ہوتی ہر شر و وبال کی اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو کہ مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتی ہر خیر و نوال کی اور اونکی عادات مین سے یہ بھی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضے دنون اور مہینے کو جیسے کہ ماہ صفر ہی پس بہت لوگ اس زمانے مین بھی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضے باز رہتے ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے اور مانند انکے کے سے اور اسکو منحوس جاننا جنس طیرہ منہی عنہا کے سے ہی اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھ ایک زمانے کے نہ اور کے غیر صحیح ہی اسلیے کہ زمانہ عبارت ہی مدت دراز سے معلوم ہوتی ہی مقدار اوسکی ساتھ حرکت افلاک اور ستارون کے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہی متشابہ الاجزا حاصل ہوا ہی ساتھ پیدایش اللہ تعالی کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہی اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جو زمانہ کہ مشغول ہو بندہ اوسمین ساتھ عبادت کے پس وہ زمانہ مبارک ہی اوسپر اور جس زمانے مین کہ مشغول ہو بندہ ساتھ گناہ کے پس وہ زمانہ منحوس ہی اوسپر اور حقیقت مین یمن وہی طاعت ہی اور شوم وہی معصیت ہی جیسے کہ کہا عدی بن حاتم نے يُمْنُ الْمَرْءِ وَشُؤْمُهٗ بَيْنَ لَحْيَيْهِ یعنی مبارکی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان اوسکی اور کہا ابن مسعود نے کہ اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہو کہ درمیان دونون کلون کے ہی یعنی زبان مین اور حضرت عایشہ رضی سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ یعنی نحوست بدخلقی ہی پس بنابر اسکے نہین ہی نحوست مگر معاصی و ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ دلاتے ہین اللہ تعالی کو پس اللہ تعالی جب غصے ہوا بندے پر ہوتا ہی وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین اور جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی بندے سے ہوتا ہی وہ بندہ نیکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعض صالحین سے شکوہ کیا گیا بلا کا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا کہ نہین جانتا ہون

[illegible] سبب نحوست کنا [illegible]

[illegible] عذاب [illegible] خصوصا اونکی [illegible]

[illegible] سے لازم ہی اور اسیطرح وہ مکان کہ سبب جاتے ہین اون مین گناہ ملازم ہی دور ہونا اونسے اور بھاگنا اونسے خوف اور ڈر سے
عذاب کے اوپر لوگون کے کہ ہون اونمین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سے جملہ ہجرت مامور بہا سے ہی اور کفار
کی عادت یہی تھی کہ تفتیش کرتے تھے مطلب کو اسباب شر سے مانند رمل کے اور نظر کرنے کے ستارون وغیرہ مین اور یہ
سب قبیل طیرہ منہی عنہا سے اور قبیل استقسام بالازلام سے ہی اور کہا ابو اسحق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھ ازلام
کے یعنی قسمت بھلی بری اپنی معلوم کرنی ساتھ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ جو غائب ہی
ہم سے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانے مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دانیال
اور مانند اونکے پس وہ نہین ہین اوس فال مین سے کہ جسکی تعریف کی گئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سے
ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتقاد رکھنا اونکی حقیقت کا اسلیے کہ ایسی فالون مین خبر دینی ہی غیب سے اور تطیر یعنی
شگون لینا ہی قرآن عظیم سے نہین ہی فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے ساتھ ایک کلمے کے کہ موافق ہو مراد کے
جیسے کسی کام کو نکلے اور لفظ راشد یا نجیح سنے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا
جس وقت کہ نکلتے کسی حاجت کو یہ کہ سنین یا راشد یا نجیح اور اور حدیث مین آیا ہی انہ عم کان یتفاءل ولا یتطیر
یعنی آنحضرت ص فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہین لیتے تھے اور اور حدیث مین آیا ہی کان یحب الفال و یکرہ الطیرۃ
یعنی آنحضرت ص دوست رکھتے تھے فال نیک کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد لینے کو کہا ہی علما نے کہ نہین دوست رکھتے تھے آنحضرت ص
فال نیک کو اور نہین مکروہ رکھتے تھے طیرہ یعنی شگون بد لینے کو مگر اسلیے کہ طیرہ مین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر اور بدگمانی لیجاتی
ہوتی ہی اللہ تعالی پر اور توقع رکھنی بلا کی ہوتی ہی اور فال نیک مین نہین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اوسمین نری طلب خیر کی
اور حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کے اور امید حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان جب امید رکھے اللہ تعالی سے بھلائی او نعمت کی
نزدیک کسی سبب قوی یا ضعیف کے تو یہ بہتر ہی اوسکے لیے اور جب قطع کرے امید اپنی اللہ تعالی سے تو یہ برا ہی اوسکے لیے
بموجب قول اللہ تعالی کے اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ یعنی نہین نا امید ہوتی اللہ کی
رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز کی عقعق نے کہ ایک قسم ہی
کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا گیا ہی محیط مین کہ ہامہ جب آواز کرے اور کہے
کوئی شخص کہ مر جاویگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضون کے نزدیک اور مثال فال نیک لینے کی یہ ہی کہ ہو اسکو حاجت
پس سنے کسیکو کہ کہتا ہی یا واجد پس پڑے اسکے دل مین امید حاجت کے پانے کی یا اسکا کوئی بیمار ہو پس سنے کسیکو
کہ کہتا ہی یا سالم پس پڑے اسکے دل مین امید سلامتی کی حاصل یہ کہ اللہ کے مومن بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات
نہین کرنا چاہیے اور جب پیش آوے اونکو کوئی امر امور دین اور دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی سے کہ دوگانہ نماز کا
پڑھکر دعاے استخارہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ الخ کہ جو حدیث شریف مین آئی ہی چنانچہ حصن حصین اور مشکوۃ اور
صحیحین وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھے کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی استخارہ کرنا ساتھ نماز اور دعاے مذکور کے تمام امور مین
جیسے کہ تصریح کی ہی اسکی حدیث مذکور مین کہ فرمایا اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ

ثُمَّ لْیَقُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ الخ پس دو رکعت سوائے فرض کے پڑھے یعنی نفل اور حال ہوتا ہی ساتھ دو رکعتون کے
سنتون یا واجب مین سے اور ساتھ تحیۃ المسجد وغیرہ نوافل کے اور اگر متعذر ہو نماز پڑھنی تو فقط دعا ہی پڑھے اور مستحب ہی شروع کرنا دعا
مذکور کا اور ختم کرنا اوسکا ساتھ الحمد للہ اور صلوٰۃ و سلام کے رسول اللہؐ پر اور جب استخارہ کرے تو استخارہ کرے سات بار پھر جس چیز پر
دل ٹھہرے وہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انسؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اونکو اے انس جب قصد کرے تو کسی کام کا پس
استخارہ کر اپنے رب سے سات بار پھر نظر کر طرف اوس چیز کے کہ سبقت کی ہی تیرے دل کی طرف پس خیر اوسمین ہی انتہی اسی طرح
سے ہوتا ہی فعل اللہ کے صالح بندون کا جب پیش آتا ہی اونکو کوئی امر امور دین و دنیا سے پس ہووے استخارہ امور دین مین
مانند حج اور جہاد اور تمام بھلائیون کے اوپر تعین وقت کے نفس فعل ہی اور امور دنیا مین نفس فعل پر ہوا اور حال اہل فسق اور جاہلون کا کہ جو راہ حق سے
بھٹکے ہوئے ہین یہ ہی کہ جب قصد کرتا ہی کوئی اونمین سے کسی کام کا مثلاً شادی درپیش ہوئے یا سفر کو جانا ہوا تو جاتا ہی رمال
یا نجومی اور مانند انکے کے پاس اور کچھ اونکو اجرت دیتا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا یہ کام کرون یا نکرون رمال قرعہ ڈال کر اور نجومی
پترا دیکھکر جو بتاتا وہ کرتا ہی اور یہ نہین جانتا مسکین کہ اس سے دین و دنیا اپنی خراب کرتا ہی اسلیے کہ ذکر کیا گیا ہی شرح عقائد
مین اَنَّ تَصْدِیْقَ الْکَاھِنِ بِمَا یُخْبِرُہٗ عَنِ الْغَیْبِ کُفْرٌ لِقَوْلِہٖ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُہٗ فَقَدْ کَفَرَ
بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی کاہن جو خبر غیب کی دے اوسکو سچ ماننا کفر ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو
کوئی آیا کاہن کے پاس اور سچ مانا اوسکا کہا پس تحقیق کافر ہوا ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمدؐ پر یعنی قرآن و شریعت اور کاہن
وہی ہی جو خبر غیب کی دے برابر ہی کہ رمل کی راہ سے دے یا نجوم کی راہ سے یا اور طرح سے یَسَّرَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِجْتِنَابَ
عَنْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ تمام ہوا کلام صاحب مجالس کا غور کرو بھائیون ان مضامین مین صاف اس سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ ابتدائے
تنبیہ مین جو کچھ لکھا گیا اور اور بعضی رسمین کہ آگے مذکور ہوتی ہین یہ سب طیرہ ممنوع مین داخل ہین اور وہ یہ ہین کہ یہان جو
رسم ہی کہ کسیکے مرنے کے بعد اچار نڈالے اور دال نہ بھگوئے اور چرخانہ کاتے والا اور کوئی مرجاویگا یا فلانے رنگ کا کپڑا یا جوتا
نہ پہنے والا کچھ ضرر پہونچیگا یا چوڑی نتھ اس اعتقاد سے پہنے کہ یہ خاوند کی سلامتی کی ہین دیکھنا کوئی چوڑی ٹھنڈی نہو جاوے
اور اوسکے ٹوٹنے کو بدشگنی جانتی ہین یہ سب قبیل طیرہ سے ہین کہ جسکو آنحضرتؐ نے شرک یعنی اعمال مشرکین سے فرمایا ہی
پس مسلمان کو بالضرور بچنا چاہیے انسے کہ کفار کی رسم برتنی بہت بری چیز ہی اگر انکو موثر حقیقی جانے تو تو کفر ہی ہی اور اگر موثر
نجانا اور انکی دیکھا دیکھی انکی رسم برتی تو بھی اللہ تعالیٰ اوس سے نہایت بغض رکھتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ
حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ یعنی اللہ تعالیٰ نہایت بغض رکھتا ہی بہ نسبت سب آدمیون کے تین شخصون سے ایک تو جو کجروی کرے
حرم مین یعنی جو باتین حرم مین کرنی نچاہیین وہ وہان کرنے لگے اور دوسرا وہ شخص کہ ڈھونڈھے اسلام مین طریقہ جاہلیت یعنی
طالب ہو کفار کی رسمون کے برتنے کا اور تیسرا وہ شخص کہ طالب ہو آدمی کی خونریزی کا ناحق پس جو کوئی اللہ تعالیٰ کا نہایت مبغوض ہوا
اوسکا کیا ٹھکانا عیاذاً باللہ منہ مسلمان کو ہر نوع بدشگنی کے ماننے اور تمام رسمیات کفار سے بچنا چاہیے اور یہ اعتقاد رکھے کہ ان
شگونون کی چیزون کو کچھ دخل نہین جو کچھ چاہتا ہی اللہ جل شانہ کرتا ہی ہماری شامت اعمال سے پس جب کوئی مصیبت درپیش آوے
جانے کہ جیسا ہمنے کیا ویسا پایا تو بہ و استغفار سے رجوع اپنے مولیٰ کی طرف کرے اور آیندہ کو گناہون سے بچے اسکے برابر دفع مصیبت
و بلا و نحوست کے لیے کوئی اکسیر مفید نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ

کا یعنی سبب بھی ہو کوئی اسکے ڈرنے کا سو سے بچا ہی رہا کرتا تو اللہ تعالیٰ اوسکے لیے جگہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور روزی دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان بھی نہیں رکھتا وہان سے ملنے کا ۔۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

اور آیا دور ترین محلون اوس شہر کے سے یعنی انطاکیہ کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا ای قوم میری پیروی کرو ان بھیجے ہوؤن کی پیروی کرو اون شخصون کی کہ نہیں مانگتے تمسے کچھ مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہین ۔ فتح ۔ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا ای قوم راہ پر چلو ان بھیجے ہوؤن کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیگ نہین مانگتے اور سوجھے ہین ۔ مو ۔ تفسیر ۔ مراد مرد سے وہی حبیب نجار ہی کہ جو مسلمان ہوئے تھے ان رسولون کے ہاتھ پر اور پہلے وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ مومن سخی جو کچھ کماتے تھے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے اوسکے ایک حصے مین قوت اپنے عیال کا کرتے اور ایک حصہ صدقہ دیتے اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے کے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازون کے بہت دور تھا اور کہا قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے غار مین عبادت مولیٰ مین مشغول تھے جب اونکو یہ خبر پہنچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولون کے قتل کرنے کا تو وہ آئے اونکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولون سے کہ کیا تم مانگتے ہو مزدوری اس ابلاغ رسالت پر اونھون نے کہا نہیں پس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ای قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی الخ جب اونھون نے یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہی اور انکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے آگے کا قول اور بعضون نے کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ پیروی کرو رسولون کی تو پکڑ لے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اوسنے بادشاہ نے کہ تو پیروی کرتا ہی رسولون کی پس کہا حبیب نے ومالی لا اعبد الذی الخ ۔ مد ۔ معا ۔

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہی مجکو کہ نہ عبادت کرون مین اوس معبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۔ فتح ۔ اور مجکو کیا ہی کہ بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤ گے ۔ مو ۔ تفسیر ۔ یعنی بعد موت کے پس سزا دیگا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرنے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نعمت کا تھا اوسکو اپنے اوپر ظاہر کیا اور رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا ۔ بحر ۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝

کیا سوائے اوسکے ایسے خدا پکڑون مین کہ اگر چاہے خدا میرے حق مین ایک نقصان دفع نکرے مجسے شفاعت اونکی کسی چیز کو اور وہ نہ خلاص کرین مجکو ۔ فتح ۔ بھلا مین پکڑون اوسکے سوائے اورون کو پوجنا کہ اگر مجپر چاہے رحمٰن تکلیف کچھ کام نہ آوے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجکو چھڑاوین ۔ مو ۔ تفسیر ۔ کیا پکڑون مین استفہام معنی انکار کے ہی یعنی نہین پکڑنے کا مین سوائے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہین رکھتے ہین اور آپ پتھر یا لکڑی کے ہین دفع نکرے مجسے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہین کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کرین مجکو

الجزء الثالث والعشرون

یعنی اون میں تصرف ان سے اور بعضون سے کہا نہ چھٹاوین عذاب سے اگر عذاب کرے مجکو اللہ اگر اون مین یعنی معا

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

تحقیق مین اوسوقت یعنی اگر پوجون مین غیر اللہ کو البتہ بیچ گراہی ظاہر کے ہوونگا فتح مقرر ہون مین بھٹکا رہا ہون صریح موضح

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝

تحقیق مین ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو تم مجھسے مترجم کہتا ہی کہ گاؤن والون نے شہید کیا اوسکو واللہ اعلم فتح مین یقین لایا تمھارے رب پر مجھسے سن لو تفسیر آگے نقل کیا کہ قوم نے اوسکو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جیتا اوٹھا لیا موضح جب نصیحت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھراؤ کرنے لگی حبیب پر پس وہ جلدی سے متوجہ ہوئے اون رسولون کی طرف پتھر مارے جانے کے اور کہا اونسے کہ مین ایمان لایا تمھارے رب پر پس سنو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فرشتے قیامت کو خدا کے آگے گواہی دینا اور بعضے کہتے ہین کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کر کر یہ بات کہی کہا ابن عباس نے روندا اون کافرون نے حبیب کو اپنے پانون سے یہان تک کہ نکل آئین آنتین اوسکی دبر کی راہ سے کہا سدی نے کہ کافر مارتے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رَبِّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اے رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہین ہین پس پتھراؤ کرتے رہے وہ یہان تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا اوسکو اور قتل کیا اوسکو پس شہید ہوئے وہ اور قبر اوسکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہی اور جب وہ قتل کیے گئے کہی گئی آگے کی بات معالم منثور

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝

کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین کہا اے کاش میری قوم جانین کہ کس چیز سے بخشا مجکو پروردگار میرے نے اور کیا مجکو نوازون مین سے کہ جنت مین داخل کیا فتح حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین تفسیر قوم نے اوس سے دشمنی کی اوسکو بہشت مین بھی قوم کی خیرخواہی رہی کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لاوین موضح اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنت پیدا کی جا چکی ہی اور حسن بصری نے کہا کہ جب ارادہ کیا قوم نے اونکے قتل کرنے کا تو اوٹھا لیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف اور وہ جنت مین ہین مرنے کے نہین مگر وقت فنا ہونے آسمان و زمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بہشت مین اور وہان کی نعمتین دیکھین تو کہا اے کاش الخ اور یہ آرزو اونھون نے اسلیے کی کہ تا رغبت کرین لوگ رسولون کی پیروی مین پس جب قتل کیے گئے حبیب غضب آلہی اوسکے سبب سے جوش مین آیا اور جلدی سزا دی اونکو کہ حکم ہوا جبرئیل ؑ کو کہ اونھون نے ایک چیخ ماری پس وہ مر گئے جیسے کہ آگے فرماتے ہین صل معا

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝

اور نہین اوتارا ہمنے حبیب کی قوم پر بعد اوسکے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین ہین ہم اوتارنے والے لشکر فتح اور اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتارا نہین کرتے موضح تفسیر بعد اوسکے یعنی بعد قتل اوسکے کے یا بعد جیتے جی اوٹھ جانے اوسکے کے اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اونکے عذاب کرنے کے لیے اور وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ کے معنی یہ ہین کہ نہین صحیح تھا ہماری حکمت مین کہ اوتارین ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے کے لیے لشکر اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے مقدر کیا ہی ہلاک کرنا ہر قوم کا بعضی بعضی طرح پر بسبب حکمت کے کہ مقتضی ہوئی ہی

اوسکو پس حکمت الٰہی مقتضی اسکی تھی کہ لشکر ملائکہ انکے ہلاک کرنے کے لیے اوترے اور یا یہ معنی ہین کہ نہین اوتارتے ہین ہم کسیکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر ملائکہ کا بلکہ اور جسطرح چاہتے ہین ہلاک کرتے ہین مانند طوفان اور صاعقہ اور صیحہ اور ہوا اور مانند انکے پھر آگے بیان فرمایا عذاب اونکا ✤ مدارک معالم ✤

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○

نہی عقوبت یعنی عذاب اونکا مگر ایک چیخ زور کی پس ناگہان وہ مانند آگ بجھی ہوئی کے ہوئے ✤ فتح ✤ یہی تھی ایک چیخا پھر تبھی سب بجھ رہے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی اللہ تعالیٰ کافی انکے امر کا ہوا ساتھ آواز فرشتے کے کہ جبرئیل ع نے دونون بازو دروازۂ انطاکیہ کے پکڑکر ایک چنگھاڑ ماری سب مر سرکے گئے جیسے آگ یکبارگی ہی بجھ جاتی ہی اور نہین اوتارا اونکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر آسمان سے جیسے کہ کیا گیا روز بدر اور خندق کے اور جب یہ کچھ تکلیف انکو پونہچی تو اللہ نے قدر بھی اونکا بڑا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر بہترین اہل زمین کے ہین مگر یہ کہ نبی نہین ہین سوائے مومن آل یاسین کے اور سوائے مومن آل فرعون کے اور روایت مین ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صدیق تین ہین حزقیل مؤمن آل فرعون کا اور حبیب نجار صاحب آل یاسین اور علی رض بن ابی طالب اور آیا ہی کہ عروہ بن مسعود ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس اسلام لائے پھر اذن مانگا ... کی طرف قوم اپنی کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مار ڈالین گے تجکو کہا اگر پاوین گے مجکو سوتے تو جگانے کے نہین ... پس پھرے طرف قوم کے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف پس نہ مانا اونھون نے کہنا انکا اور ایذا کی باتین سنائین انکو پس جب طلوع ہوئی فجر کھڑے ہوئے عروہ بالاخانے پر اور اذان دی نماز کے لیے اور کلمہ شہادت پڑھا پس ایک شخص نے ثقیف مین سے اونکو تیر مارا اور مار ڈالا پس جب آنحضرت صلعم کو یہ خبر پونہچی تو فرمایا کہ مثل عروہ کی مثل صاحب یٰس کے ہی کہ بلایا اپنی قوم کو اوسنے طرف اللہ کے پس قتل کیا اوسکو ✤ مدارک ✤ در منثور ✤ معالم ✤

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

ای ولے بندون پر نہین آتا ہی اونپر کوئی بھیجا ہوا مگر کہ ساتھ اوسکے تمسخر کرتے تھے ✤ فتح ✤ کیا افسوس ہی بندون پر کوئی رسول نہین آیا ان پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ معنی یہ ہین کہ وہ لائق تر اسکے ہین کہ حسرت کرین اونپر حسرت کرنے والے اور افسوس کرین اونکے حال پر افسوس کرنے والے قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ یعنی ای حسرت بندون کو اوپر نفسون اونکے کے اوپر اوس چیز کے کہ ضائع کیا امر الٰہی سے اور زیادتی کی اللہ کے مقابلے مین اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے کہ ندامت ہوگی دن قیامت کے اون بندون پر کہ نہین آیا انکے پاس کوئی رسول مگر کہ استہزا کرتے تھے اوس سے معنی حسرت کے شدت ندامت کے ہین اور یہ قول خدا کا ہوگا کہ روز قیامت کے سب کافرون کو خطاب کریگا کہ حسرت ہی تمپر کہ میرے رسولون پر ایمان نہ لائے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے یہ مقولہ قوم کفار انطاکیہ کا ہی کہ بوقت دیکھنے عذاب کے حسرت اوپر جھٹلانے پیغمبرون اپنے کے کھائی اور آرزو ایمان کی اوسوقت کی اور نفع نہ دیا ✤ بحر ✤ مدارک ✤ در منثور ✤

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○

کیا نہ دیکھا یعنی ... اونھون نے کہ کس قدر ہلاک کیے ہمنے پہلے اونکے طبقات لوگون کے کیا نہ دیکھا کہ وہ جماعت یعنی ... طرف انکے یعنی مکے والون کے پھر نہین آتے ہین ✤ فتح ✤ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے

سکتنی کہ وہ ان پاس پھر نہین آتے + مو + تفسیر + یعنی طرف دنیا کے پس کیون نہین عبرت پکڑتے ساتھ انکے اور قرون سے مراد قوم عاد اور ثمود اور قرون انکے درمیان مین بہت گذرے + معا + در منثور

وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○

اور نہین ہی ہر طبقہ مگر جمع ہوکر نزدیک ہمارے حاضر کیا گیا ہوگا + فتح + اور ساروں مین کوئی نہین جو اکھٹے نہ آوین ہمارے پاس پکڑے + مو + تفسیر + معنی یہ ہین کہ سب خلائق حشر کیے جاوینگے جمع اور حاضر کیے جاوینگے حساب کے لیے روز قیامت کے اور ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا پاویگا + معا + بحر

وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ○

اور نشانی ہی اونکے لیے زمین مردہ زندہ کیا ہمنے اوسکو اور نکالا ہمنے اوسمین سے اناج پس اوس سے کھاتے ہین + فتح + اور ایک نشانی ہی اونکو زمین مردہ اوسکو ہمنے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسمین سے کھاتے ہین + مو + تفسیر + یعنی علامت کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اللہ اوٹھاویگا مرتے کو زندہ کرنا زمین مردہ یعنی خشک شبے گیاہ کا ہی کہ کس طرح خشک پڑی ہوئی ہی اور پھر مینہ برستا ہی اور وہ سرسبز ہوجاتی ہی پس اوسکو دیکھکر ایمان لاوین ہماری توحید اور قدرت جلانے اوٹھانے اموات کے پر + مد + بحر

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ○ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ○

اور پیدا کیے ہمنے زمین مین باغ کھجور کے درختون سے اور انگور کے درختون سے اور جاری کیے ہمنے اون باغون مین چشمے تا کھاوین میوہ اوس چیز کے سے کہ مذکور ہوئی اور نہین بنایا ہی میوے کو انکے ہاتھون نے آیا پس شکر نہین کرتے + فتح + اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے میوون سے اور وہ بنایا نہین انکے ہاتھون نے پھر کیون شکر نہین کرتے + مو + تفسیر + ضمیر ثمرہ کی اللہ تعالی کی طرف پھرتی ہی یعنی تاکہ کھاوین اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ نے قسم میوے سے اور کیون نہین شکر کرتے یعنی اللہ کا ان نعمتون پر یعنی کیون موحد و مومن اوسکے نہین ہوتے + مد + بحر

سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ○

پاک ہی وہ کہ جسنے پیدا کیا تمام جنسون کو اوس چیز سے کہ اوگاتی ہی اوسکو زمین اور جنس آدمیون سے اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے ہین + فتح + پاک ذات ہی جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو اوگتا ہی زمین مین اور آپ اون مین اور جن چیزون مین کہ انکو خبر نہین + مو + تفسیر + اُگاتی ہی زمین قسم کھجور اور درخت اور زراعت اور میوون سے اور جنس آدمیون سے یعنی اولاد مرد اور عورت اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے یعنی اور طرح بطرح کی چیزین پیدا کین ہین اللہ تعالی نے کہ نہین مطلع کیا لوگون کو اوپر بہتری چیزین جنگلون اور دریاؤن مین ایسی پیدا کین ہین کہ کوئی جانتا بھی نہین ہی اونکو + معا

وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ○ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ○

اور نشانی ہی واسطے اونکے شب مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو پس ناگہان وہ تاریکی مین آنے والے ہین اور سورج چلتا ہی اوس راہ کہ قرارگاہ اوسکی ہی یہ ہی اندازہ خداے غالب دانا کا + فتح + اور ایک نشانی ہی انکو رات اوس سے کھینچتے ہین ہم

اوس سے دن پھر تبھی وہ رہجاتے ہین اندھیرے مین اور سورج چلا جاتا ہی ٹھہرے ہوئے رستے پر یہ اندازہ ہی اوس زبردست باخبر کا ✤ صو

تفسیر ✤ نشانی ہی کہ دلالت کرتی ہی ہماری قدرت پر رات جو پست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو یعنی نکال لیتے ہین اور الگ کر لیتے ہین ہم رات سے دن کو اسطرح کا نکالنا کہ نہین باقی رہتی ساتھ اوسکے کچھ بھی روشنی دن کی آنے والے ہین تاریکی مین یعنی داخل ہونے والے ہین اوسمین اور معنی اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی دن اور آجاتی ہی رات اور یہ یون ہی کہ اصل تاریکی ہی اور دن آنے والا ہی اوس پر پس جب غروب ہوتا ہی آفتاب نکلتا ہی اور الگ ہو جاتا ہی دن رات سے پس ظاہر ہوتی ہی تاریکی اور سورج چلتا ہی یعنی اور نشانی اونکے لیے یہ ہی کہ چلتا ہی سورج اپنی حد کے لیے کہ موقت اور مقدر ہی ہووے اوسکا طرف اوسکے اپنے آسمان سے آخر سال مین مشابہت دی اوسکو مسافر کے ٹھہرنے کی جگہہ کے ساتھ جبکہ منقطع کرتا ہی چلنا اپنا یا چلتا ہی واسطے حد ہر روزہ اپنی کے روبرو ہمارے کہ وہ مغرب ہی یا چلتا ہی واسطے انتہا امر اپنے کے نزدیک تمام ہونے دنیا کے اور قائم ہونے قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پونہچا ہی کہ آپ نے فرمایا مستقر آفتاب کا عرش کے نیچے ہی ✤ حدیث یہ ہی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے جس وقت کہ غروب ہوا آفتاب کہ تو جانتا ہی کہ کہان جاتا ہی یہ ابو ذر نے کہا کہ کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ چلا جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اذن چاہتا ہی یعنی طلوع ہونے کا اور قریب ہی کہ سجدہ کرے پس نہ قبول کیا جائے اوس سے اور اذن مانگے پس نہ اذن دیا جائے اوسکے لیے کہا جائیگا اوسکو پھر جا جہان سے آیا ہی پس طلوع کریگا اپنے غروب ہونے کی جگہہ سے پس یہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنی جاری ہونا اوسکا اس تقدیر و حساب ٹھیک پر اندازہ ہی خدائے غالب دانا کا کہ جو غالب ہی ہر چیز پر اور جانتا ہی ہر معلوم کو ✤ مل ✤ معا ✤ مشکوٰۃ ✤

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝

اور چاند مقرر کردین ہمنے اوسکے لیے منزلین یہان تک کہ ہو جاوے بشکل شاخ کھجور سوکھی کے ✤ فتح ✤ اور چاند کو ہمنے بانٹ دی ہین منزلین یہان تک کہ پھر آرہے جیسے ٹہنی پرانی ✤ تفسیر ✤ چاند اور سورج ملتے ہین مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اوسی جگہہ آ پونہچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ مین پورا ہوا اور گھٹا اور منزلین مین اٹھائیس ✤ صو ✤ منزلین چاند کی اٹھائیس ہین اوترتا ہی چاند ہر رات بیچ ایک کے اونمین سے نہ اوس سے آگے بڑھتا ہی اور نہ کوتاہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونمین اوس شب سے کہ دکھائی دیتا ہی اٹھائیسوین تک پھر دو رات چھپتا ہی اگر ہوتا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی اور عرجون لکڑی شاخ خرما کی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو باریک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی مانند ہلال کے اور زرد بھی پس مشابہت دی چاند کو اوسکے ساتھ تین وجہون مذکورہ کر ✤ مل ✤

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝

نہین آفتاب لائق ہی اوسکو کہ پا دے چاند کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے نہین آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستارون سے آسمان مین سیر کرتے ہین ✤ فتح ✤ نہ سورج کو پونہچے کہ پکڑے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک گھیرے مین تیرتے ہین ✤ تفسیر ✤ سوروج چاند ملتے ہین تو چاند پکڑا تا ہی

عل … صحيح … عل … والابدى … قدرنا و منازل من … تقدير مضاف لانه لا معنى لتقدير … نفس القمر منازل … اى قدرنا نوره … فيزيد و ينتقص … عل … والمستقر … التنوين فيه عوض … من المضاف اليه … اى كل منهم والضمير … لجمع … عل … ابو بكر … اى يسيرون … فيها ابيض … [illegible]

سورج کو سورج نہین پکڑتا چاند کو اور رات دن مین کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر دوسرا دن آئے بن بیچ رات آئے اور ہر ستارہ

ایک ایک گھیرا رکھتا ہی اوسی راہ پر تیرتا ہی معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہین یہ نہین کہ آسمان مین گڑے ہین اور آسمان چلتا ہی

نہین تو تیرنا نفرماتے * مو * نہین آفتاب الخ یعنی نہین سہل ہی آفتاب کو کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات سبقت کر سکتی ہی

دن پر یعنی نہین داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اوسکے کے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کے یعنی

دونون آپسمین آگے پیچھے آتے ہین ساتھ حساب معلوم کے نہین آتا ہی ایکا ون دونون کا پہلے وقت اپنے کے اور بعضون نے

کہا کہ نہین داخل ہوتا ایک اون دونون کا دوسرے کی سلطنت مین یعنی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاند دن کو اس حال مین

کہ اوسکے لیے روشنی ہو پس جب دونون جمع ہونگے اور پاویگا ہر ایک اون دونون مین سے دوسرے کو اور طلوع ہوویگا آفتاب مغرب

سے تو قائم ہوویگی قیامت اور بعضون نے کہا کہ نہین لائق ہی آفتاب کو یہ کہ پاوے چاند کو یعنی نہین جمع ہوتا سورج ساتھ چاند کے

ایک آسمان مین اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہین متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ نہووے دونون کے بیچمین

دن فاصل * مد * معا *

وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ۝

اور نشانی ہی اونکے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھایا ہمنے قوم بنی آدم کو بیچ کشتی بھری [illegible] کے اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے

مانند اوس کشتی کے جو سوار ہوتے ہین اوس پر یعنی اونٹ اور گاڑی * فتح * اور ایک نشانی ہی اونکو کہ ہمنے اوٹھالی اونکی نسل اوس

بھری کشتی مین یعنی حضرت نوح ع کے وقت نہین تھا انسان کو تخم [illegible] اور بنادی ہمنے اونکو [illegible] کی [illegible]

ہین * مو * تفسیر * مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح ع کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوسمین [illegible] ہوکر بچے تھے

اور یہ اور ذریت اونکی صلبون مین تھے اگر وہ نہ بچتے تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اونپر احسان ہوا سب پر احسان [illegible] وہ کشتی

تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت اضداد سے ہی بمعنی اولاد کے بھی آتا ہی اور بمعنی باپ دادون کے بھی جیسے کہ

یہان آیا اور بعضون کے نزدیک ذریت بمعنی مشہور کے ہی یعنی اولاد اونکی کہ کشتیون مین سوار ہوکر تجارت کو جاتے ہین اور مراد

مانند کشتی سے چھوٹی کشتیان ہین کہ نہرون مین چلتی ہین وہ بنائی گئین بشکل کشتی نوح ع کے تعلیم الہی سے اور بقول ابن عباس مراد

اونٹ ہین کہ جنگل مین بوجھ اوٹھاتے ہین جیسے کشتی بوجھ اوٹھاتی ہی دریا مین اسی واسطے عرب اونٹ کو سفینۂ بر کہتے ہین * مل * معا *

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ۝

اور اگر چاہین ہم غرق کرین اونکو یعنی دریا مین باوجود پیدا کرنے کشتیون کے پس کوئی فریادرس نہووے اونکے لیے اور نہ نجات پاوین

وہ یعنی ڈوبنے سے لیکن رحمت کی ہمنے اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہمنے ایک مدت تک * فتح * اور اگر ہم چاہین تو اونکو

ڈبادین پھر کوئی نہ پہونچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک * مو *

تفسیر * لیکن رحمت کی ہمنے الخ یعنی نہین نجات دیتے ہین ہم اونکو مگر بسبب رحمت اپنی کے اونپر اور بسبب بہرہ مند کرنے کے

اونکو ساتھ لذت کی چیزون کے تا تمام ہونے عمرون اونکی کے * مل *

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ ڈرو اوس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہی اور جو پیچھے تمھارے ہی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ * فتح *

اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے آنے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تم پر رحم ہو * تفسیر * سامنے آنا ہی [illegible]

پیچھے چھوڑے اپنے اعمال + **مو** یعنی جو کچھ کر کے گذرے ہین گناہ تمھارے اور جو پیچھے کر کے [illegible] اوس [illegible]
[illegible] ساتھ انکے استہزا کرنے والیان اپنے انبیا کو مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور ما خلفکم سے [illegible] کا
ما بین ایدیکم وما خلفکم سے فتنہ دنیا کا اور عذاب آخرت مراد ہی کہا ابن عباس نے ما بین ایدیکم سے مراد [illegible]
واسطے اور ما خلفکم سے مراد ہی دنیا یعنی بچو اوس سے اور مت فریفتہ ہو اوس پر + **مدارک معالم**

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

اور نہین آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون رب اونکے سے مگر ہین اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہین + **فتح** + اور کوئی حکم
نہین پہونچتا انکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹالا نہین چاہتے + **تفسیر** + یعنی ڈھنگ انکا یہی ہی کہ مونہہ پھیرتے ہین
وقت آنے ہر آیت و نصیحت کے + **مد**

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ
يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

اور جب کہا جاتا ہی انکو کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو خدا تعالی نے کہتے ہین یہ کافر مسلمانون کو کہ کیا کھلاوین
ہم اوس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوسکو نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے + **فتح** + اور جب کہیے اونکو خرچ کرو کچھ اللہ کا
دیا کہتے ہین منکر ایمان والون کو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو + **تفسیر** + یہی
گمراہی ہی نیک کام مین تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے مین لالچ پر دوڑنا + **مو** + یعنی جسکو خدا تعالی با وجود کمال قدرت کے
نہ دے تو بھلا ہم کیونکر دین اوسکو یعنی ہم بھی موافقت اوسکی مشیت کی کرتے ہین کہ طعام نہین دیتے اوسکو کہ جسکو اللہ نے
نہین دیا کہا ابن عباس نے کہ تھے مکے مین زندیقی پس جب حکم کیے گئے صدقہ دینے کا مسکینون کو تو کہنے لگے قسم خدا کی کیا محتاج
کرے اوسکو اللہ اور ہم کھلاوین اوسکو یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا کہ اللہ کے محتاج کیے کو ہم دین یہ دلیل حیلہ بخیلون کا ہی
باطل اسلیے کہ حق تعالی نے بعضون کو فقیر کیا ہی اور بعضون کو غنی تا امتحان کرے کہ غنی زکوۃ فرض وغیرہ فقرا کو دیتا ہی یا نہین
نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے یہ قول ہی اللہ تعالی کا اونکے لیے یا حکایت ہی قول مومنین کی اونکے لیے یا یہ جملہ جواب کفار سے ہی
مومنون کے لیے کہ وہ کہتے ہین کہ تم بڑی گمراہی مین پڑے ہو کہ طریقہ ہمارا چھوڑ کر اتباع محمد کا اختیار کیا ہی + **مد** + **معا**

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہین کافر کب ہو یہ وعدہ اگر ہو تم سچے + **فتح** + اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو + **تفسیر** + کافر یہ
خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آنحضرت کے اصحاب کو کر کر کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اس وعدے مین کہ مردے
قبرون سے اوٹھینگے اور قیامت برپا ہوگی تو بھلا بتاؤ تو یہ وعدہ کب ظہور کریگا فرمایا اللہ تعالی نے

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝

نہین انتظار کرتے مگر ایک نعرۂ تند کا کہ پکڑے اونکو اور وہ جھگڑتے ہون + **فتح** + یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو انکو پکڑیگی
جب آپس مین جھگڑ رہے ہون گے + **تفسیر** + یعنی قیامت ناگہان آویگی اپنے معاملات مین غرق ہونگے + **مو** + یعنی
بیع و شرا مین اور اور امور دنیا مین مشغول ہونگے اور بعضے بعضون سے معاملات مین جھگڑ رہے ہونگے کہ اچانک نفخہ پہلا جسکو

تو وہ حضرت بھی کہتے ہیں پھونکا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھیلا رکھے ہونگے دو شخصوں نے کپڑے اپنے درمیان اپنے پس نہیں خرید و فروخت کرنے پاوینگے اوسکی اور نہیں لپیٹنے پاوینگے اوسکو کہ قیامت برپا ہو جاویگی اور کچھ ایک آدمی نوالہ منہ کی طرف پس نہیں نگلنے پاویگا اوسکو یعنی جب کہ ناگہان آجانے قیامت کے + معا + در منثور

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَآ إِلٰىٓ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ○

ع ۲

پس نہیں وصیت کر سکینگے اور نہ اپنے اہل خانہ کی طرف پھر سکینگے + **فتح** + پھر نہ سکینگے کہ کچھ کہہ مریں اور نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے + **تفسیر** + یعنی قیامت میں مہلت نہ ملیگی اونکو کچھ بھی کہ اپنے کسی امر کی کچھ وصیت کریں یا اپنے مکانوں کی طرف پھر سکیں اپنے بازاروں وغیرہ سے بلکہ مرجاوینگے جہاں آواز سنینگے صور کی اور اوس وقت کا ہول بڑے بڑے لوگوں کو بھی ہلا دیگا چنانچہ آیا ہے حدیث شریف میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہوؤں میں اور چین کروں میں ایسے حال میں کہ صاحب صور یعنی اسرافیل منہ میں لئے رہا ہے صور کو اور کان رکھے ہوئے ہے واسطے سننے امر الٰہی کے اور جھکائے ہوئے ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہے نرسنگا وغیرہ بجانے والوں کی انتظار کر رہا ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور کے پھونکنے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی کیا کریں ہم اور کس چیز میں مشغول ہوویں اور کہاں بھاگیں ہم جب کہ ہو امر ایسا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی التجا کرو اللہ تعالی کی طرف اور سونپو امور اپنے طرف اوسکے اور ڈرو اوسکے عذاب سے اور امید رکھو اوسکے فضل مغفرت کی باوجود کرنے طاعات و عبادات بے ریا و عُجب کے نقل کی یہ ترمذی نے + مں + معا + در منثور + مشکوٰۃ +

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○

اور پھونکا جاویگا صور میں پس ناگہاں وہ قبروں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے + **فتح** + اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے + **تفسیر** + صور سینگ ہے یعنی بشکل سینگ کے ہے اور یہ نفخہ دوسرا ہے نفخہ بعث کا یعنی قبروں سے اوٹھنے کے لیے اور دونوں نفخوں کے درمیان میں فرق چالیس برس کا ہوگا + مں +

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○

کہینگے اے وائے ہم کس نے اوٹھایا ہمکو ہماری خوابگاہ سے ہاں یہ وہی ہے کہ وعدہ کیا تھا خدائے تعالی نے اور سچ کہا پیغمبروں نے + **فتح** + کہیں گے اے خرابی ہماری کس نے اوٹھا دیا ہمکو ہماری نیند کی جگہہ سے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤں نے + **تفسیر** + کس نے اوٹھایا ہمکو کفار یہ اس سبب سے کہیں گے کہ درمیان دونوں نفخوں کے وہ کچھ سو جاوینگے اور جب بعد دوسرے نفخے کے اوٹھیں گے اور قیامت کو دیکھیں گے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور اہل معانی کہتے ہیں کہ وہ طرح بطرح کے عذاب قیامت کے دیکھکر عذاب قبر کو بہ نسبت اوسکے سونا جانینگے اور ویل کہیں گے اور هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ الخ قول ملائکہ ہے کہ وہ کفار کو یہ کہیں گے اونکے جواب میں کہ جب وہ کہیں گے مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو ملائکہ یہ کہینگے یا یہ کلام مومنوں کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی اور قتادہ سے کہ مشرک تو کہیں گے يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور کہے گا مسلمان هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ اور مجاہد نے کہا کہ یہ سب کفار ہی کہیں گے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسولوں نے سچ کہا تھا درباب بعث و حشر کے لیکن اوس وقت کا اقرار کیا نفع کریگا اور لفظ مرقدنا پر وقف لازم ہے یعنی میم کا رہا ؤ + مں + معا + در منثور +

۵

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○

نہیں ہوگا یہ واقعہ مگر ایک نعرۂ تند (فقط) ناگہان وہ جمع کر کر نزدیک ہمارے حاضر کیے جاوینگے + فتح + نہیں ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے + تفسیر + یہ واقعہ یعنی نفخۂ دوسرا حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب کیے پھر ذکر فرمایا جو کچھ کہ کہا جاویگا اونکو اوسدن مین یعنی فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ الخ + مل +

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

پس آج کے دن نہین ظلم کیا جاویگا کسی شخص پر کچھ ظلم اور جزا نہین دیے جاؤگے مگر بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم + فتح + پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاؤگے جو کرتے تھے + مل +

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○

تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے ہین خوش ہین + فتح + تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے مین ہین باتین کرتے + تفسیر + مراد دھندے سے توڑنا بکارت کا ہی کہ اپنی بیویون سے صحبت کرینگے اونکا نہرون کے کنارون پر درختون کے نیچے اور بعد صحبت کرنے کے پھر وہ باکرہ ہی ہو جاینگی جیسے کہ تھین یا مراد دھندے سے سننا گانے کا ہی یا ضیافت اللہ تعالی کی یا ملاقات کرنا بعضون کا بعضون سے یا تمام نعمتین اور چین بہشت کے مراد ہین کہ خوشیان مناتے ہونگے اور راضی ہونگے پس دھندے سے وہ دھندا نہین مراد ہی کہ جس سے کچھ مشقت اوٹھاوین اسلیے کہ جنت مین رنج و مشقت ہی ہی نہین

+ مل + معالم + درمنثور +

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ○

وہ اور بیویان اونکی بیچ سایون کے تختون پر تکیے لگائے ہوے بیٹھے ہونگے + فتح + وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیہ لگائے + مو +

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○

بہشتیون کے لیے ہی بہشت مین میوہ اور اونکے لیے ہی جو کچھ چاہین + فتح + اونکو وہان ہی میوہ اور اونکو ہی جو مانگ لین + تفسیر + یعنی جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اوسیوقت آن موجود ہوگی چنانچہ ابو امامہ صحابی سے منقول ہی کہ جو شخص بہشتیون مین سے خواہش کریگا کچھ پینے کی چیز کی جنت کے پینے کی چیزون مین تو آویگا آبخورہ آپ سے اسکے ہاتھ مین پیش ہو جاویگا پھر چلا جاویگا وہ اپنی جاگہ + درمنثور + تنبیہ + سبحان اللہ یہ تمام نتیجہ ہی اللہ و رسول کی فرمان برداری کا کہ جیسا یہان اپنا دل مار اٹھا ہر ممنوع چیز سے اوسکے بدلے مین وہان بمجرد خواہش کے آموجود ہوگا جو کچھ چاہینگے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی تابعداری خوب کرے تا ایسی دولت ہاتھ لگے

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○

کہا جاویگا سلام ہو جیو پروردگار مہربان کی جانب سے + فتح + سلام بولنا ہی رب مہربان سے + تفسیر + یعنی ملائکہ حق تعالی کی طرف سے سلام لاوینگے یا بے واسطہ خود پاک پروردگار سلام فرماویگا انکی حرمت بڑھانے کو چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ اہل جنت اپنے چین مین ہونگے کہ ناگہان اوپر سے چمکیگا اونکے لیے ایک نور پس اوٹھاوینگے وہ سر اپنے پس ناگہان دیکھینگے کہ رب عزوجل نے انکے اوپر تجلی فرمائی پس فرماویگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

یَا اَھْلَ الْجَنَّةِ پس یہہ مصداق اللہ عزوجل کے اس قول کا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پس دیکھے گا اللہ تعالی انکی طرف اور یہ دیکھین گے اوسکی طرف پس نہین التفات کرینگے کسی چیز کی طرف وہان کی نعمتون مین سے جب تک کہ دیکھتے رہینگے اوسکی طرف یہان تک کہ پردے مین ہوگا اللہ سے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی اونپر اونکے گھرون مین ✽ معالم ✽

تنبیہ ✽ خیال کرو بھائیون کہ رب العلمین تو اپنے بندون سے سلام علیک کرنے اور یہان کے ادنی ادنی شخص کہ جنکو کچھ نسبت ہی اوسکی عظمت کے ساتھ نہین وہ سلام علیک کہنے سے اپنے چھوٹون اور خادمون کے ساتھ عار کرین افسوس صد افسوس کیا شان فرعونی ہی اللہ تعالی بچاوے ایسی خصلت بد سے سب مسلمانون کو اور اس حدیث مین جو مذکور ہوا کہ اللہ تعالی کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہین کرینگے یہ بات بہت ظاہر ہی یہان ایسے ویسے حسن والے کو دیکھکر مبہوت و متحیر ہوجاتے ہین چہ جائیکہ اوس فخر عالم اور جمال جہان کو دیکھین گے کیونکر شیفتہ و فریفتہ ہون او سپر اور اسی طرح جنکو اللہ تعالی یہان نور باطن نصیب کرتا ہی اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہی وہ اوسکے ذکر اور کلام مجید کے پڑھنے مین وہ لذت پاتے ہین کہ کسی چیز مین نہین چنانچہ حضرت امام غزالی نے بعض بزرگون سے نقل کی ہی کہ نماز تہجد مین جو بندہ کلام شریف پڑھتا ہی اوس مزے کو نہایت مناسبت ہی ساتھ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اونکو شب بیداری مین اور بہت پڑھنے قرآن مین کچھ رنج نہین ہوتا بلکہ لذت پاتے ہین جیسے حضرت امام اعظم رح اور اور بعضے بزرگون سے جو پڑھنا سارے سارے قرآن کا ایک ایک شب مین اور پڑھنا بہت سے نوافل کا منقول ہی اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوئی ہی بلاتشبیہ دنیا ہی مین دیکھو کہ ایک کنچنی پر عاشق ہوتا ہی اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہی تو ساری رات جاگ کر باتون مین کاٹ دیتا ہی اور صبح کو شادان و فرحان ہوتا ہی چہ جائیکہ اوس محبوب عالم کی محبت دل مین ہو اور اوسکے حضور مین حاضر ہو تو پھر کیونکر رنج پاوے یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہونا اوسکی عبادت مین علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○

اور کہین گے ہم جدا ہو تم آج کے دن ای گنہگارون ✽ ف ✽ اور تم الگ ہوجاؤ آج ای گنہگارون ✽ تفسیر ✽ جب مومن محشر مین جمع ہونگے اور اونکو جنت کے لیجانے کا حکم ہوگا تو اوسوقت فرماویگا اللہ تعالی کہ ای گنہگارون الگ ہوجاؤ انسے تا یہ جنت مین داخل ہون اور تم دوزخ مین ضحاک سے روایت ہی کہ ہر کافر کے لیے ایک گھر ہوگا آگ کا کہ رہیگا اوسمین نہ دیکھے گا کسیکو اور نہ دیکھا جاویگا کبھی اور روایت کی ابن ابی حاتم نے رواد بن جراح سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہا جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے کہ الگ کرلو مسلمانون کو مجرمون سے یعنی کافرون سے مگر صاحب اہوا یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی چھوٹے جاوینگے صاحب ہوئی ساتھ مجرمون کے میمون سے آیا ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ پس رقت کی اور روئے اور کہا نہ سنی لوگون نے کبھی کوئی خبر اشد اس سے اور فرماویگا اللہ تعالی کافرون کو دن قیامت کے ✽ در منثور ✽

اَلَمْ اَعْھَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۚ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○

کیا حکم نہ بھیجا تھا مینے طرف تمھارے ای اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمھارے لیے دشمن آشکار ہی اور یہ کہ

ع غرض اس کلام سے ... ساتھ ... عاجز ...

ع عہد الوصیۃ وعہد الیہ اذا وصاہ وعہد الیہم فی کذا ... اور العھد وانزل علیہم من علامات ... ۱۲ م

بوجھو مجکو یہ ہی راہ سیدھی ✤ فتح ✤ بنیدے ذکر کا تھا تم کو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہی تمہارا اور یہ کہ
بوجھو مجکو یہ راہ ہی سیدھی ✤ تفسیر ✤ کیا حکم کیا تھا تمکو یعنی اپنے رسولون کی زبانی نہ پوجو شیطان کو یعنی فرمانبرداری
اوسکی کرو یعنی وجھ سے گناہوں کے تمہارے دل میں ڈالے نہ مانو اوسکو اور یہ کہ پوجو مجکو یعنی واحد جانو مجکو اور فرمانبرداری
کرو میری اور لفظ ہذا مین اشارہ ہی طرف نافرمانی شیطان اور فرمانبرداری رحمٰن کے کہ جو اوپر مذکور ہوئی راہ ہی سیدھی یعنی
خوب بہتر ہی کہ اسکے برابر کوئی راہ سیدھی نہیں ہی ✤ مد ✤

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ○

اور تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تمہاری قوم سے بہتیری خلق کو کیا نہیں جانتے تھے تم ✤ فتح ✤ اور وہ بہکا لے گیا تم میں سے
بہت خلق کو پھر کیا تمکو بوجھ نہ تھی ✤ تفسیر ✤ یعنی کیا تمکو خبر نہ پہنچی تھی کہ ابلیس کی فرمانبرداری میں کتنی اگلی امتیں
ہلاک ہوکر مستحق عذاب کی ہوئین پس کیون عبرت نہ پکڑی تمنے اونکا حال دیکھکر اور کہا جاویگا اونکو جبکہ قریب ہونگے دوزخ کے ✤ معا ✤

هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○

یہ وہ دوزخ ہی کہ وعدہ کیے جاتے تھے تم ✤ فتح ✤ یہ دوزخ ہی جسکا تمکو وعدہ تھا ✤ مو ✤

اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ○

داخل ہوؤ اسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے ✤ فتح ✤ پیٹھو اسمین آج کے دن بدلا اپنے کفر کا ✤ مو ✤

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

آج کے دن مہر رکھینگے ہم اوپر مونہون اونکے کے اور باتین کرینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھ
اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✤ فتح ✤ آج ہم مہر دینگے اونکے مونہہ پر اور بولینگے ہمسے اونکے ہاتھ اور بتاوینگے اونکے پانون
جو کچھ وہ کماتے تھے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ مہر رکھینگے اونکے مونہون پر یعنی منع کرینگے ہم اونکو کلام کرنے سے روایت
کیا گیا ہی کہ کافر انکار کرینگے یعنی اپنے کفر کرنے کا اور آپسمین جھگڑینگے پس گواہی دینگے اونپر ہمسایے اونکے اور گھر کے لوگ اونکے
اور کنبا اونکا پس قسم کھاوینگے کافر کہ نہیں تھے وہ لوگ شرک کرنے والے پس اوسوقت مہر رکھی جاویگی اونکے مونہون پر اور بولینگے ہاتھ اونکے اور پانون اونکے اور
روایت ہی انس سے کہا تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ہنسے آنحضرت صلعم اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیون ہنستا ہون ہمنے عرض کیا ہمنے کہ اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتے ہین فرمایا کہ ہنسا مین بسبب مونہہ در مونہہ کلام کرنے بندے کے رب اپنے سے یعنی قیامت کو عرض کریگا بندہ اے رب میرے کیا نہین
امان دی تونے مجکو ظلم سے یعنی یہ جو تونے فرمایا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (اور نہین ہی رب تیرا ظلم کرنے والا بندون پر) تو یقین ہی کہ ہم پر ظلم تو ہونے ہی کا نہین
جو کچھ حق ہی وہی ظہور مین آویگا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان ظلم نہین ہونے کا تجپر پس کہیگا بندہ پس اگر پناہ
دی تونے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوالے اسکے کہ گواہ ہو مجھ مین سے ✤ ف ✤ یعنی
اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجپر
گواہی کون دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اوسکی ذات سے
اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت صلعم کا یہ کلام کرنا تھا بندیکا
یا مہر کرنی حق تعالی کی بندے کے مونہہ پر اور بولنا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا اونکو اور دعاے بد کرنی
اونپر جیسے کہ آگے آتا ہی ✤ ف ✤ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجپر گواہ

اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ + ف + ح + گواہ بنانا ان فرشتون کا زیادہ ہی مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کے بعد ازانکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اوسپر راضی ہوا تھا اور جانتا تھا فرشتون کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا + ف + ت + فرمایا آنحضرت صلعم نے پس مہر کیجاویگی بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضائے بندے کے کہ بولو پس بولین گے اعضا اوسکے ساتھ افعال اوسکے کہ کیے تھے بسبب اونکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام کے + ف + ع + یعنی اوٹھائی جاویگی مہر اوسکے مونہہ سے یہان تک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیت مین مراد ہی ساتھ اور طرح کے کلام کرنے کے خلاف عادت کے + ف + فرمایا آنحضرت صلعم نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین + ف + ع + ح + اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ یعنی اور کہین گے وہ اپنی جلدون سے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین گی ہمکو بلایا اوس اللہ نے کہ بلایا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ۱۲ اسکے بعد آیت یون ہی وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ یعنی پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین وقت مرتکب ہونے فواحش کے بسبب خوف اسکے کہ گواہی دین تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم یعنی وقت چھپنے کے یہ کہ اللہ نہین جانتا ہی بہت سی چیزون کو اون چیزون مین سے کہ کرتے ہو تم ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہوا ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقائے ذات میری کا دست قدرت اوسکی مین ہی نزاع و خلاف نہین کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے مگر جیسے خلاف شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یا چاند کے یعنی انکے دیکھنے مین تم خلاف اور نزاع اور شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین کروگے فرمایا آنحضرت صلعم نے پس جب دیکھینگے بندے پروردگار تعالیٰ کو خطاب کریگا اللہ تعالیٰ ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مینے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مینے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینے تجکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور پیدا کی مینے بیچ اون اور اوسمین الفت اور محبت و انسیت اور کیا نہین تابعدار کیے مینے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا مینے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت + ف + ح + جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا + ت + پس کہیگا بندہ ای پروردگار میرے ہان کیا اور دیا تو نے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے فرمایا آنحضرت صلعم نے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا مجھسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق مین بھول جاؤنگا تجکو یعنی آج محروم رکھونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بھولا تو مجکو + ف + ع + یعنی دنیا مین میری طاعت کو

بھلا حاصل یہ کہ میںنے ایسے ایسے انعام کیے تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور رحمت دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا میں بھی اب معاملہ بھولنے کا کرونگا جزا دینے میں اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت شریفہ کا ہی کذٰلک اتتک ایٰتنا فنسیتہا وکذٰلک الیوم تنسٰی ○ ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد + گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش + ف + پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا آنحضرت نے بیچ خطاب کرنے حق کے اوس بندے سے اور جواب دینے بندے کے اوس سے مانند اوسکے کہ اول بندے کے حق میں مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اوس سے مانند اوسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار میں ای رب میرے ایمان لایا میں تجپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبروں پر اور نماز پڑھی میںنے اور روزہ رکھا میںنے اور تصدق کیا میںنے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا ہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہاں ٹھہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر کا اور ہماری نعمتوں کی شکرگذاری کا کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاویں تجکو تیرے اعمال گواہ قائم کر کر پھر کہا جاویگا اوس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہیں ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل میں کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکے مونہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈیاں اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہیں ران کے ساتھ عملوں اوسکے کے + ف + ح + قرآن شریف میں کلام کرنا ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہاں بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہرا مقصود تمام اعضا و ارکان ہیں جیسے کہ حدیث انس میں گذرا + ف + اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے مونہہ پر اور بولنا اوسکے اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالۂ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہوں گناہ اور جگہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہیں کہ تا صاحب عذر ہو خدائے تعالی بیچ عذاب کرنے اوس بندے کے اوسی کے نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اوس سے ۱۲ اور روایت اسماء بن عبید سے ہی کہ کہا لایا جاویگا ابن آدم کو دن قیامت کے اور اوسکے ساتھ پہاڑ ہوگا اعمال ناموں کا یعنی بہت سے ہونگے ہر ساعت کا صحیفہ ہوگا پس کہیگا فاجر قسم تیری عزت کی تحقیق لکھہ لیا فرشتوں نے مجپر جو کچھہ نہیں کیا میںنے پس اوسوقت مہر کیجاویگی اونکے مونہوں پر اور اذن دیا جاویگا اونکے اعضا کو کلام کرنے کا پس اول کلام کریگی ابن آدم کے اعضا میں سے بائیں ران اوسکی ۱۲ اور اثر میں آیا ہی کہ اعضا صلحا کے بھی اعمال صالحہ کی گواہی دینگے اور بیان کرینگے اونکو جسوقت کہ خدائے تعالی اونسے پوچھے گا کہ میرے لیے کیا لائے اور وہ حیا سے اعمال صالحہ اپنے ظاہر نہیں کرسکیں گے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خطاب کر کر لازم کر لو اپنے پر تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور غافل نہو یاد الٰہی سے اور شمار کرو اونگلیوں سے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب بولنے کی کیجاویگی اونسے یعنی یہ وہ بیان کرینگی اور گواہی دینگی کہ ہمپر یہ یہ کچھہ لسنے پڑھا تھا + مد + بحر + در منثور + مشکوۃ +

ولو نشاء لطمسنا علی اعینہم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون ○

اور اگر چاہیں ہم نابود کریں ہم اونکی آنکھیں پس سبقت کریں طرف راہ کے پس کہاں دیکھیں گے + فتح + اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں اونکی آنکھیں پھر دوڑیں راہ لینے کو پھر کہاں سے سوجھے + مو + تفسیر + طمس کے معنی ہیں مٹا دینے کے اور معنی لطمسنا علی اعینہم کے یہ ہیں کہ آنکھوں کو ایسا نابود کریں ہم کہ پلک اور درز آنکھ کی بھی باقی نرہے اور مقصد آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے کہ انکے دلوں کو دیکھنے ہدایت کے سے اندھا کیا تو میںنے اگر میں چاہتا تو انکی ظاہری

انکھون کو بھی اندھا کر دیتا تا راہ ظاہر کی دیکھنے سے بھی نابینا رہتے ٹٹولتے پھرتے ✤ مجؔ ✤ معاؔ ✤

وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝

اور اگر چاہین ہم مسخ کر دین ہم اونکو اوپر جگہہ اونکی کے پس نہ سکین گذرنا وہان سے اور نہ پھرین پیچھے اور اگر ہم چاہین صورت اونکی بدل دین اونکی جہان سے تہان پھر نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پھرین ✤ تفسیر ✤ یعنی اگر چاہون تو انکو انکے گھرون مین کہ جہان گناہ کرتے ہین سور یا بندر بنادون یا پتھر کر دون تا وہین پڑے رہین اور وہ جگہہ سے آنے جانے پر قادر نہون اور بعضون سکے نزدیک معنی لا یرجعون کے یہ ہین کہ بعد مسخ کے صورت اصلی ہین پھر نہ پھرین ✤ مدؔ ✤ مجؔ ✤

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم اولٹا پھیرتے ہین ہم اوسکو پیدائش مین کیا پس نہین سمجھتے ✤ فتحؔ ✤ اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھ نہین سکتے ✤ تفسیر ✤ یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہی پھر پیدا ہونے کا ✤ موؔ ✤ یعنی جسکی عمر ہم دراز کرتے ہین تو اوسکی خلقت کو اولٹ دیتے ہین پہلے حال پر کہ ہو جاتا ہی بدلے قوت کے ضعف اور بدلے جوانی کے بڑھاپا اور یہ یون ہی کہ پہلے پیدا کیا تھا اوسکو ضعیف جثے مین اور خالی عقل و علم سے پھر بڑھانے لگے ہم اوسکو یہان تک کہ پونہچا اپنی ٹھاڑی جوانی کو اور خوب کامل ہوئی قوت اوسکی اور جاننے بوجھنے لگا اپنا نفع و ضرر پس جب تمام ہولی جوانی وغیرہ اوسکی اولٹنے لگے ہم اوسکو خلقت مین یعنی گھٹانے لگے ہم قوت وغیرہ اوسکی یہان تک کہ پھر آیا ایسے حال مین کہ مشابہ ہی حال لڑکے کے ضعف بدن مین اور قلت عقل مین اور خالی ہونے مین علم سے جیسے کہ اولٹا جاتا ہی تیر پس کیا جاتا ہی اعلی اوسکا اسفل اوسکا فرمایا اللہ عزوجل نے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا یعنی اور تم مین وہ ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی بدترین عمر کی طرف تا نجانے کچھ بعد اسکے کہ جانتا تھا کیا پس نہین سمجھتے کہ جو قادر ہوا اسپر کہ نقل کرے اونکو جوانی سے طرف بڑھاپے کے اور قوت سے طرف ضعف کے اور قوت عقل سے طرف خرافت اور قلت تمیز کے (فساد و عقل ۱۲) وہ قادر ہی اسپر بھی کہ مٹادے آنکھین انکی اور مسخ کرے انکو جہان کے تہان اور اوٹھاوے انکو بعد مرنے کے ✤ مدؔ ✤ تنبیہ ✤ اسمین اشارہ ہی اسکی طرف بھی کہ آدمی کو چاہیے کہ جوانی اور صحت و فراغت کو غنیمت جانے جب بڈھا ہوگا سب بدن ضعیف ہو جائینگے پھر کہان صحت و فراغت آج یہ عضو دکھتا ہی کل وہ پس اوسکے معالجے مین لگا رہیگا اور کچھ بندگی مولی کی نہین ہو سکنے کی اب حالت قوت و جوانی مین کرنا ہی سو کرلے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اونمین بہت لوگ صحت و فراغت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوس حالت مین کہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ کے جوانی اپنی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی کو پہلے موت اپنی کے تہی شیخ الاسلام انصاری فرماتے ہین جوانی درمستی و پیری درسستی پس

ای نادان خدا کی پرستی ✤ مشکوۃ وغیرہ

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر اور نہین لائق اوسکو نہین ہی یہ مگر ایک نصیحت اور قرآن آشکار تو کہ ڈراوے اوس شخص کو کہ جیتا ہو یعنی سمجھ والا ہو اور ثابت ہو حجت کافرون پر ✤ **فتح** ✤ اور ہمنے نہین سکھایا اوسکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہین یہ تو نری سمجھوتی ہی اور قرآن ہی صاف تا ڈر سنا دے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر ✤ **تفسیر** ✤ جسمین جان ہی یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اوسکے فائدے کو اور منکرون پر الزام او تارنے کو ✤ **مو** ✤ نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر یعنی شعر کہنا نہین سکھایا ہمنے اوسکو ساتھ تعلیم قرآن کے شعر یعنی اسلئے کہ قرآن نہین ہی شعر اسلیے کہ شعر کہتے ہین ایک کلام موزون مقفیٰ کو کہ دلالت کرے ایک معنی پر پس کہان ہی اسمین وزن اور کہان ہی قافیہ پس کچھ مناسبت نہین ہی درمیان اسکے اور درمیان شعر کے اگر تحقیق کرے تو اور نہین لائق یعنی شعر گوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہین ہی اور ہرگز اوسنے شعر نہین کہا ہی تو کہ تمکو شبہہ اوسکے کلام مین اور خدا کے کلام مین پیدا ہو اور نزول اس آیت کا کفار کے قول کے رد مین ہی کہ آنحضرت کو شاعر اور قرآن کو شعر کہتے تھے اور روایت کیا گیا ہی کہ اگر آنحضرت کبھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک اونکی وزن شعر سے منحرف ہو جاتی تھی چنانچہ ایکبار آنحضرت نے ایک بیت پڑھی ابو بکرؓ نے کہا کہ یون نہین ہی یا رسول اللہ فرمایا مین شاعر نہین ہون اور مجکو لائق نہین ہی شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہی کہ آنحضرت نے پڑھی یہ بیت کَفَی بِالْاِسْلَامِ وَالشَّیْبِ لِلْمَرْءِ نَاهِیًا ✤ یعنی کفایت کرتا ہی اسلام اور بڑھاپا آدمی کو منع کرنے مین برائیون سے پس کہا ابو بکرؓ نے کہ یا رسول اللہ شاعر نے یون کہا ہی کَفَی الشَّیْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِیًا پس اعادہ کیا حضرت نے اوسکو مانند اول کے یعنی پہلی ہی طرح پھر وزن شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابو بکرؓ نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ بلاشبہہ آپ رسول اللہ کے ہین بموجب فرمانے اللہ عزوجل کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اور کہا ہی علما نے کہ کسی پیغمبر نے شعر نہین کہا ہی اور اسی لیے بعضے علما نے کہا ہی کہ شعر کہنا حرام ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ حرام نہین ہی مگر جن شعرون مین کہ سبب حرمت کا پایا جاوے جیسے ہجو مسلمانون کی ہو اور مانند اسکے کے تو البتہ حرام ہی چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ البتہ بھرنا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کرے پیٹ کو بہتر ہی شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے عرج مین کہ نام ایک بستی کا ہی کہ ناگہان پیدا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ یعنی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے بہتر ہی اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلے مین تمیمہ یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بیتین اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ✤ **ف** ✤ **س** ✤ **ع** ✤ یعنی اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجھسے صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہون کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے نا مشروع سے مقصود یہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ بے قید و بے پروا ہو نا مشروعات کے کرنے مین اور ان چیزون کا استعمال حضرت نے اسلیے برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین تو کچھ مضایقہ نہین اوسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمے جاہلیت کے ہین یعنی منتر اونکے اور منکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتین دفع نظر کے لیے بچون کے گلون مین ڈالتی ہین اور جن تعویذون مین قرآن کی آیتین اور اسمائے الٰہی ہون وہ خارج ہین اس حکم سے بلکہ مستحب ہین امید ہی برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ یعنی قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے دل سے یہ بات حضرت نے

فرمانی سبب یہی قول اللہ تعالی کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اور اگر بے قصد وبے اختیار زبان سے کلام موزون نکلے تو وہ اوس بات میں داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہین اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کے نہین رکھتے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ یا فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ۔ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ ۔ غزوۂ احد مین آنحضرت کے پاے مبارک کی اونگلی مین پتھر لگا اور لہو نکلا اوسوقت اونگلی کو خطاب کرکر فرمایا کہ نہین ہے تو مگر ایک اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی تو اور راہ خدا مین ہے جو کچھ دیکھا تو نے اور پیش آیا تجکو یعنی ضائع نہین ہے اور اوسکے لیے جزا ہے اور یہ تلقین ہے امت کو کہ زخم لگنے مین صبر کرین غرضکہ ایسے کلام موزون بے قصد زبان مبارک سے جاری ہوئے ہین اسکو شعر نہین کہنے کے اور چونکہ آنحضرت کو حق تعالی نے منزہ اور معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کے لیے روا نہ تھے پس یہ کمال مخصوص ہے حضرت کے لیے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلامون کے ہین کہ اچھے مضمون کے اچھے ہین اور برے مضمون کے برے چنانچہ حدیث مین اسیطرح آیا ہے ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضائع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہوا امور ضروریہ دینی سے مذموم ہے تمام ہوا کلام ملا علی قاری وغیرہ کا درباب شعر کے اب آگے تفسیر شروع ہوتی ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ الخ کی یعنی نہین ہے یہ یعنی معلم یعنی سکھایا گیا مگر نصیحت اللہ تعالی کی طرف سے کہ نصیحت کیجاوی ساتھ اسکے انس و جن کو اور نہین ہے یہ مگر قرآن کتاب آسمانی کہ پڑھی جاوے محرابون مین اور تلاوت کیجاوے عبادت خانون مین اور پونہچین لوگ اوسکے پڑھنے سے اور اوسپر عمل کرنے سے مطلب دارین کو پس کیا مناسبت ہے اسمین اور شعر مین کہ جو شیطانی وسوسون سے ہین تو کہ ڈراوے یعنی قرآن یا رسول اوس شخص کو کہ ہو جیتا یعنی عاقل تامل کرنے والا ہو اسلیے کہ غافل مانند میت کے ہے یا جیتا ہو ساتھ دل کے اور وہ مومن ہے اور حق القول کے دوسرے معنی یہ ہین کہ اور واجب ہو کلمہ عذاب کا اون کافرون پر کہ تامل نہین کرتے ہین اور وہ مردون کے حکم مین ہین ۔ مد ۔ بحر ۔ در منثور ۔ مشکوۃ ۔ پھر اپنے احسان جتاے مشرکون کو کہ ہمارے تو یہ احسان اور پھر اورون کو کہ کچھ بھی نفع ضرر نہین پونہچا سکتے ہمارا شریک ٹھہراتے ہین حیف ہے انکی ناسمجھی کو

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِکُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا اونھون نے کہ ہمنے پیدا کیا انکے لیے اوس چیز سے کہ بنایا ہے ہاتھون ہمارے نے چارپایون کو پس یہ اونکے مالک ہین ۔ فتح ۔ کیا اور نہین دیکھتے کہ ہمنے بنا دیے اونکو اپنے ہاتھون بنائے سے چوپائے پھر وہ انکا مال ہین ۔ مو ۔ تفسیر ۔ اوس چیز سے کہ بنایا ہے ہاتھون ہمارے نے یعنی متولی ہوئے ہین ہم اوسکے پیدا کرنے کے بے مدد کرنے کسیکے عرب عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا وہان کہتے ہین کہ اوس کام مین کسیکو شرکت نہو چنانچہ اسی لیے حق تعالی نے مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ فرمایا کہ خالق چارپایون کا مین ہی ہون بے شرکت و مددگاری کسی اور کے پس یہ اونکے مالک ہین یعنی اونکو خاص انھین کے لیے پیدا کیا پھر مالک کیا اونکا انکو پس یہ تصرف کرتے ہین اونمین مالکون کا سا اور خاص یہی نفع اوٹھاتے ہین اور نسفی یا مالکون کے معنی ضابطون قاہرون کے ہین یعنی نہین پیدا کیا ہمنے چارپایون کو وحشی بھاگنے والے بنی آدم سے کہ نہ تھانب سکین اونکو بلکہ تابعدار ہین انکے اور یہی معنی ہین آگے کے قول کے ۔ مد ۔ معا ۔ بحر ۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَکُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْکُلُوْنَ ۝

اور فرمان بردار کیا ہمنے چارپایون کو واسطے اونکے پس بعضے اونمین سے سواری انکی ہین اور بعضے اونمین سے کھاتے ہین ۔ فتح ۔ اور عاجز کر دیا اونکو انکے آگے پھر اونمین کوئی ہے انکی سواری اور کسیکو کھاتے ہین ۔ تفسیر ۔ یعنی اون چارپایون کو تابعدار

انکا کر دیا ہی ہمنے ورنہ کون قادر ہو سکتا تھا اونپر اگر اللہ تعالی اونکو تابعدار و مسخر نکر دیتا اور اسی لیے لازم کیا اللہ سبحانہ تعالی نے سوار پر یہ کہ شکر ادا کرے اس نعمت کا اور تسبیح کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ اور حاصل ساری آیت کا یہ ہی کہ مسخر کیا ہمنے چارپایون کو انکا تاکہ سوار ہون اونکی پشتون پر اور کھاوین گوشت اونکے ✣ مظ ✣

وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ○

اور انکے لیے چارپایون مین منفعتین ہین اور پینے کیا پس نہین شکر کرتے ✣ **فتح** ✣ اور اونکو انمین فائدے ہین اور پینے کے گھاٹ پھر کیون نہین شکر کرتے ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ منفعتین ہین کہ اونکے چمڑون اور پشمون وغیر ذلک سے فائدے اوٹھاتے ہین اور گھاٹ ہین یعنی دودھ کہ اونکے دودھ پیتے ہین تھن اونکے برتنے گھاٹون کے ہین یا مشارب کے معنی ہین پینے کے کیا پس شکر نہین کرتے اللہ کا یعنی اوپر انعام کرنے چارپایون کے کہ چارپائے دیے ہین انکو طرح بطرح کے فائدے اوٹھانیکو ایسے منعم کا تو بڑا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اوسی کو دیجیے اوسکا ساجھی کسیکو نہ کیجیے اور جو اونسنے فرمایا ہی اوسکو بجا لائیے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اونسے باز رہیے ✣ مظ ✣

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ○

اور پکڑے مشرکون نے سوائے خدا کے معبود تا ہووے کہ وہ مدد دیے جاوین ✣ **فتح** ✣ اور پکڑے ہین اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید انکو مدد پہنچے ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ یعنی بتون کو پوجتے ہین اس زعم پر کہ مدد کرینگے ہماری جب پیش آجاویگا کوئی امر ✣ **مد** ✣

لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ○

نہین کر سکینگے بت مدد انکی یعنی اپنے پوجنے والون کی اور یہ بت واسطے انکے لشکر ہین حاضر کیے گئے ✣ **فتح** ✣ نہ سکینگے انکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے ✣ **تفسیر** ✣ اور یہ یعنی کافر واسطے بتون کے لشکر ہین یعنی مددگار اور گروہ ہین حاضر کیے گئے کہ خدمت کرتے ہین اونکی اور مکھیان وغیرہ اوڑاتے ہین بتون پر سے یا یہ معنی ہین کہ پکڑا کافرون نے بتون کو معبود تاکہ مدد کرین وہ انکی نزدیک اللہ کے اور شفاعت کرین انکی حال انکا امر خلاف اسکے ہوگا کہ وہم کیا اونھون نے اسلیے کہ وہ بت دن قیامت کے لشکر ہونگے گروہ کافرون کے حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب انکے کے اسلیے کہ وہ بت کیے جاوینگے ایندھن دوزخ کے ✣ **مد** ✣ اور وہ یعنی کافر لشکر ہین بتون کے غصہ کرتے ہین یہ اونکے لیے اور حاضر ہوتے ہین اونکے پاس دنیا مین اور وہ بت نہین بھلائی پونہچا سکتے ہین انکو اور نہ مدد کر سکتے ہین انکی اور بعضون نے کہا کہ یہ آخرت کا مذکور ہی کہ لایا جاویگا ہر معبود کہ سوائے اللہ کے ہی اور اوسکے ساتھ تابعین اوسکے ہونگے کہ جنھون نے پوجا تھا اوسکو اور وہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین ✣ **معا** ✣

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○

پس غمگین نکرین تجکو باتین انکی تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھ چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین ✣ **فتح** ✣ اب تو غم نکھا انکی بات سے ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین ✣ **تفسیر** ✣ باتین انکی یعنی کفار مکہ جو جھٹلاتے ہین تجکو اور ایذ دیتے ہین اور جور و جفا کرتے ہین اسپر غمگین نہو ہم جانتے ہین انکی چھپی دشمنی کو اور ظاہر دشمنی کو پس سزا دینگے ہم انکو پس لائق ہی مثل تیرے کو یہ کہ تسلی پکڑے ساتھ اس وعدہ کے اور حاضر کرے اپنے نفس مین صورت حال اپنے کی اور حال اونکے کی آخرت مین تاکہ جاتا رہے اوس سے فکر و رنج گھیرے رہے اوسکو غم پس اسمین جو آنحضرت صلعم کو منع فرمایا غم کرنے سے تو مراد ثابت کرنا آنحضرت صلعم کے غم کا نہین ہی انکے کہنے سے بلکہ یہ ایسی ہی جیسے قول کریم مین فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ۫ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۚ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ✣ **مد** ✣

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ○

کیا نہین دیکھا آدمی نے کہ ہمنے پیدا کیا ہی اوسکو نطفے سے پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا + **فتح** + کیا دیکھتا نہین آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا + **تفسیر** + نطفے سے یعنی بوند منی سے کہ نکلتی ہی سوراخ ذکر سے اور وہ نجس ہوتی ہی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اصل اپنی کے اور دناءت اول حال اپنے کے پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اوسکی قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اوسکی کے پھر جھگڑنا اوسکا بھی نہایت درجے کو پونہچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی منی سے پیدا ہوا اور پھر انکار کرتا ہی پیدا کرنے کا مردے یعنی ہڈیون بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت مکابرہ ہی اور نزول اس آیت کا بیچ شان اُبَیّ بن خلف کے ہی کہ بیچ انکار بعث کے آنحضرت سے جھگڑا اور ہڈی بوسیدہ ہاتھ مین ملکر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان اجزاے متفرقہ خاک ہونے کو کون زندہ کرسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداے تعالی روز قیامت کے اسکو زندہ کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکر دوزخ مین بھیجیگا اور یہ آیت اوتری + **معا** +

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدایش اپنی کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ پرانی ہوگئی ہونگی + **فتح** + اور بٹھاتا ہی ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کھوکھری ہوگئین + **تفسیر** + مثل وہی ہی کہ ہڈی ہاتھ مین ملکر کہا اسکو کون زندہ کریگا بھول گیا اپنی پیدایش کہ منی سے ہوئی ہی پس وہ بہت عجیب ہی ہڈیون کے زندہ کرنے سے اور جو کہ شافعیہ کہتے ہین حیات ہڈیون مین اور کہتے ہین کہ ہڈیان مردار کی نجس ہین اسلیے کہ موت تاثیر کرتی ہی اونمین پہلے اسکے کہ حیات در آوے اونمین وہ سند پکڑتے ہین اس آیت سے اور ہمارے نزدیک ہڈیان مردار کی پاک ہین اور اسی طرح بال اور پٹھے اوسکے اسلیے کہ حیات نہین در آتی ہی اونمین پس نہین تاثیر کرتی ہی اونمین موت اور مراد ہڈیون کے زندہ کرنے سے آیت مین پھیرنا اونکا ہی طرف اوسحالت کے کہ تھین اوسپر یعنی تر و تازہ بیچ بدن زندہ حساس کے + **مل** +

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝

کہہ زندہ کریگا اونکو وہ کہ پیدا کیا اونکو اول بار اور وہ ساتھ ہر قسم پیدایش کے دانا ہی جسنے پیدا کی واسطے تمھارے درخت سبز سے آگ پس ناگہان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرتے ہو + **فتح** + تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہی جسنے بنادی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سلگاتے ہو + **تفسیر** + یعنی اول بتھر سے نکالتے ہین یا بعضے درخت سبز سے ٹہنیان اوسکی آپسمین رگڑتی ہین تو آگ نکلتی ہی جیسے بانس سے + **مو** + خلق بمعنی مخلوق کے ہی دانا ہی نہین پوشیدہ اوسپر اجزا مخلوق کے اگرچہ متفرق ہوجائین جنگل و دریا مین پس جمع کریگا اونکو جیسے تھے پھر ویسے ہی بناویگا پھر ذکر فرمایا عجائب پیدایش اپنی مین سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجودیکہ آگ و پانی آپسمین ضد ہین ایک دوسرے کے اور آگ بجھاتی ہی پانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس نے یون کیا ہی کہ وہ دو درخت ہین ایک کو مرخ کہتے مین اور دوسرے کو عفار پس جبکوئی چاہتا ہی اونمین سے آگ نکالنی تو کاٹتا ہی اونمین سے دو ٹہنیان مانند مسواکون کے اور وہ سبز ہوتی ہین ٹپکتا ہی اونمین سے پانی پس رگڑتا ہی مرخ کو عفار پر که وہ مادہ ہی پس نکلتی ہی اونمین سے آگ اللہ عز و جل کے اذن سے اور کہا حکما نے کہ ہر درخت مین آگ ہی سواے عناب کے اور ایک عرب کی مثالون مین بھی آیا ہی کہ ہر درخت مین آگ ہی

اور مرخ وعفار مین کثرت سے ہی اور مقصود اس قدرت کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جو کوئی قادر ہو اور جمع کرنے پانی اور آگ کے بیچ ایک درخت سے کے وہ بہت ہی قادر ہوگا اوپر آگے پیچھے لانے موت اور حیات کے آدمی مین اسلیے کہ جاری کرنا احد الضدین کا دوسرے پر آگے پیچھے سہل تر ہی عقل کے نزدیک جمع کرنے سے ساتھ بغیر ترتیب کے پھر آگے بیان فرمایا کہ جو قادر ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر باوجود کہ بسبب عظم و شان انکی کے تو وہ انسان کے پیدا کرنے پر بہت ہی قدرت رکھتا ہی + **مں** + **معا** +

اَوَلَیۡسَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَہُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَہُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ۝

کیا نہین وہ جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے البتہ اور وہی ہی پیدا کرنے والا جاننے والا + **فتح** + کیا جسنے بنائے آسمان و زمین نہین سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیون نہین وہی ہی اصل بنانے والا سب جانتا + **تفسیر** + مانند انکے یعنی انسان چھتاپے مین نسبت آسمان و زمین کے یا پیدا کرنے سے مراد یہ ہی کہ اعادہ کرے انکو اسلیے کہ اعادہ کیا گیا مثل ہوگا پہلے پیدا کیے گئے کے نہ وہی البتہ یعنی کہہ ہان وہ قادر ہی اسپر خلاق کثیر المخلوقات العلیم کثیر المعلومات + **مں** +

اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝

سوا اسکے نہین کہ حکم خدا کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ ہی کہ کہے اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی + **فتح** + اوسکا حکم یہی ہی کہ جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے + **تفسیر** + ہو جاتی ہی یعنی پس موجود ہو جاتی ہی بالضرور حاصل یہ کہ تمام مخلوقات بسبب پیدا کرنے اوسکے کے ہی ولیکن تعبیر کیا اوسکے پیدا کرنے کو ساتھ کلمۂ کن کے بغیر اسکے کہ صادر ہوا اوس سے کاف اور نون سوا اسکے نہین کہ یہ بیان ہی جلدی پیدا کرنے کا گویا کہ وہ کہتا ہی یعنی کلمۂ کن حاصل یہ کہ جیسے نہین تعمیل ہوتا ہی کہنا کن کا تمپر پس ایسیہی نہین بھاری ہی اللہ پر پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا + **مں** +

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝

پس پاک ہی وہ کہ اوسکے ہاتھ مین بادشاہی ہی ہر چیز کی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے + **فتح** + سو پاک ہی وہ ذات جسکے ہاتھ ہی حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے + **تفسیر** + یعنی بعد موت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کے لیے دل ہی اور تحقیق دل قرآن کا یٰس ہی جسنے پڑھی یٰس چاہتا ہو بسبب اوسکے خشنودی اللہ کی بخشے اللہ نے گناہ اوسکے اور دیا گیا ثواب سے گویا کہ پڑھا قرآن بائیس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورہ یٰس آگے حاجت اپنی کے حاجت روائی کیجاویگی اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اگر ہو بھوکا سیر کریگا اوسکو اللہ اگر ہو پیاسا سیراب کریگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ننگا پہناویگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ڈرتا یعنی کسی چیز سے نڈر کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو وحشت رکھتا مانوس کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو فقیر غنی کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو قید خانے مین نکالے اوسکو اللہ اور اگر ہو بندی مین پکڑا گیا خلاص کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو راہ بھولا راہ دکھاوے اوسکو اللہ اور اگر ہو قرضدار ادا کرے اللہ دین اوسکا اپنے خزانے سے اور نام رکھا گیا ہی اسکا دافعہ اور قاضیہ دفع کرتی ہی اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت + **حل** +
حضرت شیخ عبد العزیز شکر بار علیہ الرحمۃ کی وفات اسی آیت شریفہ پر ہوئی ہی فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ۝

ع

سُوۡرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ مِائَۃٌ وَّاثۡنَتَانِ وَثَمَانُوۡنَ اٰیَۃً وَّخَمۡسَۃُ رُکُوۡعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ صافات ہی اسلیے کہ سرے ہی پر اسکے لفظ والصافات مذکور ہی کہ مراد اس سے ملائکہ مین مخلوق نورانی

اور فرمایا اور یہ سورت کی ہر آیت میں ایک نوع بیانی ہی ہیں اور ہے آخر سورۃ تک اور حروف تین ہزار ...
جمع جانیچ اور نزول اسکا بعد سورۃ انعام کے ہی اور یہ سورۃ یٰس کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ یٰس میں ...
... جیسی کیا ... اون سے اگلی ... کے بیان ہوئے ہلاک کیے اور اس سورت مین تفصیل احوال انکی ...
... یعنی فصل ... سورۃ اعراف ہی ... بعد سورۃ انعام کے اور شعرا ہین بعد فرقان کے ابن عباس رضی سے منقول ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے یٰس اور صافات روز جمعہ کے پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے دیگا اللہ مانگا ہوا اوسکا

تناسق الدرر فی تناسب السور ✤ در منثور وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ

قسم ہی اون فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین یعنی نزدیک پروردگار اپنے کے صف باندھنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ ہانکتے
ہین یعنی شیطانون کو واللہ اعلم ہانکنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ تلاوت کرتے ہین کتاب الٰہی کو تلاوت کرنے کر تحقیق معبود
تمھارا ایک ہی ہی ✤ **فتح** ✤ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہوکر پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر پھر پڑھنے والون کی یاد کو
بیشک حاکم تمھارا ایک ہی ✤ **تفسیر** ✤ فرشتے کھڑے ہوتے ہین قطار سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہین شیطانون کو جو چھپتے
جا لگتے ہین پھر جب اوترچکا اوسکو پڑھتے ہین ایک دوسرے کے بتانے کو ✤ **مو** ✤ حدیث مین آیا ہی کہ ملائکہ آسمان مین
صفین باندھے کھڑے ہین اپنے پروردگار کے سامنے مانند صفون خلق کے دنیا مین نماز کے لیے اونکی قسم اللہ جل شانہ
نے کھائی چنانچہ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین صف باندھتے ہو تم
جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے عرض کیا ہمنے کہ کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے سامنے
فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور آپسمین ملے ہوئے کھڑے رہتے ہین صفون مین اور بعضون نے کہا کہ مراد صافات سے
وہ ملائکہ ہین کہ صفین باندھے کھڑے ہین ہوا مین تو جو کچھ کہ حکم ہو بجا لاوین یا مراد صفین غازیون کی ہین جہاد مین یا صفین نمازیون کی
جماعت مین یا علماے عاملین کہ تہجد مین اور اور تمام نمازون مین قدم برابر جماکر کھڑے ہوتے ہین مثل صف کے اور بیچ صف فائدہ رسانی
کے ساتھ صف فیض رسانی کے قائم ہوتے ہین اور مراد زاجرات سے ملائکہ ہانکنے والے شیاطین کے ہین کہ جو حکم الٰہی کے سننے کو
آسمان پر جا لگتے ہین یا زواجرات قرآن کہ برائی سے منع کرتے ہین یا غازی کہ ڈانٹنے والے گھوڑون یا دشمنون کے یا وہ مومن مراد
ہین کہ اپنے نفسون کو گناہون سے باز رکھتے ہین اور یا وہ علما مراد ہین کہ لوگون کو گناہون سے منع کرین اور یا جانور پرندے ہین
کہ ہوا مین صف باندھے ہوئے شہوات کو زجر کرتے ہین یعنی روکتے ہین اور طرح بطرح کے ذکر الٰہی مین مشغول ہین اور یا فرشتے
ہانکنے والے ابر کے مراد ہین یا فرشتے روکنے والے لوگون کے معاصی سے بسبب الہام کے اور مراد تالیات سے ملائکہ ہین کہ ہمیشہ
تسبیح اور تحمید الٰہی کرتے ہین اور یا غازی کہ ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہتے ہین اور جہاد مین بھی اوس سے باز نہین رہتے اور یا جو
نماز مین پڑھنے والے قرآن کے مراد ہین اور یا علما پڑھنے والے احکام شریعت کے خلق پر ہین اور بہر تقدیر چونکہ اہل مکہ کہتے تھے
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر ڈالا محمد نے سب معبودون کو ایک معبود خدا تعالیٰ نے یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ معبود
تمھارا ایک ہی ہی ✤ **صدق معاجم** ✤ **تنبیہ** ✤ اس سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی ملائکہ اور علماے عاملین اور
مجاہدین اور ذاکرین وغیرہ ذلک کی کہ جو اوپر مذکور ہوئے اسلیے کہ پاک پروردگار نے قسم انکی کھائی اور قسم اونھین کی کھائی جاتی ہی کہ ...

کہ جو الٰہی ہے تمہارا اور معبود برحق ہے تمہارا سب کے لئے اوسکے نزدیک ہیں *

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

وہ پرودگار آسمانون کا اور زمین کا ہی اور اون چیزونکا جو درمیان اونکے ہی اور وہ پرودگار مشرقون کا ہی یعنی اور مغربون کا ہی **ترجمہ**

رب آسمانونکا اور زمینکا اور جو انکے بیچ ہی اور رب مشرقونکا * **تفسیر** * شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین بنایا

سورج کو ہر روز جدا اور دوسری طرف اوتنی ہی مغربین * **موضح** * مشارق یعنی مطالع آفتاب کے کہ تین سو ساٹھ ہین اور

ایسے ہی مغرب تین سو ساٹھ ہین اسلئے کہ ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہی اور ایک مغرب مین جاتا ہی اور بعضون نے کہا

جو جگہ کہ نکلنے ہونے پڑتی ہی اوسپر روشنی آفتاب کی وہ ایک مشرق ہی اور جو جگہ کہ غروب ہونے مین روشنی آفتاب کی اوسپر

پہونچتی ہی وہ ایک مغرب ہی پس گویا کہ ارادہ کیا ساتھ اسکے تمام وہ جگہین کہ دھوپ پہونچتی ہی اوسپر اول روز مین اور آخر

روز مین اور جہان کہ مشرقین اور مغربین فرمایا ہی جیسے کہ سورہ رحمٰن مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ

اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مراد مشرق و مغرب جاڑے اور گرمی کے ہین اور جہان رب المشرق و المغرب فرمایا ہی جیسے کہ

سورہ مزمل مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ پس مراد جہت ہی کہ مشرق ایک

جہت ہی اور مغرب ایک جہت ہی اور ایک روایت طویل ابن عباس رض سے منقول ہی مختصر اوسکا یہ ہی کہ ملوک حضرموت کے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اونھون نے کتنی ایک باتین پوچھ کر عرض کیا کہ ہم کیونکر جانین کہ تم رسول ہو

خدا کے پس آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی سنگریزون کی بھرلی اور فرمایا کہ یہ گواہی دینگے کہ مین رسول ہون خدا کا پس تسبیح کی

سنگریزون نے آنحضرت کے دست مبارک مین اون بادشاہون نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بلا شبہہ آپ رسول ہین

خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ نے بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے اور اوتاری مجپر کتاب نہین آتا

ہی باطل آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے وہ میزان مین بہت بھاری ہی بڑے پہاڑ سے اور اندھیری رات مین مانند

روشنی شعلے کے ہی اونھون نے عرض کیا کہ پس سنا دیجئے ہمکو اوسمین سے کچھ پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا یہان تک کہ پونہچے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ تک پھر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ٹھہر گئی روح

آپکی یعنی اس مضمون کی لذت سے ایک سکتے کی سی حالت پیدا ہوئی پس نہین حرکت کرتا تھا حضرت کے اعضا مین سے کچھ اور

اشک مبارک آنحضرت کے بہتے تھے آپ کی داڑھی شریف پر پس کہا اونھون نے کہ ہم دیکھتے ہین آپکو روتے کیا اوسکے ڈر سے

روتے ہو کہ جسنے بھیجا ہی تمکو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اوسی کے ڈر نے رلایا مجکو بھیجا ہی اوسنے مجکو صراط مستقیم پر کہ سیدھی ہی مانند

تلوار کے اگر کجی کرون مین اوس سے ہلاک ہو جاؤن پھر پڑھی یہ آیت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ آخر آیت

تک * **ص*** **معا*** **در منثور** * **تنبیہ** * سبحان اللہ کیا شان و عظمت رب جلیل کی اس آیت سے معلوم

ہوتی ہی اوسکی ربوبیت یعنی پرورش ہی کا ظہور ہی کہ اتنا بڑا آسمان بے ستون کھڑا ہی اور چرخے کی طرح پھر رہا ہی اور ستارے

اوسکے اپنے اپنے منازل مین سیر کر رہے ہین اور فرشتے عجیب عجیب طرح کے اوسکی بندگی مین لگ رہے ہین اور اوسکے حکم سے تمام

امور مخلوق کے سرانجام کر رہے ہین اور وہان سے مینہہ برستا ہی کہ مدار وہی سبب معاش مخلوقات کا پھر آگے زمین مین دیکھیے کہ کیا کیا

ظہور اوسکی ربوبیت کا ہی کہ لوگ کھیتیان کرتے ہین باغات لگاتے ہین اونکو اوسنے کیا کیا بہرہ مند کرتا ہی پھر کہین نہرین جاری ہین

کہین گل بوٹا کھل رہا ہی کہین پڑھنا پڑھانا علوم دینیہ کا کہین اجرا احکام شرعیہ کا کہین ذکر اللہ ہو رہا ہی یہ باغ اور ہی طرح کا

کمال ہا اونسکے آگے ان باتات کی کچھ بھی حقیقت نہین اوسی کی ہر پرورش وقدرت سے ہر کوئی ان چیزون پر قادر ہوتا ہی
اور کہین تجارت ہورہی ہو کہین طرح طرح کی عجیب چیزین بن رہی ہین کہین کارخانہ محبت للہ فی اللہ کا جاری ہی کہ کوئی اوسکا
سے محبت رکھتا ہی کوئی مرشد سے کوئی پیر ہی بچون سے بلحاظ اتباع سنت کے اور عکس انکا بھی الغرض بحر ودریا مین دیکھیے تو
وہان اور ہی طرح کا ظہور ربوبیت ہی کہ اوس مین طرح طرح کے جانور پرورش پا رہے ہین لوگ کشتیون مین سوار ہو کر ہزارون
کوس پر جا کر اپنے مقصد حاصل کرتے ہین غرض کہ زمین اور آسمان مین اور درمیان مین انکے عجیب عجیب کارخانے اوسکی
ربوبیت اور قدرت کے نمایان ہین مصرع ہر ذرے مین چمکے ہی جلوہ تری قدرت کا ۔ اور جتنا جسکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی ویسا ہی
اوسکی نظر مین کمال ان چیزون کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی ویسا ہی ان چیزون کے دیکھنے سے
بے نصیب ہی چونکہ آنحضرت اکمل الکاملین اور اعرف العارفین تھے آپ کو شان ربوبیت کی اور عظمت وکبریائی اور خشیت الٰہی
اکثر اوقات تو نمایان رہتی تھی کہ اور کسیکو وہ حاصل نہین لیکن چونکہ یہ آیت پڑھی اسوقت لذت ویاد اوسکی زیادہ ہوئی اور
عظمت وخشیت الٰہی دل مین بہت سمائی اس سے یہ حالت درپیش آئی اور حضرت کے قلب مبارک مین جو ہر وقت عظمت وخشیت
الٰہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو
تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے ہو تم یعنی ہول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی مانند
زین چرمے کے مارے عظمت الٰہی کے اور لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کچھ
آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو
تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور نکلو تم طرف
راہون کے فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کہا ابو ذر نے جو روایت کرتے ہین اس حدیث کو ای کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی تو گناہون مین نہ آلودہ ہوتا اور روایت مین آیا ہی کہ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تو بڈھے ہو گئے فرمایا آپ نے کہ بوڑھا
کر دیا مجکو سورۂ ہود نے اور بہنون اوسکی نے یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور
عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے انتہی اور کہان تک بیان کیجیے عظمت وخشیت الٰہی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل مین سما رہی تھی اب غور تو کرو بھائیون کہ حال اپنے پیشوا اور فخر الاولین والآخرین کا کہ جنکے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے تھے
اللہ تعالیٰ نے یہ ہو اور ہم امتی اونکے ایسے غافل ہون شان ربوبیت سے کہ شب و روز تابع خواہش نفسانی کے ہو کر فسق وفجور
ونافرمانی مین گرفتار رہون اگر یہ عظمت اوسکی پوری پوری دل مین ہو کہ وہ رب ہی آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان
مین ہین انکے اور رب ہی مشارق ومغارب کا تو کاہیکو اوسکے حکمونکو پس پشت ڈالین یہ جانین کہ جب اوسکی ایسی شان ہی
کہ وہ رب العٰلمین ہی تو اوسکے فرمانے کو سب پر مقدم رکھے ہائے افسوس صد افسوس اپنے بڑون کے برابر بھی تو اوسکی عظمت وخشیت
دل مین نہین رکھتے باپ بلکہ بھائی کے سامنے مثلاً رنڈی سے کلام نکرین چہ جائے زنا اور اللہ جل شانہ کے دیکھنے کی کچھ بھی پروا نہین
اور اسی طرح اور گناہون کا حال سمجھنا چاہیے رونا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ واستغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ بڑا ہی
غفور رحیم ہی جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسی کے در پر آ کر التجا اور استغفار وزاری کرتا ہی تو ظہور شان غفوری اور
ربوبیت کا زیادہ از حد ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ
اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ہر تنگی سے

راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جاگہ سے کہ گمان نہین کرتا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلے آنکھون اوسکی سے آنسو اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف اللہ تعالیٰ کے سے
پھر پونہچے کسی چیز کو منہ کی جگہ سے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر انتہی سبحان اللہ کیا عظمت و پرورش ہی حق کی
شان ربوبیت کی حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی کہان تک لکھیے لیکن بھائیون کان لگا کر ایک حدیث قدسی سنیے اور اوسپر عمل کیجیے
کہ معلوم کرنے شان ربوبیت رب مین اور ادائے شکر اوسکے مین کافی ووافی ہی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ جملہ اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ تبارک وتعالیٰ سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے
حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین ای بندون میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت
کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن
مین یعنی او فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اور ایک اور روایت مین
بدلے اس مضمون کے یون ہی کہ سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو
یعنی حلال و طیب انتہی ای بندون میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو
مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتے ہو رات و دن اور مین گناہ بخشتا ہون سب
یعنی توبہ و استغفار سے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے اور گناہ بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو
ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز نہ پونہچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پونہچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پونہچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پونہچا سکو
مجکو یعنی تمہارے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے
ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور
جن تمہارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے تو نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت
پرہیزگار ہوجاؤ کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے آنحضرت ؐ ہین ویسے ہوجاؤ تو ہمارے ملک مین یعنی بادشاہی مین کچھ زیادتی
نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے یعنی سب ملکر ہون
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہوجاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اور
اور روایت مین آیا ہی دونون جانب کسی چیز کے بدلے برابر پر پشہ کے ای بندون میرے اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے
اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت
کہ ڈالی جاوے دریائے شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا
مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف
کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے
نفس سے تمام ہوئی حدیث پس بھائیون ان مضامین مین غور کرکہ کفر اور شرک اور بدعتون اور اور گناہون سے اپنے تئین
بچاؤ اور اپنے مولیٰ سے ہر امر مین دھن لگاؤ اور اتباع سنت کو دستور العمل اپنا ٹھہراؤ تا مستحق اوسکی پرورش و عنایت کے ہوؤ

اور معلوم ہو کہ تمنے اوسکو رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ انکے درمیان مین ہین اور رب مشارق و مغارب کا سمجھا والا یہ دوہا کہا ہوا کسی بزرگ کا تیر صادق آوےگا دو ہا کہتے ہین کرتے تھین موہنہ کے بڑے لیا ہے ✦ موہنہ چھوٹے کام ہونگے سائین کے دربار ✦ تمت چند اپنے دھرے دھر چلے ✦ کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے ✦ **مشکوٰۃ وغیرہ**

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝

تحقیق ہمنے آرایش دی آسمان دنیا کو ساتھ زینت کے یعنی ساتھ ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے ہر شیطان سرکش سے ✦ **فتح** ✦ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ✦ **تفسیر** ✦ معلوم ہوتا ہی تارے سب ورلے آسمان مین ہین اگرچہ پھیرا ہر ایک کا اوپر ہو یا نیچے ہو اور انھین تارون کی روشنی سے آگ نکلتی ہی جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہی جیسے سورج سے آتشی شیشے سے ✦ **مو** ✦ لفظ الکواکب بدل ہی بزینۃ سے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے زینت دی ورلے آسمان کو ساتھ ستارون کے ✦ **مل** ✦

لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

مقصد یہ کہ کان نرکھین شیاطین طرف بڑے فرشتون بلند کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اونکے شعلے ہر جانب سے واسطے ہانکنے کے اور واسطے اونکے ہی عذاب دائم مگر جو کوئی اُچک لے گیا یعنی کوئی کلمہ کلمات ملائکہ سے ایک بار اُچک لیجا تا پس پیچھے لگتا ہی اوسکے شعلہ چمکتا ✦ **فتح** ✦ سن نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانک کے اور اونکو مار ہی ہمیشہ مگر جو اُچک لایا جھپ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا ✦ **تفسیر** ✦ ملأ اعلی سے مراد فرشتے ہین اسلیے کہ وہ رہتے ہین آسمانون مین اور انس و جن ملأ اسفل ہین اسلیے کہ وہ رہنے والے زمین کے ہین ہر جانب سے یعنی تمام آسمان کی جانبون سے کہ جس طرف سے چڑھتے ہین چوری سے سننے کے لیے ودھر ہی سے شعلے مارے جاتے ہین اور واصب کے معنی ہین دائم مشتق وصوب سے یعنی دنیا مین اونپر شعلے مارے جاتے ہین اور آخرت مین عذاب دائم غیر منقطع طیار ہی اونکے لیے ابن عباسؓ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ کے کہا کہ شیاطین قتل نہین کیے جاتے ہین بسبب شعلون کے اور نہ مرتے ہین لیکن وہ اونکے بدنون کو جلا کر خراب اور زخمی کر دیتے ہین بغیر قتل کے اور ابراہیم سے منقول ہی اسی کی تفسیر مین کہ جو شیطان جاتا ہی چوری سے سننے کو پس جب کچھ سنتا ہی چوری سے اور شعلہ لگتا ہی تو کہتا ہی اوس شیطان سے جو قریب اوسکے ہوتا ہی تھا ایسا اور ایسا یعنی فلانی فلانی بات کا مذکور تھا ✦ **مل** ✦ **درمنثور** ✦ مراد ملأ اعلی سے ملائکہ ہین یعنی زینت دی ہمنے آسمان کو ساتھ ستارون کے اور ساتھ حفاظت اوسکی کے چوری کے سننے سے کہ بعد اوسکے شیاطین اوسپر قدرت نرکھین اور اگر کوئی شیطان قریب آسمان کے ہو کر کوئی بات فرشتون کی باتون مین سے اُچک لے بھاگے تو اوسی وقت اوسپر شعلہ جاری ہو کر ہانکا جاوے اور روایت کیا گیا ہی کہ پہلے بعثت رسول علیہ السلام ہمارے کے سے شیاطین قریب آسمان کے جا کر کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور وہان سے آ کر کلمات باطل اپنے ساتھ اون کلمات کے ملا کر لوگون کو پونہچاتے تھے بسبب برکت بعثت آنحضرتؐ کے اس کام سے باز رکھے گئے اب اگر طمع کر کر جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین ✦ **بحر** ✦ باقی رہا یہ کہ یہان پر ایک سوال ہی کہ جسکا جواب ضروری ہی وہ یہ ہی کہ پہلی آیت مین پروردگار نے اپنی ذات کو غائب کے صیغے سے یاد فرمایا کہ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ

فرمایا اور اس آیت مین غائب سے متکلم کی طرف التفات فرمایا اور یون ارشاد ہوا کہ ہمنے ایسا اور ایسا کیا یعنی زینت غیرہ آسمان دنیا کو دی ستارون سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے مین کیا نکتہ ہی اسکا جواب یہ ہی کا اوس آیت مین وہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جنکا ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہین ہی جیسے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور مشارق کا اور مغارب کا وہان پر متکلم کے صیغے سے بیان کرنیکے کچھ حاجت نہین تھی اسواسطے کہ سب وانا اور عقلمند اسبات کو جانتے ہین کہ یہ کام سوائے اوس ذات پاک کے کوئی نہین کر سکتا اور اس آیت مین ایسے کام ذکر کیے ہین کہ جنمین آدمی کو بھی دخل ہی اور وہ کام آدمی بھی ظاہر مین کر سکتا ہی جیسے قندیلون اور چراغون سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنون کو سنگسار کرنا اور دشمنون کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ سب کام آدمی بھی کرتے ہین تو یہان پر متکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تا کسی طرح کا شبہ باقی نرہے ✤ **تفسیر عزیزی** ✤ اپنی قدرتین بیان فرماکر اب بیان فرماتے ہین کہ عجب حال ہی ان مشرکون کا کہ باوجود دیکھنے ایسی قدرتون کاملہ ہماری کے انکار بعث وحشر کا کرتے ہین بھلا پوچھ تو انسے کہ جب ہمنے بڑی بڑی چیزین مثل ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کین تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی سے بنے ہین ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہی ✤

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝

پس استفسار کر انسے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو کہ پیدا کیے ہمنے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان وغیرہ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے ✤ **فتح** ✤ اب پوچھ انسے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلق ہمنے بنائی ہم ہی نے انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے ✤ **تفسیر** ✤ جو کہ پیدا کیے مراد ہین وہ چیزین کہ ذکر کی گئین اوسکی مخلوق مین سے یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان مین ہی اور یہ استفہام بمعنی تقریر کے ہی یعنی یہ چیزین بہت سخت ہین پیدایش مین پس جب انکو پیدا کیا ہمنے درصورتیکہ کچھ بھی وجود نتھا انکا تو بعث اور اعادہ ان اموات کا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی کے بنے ہوے ہمپر کیا مشکل ہوگا کہ یہ اوسمین شک رکھتے ہین اور بحسب ایک قول کے مراد امتین گذشتہ ہین یعنی اونکو باوجود اوس شدت وقوت کے بسبب گناہون کے ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا ان ضعیفون کا کیا مشکل ہوگا کیون عبرت نہین پکڑتے ہین ✤ **ص ل بحر** ✤

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝

بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی کافرون کے حال سے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین ✤ **فتح** ✤ بلکہ تو رہتا ہی اچنبے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی تجکو اونسے تعجب آتا ہی کہ ایمان کیون نہین لاتے اور اونکو تجھسے ٹھٹھا ✤ **مو** ✤ بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی اونکے جھٹلانے سے تجکو آتا ہی کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنے گا ایمان لاویگا اور جب مشرکون نے اوسکو سنا تو ایمان نہ لائے بلکہ تمسخر کیا پیغمبر خدا متعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو تجکو جھٹلاتے ہین تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے تمسخر کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ تعجب کیا تو نے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین امر بعث سے اور حمزہ اور [illegible] عَجِبْتُ [illegible] پڑھا ہی اور یہ قرات ابن مسعود اور ابن عباس کی ہی اس صورت مین معنی یہ ہونگے [illegible] اللہ تعالی فرماتا ہی کہ [illegible] تعجب [illegible] انکار و تکذیب سے اور یہ تمسخر کرتے ہین ✤ **ص ل بحر** ✤

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝

[illegible] سمجھاتے ہین [illegible] پکڑتے ہین اور جب دیکھین کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین نہین یہ مگر

جادو ہی ظاہر + **فتح** + اور جب سمجھایئے نہین سوچتے اور جب دیکھین کچھ نشانی ہنسی مین ڈال دیتے ہین اور کہتے ہین اور کچھ نہین یہ جادو ہی کھلا + **تفسیر** + اور داب انکا یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین ساتھ قرآن کے تو نہین نصیحت مانتے اور جب دیکھین کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے تو ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اوس کے + **مل** +

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○

اور کہا کفار کے اس حال مین کہ انکار کرنے والے بعث کے تھے کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم اوٹھائے جاوینگے آیا باپ پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے + **فتح** + کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باپ دادون کو اگلے + **مو** +

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ○

کہہ ہان اوٹھائے جاؤگے اور تم خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین کہ وہ اوٹھنا ایک نعرۂ تند ہوگا پس ناگہان وہ دیکھین گے + **فتح** + تو کہہ ہان اور تم ذلیل ہوؤگے سو وہ تو یہی ہی ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگین گے دیکھنے + **تفسیر** + اور تم خوار ہوؤگے یعنی اوٹھائے جاؤگے اس حال مین کہ خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین الخ یعنی بعث یعنی اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نفخہ کے نہین ہی جون ہی ایک نفخہ ہوگا سب زندہ ہونگے اور یہ نفخہ دوسرا ہوگا پس ناگہان وہ یعنی خلائق کہ زندہ ہونگے دیکھین گے اوس چیز کو کہ کیجاویگی ساتھ اونکے یا دیکھین گے طرف اعمال بد اپنے کے یا منتظر ہونگے اوس چیز کے کہ اوترے گی اونپر + **جلالین** + **مد** +

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○

اور کہین گے کفار ای وائے ہمپر یہ ہی دن جزا کا کہا جائیگا یہ ہی روز فیصل کرنے قضایا کا کہ اوسکو جھٹلاتے تھے تم + **فتح** + اور کہین گے ای خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہی دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے + **تفسیر** + لفظ ویل ایک کلمہ ہی کہ کہا جاتا ہی وقت ہلاک ہونے کے اور معنی ویلنا کے ہلاکنا ہین اور یا حرف تنبیہ کا ہی یہ ہی دن جزا کا یعنی یہ ایسا دن ہی کہ بدلا دیا جاویگا ہمکو ہمارے اعمال کا اور یوم الفصل کے معنی یہ ہین کہ دن ہی حکم کرنے اور فرق کرنے کا درمیان فرقون ہدایت وضلالت کے پھر احتمال ہی کہ ہووے هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ سے تُكَذِّبُوْنَ تک کلام کافرون کا کہ بعضے کافر بعضون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ کلام ملائک کا ہو کہ وہ کافرون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ کلام کافرون کا ہو اور هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب مین یون کہین گے + **مد** +

تنبیہ + اسدن کا ذکر سورۂ نبا مین بھی فرمایا ہی ان آیتون مین اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ○ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ○ وَّفُتِحَتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ○ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ○ یعنی بیشک دن فیصلے کا ہی ایک وقت ٹھہر رہا جسدن پھونکین نرسنگا پھر چلے آؤ جوٹ جوٹ اور کھولا جاوے آسمان تو ہو جاوین دروازے اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا انتہی اور جا بجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہی اپنے کلام مجید مین اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اور علمائے ربانیین نے ہر طرح بطرح خلائق کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت مین ہین کچھ ہشیار نہین ہوتے اور اوسکے لیے سامان نہین کرتے اوسدن پردے غفلت کے اوٹھ جائین گے جیسے کہ آپ پروردگار خبر دیتا ہی انکی غفلت کی اور اوسدن کے ہوشیار ہونے کی اس آیت کریمہ مین لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○ یعنی اوس انسان [illegible] بےخبر رہا اسدن سے [illegible]

رابع ع ۲۱

تیرا اب آج تیری نگاہ تیز ہی اور انبیا اور علما علیہم الصلوۃ والسلام کا سمجھانا تو ئی ہی جبن میں پربستی ہے یہ ہر روز پکارتی ہے
کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ موت کہ قیامت صغری ہی سر پر کھڑی ہی ہوشیار ہوؤ اور وہان کا سامان کرو اور گناہون سے باز آؤ
اور اپنے مولی کی طرف رجوع کرو چنانچہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتین کہتی ہی ای ابن آدم چلتا ہی
تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاویگا تو میرے پیٹ مین
اور ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور رو ویگا تو میرے پیٹ مین اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہو ویگا تو میرے پیٹ مین
اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور کھاتا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور تجکو کھاوینگے کیڑے میرے
پیٹ مین اور اتراتا اور اکڑتا پھرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہو ویگا تو میرے پیٹ مین اور چلتا پھرتا ہی تو خوش میری پیٹھ پر
اور پڑیگا تو غمگین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو اندھیریون مین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی
تو مجمعون مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو تنہا میرے پیٹ مین انتہی پس بھائیون سوچو ان مضامین مین اور جاگ کر خواب غفلت سے اپنے
مولی کی طرف رجوع کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلے کا ہوگا اوسدن تم اپنے رسول کے طفیل سے
جناب عالیات مین مین کروگے والا خدا جانے گمراہ فرقون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے مین پڑے ہوؤگے اللہ بچاوے
اوس سے ✣ **منہات** ✣

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۝

کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا اوٹھاؤ تم ای ملائکہ ظالمون کو اور اونکے ہمراہیون کو ساتھ یعنی ساتھ شیاطین کے واللہ اعلم اور ساتھ اوس
چیز کے کہ پوجتے تھے سوائے خدا کے پس رہنمائی کرو اونکو طرف راہ دوزخ کے ✣ **فتح** ✣ جمع کرو گنہگارون کو اور اونکے جوڑون کو
اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے ✣ **تفسیر** ✣ یہ حکم ہوا فرشتون کو اونکی جوڑی
یا تو جوروون کو کہا یا ایک ایک قسم کے گنہگار جو اکٹھے ہین اونکو کہا ✣ **مو** ✣ یعنی ملائکہ کو اللہ تعالی فرماویگا کہ جمع کرو کفار کو طرف
موقف کے حساب و جزا کے لیے یا فرشتے کہین گے دوزخ کے نگہبانون سے کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے اور ازواج
سے مراد ہین وہ لوگ کہ مشابہ اور مانند اونکے ہین اور تابعدار اونکے کہا قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے پس بت پرست
بت پرستون کے ساتھ ہونگے اور ستارہ پرست ستارہ پرستون کے ساتھ اور شراب خوار شراب خوارون کے ساتھ ہونگے اور
زناکار زناکارون کے ساتھ اور بیاز خور بیاز خورون کے ساتھ یا مراد ہین مصاحب اونکے قسم شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے
شیطان کے ساتھ ہوگا زنجیر مین یا مراد ہین کافر بیبیان اونکی اور مراد ما یعبدون سے بت اور شیاطین ہین اور بعضے مشرکون نے
جو حضرت عیسی اور عزیر اور ملائکہ کو معبود ٹھہرایا ہی ما یعبدون سے مستثنی ہین ساتھ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا
الْحُسْنٰی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ✣ **مل بح معا در منثور** ✣
تنبیہ ✣ ان مفسرون نے چند مشرکون کا ذکر بطور مثال کے کیا ہی کہ اسی پر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب مشرکون کا یہی حال
ہوگا یعنی تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے ساتھ جمع ہونگے اور مینہدی پرست مینہدی پرستون کے ساتھ اور قبر پرست
قبر پرستون کے ساتھ اور چھڑی پرست چھڑی پرستون کے ساتھ اور تھان پرست تھان پرستون کے ساتھ اور سیتلا پرست سیتلا
پرستون کے ساتھ غرض کہ تمام مشرک اپنے ہمجنسون کے ساتھ جمع کیے جاوینگے میدان محشر مین احکم الحاکمین کے
سامنے حساب و جزا کے لیے ✣

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝

اور روکو انکو تحقیق یہ سوال کیے جاوینگے کیا ہی تمکو کہ نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آج کے دن گردن جھکنے والے ہین **فتح**
اور کھڑا رکھو اونکو انسے پوچھنا ہی کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے کوئی نہین وہ آج آپ کو پکڑ دیتے ہین **تفسیر**
حکم کے بعد ٹھہرا کر اوٹھایا گیا ہے **موضح** جب دوزخ کو روانہ ہونگے اور پل صراط کے پاس پہنچینگے تو حکم ہوگا کہ انکو ٹھہراؤ
اور انکے عقائد اور اقوال و افعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سرزنش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہی
اونسے یہ بھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پوچھا جاویگا اور حدیث مین آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ہٹینگے
قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا چار چیزون سے جوانی اوسکی سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو
اور عمر اوسکی سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو
اور علم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوس پر انتہی اور کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے اونسے کہینگے تو بیٹھا کہ کیون آپس مین
ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے جیسے دنیا مین کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابوجہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا
نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یعنی ہم سب کا میل ہی بدلا لینے والے پھر فرماویگا اللہ تعالی اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن فرمان بردار
ذلیل ہین **معالجہ تنبیہ** وہ دن نہایت سخت ہوگا جسنے یہان اوسکی فکر نرکھی وہان جواب کچھ نہ بنےگا
اسی لیے اکابر دین نے محاسبہ بتایا ہی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پس چاہیے
کہ ہر شب اپنے عمل اچھے بُرون مین دھیان کیا کرے یہ جانے کہ مین غلام ہون ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہی
سوداگری کو اگر اچھی سوداگری کرونگا سرخرو ہونگا انعام پاؤنگا بُری سوداگری کرونگا خراب ہونگا جوتیان کھاؤنگا اسلیے کہ وہ مالک
ایسا ہی کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکیگا اوس دن اوس شان قہاری کے آگے لوگ لرزان ترسان ہونگے کون بدون
اوسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال مین اگر اچھے عمل پاوے شکر کرے اور زیادہ توفیق ہوگی بھلائی کی
بموجب وعدہ الٰہی کے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور اگر بُرے عمل پاوے توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ
مجھے اس بلا کو چھڑا اوس آفت سے بچا روایت ہی ابی ذر سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم ؑ کے صحیفون مین
فرمایا تھین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار و فریب خوردہ دنیا مین تحقیق مینے نہین بھیجا تجکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی و لیکن
بھیجا مینے تجکو تا کہ بچے تو بد دعا سے مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک کہ اوس مین
عقل ہی یہ کہ ہون اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوس مین اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوس مین
اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوس مین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے
اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش یا لذت
اوٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ زمانے کا حال دیکھتا رہے متوجہ رہے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسنے
محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال مین سے کم ہوگا کلام کرنا اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینے پس کیا ہی حضرت موسی ؑ کے
صحیفون مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش بھی ہوتا ہی اور تعجب
کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے
اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی معاش کے طلب کرنے مین اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر مطمئن ہو

ہو تعجب کرتا ہوں میں واسطے اوسکے کہ یقین کرے کل کے دن کے حساب کا اور عمل کرے ساتھ نیکی کے اور وہاں کی فکر نکرے
بہت ہنسی ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت یاد کرو تم موت کو اسلیے کہ وہ روکتی ہی گناہوں سے اور رغبت دلاتی ہی آخرت میں
پس اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت غنا کے ڈھا دیگی اوسکی لذتوں کو اور اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت فقر کے راضی کر دیگی تمکو تمھاری معاش پر
اور آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر کہ لوگ آواز سے ہنس رہے تھے پس فرمایا کہ ملاؤ تم اپنی مجلس میں لذتوں کی
مکدر کرنیوالی کو عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی مکدر کرنے والی لذتوں کی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہی
موت واعظ ہونے میں اور لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہدا کے ساتھ بھی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہاں جو یاد کرے موت کو بیس
دن میں بیس بار اور کہا سدی نے بیچ تفسیر آیت خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے یہ کہ پیدا کیا
اللہ تعالی نے موت اور حیات کو تاکہ آزمادے تمکو کہ کون تم میں بہت یاد کرتا ہی موت کو اور کون خوب مستعد رہتا ہی اوسکے لیے اور کون بہت ڈرتا
ہی اور حذر کرتا ہی اوس سے غرض کہ موت کی یاد سے وہاں کی فکر خوب ہوتی ہی کہ ایسا کام نکرو کہ وہاں اوسکی پرسش کے وقت جواب نبنے
اور لینے دینے پڑنے لگے * مرقاۃ * شرح الصدور *

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ○

اور متوجہ ہونگے بعضے اونکا اوپر بعضوں کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہوئے کہینگے تحقیق تم آتے تھے ہمارے پاس داہنی طرف سے یعنی اور بائیں طرف سے بھی واسطے گمراہ کرنے کے واللہ اعلم * فتح * اور مونہہ کیا بعضوں نے بعضوں کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہمپر داہنے سے * تفسیر * یعنی ہمپر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہی * موضح * یعنی اتباع متبوع پر متوجہ ہونگے پوچھتے ہوئے یعنی جھگڑتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے کہینگے یعنی اتباع متبوع سے کہ تم آتے تھے ہمپر داہنے سے یعنی قوت و جبر سے اسلیے کہ داہنا ہاتھ قوی ہوتا ہی اور اوسی سے واقع ہوتی ہی گرفت یعنی تم باعث ہوتے تھے ہمکو گمراہی کی اور ٹھہراتے تھے ہمکو اوسپر یا یہ معنی ہیں کہ دائیں بائیں سے ہمارے آتے تھے اور گمراہ کرتے تھے ہمکو اور یا قسم کھاتے تھے کہ یہ دین ہمارا حق ہی پس سچا جانا ہمنے تمکو اور اتباع کیا ہمنے تمھارا پس معنی یہ ہوئے کہ تمنے گمراہ کیا ہمکو یا مراد یمین سے دین ہی یعنی دین کی جانب سے آتے تھے تم ہمارے پاس پس گمراہ کرتے تھے ہمکو اوس سے * معالم * مدارک *

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○

کہینگے متبوع بلکہ نتھے تم مسلمان اور نتھا ہمکو تمپر کچھہ غلبہ بلکہ تم تھے ایک گروہ حد سے گذرے ہوئے * فتح * وہ بولے کوئی نہیں پر تم ہی نتھے یقین لانے والے اور ہمارا تمپر کچھہ زور بھی نتھا پر تم ہی تھے لوگ بیحد چلنے والے * تفسیر * بلکہ نتھے تم مسلمان یعنی ہماری طرف سے گمراہ کرنا تو جب صادق آتا کہ تم مومن ہوتے پھر پھیر دیتے تم ایمان سے طرف ہماری تم تو سرے سے ایمان ہی نرکھتے تھے ہم کیا گمراہ کرتے اور نتھا ہمکو تمپر غلبہ یعنی قوت و قدرت کہ زبردستی کرتے تمکو اپنی متابعت پر بلکہ تھے تم قوم گمراہ مثل ہمارے * جلالین *

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○

پس لازم ہوئی ہمپر بات پروردگار ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب * فتح * سو ثابت ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی ہمکو مزہ چکھنا * تفسیر * لازم ہوئی ہمپر یعنی سب پر بات پروردگار ہمارے کی ساتھ عذاب کے یعنی فرمانا اوسکا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ یعنی البتہ بھرینگے ہم دوزخ کو شیاطین سے اور لوگوں سے سب سے تحقیق ہم یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے سب البتہ چکھنے والے ہیں عذاب بسبب اس فرمانے کے اور سرزد ہوا اسی سے قول اونکا * جلالین * معا *

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝

پس گمراہ کیا ہمنے تمکو کہ تحقیق ہم گمراہ تھے ✣ **فتح** ✣ پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ ✣ **موضح تفسیر** ✣ یعنی چونکہ ہم گمراہ تھے ہماری دیکھا دیکھی تم بھی گمراہ ہوئے آیت قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کی تفسیر سے لیکر یہاں تک تفسیر جلالین سے لکھا گیا اور مدارک میں وہان سے لیکر یہان تک جو لکھا ہے وہ یہ ہے بلکہ نتھے تم مسلمان یعنی بلکہ انکار کیا تمنے ایمان کا اور روگردانی کی اوس سے باوجودیکہ قدرت رکھتے تھے تم ایمان پر اختیار کر سکتے تھے ایمان کو کفر پر بے اضطرار کے اور نتھا ہمکو تم پر کچھ غلبہ کہ دور کرے بسبب اوسکے تمسے قدرت واختیار تمہارا بلکہ تھے تم قوم اختیار کرنے والے سرکشی کے پس لازم ہوئی ہم سبکو بات پروردگار ہمارے کی الخ یعنی وعید الله تعالیٰ کا ساتھ اسکے کہ ہم چکھنے والے ہین عذاب اوسکا بالضرور بسبب جاننے اوسکے کے حال ہمارے کو پس گمراہ کیا ہمنے تمکو یعنی پس بلایا ہمنے تمکو طرف گمراہی کے تحقیق ہم تھے گمراہ پس چاہا ہمنے گمراہ کرنا تمہارا تاکہ ہوؤ تم مانند ہمارے ✣ **مد** ✣

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝

فرمایا الله تعالیٰ نے پس تحقیق وہ سب یعنی اتباع اور متبوع اوس روز یعنی قیامت کو بیچ عذاب کے آپسمین شریک ہونگے یعنی جیسے کہ تھے شریک گمراہی مین تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہین ساتھ گنہگارون کے ✣ **فتح** ✣ سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین ہم ایسا کرتے ہین گنہگارون کے حق مین ✣ **تفسیر** ✣ اسی طرح یعنی جیسے کہ کرینگے انسے کرینگے اور گنہگارون سے کہ غیر انکے ہین یعنی عذاب کرینگے ہم تابع اور متبوع کو ✣ **جلالین** ✣

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝

تحقیق یہی جب کہا جاتا واسطے اونکے نہین کوئی معبود مگر الله تکبر کرتے اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دینے والے ہین معبودون اپنے کو واسطے کہنے ایک شاعر دیوانے کے ✣ **فتح** ✣ وہ تھے کہ جب اون سے کوئی کہتا کسیکی بندگی نہین سوائے الله کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے ٹھاکرون کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے ✣ **تفسیر** ✣ یعنی جب مشرک سنتے تھے کلمہ توحید کا تو تکبر کرتے تھے اوس سے یعنی نہین مانتے تھے اوسکو اور شرک ہی اختیار کرتے تھے اور شاعر مجنون سے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کو یعنی کہتے تھے مشرک کیا انکے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو نہین چھوڑینگے اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون مین لوگون سے یعنی کفار پر جہاد کرون یہان تک کہ گواہی دین وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوٰۃ پس جب کرین یہ بچا وینگے مجسے خون اپنے اور مال اپنے مگر بحق اسلام کے یعنی مثلاً کسیکو قتل کریگا ناحق اوسکے بدلے قتل کیا جاویگا یا زنا کریگا سنگسار کیا جاویگا اور حساب اوسکا الله پر ہے یعنی ظاہر کے کہنے کرنے سے مجسے تو بچا لیکن دل مین اگر اعتقاد اسکا رکھتا ہوگا تو خدا سمجھ لیگا اور اوتاری الله نے اپنی کتاب مین یعنی تصدیق اسکی اور ذکر کیا ایک قوم کا کہ تکبر کیا اونھون نے اس کلمے کے ماننے سے پس فرمایا اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور فرمایا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ یعنی جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پیچ نادانی کی ضد پس اوتارا الله نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور وہ ادب کی بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تکبر کیا اوس سے مشرکون نے دن حدیبیہ کے اوس روز کہ نوشت خواندی اونسے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اوپر قضیے مدت کے اور روایت ہے وہب بن منبہ رضی سے کہ اونسے کہا کسی نے کہ کیا نہین ہے لَآ اِلٰهَ

الا اللہ کی یعنی جنت کی کہا اوسکا اونھون نے ان ہر دو لیکن یہیں ہوتی ہین کچھ جگر اوسکا نہ لفی ہوسکتے ہین یعنی غیر نافع ہوجانا اور ہیں بنانی اور ذکر اوس سے پہلے چار رکن اسلام کے ہیں یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ پہلے لا الٰہ الا اللہ کہنا اوس کے سبب مفسد ہوئی جماعۃ دیگر اشخاص تحت جسکے لیے والا نہیں کہا جائیگا جسکے لیے **مقالہ در مطلوب تنبیہ** حدیث شریف میں آیا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ افضل الذکر ہو ضرور ہی سبکو کہ مشغول ہو ساتھ اوسکے تاکہ اطمینان حاصل ہو اوسکا موجب ہے الاشتغال کے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور سبب حصول معرفت کے لیے لیکن پہلے مشغول ہونے کے ایمن واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے کچھ علم عقائد کا جس سے درست ہو اعتقاد موجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے اوسکے سبب سے مشابہت بدعتیون کی سے اسلیے کہ قلب جبتک کہ گدلا ہوتا ہی ساتھ ظلمت بدعت اعتقادیہ کے نہیں منور ہوتا ہی ساتھ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ بھی کہ حاصل کرے پہلے اوسکے علم فقہ سے اوسقدر کہ درست ہون بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے والا سبقت کرنی عالی امور کی طرف پہلے مضبوط کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنے طریقون اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہی اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہی فضیحت کی دنیا اور آخرت میں اسلیے کہ کبھی فریب کھاتا ہی اوسکا کرنے والا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور مکر ون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہی اونکو کرامات اور وہ حقیقت میں استدراج[۵] ہوتے ہین اور سبب یادتی طرح بطرح کی گمراہیون کا اسلیے کہ جو کوئی مشغول ہو ساتھ ذکر و ریاضت کے پہلے حاصل کرنے اسقدر علم عقائد کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے بسبب اوسکے مشابہت بدعتیون کی سے اور پہلے حاصل کرنے اسقدر علم فقہ کے کہ جس سے درست ہون اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے نہیں بعید ہی کہ یہ کہ واقع ہوا اوسکے لیے کشف حسی واسطے بعضی چیزون کے یا کوئی امر خارق عادات سے بمقتضی ریاضت کے یا دکھلانے شیطان کے جیسے کہ منقول ہین بہت سی ایسی چیزین بعضے کافرون ریاضت کے کرنے والون سے پس گمان کرے کہ یہ ولایت و کرامت ہین حالانکہ وہ حقیقت میں ہین مکر و استدراج نہ کرامت و ولایت پس بنا بر اسکے واجب ہی بندے ذکر کرنے والے پر یہ کہ عقائد و فقہ سیکھ کر گردانے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام شرع کے جبتک کہ زندہ اور عاقل ہی اور نہیں جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ کرے کوئی عمل مخالف احکام شرع کے کسی وقت اور احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک قسم تو متعلق ہی ساتھ ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور ایک قسم متعلق ہی ساتھ باطن کے کہ وہ دل ہی اور ہر ایک دونون قسمون میں سے دو نوع پر ہی ایک تو اون دونون میں سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسری وہ ہی کہ واجب ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چار ہوئے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑھنا دونون کلمون شہادت کا ہی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور برپا کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا وغیر ذالک فرائض و واجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا قتل ہی اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنی طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہی سننا اوسکا وغیر ذالک محرمات و مکروہات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی کرنا اوسکا توبہ ہی اور اخلاص اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امید رکھنی وغیر ذالک اخلاق حمیدہ اور خصال جمیلہ اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا کبر ہی اور عُجب اور ریا اور حسد وغیر ذالک اخلاق ذمیمہ اور خصال شنیعہ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا ان چارون احکام میں سے اوسنے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہیں ہوگا وہ اہل ولایت اور کرامت سے یہ مجالس الابرار کی پہلی مجلس میں سے بطریق اختصار کے لکھا گیا ہی مناسب اس آیت و احادیث کے جو کوئی مفصل دیکھا چاہے اوسمیں سے دیکھ لے سبحان اللہ

تنبیہ

[۵] استدراج اوسکو کہتے ہین کہ بلکہ بعجز خوارق و خلاف عادت کے ظاہر ہو کفار سے ۱۲

[۶] اقسام احکام شرع و بیان ان

کیا خوب لکھا ہی اسمقام کو غفر اللہ لی ولمؤلفہ وافاض علینا من برکاتہ نے اب آگے رد فرمایا اللہ تعالی نے اون دیوانون کے قول کو جو امین رسول اعقل العقلا کو دیوانہ اور شاعر کہتے تھے عیاذا با للہ منہ ۱۲

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

بلکہ لایا ہی پیغمبر بات درست اور باور رکھا تمام پیغمبرون کو ✤ **فتح** ✤ کوئی نہین وہ لایا ہی سچا دین اور سچ مانتا ہی رسولون کو ✤ **تفسیر** ✤ باور رکھا تمام پیغمبرون کو یعنی جو کہ اگلے رسول لیکر آئے تھے یعنی کلمۂ توحید و دین حق وہی یہ لیکر آئے ہین مضمون اسکا مانند مضمون مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کے ہی ✤ **جلالین** ✤ **مد** ✤

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

تحقیق تم البتہ چکھنے والے عذاب درد دینے والے کے رہوگے اور نہ بدلا دیے جاؤگے مگر بحسب او سچیز کے کہ تھے تم کرتے یعنی دنیا مین قسم شرک سے لیکن بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی وہ کہ پاک کیے گئے شرک و معاصی سے ✤ **فتح** ✤ بیشک تمکو چکھنی دکھ والی مار اور وہی بدلا پاؤگے جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے یعنی انکے گناہ ہونگا بدلا انہین معاف ہوا ۱۲

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○

یہ لوگ واسطے انکے روزی ہی مقرر طرح بطرح کے میوے اور وہ نوازے ہوئے ہین بیچ بہشتون نعمت کے اوپر تختون کے آمنے سامنے ✤ **فتح** ✤ وہ جو ہین انکو روزی ہی مقرر میوے اور اونکی عزت ہی باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے ✤ **تفسیر** ✤ یہ لوگ واسطے انکے یعنی جنت مین روزی ہی مقرر پھر تفسیر بیان فرمائی روزی مقرر کی کہ وہ فواکہ ہین اور فواکہ اون چیزون کو کہتے ہین کہ کھائی جاوین مزے کے لیے نہ از راہ قوت کے واسطے حفظ صحت کے یعنی اونکا تمام رزق فواکہ ہونگے اسلیے کہ بے پروا ہونگے حفظ صحت سے ساتھ اقوات کے اسلیے کہ جسم انکے محکم ہونگے پیدا کیے گئے ہمیشہ کے لیے پس جو کچھ کہ کھاوینگے لذت کے لیے کھاوینگے اور بعضون نے کہا کہ رزق معلوم سے مراد ہی معلوم الوقت یعنی صبح و شام جیسے کہ فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی جنتیون کے لیے رزق انکے ہونگے صبح و شام پس اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ اونکے لیے رزق صبح و شام میوے ہونگے اور دل اس تقریر پر خوب ٹھہرتا ہی ۱۲ اور جنتی تختون پر آمنے سامنے بیٹھین گے کہ تا ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھے اس طرح کے بیٹھنے مین کمال سرور و انس حاصل ہوتا ہی آپسمین ✤ **مد** ✤

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○

پھر آیا جاویگا اوپر پیالہ شراب جاری سے سفید رنگ لذت دینے والی پینے والون کو نہ اوس شراب مین تباہ کاری اور نہ پینے والے اوس شراب سے مست ہونگے ✤ **فتح** ✤ لوگ لیے پھرتے ہین اونکے پاس پیالہ شراب نتھری کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والون کو نہ اوسمین سر پھرتا ہی اور نہ اوس سے بکتے ہین ✤ **تفسیر** ✤ لفظ کاس اکثرون کے نزدیک ساتھ ہمزہ کے ہی معنی شیشے کے پیالے کے جسمین شراب ہو اور نفس خمر کو بھی کاس کہتے ہین چنانچہ اخفش سے منقول ہی کہ جو لفظ کاس قرآن مین آیا ہی پس وہ بمعنی خمر یعنی شراب ہی کے ہی اور اسی طرح ابن عباس رض کی تفسیر مین ہی اور من معین کے معنی یہ ہین شراب سے کہ جاری ہی جنت کی روے زمین پر مانند پانی کی نہرون کے حاصل یہ کہ شراب کی نہرون جاری سے پلائے جاوینگے بیضا یعنی دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لذۃ یعنی لذیذ ہوگی پینے والون کے لیے بخلاف دنیا کی شراب کے کہ وہ بدمزہ ہوتی ہی وقت پینے کے اور لا فیہا غول کے معنی تھی تھکے کہ نہین جاتی رہینگے کہ اوس سے عقلین اونکی اور کلبی نے کہا نہین گناہ اوسمین اور قتادہ نے کہا غول کے معنی ہین پیٹ کے درد کے

اور حسن نے کہا اور دوسرے اور کلبی نے کہا غول کہتے ہیں فساد کو کہ لاحق ہو پوشیدگی میں غرض کہ دنیا کی شراب میں طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں اوس سے نشہ بھی آتا ہی عقل بھی جاتی رہتی ہی گناہ بھی ہوتا ہی پیٹ میں درد بھی ہوتا ہی اور قے بھی آتی ہی اور بول بھی بہت آتا ہی اور جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں اور ینزفون کے معنی ہیں بیسکرون یعنی اوس سے مست بھی نہیں ہونگے بخلاف شراب دنیا۔ مل معا جلالین

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝

اور بہشتیوں کے پاس بیٹھی ہونگی عورتیں نیچی نظریں رکھنے والیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں شتر مرغ کے چھپائے ہوئے۔ فتح اور اونکے پاس ہیں عورتیں نیچی نگاہ رکھنتیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں چھپے دھرے۔ تفسیر۔ بعضے کہتے ہیں مراد ہیں شتر مرغ کے انڈے بہت خوشرنگ ہوتے ہیں۔ مو۔ قاصرات الطرف وہ عورتیں کہ روکے ہونگی آنکھیں اپنے اپنے خاوندوں پر نہیں دیکھینگی کسیکو سوائے اونکے بسبب اچھا معلوم ہونے حسن اونکے کے اونکے نزدیک اور عین جمع عیناء کی ہی یعنی بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی کے اور بیض جمع بیضۃ کی ہی یعنی انڈے شتر مرغ کے مکنون چھپے ہوئے پروں میں کہ نہ پہونچے اوپر غبار اور شتر مرغ کے انڈے کا رنگ سفید مائل بزردی ہوتا ہی اور وہی رنگ عورتوں کے لیے بھی اچھا ہوتا ہی پس مشابہت دی ہان کی عورتوں کو شتر مرغ کے اوس انڈے کے ساتھ کہ پروں میں چھپا ہو محفوظ ہو غبار کے پہونچنے سے صفائی اور خوبصورتی میں اور یہ مشابہت دینی بحسب محاورۂ عرب کے ہی کہ وہ عورتوں کو مشابہت دیا کرتے ہیں انڈوں مذکورہ کے ساتھ اور کہتے ہیں اونکو بیضات الخدور۔ مل جلالین معا

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝

پس موں‍ہ کرینگے بعضے بہشت کے اوپر بعض کے آپسمیں استفسار کرتے ہوئے۔ فتح پھر موں‍ہ کیا ایک دوسرے کی طرف لگے پوچھنے۔ تفسیر۔ معنی یہ ہیں کہ شراب پیتے جاوینگے اور آپسمیں باتیں کرتے جاوینگے پینے میں مانند عادت شراب پینے والوں کے پس متوجہ ہونگے بعضے بہشتی بعضوں پر پوچھینگے آپسمیں اوس حال سے کہ گذرا اوپر دنیا میں۔ مل تنبیہ یعنی بہ دیگر سے جو دنیا میں تکلیفیں اوٹھائیں تھیں اور فقر و فاقہ پہنچے تھے اوسکو یاد کرینگے اور آپسمیں پوچھینگے کہ کیوں بھی کیا کیا تکلیفیں ہمنے اوٹھائیں تھیں دنیا میں سکے بدلے اللہ جل شانہ نے یہ کچھ انعام و احسان ہمپر فرمایا اسمیں تسلی ہی دینداروں تکلیف والوں کو کہ یہاں کی تکلیف کی کچھ حقیقت نہیں ایک وقت اونپر ایسا آنے والا ہی کہ چین کرینگے اور اس حال کو ذکر کرینگے آپسمیں۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝

کہا ایک کہنے والے نے اونمیں سے تحقیق تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا میں کہ از راہ انکار کے کہتا تھا کیا تو باور رکھنے والوں سے ہوا ہی حشر کو کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیاں کیا ہم جزا دیے جاوینگے۔ فتح بولا ایک بولنے والا اونمیں مجکو تھا ایک ساتھی کہتا کیا تو یقین کرتا ہی کیا جب ہم مرگئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں کیا ہمکو بدلا ملنا ہی۔ تفسیر۔ کہا [illegible] مراد ہمنشین سے شیطان ہی اور اوروں نے کہا کہ تھا ہمنشین انسان پھر کہا مقاتل نے کہ تھے وہ دونوں بھائی اور باقیوں نے کہا کہ تھے وہ دونوں شریک ایک تو اونمیں کافر تھا اوسکا نام قرطوس تھا اور دوسرا مومن تھا اوسکا نام یہوذا تھا [illegible] یہ وہی دونوں ہیں [illegible] فرمایا ہی بیچ آیت وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ کے۔ معا [illegible] دو مردوں کی بنا دیے ہمنے ایک کو دو باغ انگور کے [illegible] اونکے کھجوریں اور رکھی دونوں [illegible] بیچ میں کھیتی دونوں باغ لاتے پھل اپنا میوہ اور نہ گھٹاتے اوسمیں سے کچھ اور بہائی ہمنے

اون دونون کے بیچ مین نہر اور اوسکو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے یعنی بھائی مومن سے جب باتین کرنے لگا اوس سے مجھہ پاس
زیادہ ہی تجھسے مال اور آبرو کے لوگ اور گیا اپنے باغ مین یعنی اوس دوسرے مومن کے ساتھہ تاکہ دکھلاوے اوسکو باغ اور میوے
اوسکے اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر یعنی بسبب کفر کے بولا مجکو نہین آتا خیال کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور مجکو خیال مین نہین آتا کہ
قیامت ہونی ہی اور اگر کبھی پونہچایا گیا مجکو میرے رب کے پاس یعنی آخرت مین موجب گمان تیرے کے تو پاؤنگا بہتر اس سے اوس طرف
پھونچکر کہا اوسکو دوسرے نے یعنی مومن نے جب بات کرنے لگا یعنی جواب دیا اوسکو کیا تو منکر ہوگیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجکو
مٹی سے یعنی اسلیے کہ آدم مٹی سے بنے پھر بوند منی سے پھر پورا کردیا تجکو مرد پر مین تو کہو ان ہی ہا اللہ ہی میرا رب اور نہ مانون ساجھی
اپنے رب کا کسیکو اور کیون نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ مین کہا ہوتا یعنی جبکہ خوش ہوا اوسکو دیکھکر جو چاہا اللہ نے ہونے والا ہی کچھہ زور نہین
یعنی نہین قدرت رکھتا مین اپنے مال کی محافظت پر اور برائی کے دفع کرنے پر اوس سے مگر اللہ کی مدد سے اگر تو دیکھتا ہی مجکو کہ مین
کم ہون تجھسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ میرا رب دیوے مجکو تیرے باغ سے بہتر اور بھیجدے اسپر یعنی تیرے باغ پر بجلی آسمان سے
پھر صبح کو رہجاوے میدان چٹپر یا صبح کو ہو رہے اوسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو کہ اوسکو ڈھونڈ لاوے اور سمیٹ لیا اوسکا سارا پھل
یعنی ہلاک کردیا اوسکو اللہ نے پھر صبح کو رہگیا ہاتھہ ملتا یعنی از راہ حسرت و ندامت کے اوس مال پر جو اوسمین لگایا تھا یعنی اپنے باغ کی
عمارت مین اور وہ ڈھیا پڑا تھا اپنی چھتریون پر یعنی انگور کی ٹٹیون پر اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر مین ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسیکو
اور نہ ہوئی اوسکی جماعت کہ مدد کرین اوسکی اللہ کے سوائے اور نہوا وہ کہ بدلا لے سکے وہان سب اختیار ہی اللہ سچے کا اوسی کا انعام بہتر
ہی اور اوسی کا دیا بدلا انتہی اور تفسیر درمنثور مین اس آیت کی تفسیر مین یون منقول ہی کہ روایت کیا عبدالرزاق اور ابن منذر نے عطاء
خراسانی سے کہ کہا تھے دو شخص شریک اور اون دونون کی ملک مین تھین آٹھہ ہزار دینار پس بانٹ لین دونون نے وہ دینار پس
خریدی ایک نے اون دونون مین سے ہزار دینار کو ایک زمین پس کہا دوسرے نے یا اللہ فلانے نے خریدی ہزار دینار کو زمین اور مین
خریدتا ہون تجھسے ہزار دینار کو زمین جنت مین پس بعد دین ہزار دینار پھر بنایا اوسکے یار نے ایک مکان ہزار دینار کا پس کہا اوسنے
یا اللہ فلانے نے بنایا گھر ہزار دینار کا اور مین خریدتا ہون تجھسے جنت مین مکان ہزار دینار کو پس صدقہ دین اوسنے ہزار دینار پھر نکاح کیا
اوسنے ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے نکاح کیا ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار
اور مین منگنی کرتا ہون طرف تیرے جنت کی عورت سے بدلے ہزار دینار کے پس بعد دین ہزار دینار پھر خریدے اوسنے غلام و اسباب
گھر کا ہزار دینار کو پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے خریدے غلام و اسباب ہزار دینار کو اور مین خریدتا ہون تجھسے غلام و اسباب
جنت مین ہزار دینار کو پس بعد دین ہزار دینار پھر پونہچی اسکو حاجت سخت پس کہا اسنے کاش کہ جاؤن مین اوس یار پاس شاید کہ پونہچے
مجکو اوس سے بھلائی یعنی مال پس بیٹھا یہ اوسکی راہ پر یہان تک کہ گذرا وہ اسپر بڑی حشمت و اہل سمیت پس اوٹھا یہ اوسکی طرف پس نہچانا
اوسنے اسکو اور کہا کہ تو فلانا ہی پھر کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اسنے کہ پونہچی مجکو بعد جدا ہونے کے تجھسے حاجت پس آیا مین تیرے پاس تاکہ
پونہچے مجکو بھلائی پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ایک ہی مال مین سے تو ہمنے بانٹا تھا آدھا تونے لیا تھا اور آدھا مینے پس کہا اسنے
کہ خریدا تونے مکان ہزار دینار کو پس کیا مینے ایسا یعنی جنت کا مکان لیا اور کیا تونے ایسا اور کیا مینے یہ پس سارا قصہ بیان کیا
اوسنے کہا اوسنے کہ تو سچ ماننے والون مین سے ہی اسکو یعنی سچ جانتا ہی اسکو کہ قیامت ہوگی اور تجکو ملیگا ایسا اور ایسا
چلا جا قسم خدا کی نہین دونگا مین تجکو کچھہ پس پھیر دیا اسکو پس حکم ہوا اون دونون کی وفات کا پس نازل ہوئی اون دونون کے حق مین
یہ آیت فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ یہان تک کہ پونہچا راوی ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ تک

مانند اس قصے کے نقل کیا ہی لیکن اوسمین ذکر حاجت کے پہونچنے کا نہین ہی فقط اوسکے خریدنے اور اسکے دینارون کے صدقہ دینے کا ذکر کرکے کہا کہ پھر آیا فرشتہ یعنی ملک الموت پس روح قبض کی اون دونون کی پھر لے گیا فرشتہ اس صدقہ دینے والے کو پس داخل کیا اسکو ایک مکان مین کہ خوش لگا اسکو اور وہان ایک عورت نہایت حسین تھی پھر داخل کیا اسکو دو باغون مین اور دکھائین ہانکی نعمتین کہ اللہ ہی اونکو جانتا ہی پس کہا اسنے اوسوقت کہ بہت مشابہ ہین یہ باغ وغیرہ اوس شخص کے باغ وغیرہ کے کہ تھا امر اوسکا ایسا اور ایسا کہا فرشتے نے کہ جاتا رہا وہ اور تیرے لیے یہ مکان اور دو باغ ہین اور عورت پس کہا اسنے اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ يَّقُوْلُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کہا گیا اسکو کہ وہ دوزخ مین ہی کہا فرشتے نے اوس سے یعنی اللہ تعالی کی طرف سے یا اوسی شخص نے کہا اور جنتیون سے هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پس کہا اسنے اوسوقت تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ الخ انتہی

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝

پھر کہا کیا تم جھانکتے ہو یعنی دوزخیون کو پس جھانکا پس دیکھا اوس ہمنشین اپنے کو درمیان دوزخ کے ✤ **فتح** ✤ کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھو گے یعنی وہ ساتھی پڑا ہی دوزخ مین ✤ **مو** ✤ اوسکو جھانک کر دیکھین کس حال مین پڑا ہی پھر جھانکا تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے ✤ **تفسیر** ✤ پھر کہیگا یعنی وہی کہنے والا اپنے جنتی بھائیون سے کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تاکہ دیکھین ہم کہ کیا حال ہی میرے ہمنشین کا پس کہینگے بہشتی کہ تو ہی خوب پہچانتا ہی اوسکو بہ نسبت ہمارے پس تو ہی جھانک پس جھانکیگا وہ کہنے والا مومن یا اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو کہ کیا تم جھانکتے ہو دوزخ کی طرف تو کہ جانو تم کہ کیسا رتبہ ہی تمھارا بہ نسبت دوزخیون کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ جنت مین روشندان ہین کہ دیکھینگے جنتی اونمین سے دوزخیون کو ✤ **معا** ✤ **مل** ✤

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

کہا قسم ہی خدا کی تحقیق نزدیک تھا کہ ہلاک کر ڈالے مجکو اور اگر نہوتی بخشایش پروردگار میرے کی یعنی بچانا کفر و شرک سے اور توفیق دینی اسلام کی تو البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے عذاب مین یعنی مانند تیرے اور اور دوزخیون کے ✤ **فتح** ✤ بولا قسم اللہ کی تو تو لگا تھا کہ مجکو گڑھے مین ڈالے اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے ✤ **مو** ✤

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝

[illegible] پہلی [illegible] اور نہین ہم عذاب کیے گئے ✤ **فتح** ✤ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف نہین پہنچی ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ [illegible] کہنے کا اپنی خوشی سے یعنی یہ ہین کہ یہ حال مومنون کا ہی کہ نہین چکھینگے موت مگر ایکبار دنیا [illegible] کہ توقع رہینگے دوزخ مین [illegible] کے ہر ساعت اور یہ بڑی مصیبت ہی چنانچہ ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ موت [illegible] اوسنے کہا [illegible] گا مصرع جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست ✤ اور یہ بات کہیگا [illegible] کہ [illegible] زیادتی عذاب کی اوسکے لیے پھر کہیگا اپنے ہمنشین کے [illegible] جنتی فرشتون سے جسوقت کہ ذبح کیجاویگی موت یہ کلمات اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ الخ [illegible] اِنَّ هٰذَا الخ ✤ **معا** ✤

[illegible] لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝

[illegible] کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے ✤ **فتح** ✤ بیشک یہی ہے

بڑی مراد ملنی ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت کرنیوالے ۞ **تفسیر** ۞ واسطے ایسی نعمت کے کہ جو مذکور ہوئی آیت اُولٰٓئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ سے لیکر یہان تک چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اوسی جنتی کے کلام سے ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ فرماویگا اہل جنت کو کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ ہنیٔا سے یہ مراد ہی کہ مرنے کے نہین اوسمین پس وقت سننے اس کلام پاک کے کہینگے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ کہا ابن عباسؓ نے کہ یہ قول اہل جنت کا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اور براء ابن عازب سے روایت ہی کہا چلا جاتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال مین کہ دست مبارک آپ کا میرے ہاتھ مین تھا پس دیکھا آپ نے ایک جنازہ پس جلدی جلدی چلنے لگے آپ یعنی اوسکے ساتھ ہونے کے لیے یہان تک کہ پہنچے قبر پر پھر دوزانو بیٹھے اور رونے لگے یہان تک کہ تر ہوئی زمین پھر فرمایا لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اور انسؓ روایت کرتے ہین کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیمار پر اور اوسکا دم بہت چل رہا تھا یعنی جیسا جان بلب کا چلتا ہی پس فرمایا آنحضرتؐ نے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۞ **معالم درمنثور** ۞ **تنبیہ** ۞ ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ مثل ہذا سے ایسے وقت بھی مراد ہو سکتے ہین کہ جسمین عمل کیا ہوا کام آوے یہ تفسیر ہی اور ہوئی کہ گویا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے اوس محل مین تو فرمایا ہی یہ بھی اسکا محل ہو سکتا ہی کہ ایسے وقت کے لیے رہین جو کچھ کرنا ہی چنانچہ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑھو قرآن کو اور طلب کرو عجیب و غریب باتین اوسکی ایک آیت سے چند مضمون نکلتے ہین مصرع نکتہا ہست بسی محرم اسرار کجاست ۞ اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکی اوسوقت کی بیکسی پر تھا کہ دیکھیے کیا گذرے کہ بندہ تقصیروار شرمندہ کے سامنے چلا ہی اسی لیے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسے وقت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے ان دونون روایتون مین بھی عجب تنبیہ ہی عاقل کے لیے اور بحسب پہلی روایتون کے اور ہی طرح کی تنبیہ ہی کہ خیال تو کرے بندہ کہ مالک حقیقی بعد بیان فرمانے نعمتون جنت کے کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ایسی نعمت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے مالک اگر اپنے غلام سے بغیر دینے انعام کے کام کرواوے تو کون دم مار سکتا ہی یہان مالک غلامون سے سارا کام کروا لیتے ہین روٹی کپڑا دیکر بلکہ بعضے سوداگری وغیرہ اونسے کرواتے ہین کما کر آپ بھی کھا اور ہمکو بھی دیا کر سبحان اللہ اوس مالکون کے مالک کی شان جوادی یہ ظہور کر رہی ہی کہ ہم جیسے نافرمان بدذات غلامون کی یہان بھی پرورش کرے اور وہان کے انعام کا اس طرح متوقع کرے کہ چاہیے عمل کرین اسکے لیے عمل کرنے والے اگر یونہی ہمسے عمل کرواتا فقط یہین کے روٹی کپڑے دینے پر اور طرح طرح کی پرورش کرنے پر یا فقط عذاب کے بچانے کے لیے تو کیا کسی کا دعوی پہونچتا تھا نہ یہان کی پرورش کا تو کچھ وجود ہی نہ سمجھا اپنی شان جوادی کے لگے وہان کی ایسی ایسی نعمتون کا متوقع کر کر عمل کرنے کو فرمایا کہ ایسی نعمت کے لیے عمل کرین اب خیال تو کرو بھائیون کہ اوسکے تو کیسے کیسے احسان اور ہمسے کیسے کیسے عصیان یہان کے مالک اپنے غلام لونڈی کی جان و حاجت روائیون کے مالک نہین اور پھر کس کس طرح ایذا دیتے ہین اور وہ مالک الملک مالک جان کا بھی ہی اور نان کا بھی اور طرح بطرح سے پرورش فرماتا ہی اور حاجت روائیان کرتا ہی اور چین و آرام سے رکھتا ہی باوجود نافرمانی کرنے اوسکی کے پس حیف صد حیف ہمارے حال پر کہ پھر ایسے مالک کی بندگی کی طرف نہ جھکین اور رات دن خواب و خور مین اور غفلت اور عصیان و نسیان مین کاٹین ہمکو جو سزا دے بجا ہی لیکن اوسکی شان غفور رحیمی سے امیدوار مغفرت کے ہین اور سوا اقرار کرنے اپنی تقصیر کے کچھ نہین بن آتا مصرع بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ۞ عذر بدرگاہ خدا آورد ۞ ورنہ سزاوار خداوندیش ۞ کس نتواند کہ بجا آورد ۞ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی

۵۱ [margin note] بیان فرمانے نعمتون جنت کا

۵۲ [margin note] اے ہمارے معبود یون ارشاد فرمایا کہ رزق دینے والا رزق دیتا ہی بلا شبہ اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ۞

کہ جو بعضے کہتے ہین کہ بتوقع ملنے جنت اور نعمتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے اونکے قول کو صریح رد کرتی ہے یہ آیت کریمہ کیونکہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے اسکا اس آیت مین لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اور یہ منع کرتے ہین اوس سے ہان یہ بات صحیح ہے کہ جنت کو رضائے مولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الہی ہے نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب انبیا اولیا کا ہے شعر گر طمع خواہد زمن سلطان دین * خاک بر فرق قناعت بعد ازین *

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ○

آیا یہ جو کچھ مذکور ہوا بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہمنے زقوم کو ایک عذاب واسطے ظالمون کے * فتح * بھلا یہ بہتر مہمانی یا درخت سینڈہ کا ہمنے اوسکو رکھا ہے خراب کرنا ظالمون کا * مو * یعنی آخرت مین اوسکو کھاوینگے اور گلے مین پھسے گا ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا دنیا مین کہ سنکر گمراہ ہوتے ہین کہ سبز درخت دوزخ مین کیونکر اوگیگا * تفسیر * درخت زقوم کو اوسکو یہان سینڈہ کہتے ہین نہایت تلخ و بدمزہ ہوتا ہے اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین اوگاویگا دوزخیون کے کھانے کے لیے پس فرمایا کہ کیا نعمتین جنت کی اور جو کچھ اوسمین ہے قسم لذتون اور طعام و شراب سے بہتر ہین مہمانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو محنت وعذاب کیا ہے کفار مکہ کے لیے آخرت مین کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق مین پھسے گا نہایت رنج اوٹھاوینگے اور یا اوسکے بیان کرنے مین آزمایش ہے اونکی دنیا مین اور وہ یہ ہے کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے دوزخ مین تو کہنے لگے کہ کیونکر ہو آگ مین درخت آگ تو جلادیتی ہے درخت کو پس جھٹلایا اونھون نے اسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہے اور آیا ہے کہ ابن زبعری نے قریش کے سردارون کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے اور وہ لغت بربر مین مسکا اور خرما کو کہتے ہین ابو جہل اوٹھا اور سردارون کو اپنے گھر مین لایا اور اپنی لونڈی کو کہا زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو وہ لونڈی مسکا اور کھجورین لے آئی ابو جہل نے کہا کہ کھاؤ یہ زقوم ہے کہ محمد ہمکو اوس سے ڈراتا ہے پس فرمایا اللہ تعالی نے انها شجرة الخ * مل * معا *

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ○

تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے بیچ گہراؤ دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سرون شیطانون کے ہے * فتح * وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ مین اوسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے * مو * یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپون کو * تفسیر * کہا حسن نے کہ جڑ زقوم کی دوزخ کے گہراؤ مین ہے اور ٹہنیان اوسکی پہونچتی ہین دوزخ کے درجون تک اور طلع اصل مین کہتے ہین خوشۂ خرما کو اور یہان مراد ہے پھل زقوم کا اور مشابہت دیا گیا شیطان کے سرون سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت برے اور بدشکل ہونے پر اسلیے کہ شیطان برا اور قبیح ہے لوگون کی طبیعتون مین بسبب اعتقاد رکھنے اونکے کے کہ وہ شر محض ہے اسلیے عرب کے نزدیک ضرب المثل ہے کہ بہت قبیح چیز کو شیطان کے سر کے ساتھ مشابہت دیا کرتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد شیاطین سے سانپ ہین کہ عرب سانپ بدشکل کو شیطان کہا کرتے ہین * مل * معا *

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمٰلِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود برا ہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس بھرینگے اوس سے پیٹون کو پھر تحقیق واسطے اونکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اونکا طرف دوزخ کے ہوگا بعد کھانے اور پینے کے اونکو دوزخ مین پھر لیجاوینگے * فتح * تفسیر * لفظ ثم عربی مین ڈھیل کے لیے آتا ہے پس بیچ آیت

یہان سے معلوم ہوا کہ ... خاطر ... اور ... اللہ تعالی ... اختلاف ... [illegible]

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا الخ کے جو ثم لائے تو معنی اوسکے یہ ہوئے کہ وہ پیٹ بھرینگے درخت زقوم سے اور وہ گرم ہوگا کہ جلاویگا اونکے پیٹون کو اور پیاس لگاویگا اونکو پس پانی نہین ملنے کا مگر بعد پیٹ بھرنے کے واسطے عذاب دینے کے ساتھ اوس پیاس کے پھر پانی جو ملیگا تو وہ نہایت ہی گرم ہوگا کہ بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور کاٹ ڈالیگا اونکی آنتون کو پس وہ ملیگا اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھ پس اسلیے اوسکو ملونی فرمایا اور آیا ہی کہ جب وہ زقوم کھاوینگے اور اوسپر گرم پانی پیوینگے اور وہ گرم پانی اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھ ملیگا تو کاٹنے بن جاوینگے پھر تحقیق پھر جانا اونکا الخ یعنی گرم پانی باہر دوزخ کے ہوگا پس اوسپر وارد کیے جاوینگے اوسکے پینے کے لیے جیسے اونٹون کو لیجاتے ہین پانی پلانے کو پھر پھیرے جاوینگے دوزخ کیطرف چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ○ یعنی پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی نہایت گرم کے اور یہان جو ثم لائے معنی ڈھیل کے اسمین ظاہر ہین اور ابن مسعود کی قرات مین ہی ثُمَّ اِنَّ مُقْبَلَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيمِ ۞ ل معا یعنی بہت بھوکے ہونگے تو یہ کھانا پانی پلاکر پھر آگ مین ڈالین گے ۞ مو ۞

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ○ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ○

تحقیق انھون نے گمراہ پایا اپنے باپون کو پس یہ اوپر قدمون باپون اپنے کے جلد ہانکے جاتے ہین ۞ فتح ۞ انھون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونھین کے قدمون پر دوڑتے ہین ۞ مو ۞ تفسیر ۞ اسمین بیان فرمایا سبب مستحق ہونے اونکا ان شدائد کو کہ مستحق ان شدائد کے ہونگے بسبب تقلید باپ دادون اپنے کے دین مین اور اتباع کرنے انکے کے اونکا گمراہی مین اور ترک اتباع پیغمبر کے ۞ ل تنبیہ ۞ غور کرنی چاہیے کہ باپ دادا کی پیروی کرنے سے اور اللہ و رسول کی راہ چھوڑنے سے کیا کچھ خرابیان بھگتین گے الامان الامان جاگو بھائیون خواب غفلت سے اور چھوڑو سبکی راہ اور اختیار کرو اللہ و رسول کی راہ بھلا سوچو تو سہی کہ اس وقت مین جو بعضے لوگ اپنے بڑون کی رسمون کو حکم خدا اور رسول پر ترجیح دیتے ہین اور کھلم کھلا کہتے ہین کہ صاحب دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی اور کہین ہاتھون کی لکیرین بھی مٹی ہین ہمارے بڑون نے کبھی یہ نکیا تو ہم کیونکر کرین بلکہ بعضے جاہل شرع شریف کے مقابلے مین یون بکنے لگتے ہین کہ خدا مارے یا چھوڑے ہمسے تو کبھی یہ بات نہوگی پس انمین اور اون کفار مین کہ جنکے حق مین یہ کچھ وعید فرمائی کیا فرق ہی اور ایسی باتین ایسے جاہل اکثر کہا کرتے ہین کہ جسکی کسی عورت کا خاوند مر گیا ہوا اور دوسرے نکاح کو کوئی کہے کہ اللہ و رسول کا حکم بھی ہی کہ اسکا نکاح کسی سے کر دو تو اسکو ناک کٹائی جانکر ایسا کچھ بکنے لگتے ہین یا کسیکے مرنے کے بعد جو عورتین چالیس روز تک نوحہ کرنے کے لیے صف بچھا کر بیٹھتی ہین یا اور شادی غمی کی رسمون بد کو کوئی منع کرے تو ایسا ہی کچھ بکنے لگتی ہین پس یہ اور وہ کافر ایک سے ہین مسلمان کے معنی یہ ہین کہ جو حکم اللہ و رسول کا ہو سر آنکھون پر رکھے اور انکے آگے بڑون کی رسمون کو طاق پر رکھے والا دین و دنیا مین تباہی ہی شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۞

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○

اور تحقیق گمراہ ہوئے تھے پہلے انسے اکثر پہلے لوگون سے اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے درمیان اونکے ڈرانے والے ۞ فتح ۞ اور بہک چکے ہین انسے آگے بہت لوگ پہلے ۞ مو ۞ تفسیر ۞ پہلے انسے یعنی پہلے تیری قوم قریش کے اگلی امتون کے لوگ بہت گمراہ ہو چکے ہین بسبب تقلید باپ دادون کے اور نہ تامل کرنے کے حق بات مین اور ڈرانے والے یعنی انبیا کہ ڈراتے تھے انجام بد سے ۞ ل ۞

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ ع

پس دیکھ کیسا ہوا انجام ڈرائے گیون کا مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مومن

قولہ یہرعون الاسراع الشدید
الشدید یہرعون یستحثون ۱۲ منہ

ع ۲ ۵۳ ۶

جنکو اللہ نے چن لیا تھا اپنی عبادت کے لیے اونھون نے نجات پائی ہلاک و عذاب سے حاصل یہ کہ انبیاؑ کے ذکر سبھی کو سناتے ہین نیک بچتے ہین اور بد کھپتے ہین اور جو نکہ ذکر فرمایا تھا رسولون کے بھیجنے کا اگلی امتون مین اور انجام برے ہونے امتون کا اوسکے بعد ذکر کیا نوح علیہ السلام کا اور اونکے پکارنے کا اوسکو وقت تنگ ہونے کے قوم اپنی سے اسلیئے کہ پیاوہین سے آدم ثانی ہین اسواسطے کہ بعد طوفان کے اب بنی آدم اونھین کی اولاد ہین پس فرمایا ✤ ص ل

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

اور تحقیق پکارا ہمکو نوح نے پس اچھے قبول کرنے والے دعا کے ہین ہم ✤ فتح ✤ سو کیا خوب پہونچنے والے ہین پکار پر ✤ مو ✤ تفسیر پکارا ہمکو الخ یعنی دعا کی ہمسے تو کہ نجات دین ہم اوسکو غرق سے یا یہ مراد ہی کہ بد دعا کی اپنی قوم پر پس کہا فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر ۝ پس خوب قبول کی ہمنے دعا اوسکی کہ مدد کی اوسکی اوسکو بچایا اور قوم کو ڈبویا ✤ مبل ✤

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝

اور چھڑایا ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو بڑے غمسے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو اونھین کو فقط باقی رہا ہوا ✤ فتح ✤ اور بچا دیا اوسکو اور اوسکے گھر کو بڑی گھبراہٹ سے اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہ جانے والی ✤ مو ✤ تفسیر ✤ اوسکے لوگون کو یعنی جو ایمان لائے تھے اونپر اور اولاد اونکی بڑے غم سے یعنی غرق سے باقی رہا ہوا یعنی اونکی اولاد کے سوا سب مر گئے فقط اولاد اونھی کی باقی رہی چنانچہ ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے تو مر گئے وہ لوگ کہ ساتھ اونکے تھے مرد و عورت مگر جو کہ اونکے ساتھ اونکی اولاد مین سے تھے اور بیبیان اونکی وہ باقی رہے پس سب آدمی حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہین او بیٹے اونکے تین تھے سام اور وہ باپ ہین عرب کے اور فارس و روم کے اور حام اور وہ باپ ہین سودان کے مشرق سے لیکر مغرب تک یعنی حبش او زنگ اور بربر اور ہند کے اور یافث اور وہ باپ ہین ترک اور خزرج اور یاجوج و ماجوج کے اور اونکے کہ جو وہان ہین انتہی اور یہان سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ طوفان نوح علیہ السلام کا تمام زمین پر تھا اور بعضون نے کہا کہ زمین ہند مین تھا اور بعضون نے کہا کہ اونکی قوم کی زمین کے سوا نہ تھا ✤ معالم ✤ بحر ✤ کشتی مین اسّی یا تراسی آدمی بچے تھے اونکی اولاد نہین چلی ان تین بیٹون سے چلی سام بسا بیچ زمین کے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوئے یافث بسا شمال کو ترک اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوئے حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے ✤ مو ✤

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے اوسپر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہوجیو نوح پر عالمون مین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ چھوڑی ہمنے یعنی باقی رکھی اوسکے لیے ثنائے نیک اور ذکر اچھا پچھلون مین یعنی جتنے انبیا اور متقین اونکی بعد اونکے ہین دن قیامت تک سلام ہوجیو یعنی ہماری طرف سے اوسپر عالم کے لوگون مین اور بعضون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے اوسپر پچھلون مین یہ کہ درود بھیجین اوپر روز قیامت تک ✤ جلا ✤ معا ✤ اور صاحب مدارک نے یہ معنی لکھے ہین کہ چھوڑا ہمنے نوح پر پچھلی امتون مین یہ کلمہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ یعنی سلام بھیجا کرین اوسپر اور دعا کیا کرین اوسپر عالمون مین یعنی ثابت ہوا یہ تحیت یعنی سلام و دعا اون سب مین پس نہین خالی ہوگا کوئی اونمین سے اس تحیت سے گویا کہا کہ ثابت کیا اللہ نے سلام بھیجنا نوح پر اور مدام کو جاری کیا اسکو ملائکہ مین اور جن و انس مین کہ سلام بھیجا کرین اوسپر پچھلے انتہی پس حضرت شاہ ولی اللہ نے ترجمہ آیت کا بحسب پہلی تفسیر کے لکھا ہی اور شاہ عبد القادر صاحب نے بحسب تفسیر مدارک کے لکھا ہی کہ اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی نوح پر سارے جہان والون مین یعنی ہمیشہ اوسپر سلام بھیجتا ہی سارا جہان ✤ مو ✤

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ہم اسی طرح یعنی جیسے کہ جزا دی ہمنے نوح کو جزا دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق نوح ہمارے ایمان دار بندون مین سے ہی ✤ فتح ✤

فوائد: فنعم المجیبون اللام الاولیٰ جواب قسم محذوف والمخصوص بالمدح محذوف تقدیرہ ولقد ناداناہ فواللہ لنعم المجیبون نحن والجمع دلیل العظمۃ والکبریاء ۱۲ مدارک

ان شاء اللہ تعالیٰ ۔۔۔

تمام آدمیون کا نوح کی اولاد سے ہونا ۔۔۔

سلام علیٰ نوح ۔۔۔

تفسیر: تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین الخ حضرت نوح کو جو یہ جزا خوب ملی اوسکا سبب بیان فرمایا کہ یہ سبب تھا کہ وہ نیک کار تھے کہا مقاتل نے کہ جزا دی اونکو اللہ نے بسبب نیک کاری اونکی کے یہ کہ ثنا نیک چھوڑی اونکے لیے عالمین پھر سبب بیان فرمایا اونکے نیک کار ہونے کا کہ وہ نیک کار اس سبب سے تھا کہ وہ بندہ مومن تھا تاکہ معلوم ہو لوگون کو بزرگی محل ایمان کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان صفات مدح اور تعظیم سے ہے **مدارک معالم**

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

پھر ڈبا دیا ہمنے اورون کو یعنی کافرون کو **فتح** پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو **موضح**

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ○ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○

اور تحقیق نوح کے تابعدارون مین سے تھا ابراہیم جب آیا روبرو پروردگار اپنے کے ساتھ دل پاک کے عیب سے **فتح**

تفسیر: تابعدارون مین سے یعنی جنھون نے متابعت کی نوح کی اصول دین مین یا متابعت کی ہے مضبوط رہنے مین اللہ کے دین پر اونمین سے ابراہیم بھی تھے اور حضرت نوح اور ابراہیم کے درمیان مین فرق دو ہزار اور چھ سو چالیس برس کا ہی اور ان دونون کے درمیان مین دو نبی گذرے ہین حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ساتھ دل پاک کے الخ یعنی پاک تھا شرک سے یا دل کی آفتون سے یعنی بغض و حسد وغیرہ سے اور معنی آنے کے ساتھ دل پاک کے روبرو رب کے یہ ہین کہ اونھون نے خالص کیا اللہ کے لیے دل اپنا اور جانا اللہ نے یہ حال اونکا پس بیان کیا گیا آنا بطور مثال کے واسطے اسکے **مدارک تنبیہ** روز قیامت کے نہ مال نفع دیگا کسیکو اور نہ اولاد لیکن جو آویگا اللہ تعالی کے پاس ساتھ قلب سلیم کے کہ پاک ہو شرک و نفاق وغیرہ عیوب قلب سے البتہ نفع پاویگا اور مراد کو پونہچیگا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ پس بھائیون جہان تک بنے کوشش اسمین کرو کہ قلب پاک سے اوس جناب اقدس مین حاضر ہو کہ نہ اوسمین کچھ شرک و نفاق ہو اور نہ بغض و کینہ اور نہ حسد و عداوت وغیر ذلک آفات دل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سلیم یعنی سالم بری باتون سے مثل حسد کینہ وغیرہ کے اور کی اوسکی زبان سچی اور نفس اوسکا خاطر جمع والا اور طبیعت اوسکی سیدھی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی صانع کی دلیلون کی پس لیکن کان پس قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشے مین پہونچتا ہے ایسے ہی کان سے بات دل مین پہونچتی ہے اور لیکن آنکھ پس ٹھہرانے والی ہے واسطے اوس چیز کے کہ نگاہ رکھتا ہے دل یعنی آنکھ کی راہ سے بھی کئی چیزین دل مین جاتی ہین اور ثابت رہتی ہین جیسے کان کی راہ سے **مشکوٰۃ**

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ اَئِفْکًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ○

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم آیا ساتھ جھوٹ بنانے کے معبود کو سوا خدا کے ڈھونڈتے ہو **فتح** جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو **موضح**

فَمَا ظَنُّکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پس کیا ہی گمان تمہارا ساتھ پروردگار عالمون کے **فتح** **تفسیر**: یعنی کیسا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے اور حال یہ ہے کہ تم اوسکے غیر کو پوجتے ہو یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھ رب کے کہ کیا کریگا ساتھ تمہارے اور کیسا عذاب کریگا تمکو اس حال مین کہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو باوجودیکہ جانتے تھے تم کہ منعم حقیقی وہی ہے پس لائق عبادت کے وہی تھا اور کوئی [illegible] تمہارا جب [illegible]

اوسکے غیر کو کہ کیا معاملہ کریگا تمسے یا کیا ہی گمان تمہارا ساتھ اوسکے جبکہ پوجا تم نے اوسکے غیر کو وہ چھوڑ دیگا تمکو بغیر عذاب کے ❊ **مل معاجلا**

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝

پس دیکھا ابراہیم نے ایکبار دیکھنا ستارون میں پس کہا تحقیق مین بیمار ہونگا ❊ **فتح التفسیر** ❊ آیا ہی کہ جب ابراہیم عم نے قوم کو بتون کے پوجنے پر ملامت کی تو اونھون نے کہا کل عید ہماری ہی اور جنگل کو جاوینگے آج کھانے پکاتے ہین ہم اور گرد بتون کے چھوڑ جاتے ہین ہم تا تبرک ہو اور کل جب ہم جنگل سے پھرینگے اور بتخانے مین آوینگے تو تبرک تقسیم کرینگے تو بھی ہمراہ ہمارے چل تا مجمع ہمارا اور زیب اور ہیئت بتونکا دیکھے تو ہم جانتے ہین کہ بعد دیکھنے اوسکے کے ہماری ملامت سے باز رہیگا تو اور بتون کے پوجنے مین ہمکو معذور رکھیگا ابراہیم نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب ابراہیم عم کو کہا کہ ہمارے ساتھ باہر چل ابراہیم عم نے ستارون کی گردش مین یا نجوم کی کتاب مین دیکھکر کہا کہ مین طاعون مین گرفتار ہونگا اور چونکہ قوم اونکی عمل نجوم پر کرتی تھی انھون نے بھی اونسے کلام ساتھ نجوم کے کیا تا اونپر حجت لازم ہو اور انکار نکرین انکی بات پر ❊ **معالم** ❊ یعنی دیکھا ستارون مین اس حال مین کہ دیکھتے تھے آسمان کو اپنے دل مین سوچتے ہوئے کہ کیا حیلہ کرین یعنی جیسے فکرمند آسمان کو دیکھنے لگا کرتا ہی تدبیر سوچنے کے لیے ویسے ہی انھون نے آسمان کو دیکھا اور ستارے نظر پڑے یا دکھایا قوم کو کہ وہ نظر کرتے ہین ستارون مین بسبب معتقد ہونے اونکے کے علم نجوم کے پس وہم دلایا اونکو کہ انھون نے دلیل پکڑی ساتھ علامت کے اسپر کہ بیمار ہونگے پس کہا ابراہیم عم نے کہ مین بیمار ہون یعنی قریب ہی کہ بیمار ہونگا ساتھ مرض طاعون کے اور یہ بیماری اونمین اکثر ہوا کرتی تھی اور وہ ڈرتے تھے عدوی سے یعنی بیماری کے لگ جانے سے پس یہ کہا اونھون نے اسلیکہ تا لوگ الگ ہوجاوین انسے پس بھاگے لوگ انکے پاس سے اپنی عید کی طرف اور چھوڑا انکو بتخانے مین تنہا پس کیا انھون نے بتون کے ساتھ جو کچھ کہ کیا چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور کہا ہی علما نے کہ علم نجوم کا حق تھا پھر منسوخ کیا گیا مشغول ہونا ساتھ معرفت اوسکی کے اور جھوٹ بولنا حرام ہی مگر جبکہ تعریض کرے یعنی اشارہ ہو اوسمین اور بات کی طرف پس جو کچھ کہ ابراہیم عم نے کہا تعریض تھی اوسمین یعنی اِنِّي سَقِيمٌ سے مراد تھی اِنِّي سَاَسْقَمُ یعنی قریب ہی کہ مین بیمار ہونگا یا جسکی گردن مین موت ہی وہ بیمار ہی اور اسی جہت سے مثل مشہور ہی کَفٰی بِالسَّلَامَةِ دَاءً یعنی کفایت کرتی ہی سلامتی دکھ ہونے مین اور مرا ایک شخص ناگہان پس کہا لوگون نے کہ مر گیا اس حال مین کہ بھلا چنگا تھا پس کہا ایک اعرابی نے کہ کیا تندرست ہی وہ شخص کہ موت اوسکی گردن مین ہی یا مراد ابراہیم عم کی یہ تھی کہ مین سقیم النفس ہون بسبب کفر تمہارے کے جیسے کہا جاتا ہی کہ مین مریض القلب ہون اس بات سے ❊ **مل تنبیہ** ❊ معالم وغیرہ مین جو لکھا ہی کہ وہ کفار بتون کے آگے کھانا تبرک ہونے کے لیے رکھ جاتے تھے اور پھر اوسکو تبرک کا تقسیم کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو اسوقت مین لوگ تعزیے کے آگے کونڈے حلوے وغیرہ کے رکھتے ہین اور بعضے مینہدی کے آگے مالیدہ وغیرہ اور بعضے قبرون پر لیدہ یا ریوڑیان پھول پان چادر وغیرہ چڑھاتے ہین اور دودھ و شربت وغیرہ سے شکیزے اور گنج بھرتے ہین اور بعضے طاقون وغیرہ مین روشنی کرکر مالیدہ وغیرہ رکھکر نیاز دیتے ہین اور ان سب چیزون کو تبرک کا تقسیم کرتے ہین یہ مشابہت بت پرستون کے ساتھ پیدا کرتے ہین ان سب افعال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ہی دیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کرتا ہی کسی قوم کے ساتھ پس وہ اونھین مین سے ہوتا ہی پس مسلمانون کو بچنا چاہیے ایسے افعال سے کہ یہ طریقہ اہل اسلام کا نہین ہی اگر ایسی باتین اچھی ہوتین تو کہین صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے بھی تو منقول ہوتین جب اونسے نہ ثابت ہوئین تو باطل اور بری ہین ❊

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلٰى آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

پس پھر گئے ابراہیم عم سے پیٹھ پھیر کر پس پوشیدہ متوجہ ہوا ابراہیم طرف معبودون اونکے کے پس کہا یعنی ازراہ تمسخر کے کیا کچھ

کیا تم کھاتے نہین ہو + **فـ** پس جا گھسا ابراہیم انکے بتون مین پھر بولا تم کیون نہین کھاتے یعنی کہا اُن بتون سے بطور تمسخر کے کہ کیا نہین کھاتے ہو تم یعنی کہا کہ تمہارے آگے رکھا ہی + **فـ** پھر وہ لوگ ڈرکے مارے گئے اوس سے پیٹھ دیکر

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝

کیا ہی تمکو کہ نہین بولتے پھر متوجہ ہوا ابراہیم اونپر مارتا ہوا ساتھ قوت کے + **فـ تفسیر** + یمین کے معنی یہان شدید قوت کے ہین اسلیے کہ یمین یعنی دایان ہاتھ قوی تر ہوتا ہی بنسبت دوسرے کے یا یہ معنی ہین کہ بسبب قسم کے کہ پہلے کھائی تھی اور وہ یہ تھی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ یعنی قسم ہی خدا کی البتہ مکر کرونگا تمھارے بتون سے + **ف**

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝

پس متوجہ ہوئے لوگ طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے + **فـ تفسیر** + حضرت ابراہیم بت توڑ رہے تھے کہ بعضے کافرون نے دیکھا اور بعضون نے نہ دیکھا پس دیکھنے والے آئے جلدی سے ابراہیم کے پاس پھر آئے وہ کہ جنھون نے نہین دیکھا تھا پس کہا نہ دیکھنے والون نے اونسے کہ جنھون نے دیکھا تھا کسنے کیا یہ کام ہمارے بتون سے بلاشبہ وہ ظالمون مین سے ہی پس جواب دیا دیکھنے والون نے بطریق تعریض کے کہ ہمنے سُنا تھا ایک جوان کو انکا عیب بیان کرتے کہا جاتا ہی اوسکو ابراہیم پھر کہا سبھون نے کہ ہم پوجتے ہین انکو اور تو توڑتا ہی انکو پس جواب دیا ابراہیم عؑ نے اونکو اَتَعْبُدُوْنَ الخ + **ف**

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہا ابراہیم نے کیا پوجتے ہو اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم + **فـ تفسیر** یعنی تمکو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور اوس چیز کو بھی کہ تم اپنے ہاتھون سے بناتے ہو یعنی بت یا مَا مصدریہ ہی یعنی اور پیدا کیا تمھارے اعمال کو اور اسمین دلیل ہی ہمارے لیے اوپر کہ افعال بندون کے پیدا کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہین پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ خالق تمھارا بھی ہی اور تمھارے اعمال کا بھی پس کیون پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو + **ف معاً تنبیہ** + لفظ مَا تَنْحِتُوْنَ سے رد تعزیہ اور مہندی اور چھڑی وغیرہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ تفسیر جلالین مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ جو چیز تم تراشتے ہو پتھر وغیرہ سے پس وغیرہ مین یہ بھی داخل ہین کہ کھپاچ وغیرہ کے تراش کر بناتے ہین اور اونکو پوجتے ہین پھر اوچنا ہر ایک کا مختلف ہی چھڑی کو کھڑا کرکر اوسکے آگے مالیدہ وغیرہ رکھتے ہین مثل بتون کے یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتے ہین مہندی کے ساتھ والے اکثر حتی کہلاتے ہین شام کو ڈفالی پجاری اوسکے آگے کھڑے ہوکر کچھ گا بجاکر سجدے کرتے ہین اونکے ساتھ بعضے حاجتی جاہل بھی سجدے کرتے ہین ایسے ہی مہندی کو موجب برکت کا جانتے ہین مالیدہ وغیرہ اوسکے آگے بھی رکھتے ہین دعائین کرتے ہین یا پیر مدد کرو فلانا فلانا کام ہمارا ہوجاوے اور بعضے جاہل اوسکو سجدہ کرتے ہین تا تعزیہ اوسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا سمجھتے ہین اور کوئی سجدے کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑھاتا ہی کاغذ کا کوئی روٹی کاغذ کی یہ کہکر کہ یا امام اگر ہمارے ہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑھائینگے اور اسکی محض عنایت سے کچھ ملجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتے ہین جیسے وہ بتون کو فی الجملہ کارخانۂ خدائی مین متصرف جانتے ہین سجدے وغیرہ کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی سمجھتے ہین اور کرتے ہین اگر کوئی کہے کہ صاحب یہ ویسے کیونکر ہوئے یہ اونکو خدا تھوڑا ہی جانتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ کلام اللہ مین غور کرنی چاہیے اوس وقت کے مشرک بھی بتون کو بعینہ خدا نجانتے تھے بلکہ کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى یعنی ہم انکو اسلیے پوجتے ہین کہ اللہ کے نزدیک کردینگے ہمکو سو یہی ان چیزون کے پوجنے والے کہتے ہین کہ اللہ کے پیارے بندے جاکر ہم اونسے ایسے معاملے کرتے ہین تو اللہ سے ہماری عرضداشت کرین اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونکو حاضر ناظر عالم الغیب بھی جانتے ہین یہ شان اللہ ہی کی ہی صریح آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین کہ فرمایا لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الغیب الا اللہ اور اوسی جا قول حضرت نوح کا نقل کیا کہ انھون نے اپنی امت سے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الآیۃ اور فرمایا اپنے نبی پیارے اشرف المخلوقات کو کہ تو لوگون سے یون کہدے لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ یعنی نہین مالک ہون مین اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے کا اور نہ ضرر کے دفع کرنے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانتا مین غیب کو یعنی اوس چیز کو کہ غائب ہی مجھسے تو بہت خوبیان لیتا اور مجکو برائی کبھی نہ پہونچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے لوگون کو انتہی بھلا جب ان حضرات کو علم غیب نہوا تو اوس کی کیا حقیقت ہی اب ان آیات کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے کہ جسنے اوقت دعوی غیب دانی کا نسبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کر کچھ اشعار اس مضمون کے لکھے ہین قول اوسکا سراسر باطل ہی آیات مین تامل کرنا چاہیے نہ اوس گمراہ کے قول مین کہ قول ہیچ اوسکا سراسر مخالف ہی قرآن اور حدیث اور فقہ کے اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین اسکو کفر لکھا ہی عبارت اونکی یہ ہی ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ انتہی اور بزازیہ وغیرہ فتاوون مین لکھا ہی مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَايِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ اور بحر الرائق مین لکھا ہی جو کوئی نکاح کرے اور کہے کہ گواہ کیا مینے خدا رسول کو تو نکاح منعقد نہین ہوتا اور وہ شخص کافر ہو جاتا ہی اسواسطے کہ دعوی کیا اوسنے کہ نبی کو علم غیب کا ہی اور اوسی مین لکھا ہی مَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ انتہی بازآدم برحصول مطلب تعزیہ وغیرہ پرستش کی چیزون کا رد اس آیت سے بھی نکلتا ہی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اسلیے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی کہ كُلُّ مَا نُصِبَ وَاعْتُقِدَ تَعْظِيْمُهٗ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَهُوَ النُّصُبُ انتہی اور صاحب مجالس نے لکھا ہی وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نُصُبٍ وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَمَحْوُ اَثَرِهٖ انتہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَجَنِّبْنَا عَنْ طُرُقِ الْاٰثَامِ ✤

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝

کہا اونھون نے بنیہ کہ بناؤ ابراہیم کے لیے عمارت یعنی ہان آگ بہت سی جمع کرو واللہ اعلم پس ڈالو اوسکو بہت سی آگ مین ✤ فتح ✤ تفسیر عمارت یعنی ایک گھیر سا پتھرون کا چنو اور اوس مین لکڑیان بھرو اور دہکاؤ اوسمین آگ پس جب دہکنے لگے تو ڈالدو اسکو آگ دہکتی مین پس اونھون نے ایک چار دیواری پتھرون کی تیس گز کی اونچی اور بیس گز کی چوڑی بناکر لکڑیون سے بھری اور جب دہکنے اور بھڑکنے لگی آگ تو ابراہیم کو اوسمین ڈالدیا حق تعالی نے اوسکو اوسپر گلزار کر دیا چنانچہ سورۂ انبیا مین بیان اسکا گذرا ✤ بحر ✤ کہا سدی نے پس قید کیا کفار نے ابراہیم کو ایک گھر میں و جمع کین اونکے لیے لکڑیان یہان تک کہ اگر عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی اگر عافیت دیگا مجکو اللہ تو جمع کرونگی مین لکڑیان ابراہیم کے جلانے کے لیے پس جب جمع کین اونکے لیے لکڑیان بہت سی اور خوب دہکائی آگ یہان تک کہ اگر جانور گذرتا تھا اوسپر تو جل جاتا تھا شدت لپٹ اوسکی سے اور زیادتی حرارت اوسکی سے پس قصد کیا اونکے ڈالنے کا پس اوٹھا کر رکھا اونکو عمارت کے سر پر پھر [illegible] ابراہیم نے سر اپنا طرف آسمان کے پس کہا آسمان اور زمین اور پہاڑون اور فرشتون نے ای رب ہمارے ابراہیم جلایا جاتا ہی تیری راہ مین [illegible] حق تعالی نے کہ مین خوب جانتا ہون حال اوسکا اور اگر وہ تمکو پکاریگا تو پس مدد کرنا اوسکی [illegible]

اوسکو اور کہا ابراہیم ؑ نے جسوقت کہ اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِي السَّمَآءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ فِي الْاَرْضِ لَيْسَ فِي الْاَرْضِ اَحَدٌ يَعْبُدُكَ غَيْرِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنی یا الٰہی تو ایک ہی آسمان مین اور مین ایک ہون زمین مین یعنی تیری بندگی کرنے مین نہین ہی زمین مین کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے بس ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ بس حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ یعنی ای آگ ہوجا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ❊ درمنثور ❊

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اوسکے بدخواہی کا پس کیا ہمنے اونکو زیر تر ❊ فتح ❊ پھر چاہنے لگے اوسپر بُرا داؤ پھر ہمنے ڈالا اونھی کو نیچے ❊ مو تفسیر ❊ یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیم ؑ کی کہ ڈالا اونکو آگ مین تو کہ ہلاک ہوجاوین پس اللہ تعالیٰ نے اونکو مقہور و ذلیل کیا کہ نکلے ابراہیم آگ سے صحیح سلامت ❊ مل ❊

وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝

اور کہا ابراہیم ؑ نے کہ تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاویگا مجکو یعنی اوس جگہہ کی کہ رضا پروردگار ہمارے کی ہو ❊ فتح ❊ اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ مجکو راہ دیگا ❊ مو تفسیر ❊ جانے والا ہون یعنی ہجرت کرنے والا ہون اپنے رب کی طرف اور معنی یہ ہین کہ مین ہجرت کرتا ہون دار الکفر سے اور جاتا ہون اپنے رب کی مرضی کی جگہہ کہا یہ جب کہ نکلے آگ سے اور باپ نے انکو گھر سے نکالدیا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ راہ دکھاویگا مجکو یعنی اوس جگہہ کی کہ مجکو وہان کے جانے کا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو دو بیبیان راہ مین ہاجرہ ساتھ لگین حضرت سارہ کے کہ بیوی ابراہیم ؑ کی تھین اور سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم ؑ کے تئین بخشا ابراہیم ؑ نے دعا کی فرزند ہونے کی پس کہا ❊ معالم ❊

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝

ای پروردگار عطا کر مجکو یعنی فرزند صالحون سے پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ ایک لڑکے بردبار کے ❊ فتح ❊ ای رب بخش مجکو کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا ❊ مو تفسیر ❊ بشارت متضمن ہوئی تین باتون کو ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا دوسرے یہ کہ وہ پونہچیگا عمر حلم کو اسلیے کہ لڑکا نہین وصف کیا جاتا ہی ساتھ حلم کے اور تیسرے یہ کہ وہ حلیم یعنی بردبار ہوگا اور اونکے حلم سے کونسا حلم بڑا ہوگا کہ جب اونکے باپ نے اونکے ذبح کرنے کا ذکر کیا اونکے آگے تو کہا اونھون نے سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ یعنی پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی خدا نے صبر کرنے والون مین سے پھر مستعد ہوئے اپنے ذبح کروانے کے لیے ❊ مل ❊

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

پس جب پونہچا وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کر سکے ہمراہ والد اپنے ابراہیم ؑ کے کہا ابراہیم ؑ نے ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھہ تو کیا چیز تیری خاطر مین پہونچتی ہی کہا ای باپ میرے کر ڈال جو کچھہ حکم کیا جاتا ہی تجکو پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون سے ❊ فتح ❊ پھر جب پونہچا اوسکے ساتھ دوڑنے کو کہا ای بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھہ تو تو کیا دیکھتا ہی بولا ای باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہی تو مجکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا ❊ مو تفسیر ❊ سعی کر سکے سن سعی کا وہ عمر ہی کہ اوسوقت مین کام مردون کا سا کر سکے اور عمر اسمٰعیل ؑ کی اوسوقت مین تیرہ برس کی تھی اور موجب ایک قول کے معنی سعی کے چلنے کے ہین یعنی چلنا ہمراہ باپ اپنے کے مثل دوڑنا وغیرہ تک ہی [illegible]

۴ قولہ فلما بلغ معہ السعی ... بلغ ان یسعی ... [illegible]

تو لگو کہ سات برس کا کہا ہی اور بحسب ایک قول کے معنی سعی کے عمل و عبادت ہی اور وہ حد بلوغ ہی اور تری رای سے ہی
یعنی رای تیری کیا تقاضا کرتی ہی بطور مشاورت کے یہ پوچھا نہ رویت عین سے اور مشورہ اوسنے اسلیے نہین کیا کہ اونکے مشورے اور رای پر
عمل کرین ولیکن اسلیے پوچھا کہ تا معلوم ہو کہ آیا جزع کرتے ہین یا صبر * بحر * مد * شعر چون خلیل الله قربان کرد ولد *
جان خود را نیز با صد جد و کد *

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پس جب مطیع ہوئے دونون حکم الٰہی کے اور باپ نے پچھاڑا فرزند کو پیشانی کے بل آواز دی ہمنے ابراہیم کو کہ ای ابراہیم تحقیق سچ
کر دکھایا تونے خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو * فتح * پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے
بل اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ ای ابراہیم تونے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو * مو * تفسیر *
یعنی جیسے درگذر کیا ہمنے ذبح ہونے فرزند تیرے سے ایسے ہی بدلہ دیتے ہین ہم اونکو کہ خوب اطاعت کرتے ہین ہماری کہا مقاتل نے
کہ بدلہ دیا الله نے ابراہیم کو بسبب خوب اطاعت کرنے اوسکی کے یہ کہ درگذر کیا ذبح ہونے فرزند اوسکے سے * معا * پیشانی کے بل
تا موہنہ سامنے نظر نہ آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہین یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے الله نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے
مین نہین آتا جو حال گذرا اوسکے دل پر اور فرشتون پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہین پھر اونکو
تھام رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین * مو *

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

تحقیق یہ ماجرا امتحان ظاہر ہی اور عوض اوسکے دیا ہمنے ایک دنبہ مہیا واسطے ذبح کے بڑے جثے کا * فتح * بیشک یہی ہی
صریح جانچنا اور اوسکا بدلہ دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا * مو * تفسیر * وہ دنبہ ابلق و سینگدار تھا اور جاننا چاہیے
کہ دونون اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کا اتفاق ہی اسپر کہ جس لڑکے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا ابراہیم کو وہ اسحق تھے اور علمائے مسلمین
نے اختلاف کیا ہی اسمین پس کہا ایک جماعت نے کہ وہ اسحق ع تھے اور یہ قصہ شام مین تھا کہ جب ابراہیم ع نے رَبِّ هَبْ لِيْ دعا کی اور خوشخبری فرزند
کی پائی کہا هُوَ اِذًا لِلّٰهِ ذَبِيْحٌ یعنی چونکہ وہ فرزند پیدا ہوگا الله کے نام پر ذبح کیا جاویگا پھر جب اسحق ع پیدا ہوئے اور حد سعی یعنی کاربار کی عمر کو
پہونچے تو خواب مین سنا اَوْفِ بِنَذْرِكَ یعنی پوری کر اپنی نذر پس اس سبب سے حکم خدا کا ابراہیم کو بیٹے کے ذبح کرنیکا ہوا تھا اور بعد اس خواب کے
ابراہیم ع نے اسحق کو کہا آؤ تا کہ قربانی کرین ہم اور رسی اور چھری لیکر دونون روانہ ہوئے جب کہ پہاڑون کے درمیان مین پہونچے تو بیٹے نے
پوچھا کہ ای باپ پھر قربانی تیری کہان ہی کہا ابراہیم ع نے اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ الخ اور اور جماعت مفسرونکی اسپر ہین کہ ذبیح
اسمعیل ہین اور دونون قول رسول علیہ السلام سے بھی روایت کیے گئے ہین اور دلیل فرقۂ اول کی یہ ہی کہ ذبیح وہی مبشر ہی یعنی جسکے
پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اوسیکو ذبح کرنے کو لے گئے تھے جیسے کہ اوپر کی آیتون سے سمجھا گیا اور بشارت اسحق ع ہی کے حق مین
ہوئی ہی جیسے کہ فرمایا فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ یعنی خوشخبری دی ہمنے سارہ کو اسحق ع کے پیدا ہونے کی اور دلیل دوسرے فرقے کی یہ ہی کہ بشارت
اسحق کے پیدا ہونے کی بعد قصہ ذبح کے ہی جیسے کہ فرمایا الله تعالی نے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا یعنی خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو
اسحق کے پیدا ہونے کی کہ پیدا ہوگی اسحق ... مقرر نبی ہونا اوسکا چنانچہ یہ جملہ ان آیات کے مابعد مین آویگا پس دلالت کیا اسپر کہ
اسحق غیر مذبوح ہی اور بھی سورۂ ہود مین فرمایا فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ یعنی پس بشارت دی ہمنے

سارہ کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی اور پیچھے اسحٰق کے یعقوبؑ کی اور یہ بشارت بیٹے اور پوتے کے پیدا ہونے کی ہے پس جس بیٹے سے
کہ فرزند ہونے والا تھا کیونکر اوسکے ذبح کا حکم ہوتا اور یہ بھی دلیل ہے کہ دونون سینگ دنبے ذبح کیے گئے کے بیت اللہ کے دروازے پر ٹنگے تھے
عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے زمانے مین جلے اور وہ اولاد اسمٰعیلؑ کے تصرف مین تھے اور یہ بھی منقول ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص سے
کہ یہود کے علما مین سے تھا اور اسلام لایا تھا اور نیک بخت تھا پوچھا کہ کونسا بیٹا ابراہیمؑ کا مذبوح تھا کہا اسمٰعیل تھا اور یہود بھی جانتے ہین
لیکن بسبب حسد کرنے کے عرب پر ظاہر نہین کرتے اور محمد بن اسحٰق وغیرہ کہتے ہین کہ ابراہیمؑ نے ہاجر کو مکے مین چھوڑا تھا اور اسمٰعیل
وہین نشو و نما پاتے تھے اور ابراہیمؑ جب چاہتے کہ ہاجر اور اسمٰعیل کو دیکھین تو شہر شام سے براق پر سوار ہوتے اور صبح کا کھانا مکے مین کھاتے
اور ملاقات انکی کر کر پھر شہر شام کو رجوع کرتے اور رات کو اپنے اہل کے پاس شام مین آرہتے اور زمین انکے براق کے قدمون مین سمٹی جاتی تھی یہان تک
کہ اسمٰعیلؑ سن سعی کو پہونچے تب ترویہ مین کہ آٹھوین ذیحجہ کو کہتے ہین ابراہیمؑ نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تجکو تیرے بیٹے کے
ذبح کرنے کا حکم کرتا ہے اور جب صبح ہوئی تو تمام روز فکر مین رہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے اسلیے اوس دن کو ترویہ
کہتے ہین اور جب عرفے مین شب ہوئی تو پھر وہی خواب دیکھا نوین کی صبح کو جو اوٹھے تو پہچانا کہ امر الٰہی ہے اسلیے روز عرفہ نام ہوا اوسکا پھر دیکھا
مثل اسی کے تیسری رات مین پس قصد کیا اسمٰعیل کے نحر یعنی ذبح کرنے کا پس نام رکھا گیا اوس دن کا یوم النحر بہر تقدیر جب یقین ہوا ابراہیمؑ کو
اسمٰعیلؑ سے یہ ماجرا ظاہر کیا اونھون نے بھی تسلیم کیا روز نحر کے یعنی دسوین ذیحجہ کو ابراہیمؑ رسی اور چھری اور اسمٰعیلؑ کو ہمراہ لیکر منا کو گئے
اور اونکو زمین پر لٹایا اسمٰعیلؑ نے کہا اے باپ میرے مجکو مضبوط باندھو تا تڑپون نہین اور کپڑے اپنے مجسے الگ کر لو تا میرے خون کی چھینٹ
اون پر نہ پڑے اور میرے ثواب کو ناقص نکرے اور میری ماں اوسکو دیکھ کر غم مین نہ پڑے اور چھری کو خوب تیز کر لو تو جلدی سے میرے حلق پر چلانا
تا موت آسان ہو اور جب میری ماں پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہونچانا اور اگر مناسب جانو تو میرا کُرتہ میری ماں کو سونپنا تا اوسکو
تسلی اوس سے ہوتی رہے ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا اور دونون صاحب روتے جاتے تھے پھر ابراہیمؑ نے چھری اونکے حلق پر پھیری کچھ کام نہ
دو تین بار چھری کو تیز کرتے تھے پتھر پر اور حلق پر پھیرتے تھے چھری سے کچھ نہ کٹتا تھا بسبب مانع کے قدرت الٰہی سے کہ گردن مثل تختے تانبے
کے ہو گئی تھی اسمٰعیلؑ نے کہا اے باپ میرے مونہہ میرا زمین کی طرف کر کہ تو میرا مونہہ دیکھکر رحم کرتا ہے مبادا وہ رحم درمیان میرے اور درمیان امر خدا
کے حائل ہو اور مین بھی چھری کو دیکھکر جزع فزع نکرون ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا کہ اسمٰعیلؑ کو پیشانی کے بل لٹا کر چھری اونکی گدی پر پھیری
چھری اولٹ گئی اور حق تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی یَآ اِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اور بعضون نے کہا ہے کہ خواب مین بھی یہی سب
معاملے دیکھے تھے بہانا خون کا بیٹے سے نہ دیکھا تھا اور اوس سب کو بجا لائے تصدیق خواب کی حاصل ہوئی اور سوا اسکے اپنی طرف سے
اونھون نے سعی و کوشش کی ذبح کرنے مین جیسے کہ ذبح کرنے والا کرتا ہے و لیکن اللہ تعالیٰ نے بچایا اونکو جس طرح کہ بچایا اور یہ قدح نہین کرتا ہے
فعل ابراہیمؑ مین اور بعد سننے اوس آواز کے دیکھا کہ جبرئیلؑ ایک دنبہ لائے اور کہا یہ فدا یعنی بدلہ بیٹے تیرے کا ہے اسکو ذبح کر اور بیٹے کو
چھوڑ دے اور وہ دنبہ عظیم الجثہ اور فربہ تھا اور یہی سنت ہے قربانیون مین اور روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب ذبح کیا اوسکو کہا
جبرئیلؑ نے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ پھر ذبیح نے یعنی حضرت اسمٰعیلؑ نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پھر کہا ابراہیمؑ نے اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ پس باقی رہی یہ سنت جانور کے ذبح کرنے مین اور دلیل پکڑی ہے ابو حنیفہؒ نے ساتھ اس آیت کے اوس شخص کے حق مین کہ
نذر کرے ساتھ ذبح کرنے فرزند اپنے کے یہ کہ لازم آتا ہے اوسکو ذبح کرنا بکری کا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ دنبہ وہ تھا کہ تقرباً لائے تھے
اوسکو ہابیل کہ جو بیٹے تھے حضرت آدمؑ کے پس قبول کیا گیا اون سے اور وہ جنت مین چرتا تھا یہان تک کہ حضرت اسمٰعیل کے بدلے مین دیا گیا اور اگر
اسمٰعیل ذبح کیے جاتے تو ہوتا بیٹے کا ذبح کرنا سنت اور ذبح کیا کرتے لوگ اپنے بیٹون کو انتہی پس اوس نیکی کو منحصر نہ [illegible]

اکثر مفسرون کے چالیس برس وہ دنبہ جنت مین چرا تھا اور بزرگ جثہ تھا اسلیے اوسکو عظیم کہا یا اس سبب سے عظیم کہا کہ خدا کے پاس سے
آیا تھا یا اس سبب سے کہا کہ ثواب عظیم ملا اوسکے ذبح کرنے سے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ جب ابراہیم ع نے وہ خواب دیکھا تو
شیطان نے بصورت مرد کے حضرت اسمعیل ع کی مان کے پاس آکر کہا جانتی ہی تو کہ تیرے بیٹے کو کہان لیے جاتا ہی ابراہیم اونکی مان نے کہا
کہ لکڑیون کے لانے کے لیے لیے جاتا ہی شیطان نے کہا قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی اونکی مان نے کہا کہ ابراہیم اوسکو دوست رکھتا ہی ایسا نہوگا
شیطان نے کہا ابراہیم گمان رکھتا ہی کہ یہ حکم خدا کا ہی اونکی مان نے کہا اگر حکم خدا کا ہی تو اطاعت اوسکی بہت ہی خوب ہی شیطان اوس سے مایوس ہوکر
باہر آیا اور اسمعیل ع کے پاس آکر کہا کہ جانتا ہی تو کہ باپ تیرا تجکو کہان لیے جاتا ہی اسمعیل ع نے کہا لکڑیون کے لانے کے لیے جاتا ہون مین
شیطان نے کہا نہ قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی ابراہیم جب اسمعیل ع نے کہا کیا سبب ہی شیطان نے کہا کہ ابراہیم یہ گمان رکھتا ہی کہ خدا نے
اسکا حکم کیا ہی اسمعیل ع نے کہا اگر اسی طرح ہی سمع وطاعت ہی یعنی جی جان سے مانا مینے حکم اوسکا شیطان اونسے بھی مایوس ہوکر ابراہیم ع
کے پاس آیا اور کہا ای شیخ کہان جاتا ہی تو ابراہیم ع نے کہا کہ ایک کام کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا کہ جانتا ہون مین کہ شیطان نے
خواب مین تجکو حکم کیا ہی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تو ابراہیم ع نے کہا دور ہو ای دشمن خدا کے کہ ہم حکم خدا سے باز نہین رہنے کے شیطان جب سے مایوس ہوکر
نا امید و ذلیل ہوکر پھرا اور آل ابراہیم کو حق تعالی نے محفوظ رکھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شیطان اول بار جمرۂ عقبہ کے پاس ابراہیم ع پر
ظاہر ہوا اوسکو سات سنگریزے مار کر ہانکا پھر جمرۂ وسطی کے پاس پیش آیا پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا پھر جمرۂ کبری کے پاس پیش آیا
پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا اور وہی سنت قیامت تک جاری ہی کہ حاجی تینون جمرون پر سنگریزے مارتے ہین **ف۔ معالم**
اور ظاہر تر یہ ہی کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام تھے اور یہ قول ابی بکر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ایک جماعت کا تابعین مین سے ہی رضی اللہ عنہم اور اس سبب سے
بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ یعنی مین بیٹا دو ذبیحون کا ہون پس ایک تو اونمین سے جد آنحضرت کے اسمعیل
تھے اور دوسرے باپ آنحضرت کے عبد اللہ اور یہ ذبیح یون کہلائے کہ عبد المطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے ہان دس بیٹے ہونگے تو ذبح کرونگا آخری بیٹے کو
تقربا اور ہوئے عبد اللہ آخری پس اونکے فدیے مین سو اونٹ دیے اور اصمعی سے ہی کہ اونھون نے کہا پوچھا مینے ابو عمرو بن العلا سے حال ذبیح کا پس کہا
ای اصمعی کہان گئی ہی عقل تیری اسحق کہان تھے مکے مین نہین تھے مکے مین مگر اسمعیل اور انھون ہی نے بنایا خانۂ کعبہ اپنے باپ کے ساتھ اور منحر یعنی
جگہہ ذبح کی مکے مین ہی چنانچہ منقول ہی کہ انکو جو ذبح کرتے کو لٹایا تھا وہ جگہہ نزدیک صخرہ کے تھی کہ جو منا مین ہی اور علی اور ابن مسعود اور عباس
اور ایک جماعت تابعین سے ہی راضی ہوا اللہ اونسے کہ ذبیح اسحق تھے اور دلالت کرتا ہی اسپر خط یعقوب علیہ السلام کا کہ یوسف ع کو لکھا تھا اس طرح
مِنْ یَعْقُوْبَ اِسْرَآئِیْلَ اللّٰہِ بْنِ اِسْحٰقَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ **مدارک** جنکے ذبح کا حکم ہوا تھا وہ اسمعیل ع تھے
یا اسحق دونون قول آئے ہین **جلالین**

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے ابراہیم پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جیو ابراہیم پر اسی طرح یعنی جیسے دی ہمنے ابراہیم کو جزا دیتے ہین ہم نیک کارون کو **فتح**
اور باقی رکھی ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی ابراہیم پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو **موضح**

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تحقیق ابراہیم بندون ہمارے ہی ایمان لانے والون سے تھا **فتح** وہ ہی ہمارے بندون ایماندار مین **موضح** **تنبیہ** سبحان اللہ
رب جیسے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اوسکے حکم سے جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین ہزاران ہزار آفرین اوس باپ پر اور بیٹے پر اور راضی
رہا یہ باپ نے تو وہ کام کیا کہ بہت ہی مشکل ہی ہر کسی سے ہونا اوسکا کہ لخت جگر کو اوسکی راہ مین نثار کرنا ٹھہرایا کون اپنے بیٹے کو اپنے

ہاتھ سے ذبح کرتا ہی پھر بیٹے کا صبر و سعادتمندی دیکھیے کہ کس طرح اونھونے کہنا مانا پھر ماں کو دیکھیے کہ وہ بھی راضی برضاے حق ہین
پس معنی ایمان کے یہی ہین کہ اسکی محبت و حکم کے آگے سبکو ہیچ جانے اور اوسکی راہ مین جان و مال نثار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہونا اور الہی
خواہش کا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے
کہ لایا ہون مین اوسکو کہ وہ دین و شریعت ہی اب دیکھا چاہیے کہ ایک تو ایسے بندے تھے کہ ایسا ضرر اپنا قبول رکھا کہ جان تک دینے مین
دریغ نکیا اور ایک ہم نالائق ہین کہ سراسر ہمارے دارین کے فائدے کی بات ارشاد ہوتی ہی اور نہین عمل مین لاتے مثلاً فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ
الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی بلاشبہہ اسراف کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین پس خیال کیا چاہیے کہ شادی
غمی وغیرہ مین اسراف کر کر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اسکو ترک کر کر فائدۂ دارین حاصل کرنا نہین منظور کیا اولٹی سمجھ ہی ویسے ہی خراب
بھی ہوتے ہین جو ذرہ بھی ذہن لگاویگا اس بات کو سمجھ لیگا شعر ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت ٭ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا ٭
پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع رضاے مولی کو مقدم رکھے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ اپنے نفس کو مار کر خاک کر دے پھر سب کچھ بن پاتا ہی
اور اپنے مولی کے ہان بڑا رتبہ پاتا ہی شعر خاکساری سے ابھی تو در بدر ہون ٭ کشتہ ہو کر خاک ہو جاؤن تو پھر اکسیر ہون ٭

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین ٭ **فتح** اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین ٭ **مو**
تفسیر ٭ معلوم ہوا وہ پہلی خوشخبری اسمعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اونھین پر تھا یہود کہتے ہین ذبح کیا اسحق کو لیکن خلاف ہی
اسحق کی خوشخبری کے ساتھ خبر ہی یعقوب کی یہ سورۂ ہود مین ہو چکا اور خبر ہی نبی ہونے کی یہ سنکر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونون
باتین ظہور مین نہین آئین ذبح کیونکر ہوگا ٭ **فائدۂ مو** ٭ پس جنھون نے ٹھہرایا ذبیح اسمعیل کو اونھون نے یہ معنی کہے کہ بشارت دی ہمنے بعد اس
قصے کے اسحق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے بدلے مین اور جنھون نے ذبیح ٹھہرایا ہی اسحق کو کہا اونھون نے کہ بشارت دی ہمنے ابراہیم کو اسحق کی
نبوت کی روایت کی یہ عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا بشارت دی اسحق کی دوبار ایک تو جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے ٭ **معا** ٭

وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝

اور برکت بھیجی ہمنے ابراہیم پر اور اسحق پر اور اون دونون کی اولاد مین سے بعضے نیککار ہین اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا
ہین اپنے پر ٭ **فتح** اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح ٭ **مو**
تفسیر ٭ اور برکت بھیجی الخ یعنی ان دونون پر اوتارین ہمنے برکتین دین و دنیا کی اور بعضون نے کہا کہ یہ مراد ہی کہ برکت اوتاری ہمنے
ابراہیم پر اوسکی اولاد مین اور اسحق پر یہ کہ نکالے ہمنے اوسکی صلب سے ہزار نبی اول اونکے یعقوب ہوئے اور آخر اونکے عیسی علیہما السلام
اور نیککار ہین یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہین یعنی کافر ہین یا احسان کرنے والے ہین لوگون پر اور ظالم ہین اپنے نفس پر بسبب
بڑھ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ اچھے اور بُرون کے افعال نہین جاری ہوتے ہین بعلاقہ نطفہ اور قرابت کے
پس کبھی جنتے ہین نیک بدون کو اور بد نیکون کو اور تنبیہ ہی اسپر کہ برائی ہونی پچھلون مین نہ گنے گئے عیب و نقصان اگلون کے بلکہ آدمی
عیب کیا جاتا ہی بسبب بدفعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ صادر ہوئی اوس سے نہ اوس چیز پر کہ پائی جاوے اصل یا فرع
اوسکی سے ٭ **معا** ٭ یہ دونون کہا دونون بیٹون کو دونون سے بہت اولاد پھیلی اسحق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمعیل کی
اولاد مین عرب جنمین ہمارے پیغمبر ہوئے ٭ **مو** ٭ اوپر فرمایا تھا کہ ہمنے لوگون مین ڈرانے والے یعنی انبیا بھیجے پس دیکھ کہ کیسا انجام ہوا ڈرائے گیون کا
اوسکے بعد حضرت نوح وغیرہ علیہم السلام کا کہ ڈرانے والے تھے اور اونکی امت کا کہ کچھ ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوسی کا تتمہ یہ آگے بیان ہوتا ہی

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝

اور البتہ تحقیق ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر یعنی بسبب نبوت دینے کے اور نجات دی ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو غم بڑے سے * فتح * اور ہمنے احسان کیا موسی اور ہارون پر اور بچا دیا اونکو اور اونکی قوم کو اس بڑی گھبراہٹ سے * مو * تفسیر * کہ غم تھا ڈوب جانے کا یا فرعون اور اوسکی قوم کی ایذا رسانی کا جو غم تھا اوس سے چھڑایا * مل *

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِينَ ۝

اور مدد دی ہمنے اونکو یعنی موسی اور ہارون اور اونکی قوم کو پس تھے وہ غالب یعنی فرعون پر اور اوسکی قوم پر اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب واضح یعنی توریت کہ اوسمین خوب بیان واضح تھا احکام الٰہی کا * فتح * اور اونکی مدد کی تو رہے وہی زبر اور دی اونکو کتاب واضح * مو *

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

اور دکھلائی ہمنے اونکو راہ سیدھی * فتح * اور سوجھائی اونکو سیدھی راہ * مو * تفسیر * یعنی راہ اہل اسلام کی اور وہ راہ اون لوگون کی ہے کہ انعام کیا اللہ نے اونپر نہ اونکی کہ غضب کیا گیا ہے اونپر اور نہ گمراہون کی * مل *

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝

اور باقی چھوڑی ہمنے اونپر ثنائے نیک پچھلون مین سلام ہو جیو موسی اور ہارون پر * فتح * اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے موسی اور ہارون پر * مو *

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

تحقیق ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق وہ دونون مومن بندون ہمارے سے ہین * فتح * ہم یون دیتے ہین بدلہ نیکی کرنے والون کو وہ دونون ہین ہمارے بندون ایماندار مین * مو *

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

اور تحقیق الیاس بھیجے ہوؤن مین سے تھا * فتح * اور تحقیق الیاس ہے رسولون مین * مو * تفسیر * بعضون کے نزدیک الیاس وہی ادریس نبی ہین چنانچہ پڑھا ہے ابن مسعودؓ نے فَاِنَّ اِدْرِيسَ جگہہ الیاس کے اور اکثرون کے نزدیک الیاس بیٹے بشیر کے بیٹے فنحاص کے بیٹے عیزار کے بیٹے ہارون بیٹے عمران کے ہین اور وہ پیغمبر تھے انبیائے بنی اسرائیل مین سے کہ بعد مرنے حزقیل نبی کے اور فساد بنی اسرائیل کے ساتھہ گناہ اور بت پرستی کے خدا تعالی نے الیاس کو بنی اسرائیل پر نبی کر کر بھیجا اور انبیاء بنی اسرائیل مین سے بھیجے جاتے تھے بعد موسی کے تاکہ یاد دلاوین احکام توریت کو کہ بھول گئے تھے بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل رہتے تھے متفرق اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب یوشع بن نون نے بعد موسی علیہما السلام کے ولایت شام کو فتح کیا تو اوس ولایت کو بنی اسرائیل پر تقسیم کیا اور ہر سبط کو ایک ایک جگہہ بسایا ایک سبط کو اونمین سے شہر بعلبک اور نواحی اوسکے مین اوتارا الیاس اونہین مین سے تھے پس نبی کیا اللہ تعالی نے الیاس کو طرف اونکے اور اون ایام مین بادشاہ اوس گروہ کا اجب نام تھا کہ بت بعل نام کو پوجتا تھا اور اپنی قوم سے جبرا عبادت اوسکی کرواکر اونکو گمراہ کیا تھا اور طول بعل کا بیس گز کا تھا اور چار مونہہ تھے اوسکے اور جب الیاسؑ مبعوث ہوئے تو اونکو خدا تعالی کی عبادت کی طرف بلاتے تھے اور وہ قبول نکرتے تھے مگر بادشاہ کہ ایمان الیاسؑ پر لایا تھا اور الیاسؑ رہنمائی اوسکو کرتے تھے اور اجب جسوقت سفر کو جاتا تو اپنی بیوی مسماۃ ازبیل کو اپنی رعیت پر خلیفہ کر جاتا اور وہ سامنے ہوتی لوگون کے اور اونپر حکم رانی کرتی اور وہ عورت منکر انبیا کی اور کشندہ اونکی تھی یحیی علیہ السلام کو بھی اوسی نے مارا تھا اور اوس عورت کا کاتب تھا ایک مومن حکیم کہ اپنے ایمان کو

پوشیدہ رکھتا تھا اوسنے خلاصی دلوائی تھی اوسکے ہاتھ سے تین سو نبیون کو کہ چاہتی تھی وہ قتل کرنا اون ہر ایک کا جب وہ نبی ہوتے تھے
سوا ے اونکے کہ جنکو قتل کیا اور تھی وہ عورت بدکار اور اوسنے سات بادشاہ بنی اسرائیل سے نکاح کر کر از راہ مکر کے قتل کیا تھا اور تھی وہ
بڑی عمر کی کہتے ہین کہ ستر بچے جنے تھے اور اجب بادشاہ کے ہمسایے مین ایک مرد صالح مزدکی نام رہتا تھا اور وہ ایک باغیچہ بادشاہ کے
محل کیطرف رکھتا تھا کہ وہی اوسکی وجہ معاش تھا اوسکی آبادی اور تعمیر اور ترمیم مین مصروف رہتا تھا پس بادشاہ اور بیوی اوسکی اپنے
محل مین بیٹھکر اوپر سے سیر اوس باغیچے کی کرتے اور کھاتے اور پیتے اور قیلولہ کرتے دونون اوسمین اور بادشاہ ساتھ اوس مرد ہمسایہ مزدکی
نام کے احسان و مہربانی کرتا اور عورت بادشاہ کی ازبیل نام حسد کرتی تھی اوسپر بسبب اوس باغیچے کے اور چاہتی تھی کہ اوسکو مار ڈالے اور
اوسکے باغیچے کو از راہ غصب کے لے لے اسلیے کہ سنتی تھی لوگون کو کہ بہت کرتے ہین ذکر اوسکا اور تعجب کرتے ہین اوسکی آراستگی
وخوبی سے اور بادشاہ اوس ارادے سے اوسکو منع کرتا رہتا تھا پس نہین پڑ سکتا تھا اوسپر ہاتھ اوسکا تا آنکہ ایکبار بادشاہ کو سفر
دور و دراز در پیش آیا اپنی عورت کو موجب عادت اپنی کے خلیفہ رعیت پر کیا اور آپ سفر کو نکلا بادشاہ کی بیوی اسنے بادشاہ کے سفر دراز کو غنیمت
جانکر کتنے ایک آدمیون کو مقرر کیا کہ جھوٹی گواہی دین اس بات کی کہ مزدکی نے بادشاہ کو برا کہا ہے اور حکم اوس وقت مین یہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ کو
برا کہے اور گواہون سے ثبوت اوسکا ہو تو اوسکو قتل کرتے تھے پس سامنے بلایا اوس عورت نے مزدکی کو اور کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو بادشاہ کو
برا کہتا ہے پس انکار کیا مزدکی نے اسکا پس بلائے اوسنے گواہ اور گواہی دی اونھون نے اسپر جھوٹی پس حکم کیا اوسنے اوسکے قتل کا اور
لے لیا باغیچہ اوسکا اور جب بادشاہ سفر سے پھر کر آیا تو اوسکی بیوی نے مزدکی کے قتل کرنے کی خبر دی بادشاہ نے کہا کہ خوب نکیا تو نے فلاح نہین
پاوینگے ہم اپنے مین بسبب حق ہمسائگی کے اوسکے ساتھ احسان کرتا تھا اور تو نے ایسا معاملہ کیا اوسکی بیوی نے غصے مین آکر کہا کہ مین نے جب
حکم تیرے کے حکم کیا اور تیرے لیے بدلہ لیا اور تو یہ کہتا ہے اوسنے کہا کہ حق ہمسائگی کا نہ نگاہ رکھا تو نے عورت نے کہا خیر اب تو ہوا جو
کچھ کہ ہوا حاصل یہ کہ غضب الٰہی بسبب قتل کرنے اوس مظلوم کے جوش مین آیا اور حضرت الیاس کو وحی بھیجی کہ بادشاہ کو اور اوسکی بیوی کو غضب
الٰہی کی خبر بسبب قتل کرنے اوسکے ولی کے پہونچا وین کہ اگر توبہ نکرینگے اور باغیچہ مزدکی کا اوسکے وارثون کو نہ پہونچا وینگے تو اب اوسکو اور
اوسکی بیوی کو اللہ تعالیٰ مار ڈالیگا اور مردے اونکے اوس باغیچے مین پڑے رہینگے تا آنکہ بدبودار ہو جاوینگے اور گوشت اونکی ہڈیون سے جدا ہو جاوینگے
اور جب الیاس نے یہ خبر بادشاہ کو پہونچائی تو بادشاہ الیاس پر غصے ہوا پھر کہا اے الیاس قسم خدا کی نہین دیکھتا ہون مین تجکو راہ حق پر تو نہین
بلاتا ہے ہمکو مگر باطل بات پر اور نہین دیکھتا ہون مین فلانے اور فلانے کو نام لیا کتنے بادشاہون کا کہ پوجتے تھے بتون کو مگر کہ ہمارے ہی سے حال پر ہین
پھر کھاتے ہین اور چین کرتے ہین ملک رکھتے ہین نہین نقص کرتے ہین کچھ اونکی دنیا مین سے کام اونکے کہ جنکو تو باطل کہتا ہے اور اپنے مین ہم کوئی
بزرگی دیکھتے نہین ہین یعنی ہم اونسے بھی زیادہ بزرگ ہین کہ ہم اونکے سے کام چھوڑ دین کہی یہ بات بادشاہ نے اور قصد کیا الیاس کے عذاب
کرنے اور قتل کرنے کا الیاس اوس سے آگاہ ہو کر وہان سے باہر نکل کر بڑے بڑے پہاڑون مین جا چھپے اور بادشاہ پھر بت بعل کو پوجنے لگا
اور الیاس کے تجسس مین پڑا اور الیاس سات برس تک پہاڑون کی گھاٹیون اور غارون مین اوسکے ڈر سے چھپے رہے اور زمین کی
روئیدگیون اور درخت کے پھلون سے قوت بسری کرتے تھے اور بعد سات برس کے امر الٰہی الیاس کے ظاہر ہونے کا پہونچا پس اجب سے
ایک بیٹے کو کہ بہت پیارا تھا اوسکے نزدیک ساری اولاد مین بیمار کیا اسطرح کا کہ اوسکی زندگی سے ناامید ہوئے اور رجوع بعل کے سدنہ یعنی خادمون
کیطرف کی تا شفا اوس لڑکے کی بعل سے چاہین ہر چند اونھون نے دعا و زاری کی کچھ جواب نپایا اور پہلے اسکے داب اونکا یہ تھا کہ چار سو سدنہ
بعل پر مقرر کیے تھے اور اونکو انبیا کہتے تھے اور حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت دی تھی کہ بعل کے اندر داخل ہو کر بولتا تھا اور وہ چار سو سدنہ
اوسکے کلام پر کان رکھکر شیطان کے وسوسون کو منکر لوگون کو پہونچاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور اسوقت مین کہ بادشاہ کے بیٹے کی شفا کی

اسقدر کی حق تعالی نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اندر بعل کے سلب کی کچھ آواز بعل کے اندر سے نہ آئی لوگون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل
تیرے غصے سے کچھ جواب نہین دیتا اور ملک شام مین اور معبود ہین انبیا کو وہان بھیج تو شاید وہ شفاعت کرین بادشاہ نے پوچھا کہ سبب بعل کے
غصے ہونے کا کیا ہی باوجودیکہ مین اوسکو پوجتا ہون اونھون نے کہا اس سبب سے غصے ہی کہ تو نے الیاس کو قتل نکیا اور قصور کیا اوسکے بارے مین
کہ سالم چلا گیا حال آنکہ وہ منکر تھا تیرے معبود کا بادشاہ نے کہا کہ مین کیونکر اوسکو قتل کرون کہ مکان اوسکا معلوم نہین اور ہاتھ نہین آتا
اور مین اپنے بیٹے کی بیماری مین مشغول ہون اگر اوسکو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کر کے مارونگا اور بعل کو راضی کرون پھر بادشاہ نے چار سو انبیا
کو شام کے بتون کی طرف بھیجا تا سوال کرین اونسے یہ کہ شفاعت کرین وے بادشاہ کی بت سے کہ شفا دیوے وہ اوسکے بیٹے کو پس گئے وہ یہان تک
کہ جب وے قریب مکان الیاس کے پہنچے تو اونکو وحی آئی کہ انپر ظاہر ہو کر معارضہ کر اور ڈر نہین کہ مین رعب تیرا اونکے دل مین ڈالونگا اور اونکے شر تجھسے
دفع کرونگا پس الیاس پہاڑون سے اوترے اور اون انبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عزوجل نے بھیجا ہی مجکو تمھاری طرف اور اونکی طرف کہ بھیجے تمھارے
ہین پس سنو ای قوم رسالت اپنے رب کی تاکہ پہنچاؤ تم اپنے صاحب کو پس پھر جاؤ اوسکی طرف اور کہو کہ خدا فرماتا ہی تجکو ای اجب نہین جانتا تو کہ
معبود بحق مین ہی ہون اور میرے سوا کوئی معبود نہین اور مین معبود بنی اسرائیل کا ہون اور خالق اور رازق اور مارنے والا اور جلانے والا اونکا مین ہی ہون
پس جہل اور کم عقلی تجکو باعث شرک کی ہوئی ہی اور شفا اپنے بیٹے کی غیر میرے سے ڈھونڈتا ہی تو ایسون سے کہ اپنے نفسون کے لیے بھی مالک کسی چیز کے
نہین مگر جو کچھ چاہون مین وہی ہوتا ہی اور قسم ہی مجکو قسم اپنے نام کی مین تجکو غصے مین لانے والا ہون بیچ مقدمے بیٹے تیرے کے اور مار ڈالونگا اوسکو بھی
تاکہ جانے تو کہ کوئی نہین مالک ہی اوسکے لیے کسی چیز کا سوا میرے پس جب انھون نے یہ کلام الیاس کا سنا تو مجال جواب دینے کی اپنے مین پائی
اور خوفناک ہو کر بادشاہ کے پاس پھر آئے اور کہا اوس سے کہ الیاس اوترا ہی پہاڑ سے اور وہ شخص گورا اور لمبا ہی اور بال اوسکے بڑھے ہوئے ہین
اور جلد اوسکی پر بال کھڑے ہین اور اوسپر جبہ ہی بالونکا اور کملی اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہی پس جب ملے ہم اوس سے پڑی ہمارے دلون مین ہیبت
اور رعب اوسکا اور بند ہو گئین زبانین ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوس سے کلام نکر سکے اور جواب نہ دے سکے یہانتک کہ آئے ہم تیرے پاس
پس اجب اپنی زندگی سے بیزار ہوا اور پچاس مکار آدمیون کو مقرر کیا تا مکر و فریب سے الیاس کو اوسکے پاس لاوین اونھون نے پہاڑون مین جا کر
آواز بلند سے کہا کہ ای الیاس ہمپر ظاہر ہو خدا پر اور تجھپر ایمان لائے ہین ہم اور اجب نے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کر کر تجکو سلام کہا ہی
اور التجا کی ہی کہ ہمپر صدق کلام تیرا ظاہر ہوا ہمارے درمیان مین آکر ہمکو رہنمائی کرو تو تابعدار تمھارے ہووین اور تمھارے فرمانے پر عمل کرین اور باز رہین
اوس چیز سے کہ منع کرو تم ہمکو اور تمکو یہ لائق نہین ہی کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمان برداری کرنے ہمارے کے
پس آئیے ہمارے پاس اور یہ باتین سب مکر و فریب کی تھین پس جب سنین الیاس نے باتین اونکی تو اونکے دل مین آیا کہ ظاہر ہوون اور طمع کی اونکے
ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہونے مین پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے کہ توقف کر اور دعا کر تا صدق و کذب انکا ظاہر ہو پس دعا کی
الیاس نے کہ یا الٰہی اگر یہ سچے ہین اس کہنے مین تو حکم فرما مجکو ظاہر ہونے کا طرف اونکے اور اگر جھوٹے ہین تو کفایت کر تو مجکو انکے شر سے
اور پھینک انپر آگ کہ جلا دے انکو پس دعا اونکی تمام نہوئی تھی کہ آگ برسی اونکے اوپر سے اور جل گئے وہ سب پس یہ خبر اجب کو اور اوسکی قوم کو پہونچی
پھر بھی باز نہ آیا اپنے ارادہ بد سے اور حیلہ کیا دوبارہ الیاس کے مقدمے مین پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلون کے اور قوی تر
اونسے اور بڑی حیلہ باز پس آئے وہ یہان تک کہ چڑھے اون پہاڑون کی چوٹیون پر متفرق ہو کر اور آواز دی کہ ای نبی اللہ ہم پناہ مانگتے
ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب و قہر سے بلا شبہہ ہم نہین ہین مانند اون لوگون کے کہ آئے تھے تمھارے پاس پہلے ہمارے وہ
منافق تھے اور آئے تھے تمھارے پاس تاکہ مکر کرین ساتھ تیرے بغیر صلاح ہماری کے اور اگر جانتے ہم آنا اونکا تو قتل کرتے ہم اونکو اور بدلہ
کرتے تمھاری پس کفایت کیا تمکو رب تمھارے نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا اونکو اور بدلہ کیا ہمارا اور تمھارا اونسے پس جب سنی الیاس نے

لگنگواونکی توپھر دعا کی یعنی سی پس برسائی اسنے اونپر آگ پس جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت مین بادشاہ کا بیٹا بیمار
شدید مین تھا اپنی بیماری سے پس جب سنا بادشاہ نے ہلاک ہونا اپنے لوگون کا دوبارہ بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب مین نکلے
لیکن بسبب بیماری بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی بیوی کے کاتب کو کہ مومن تھا الیاس کیطرف بھیجا بامید اسکے کہ مانوس ہو اوس سے
الیاس پس اوتر آویگا اوسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب نے کہ مین ارادہ بد نہین رکھتا ہون الیاس کے ساتھ اور اوس سے اسلیے طلب کیا
کہ اطلاع رکھتا تھا اوسکے ایمان کی اور اوسکے ایمان لانے کے سبب سے بادشاہ اوس سے بھی خفا تھا غرضکہ راز اپنا کاتب نے مخفی رکھا بلکہ
اوسپر ایمان لانا اپنا الیاس پر ظاہر کیا اور ایک جماعت رازدانون اپنے کو ہمراہ اوسکے کر دیا تا وہ بوقت ظاہر ہونے الیاس کے اوس مومن پر
زبردستی پکڑ کر لے آوین اور اگر اپنی خوشی سے آوے تو متعرض نہون اور کاتب نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ یہ تمام آفتین یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
اور تابعین کا جلنا وغیر ذلک بسبب جھٹلانے ہمارے کے اوسکو اور بسبب دعاء بد اوسکی کے پونہچی ہین اگر اور بد دعا کریگا تو یہ بچے ہوئے
بھی باقی نہین رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اوسکو کہ ہمنے توبہ کی ہی پس آ تو ہمارے پاس کہ ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی اپنی
توبہ مین اور رضاء رب کی طلب مین اور بتون کے چھوڑنے مین مگر یہ کہ ہو الیاس ہمارے درمیان مین کہ امر کرے ہمکو اور منع کرے ہمکو اور
خبر دے ہمکو اوس چیز کی کہ راضی ہی اوس سے رب ہمارا اور آپ اور قوم اوسکی بت پرستی سے باز رہے تا کہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
الیاس کو پونہچاوے اور کاتب نے کہا کہ الیاس کو خبر کر کہ ہمنے چھوڑ دیا ہی اپنے بتون کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر ہین کہ تم آکر اپنے ہاتھ سے
بتون کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تھا یہ مکر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہمراہی یہان تک کہ پونہچے اوس پہاڑ مین کہ جسمین الیاس تھے
پھر پکارا اوسنے الیاس کو پس پہچانی الیاس نے آواز اوسکی اور بیقرار ہوئے وہ اوسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اوسکے ملنے کے
پس وحی بھیجی اللہ نے الیاس کو کہ نکل اپنے بھائی نیکبخت کی طرف اور مل اوس سے اور از سرنو عہد و پیمان لے اوس سے پس نکلے الیاس اوسکی طرف
اور سلام علیک کی اوس سے اور مصافحہ کیا اوس سے اور کہا کہ کیا خبر ہی پس کہا اوس مومن نے الیاس سے کہ بھیجا ہی مجکو تیرے پاس اوس جبار
سرکش نے اور اوسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھ کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر تو ہمراہ میرے نکلیگا تو مجکو مار ڈالینگے
وہ اب جو کچھ فرماؤ بجا لاؤن مین اگر فرماؤ تو تمھارے ہی پاس رہون اور اگر فرماؤ تو جہاد کرون اونپر اور اگر فرماؤ تو تمھارا پیغام اونکو پونہچاؤن
اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالی سے یہ کہ نجات دے ہمکو اس غم سے حق تعالی نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اون جھوٹون کا ہی تو تجکو
گرفتار کرین لیکن اگر یہ مرد بغیر تیرے اونکے پاس جاویگا تو اسکو متہم کر کر مار ڈالینگے کہینگے کہ تو اوس سے ملا اور ساتھ نہ لایا معلوم ہوتا ہی
کہ تو ملا ہوا ہی اوس سے پس تو اسکے ساتھ وہان جا ہم اونکے شر سے تجکو بچاوینگے اس طرح کہ اجب کے بیٹے کو اور زیادہ بیمار کرینگے اور لوگونکو
تمھاری خبر بھی نہین رہنے کی اور جب اوسکے بیٹے کو مین مار ڈالونگا تو تو وہان سے نکلیا نا پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر مین آئے اور اوسی وقت مرض
بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور اجب اور لوگ اوسکے اوس لڑکے کے حال مین مشغول ہوئے یہان تک کہ اوسکا بیٹا مر گیا اور الیاس اونکے شر سے
محفوظ رہکر پھر پہاڑون کی طرف گئے اور جب اجب اور قوم اوسکی اوس لڑکے کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش مین آئے تو
کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہان ہی اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مین تیرے بیٹے کے مرنے مین مشغول رہا اور یہ گمان مجکو تھا ہی کہ تو قید مین اوسکو
رکھیگا بادشاہ چپ ہو رہا اور کاتب سے متعرض نہوا بعد ازان جب ایک مدت گذری الیاس کو پہاڑون مین تو مشتاق لوگون کے دیکھنے کے ہوئے
اور پہاڑون سے اوتر کر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل مین کی تھی اور وہ مان تھی یونس بن متی ذی النون کی اور چھ مہینے تک اوسکے پاس
چھپے رہے اور یونس اون ایام مین شیرخوار تھے پس وہ عورت الیاس کی بہت خدمت کرتی تھی لیکن چونکہ الیاس وسیع پہاڑون مین رہ چکے تھے
تنگی مکان اس عورت کے سے بتنگ آکر بعد چھ مہینے کے پھر پہاڑون ہی مین چلے گئے یونس کی مان الیاس کے فراق مین غمگین رہتی تھی اور تھوڑے

دنون کے بعد یونس بیٹا اوسکا مرگیا جسوقت کہ وہ چھوٹا پایا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اوسپر وہ مصیبت زدہ پہاڑون مین الیاس
کی تلاش کے لیے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمھارے بعد بسبب میرے بیٹے کے بڑی مصیبت مین گرفتار ہوئی مین
اور اور بیٹا رکھتی نہین ہون سوائے اوسکے پس رحم کر مجپر اور دعا کر اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کر دے بیٹے میرے کو کہ مینے اب تک اوسکو
دفن نہین کیا ہی چادر اوڑھا کر یونہی چھوڑ آئی ہون پوشیدہ لوگون سے پس کہا اوس سے الیاس نے کہ مجکو اسکا حکم نہین ہی مین تو نہین ہون مگر بندہ
مامور کہ کرتا ہون جو کچھ حکم کرتا ہی مجکو رب میرا پس بہت گریہ وزاری کی اوس بوڑھی نے پس مہربان کیا اللہ نے الیاس کے دل کو اوسپر پس کہا اونھون نے
اوس سے کہ کب مرا ہی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہین پس چلے الیاس اوسکے ساتھ اسمین سات دن اور گذر گئے یہان تک کہ پونچے
اوس عورت کے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مرا ہوا چودان دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کر دیا اللہ تعالی نے
یونس بن متی کو پس جب وہ زندہ ہوکر اوٹھ بیٹھا تو جلدی سے الیاس اوٹھ کھڑے رہے اوسکو چھوڑکر اور اپنے رہنے کی جگہہ چلے گئے پس جب بہت ہوئی
نافرمانی اوسکی قوم کی تو بہت تنگ دل اور غمگین رہتے الیاس بسبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو اسحال مین کہ وہ خوف و
مشقت مین تھے کہ ای الیاس تو کیون ایسا غمگین رہتا ہی کیا نہین ہی تو امین میرا اوحی پر اور حجت میری زمین میری مین اور برگزیدہ میرا مخلوق میری مین سے
پس مانگ مجسے کچھ دونگا مین تجکو کہ مین بڑا رحمت والا اور بڑے ہی فضل والا ہون کہا الیاس نے کہ امیدوار ہون اسکا کہ مارے تو مجکو اور
ملاوے مجکو میرے باپ دادون سے کہ مین دل تنگ ہون بنی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونھون نے مجکو پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے الیاس کو کہ یہ دن
ایسا نہین ہی کہ جسمین خالی کرون مین تجسے اور تیرے اہل سے زمین کو آبادی اور آراستگی زمین کی تو بسبب تیرے اور ہم مثلون تیرے ہی کے ہی اگرچہ
تم کم ہو ولیکن اور کچھ مانگ دونگا مین تجکو کہا الیاس نے کہ اگر نہین مارتا ہی تو مجکو تو دے مجکو قدرت کہ بدلہ لون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عز وجل نے
کہ کیا چاہتا ہی تو کہ دون مین تجکو عرض کیا الیاس نے کہ قدرت دے مجکو آسمان کے خزانون پر سات برس تک کہ نہ ابر آوے اونپر مگر میری دعا سے
اور نہ برسے اونپر ایک بوند مگر میری شفاعت سے کہا تو بعد از مین ہونگے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی
خلق پر ایسی بات کرنے سے اگرچہ ظالم ہون انھون نے چھہ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ مین بہت ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی
بات کے کرنے سے پھر کہا چار ہی برس کی اجازت ہو فرمایا کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی بات کے کرنے سے ولیکن دیتا ہون مین تجکو کہ
لے تو انتقام تین برس تک گردانتا ہون مین خزانے مینہہ کے تیرے ہاتھہ مین کہا الیاس نے کہ مین کیونکر جیونگا فرمایا کہ مسخر کرونگا تیرے لیے ایک جنس
پرند کے جانورون مین سے کہ لے آیا کرینگے تیرے لیے کھانا پانی اور زمین سے کہ جہان قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا مین پس روکا اللہ تعالی نے
مینہہ یہان تک ہلاک ہو گئے مواشی اور جانور سواری کے اور درندے اور درخت اور لوگ بڑی ہی مشقت مین پڑے اور الیاس اپنی حالت
اصلی پر خوش خوش رہتے تھے چھپے ہوئے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جہان ہوتے تھے اور اونکی قوم کو یہ معلوم ہوگیا تھا پس جب بو روٹی کی
کسیکے گھر مین آئی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہین الیاس اس مکان مین پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس پہونچتی تھی اوس گھر والون کو اونسے
برائی کہا ابن عباس نے کہ تین برس تک بنی اسرائیل قحط مین گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس
طعام ہی اوسنے کہا کہ ہان کچھ آٹا ہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت ہونے کی اور ہاتھہ پھیرا اوسپر
یہان تک کہ بھر گئی تھیلی اوسکی آٹے سے اور بھر گئی مشک اوسکی زیت سے پس جب دیکھا لوگون نے یہ تو پوچھا کہ کہان سے آیا تیرے پاس یہ اوس
بڑھیا نے کہا کہ گذرا تھا مجپر ایک شخص کہ حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس عورت نے حال اونکا کہ اونکی دعا کی برکت سے یہ ہوا پس پہچانا
لوگون نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونکو پس بھاگے اونسے پھر آئے ایک عورت کے گھر مین کہ بنی اسرائیل
مین کی تھی اور بیٹا اوسکا الیسع بن خطوب بیمار تھا انھون نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا پس ایمان لایا انہ

اور تصدیق کی انکی اور ساتھ ہو لئے اور الیاس بڑے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو کہ تو نے بہت مخلوق
بیگناہ میری قسم چارپایون اور پرندون سے بسبب نہ برسنے مینھہ کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہین قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا ای رب میرے چھوڑ مجھکو کہ
مین ہی دعا کرون انکے لیے اور آگاہ کرون مین اونکو کہ تم جو بلا مین پڑے ہو تھے اوس سے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز آوین بت پرستی سے
پس حکم ہوا کہ ہان اچھا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہوئے مارے بھوک و مشقت کے اور ہلاک ہوئے چارپائے اور
پرندے اور درندے اور درخت بسبب خطاؤن تمھاری کے اور تم باطل پر ہو اگر چاہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتون کو باہر نکالو اور
اونسے مینھہ مانگو اگر برسا دین تو تم حق پر ہو اور اگر نہ جانو کہ باطل پر ہو اوس سے باز آؤ اور مین خدا سے دعا کرون کہ بلا تمھاری دور کرے
اونھون نے کہا کہ انصاف کی بات کہی تو نے پس نکلے اونھون نے بت اپنے اور دعا مانگی اونسے پس نہ دور ہوئی اونسے وہ بلا کہ جسمین
گرفتار تھے پھر کہا اونھون نے الیاس سے کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیے پس دعا مانگی اونکے لیے الیاس نے اور لوگ بیٹھے خوش خوش
پس آیا ایک ابر مانند سپر کے پشت دریا پر اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابر اونکی جانب اور گھیر لیا آسمان کے کنارون کو پھر برسایا اونپر اللہ نے
مینھہ اور سرسبز و آباد ہوئے شہر اونکے پس جب دور کی اللہ نے اونسے وہ بلا تو توڑا اونھون نے عہد اور نہ چھوڑا کفر اور اوس سے بھی بدتر
حال پر ہوئے پس جب دیکھا یہ الیاس نے تو دعا کی اپنے رب عز و جل سے کہ اونکے غم سے فارغ کر وحی آئی کہ فلانے دن فلانی جگہہ باہر نکل اور جو کچھہ
سامنے آوے تیرے اوسپر سوار ہونا اور ڈرنا نہین اوس سے پس روز موعود مین جو الیاس علیہ السلام اور الیسع جگہہ وعدہ کی مین گئے تو اونکے سامنے سے آیا
ایک گھوڑا آگ کا اور بعضون نے کہا کہ رنگ اوسکا مانند رنگ آگ کے تھا یہان تک کہ ٹھہر آگے اونکے پس پھلانگ مار کر چڑھے اوسپر الیاس اور
وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس مجکو کیا فرماتا ہی پس پھینکی الیاس نے الیسع کی طرف چادر یا کملی اپنے اوپر کی
جانب سے پس ہوئی یہ علامت خلیفہ کرنے اونکے کی بنی اسرائیل پر پس اخیر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھایا اللہ تعالی نے الیاس کو اونمین سے اور
قطع کی اونسے لذت کھانے اور پینے کی اور پہنایا اونکو لباس اچھا زینت کا پس ہوئے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ
آسمان والون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے اجب بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر دشمن اونکا پس قصد کیا اونکے قتل کا اس طرح کہ نہ خبر ہوئی
اونکو یہان تک گھیرا اونکو پس اجب بادشاہ اور اوسکی بیوی ازبیل کو قتل کیا مزدکی کے باغچے مین اور مردے مردار اونکے وہان
پڑے رہے یہان تک کہ سڑ گل گئے گوشت اونکے اور بوسیدہ ہوگئین ہڈیان اونکی بحسب وعدہ الہی کے پھر حق تعالی نے الیسع کو پیغمبر اوس قوم کا
کرکے بھیجا اور وحی بھیجی اونکو اور تایید اونکی کی اور بنی اسرائیل اونپر ایمان لائے اور تعظیم اور اتباع اونکا کرتے تھے اور حکم خدا اون مین
جاری تھا یہان تک کہ الگ ہوئے اونسے الیسع اور روایت کیا گیا ہی کہ الیاس اور خضر روزے رمضان کے بیت المقدس مین رکھتے ہین اور
ہر سال موسم حج مین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر اور خضر دریاؤن پر ✤ معا ✤

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہین کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہی اور چھوڑ دیتے ہو بہترین پیدا
کرنے والون کو ✤ فتح ✤ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو ✤ موضح ✤
تفسیر ✤ بعل نام بت کا ہی کہ سونے کا تھا لمبا بیس گز کا تھا اور اوسکے چار منہ تھے وہ بعل لغت یمن مین رب کو کہتے ہین اور لوگ اونکے شہر کا نام تھا بک پھر مرکب
کیا گیا اور ہوا بعلبک نام شہر کا اور وہ شام کے شہرون مین سے ہی اور کہا گیا ہی کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر جیسے کہ متعین ہین خضر
دریاؤن پر اور حسن بصری کہتے ہین کہ وفات پائی الیاس اور خضر نے اور ہم نہین کہتے ہین جو کچھہ کہ کہتے ہین لوگ بلکہ وہ دونون
زندہ ہین اور چھوڑ دیتے ہو الخ یعنی ترک کرتے ہو عبادت اوس اللہ کی کہ وہ بہتر ہی سب اندازہ کرنے والون سے ✤ مد ✤ معا ✤

ع
فائدہ: الیاس و الیسع ... [illegible]
کہ الیاس اور خضر ... ۱۲ منہ
[illegible]

ع
اور باقی احوال بعل وغیرہ کا
بیچ تفسیر ... [illegible]
منہ مد ظلہ

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

ترک کرتے ہو خدا کو کہ پروردگار تمہارا ہی اور پروردگار باپون پہلے تمہارے کا پس جھٹلایا اوسکو پس تحقیق وے جماعت حاضر کیجاوینگی یعنی دوزخ مین مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے یعنی اونکی قوم سے * فتح * جو اللہ ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادونکا پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے * مو *

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور چھوڑی ہمنے الیاس پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جیو الیاس پر تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو تحقیق وہ تھا بندون ہمارے ایمان والون سے * فتح * اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے الیاس پر * مو * تفسیر * الیاسین یعنی الیاس اور قوم اوسکی مومن یہہ ہی مانند قول اونکے کے الخبیبون یعنی آیا خبیب عبد اللہ بن زبیر اور قوم اوسکی اور شامی اور نافع نے آل یاسین بھی پڑھا ہی اسلیے کہ یاسین حضرت الیاس کے باپ کا نام ہی پس اضافت کیا گیا طرف اوسکے لفظ آل کا * معا *

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝

اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھا یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل خانہ اوسکے کو سبکو مگر ایک بوڑھیا کہ تھی پیچھے رہنے والون سے * فتح * اور تحقیق لوط ہی رسولون مین جب بچادیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والونکو سارے مگر ایک بوڑھیا رہ گئی رہنے والون مین * مو *

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اور تحقیق تم یعنی اے اہل مکہ گذرتے ہو اوپر مکانون اوس قوم کے صبح کیوقت اور رات کو بھی کیا پس نہین سمجھتے تم * فتح * پھر اوکھاڑا ہمنے دوسرون کو اور تم گذرتے ہو اونپر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے * مو * تفسیر * قوم لوط کی بستیان اولٹی ہوئی نظر آتی تھین شام کی راہ مین سو فرماتے ہین کہ تم جو تجارت کو شام کی طرف جاتے ہو اور راہ مین قوم لوط کے مکانون پر گذرتے ہو تم مین اتنی سمجھ نہین کہ اونکو دیکھکر عبرت پکڑو کہ اللہ و رسول کی نافرمانی نے یہہ درجہ اونکا پونہچایا مبادا اس نافرمانی سے ہمارا بھی یہی حال ہو اور نہ ختم کیا قصہ لوط اور یونس علیہما السلام کو ساتھ سلام کے جیسے کہ ختم کیا ان دونون سے پہلے انبیا کے قصون کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے سلام بھیجا سب رسولون پر آخر سورت مین کہ فرمایا وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ پس اکتفا کیا ساتھ اوسکے ذکر کرنے ہر ایک کے سے علیحدہ ساتھ سلام کے * مو * مل * تنبیہ * مقصود ان قصون کے بیان کرنے سے یہہ ہی کہ غور کرین لوگ اس مین کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی سے دنیا مین یہہ کچھ تباہی پڑتی ہی اور آخرت کی خرابی کا جو کچھ وعدہ ہی بلاشبہہ وہ بھی ہونے والا ہی پس ہر نوع اللہ رسول کی فرمان برداری ملحوظ رکھین تا دین و دنیا مین چین کرین اور درجے عالی پاوین اور یہہ بھی ان قصون سے خصوصا صاحب بادشاہ کے قصے سے معلوم ہوا کہ نفسانیت اور حب جاہ اور حب دنیا باعث نافرمانی کی ہوتی تھی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعْدٰى عَدُوِّكَ بَيْنَ جَنْبَيْكَ یعنی تیرا بڑے دشمنون کا دشمن تیرے دونون پہلوؤن کے درمیان مین ہی یعنی نفس اور فرمایا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ یعنی محبت دنیا کی سر ہی تمام گناہونکا اور یہہ بھی فرمایا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے پس اس نفس کو مارے اور حب دنیا اور حب جاہ دل سے نکالے تو فرمان برداری اللہ و رسول کی بنیاد ہوے والا اس دنیا کی محبت مین اندھا بہرا ہو رہیگا نہ حق بات دیکھیگا اور نہ سنے گا * بیت * جسکو دنیا کے علائق مین پھنسا دیکھتا ہون * خواہ مخواہ اوسکو زمین بیچ دھنسا دیکھتا ہی *

ف وقد استدل بہ بعض اہل العلم علی جواز الابدال من الحسن وغیرہم بالرفع علی الابتداء ۱۲ ع

الیاس کو الیاسین بھی کہتے ہین جیسے طور سینا اور طور سینین ۱۲ * مو *

ع ۵

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝

اور تحقیق یونس تھا رسولون سے جب بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا ساتھ اہل کشتی کے پس ہوا مغلوبون سے یعنی بسبب قرعے کے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ کرنے والا تھا ایک کام کہ موجب ملامت کا ہو * **فتح** * اور تحقیق یونس ہے رسولون مین جب بھاگ کر پونہچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہو گیا الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولاہنا کھایا تھا * **موضح** * **تفسیر** * وہ کام موجب ملامت کا یہ ہوا کہ گئے دریا کی طرف اور بیٹھے کشتی مین بغیر اذن رب اپنے کے اور یا یہ معنی ہین ہو ملیم کے کہ وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کیون بھاگا مین قصہ مفصل انکا تو سورۂ یونس مین مذکور ہی اور مجمل یہ ہی کہ حق تعالی نے حضرت یونس کو موصل سے نینوا کو بھیجا ابلاغ رسالت کے لیے اونکی قوم نے جھٹلایا اونکو پس اللہ تعالی نے وحی بھیجی اونکو کہ مین عذاب بھیجنے والا ہون انپر فلانے فلانے دن پس نکل تو انکے بیچ مین سے پس آگاہ کیا یونس نے اپنی قوم کو ساتھ آنے عذاب کے اونپر بحسب وعدہ الہی کے پس کہا اونھون نے یعنی آپس مین کہ دیکھتے رہو یونس کو پس اگر وہ نکلا تم مین سے تو قسم خدا کی ہونے والا ہو گا جو کچھ کہ وعدہ کیا ہی تم سے پس جب ہوئی وہ رات کہ وعدہ عذاب کا کیا تھا اوسکی صبح مین تو پچھلی رات سے یونس اپنی قوم مین سے پوشیدہ نکل کھڑے رہے اور قوم نے کچھ آثار عذاب کے دیکھے پس ڈرے اور نکلے چھوٹے بڑے اپنی بستی سے جنگل کی طرف اور جدا کیے جانور انکے بچون سے اور عورتون کو بھی جدا کیا اونکے بچون سے اور نالہ و زاری کی اللہ تعالی سے اور ایمان لائے پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اون سے اور منتظر رہے یونس الگ جنگل مین گانون اور گانون والون کی خبر کے لیے یہان تک کہ ایک شخص گانون والون مین سے گذرا پس پوچھا یونس نے حال گانون والون کا اوسنے سارا ماجرا کہا پس کہا یونس نے کہ مین کبھی نہین جانیکا انکے پاس کہ جھٹلاوینگے وہ مجکو اور متوجہ دریا کی طرف ہوئے اور کشتی پر کہ لوگون سے بھری ہوئی تھی سوار ہوئے پس کشتی دریا مین ٹھہر گئی اور چکر کھانے لگی ملاحون نے کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی غلام ہے مالک سے بھاگا ہوا کہ کشتی روانہ نہین ہوتی ہی اور انکے گمان مین یہ بات ٹھہری تھی کہ کشتی مین جو غلام بھاگا ہوا ہوتا ہی تو کشتی نہین چلتی ہی پس یونس نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا اپنے مالک سے مین ہون اونھون نے کہا حاشا کہ تو غلام ہووے نشانی صلاحیت اور آزادگی کی تیری پیشانی مین ظاہر ہی حضرت یونس نے تکرار کی آخر کو قرعہ ڈالنا ٹھہرا تین بار ہر ایک کے نام کا قرعہ ڈالا تینون بار مین یونس ہی کا نام نکلا اور معمول اونکا یہ تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے پس چاہا کہ یونس کو دریا مین ڈالین حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم کیا کہ مونہہ کھولکر کشتی کے سامنے جا اوسی وقت وہ آن موجود ہوئی ملاح دوسری طرف ونکولے گئے وہ مچھلی بھی ہین جا موجود ہوئی یونس علیہ السلام کملی سرپر کھینچکر اپنے تئین مچھلی کے پیٹ مین ڈالدیا مچھلی اونکو نگل گئی پھر مچھلی کو حکم آلہی پونہچا کہ یونس کو ہم نے تیری خوراک نہین کیا ہی تیرا پیٹ فقط قیدخانہ اسکا ہی چاہیے کہ کچھ ایذا اسکو نہ پونہچے مچھلی نے انکو اپنے پیٹ مین اسطرح محفوظ رکھا جیسے مان بچے کو رکھتی ہی اور سرپانی سے باہر کرکے چلتی تھی تا یونس کا دم نرکے چالیس روز تک اوس کے پیٹ مین رہے اور مچھلی ساتون دریاؤن مین پھرتی تھی اور یونس دریا کے عجائب غرائب دیکھتے تھے اور ذکر الہی مین مشغول تھے اور حق تعالی نے مچھلی کے گوشت و پوست کو مانند آئینے کے کر دیا تھا کہ مانع کسی چیز کے دیکھنے سے نہون اور انکے قصے مین یہ بھی روایت کیا گیا کہ جب یہ دریا کے پاس پونہچے تو انکے ساتھ انکی بیوی اور دو بیٹے بھی تھے پس آئی ایک کشتی اور چاہا انھون نے سوار ہونا اوسمین پس پہلے اپنی بیوی کو بٹھایا تو آپ بعد انکے سوار ہون کہ حائل ہوئی موج درمیان مین انکے اور کشتی کے اور کشتی چل کھڑی رہی پھر ایک اور موج آئی وہ انکے بڑے بیٹے کو لے گئی اور بھیڑیا آیا وہ چھوٹے بیٹے کو لے گیا پس یہ تن تنہا رہ گئے پھر آئی ایک اور کشتی اوسپر سوار ہو کر الگ قوم سے بیٹھے پس کشتی ٹھہر گئی اور ہوا جو کچھ کہ ہوا * معالم * جلالین * بحر * مدارک * در منثور *

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والون سے تو البتہ رہتا وہ بیچ پیٹ مچھلی کے اوس وقت تک کہ اوٹھائے جاوینگے مردے ✤ **فتح** ✤ پھر اگر نہ ہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکے پیٹ مین جس دن تک مردے جیوین ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ تسبیح کرنے والون سے یعنی یاد کرنے والون سے اللہ کو بہت ساتھ تسبیح کے یا کہنے والون سے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کو مچھلی کے پیٹ مین یا شکر کرنے والون سے یا عبادت کرنے والون سے یا نماز پڑھنے والون سے پہلے اسکے ابن عباس سے منقول ہی کہ ہر تسبیح قرآن مین بمعنی صلوۃ یعنی نماز کے ہی اور کہتے ہین کہ بلاشبہ عمل صالح اوٹھاتا ہی اپنے صاحب کو یعنی کرنے والے کو جبکہ گرتا ہی البتہ رہتا الخ کا یہ ہی کہ رہتے زندہ مچھلی کے پیٹ مین قیامت تک اور قتادہ سے ہی کہ ہوتا پیٹ مچھلی کا قبر اونکے لیے روز قیامت تک اور رہے یونس مچھلی کے پیٹ مین تین دن یا سات دن یا بیس دن یا چالیس دن اور شعبی سے ہی کہ نگلا اونکو مچھلی نے اول روز مین اور اوگلا اونکو اخیر روز مین ✤ **مدارک** ✤ **معالم** ✤

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝

پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین بن گھانس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایکدرخت کدو کی قسم سے ✤ **فتح** ✤ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو چٹیل میدان مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ عراء کہتے ہین اوس زمین کو کہ نہ جسمین درخت ہو اور نہ مکان اور نہ گھانس اور وہ بیمار تھا یعنی بسبب صدمے کے کہ پونہچا مچھلی کے نگلنے سے آیا ہی کہ بدن اونکا ایسا ہوگیا تھا جیسا کہ بچے کا ہوتا ہی وقت پیدا ہونے کے اور بعضون نے کہا مانند پرند جانور کے بچے کے کہ بوٹی سا ہوتا ہی بن پر کا اور یقطین کے معنون مین اختلاف ہی حسن بصری اور مقاتل نے کہا کہ بیلدار درخت کو کہتے ہین مانند درخت کدو اور کھیرے اور خربزہ اور تربوز کے اور جمہور مفسرین کے نزدیک یہ ہی کہ یقطین کدو کو کہتے ہین اور وہ کدو کا درخت چھانون کے لیے پیدا ہوا کہ اوسکے سایے مین وہ آرام پاوین اور تھا وہ تنہ دار برخلاف یہان کے کدو کی بیل کے اور یہ معجزہ ہوا اونکے لیے اور فائدہ اوس سے یہ تھا کہ مکھی اوسکے پاس نہین جمع ہوتی اور جلدی اوگتا ہی اور بڑھتا ہی اور کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ دوست رکھتے ہین قرع یعنی کدو کو فرمایا ہان یہ درخت ہی میرے بھائی یونس کا غرضکہ یہ کنارۂ دریا پر چٹیل میدان مین پڑے پھر اللہ تعالی نے اپنی عنایت سے کدو کے درخت کا سایہ کیا اور پہاڑ کی بکری صبح و شام انکو دودھ پلا جاتی تھی یہان تک کہ سخت ہوا گوشت انکا اور جمے بال اور قوی ہوئے یہ پس ایک روز جو یہ سوکر اوٹھے تو دیکھا کہ وہ درخت خشک ہوگیا تھا پس بہت غم ہوا انکو اور دھوپ سے تکلیف پونہچی پس یہ رونے لگے پس بھیجا اللہ تعالی نے جبرئیل کو اور کہا کہ غمگین ہوتا ہی تو ایک درخت کے خشک ہونے پر اور نہین غم کرتا لاکھ آدمیون پر اپنی امت سے حالانکہ وہ مسلمان ہوئے اور توبہ کی اور بعضی روایت مین یون ہی کہ روتا ہی تو ایک درخت کے ہلاک ہونے پر اور نہین روتا لاکھ آدمیون کے ہلاک ہونے پر ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہا اللہ تعالی نے قید کرنا یونس کا مچھلی کے پیٹ مین تو حکم بھیجا اللہ تعالی نے مچھلی کو کہ لے اسکو اور نہ چھین تو گوشت اسکا اور نہ توڑ تو اسکی ہڈی پس مچھلی نے لیا انکو پھر قصد کیا ساتھ انکے طرف رہنے کی جگہہ اپنی کے پس جبکہ پونہچی دریا کی تہ مین تو سنی یونس نے ایک آہٹ پس کہا انھون نے اپنے جی مین کہ کیا ہی یہ پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے انکو مچھلی کے پیٹ مین کہ یہ تسبیح زمین کے جانورون کی ہی پس تسبیح کرنے لگے یہ بھی مچھلی کے پیٹ مین اور اور روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ انھون نے دریا کی تہ پر پہونچکر سنی تسبیح سنگریزون کی پس پکارے تاریکیون مین یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہا ابن مسعود نے کہ ایک تاریکی مچھلی کے پیٹ کی تھی اور ایک تاریکی دریا کی اور ایک تاریکی رات کی انتہی پھر تقدیر ... تسبیح انکی سنکر عرض کیا کہ ای رب ہمارے ہم سنتے ہین ایک آواز ضعیف زمین غربت یعنی مسافرت مین فرمایا کہ یہ بندہ میرا یونس ہی

فلولا انہ کان من المسبحین — فنبذناہ بالعراء — وقال فی موضع آخر لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وہو مذموم — علی انہ لولا النعمۃ لبقی فی بطنہ — فلولا انہ کان یسبح الی ان قال وہو ملیم — فاجتبٰہ ربہ فجعلہ من الصٰلحین — فنبذ وہو سقیم — لولا نعمۃ من ربہ — فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت الخ

نافرمانی کی بہری پس قید کیا مینے اسکو مچھلی کے پیٹ مین بیچ دریا کے عرض کیا ملائکہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہی کہ چڑھتے تھے طرف تیرے ہر روز اسکے عمل صالح پس سفارش کی ملائکہ نے انکی اوسوقت پس حکم ہوا مچھلی کو انکے اُگلنے کا پس اُگل دیا انکو کنارہ دریا پر اور ضحاک بن قیس سے روایت ہی کہ کہا یاد کرو اللہ کو نرمی فراغت مین یاد رکھیگا تمکو اللہ شدت مین اسلیے کہ یونس تھے بندے صالح یاد کرنے والے اللہ کے پس جب پڑے مچھلی کے پیٹ مین تو فرمایا اللہ تعالی نے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب وہ ڈوبنے لگا تو کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ پس کہا گیا اوسکو اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ حاصل یہ کہ عین اوسوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا اوسکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بد ذاتی پہلی کے اور حضرت یونسؑ جو حالت چین مین بھی اللہ تعالی کو یاد رکھتے تھے اونکا سختی کے وقت بھی بیڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ کہا یونسؑ بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی مین پس جبکہ مچھلی کے پیٹ مین پڑے تو گمان کیا انھون نے کہ یہ موت ہی پس ہلائے دونون پانٔون اپنے پس وہ ہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا ای رب میرے ٹھہرائی مینے تیرے لیے جگہ سجدے کی ایسی جگہ مین کہ نہین سجدہ کیا کسی نے اوسمین ❊ **معالم** ❊ **درمنثور** ❊ **تنبیہ** ❊ مجالس الابرار کی اکتالیسوین مجلس مین کہ سبب بلاؤن کے اوترنے کی اور سبب اونکے دفع کی قسم توبہ اور دعاؤن سے جو لکھی ہین ازانجملہ یہ بھی لکھا ہی کہ ایسیہی تسبیح روکتی ہی بلا کے واقع ہونے کو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کعب احبار سے کہ اونھون نے کہا سبحان اللہ کمنا رکھتا ہی عذاب کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی علیہ السلام کے حق مین فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور تھی تسبیح اونکی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ جیسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الخ پھر اللہ تعالی نے اوسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی جب اونے اس تسبیح کے ساتھ توجہ کی ہماری طرف اور عجز و زاری اور دعا کی تو قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مؤمنون کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی غمگین کہ دعا کرے ساتھ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی دعا اوسکی لیے اور اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ ایک چیز کے کہ جب اوترے تمھارے کسی پر سختی یا بلا اور دعا کرے ساتھ اوسکے تو دور کرے اللہ تعالی اوس سے بلا و سختی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ فرمائیے فرمایا دعا ذی النون کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ذکر کیا گیا ہی بعض صالحین سے کہ بہت بڑی چیز دفع بلا کے لیے بہت درود بھیجنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس سے بچتا ہی خوف کی چیزون سے اور بڑے درجون کو پہونچتا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے التزام اسکا کیا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرت کے درود مین صرف کرونگا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب تیرے سب غم و فکرون کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالی کفایت کریگا اور بخشے گا گناہ تیرے اور حاصل یہ ہی کہ جب بلا متوجہ ہووے تو مشروع یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھ توبہ اور استغفار کے اور ایسے کامون کے کرنے کے کہ دفع کیجاوے اونسے بلا کہ وہ اعمال نیک ہین اور تقوی موجب فرمانے اللہ تعالی کے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ پس اللہ تعالی نے بیان فرمایا اس آیت مین کہ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہی پرہیز کرنے نہ کرنے کی چیزون مین تو گردانتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہہ نکلنے کی اوپر خلاصی کی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے

فلولا پس اگر نہ ہوتا انہ یہ کہ وہ ۔ ۲۴ للبث البتہ رہتا ۔ اوسکی اور بیچ پیٹ اوسکے ۔ یبعثون اوٹھائے جاوینگے ۔ اٰمنت ایمان لایا مین ۔ انہ یہ کہ ۔ عصیت نافرمانی کی تونے پہلے اور تھا تو ۔ المفسدین فساد کرنے والون سے

اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ پس بار بار حضرتؐ اسکو پڑھتے تھے اور منقول ہی کہ جب عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو کہ سالم اوسکا نام تھا کفار نے قید کیا تو عوف نے حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر یہ ماجرا عرض کیا اور شکوہ کیا اپنے فقر و فاقہ کا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَکْثِرْ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ یعنی ڈر اللہ سے اور بہت کہتارہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ پس کیا اونھون نے ایسا ہی پس وہ اپنے گھر مین بیٹھے تھے کہ ناگہان کھٹ کھٹایا اوسکے بیٹے نے دروازہ اور اوسکے ساتھ سو اونٹ تھے دشمن اونسے غافل ہو گئے تھے یہ ہانک کر لے آئے پس جانا گیا اس سبب سے کہ بڑی چیز دفع بلا کے لیے ہر بھلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہونا گناہون اور ممنوع چیزون مین سبب ہی اوترنے بلا کا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نہین پہونچتی ہی بندہ کو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے بہت ہی پھر پڑھی یہ آیت وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ۝ یعنی جو کچھ پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس تمہارے ہاتھ کا کیا ہی اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس آنحضرتؐ نے بیان کیا اس حدیث مین کہ بندے کو نہین پہونچتی ہی مشقت دنیا مین مگر بسبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اوس سے اور ہوتی ہی یہ مصیبت کہ لاحق ہوئی ہی اوسکو دنیا مین کفارہ اوسکے گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالی عفو کرتا ہی بغیر بدلہ دینے کے دنیا مین اور آخرت مین وہ بہت ہین اس سے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مومن کے لیے اللہ کے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہین اول تو مرض ہی پھر مصیبتین پس اگر گناہ اوسکے زیادہ ہوئے اس سے تو عذاب کیا جاویگا قبر مین پھر اگر اوس سے بھی زیادہ ہوئے تو روکا جاویگا پل صراط پر پھر اگر اس سے بھی زیادہ ہوئے تو عذاب کیا جاویگا جہنم مین بقدر گناہون اپنے کے پھر نکالا جاویگا اوس سے بسبب توحید کے اگر توحید اوسکی صحیح ہوگی اور اگر توحید اوسکی صحیح نہین ہوگی تو نہین نکالا جاویگا اوس سے بلکہ باقی رہیگا اوسمین ابدالآباد کو عیاذاً باللہ منہ

وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰہُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝

اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے یا زیادہ ہون اس سے پس ایمان لائے پس بہرہ مند کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک ✤ فتح ✤ اور بھیجا اوسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک ✤ مو ✤ تفسین ✤ یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہین ✤ مو ✤ اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے مراد اس سے قوم اونکی ہی کہ جنکی طرف مبعوث ہوئے تھے پہلے مچھلی کے نگلنے سے یا زیادہ ہون یعنی دیکھنے والے کی نظر مین یعنی جب دیکھتا اونکو کوئی دیکھنے والا تو کہتا کہ وہ لاکھ ہین یا زیادہ اور کہا زجاج نے کہ کہا اکثرون نے کہ او بمعنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے یونس پر اور اوس چیز پر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے وہی قوم جن سے بھاگ گئے تھے انپر ایمان لا رہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ یہ جا پہنچا اونکو بڑی خوشی ہوئی بہرہ مند کیا ہمنے یعنی باقی رکھا ہمنے اونکو اس حال مین کہ فائدہ اوٹھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد سے ایک وقت تک یعنی وقت موت تک ✤ مل ✤ مو ✤ یہ بھیجنا یونسؑ کا اہل نینوی کی طرف زمین موصل سے پہلے جانے سے مچھلی کے پیٹ مین ہی اور بعضے کہتے ہین بعد اوسکے اور بعضے کہتے ہین یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہی پس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونس ایمان لائے بعد دیکھنے عذاب کے اور جب اونکو خبر یونسؑ کے آنے کی پہونچی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اونکے استقبال کے لیے نکلا ✤ بحر ✤ معا ✤

فَاسْتَفْتِہِمْ اَلِرَبِّکَ الْبَنٰتُ وَلَہُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَةَ اِنَاثًا وَّہُمْ شٰہِدُوْنَ ۝

پس استفسار کر مشرکون سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اونکے بیٹے کیا بیٹی پیدا کیا ہی ہمنے فرشتون کو اور وہ حاضر تھے ✤ فتح ✤ اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور یہ دیکھتے تھے ✤ مو ✤ تفسین ✤ یہ عطف کیا گیا ہی اوپر مثل اپنے کے اول سورت مین یعنی اوپر فَاسْتَفْتِہِمْ اَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ درمیان معطوف

اسپر معطوف علیہ کے حکم کیا اپنے رسول کو کہ پہلے پوچھین قریش سے وجہ انکار کرنے بعث کی پھر جاری کیا کلام بعض بعض سے لگا ہوا پھر حکم فرمایا کہ پوچھین اونسے وجہ اس تقسیم بری کی کہ اپنے لیے تو بیٹے ٹھہرا رکھے ہین خوش ہوتے ہین اونکے ہونے سے اور اللہ کے لیے بیٹیان ٹھہرا رکھی ہین یعنی کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین باوجودیکہ اپنے لیے بیٹیون کے ہونے کو نہایت برا جانتے ہین اور بیزار ہوتے ہین اونکے ذکر کرنے سے اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے ہمارے کے یہ کہتے ہین معنی اسکے یہ ہین کہ یہ کہتے ہین یہ بات خاطر جمعی سے بسبب نہایت جہل اپنے کے گویا کہ یہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے اونکے کے + مل

أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ○ وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ○

آگاہ ہو تحقیق بیا اپنی فروغ گوئی سے کہتے ہین کہ جنا ہی اللہ نے اور بلاشبہہ یہ جھوٹے ہین یعنی اس کہنے مین + فتح + سنتا ہے یہ اپنا جھوٹھ بنایا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور یہ بیشک جھوٹے ہین + مو +

أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ○ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ○ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

کیا اختیار کیا بیٹیون کو بیٹون پر کیا ہی تمکو کیونکر حکم کرتے ہو یعنی یہ حکم فاسد کیا اندیشہ نہین کرتے تم یعنی وہ پاک ہی فرزند سے + فتح + کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے کیا ہوا ہی تمکو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہین کرتے + مو +

أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ○ فَأْتُوا۟ بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ○

کیا تمھارے لیے کوئی دلیل ہی ظاہر پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے + فتح + یا تم پاس کوئی سند ہی کھلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے + مو + تفسیر + یعنی اگر تمپر کوئی دلیل اوتری ہی آسمان سے اس بات کی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو لاؤ تو سہی اپنی کتاب جو اوتری ہی تمپر اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے مین + مل +

وَجَعَلُوا۟ بَيْنَهُۥ وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ○ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ○

اور مقرر کیا کافرون نے درمیان خدا تعالی کے اور درمیان جنون کے ناتا اور تحقیق جانتے ہین جن کہ وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب و عذاب کے لیے پاکی ہی خدا کو اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مگر بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی بیان مخلصون کا موافق واقع کے ہی + فتح + اور ٹھہرایا ہی اومین اور جنون مین ناتا اور جنون کو معلوم ہی کہ وہ پکڑے آتے ہین اللہ نرالا ہی ان باتون سے جو بتاتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے + مو + تفسیر + مراد جنون سے ملائکہ ہین بسبب اجتنان یعنی پوشیدہ ہونے اونکے لوگون کی نظرون سے ناتا کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اسکی ہین اور کہتے تھے وہ کہ اللہ تعالی نے نکاح کیا جنیہ سے پس پیدا ہوئے اوسکے ملائکہ اور مجوس کہتے تھے کہ خدا تعالی اور شیاطین بھائی ہین حق تعالی نے یہ آیتین اوتار کر اونکے قولون کو رد فرمایا اور جانتے ہین جن یعنی ملائکہ کہ جنھون نے کہی ہی یہ بات وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین پاکی ہی خدا کو الخ پاکی بیان کی اپنی ذات پاک کی اولاد و جورو سے اور الا عباد اللہ المخلصین کے دو معنی ہین ایک تو یہ مخلصین نجات پاوینگے آگ جہنم سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ یہ کفار تو اوسکے حق مین ایسا کچھ بیان کرتے ہین ولیکن مخلص بیزار ہین ایسی بات کے بیان کرنے سے + جلا + مل + بحر +

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ○ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ○ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ ٱلْجَحِيمِ ○

پس تحقیق تم اے کافرون اور جو کچھ کہ پوجتے ہو یعنی بت نہین ہو تم سب گمراہ کرنے والے واسطے عبادت اوس معبود باطل کے مگر اوس شخص کو کہ وہ جلنے والا دوزخ کا ہی علم الہی مین + فتح + سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے بہکا نہین لے سکتے مگر اوسی کو

جو پیٹھنا ہی آگ مین ✽ **مو** ✽ **تفسیر** ✽ یعنی تم انسان اور تمہارے جن شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہین کر سکتے مگر وہی کا جسکو اوسنے دوزخی لکھ دیا ہی ✽ **مو** ✽ پس تحقیق تم اے اہل مکہ اور معبود تمہارے نہین تم اور وہ سب اللہ پر گمراہ کرنے والے مگر اونکو کہ جانے والے ہین دوزخ مین یعنی نہین گمراہ کر سکتے تم کسیکو مگر اون دوزخیون کو کہ سبقت ہو چکی ہی علم آلہی مین کہ وہ بسبب اعمال اپنے کے داخل ہونے دوزخ کے پہونچینگے اور کہا حسن نے کہ پس تم اے کہنے والون اصحاب کے اور وہ بت کہ پوجتے ہو تم اونکو نہین ہو تم اوپر عبادت بتون کے گمراہ کرنے والے کسیکو مگر اونکو کہ مقدر ہی اونکے لیے کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ نہین تم گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ واجب کی گئی ہی اوسپر گمراہی تقدیر آلہی مین ✽ **مد** ✽

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

فرشتون نے کہا اور نہین ہی کوئی ہم مین سے مگر اوسکے لیے جاہی معین اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہین اور تحقیق ہم تسبیح کہنے والے ہین ✽ **فتح** ✽ اور ہم مین جو ہی اوسکو ایک ٹھکانا ہی مقرر اور ہم جو ہین ہم ہی ہین قطار باندھنے والے اور ہم جو ہین ہم ہی ہین پاکی بولنے والے ✽ **مو** ✽ **تفسیر** ✽ یہان سے اللہ تعالی نے فرشتون کی زبان سے فرمایا جیسے دعائین فرمائی ہین آدمیون کی زبان سے ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہی اوس سے آگے بڑھنا نہین یہ اسپر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین جنون کی عورتون سے پیدا ہوئیان سو جنون کو اپنا حال معلوم ہی اور فرشتے یون کہتے ہین ✽ **مو** ✽ جاہے معین ہی یعنی عبادت مین نہین تجاوز کرتا اوس سے اور صف باندھنے والے ہین یعنی قدم برابر برابر کر کر کھڑے ہوتے ہین ہم نماز مین یا صف باندھ کر کھڑے رہتے ہین ہم گرد عرش کے دعا کرتے ہوئے مومنون کے لیے اور ہم تسبیح کہنے والے ہین یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو یا نماز پڑھنے والے ہین اور وجہ یعنی اولی یہ ہی کہ ہو یہ اور ماقبل اسکا یعنی آیت سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ سے کلام ملائکہ کا تاکہ متصل ہو ساتھ ذکر اونکے کے بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ گویا کہ کہا گیا کہ تحقیق جانا ملائکہ نے اور گواہی دی اونھون نے کہ مشرکون نے افترا کیا ہمپر بیچ نسبت کرنے کے طرف رب العزت کے اور کہا اونھون نے سبحان اللہ پس پاکی بیان کی اللہ کی اس سے اور استثنا کیا اللہ کے مخلص بندون کو اور مبرا کیا اونکو شرک کے کرنے سے اور کہا اونھون نے واسطے کافرون کے کہ تم اور معبود تمہارے نہین قدرت رکھتے ہو یہ کہ فتنے مین ڈالو اللہ پر کسیکو اوسکی مخلوق مین سے اور گمراہ کرو اوسکو مگر جو اہل دوزخ سے اور کیونکر نسبت ہو ہمکو رب العزت کے ساتھ ہم تو نہین ہین مگر غلام ذلیل اوسکے آگے واسطے ہر ایک کے ہم مین سے مقام معلوم ہی طاعت کے لیے نہین ٹل سکتا ہی اوس سے مارے عظمت اوسکی کے اور عاجزی اپنی کے اور ہم برابر جمائے ہوئے ہین قدم اپنے اوسکی عبادت کے لیے تسبیح کرتے ہین اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین اوسکی جیسے کہ واجب ہی بندون پر واسطے رب اونکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ قول ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور نہین ہی مسلمانون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہوگا دن قیامت کے بقدر عمل اوسکے استنباط کی یہ بات اللہ تعالی کے اس قول سے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ پھر ذکر کیے اعمال اونکے کہ وہ ایسے ہین کہ صفین باندھ کر کھڑے رہتے ہین نماز مین اور پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی نامناسب چیزون سے ✽ **مل** ✽ جبرئیل کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین ہی کوئی ہم مین سے یعنی گروہ ملائکہ سے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی آسمانون مین عبادت کرتا ہی اللہ کی اور نہین کہا ابن عباس رضی نے کہ نہین ہی آسمانون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر کہ اوسمین ہی فرشتہ نماز پڑھتا اور تسبیح کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرچر بولتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی سجدہ کر رہا ہی اللہ کو کہا سدی نے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوسپر مانند خوف اور رجا اور محبت اور رضا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے ہمنشینون سے کہ آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی جیسے

زمین نے چرچر کیا بولتا ہی سوار کے بوجھ سے اور لائق ہی اوسکے لیے یہ کہ آواز کرے نہین اوس مین جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی
رکوع کرتا یا سجدہ کرتا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور قتادہ سے روایت ہی
کہ کہا نماز پڑھتے تھے مرد اور عورت اکھٹے یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ پس آگے رہنے لگے
مرد اور پیچھے رہنے لگین عورتین زید بن مالک سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھتے تھے لوگ متفرق پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَاِنَّا
لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ پس حکم کیا اونکو یہ کہ صف باندھا کرین حضرت عمر بن الخطاب کا معمول تھا کہ جب قائم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر ہو
آگے بڑھ ای فلانے پیچھے ہٹ ای فلانے سیدھی کرو صفین اپنی چاہتا ہی اللہ کہ تم ملائکہ کا طریق برتو پھر پڑھتے حضرت عمر وَاِنَّا لَنَحْنُ
الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک
پروردگار اپنے کے عرض کیا ہمنے کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفین اور چھکر کھڑے رہتے ہین صفین مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضیلت دیے گئے ہین ہم لوگون پر یعنی اگلی امتون پر تین باتون مین مقرر کی گئین صفین ہماری مانند صفون ملائکہ کے یعنی فضیلت و ثواب مین
اور مقرر کی گئی ہمارے لیے زمین مسجد اور ٹھہرائی گئی خاک اوسکی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاوین ہم پانی انس رض سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو تم اپنی صفون مین اور چھکر کھڑے رہو پس مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے بھی کہا انس رض نے
کہ تحقیق دیکھا مینے ایک اپنے کو کہ ملا دیتا تھا مونڈھا اپنا ساتھ مونڈھے یار اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اوسکے کے کہا نعمان
بن بشیر نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفون کو جیسے کہ سیدھے ہوتے ہین تیر پس دیکھا ایکدن مینے ایک شخص کا
نکلا ہوا صف سے پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو والا مخالفت ڈالیگا اللہ درمیان دلون تمہاری کے کہا ابن مسعود رض نے کہ چھوتے تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھے ہمارے نماز مین یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نکلے رہو پس مختلف ہوجاوینگے
دل تمہارے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو اسلیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہی سیدھا کرنا صف کا اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بند کیا فرجہ صف مین بلند کریگا اللہ تعالی بسبب اوسکے درجہ اوسکا اور بناویگا اوسکے لیے گھر جنت مین
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہی اللہ تعالی تین طرح کے لوگون کو دیکھکر ایک تو اوس قوم کو دیکھکر کہ صف باندھتے ہین نماز مین
اور دوسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ لڑتا ہی پیچھے یارون اپنے کے یعنی جہاد مین سے اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہ اونکے پیچھے کفار سے لڑتا رہا اور تیسرے
اوس شخص کو دیکھکر کہ کھڑا ہوتا ہی تاریکی رات کی مین یعنی تہجد پڑھنے کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفون کو اور اچھے کرو
رکوع و سجود اپنے ابی صالح سے روایت ہی کہ کہا جب اوتری یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ تا قول
اوسکے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ کہا جبرئیل ع نے کہ کیا دشوار ہوا یعنی بہت قیام کرنا رات کا تمپر فرمایا آنحضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل نے
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ * معا * در منثور *

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور تحقیق کافر عرب کے کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہمارے پاس ذکر کوئی پہلونکا البتہ ہوتے ہم بندے خالص کیے ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اوس
قرآن کے پس جان لینگے انجام کار کو * فتح * اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگون کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے سو اوس سے
منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے * موضح * تفسیر * یعنی مشرکین قریش پہلے مبعوث ہونے آنحضرت علیہ السلام کے کہتے تھے کہ اگر ہمارے
پاس ہوتی کوئی کتاب امتون گذشتہ کی کتابون مین سے تو البتہ خالص کیے ہوتے ہم عبادت اسکی اور جھٹلاتے ہم جیسے کہ اونھون نے جھٹلایا اور نہ خلاف کرتے ہم

جبرئیل ع نے اپنی عبادت کا حال بیان کیا ۱۲ منہ عم فیضہ

بیشک اونھون نے خلاف کیا پھر جب آیا اون پاس قرآن کہ سب سے سردار اور معجز ہی سب کتابون مین تو نمانا اوسکو جان لینگے سزا اوسکی *مدن*

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

اور تحقیق پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے کہ تحقیق پیغمبر ہمارے وہی ہین مدد دیے گئے اور تحقیق لشکر ہمارے وہی ہین غالب *فتح* اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک اونھین کو مدد ہونی ہی اور ہمارا لشکر جو ہی بیشک وہی زبر ہی *مو تفسیر* یعنی وعدہ ہو چکا ہی ہمارا کہ رسولون کا بول بالا ہوگا اور غلبہ ہوگا اونکا اونکے دشمنون پر گفتگو مین اور لڑائی مین بیچ دنیا کے اور برتر ہوگا اونکا آخرت مین اور حسن بصری سے ہی کہ نہین مغلوب ہوا کوئی نبی لڑائی مین اور ابن عباس سے ہی کہ اگر نہ مدد کیے گئے دنیا مین تو مدد کیے جاوینگے عقبیٰ مین اور حاصل یہ کہ قاعدہ ہی اونکے امر کا اور اصل اوسکی اور غالباً اسکی طرف سے یہی ہی کہ مدد اونکی ہوتی ہی اگرچہ واقع ہو زوائد امور مین کچھ آزمایش و محنت اور اعتبار غالب ہی کا ہی *مل* پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا ساتھ مدد کرنے کے واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے اور وہ وعدہ یہ ہی لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی البتہ غالب ہو ویگا دین میرا اور رسول میرے اور یا وعدہ یہ ہی اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ اور لشکر ہمارے یعنی مومن وہی غالب ہونگے کفار پر ساتھ دلیل کے اور نصرت کے اوپر دنیا مین اور اگر نہ مدد ہوئی بعضون کی اونمین سے دنیا مین تو آخرت مین ہوگی *جلا*

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝

پس تو منہ پھیر لے کفار مکہ سے ایک مدت تک اور دیکھ اونکو پس وہ بھی دیکھین گے *فتح* سو تو اونسے پھر یا ایک وقت تک اور اونکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لینگے *مو تفسیر* ایک مدت تک یعنی تھوڑی ہی مدت تک اور وہ مدت ہی کہ مہلت دیے گئے اوسمین یا روز بدر تک یا فتح مکہ تک اور دیکھ اونکو یعنی دیکھتا رہ اوس چیز کو کہ پہنچے اونکو اوس دن پس وہ بھی دیکھین گے اوسکو یا دیکھ طرف اونکے جس وقت کہ عذاب کیے جاوین پس وہ بھی دیکھین گے اوس چیز کو کہ منکر ہین اوسکے یعنی عذاب یا معلوم کروا اونکو پس قریب ہی کہ جانینگے *مل* اور دیکھ تو اے محمد اوترنا عذاب کا انپر پس قریب ہی کہ وہ بھی دیکھین گے اوترنا عذاب کا اپنے پر اور مراد مدت سے موت ہی یا روز بدر یا حکم اونکے قتل کرنے کا اور بعضون کے نزدیک یہ حکم اعراض کا ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہی اور کفار نے اس آیت کو سنکر ازراہ تمسخر کے کہا کہ یہ عذاب کب ہوگا یہ آیت آگے کی اوتری ازراہ تہدید کے *بحر جلا*

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

کیا یہ کافر ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہین پس جب اوتریگا عذاب اونکے میدان مین برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا *فتح* کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب آ اوترے گی اونکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیون کی *مو تفسیر* جلدی طلب کرتے ہین یعنی پہلے وقت اوسکے کے اونکے میدان مین کہا اس واسطے کہ عرب اکتفا کرتے ہین ساتھ ذکر کرنے ساحت کے یعنی میدان کے قوم سے یعنی ساحت ذکر کرتے ہین اور قوم مراد ہوتی ہی برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا یعنی برا ہوگا روز اون کافرون کا کہ ڈرائے گئے ساتھ عذاب کے کہا بعضون نے کہ یہ ہوا روز فتح مکہ کے اور کہا ہی مفسرون نے کہ اکثر عرب مین جو دشمن اپنے دشمن پر دوڑ لاتے تھے تو تمام شب راہ چلکر بوقت صبح کے اونکو غفلت تام مین پاکر قتل و غارت کرتے تھے بسبب کثرت اس کار کے غارت کو صباح کہتے تھے اگرچہ اور وقت مین بھی واقع ہوتی اسلیے حق تعالیٰ نے اس آیت مین تشبیہ دی عذاب کو ساتھ لشکر کے کہ یکایک اوسپر ہجوم کرے اور غارت اونکی واقع ہو انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نکلے طرف خیبر کے آئے اوسمین رات کو اور تھے آنحضرت جب آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ لڑتے

یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح ہوئی تو نکلے یہود اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لیکر پس جب دیکھا اونھون نے آنحضرت کو تو کہا اونھون نے کہ محمد ہین قسم خدا کی اور لشکر اونکا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ۝ اللہ بہت بڑا ہے خراب ہوا خیبر یا شہر ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوتی ہے صبح ڈرائے گیون کی ❁ معالم ❁

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ۝ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ۝

اور مونہہ پھیرلے اونسے ایک مدت تک اور دیکھ پس وہ بھی دیکھ لینگے ❁ فتح ❁ اور پھیر لے انسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے دیکھ لینگے ❁ موضح ❁ تفسیر ❁ مکرر فرمائی یہ آیت تاکیدًا واسطے تہدید کفار کے اور تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ❁ جلال ❁

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

پاک ہے تیرے پروردگار صاحب غلبے کا اوس چیز سے کہ یہ جماعت بیان کرتے ہین اور سلام ہوجیو اوپر بھیجے ہوؤن خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے ❁ فتح ❁ پاک ذات ہے تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہے ان باتون سے جو کرتے ہین اور سلام ہے رسولون پر اور سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا ❁ موضح ❁ تفسیر ❁ اضافت کیا گیا رب طرف عزت کے واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ عزت کے گویا کہ کہا گیا ❁ والعزۃ یعنی صاحب غلبے کا جیسے کہ کہا جاتا ہے صاحب صدق واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ صدق کے اور جائز ہے کہ یہ مراد ہو کہ نہین ہے کوئی عزت کسیکے لیے مگر وہ رب اوسکا اور مالک اوسکا ہے جیسے کہ فرمایا تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ [عزت دیتا ہے تو جسکو چاہے تو ۱۲] اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنی اولاد اور بیوی اور شریک اوسکے لیے ثابت کرتے ہین انسے وہ پاک ہے اور سب رسولون پر سلام بھیجا بعد اسکے کہ بعضون پر علی الخصوص بھیجا اس سورت مین اسلیے کہ سب پر خاص کرکر سلام بھیجنے مین دراز گی ہوتی اور تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے یعنی اوپر ہلاک ہونے دشمنون کے اور مدد ہونے انبیا کے اس سورت مین ذکر ہے اون چیزون کا کہ کہین مشرکون نے اللہ کے حق مین اور نسبت کین اونھون نے طرف اللہ کے وہ چیزین کہ وہ پاک ہے اونسے اور ذکر ہے اون چیزون کا کہ دیکھین رسولون نے کافرون کی جانب سے اور ذکر ہے اسکا کہ دیے گئے انجام کار مین انبیا مدد کفار پر پس ختم کیا اسکو ساتھ ایسی آیتون کے کہ جامع ہین سب مضمونون کے جواب مین کہ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اوس چیز سے کہ مشرک بیان کرتے تھے اور سلام بھیجا رسولون پر سبب تکلیف اوٹھانے اونکے کفار سے تا اونکی عزت بڑھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا اسپر کہ انجام بخیر ہوا انبیا کے لیے شعر شکر بسکہ نمردیم رسیدیم بدوست ❁ آفرین باد برین ہمت مردانہ ما ❁ اور مراد اسکہا نا ہے مومنون کو کہ یہ کہا کرین اور خالی نہون اس سے اور غافل نہون اون مضمونون سے کہ قرآن مجید مین سپرد کیے گئے ہین اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جسکو خوش لگے یہ کہ ماپ لے پیمانہ پورے مین ثواب دن قیامت کے پس چاہیے کہ ہو آخر کلام اوسکا جسوقت کہ اوٹھے مجلس اپنی سے سُبْحٰنَ رَبِّكَ آخر سورت تک اور روایت کی ابن مردویہ نے طریق ابی العوام سے اور وہ قتادہ سے اونھون نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھ پر پس سلام بھیجو رسولون پر اسلیے کہ نہین ہون مین مگر رسولون مین سے کہا ابو العوام نے کہ قتادہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو جسوقت کہ پڑھتے تھے یہ آیتین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور روایت کی طبرانی نے ابن عباسؓ سے کہ کہا پہچانتے تھے ہم فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الخ کے ابو سعید روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے سلام پھیرنے کا نماز اپنی سے تو کہتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور یہ بھی ابو سعید سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بعد سلام پھیرنے کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا پیچھے ہر نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ پس تحقیق ماپ لیا اسنے پیمانہ پورا ثواب سے اور روایت کی ابن ابی حاتم نے

ع ۵

۵ [یعنی بعد سلام پھیرنے اور فارغ ہونے نماز سے ۱۲]

شعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ ناپے پیمانہ پورا ثواب سے دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ چاہے اوٹھنا سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ ❊ ملّا معاد در منثور ہے ❊ تنبیہ ❊ خلاصہ ساری سورت مبارکہ کا یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین دنیا اور آخرت مین نفع اوٹھاتے ہین اور چین آرام مین رہتے ہین اور طرح بطرح کے انعام و اکرام پاتے ہین اور جو منکر اور نافرمان ہین اللہ و رسول کے دنیا اور آخرت مین تباہ و خراب ہوتے ہین اور یہی مضمون حدیثون سے معلوم ہوتا ہی اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ عائشہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا جب ارادہ کریگا اللہ تعالی یہ کہ داخل کرے اہل جنت کو جنت مین تو بھیجے گا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو اس حال مین کہ اوسکے ساتھ ہدیہ یعنی تحفہ ہوگا اور لباس جنت سے پس جب چاہینگے جنتی داخل ہونا جنت مین تو کہیگا اونسے فرشتہ کہ ٹھہر جاؤ اسلیے کہ میرے پاس ایک ہدیہ ہی ربّ العلمین کی طرف سے وہ کہینگے کہ کیا ہی وہ ہدیہ فرشتہ کہیگا وہ دس مہری کاغذ ہین لکھا ہوا ہی ایک مین سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ یعنی سلام ہی تمپر خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو جنت مین ہمیشہ رہنے کو اور دوسرے مین لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ یعنی داخل ہو اوسمین سلامتی سے با امن اور تیسرے مین لکھا ہوا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی اور یہ وہ جنت ہی کہ دی گئی تمکو بسبب اون چیزے کہ تھے تم کرتے اور چوتھے مین لکھا ہوا ہی سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام ہی تمپر یہ ثواب بسبب صبر کرنے تمہارے کے ہی دنیا مین پس اچھا ہی دار آخرت تمہارا اور پانچوین مین ہی اَلْبَسْنٰكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ یعنی پہناوینگے ہم تمکو لباس و زیور اور چھٹے مین ہی وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ یعنی نکاح مین دوینگے ہم اونکے حورین بڑی آنکھون والیان اور ساتوین مین ہی اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا یعنی بلاشبہ مینے بدلہ دیا اونکو آج بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین مین ہی صِرْتُمْ شُبَّانًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا یعنی ہوئے تم جوان نہین بڈھے ہونے کے کبھی اور نوین مین لکھا ہی رَافَقْتُمُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی رفیق ہوئے تم انبیا اور شہدا اور صالحین کے اور دسوین مین لکھا ہی كُنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنی ہوئے تم ہمسایے رحمن کے کہ صاحب عرش بزرگ کا ہی پھر کہیگا فرشتہ کہ داخل ہو جنت مین پس داخل ہونگے جنت مین اور کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی شکر ہی اوس خدا کا کہ لے گیا ہمسے غم بلاشبہ رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہی تعریف ہی اوس خدا کو کہ سچ کر دکھایا ہمکو وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا رہتے ہین ہم جنت مین جہان چاہتے ہین پس اچھا ہی اجر عمل کرنے والونکا اور جب چاہیگا اللہ تعالی داخل کرنا دوزخیون کو دوزخ مین تو بھیجیگا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو کہ اوسکے ساتھ دس کاغذ ہونگے مہری ایک مین تو لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِيْ جَهَنَّمَ لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ وَلَا تَفْرَحُوْنَ یعنی داخل ہو تم دوزخ مین نہین مروگے تم اسمین اور نہ جیوگے اور نہ خوش ہوؤگے اور دوسرے مین لکھا ہوگا خُوْضُوْا فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ یعنی پیٹھو عذاب مین نہین چین ہی تمہارے لیے اور تیسرے مین لکھا ہوگا يَئِسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ یعنی ناامید ہوئے رحمت خدا سے اور چوتھے مین لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِي الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا یعنی داخل ہو بیچ غم اور فکر و اندوہ کے ہمیشہ کو اور پانچوین مین لکھا ہوگا لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمْ وَشَرَابُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ یعنی لباس تمہارا آگ ہی اور بچھونا تمہارا آگ اور کہانا اور پینا تمہارا آگ ہی اور اوڑھنا تمہارا آگ ہی اور چھٹے مین ہوگا هٰذَا جَزَآؤُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِّنَ الْمَعْصِيَةِ یعنی یہ بدلہ تمہارا ہی آجکے دن بسبب کرنے تمہارے کے گناہ کو

اور ساتوین مین لکھا ہوگا سَخَطِي عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ اَبَدًا یعنی غضب میرا تمپر آگ مین ہمیشہ کو ہوگا اور آٹھوین مین ہوگا عَلَيْكُمْ لَعْنَتِي بِمَا تَعَهَّدْتُمْ مِنَ الذُّنُوبِ الْكَبَائِرِ وَلَمْ تَتُوبُوا وَلَمْ تَنْدَمُوا یعنی تمپر لعنت میری ہی بسبب اسکے کہ کیے تمنے بڑے گناہ اور نہ توبہ کی تمنے اور نہ نادم ہوئے تم اور نوین مین لکھا ہوگا قُرَنَاؤُكُمُ الشَّيَاطِينُ فِي النَّارِ اَبَدًا یعنی ساتھی تمہارے شیاطین ہونگے دوزخ مین ہمیشہ کو اور دسوین مین لکھا ہوگا اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَاٰثَرْتُمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْاٰخِرَةَ فَهٰذَا جَزَاؤُكُمْ یعنی پیروی کی تمنے شیطان کی اور اختیار کیا تمنے دنیا کو اور چھوڑا تمنے آخرت کو پس یہی ہی سزا تمہاری ✢ منبہات ✢

سورۃ ص مکیۃ وھی ثمان وثمانون اٰیۃ وخمسۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ ص ہی اسلیے کہ سرا اسکا ص سے شروع ہوا ہی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین اٹھاسی ٨٨ ہین اور کلمات پانسو تینتیس ٥٣٣ اور حروف تین ہزار انہتر ٣٠٦٩ اور رکوع پانچ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورت قمر کے اور لکھی گئی بعد والصّٰفّٰت کے اسلیے کہ گویا یہ تتمہ ہی اوسکا کیونکہ حق سبحانہ نے ذکر کیا والصّٰفّٰت مین نوح اور ابراہیم اور موسی اور ہارون اور لوط اور الیاس اور یونس علیہم السلام کا اور اسمین ذکر ہی داؤد اور سلیمان اور ایوب علیہم السلام کا اور اشارہ کیا طرف بقیہ اونکے کہ ذکر کیے گئے پس یہ بعد والصّٰفّٰت کے تتمہ ہونے مین ایسی ہی جیسے طٰس بعد شعرا کے اور طٰہٰ اور انبیاء بعد مریم کے اور یوسف بعد ہود کے ✢ ✢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ قف وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ○ط بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○

قسم ہی قرآن نصیحت والے کی کہ جس چیز کی طرف بلاتا ہی تو سچ ہی بلکہ کافر بیچ سرکشی اور مخالفت کے ہین ✢ فتح ✢ قسم ہی اس قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہین غرور مین ہین اور مقابلے مین ✢ مو ✢ تفسیر ✢ ذکر کرنا حرف ص کا بطریق تنبیہ کے ہی بنا بر عاجز کرنے کے کہ عرب کے بڑے بڑے شاعر فصیح بلیغ حیران رہ جاتے تھے کہ اسکے کیا معنی ہین اور اکثر مفسر تو یہی کہتے ہین اللہ ہی جانتا ہی کہ مراد اس سے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ صاد قسم ہی اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ اشارہ ہی اسم صمد کی طرف اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے ہین صَدَقَ اللّٰهُ اور ابن عباس سے ہی صَدَقَ مُحَمَّدٌ پھر اسکے بعد لائے قسم یعنی والقرآن کہ جواب اسکا محذوف ہی اِنَّهٗ كَلَامٌ مُعْجِزٌ یا اِنَّمَا الْاَمْرُ كَمَا قَالَ كُفَّارُ مَكَّةَ مِنْ تَعَدُّدِ الْاِلٰهِ یعنی قسم ہی قرآن صاحب ذکر یعنی بیان یا شرف کی کہ یہ کلام عاجز کرنے والا ہی یا قسم ہی اسکی کہ نہین امر جیسے کہ کہا کفار مکہ نے کہ کئی معبود ہین اور جس صورت مین کہ ص نام سورت کا ہو تو خبر ہوگا مبتدا محذوف کی گویا کہ کہا ہٰذِہٖ ص یعنی یہ ایسی سورت ہی کہ عاجز کردیا اسنے عرب کو قسم قرآن نصیحت والے کی یہ ایسا ہی جیسے کہتے ہین هٰذَا حَاتِمٌ وَاللّٰهِ مراد یہ ہوتی ہی کہ یہ وہی حاتم ہی کہ جو مشہور ہی سخاوت مین قسم خدا کی اور عزت کے معنی ہین تکبر کے یعنی اسکے قبول کرنے سے اور حق کے اقرار کرنے سے تکبر مین ہین اور شقاق کے اصل مین معنی ہین خلاف کے اور یہان خلاف خدا اور رسول کا مراد ہی اور بعضون نے فِيْ غِرَّةٍ یعنی غین بانقط اور رابے نقط پڑھا ہی یعنی غفلت مین ہین اوس چیز سے کہ واجب ہی اونپر یعنی نظر کرنے اور اتباع حق سے ✢ مدارک ✢ معالم ✢ جلالین ✢

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ○

بہت ہلاک کیں ہمنے پہلے انسے سنگتیں پس فریاد کرنے لگیں اور نہ تھا وہ وقت خلاص کا ✢ فتح ✢ بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتیں پھر لگے پکارنے اور وقت نرہا تھا خلاصی کا ✢ مو ✢ تفسیر ✢ پہلے انسے یعنی تیری قوم سے سنگتیں یعنی اگلی امتین

فریاد کرنے لگیں جس وقت کہ دیکھا اونھون نے عذاب حال آنکہ نہین تھا وہ وقت بھاگنے کا اور نہین تھی اونکے لیے جگہ بھاگنے اور نجات کی پس یہ حال اگلون پر بنا ہوا اور پھر عبرت نہین پکڑتے ساتھ اونکے کفار مکہ کے اور ابن عباس نے کہا کہ عادت کفار مکہ کی یہ تھی کہ جب جنگ مین مضطرب ہوتے تو بعضے بعضون کو کہتے مناص یعنی بھاگو اور بچاؤ اپنے کو پس جب اونپر اوترا عذاب روز بدر کے اور کہا اونھون نے مناص تو اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اب وقت مناص کہنے کا نہین ہی * جلالین * معالم *

وَعَجِبُوٓا أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ أَجَعَلَ ٱلْءَالِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ۝

اور تعجب کیا کفار نے اس سے کہ آیا اونکے پاس ڈرانے والا اونھین کی قوم مین سے اور کہا ان کافرون نے یہ شخص جادوگر ہی جھوٹا کیا کر دیا اسنے خداؤن متعدد کو ایک خدا تحقیق یہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی * فتح * اور اچنبھا کرنے لگے اسپر کہ آیا اونکو ایک ڈر سنانے والا اونھی مین سے اور لگے کہنے منکر یہ جادوگر ہی جھوٹھا کیا اسنے کر دی اتنون کی بندگی کے بدل ایک ہی کی بندگی یہ بھی ہی بڑے تعجب کی بات * موضح *

تفسیر * یعنی اچنبھا کرنے لگے کفار اسپر کہ رسول اونھین مین سے ہوا یعنی بعید جانا کہ نبی بشر مین سے ہو اور لوگون کو ڈراوے اللہ کے عذاب سے کیا کر دیا اسنے خداؤن متعدد کو ایک خدا کہ کہتا ہی ہمسے کہ کہو لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ یعنی یہ کیونکر ہو کہ ایک خدا ساری مخلوق کی سنے یہ بات اچنبھے کی ہی اور یہان جو فرمایا وَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ اور نہ فرمایا وَقَالُوا تو یہ اپنا غضب ظاہر کرنے کو اونپر فرمایا اور تاکہ دلالت کرے اسپر کہ ایسی بات پر جرأت نہین کرتے ہین مگر کافر اشد کہ ڈوبے ہوتے ہین گمراہی مین اسلیے کہ اس کفر سے کونسا کفر زیادہ ہوگا کہ جسکی اللہ تصدیق کرے اوسکو یہ ساحر جھوٹھا کہین اور تعجب کرین توحید سے کہ حق بلاشک ہی اور نہ تعجب کرین شرک سے کہ جو باطل و بے اصل محض ہی روایت کیا گیا ہی کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہوئے تو مومن خوش ہوئے اس سے اور قریش پر یہ بات شاق ہوئی پس جمع ہوئے پچیس آدمی قریش کے سردارون مین سے اور گئے ابو طالب کے پاس اور کہا تم بڑے بوڑھے ہمارے ہو اور جانتے ہو کہ یہ نادان کیا کرتے ہین مراد رکھتے تھے نادانون سے وہ لوگ کہ مسلمان ہوئے تھے آئے ہین ہم تمھارے پاس تو کہ درمیان ہمارے اور درمیان بھتیجے اپنے کے یعنی آنحضرت صلعم کے حکم کرو تم پس ابو طالب نے رسول علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر کہا اے بھتیجے میرے یہ قوم تیرے ہین رکھتے ہین تجھسے ایک سوال پس ایکبارگی انسے انحراف نکر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سوال رکھتے ہو مجھسے اونھون نے کہا کہ چھوڑ دے تو ہمکو اور چھوڑ دے ذکر معبودون ہمارے کا اور متعرض ہمارے دین کا نہو ہم بھی متعرض تیرے اور معبود تیرے کے نہین ہونے کے آنحضرت نے فرمایا کہ ایک کلمہ تمسے چاہتا ہون اگر دو تم مجکو تو مالک ہو جاؤ بسبب اوسکے عرب کے اور عجم بھی بسبب اوسکے مسخر تمھارے ہو جاوین کہا اونھون نے نَعَمْ وَعَشْرًا یعنی دینگے ہم تجکو وہ ایک کلمہ اور دس کلمے ساتھ اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہو لَآ إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ پس سب ایکبارگی اوٹھ کھڑے ہوے اور متفرق ہوے اور کہا اونھون نے أَجَعَلَ ٱلْءَالِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ۝ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اونھون نے آپسمین کہا کہ کیا گنجایش رکھتا ہی کہ ایک اله کار سب خلائق کا کرے ہم تین سو ساٹھ بت رکھتے ہین اور کام ایک شہر مکہ کا نہین درست کر سکتے ہین وہ * مدارک * بحر * معالم *

وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا۟ وَٱصْبِرُوا۟ عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ ۝

اور چلے اشراف قوم کے اونمین سے آپسمین کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اوپر عبادت خداؤن اپنے کے تحقیق یہ دین نیا فتنہ ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی * فتح * اور چل کھڑے ہوئے کتنے پنچ اونمین کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکرون پر بیشک اس بات مین کچھ

غرض ہی ❊ مو ❊ تفسین ❊ یعنی چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین کہتے ہوئے آپسمین کہ چلو اور صبر کرو یعنی ثابت رہو اپنے معبودون کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید جو مدعو ہوئی البتہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہی اوسکا اللہ اور حکم کریگا اوسکے جاری کرنے کا پس نہین پھر سکتی ہی وہ اور نہین نفع دیتا ہی اوسمین مگر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز ہی حوادث زمانہ سے کہ ارادہ کیجاتی ہی ساتھ ہمارے پس نہین ہی چھٹکارا ہمکو اوس سے ❊ ف ❊ عمر جو مسلمان ہوئے اور مسلمانون کو قوت ہوئی اونکے سبب سے تو کفار نے کہا کہ یہ جو دیکھتے ہین ہم زیادتی اصحاب محمد کی یہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی ساتھ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہمکو اور جڑ پیڑ سے اوکھڑے جاوینگے اور ہمارا دین ہلاک ہوگا بسبب غلبہ محمد کے اور اصحاب اونکے کے ❊ شعر ❊ باطل نکیونکہ جاے یہان حق نمود ہی ❊ وہ حق کہ جسپہ حق سے سلام و درود ہی ❊ معانجز

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

نہین سنی ہمنے یہ بات یعنی توحید بیچ دین پچھلے کے یعنی قرن آخر مین کہ ہمنے اوسکو پایا واللہ اعلم نہین ہی یہ مگر افترا ❊ فتح ❊ یہ نہین سنا ہمنے اس پچھلے دین مین اور کچھہ نہین یہ بنائی بات ہی ❊ مو ❊ تفسین ❊ دین پچھلے سے یا تو ملت عیسیٰ کی مراد ہی کہ جو آخر تھی سب ملتون مین اسلیے کہ نصاری تین خدا کے قائل تھے موحد نتھے یا ملت قریش مراد ہی کہ جسپر پایا اونھون نے باپ دادون اپنے کو مگر افترا کہ بنالیا ہی اوسکو محمد نے اپنے جی سے ❊ ف ❊ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادون کو یعنی آگے تو سنتے ہین کہ اگلے لوگ ایسی باتین کہتے تھے پر ہمارے بزرگ تو یون نہین کہہ گئے فائدہ ❊ مو ❊

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝

کیا اوتارا گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان مین سے بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے بلکہ ہنوز نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا ❊ فتح ❊ کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب مین سے کوئی نہین اونکو دھوکھا ہی میری نصیحت مین کوئی نہین ابھی چکھی نہین میری مار ❊ مو ❊ تفسین ❊ کیا اوتارا گیا الخ ناگوار ہوا اونکو از راہ حسد کے کہ ہمارے اشرافون مین سے محمد ہی کو شرف کہان سے ملا کہ کتاب و نبوت اوتاری گئی بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے یعنی قرآن سے کہ جھٹلایا اونھون نے اوسکے لانے والے کو بلکہ نہین چکھا اونھون نے اب تک عذاب میرا پس جب چکھینگے عذاب میرا تو جاتا رہیگا انسے جو کچھ کہ اب شک و حسد رکھتے ہین یعنی وہ تصدیق نہین کرتے ہین محمد کو مگر جب کہ میرا عذاب اونکو پہنچیگا تب تصدیق کرینگے اوسکو ❊ حسینی ❊

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝

کیا اونکے پاس ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشنے والے کے ❊ فتح ❊ کیا انکے پاس ہین خزانے تیرے رب کی مہر کے جو زبردست ہی بخشنے والا ❊ مو ❊ تفسین ❊ یعنی نہین ہین وہ مالک رحمت کے خزانون کے تا کہ پہنچاوین اوسکو جسکو چاہین اور پھیرین اوسکو جس سے چاہین اور اختیار کرین نبوت کے لیے بعضے اپنے سردارون کو اور دور رکھین اوسکو محمد سے مالک رحمت کا اور اوسکے خزانون کا نہین ہی مگر وہی غالب اپنی مخلوق پر بہت دینے والا کہ پہنچاتا ہی اوسکو بر محل اوسکے اور تقسیم کرتا ہی اوسکو بحالیکہ مقتضی ہی حکمت اوسکی پھر بیان کیے یہی معنی پس فرمایا ❊ حسینی ❊

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝

کیا انکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی پس چاہیے کہ اوپر چڑھ جاوین لٹک کر رسیون مین یعنی رسیون مین لٹک کر بھی آسمان پر نہین چڑھ سکتے ہین پس بادشاہی کیسی واللہ اعلم ❊ فتح ❊ یا اونکی حکومت ہی

آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی تو چاہیے چڑھ جاوین رسیان تان کر ✦ **مو تفسیر** ✦ کیا انکے لیے بادشاہی الخ یعنی کیا انکو بادشاہی ہی ان چیزون کی تا کہ کلام کرین امور ربانیہ مین اور تدبیرون الٰہیہ مین کہ جو مختص ہین ساتھ رب العزۃ والکبریا کے پھر سرزنش کی اونکو نہایت تعجب کی پس فرمایا کہ اگر یہ صلاحیت رکھتے ہین تدبیر خلائق کی اور تصرف کرنے کی بیچ تقسیم رحمت کے تو چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ اسباب کے یعنی سیڑھیون مین اور راہون مین کہ جنسے پہنچتے ہین طرف آسمان کے تا کہ تدبیر کرین امر عالم کی اور بادشاہی خدا کی اور اوتارین وحی اوسپر کہ چاہین ✦ **مد تنبیہ** ✦ چونکہ وہ لوگ مؤدب باداب شرع تھے اور خدا کا ڈر نرکھتے تھے حسد اونکو باعث ان بے ادبیون کا ہوتا تھا اسی سے مستحق غضب الٰہی کے ہوتے تھے ادب و تقوی عجب چیز ہی جسکو وہ حاصل ہوتے ہین اوسکے کام دونون جہان کے بنیاتے ہین چنانچہ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ علم بہترین میراث ہی اور ادب بہترین حرفہ ہی اور تقوی بہترین توشہ ہی یعنی راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہی اور عمل صالح بہترین قائد ہی یعنی یہ جنت کو پہنچاتا اور حسن خلق بہترین مصاحب ہی اور حلم بہترین وزیر ہی اور قناعت بہترین غنا ہی اور توفیق بہترین مدد ہی اور موت بہترین ادب دینے والی ہی انتہی مولوی روم فرماتے ہین مثنوی ✦ از خدا خواہیم توفیق ادب ✦ بے ادب محروم گشت از لطف رب ✦ بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ✦ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ✦ اور خوف خدا اونکو کیونکر ہوتا جو اونہین عالم تھے وہ مارے طمع اور حب دنیا کے راہ حق کہ خلاف اونکی مرضی کے تھی بتاتے نتھے کسی بزرگ کا قول ہی کہ بیمار جاتا ہی طبیب پاس جب طبیب ہی بیمار ہو تو کیا علاج کرے اور یہ طمع مال اور حب دنیا بڑی ہی آفتین ہین خصوصًا اہل علم کے لیے چنانچہ بعضے حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ اونھونے کہا دس خصلتین ہین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی دس شخصون سے بخل کو اغنیا سے اور طمع کو علما سے اور قلت حیا کو عورتون سے اور محبت دنیا کو بڈھون سے اور کسل کو جوانون سے اور ظلم کو بادشاہ سے اور تکبر کو فقرا سے اور بزدلی کو غازیون سے اور عجب کو زاہدون سے اور ریا کو عابدون سے ✦ **منتہا** ✦ پھر رب تعالی نے یہ غصہ فرما کر وعدہ کیا اپنے نبی سے نصرت کا اون کفار پر کہ فرمایا ✦

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝

ایک لشکر ہی یہان شکست دیا گیا جملہ گروہون سے یعنی جنس گروہون سے کہ ساتھ انبیا کے مخالفت کی ✦ **فتح** ✦ ایک لشکر یہ ہی وہان تباہ ہوا اون سب لشکرون مین **ف** یعنی اگلی قومین برباد ہوئین اگر چڑھ جاوین تو اونہین بھی ایک برباد ہون ✦ **مو تفسیر** ✦ یعنی یہ لوگ جو کہتے ہین یہ بات یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی ایک لشکر ہین حقیر اس جگہ مغلوب و شکست دیے گئے اگلے لشکرون کی جنس سے مراد اس لشکر سے قریش ہین کہا قتادہ نے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ وہ مکے مین تھے یہ کہ شکست پاویگا لشکر مشرکون کا جیسے کہ اور جگہ فرمایا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ پس آئی تاویل اسکی یعنی ظہور ہوا اس وعدے کا روز بدر کے پس ہنالک اشارہ ہی طرف بدر کے اور مصارع کفار کے اور اگلے لشکرون سے مراد اگلی امتین ہین یعنی کفار مکہ اونہین اگلے کفار کی جنس سے ہین کہ جو جمع ہو کر انبیا پر چڑھیاتے تھے اور اونسے لڑتے تھے اور پھر شکست پاتے تھے اور ہلاک ہوتے تھے جھٹ پٹ پس تعبیر وا کر انکے واہیات بکنے کی یہی حال انکا ہونا ہی جو اگلون کا ہوا ✦ **معا** ✦ **مد** ✦ **جلا** ✦

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝

جھٹلایا پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور عاد نے یعنی ہود کو اور فرعون میخون والے نے یعنی چار میخون سے باندھ کر عذاب کرتا تھا اور ثمود نے یعنی قوم صالح نے صالح کو اور قوم لوط نے یعنی لوط کو اور بن کے رہنے والون نے یعنی شعیب کو جھٹلایا ان جماعتون نے

نہین ہر کوئی انمین سے مگر کہ جھٹلایا پیغمبرون کو پس موجود مین آیا عذاب میرا **ف** جھٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخون والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ وہ فوجین ہین جتنے تھے سب نے یہی جھٹلایا رسولون کو پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا ✤ **مو تفسیر** ✤ فرعون میخون والے نے جھٹلایا حضرت موسیٰ کو اور اوسکو میخون والا اسلیے فرمایا کہ جبکہ کسی پر غصہ کرتا تھا اوسکو عذاب کرتا تھا چو میخا کر یعنی چار میخین چار طرف زمین مین گاڑ کر آدمی کو چت لٹا کر چارون ہاتھ پانون اوسکے اون میخون سے باندھ دیتا اور سانپ اور بچھو اوسپر چھوڑ دیتا تا کہ مر جاوے اور بعضون نے کہا کہ اسی طرح ہوا مین باندھکر چھوڑ دیتا یہان تک کہ وہ مر جاتا اور بعضون نے کہا کہ اوسکے لشکر کے گھوڑون کی میخین سونے روپے کی تھین اسلیے یہ نام اوسکا ہوا اور بعضون نے کہا کہ میخون والے سے مراد ہے صاحب مکانون محکم کا کہ اوسکے مکانون مین میخین بہت سی جڑی تھین مضبوطی کے لیے اور بعضون نے کہا صاحب قوت و بطش کا یعنی جیسے میخ سے ایک چیز مضبوط ہوتی ہے ایسی ہی اوس سے مضبوطی تھی ملک کو اور قوی تھا اوسپر اور بعضون نے کہا صاحب لشکرون اور جماعتون کثیرہ کا اور لشکر کو اوتاد اسلیے کہتے ہین کہ خیمے اور گھوڑون کی میخین اوسمین بہت سی ہوتی ہین اور اُولٰٓئِکَ الْاَحْزَابُ جو فرمایا ارادہ کیا اس اشارے سے آگاہ کرنا ساتھ اس بات کے کہ جو گروہ مکہ مین سے یہ لشکر شکست دیا گیا ٹھہرا وہ یہ ہین اور آگاہ کرنا ہے ساتھ اسکے کہ وہ ہین کہ بیان کی گئی انسے تکذیب ✤ **مد معا** ✤

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ○ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○

اور نہین انتظار کرتے کفار اس عصر کے مگر ایک نعرہ تند کا یعنی نفخہ قیامت کا کہ نہوا اوسکو کچھ توقف اور کہا اونہون نے بطریق ٹھٹھے کے اے پروردگار ہمارے جلدی دے ہمکو سرنوشت ہماری عذاب سے پہلے روز حساب کے ✤ **ف** ✤ نہین دیکھتے یہ لوگ بی مگر یہی ایک چنگھاڑ کہ بیچ مین دم نہ لیگی اور کہتے ہین اے رب جلدی دے ہمکو چٹھی ہماری پہلے حساب کے دن سے **مو تفسیر** نعرہ تند سے مراد ہی نفخہ پہلا کہ جسکو فزع اکبر کہتے ہین اور فواق کہتے ہین ایک ساعت کے برابر اون دو دوہنے کے درمیان مین کچھ ٹھہر جاتے ہین تا دودھ اوتر آوے اور وہ بہت تھوڑی مدت ہوتی ہے پس معنی یہ ہین کہ جب آویگا وقت اوسکا نہین توقف ہوگا اوسکو اتنی دیر بھی کہ جتنی دیر دودھ دوہتے مین ٹھہر جاتے ہین اور ابن عباسؓ سے یہ معنی اسکے منقول ہین کہ نہین ہوگا واسطے اوسکے پھر آنا مراد رکھتے ہین یہ کہ وہ نفخہ ایک ہی ہوگا دوبارہ نہین ہونے کا اور قِطَّنَا کے معنی ہین حصہ ہمارا جنت سے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہے مومنون سے جنت کا پس کہا کفار نے از راہ ٹھٹھے کے کہ جلدی دے ہمکو حصہ ہمارا جنت سے یا یہ معنی ہین کہ حصہ ہمارا عذاب سے جو وعدہ کرتا ہے تو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ یعنی جلدی چاہتے ہین کفار تجھسے عذاب اور بعضون نے کہا کہ یہ ابو جہل کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا یا اللہ اگر حق ہے جو کچھ کہ کہتا ہے محمد تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا بھیج ہمپر عذاب دردناک اور ابن عباس سے قِطَّنَا کے معنی منقول کتابنا ہین یعنی کتاب اعمال ہماری کہا کلبی نے کہ جب اوتری یہ آیتین سورۂ حاقہ کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ الخ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ الخ تو کہا کافرون نے از راہ ٹھٹھے کے کہ جلدی دیدے ہمکو کتاب ہماری دنیا مین پہلے روز حساب کے اور اونکے ایسے واہی کلامون سے جو آنحضرتؐ ملول ہوتے تھے حق تعالی نے آنحضرتؐ کی تسلی کے لیے آگے کی آیت بھیجی ✤ **مد معالم درمنثور** ✤

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○

صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا یعنی خدا کیطرف **ف** ✤ **تفسیر** ✤ صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر یعنی تیرے حق مین اور بچا اپنے نفس کو اس سے کہ لغزش ہوجائے اوسکو اوس چیز مین کہ

تکلیف دیا گیا کہ وہ صبر کرتا ہی اونکی باتون پر اور تحمل کرتا ہی اونکی ایذا پر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد کو اور اوسکی بزرگی کو کہ اللہ کے نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا ذرہ سی لغزش مین کیا کچھ عتاب آلہی اوپر ہوا صاحب قوت کا یعنی ید مین اور جو کچھ دیا لت کرتا ہی اسپر کہ اید سے مراد قوت بیچ دین کے ہی قول اللہ تعالی کا ہو اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف رضامندی اللہ تعالی کی کے کہا ابن عباسؓ نے صاحب قوت کا عبادت مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین روزون کے طرف اللہ روزے داؤد کے ہین اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی روزہ رکھتے تھے ایکدن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور سوتے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت مین ہوتے تھے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور بعضی روایت مین ہی کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداؓ نے کہ آنحضرت جب ذکر کرتے داؤد کا اور حال بیان کرتے اونکا فرماتے کہ تھا وہ اعبد البشر یعنی بڑے عابد تھے آدمیون مین اور کہا سعید بن ہلال نے کہ تھے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جبکہ اوٹھتے رات کو پڑھتے اَللّٰهُمَّ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ انتہی اور بعضون نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہین صاحب قوت کے لڑائی اور ملکداری مین اور اواب کے معنی بعضون نے کہے ہین بہت رجوع کرنے والے طرف اللہ تعالی کے ساتھ توبہ کے ہر اوس چیز سے کہ برا جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور کہا ابن عباسؓ نے معنی اواب کے ہین مطیع اور سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا لغت حبش مین اور ابن عباسؓ سے اواب کے معنی یقین کرنے والے کے بھی آئے ہین ؛ **معا ؛ مد** **درمنثور** ؛ اسجاگہ داؤد کو یاد دلوایا کہ اونھون نے بھی طالوت کی حکومت مین بہت صبر کیا آخر حکومت اونکو ملی اور مخالفون کو جہاد سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہوتا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نکھاتے تھے اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے ؛ **مو** ؛

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

تحقیق تابعدار کیا ہمنے ہمراہ اوسکے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام و صباح اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو اکھٹے کیے ہوئے ہر ایک اسکے اوسکے فرمان بردار تھا ؛ **فتح** ؛ **تفسیر** ؛ تابعدار کرنا پہاڑون کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤد کے جسوقت کہ چاہتے تھے داؤد چلنا اونکا اوس جگہہ کہ ارادہ کرتے اور عشی اور اشراق سے مراد ہین دونون طرفین دن کی اور اصل مین عشی کہتے ہین وقت عصر کو رات تک اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وہ وقت ہی کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت ضحی کا ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ کہا تھا مین گذرتا اس آیت پر پس نہین جانتا تھا مین کہ کیا مراد ہی اس سے یہانتک کہ حدیث بیان کی مجھسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس دن فتح مکہ کے پس مانگا پانی وضو کا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی ضحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا اے ام ہانی یہ ہی صلوٰۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباسؓ سے ہی کہ اونکو پونہچی یہ بات کہ ام ہانی بنت ابی طالب نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن فتح مکہ کے ضحی کی آٹھہ رکعتین پس کہا ابن عباسؓ نے کہ گمان کیا مینے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی بموجب قول اللہ تعالی کے يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباسؓ سے ہی کہ کہا ڈھونڈی مینے صلوۃ ضحی قرآن مین پس پایا مینے اوسکو اس جگہہ بالعشی والاشراق اور ابو ہریرہؓ سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین محافظت کرتا نماز ضحی پر مگر اواب یعنی رجوع رکھنے والا خدا کی طرف اور فرمایا کہ یہ صلوۃ الاوابین ہی اور یہ بھی ابی ہریرہؓ سے ہی کہ کہا وصیت کی مجکو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھون میں ضحی کی اسلیے کہ وہ صلوۃ اوابین کی ہی اور مانند اسی کے انسؓ سے منقول ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی

باران رکعتین بناتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے محل سونے کا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نے انس کو کہ پڑھ نماز ضحی اسلیے کہ وہ نماز
ابرار یعنی نیکون کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی پھر بیٹھا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین یاد کرتا اللہ کو
یہان تک کہ نکلا آفتاب پھر نماز پڑھی ضحی سے دو رکعتین حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر یہ کہ چھوئے اوسکو یا چڑھیاوے اوسپر اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ذکر کرتا رہا یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھی دو رکعت نماز
ضحی یعنی نماز اشراق کی ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثواب حج اور عمرہ کے پورے حج اور پورے عمرہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو ٹھہرا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سے کہ فارغ ہوا نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھین دو رکعتین ضحی یعنی اشراق کی نہین بولا
مگر بھلی بات بخشے جائینگے اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہون دریا کے جھاگون سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے پڑھی نماز ضحی کی دو رکعت نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے پڑھین چار رکعت لکھا گیا عابدین سے اور جسنے پڑھین چھ رکعتین
کفایت کیا گیا اوسدن یعنی اللہ سب مہمات اوسکے سرانجام کریگا اور جسنے آٹھ رکعتین پڑھین لکھا گیا قانتین سے اور جسنے باران رکعتین
پڑھین بناویگا اللہ اوسکے لیے گھر بڑا جنت مین اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابن آدم پڑھ میرے
لیے چار رکعت اول روز مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوس روز تک یعنی کفایت کرونگا مین تیری شغلون اور حوائج کو اور دفع کرونگا مین
تجسے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے تو اوسکو بعد نماز تیری کے آخر روز تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان مین تین سو ساٹھ
مفصل یعنی جوڑ ہین پس اوسپر لازم ہی یہ کہ دیوے عوض ہر جوڑ اپنے کے صدقہ عرض کیا صحابہ نے کہ کون طاقت رکھتا ہی اسکی یا نبی اللہ
فرمایا کہ رینٹھ جو مسجد مین پڑا ہوا اوسکو دفن کر دینا صدقہ ہی اور کچھ چیز یعنی ایذا دینے والی کہ ایکطرف کر دے تو اوسکو راہ سے صدقہ ہی پس
اگر نپاوے تو یعنی کوئی چیز مذکور پس دو رکعتین ضحی کی کفایت کرتین ہین تجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت لازم ہوتا ہی
اوپر تمام جوڑون ایک تمہارے کے صدقہ پس ہر تسبیح صدقہ ہی اور ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہی اور امر بالمعروف
صدقہ ہی اور نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین اس سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحی سے اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو اکٹھے
کیے ہوئے ہر طرف سے ابن عباس رض سے منقول ہی کہ داود جب تسبیح کرتے تو جواب دیتے اونکو پہاڑ ساتھ تسبیح کے یعنی وہ بھی انکے ساتھ تسبیح کرتے
اور جمع ہوتے اونکے پاس جانور اور تسبیح کرتے پس یہ ہی جمع ہونا اونکا اور ہر ایک یعنی پہاڑ اور جانور بسبب تسبیح داود کے تسبیح کرنیوالے
تھے اسلیے کہ وہ سب تسبیح کرتے تھے ساتھ تسبیح اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر لہ کی اللہ کی طرف پھرتی ہی یعنی ہر ایک داود
اور پہاڑ اور جانورون سے واسطے اللہ کے اواب تھے یعنی تسبیح کرنے والے * مل * در منثور * مشکوة *

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

اور محکم کی ہمنے بادشاہی اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور سخن واضح * فتح * تفسیر * محکمی داود کی بادشاہی کی ایسی تھی کہ
نگہبانی کرتے تھے اونکی محراب کی ہر شب تینتیس ہزار آدمی اور بعضون نے اسکی تقریر یون کی ہی کہ مراد شددنا ملکہ سے تقویت داود کی
ساتھ لشکرون اور نگہبانون کے ہی کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکی محراب کی چوکی دیتے تھے یا ساتھ وزیرون خیرخواہ کے یا بسبب پہنچنے
ہاتھ ظالمون کے رعیت پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے اپنے ایک سردار پر دعوی غصب کرنے گائین کا کیا
نزدیک داود کے اور وہ منکر ہوا اور مدعی کے پاس گواہ نتھے داود نے کہا توقف کرو تم دونون یہان تک کہ کچھ واضح ہو خواب مین
وحی آئی کہ مدعی علیہ کو مار ڈال داود نے توقف کیا کہ خواب پر جلدی نکرون دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا پھر اوسپر عمل نکیا
پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تیسری بار کہ قتل کر اسکو یا آویگا اسپر عذاب اوس روز داود نے اوسکو بلا کر کہا کہ خدا تعالی

نے مجھکو وحی بھیجی ہے کہ تجھکو مارڈالو نہین اوسنے کہا کہ بے گواہون کے مارتا ہے داؤدؑ نے کہا کہ حکم خدا کے خلاف نہین کرنیکا مین جب اوس شخص نے یقین کیا کہ مجھکو چھوڑینگے نہین تو اوسنے کہا کہ جلدی نکر یہان تک کہ خبر دون مین تجھکو اس ماجرے کی قسم خدا کی کہ مین بسبب اس گناہ کے ماخوذ نہین ہوا ہون لیکن اسکے بیٹے کو مینے قتل کیا ہے پس داؤدؑ نے اوسکو قتل کیا پس ہیبت داؤدؑ کی بنی اسرائیل پر بہت ہوئی پس شددنا ملکہ یہ ہے اور بعضون نے کہا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی تھی کہ حضرت داؤد کے سر پر بندھی رہتی تھی مدعی مدعی علیہ مین سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھ اوسکا اوس پر پہونچتا اور ہاتھ جھوٹے کا اوس زنجیر پر نہ پہونچتا استحکام داؤد کی بادشاہی کا یہ تھا اور حکمت سے مراد ہے زبور اور علم شرائع اور بعضون نے کہا کہ جو کلام موافق حق کے ہو پس وہ حکمت ہے اور فصل خطاب سے مراد ہے علم قضا اور فیصلہ کرنے خصومات کا اور فرق کرنا درمیان حق اور باطل کے اور بعضون نے کہا کلام واضح کہ مخاطب مقصود کو بے شبہہ معلوم کرلے اور بقول علیؓ کے فصل خطاب حکم کرنا ہے ساتھ گواہون کے مدعی پر اور ساتھ یمین کے مدعی علیہ پر اور شعبی سے ہے کہ فصل خطاب کہنا داؤد کا ہے اما بعد کہ اول یہ کلمہ انھون نے کہا ہے پس جو کوئی بیان کرے ایک امر ذی شان تو پہلے ذکر کرے اللہ کا اور حمد کرے اوسکی پھر ساتھ لفظ اما بعد کے فصل کر کر مطلب شروع کرے ✤ **فوائد** ✤ مترجم کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہؒ کہ داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیان رکھتے تھے باوجود اسکے ایک اور عورت کہ ایک شخص کی منگیتر تھی یا اوسکے نکاح مین تھی درخواست کی خدائے تعالی نے فرشتون کو واسطے تنبیہ داؤد کے بشکل جھگڑنے والون کے

بناکر بھیجا اشارہ اس قصے کی طرف ہے ان آیتون مین واللہ اعلم ✤

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝

کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد خبر آپسمین جھگڑنے والون کی جب دیوار سے کود کر چلے آئے مسجد مین جسوقت کہ داخل ہوئے داؤدؑ پر پس ڈرا داؤد اونسے کہا اونھون نے کہ مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے ہین ستم کیا ہے بعض ہمارے نے بعض پر پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور ظلم مت کر اور راہ دکھا طرف سیدھی راہ کے ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ لفظ تسوروا کے معنی ہین چڑھے وہ داؤد کی دیوار پر اور اوتر آئے طرف اونکا اور سور کہتے ہین دیوار بلند کو اور محراب کہتے ہین غرفہ یعنی بالاخانہ کو یا مسجد کو یا صدر مسجد کو یعنی اسی محراب مشہور کو کہ جہان امام کھڑا رہتا ہے اور داخل ہوئے داؤدؑ پر الخ روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے بھیجا طرف داؤد کے دو فرشتون کو بصورت انسان کے بعضون نے کہا کہ وہ جبرئیل اور اسرافیلؑ تھے آئے دونون بیچ صورت دو جھگڑنے والون کے کہ واقع ہوا اونمین جھگڑا کہ جو آگے مذکور ہوگا بطریق فرض کے تاکہ متنبہ ہون داؤد علیہ السلام اوس چیز پر کہ واقع ہوئی اونسے کہ وہ یہ ہے کہ تھین اونکے لیے ننانوے بیویان اور طلب کی اونھون نے بیوی ایک شخص کی کہ نہین تھی اوسکی اور بیوی سوائے اوسکے اور نکاح کیا اوس سے اور خلوت کی اوس سے چنانچہ آگے تفصیل اسکی آویگی پس وہ فرشتے آئے اور چاہا اونھون نے داخل ہونا داؤدؑ کے پاس اور اونکا معمول یہ تھا کہ ایکروز عبادت کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز حکمرانی کے لیے اور ایک روز واسطے بیویون اور اشتغال خانگی کے پس جسدن کہ وہ فرشتے آئے وہ دن داؤدؑ کی عبادت کا تھا پس منع کیا اونکو دربانون نے اندر کے جانے سے پس وہ دیوار پر سے چڑھ کر اونکے پاس محراب مین چلے آئے اسطرح کہ داؤدؑ کو خبر بھی نہوئی یکایک دیکھا کہ وہ اونکے آگے بیٹھے ہین پس ڈرے داؤدؑ اونسے اسلیے کہ وہ چلے آئے اونکے پاس بیچ غیر روز حکمرانی کے اور اسلیے کہ وہ اوتر آئے اون پاس دیوار پر سے خلوت کے روز باوجودیکہ نگہبان گرد محراب کے کثرت سے تھے اور کسیکو اون پاس آنے نہ دیتے تھے اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے یعنی محض حق کے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے لوگون کی عادت تھی کہ آپسمین سلوک اور احسان اور خبرگیری ایک دوسرے کی کیا کرتے تھے حتی کہ اگر کسیکی بیوی کسیکو پسند آتی تھی تو وہ سوال کرتا تھا کہ اسکو اپنے سے جدا کر کر میرا نکاح اس سے کردے اور وہ ایسا ہی کرتا تھا

بحسب عادت سلوک و احسان کے غرضکہ نہایت خبرگیران تھے آپسمین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین انصار کا حال تھا مہاجرین کی خبرگیری مین پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اُوریا نام کی بیوی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی اونکو پس داؤد ؑ نے بموجب عادت اونکی کے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کر کر میرا نکاح اوس سے کر دے پس حیا آئی اوریا کو کہ مین انکا سوال کیونکر رد کرون پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھون نے اوس سے نکاح کر لیا اور حضرت سلیمان اوسی سے پیدا ہوئے پس یہ فرشتے آئے انکے پاس اس بات کے جتانے کو اللہ تعالی کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویون کے نہین لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہین ہے اوسکے پاس سوائے ایک بیوی کے بلکہ تھا واجب تمپر مارنا اپنی خواہش کا اور جبر کرنا اپنے نفس پر اور صبر کرنا اوس چیز پر کہ امتحان کیے گئے تم ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس عورت سے اُوریا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس سے داؤد ؑ نے پس پسند کیا داؤد کو اوس عورت کے اہل نے پس یہی لغزش داؤد کی تھی کہ پیغام نکاح کیا انھون نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویون اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہے کہ داؤد ؑ نے بھیجا کئی بار اُوریا کو طرف جہاد بلقا کے کہ نام ایک موضع کا ہے اور چاہا یہ کہ قتل کیا جاوے اُوریا تا کہ نکاح کر لین اوسکی بیوی سے پس نہین لائق ہے یہ عوام مسلمین کے صالحین سے چہ جائیکہ بعض انبیا سے مشہور ہے ایسی بات ہو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ جو کوئی نقل کرے تمسے قصہ داؤد کا جیسے کہ نقل کرتے ہین اوسکو قصاص یعنی واعظ رطب و یابس بیان کرنے والے دُرّے لگاؤن اوسکو ایک سو ساٹھ اور یہ حد بہتان کرنے کی ہے انبیا پر اور منقول ہے کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد ؑ کا عمر بن عبد العزیز کے آگے اور اونکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے پس جھٹلایا اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جاوے بموجب اوس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہے تو نہین لائق ہے یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بھاری جان اسکو کہ کہا جاوے غیر اوسکے اور اگر ہو قصہ بموجب اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پردہ کیا اللہ نے اوسکے بیان کرنے مین اپنے نبی سے تو نہین لائق ہے اظہار اوسکا پس کہا عمر نے البتہ سننا میرا اس کلام کو محبوب تر ہے طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزین ہین اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اوسپر مثل کہ بیان کیا اوسکو اللہ نے واسطے قصۂ داؤد علیہ السلام کے نہین ہے مگر طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے یہ کہ جدا ہو اوس سے اونکے لیے فقط اور سوا اسکے نہین کہ آیا ہے قصہ بطریق تمثیل اور کنایہ کے نہ تصریح کے واسطے ہونے اوسکے ابلغ توبیخ مین عہ۱ تنبیہ بیچ قصۂ داؤد اور نکاح کرنے اونکے کے عورت معلومہ سے اختلاف بہت ہے اور بعضے مفسرون نے قصے کو اس طرح نقل کیا ہے کہ شرع اور عقل اوسکو نہین قبول کرتے ہین اور جو کچھ قریب تر ساتھ صواب کے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ اُوریا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ اوس سے نکاح کرین اوس عورت کے ولیون کو اُوریا کی طرف سے کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندیا اور حضرت داؤد ؑ نے پیغام نکاح کا اوس سے کیا اور داؤد ؑ کی ننانوین بیویان تھین باوجود اسکے اوس سے بھی نکاح کیا زاد المسیر مین لایا ہے کہ عتاب الٰہی داؤد پر اسلیے تھا کہ بعد از خطبہ اوریا کے اوس سے خطبہ کیا ہمارے مرشدنا مولانا اسحٰق صاحب نے یہ مضمون اس عاجز مؤلف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یون ہے کہ یہ تقریر شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے کہ شاید اونکے مؤلفات مین سے لکھوائی تھی واللہ اعلم بالصواب ❊

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ○

یہ بھائی میرا ہے اسکے پاس ہین ننانوین دنبیان اور میرے پاس ہے ایک دنبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ مجکو یہ ایک دنبی اور سختی کی ساتھ میرے کلام کرنے مین ❊ فتح التفسیر ❊ وہ جو دو فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے اونمین سے ایک کا یہ مقولہ ہے بعد اسکے کہ داؤد نے سبب اونکے آنے کا پوچھا یہ بھائی میرا ہے مراد بھائی چارہ دین کا ہے یا بھائی چارہ محبت و الفت کا یا بھائی چارہ شرکت و خلطہ کا

عہ۴ [illegible marginal note]

عہ۵ قوله اکفلنیها ملکنیها وحقیقته اجعلنی اکفلها کما اکفل ما تحت یدی وعن ابن عباس اجعلها کفلی ای نصیبی ۱۲ منه

داؤد کو جو کچھ کہ پونہچا اونکو بعد تقدیر الٰہی کے مگر بسبب عجب کے کہ اچھا جانا اپنے تئین اور وہ یہ تھا کہ اونھون نے کہا ای رب میرے نہین بیچ
کوئی ساعت راتکے اور نہ دن کے مگر کہ حال یہ ہی کہ کوئی عبادت کرنے والا آل داؤد سے عبادت کرتا ہی تیری نماز پڑھتا ہی تیرے لیے یا تسبیح کرتا ہی
یا تکبیر کہتا ہی اور ذکر کین داؤد نے اور کتنی ہی چیزین پس مکروہ رکھا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا ای داؤد بلا شبہہ یہ نہین تھا مگر بسبب
مدد میری کے پس اگر نہوتی مدد میری تو نہ قوت پاتا تو اوسپر قسم ہی اپنے جلال کی البتہ سونپونگا مین تجکو طرف نفس تیرے کے ایک دن پس کہا داؤد نے ای رب
میرے تو خبر دینا مجکو پس پونہچا اونکو فتنہ اسدن ❁ من معا تجلد درمنثور ❁ شعر نیاورد م از خانہ چیزی نخست ❁ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ❁

فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ۗ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

پس بخشی ہمنے اوسکے لیے وہ لغزش اوسکی اور بلا شبہہ اوسکے لیے نزدیک ہمارے قربت ہی اور اچھی بازگشت ہی ❁ **فتح** ❁

تفسیر ❁ یعنی جنت پس جب کہ خدا تعالیٰ نے درگذر کیا اونکی زلت سے وہ مغفور اور مسرور اور مقرب حق کے ہوئے اور روایت کیا گیا ہی
کہ بعد قبول ہونے اس توبہ کے بھی داؤد تیس برس تک شب و روز روتے رہتے تھے اور مثل نشان جاری ہونے پانی کے زمین مین نشان ہوگئے آنسو نکا
اونکے رخسارے پر پیدا ہوا تھا اور کچھ چیز کھاتے اور پیتے نتھے مگر آنسو اونکے اوسمین ملجاتے تھے اور بعد قبول ہونے اس توبہ کے ایک روز واسطے
فیصلہ کرنے قضیوں بنی اسرائیل کے بیٹھتے تھے اور ایک روز اپنی بیویون کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز جنگلون مین اور پہاڑون مین
اور دریاؤن کے کنارے پھرتے تھے اور ایک روز خلوت مین بیٹھتے اور وہان چار ہزار محرابین تھین سب راہب یعنی عابد و درویش وہان جمع کر
داؤد کے ساتھ نوحہ کرتے اور بخشش چاہتے اور جس روز کہ باہر جاتے اور خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتے اور روتے تمام پہاڑ اور جانور اور ریت
اور درخت اونکے ساتھ روتے حتی کہ نہرین اونکے آنسوؤن سے جاری ہوتین اور جب کنارے دریا پر آتے روتے اور لوگ اونکے ساتھ روتین مچھلیان
اور چارپائے دریا کے اور پرند جانور پانی کے اور درندے پھر جب شام ہوتی پھر آتے گھر مین پس جب ہوتا دن اونکے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پکارتا
پکارنے والا اونکا کہ آج دن ہی داؤد کے نوحہ کرنیکا اپنے نفس پر پس چاہیے کہ حاضر ہو وہ شخص کہ مساعدت کرے اونکی پس داخل ہوتے داؤد
مکان مین کہ جہان محرابین تھین پس اور بچھائے جاتے اونکے لیے تین بچھونے ٹاٹ کے کہ اندر اونکے لیف یعنی گابھا کھجور کا بھرا ہوتا پس بیٹھتے
اوسپر اور آتے چار ہزار راہب بارانیان اوڑھے ہوئے اور اونکے ہاتھ مین عصے ہوتے پس بیٹھتے وہ اون محرابون مین پھر داؤد بلند آواز سے
روتے اور نوحہ کرتے اپنے نفس پر اور راہب بلند کرتے اونکے ساتھ آوازین اپنی پس روتے رہتے یہان تک کہ غرق ہوجاتے بچھونے
اونکے آنسوؤن سے اور پڑے رہتے داؤد اوسمین مانند جانور کے بچے کے یعنی نہایت ضعیف اور لوٹتے پس آتے بیٹے اونکے سلیمان اور اوٹھاتے
اونکو پس لیتے داؤد وہ آنسو اپنی ہتیلی مین پھر ملتے اوسکو اپنے مونہہ پر اور کہتے یا رب اغفر ما ترى اور کہا وہب نے جب توبہ
قبول کی اللہ نے داؤد کی کہا داؤد نے یا رب غفرت لي فكيف لي ان انسى خطيئتي فاستغفر منها وللخاطئين الى يوم القيمة
اور داؤد پہلے خطا کرنے سے قیام کرتے تھے آدھی رات اور روزے رکھتے تھے آدھے دہر یعنی ایام پس جب کہ خطا ہوئی اونسے جو کچھ کہ ہوئی
روزے رکھتے تھے ہمیشہ اور قیام کرتے ساری رات اور ابن عباسؓ سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورۂ ص مین اور فرمایا کہ
سجدہ کیا اس کا داؤد نے شکریہ مین یعنی بیچ شکریے کے کہ سورۂ ص مین اونسے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری
قبول توبہ اونکی کے اور یہ بھی ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
یا رسول اللہ دیکھا مینے اپنے تئین آجکی رات اس حال مین کہ سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھتا ہون پیچھے ایک درخت کے پھر سجدہ کیا مینے
یعنی تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا مینے اوس درخت کو کہ کہتا ہی اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا
وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ کہا ابن عباسؓ نے

پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا مینے اونکو وہ کہتے تھے مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تھی اونکو اوس شخص نے کہنے درخت کے سے ظاہر تر یہ ہی کہ اوسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص مین ہی پڑھی ہوگی اور حضرت نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ہو اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے بیچ سجدۂ قرآن کے رات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا مونہہ میرے نے واسطے اوس ذات پاک کے کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائے کان اوسکے اور آنکھین اوسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے انتہی قید رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عایشہ رض نے یہ دعا آنحضرت سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت سے مطلق سجدۂ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہی اور یہ دعا بھی سجدے مین پڑھنی روایت کی گئی ہی رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي یعنی ای رب میرے ظلم کیا مینے اپنے نفس پر بس بخش میرے لیے اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑھنا اونکا اولی ہی ✤ معا مشکوۃ ✤ **تنبیہ** ✤ سجدہ تلاوت کا واجب ہی امام اعظم رح کے نزدیک پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصدًا نہ سنا اور اماموں کے نزدیک سنت ہی اور وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون مسنون کے اور شرط ہی اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی طہارت وغیرہ اور بدون رفع یدین اور تشہد و سلام کے ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک سجدے تلاوت کے چودہ ہین سورۂ اعراف مین اخیر سورت پر اور رعد مین بعد اٰصال کے اور نحل مین بعد يُؤْمَرُونَ کے اور بعضون نے کہا بعد يَسْتَكْبِرُونَ کے لیکن یہ قول رد کیا گیا ہی اور سُبْحَانَ الَّذِي مین بعد خُشُوعًا کے اور مریم مین بعد بُكِيًّا کے اور حج مین پہلا سجدہ کہ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ پر ہی اور فرقان مین بعد نُفُورًا کے اور نمل مین بعد الْعَظِيمِ کے اور بعضون نے کہا بعد يُعْلِنُونَ کے اور الم تنزیل السجدہ مین بعد يَسْتَكْبِرُونَ کے اور ص مین بعد مَاٰبٍ کے اور فصلت مین بعد يَسْأَمُونَ کے اور بعضون نے کہا يَعْبُدُونَ پر اور نجم مین فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا پر اور اذا السماء انشقت مین وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ پر اور اقرأ مین وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پر پس امام اعظم رح کے نزدیک تو یہ ہی اور امام کے نزدیک پندرہ سجدے ہین کہ حج کے اخیر مین بھی ہی اور باقی بدستور اور امام شافعی کے نزدیک بھی چودہ ہین لیکن اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور امام مالک کے نزدیک گیارہ ہین ساقط کیا ہی اونھون نے سجدہ ص کو اور تینون سجدون مفصل کے کو یعنی نجم اور انشقت اور اقرأ کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی ✤ ع ✤ ح ✤ مسائل سجدہ تلاوت کے بموجب مذہب حنفی کے یہ ہین ایک شخص نے پڑھی آیت سجدے کی نہین لازم آنے کا اوسپر سجدہ فقط ہونٹون کے ہلانے سے بلکہ جب واجب ہوگا کہ تصحیح ہو حروف کی اور حاصل ہو آواز کہ سنے وہ یا غیر اوسکا جب کہ قریب ہو کان اوسکا طرف مونہہ اوسکے کے ✤ اگر پڑھی آیت سجدے کی سوائے اوس حرف کے کہ اوسکے آخر مین ہو نہ سجدہ کرے اور اگر پڑھے نرا وہ حرف کہ سجدہ کیا جاتا ہی اوسمین نہ سجدہ کرے مگر یہ کہ پڑھے اکثر آیت سجدے کی ساتھ حرف سجدے کے ✤ اور بیچ مختصر بحر کے ہی کہ اگر پڑھے لفظ وَاسْجُدْ اور چپکا ہو رہے اور نہ کہے یعنی کلمہ وَاقْتَرِبْ تو لازم آتا ہی اوسکو سجدہ کذا فی التبیین ✤ ایک شخص نے سنی آیت سجدے کی ایک قوم سے ہر شخص سے اونمین سے ایک ایک حرف سنین ہی اوسپر یہ کہ سجدہ کرے اسلیے کہ نہین سنی اوسنے وہ آیت پڑھنے والے سے اور اصل بیچ واجب ہونے سجدے کی یہ ہی کہ جو شخص اہل وجوب صلوۃ سے ادائے یا قضائے ہو گا اہل واسطے واجب ہونے سجدۂ تلاوت کے اور جو ایسا نہو پس نہین ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدے کے یہان تک کہ اگر ہو پڑھنے والا کافر یا دیوانہ یا لڑکا یا حائض یا نفسا یا سنے حائض بعد طہر کے وہ دس دن کے اور نفسا بعد طہر کے

وسے چالیس دن کے نہین لازم ہوگا اونکو اور ایسے ہی سننے والا کافر وغیرہ ہوگا تو اوسپر بھی نہین واجب ہوگا اور اگر سنے
ذکر کیے گیے ہین سے مسلمان عاقل بالغ واجب ہوگا اوسپر سجدہ بسبب سننے اوسکے کے اور اگر پڑھا محدث نے یا جنبی نے یا سنا
ان دونون نے واجب ہوگا سجدہ ان دونون پر اور ایسے ہی بیمار کا حکم ہی ٭ اور نہین واجب ہوگا سجدہ جب کہ سنے اوسکو جانور سے مختار
یہی ہی اور سوتے سے سنے تو صحیح یہ ہی کہ واجب ہوگا سجدہ ٭ اور اگر سنا سجدہ آواز گنبد یا پہاڑ کی سے نہین واجب ہوگا اوسپر ٭
سونے والا جبکہ خبر دیا جاوے کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی سوتے مین تو واجب ہوگا سجدہ اوسپر ٭ اور اگر پڑھا سجدہ نشے والے نے
واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اوپر اوسکے کہ سنے اوسکو ٭ عورت نے جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور نہین سجدہ کیا اوسکے لیے
یہان تک کہ حائض ہوگئی ساقط ہوگیا اوس سے سجدہ ٭ **نفل** نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی اور سجدہ کیا اوسکے لیے پھر
فاسد ہوگئی نماز اوسکی اور واجب ہی اوسپر قضا اوسکی نہین لازم ہوگا اوسکو اعادہ اوس سجدے کا ٭ اور ایسے ہی مسلمان جب کہ پڑھے
آیت سجدے کی پھر مرتد ہوجاوے عیاذاً باللہ منہ پھر مسلمان ہو نہین واجب ہوگا اوسپر وہ سجدہ ٭ نہین واجب ہوتا سجدہ بسبب لکھنے
قرآن کے ٭ جبکہ پڑھے آیت سجدے کی فارسی مین پس واجب اوسپر اور اوس شخص پر کہ سنے اوسکو سجدہ ہی سمجھے سننے والا یا نہ سمجھے جبکہ
خبر دیا جاوے سننے والا کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی ٭ اور صاحبین کے نزدیک اگر سننے والا جانے گا کہ وہ پڑھتا ہی قرآن تو لازم ہوگا اوسکو
سجدہ اور نہین تو نہین کذا فی الخلاصۃ ٭ اور بعضون نے کہا کہ واجب ہوگا سجدہ بالاجماع اور صحیح یہی ہی کذا فی محیط السرخسی اگر پڑھی آیت
سجدے کی عربی مین لازم آویگا سجدہ اوسپر مطلق لیکن معذور ہوگا ساتھ تاخیر کے جب تک کہ نہ جانے ٭ اور اگر پڑھا سجدہ اس حال مین کہ وہ بہرا ہی
پس سنا واجب ہوگا اوسپر سجدہ ٭ جب کہ پڑھی آیت سجدے کی ساتھ ہجا کے یعنی ہجے کرنے کے نہین واجب ہوتا ہی سجدہ ٭ اور جب کہ پڑھے
امام آیت سجدے کی سجدہ کرے وہ اور سجدہ کرین مقتدی ساتھ اوسکے برابر ہی کہ سنین اوسکو امام سے یا نہ سنین اور برابر ہی کہ ہو نماز جہری مین یا سری
مین مگر یہ کہ مستحب یہ ہی کہ نہ پڑھے آیت سجدے کی نماز سری مین ٭ اور اگر سنا سجدہ امام سے اجنبی نے کہ نہین ہی ساتھ اونکے نماز مین اور نہ داخل ہوا
ساتھ اونکے نماز مین لازم ہوگا اوسکو سجدہ کرنا ٭ سنا ایک شخص نے سجدہ امام سے پھر داخل ہوا ساتھ امام کے پہلے سجدہ کرنے اوسکے کے سجدہ کرے
ساتھ اوسکے اور اگر داخل ہوا امام کی نماز مین بعد سجدہ کرنے اوسکے کے نہ سجدہ کرے اور یہ جب ہی کہ پاوے امام کو اوسی رکعت کے اخیر مین اور اگر
پاوے اوسکو اور رکعت مین تو سجدہ کرے اوسکا بعد فراغ کے ٭ اگر پڑھے آیت سجدہ مقتدی نہین لازم ہوگا سجدہ امام پر اور نہ مقتدی پر
نہ نماز مین اور نہ بعد فراغ نماز کے ٭ اگر سنے نماز پڑھنے والا اجنبی سے سجدہ کرے بعد فراغ کے اور اگر سجدہ کرے نماز مین نہین کفایت
کرتا ہی اوسکو اور نہین فاسد ہوتی ہی نماز اوسکی ٭ یہ جب ہی کہ نہ پڑھا مصلی سننے والے نے غیر مقتدی سے پس اگر پڑھا اوسکو اول پھر سنا
اوسکو پس سجدہ کیا اوسکا نہ اعادہ کرے اوسکو ظاہر روایت مین اور اگر سنا اوسکو پہلے پھر پڑھا اوسکو پس اسمین دو روایتین ہین اور
جزم کیا ہی سراج مین کہ نہ اعادہ کرے اوسکو ٭ اور اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین پس اگر ہی آیت وسط سورت مین تو افضل یہ ہی کہ
سجدہ کرے پھر کھڑا ہوا اور ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ نکیا اور رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی کفایت کریگا اوسکو او
سی پر فتوی ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تمام کی سورت پھر رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی نہین کفایت کریگا اوسکو اور نہ ساقط
ہوگا اوس سے سجدہ بسبب رکوع کے اور اوسپر قضا اوسکی لازم ہی ساتھ سجدہ کرنے کے جب تک کہ نماز مین ہی ٭ اور ذکر کیا خواہر زادہ نے
کہ اوسے جب پڑھین بعد آیت سجدے کے تین آیتین تو منقطع ہوگا فور اور نہین قائم ہوگا رکوع مقام سجدے کے اور کہا شمس الائمہ حلوائی نے
نہین منقطع ہوتا فور جب تک کہ نہ پڑھے زیادہ تین آیتون سے ٭ اور اگر سجدہ ہو ختم سورت مین تو افضل یہ ہی کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکوع کیا تو ضرور ہی یہ کہ پڑھے کچھ اور سورت مین سے بعد اوٹھانے سر کے سجدے سے ٭ اور اگر اوٹھایا سر اور نہ پڑھا کچھ اور رکوع کر دیا

جائز ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تجاوز کیا اور موضع کی طرف یعنی اور کچھ پڑھنا شروع کر دیا پس نہین جائز ہی اوسکے لیے
یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور اوسپر لازم ہی یہ کہ سجدہ کرے جبتک کہ نماز مین ہی اور اگر ہو سجدہ آخر سورت مین اور بعد اوسکے دو
آیتین ہین یا تین تو وہ مختار ہی اگر چاہے رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر چاہے سجدہ کرے پس جب چاہے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
تو جائز ہی اوسکو یہ کہ ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ کرے واسطے اوسکے پھر کھڑا ہو تو ختم کرے سورت اور رکوع کرے
پس اگر ملا لے ساتھ اوسکے کچھ اور دوسری سورت سے تو وہ افضل ہی اور جب سجدہ کرے اور رکوع کرے نماز کے لیے علیحدہ فی الفور
تو عود کرے طرف قیام کے اور مستحب ہی یہ کہ قیام کے پیچھے ہی رکوع نکرے بلکہ پڑھے دو آیتین یا تین آیتین پھر رکوع کرے
اور اگر پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پس ارادہ کرے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے احتیاج ہوگی نیت کی نزدیک رکوع کے پس اگر نہ پائی گئی
اوس سے نیت نزدیک رکوع کے نہین کفایت کریگا اوسکو سجدے سے اور اگر نیت کی رکوع مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہا بعضون نے کہ
کفایت کریگا اوسکو اور بعضون نے کہا نہین کفایت کریگا اوسکو کذا فی المضمرات اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہین جائز یہ کذا فی شرح ابی المکارم
اور اگر نیت کی بعد اوٹھانے سر کے رکوع سے نہین کفایت کریگا اوسکو بالاجماع اور اگر نیت کی سجدے کی امام نے رکوع مین کیا پیچھے تلاوت
کے اور نہ نیت کی اوسکی مقتدی نے نہین قائم مقام ہوگا رکوع سجدے کے اوس سے یعنی مقتدی سے پس باقی رہیگا سجدہ دین اوسکے ذمے پس سجدہ
کرے جب سلام پھیرے امام اور اوسکا اعادہ کرے قعدے کو اور اگر چھوڑ دیگا قعدے کو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی اجماع ہی علما کا اسپر کہ سجدہ
تلاوت کا ادا ہو جاتا ہی ساتھ سجدہ نماز کے کہ فی الفور کرے اگرچہ نہ نیت کرے واسطے تلاوت کے نمازی جبکہ بھول جاوے سجدہ تلاوت کا
اوسکی جگہ مین پھر یاد آوے اوسکو رکوع مین یا سجدے مین یا قعدے مین تو وہ سجدے مین گر پڑے پھر عود کرے طرف اوس چیز کے کہ تھا اوس مین
اور اعادہ کرے اوسکو از راہ استحسان کے اور اگر اعادہ نکریگا جائز ہو جائیگی نماز اوسکی جب کہ پڑھی امام نے آیت سجدے کی اور بعضے لوگ تھے
صحن مین پس تکبیر کہی امام نے سجدے کے لیے اور گمان کیا اون لوگون نے کہ صحن مین تھے یہ کہ تکبیر کہی امام نے رکوع کے لیے پس رکوع کیا اونھون نے پھر اوٹھا امام سجدے سے
اور تکبیر کہی پس گمان کیا لوگون نے کہ امام نے اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پس تکبیر کہی لوگون نے اور اوٹھائے سر اپنے اگر نہ زیادہ کیا اونھون نے اسپر نہین فاسد ہوئی
نماز اونکی نمازی جب کہ سنی آیت سجدے کی غیر اپنے سے اور سجدہ کیا ساتھ پڑھنے والے کے اگر قصد کیا ساتھ اوسکے اتباع پڑھنے والے کا
تو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی اور مستحب ہی غیر نماز مین یہ کہ سجدہ کرے سننے والا ساتھ پڑھنے والے کے اور نہ اوٹھاوے سر اپنا پہلے اوسکے
اور مستحب ہی یہ کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین قوم پیچھے اوسکے اور ذکر کیا ہی ابو بکر نے کہ عورت صلاحیت رکھتی ہی امام
ہونے کی واسطے مرد کے اس سجدے مین کذا فی البحر الرائق اور حکم اس سجدے کا تداخل ہی یہان تک کہ کفایت کریگا پڑھنے والے کے حق مین ایک
سجدہ اگرچہ جمع ہون اوسکے حق مین تلاوت اور سنا یعنی اگر ایک شخص پڑھیگا یہی آیت سجدے کی اور سنے گا بھی اوسی کو تو ایک سجدہ
کفایت کر جائیگا اور شرط تداخل کی اتحاد آیت اور اتحاد مجلس ہی یہان تک کہ اگر مختلف ہو مجلس اور متحد ہو آیت یا متحد ہو مجلس
اور مختلف ہو آیت نہین متداخل ہوگا سجدہ کذا فی المحیط اور اگر متبدل ہو مجلس سننے والے کی نہ پڑھنے والے کی تکرر ہوگا وجوب سننے
والے پر اور اگر متبدل ہو مجلس پڑھنے والے کی نہ سننے والے کی تکرر ہوگا وجوب پڑھنے والے پر [illegible] یہ موجب قول اکثر مشائخ کے
اور اسی پر عمل ہی اور مجلس ایک ہی ہی اگرچہ طویل ہو یا کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ یا کھڑا ہو جاوے یا چلے ایک قدم یا دو قدم
یا انتقال کرے گھر کے کونے سے یا مسجد کے کونے سے طرف دوسرے کونے کے مگر جب کہ ہو گھر بڑا مانند گھر سلطان کے اور اگر انتقال کرے مسجد جامع
مین ایک کونے سے طرف دوسرے کونے کے تو نہین مکرر ہوگا وجوب اور چلنا کشتی کا نہین قطع کرتا ہی مجلس کو یعنی کشتی کتنی ہی چلے
اور نہین ایک آیت سجدے کو کئی بار پڑھیگا تو ایک ہی سجدہ ہوگا کہ مجلس متحد ہی بخلاف چلنے جانور کے جس وقت کہ نہ ہو سوار اوسکا نماز مین

یعنی جانور کے چلنے مین مکرر سجدے لازم ہونگے سوار ہاگر نماز نفل نہ پڑھتا ہوگا اور نماز نفل پڑھتا ہوگا تو ایک ہی سجدہ آویگا کہ وہ ایک ہی مجلس کے
حکم مین ہے اور اگر مشغول ہو ساتھ تسبیح اور تہلیل کے یا قراءت کے نہین منقطع ہوگا حکم مجلس کا اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پھر سوار ہوا
جانور پر پھر اوترا پہلے چلنے کے تو بھی نہین منقطع ہوگی مجلس اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر پڑھا قرآن بعد اسکے طویل
پھر عود کیا اوس سجدے کو نہین واجب ہے گا سجدہ اوسپر دوسرا اور اگر پڑھی آیت سجدہ ایک مکان مین پھر اوٹھا پس سوار ہوا جانور پر پھر
پڑھا اوسکو دوسری بار پہلے چلنے جانور کے پس اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر اور اگر چلا جانور پھر پڑھا اوسکو
لازم آوینگے اوسپر دو سجدے اور اسی طرح جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی سوار ہوکر پھر اوترے پہلے چلنے جانور کے پس پڑھے اوسکو پس اوسپر ایک سجدہ
آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر اور اعتبار کیا جاویگا تبدل مجلس کا نہ اعراض کا یعنی انکار کرنے کا یہانتک کہ اگر کہا نہین پڑھونگا مین دوسری بار
پھر پڑھا اوسی مجلس مین کفایت کریگا اوسکو ایک سجدہ اور مکرر لازم ہونگے سجدے کپڑے کے تانا تننے مین اور اناج کے گاہنے مین اور
ہل چلانے مین اور انتقال کرنے مین ایک ٹہنی سے طرف دوسری ٹہنی کے بیچ صحیح تر اقوال کے اور اگر پڑھے آیت سجدہ اس حال مین کہ وہ پیادہ پا
چلتا ہے لازم ہوگا اوسپر ہر بار پڑھنے مین ایک سجدہ اور اسی طرح اگر تیرتا ہے پانی مین بیچ دریا کے یا بڑی نہر کے تو ہر بار مین سجدہ آویگا
اور جسوقت کہ تیرتا ہو حوض مین یا تالاب مین کہ اوسکے لیے معلوم ہے پس صحیح یہ ہے کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین اور اسی طرح اگر پڑھے
اوسکو گرد چکی کے آخر اس مین پس صحیح یہ ہے کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین اور اگر عمل کثیر کرے کہ کہاوے بہت یا سووے چت یا بیچے یا مانند اسکے
کچھ کرے تو واجب ہوگا سجدہ استحسانًا اسلیے کہ مجلس بدل جاتی ہے ان اعمال سے از روے نام کے پس آتی ہے مضاف طرف ان اعمال کے
عرف مین اور جو سجدہ کہ واجب ہوا نماز مین نہین ادا ہوتا ہے خارج نماز کے اور ہوتا ہے گنہگار اوسکے ترک کرنے سے ہکذا فی البحر الرائق
عجب ہے کہ نہین فاسد کی نماز پہلے سجدے کے پس اگر فاسد کر دیا اوسکو ادا کرے سجدے کو خارج نماز کے اور اگر فاسد کی نماز بعد سجدہ کرنے
کے تو نہ اعادہ کرے اوسکو کذا فی القنیۃ اور اگر پڑھا قرآن رکوع مین یا سجود مین نہین لازم ہوگا اوسکو سجدہ تلاوت کا اگر پڑھی آیت
سجدے کی پس سجدہ کیا پھر شروع کی نماز اوسی جگہہ پھر پڑھا اوسکو دوبارہ پس اوسپر سجدہ دوسرا لازم ہوگا اور اگر نہین سجدہ کیا پہلے
کے لیے اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا یہانتک کہ اگر نہ ادا کیا اوسکو ساقط ہو جائیگا اور اگر پڑھا اوسکو ایک رکعت مین پس سجدہ کیا
اوسکا پھر اعادہ کیا اوسکو اوسی رکعت مین نہین واجب ہوگا دوبارہ نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی پہلی رکعت مین پھر
اعادہ کیا اوسکو دوسری رکعت مین اور تیسری مین اور سجدہ کیا پہلے کے لیے نہین ہے اوسپر لازم یہ کہ سجدہ کرے اون دونون کا صحیح یہی ہے
اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور سجدہ کیا پھر پڑھا اوسکو بعد سلام کے اوسی جگہہ دوسری بار سجدہ کرے دوبارہ ظاہر روایت مین
پڑھی آیت سجدہ ایک رکعت مین پھر حدث ہوا پس پھرا اور وضو کیا پھر عود کیا اور سنا اوسکو اپنے غیر سے اوسپر دو سجدے آوینگے اگر پڑھی
آیت سجدے کی نماز مین یا سنا اوسکو غیر اپنے سے پس سجدہ کیا اوسکے لیے پھر حدث ہوا پس وضو کیا اور بنا کی نماز پھر سنا آیت سجدے کو
اوس سے واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور سجدہ کرے جب کہ فارغ ہو نماز سے بخلاف اسکے کہ جب پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پھر حدث ہو
پس وضو کرے اور بنا کرے پھر پڑھے وہی آیت نہین واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور اگر پڑھے آیت سجدے کی وقت مباح مین پس سجدہ کرے اوسکا
اوقات مکروہہ مین نہین کفایت کریگا اور اگر پڑھے اوسکو اوقات مکروہہ مین پھر سجدہ کرے اونھین اوقات مین جائز ہوگا اور اگر
پڑھا اوسکو سواری سے اوترے ہوئے پھر پہونچا اوسکو خوف پس سوار ہوا اور سجدہ کیا کفایت کریگا اوسکو حالت خوف مین اور نہین کفایت کریگا
اوسکو حالت امن مین اور شرائط اس سجدے کے شرائط نماز کے سے ہین سواے تحریمہ کے اور رکن اس سجدے کا رکھنا پیشانی کا ہے زمین پر
یا وہ چیز کہ قائم مقام اوسکے ہو کہ وہ رکوع ہے یا اشارہ کرنا بسبب مرض کے یا سوار ہونے کے جانور پر سفر مین اور جو سجدہ کہ واجب ہوگا زمین پر

نہین جائز ہوتے کا سواری پر اور جو سجدہ واجب ہوگا سواری پر جائز ہوگا زمین پر ✤ اور فاسد کرتی ہی اس سجدے کو وہ چیز کہ فاسد کرتی ہی نماز کو مانند حدث کہنے کے قصدًا اور کلام کرنے کے اور قہقہہ مارنے کے اور اوسپر اعادہ اوس سجدے کا لازم ہی جیسے اگر پائی جاوین یہ چیزین نماز کے سجدے مین تو اعادہ اوسکا کرنا آتا ہی مگر یہ کہ نہین وضو کرنا آتا قہقہے مین اور ایسے ہی محاذات یعنی برابر ہونا عورت کا نہین فاسد کرتا ہی اوسکو اور اگر سو جاوے اوسمین تو نہین ٹوٹتی ہی طہارت اوسکی بموجب روایت صحیح کے ✤ اور سنت اوسکی تکبیر ہی ابتدا اور انتہا مین پس جب ارادہ کرے سجدے کا تکبیر کہے اور نہ اوٹھاوے دونون ہاتھ اپنے اور سجدہ کرے پھر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر اپنا اور نہ تشہد ہی اوسکے بعد یعنی اَلتَّحِیَّات اور نہ سلام اور کہے سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار اور نہ کم کرے تین بار سے جیسے کہ فرض مین ہی اور تکبیر بلند آواز سے کہے ✤ اور مستحب ہی یہ کہ جب ارادہ کرے سجدۂ تلاوت کا کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے اور جب اوٹھاوے سر اپنا سجدے سے کھڑا ہو جاوے پھر بیٹھے پھر جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا نیت کرے اوسکی اپنے دل سے اور ادا اوسکا فی الفور نہین ہی یہان تک کہ اگر ادا کرے اوسکو جسوقت مین کہ ہو ہوگا ادا کرنے والا نہ قضا کرنے والا ✤ یہ حکم بیچ غیر سجدۂ نماز کے ہی اور نماز کا سجدہ جب تاخیر کرے اوسکو یہان تک کہ دراز ہو قرات ہوگا وہ قضا اور گنہگار ہوگا تاخیر کرنے سے ✤ قرآن کے پڑھنے والے کے پاس جب لوگ مستعد ہون سجدہ کرنے کے لیے اور وہ جانتا ہو کہ نہین دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہی کہ پڑھے آیت سجدے کی پکار کر اور اگر ہون لوگ بے وضو یا گمان کرتا ہو پڑھنے والا کہ لوگ سنینگے اور سجدہ نہین کرنے کے یا دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہی یہ کہ پڑھے چپکے سے برابر ہی کہ ہو نماز مین یا خارج نماز کے کذا فی الخلاصۃ ✤ اور مکروہ ہی یہ کہ پڑھے سورت اور چھوڑدے آیت سجدے کی اور اگر پڑھے نری آیت سجدے کی غیر نماز مین نہین مکروہ ہی ✤ اور مستحب ہی یہ کہ پڑھے ساتھ اوسکے ایک آیت یا دو آیتین اور اگر نہ پڑھے اوسکے ساتھ کچھ تو کچھ ضرر بھی نہین

مسائل عالمگیری ✤ متعلقہ سجدۂ تلاوت کے ✤

کتاب کافی مین لکھا ہی کہ کہا بعضون نے جو شخص پڑھے تمام آیتین سجدے کی کہ چودہ ہین ایک مجلس مین اور سجدہ کرے ہر ایک کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ تعالی اوس چیز سے کہ غم و فکر مین ڈالے اوسکو اور ظاہر قول اوسکے کا یہ ہی کہ جو شخص ارادہ کرے انکے پڑھنے کا واسطے کفایت مہمات کے تو پڑھے اون چودہ آیتون کو پے در پے پھر سجدے کرے اور احتمال یہ بھی ہی کہ سجدہ کرے ہر ہر آیت کے لیے بعد پڑھنے اونکے کے ✤ اور سجدہ شکر کا کرنا مستحب ہی بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ اکثر روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت حصول نعمت اور دفع بلا کے سجدہ شکر کا کیا ہی لیکن سجدہ کرنا خواہ شکر کا ہو یا تضرع اور استغاثہ کا بعد نماز کے مکروہ ہی اسلیے کہ جاہل اعتقاد کرینگے اوسکو سنت یا واجب یعنی اور وہ ایسا ہی نہین بلکہ وہ مکروہ ہی بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین وہ بات کہ نہین ہی دین سے پس وہ بات یا وہ شخص مردود ہی اور نہین نقل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ اور کسی سے خلفاء راشدین مین سے کہ اونھون نے ملازمت کی ہو سجدہ کرنے کی بعد نماز کے اور جو مباح کہ ہووے طرف اوسکے یعنی طرف اوس چیز کے کہ ذکر کی گئی اعتقاد سنیت سے یا وجوب سے پس وہ مکروہ ہی کہا سید احمد نے ظاہر یہ ہی کہ کراہت تحریمی ہی اسلیے کہ وہ داخل کرتا ہی دین مین وہ چیز کہ نہین ہی دین سے انتہی اور مکروہ ہی امام کے لیے آیت سجدے کی پڑھنے جمعے اور عیدین مین اور کہا شمس الائمہ نے کہ کہا مشائخ ہمارے نے کہ سبیل ہمارے زمانے مین جسوقت کہ پڑھے آیت سجدے کی امام جمعے مین یا عیدین مین یہ ہی کہ نہ سجدہ کرے اوسکے لیے بسبب درازی صفوف کے اور کثرت لوگون کے اسلیے کہ مکبر جب تکبیر کہیگا اوسکے لیے تو لوگ گمان کرینگے کہ یہ تکبیر کہی ہی رکوع کے لیے پس وہ رکوع کرینگے اور اسمین فتنہ ظاہر ہی ✤ اور پڑھنا الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃ کا اور هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ کا روز جمعے کے فجر کی نماز مین مسنون ہی کہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرے بدون مواظبت کے جیسے کہ نہ مواظبت کرے اوسکے ترک پر اور درود

بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس ایسا ہی ہے یعنی نہین مکرر ہوتا ہی وجوب درود کا وقت تکرار اسم مبارک اون علیہ السلام
کے مجلس واحد مین نزدیک متقدمین کے بقیاس آیت سجدے کے اور پوچھے گئے عمر حافظ کہ پڑھی ایک شخص نے آیت سجدے کی کئی بار ایک مجلس مین
آیا افضل اوسکے حق مین یہ ہی کہ سجدہ کرے واسطے ہر تلاوت کے یا نکرے اونھون نے کہا کہ وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ ذکر کیا نام نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی بار نہین لازم آتا ہی اوسپر درود بھیجنا مگر ایکبار لیکن ان دونون مین فرق ہی اور وہ یہ ہی کہ مستحب ہی تکرار
درود کی نہ سجدہ تلاوت کی اور متاخرین نے کہا کہ مکرر ہوتا ہی وجوب درود بھیجنے کا نبی علیہ السلام پر جبتک کہ ذکر کیے جاوین ایک مجلس مین
یا کئی مجلسون مین اسلیے کہ درود بھیجنا حقوق خلق سے ہی اور نہین متداخل ہوتا حقوق العباد مین اور ترک اوسکا جفا ہی اور بخل اور بد دعا
کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ ذکر کیا گیا مین نزدیک اوسکے پس نہ درود بھیجا مجہپر اور اسی لیے
کہا ہی امام طحاوی نے کہ درود واجب ہوتا ہی جبکہ ذکر کیے جاوین آنحضرت اور یہی صحیح ہی پس لازم کر اپنے پر اسکو متفق ہون اقوال علما
کے یا مختلف ہون اور ساری عمر مین ایک بار درود بھیجنا فرض ہی اور نہین خلاف ہی بیچ واجب ہونے تعظیم اللہ تعالی کے جب ذکر کیا جاوے
لیکن ثنا اللہ عزوجل پر متداخل ہوتی ہی کما نقلہ الحموی فی حاشیۃ الاشباہ * اور چھینکین جو تین سے زیادہ ہون
تو جواب دینا صحیح یہی ہی اسلیے کہ حدیثون سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہی * در المختار * طوالع *

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝

کہا ہمنے اے داود تحقیق کیا ہمنے تجکو بادشاہ زمین مین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور پیروی نکر خواہش نفس کی
کہ وہ گمراہ کر دیگی تجکو تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ خدا سے اونکے لیے ہی عذاب سخت بسبب اسکے کہ فراموش کیا روز حساب کو * فتح *
تفسیر * معنی اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ کے یہ ہین کہ خلیفہ بکر اہمنے تجکو ملک پر زمین مین یا کیا ہمنے تجکو
خلیفہ اونکا کہ تھے پہلے تیرے یعنی انبیا کا کہ قائم تھے حق پر اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ حال داود کا بعد توبہ کے باقی رہا اوسی وضع پر کہ تھا پہلے
کچھ متغیر نہین ہوا ساتھ حق کے یعنی ساتھ حکم خدا کے جبکہ ہووے تو خلیفہ یا ساتھ عدل کے اور پیروی نکر خواہش نفس کی یعنی حکم کرنے مین
فراموش کیا روز حساب کو یعنی اسطرح کہ ترک کیا اونھون نے ایمان لانا روز حساب پر کہا زجاج نے بسبب ترک اونکے عمل کو واسطے
اس دن کے اور آیا ہی کہ حضرت عمر نے سوال کیا طلحہ اور زبیر اور کعب اور سلمان سے کہ کیا فرق ہی خلیفہ اور بادشاہ مین پس کہا طلحہ اور زبیر نے
کہ ہم نہین جانتے پس کہا سلمان نے کہ خلیفہ وہ ہی کہ عدل کرے رعیت مین اور تقسیم کرے درمیان انکے برابر اور شفقت کرے اونپر جیسے کوئی
شفقت کرتا ہی اپنے اہل پر اور حکم کرے ساتھ کتاب اللہ کے پس کہا کعب نے کہ نہین گمان کرتا تھا مین کہ مجلس مین کوئی پہچانتا ہوگا فرق خلیفہ اور
بادشاہ کا سوا میرے اور اور روایت مین آیا ہی کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا مین بادشاہ ہون یا خلیفہ پس کہا اونسے سلمان نے کہ اگر تم حاصل
کرتے ہو مسلمانون کی زمین سے ایک درہم یا کم یا زیادہ پھر رکھتے ہو اوسکو غیر حق مین تو بادشاہ ہو نہ خلیفہ اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے
حضرت عمر سے فرق خلیفہ اور بادشاہ کا یہ بیان کیا کہ خلیفہ نہین لیتا ہی مگر حق اور نہین رکھتا ہی اوسکو مگر حق مین اور تم شکر اللہ کا ایسے ہی ہو
اور بادشاہ ظلم کرتا ہی پس لیتا ہی اس سے اور دیتا ہی اوسکو پس چپ ہو رہے حضرت عمر اور بعضے صحابہ سے آیا ہی کہ جب وہ منبر پر بیٹھے تو کہا اے لوگون
خلافت نہین ہی ساتھ جمع کرنے مال کے اور نہ بانٹ دینے اوسکے ولیکن خلافت عمل کرنا ہی ساتھ حق کے اور حکم کرنا ساتھ عدل کے اور
پکڑنا لوگونکا ساتھ امر خدا کے مالک بن دینار سے روایت ہی کہ کہا دعا کی داود نے اِلٰهِيْ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَسَمْعِيْ
وَبَصَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ اور یہ بھی دعا اونکی تھی اَللّٰهُمَّ لَا تُفْقِرْنِيْ فَاَنْسٰى وَلَا تُغْنِنِيْ فَاَطْغٰى اور

آیا ہی کہ حضرت داؤد ؑ نے سوال کیا رب العزت سے کہ الٰہی کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ تسلی دے غمگین مصیبت زدہ کو واسطے طلب رضامندی
تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جزا اوسکی یہہ ہی کہ اوڑھاؤنگا مین اوسکو ایک چادر ایمان کی چادرون مین سے ڈھانکونگا مین اوسکو ساتھ اوسکے
آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین کہا داؤد ؑ نے کہ الٰہی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ساتھ چلے جنازے کے واسطے طلب
رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہہ ہی کہ ساتھ چلین گے اوسکے ملائکہ اوس دن کہ وہ مریگا اوسکی قبر تک اور یہہ ہی کہ رحمت بھیجونگا مین اوسکی
روح پر ارواح مین کہا داؤد ؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ پرورش کرے یتیم کو اور بیوہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے
فرمایا جزا اوسکی یہہ ہی کہ سائے مین کرونگا مین اوسکو بیچ سایہ عرش اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ ہوئیگا سوائے سائے میرے کے کہا
داؤد ؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ روئے ڈر سے تیرے یہان تک کہ بہین آنسو اوسکے اوسکے چہرے پر فرمایا جزا اوسکی یہہ ہی کہ
حرام کرونگا مین اوسکے چہرے کو آگ کی بھاپ پر اور یہہ کہ امن دونگا اوسکو گھبراہٹ کے دن سے یعنی روز قیامت سے اور مجاہد سے روایت ہی
کہ کہا داؤد ؑ نے اے رب میرے طویل ہوئی عمر میری اور بڑا ہوا سن میرا اور ضعیف ہوئے اعضا میرے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اوسکے
کہ اے داؤد خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور اچھے ہوئے عمل اوسکے ٭ ملخصاً در منثور ٭ **تنبیہ**
سوچنا چاہیے کہ خواہش نفسانی کیا بری چیز ہی کہ جس سے اللہ کی راہ سے بھٹکتا ہی اور پھر عذاب شدید پاتا ہی جہان تک ہو سکے اس سے
بچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا ہی اس آیت مین افرأیت من اتخذ الٰهه هواه
یعنی کیا پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا خواہش نفسانی اپنی کو ٭

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۝

اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی یعنی خلق بیہودہ اور یہہ گمان کافرونکا ہی پس خرابی ہی کافرونکو
عذاب آگ سے ٭ **فتح ٭ تفسیر** ٭ باطل کے معنی ابن عباس نے کہے ہین کہ نہ ثواب کے لیے ہو اور نہ عذاب کے لیے اور اوروں نے
یہ کہے ہین کہ نہو واسطے غرض صحیح اور حکمت بالغہ کے یا باطلا کے معنی ہین مبطلین عابثین مانند قول اللہ تعالیٰ کے وما خلقنا السموات
والارض وما بينهما لاعبين ۝ ما خلقناهما الا بالحق یعنی اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو اور اوس چیز کو
کہ درمیان انکے ہی اس حالمین کہ کھیلنے والے ہون اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر ساتھ حق کے اور تقدیر اسکی یہہ ہی ذوی باطل
وعبث پس کہا گیا لفظ باطلا جگہ عبثا کے یعنی نہین پیدا کیا ہی ہمنے اونکو واسطے کھیل کود کے ولیکن واسطے حق ظاہر کے اور وہ یہہ ہی کہ پیدا
کیا ہمنے نفسون کو امانت رکھی ہمنے اونمین عقل اور طیار رکھی ہمنے واسطے اونکے عاقبت و جزا موافق عملون کے اور ذلک اشارہ ہی طرف باطل
پیدا کرنے اونکے کے اور ظن بمعنی مظنون کے ہی یعنی پیدا کرنا اونکا واسطے عبث کے نہ واسطے حکمت کے مظنون کافرونکا ہی اگر کوئی کہے جب
اونھون نے اقرار کیا اسکا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اون چیزون کو کہ انکے درمیان مین ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولئن
سألتهم من خلق السموات والارض ليقولن الله تو کیون ٹھہرائے گئے گمان کرنے والے اسکے کہ اوسنے پیدا کیا ہی
انکو عبث نہ حکمت کے لیے تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جب ہوا انکار کرنا اونکا بعث اور حساب اور ثواب و عذاب کو تو نہ جاننے والا طرف اسکے کہ پیدا کرنا
انکا عبث و باطل ہی ٹھہرائے گئے گویا کہ وہ گمان رکھتے ہین اسکا اور سے کہتے ہین یہہ ٭ خ ٭ [۵۱]

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۝

کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ٭ **فتح
تفسیر** ٭ یعنی ایسا نہین ہونے کا اور مراد یہہ ہی کہ اگر باطل ہو جزا جیسے کہ کہتے ہین کافر تو البتہ برابر ہو جاوے احوال سوارنے والون اور

۵۱ لان الجزاء هو الذي سبقت اليه الحكمة في خلق العالم ومن جحده فقد جحد الحكمة في خلق العالم ۱۲ مدارک
۵۲ ام منقطعة ... الاستفهام فيه للانكار ۱۲ مدارک

بگاڑنے والون اور پرہیزگارون اور بدکارون کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان انکے ہوگا نادان اور نہین ہوگا حکیم آبو ذر سے
روایت ہی کہ کہا فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ نہین چنتے جاتے درخت خاردار سے انگور یعنی کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ
نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے آیا ہی کہ کفار قریش نے کہا مومنون سے کہ ہمکو آخرت مین برابر تمھارے بلکہ زیادہ تمسے نعمتین ملینگی
یہ آیت اُتری کہ کافر ساتھ مومن کے برابر نہین ہونے کے کافر دوزخ مین جائینگے اور مومن بہشت مین ✤ مل ✤ در منثور ✤ بحر ✤

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ قرآن ایک کتاب ہی بابرکت کہ اوتارا ہمنے اوسکو طرف تیرے تو کہ لوگ تامل کرین اوسکی آیتون مین اور تو کہ نصیحت پکڑین عقلمند ✤ فتح ✤
تفسیر ✤ بابرکت ہی یعنی بہت ہی خیر و نفع اوسکا اور تامل کرین یعنی دیکھین اونکے معانی مین بچار یان لاوین حسن بصری سے منقول ہی
کہ کہا اونھون نے کہ پڑھا اس قرآن کو غلامون اور لڑکون نے اس حال مین کہ نہین جانتے ہین وہ تاویل اوسکی یاد کر لیے ہین حروف اوسکے اور ضائع کیے
ہین حدود اوسکے یہان تک کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہمنے قرآن پس نہین چھوڑا ہمنے اوسمین سے ایک حرف حالانکہ
بلاشبہہ قسم خدا کی سارے قرآن کو چھوڑا اونھون نے نہین دیکھا جاتا اونپر قرآن کا اثر خلق مین اور نہ عمل مین واللہ کیا ہی یہ کہ یاد کرتے ہین حروف
اوسکے اور ضائع کرتے ہین حدین اوسکی واللہ نہین ہین یہ حکما پرہیزگار رہبت پیدا کیے ہین اللہ نے لوگون مین ایسے لوگ یا اللہ کر ہمکو علما
متدبرین سے اور بچا ہمکو قاریون متکبرین سے اور یہ بھی حسن بصری رحمہ سے منقول ہی کہ تدبر آیتون قرآن کا اتباع کرنا اوسکا ہی ساتھ عمل کرنے
اوسکے کے انتہی آنحضرت صلعم نے فرمایا مجکو سورۂ ہود نے بوڑھا کیا اور اسی طرح سورۂ مرسلات اور واقعہ کے حق مین فرمایا ہی ہم لوگ اگر
سارا قرآن دن مین پڑھین تو خبر بھی نہو اور آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ لوگون کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر گورستان مین پھرتے رہتے اور ہرگز بے مصحف
کے اور بے پڑھنے اوسکے کے نرہتے لوگون نے کہا کہ ای ابن عمر کیون یہ تین چیزین اختیار کین ہین تمنے کہا اسلیے کہ کوئی واعظ گور سے زیادہ
نصیحت کرنے والا نہین اور جب گور کو دیکھتا ہون میں جانتا ہون کہ یہان رہنا ہوگا اور کوئی امام نہین ہی بہتر کتاب خدا تعالی سے
اور کوئی مونس نہین ہی بہتر تنہائی سے کہ جو مونس ہوگا حجاب مرد کا ہوگا پس تنہائی بہتر ہی اوس سے ✤ معا ✤ جلا ✤ مد ✤
در منثور ✤ منبهة الغافلین ✤ شعر ہر چہ آورد ست برمن دوستی آورد پیش ✤ کاش بیگانگی دل آشنا بودی مرا ✤

مسئلہ دعاوی اور بینات کے بیان مین

مسئلہ دعوون اور بینات کی مناسبت ساتھ قصۂ داؤد کے ہی اسلیے یہان لکھا جاتا ہی پس جاننا چاہیے کہ اگر
کوئی شخص کسی پر دعوی کرے اور وہ مدعی علیہ دوسرے شہر مین ہو اور اوس شہر مین بھی کوئی حاکم ہو تو دعوی مدعی کا مسموع نہین ہونے کا اور اگر
اوس شہر مدعی علیہ کے مین کوئی حاکم نہو تو حاکم پر حاضر کروانا مدعی علیہ کا اوس شہر سے بے حاکم اوسکے کے اپنے شہر مین لازم نہین ہی مگر
یہ کہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز مین مدعی اپنے شہر سے وہان جا کر پھر آوے ✤ اور سننا دعوی حاضر کا اور گواہ کا غائب پر
اوپر حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر بحسب گواہی گواہ کے جائز نہین ✤ اور جب ایک حق کسی پر دو گواہون عدل کی گواہی سے حاکم
کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوسپر حکم کرے ✤ اور مدعی کو باوجود دو گواہون کے قسم نہین آتی ہی ✤ اور اگر دو شخص ایک دیوار
مین تنازع کرین اور وہ دیوار دونون کے مکان یعنی دالان وغیرہ سے ملی ہوئی ہو تو آدھی ایک کو دی جاوے اور آدھی دوسرے کو اور اگر کڑیان
ایک کی اوسپر رکھی ہون تو اوسی کو دین ✤ اور اگر ایک غلام بالغ ایک شخص کے قبضے مین ہو اور وہ دعوی اوسکے غلام ہونے کا کرے اور
غلام اوسکو جھٹلاوے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر بے تمیز ہو تو قول صاحب ید یعنی قابض کا
معتبر ہوگا ✤ اور اگر کوئی دعوی اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہین ہونے کا ✤ اور گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر ✤
اگر کوئی کہے کہ میرے پاس گواہ نہین ہین یا سب گواہ میرے دروغگو ہین بعد اوسکے گواہ گذرانے تو مقبول ہونگے ✤ گواہ خارج کے اولی ہین بہ نسبت

گواہ قابض کے ✤ اگر دو گواہ آپسمین متعارض ہوین تو ترجیح کسیکو نہین ہی ✤ اگر ایک مرد دعوی نکاح ہونیکا ایک عورت سے کرے تو دعوی اوسکا بے ذکر کرنے شرطون صحت نکاح کے سنا جاویگا یعنی مثلا یہ ضرور نہین کہ وہ کہے کہ مینے اس سے نکاح کیا دو گواہون کے سامنے یا باجازت ولی رشید کے اگر چہ چھوٹی ہی ✤ مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہین آتی کی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسیکا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاوے تو دین دینے والیکو روا ہی کہ بمقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے جنس مال اپنے سے لے لیوے اور امام شافعی کے نزدیک مطلق مال مین سے لے لینا درست ہی خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا ✤ اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلانے شخص نے اپنے بندے کو آزاد کیا ہی اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہین ہوگی ✤ **بحر** ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہی کہ صبر کرے اوپر شدائد ہر طرح کے کہ اوسکو پہونچے اور چاہیے کہ کسی حال مین اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے سستی نکرے اور اوسکے غیر کی طرف کچھ بھی التفات نکرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس برگزیدگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ کی طرف کے سے آزمایشین ہوئین ✤ **بحر** ✤ **شعر** ✤ چون با توشوم مجاز من جملہ نماز ✤ چون بیتو شوم نماز من جملہ مجاز ✤

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا ✤ ۵ ق ✤

اور عطا کیا ہمنے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ آیا ہی کہ جب بخشا اللہ تعالی نے داؤد کو سلیمان تو کہا اونھون نے سلیمان سے کہ اے بیٹے میرے کیا ہی بہت اچھی چیز کہا اونھون نے سکینت اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بری چیز کہا اونھون نے کفر بعد ایمان کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شیرین چیز کہا رحمت اللہ کی درمیان بندون اوسکے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اللہ کا لوگون سے اور عفو کرنا لوگونکا آپسمین کہ ایک دوسرے سے درگذر کرے کہا داؤد نے پس تو ہی بیٹا میرا اور آیا ہی کہ جب ارادہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کرین اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اونسے سلیمان نے کہ آیا بسبب محبت فرزندی کی کرتا ہی تو یہ یا اللہ تعالی کے حکم سے کہا داؤد نے کہ بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون پس انکار کیا سلیمان نے اوسکے قبول کرنے سے یہان تک کہ حکم کرے اونکو اللہ اسکا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا وحی بھیجی اللہ تبارک وتعالی نے طرف داؤد کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجکو پس وارث کرنا تو اوسکو علم ونبوت کا پس کہا سلیمان سے داؤد نے کہ اللہ نے وحی بھیجی ہی مجکو کہ پوچھون مین تجسے سات باتین پس اگر خبر دے تو مجکو وارث کرونگا مین تجکو علم ونبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے کہ خبر دے مجکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہی اور کونسی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی ہی اور کونسی چیز نرم زیادہ ہی ریشمی کپڑے سے ہاتھ لگانے مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز مین اور کیا چیز ہی کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی ارزانی وقحط مین کہا سلیمان نے کہ اے پدر شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو آشنائی اللہ کی ہی واسطے محبت رکھنے والون کے آپسمین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے پس وہ کلام ہی کہ وارد ہوا اولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام وواردات الٰہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے پس حکمت اللہ کی ہی جسوقت کہ پھیلاوین اوسکو اولیاء اللہ آپسمین اور جسکا نہ معلوم ہو نشان پانی مین پس آسمان ہی کہ چلتا ہی اور نہین معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان صاف چیز مین

۴ یعنی ازو انشا نیز نشاید ۱۲ منہ

۴ وطلب کردم درصحرا و کوہسار ۱۲ منہ

۵ سکینت آرام وحضور قلب ورحمت خدا ۱۲ منہ فیضہ

پس جو بیتی ہی گذر گئی ہے وہ پھر پڑا اور نہیں معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جیسا کہ نہیں معلوم ہوتا نشان آسمان میں پیچھے جانور کے اور
اور نہیں معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جو کفر پر رہتا ہی ارزانی اور قحط میں بسبب مومن ہی کہ جب بیتا ہی اوسکو اللہ شکر کرتا ہی
اور جب مبتلا کرتا ہی اوسکو صبر کرتا ہی پس دل اوسکا بڑا اسخی اور نہایت روشن رہتا ہی * در منثور *

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

جب دکھانے کو آئے اوسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا میں نے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

یاد سے یہانتک کہ چھپ گیا اوٹ میں * مو *

یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے سلیمان ع کے بعد ظہر کے گھوڑے تیز رو پس کہا تحقیق میں نے دوست رکھا ان گھوڑوں کو قبیل غیبت کرنے سے
ساتھ مال کے اعراض کرتے ہوئے ذکر پروردگار اپنے سے یعنی نماز عصر سے یہانتک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب پردے میں یعنی نماز عصر کی
فوت ہوئی * فتح * تفسیر * حضرت سلیمان ع نے سنا کہ سمندر کے کنارے دریائی گھوڑے نکلتے ہیں خاصی گھوڑیان وہاں بندھیں
وہ اونسے جفت ہوئے بچے ہوئے تھے اونکا قدم جیسے پیر تا وہ طیار ہو کر آئے دیکھنے میں بیخبر ہو گئے وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج
اوٹ میں آگیا پھر غصے ہوئے اون گھوڑوں پر پھر منگا کر کاٹ ڈالا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا اونکی تعریف فرمائی * مو * صافنات
جمع صافنہ کی ہی صافنہ اوس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ جسکے تین پانوں زمین پر ٹکے ہوں کھڑے رہتے میں اور ایک پانوں کے سم کا
ایک کونا لگا ہوا اور باقی اوٹھا ہوا ہو کہ یہ گھوڑے کے اوصاف محمودہ سے ہی اور جیاد جمع جواد کی ہی بمعنی تیز رو کے اور بعضوں نے کہا کہ
جیاد لمبی گردنوں کے گھوڑوں کو کہتے ہیں مشتق جید سے کہ بمعنی گردن کے ہی اور معنی یہ ہیں کہ وہ گھوڑے ایسے تھے کہ اگر ٹھہرائے جاتے
اوسیوقت ٹھہر جاتے اور اگر چلائے جاتے وہ تیز رو سبک رفتار تھے کہ جیسے چاہیے اور لکھا ہی مفسروں نے کہ حضرت سلیمان ع نے دمشق اور
نصیبین کے کفار پر جہاد کیا اور ہزار گھوڑے وہاں سے ہاتھ لگے اور بعضوں نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عمالقہ سے ہاتھ لگے تھے اور اونسے
میراث میں انکو ملے اور بعضوں نے کہا کہ گھوڑے دریائی پردار تھے کہ سلیمان ع کے لیے دیووں نے دریا میں سے نکالے تھے بہر تقدیر سلیمان ع
بعد نماز ظہر کے کرسی پر بیٹھے اون گھوڑوں کے دیکھنے کے لیے اور منظور تھا جہاد کرنا کہیں کے کفار پر پس نو سو گھوڑے اونکو دکھائے
گئے اونکے دیکھنے میں نماز عصر سے غافل رہے اور تھی نماز عصر کی فرض اونپر اور بعد دیکھ چکنے نو سو کے آگاہ ہوئے دیکھا کہ آفتاب
غروب ہو گیا نہایت ہی غمگین ہوئے اور کہا کہ ان گھوڑوں کو پھر میرے سامنے لاؤ اور جب لائے اوٹھے اور تلوار سے اونکی گردنیں اور
کونچیں کاٹیں تا قرب الٰہی اور رضامندی اوسکی حاصل ہو اور کفارہ اوس تقصیر کا ہو اور اسطرح مارنا گھوڑوں کا اونکے لیے مباح تھا اگرچہ
حرام ہی ہم پر جیسے کہ مباح ہی ہمارے لیے ذبح کرنا چار پایوں کا اور باقی رہے سو پس جتنے گھوڑے لوگوں کے پاس ہیں انھیں کی نسل سے ہیں بعد ازاں اسکے
بدلے حق تعالیٰ نے اونکو بہتر گھوڑے سے عطا کیا کہ ہوا کو مسخر اونکا کیا جہاں چاہتے تھے اونکو لشکر سمیت لیجاتی تھی جیسے کہ سورۂ سبا میں گذرا * معالم *

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

پھیر لاؤ اونکو میرے پاس پھر لگا جھاڑنے پنڈلیان اور گردنیں * مو *

پھیر لاؤ ان گھوڑوں کو مجھ پر پس شروع کیا ہاتھ پونچھنا پنڈلیوں پر اور گردنوں پر یعنی ذبح کیا اون گھوڑوں کو اور کونچیں اونکی کاٹیں
بسبب فوت ہونے ذکر خدا تعالیٰ کے واللہ اعلم * فتح * تفسیر * پھیر لاؤ الخ یعنی حضرت سلیمان نے یا تو فرشتوں کو کہا کہ پھیر لاؤ آفتاب کو
مجھ پر تا کہ نماز پڑھوں عصر کی پس پھر آگیا آفتاب اور نماز پڑھی سلیمان ع نے عصر کی اور یا حضرت سلیمان ع نے اپنے خادموں سے کہا کہ پھیر لاؤ گھوڑوں کو

اور شروع کیا الخ یعنی پھیرنے لگا اونکی پنڈلیون اور گردنون پر یعنی کاٹنے لگے پاؤن اور گردنین اونکی اسلیے کہ باز رکھا اونھون نے
نماز سے اور بعضون نے کہا کہ کیا سلیمان عم نے نماز کے فوت ہونے کے غصے مین یا از راہ اداء شکر پھر آنے آفتاب کے اور گھوڑے اونکی شریعت
مین کھائے جاتے تھے پس منع تلف کرنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے پوچھتے تھے اون گھوڑونکو از راہ توقیر اونکے ۞ ع
یعنی ذبح کیا اون گھوڑونکو اور پاؤن اونکے کاٹکر گوشت اونکا واسطے خدا کے فقرا کو دیا اور اسطرح ذبح کرنا اونکی شریعت مین
مباح تھا اور بعضون کے نزدیک مراد مسح بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ سے داغ صدقے کا کرنا اوپر پاؤن اور گردنون اونکی کے ہی کہ
داغ کرکر راہ خدا مین تصدق کیا اور علی مرتضی رض سے منقول ہی کہ سلیمان عم نے ملائکہ کو کہ آفتاب پر متعین ہین بموجب امر الٰہی کے حکم کیا کہ
آفتاب کو پھیر لاؤ پھر اور وہ پھیر لائے اور سلیمان عم نے نماز عصر اوسکے وقت مین ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑونکا واسطے طیاری جہاد کے تھا
پس جنھون نے کہا ہی کہ مراد مسح سے دور کرنا غبار کا پاؤن اور گردنون گھوڑون کے سے بسبب شفقت اور رافت کے گھوڑون پر تھا اس
قول کے مناسب ہوگا اور پھر آنا آفتاب کا واسطے نماز عصر کے حضرت علی رض کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہی اور
صحت حدیث اوسکی کے خیبر مین محدثون کو اتفاق ہی ۞ بحر ۞ **تنبیہ** ۞ سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولی ہوتے ہین وہ اسطرح
بیزار ہوتے ہین اون چیزون سے کہ مانع ہوتی ہین اللہ کے ذکر کی اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ دنیا اور دنیا کی چیزین فانی ہین اور آخرت باقی
چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ انجام دنیا کا زوال ہی اور انجام آخرت کا بقا ہی اور انجام حیات موت ہی اور
انجام طعام مزابل ہی یعنی پیٹ مین نجاست ہوکر آخر کو کوڑیون پر جا کر پڑتا ہی اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہی اور انجام عمارتونکا
خراب ہونا ہی اور انجام ظلم کا عذاب ہی اور انجام پریشانی خاطر کا عیب دار ہونا ہی اور انجام تائب کا غفران ہی اور انجام گنہگار کا
رسوائی و خواری ہی اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی انتہی کذا فی المنبہات پس چونکہ عظمت الٰہی اور بقا عقبی
اور فنا دنیا کے اونکے دلون مین جمی ہوتی ہین وہ ذکر اللہ کے حارج سے بیزار رہتے ہین اور جنکے دل مین دنیا کی محبت جم رہی ہی وہ ذکر اللہ کو
حارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہین جو کوئی اہل اللہ اور اہل دنیا کے حال مین غور کرے حقیقت اسکی اوسپر کھل جائیگی اور اونکے
قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندون کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہین کر دیتی بخلاف ناقصون کے کہ ذرہ سی فراغت مین اللہ کو
بھول جاتے ہین پس اگر کوئی دنیا کے دھندے کا عذر کرے تو ہیچ ہی اور خیال کرے کہ انسے زیادہ کیا جاہ و حشم اور فراغت ہوگی باین ہمہ وہ
اللہ کی بندگی مین مصروف تھے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ و تعالی دلیل لاویگا ساتھ چار شخصون کے
چار طرح کے لوگون پر اغنیا پر ساتھ سلیمان عم کے کہ دیکھو باوجود اس مال و منال کے ہماری طاعت سے غافل نہوا اور دلیل لاویگا فقرا پر ساتھ عیسی عم کے
کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی مین کیسے مصروف رہے اور دلیل لاویگا غلامون پر ساتھ یوسف عم کے اور بیمارون پر ساتھ
ایوب عم کے یہ روایت منبہات مین مذکور ہی ۞

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○

اور ہمنے جانچا سلیمان کو اور ڈال دیا اوسکے تخت پر ایک دھڑ پھر وہ رجوع ہوا ۞

اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان عم کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی حق کی طرف مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ
سلیمان عم اپنے امرا سے منغص ہوئے اور خاطر مین لائے کہ آجکی رات سو بیبیون سے صحبت کرونگا اور ہر بیبی ایک ایک بچا جنے گی اور
ہر ایک شہسوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجکو احتیاج امرا کے تعلق کی نہین پڑنے کی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالی کہہ حضرت سلیمان
بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت نے لڑکا ناقص الخلقت جنا اور اوس لڑکے کو سلیمان عم کے تخت پر ڈال دیا سلیمان عم متنبہ ہوئے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واللہ اعلم ✤ **تفسیر** ✤ اسکی تفسیر مین ظاہر تر قولون کا یہ ہی کہ جو حدیث مرفوع سے نقل کیا گیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ آجکی رات صحبت کرونگا مین ستر بیویون سے ہر ایک جنیگی شہسوار کہ جہاد کریگا اسکی راہ مین اور نہ کہا انشاء اللہ تعالی پھر صحبت کی اونسے پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنی لڑکا ناقص الخلقت پس ڈالا گیا وہ اونکے تخت پر پس کہا اوسکو دمین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس محمد کا اوسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتا وہ انشاء اللہ تعالی البتہ جہاد کرتے وہ بچے سب اسکی راہ مین گھوڑے پر سوار ہوکر اور بعضون نے کہا کہ آزمائے گئے سلیمان بعد بیس برس کے بادشاہت کے اور بعد آزمایش کے بیس برس پھر بادشاہت کی اور آزمانا اونکا یہ تھا کہ اونکے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانون نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو نہین چھوٹینگے ہم اسکی تابعداری سے پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس یہ خبر حضرت سلیمان ع کو پہونچی پس پرورش کرنے لگے اوسکو ابر مین بخوف ضرر پہونچانے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اونکا مردہ اونکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی لغزش پر کہ توکل نکیا اللہ پر اوسکے مقدمے مین اور یہ جو روایت کیجاتی ہی حدیث خاتم اور شیطان کی اور بت پرستی کی سلیمان کے گھر مین نہین مانا ہی اوسکو علمائے کاملین محققین نے اور کہا کہ یہ یہود کی باطل باتون مین سے ہی یہ تفسیر مدارک اور بیضاوی مین لکھا ہی اور حدیث خاتم وغیرہ کی تفسیر بحر العلوم مین معالم وغیرہ سے بتفصیل مذکور ہی اور موضح قرآن اور جلالین مین بالاجمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✤

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ○

بولا ای رب میرے معاف کر مجکو اور بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نچاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہی سب بخشنے والا ✤ مو

کہا سلیمان نے ای پروردگار میرے بخش مجکو اور عطا کر مجکو وہ بادشاہی کہ راست نہ آوے کسیکو سوا میرے تحقیق تو ہی ہی بخشنے والا ✤ فتح

تفسیر ✤ پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کہ سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے ہین اور اسطرح کا سوال کیا اسلیے کہ تا ہو معجزہ اونکے لیے نہ از راہ حسد کے توضیح اسکی یہ ہی کہ سلیمان ع پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت و نبوت مین اور وارث ہوئے تھے اون دونون کے پس چاہا کہ طلب کرین اپنے رب سے ایک معجزہ پس طلب کیا بحسب حال اپنے کے ملک زائد خارق عادت کے تا کہ ہو وہ دلیل نبوت کی اور امت خواہ مخواہ مانین اور معجزہ نہین ہوتا ہی یہان تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس یہ ہین معنی قول اللہ تعالی کے لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي اور پہلے اسکے نہین مسخر تھے اونکے ہوا اور شیطان پس جب دعا کی اسطرح تو مسخر ہوئے اونکے ہوا اور شیاطین اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ کہا نہین سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر کہ شروع کرتے تھے اوسکو ساتھ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ کے اور بخاری مسلم وغیرہما مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک سرکش جنون مین سے ناگہان آیا آجکی رات تا کہ قطع کرے نماز میری اور اللہ نے مجکو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ باندھدون اوسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونون مین سے تا کہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجکو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي پس چھوڑ دیا مینے اوسکو اسحال مین کہ ذلیل تھا ✤ مد **کشاف** ✤ **در منثور** ✤ **شعر** ✤ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ✤ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ لکھا ہی مفسرون نے کہ مراد یہ ہی کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر میری مین مجسے چھین کر اور کو نہ دیوے تو اور اکثر مفسر یہ کہتے ہین کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اور کو نہو اور یہ سوال اسلیے تھا کہ علم او پر قبول ہونے توبہ اونکی کے اور معجزہ رسالت کا ہو اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے تسخیر ہوا ؤن کی اور جانورون کی اور شیاطین کی ہی کہ بعد اونکے کسیکے لیے نہین ہوئی اور امام قشیری نے فرمایا کہ سلیمان ع نے جان لیا تھا کہ محمد غیر خدا کی طرف کچھ بھی التفات نہین کرنے کے اور دنیا اور دنیا کی چیزون کو پر پشہ کے برابر بھی نہین سمجھنے کے اسلیے اس دعا کی جرأت کی

اور فتوحات مین لکھا ہی کہ مراد سلیمانؑ کی ظاہر مین ہی والا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطن مین یہ سب کچھ اور زیادہ اس سے رکھتے تھے مسخر ہونا جن اور شیاطین وغیرہ کا اونکے لیے اونکے احوال مین بہت مذکور ہی ❊ **بحر** ❊

فقر ترے کا ہوا یہ غلغلہ ❊ تخت سلیمان پہ پڑا زلزلہ ❊

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○

پھر ہمنے تابع کی اوسکے باو چلتی اوسکے حکم سے نرم نرم جہان پونہچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنیوالے اور غوطے لگانیوالے

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○

اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیون مین

پس مسخر کیا ہمنے ہوا کو چلتی تھی اوسکے حکم سے ملائم جہان چاہتا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے دیوون کو ہر عمارت بنانے والے کو اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا مین اور مسخر اوسکا کیا ہمنے اور دیوون کو ہاتھ و پانون جکڑے ہوئے زنجیرون مین ❊ **فتح** **تفسیر** ❊ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو اوسکو قید کر لیتے یا دریا مین بند کر کر ڈال دیا یا زمین مین گاڑ دیا بعضے ابتک بند ہین ❊ **موضح** ❊ ملائم یعنی نرم و خوش آیندہ ہوا ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور سلیمانؑ مع سارے لشکر تخت پر بیٹھتے اور گرد اونکے اور لوگ کرسیون پر بیٹھتے آپسمین باتین کرتے جاتے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بسہولت تمام بیڑے بکمال جلد پونہچا دیتی اور ہر عمارت بنانے والے کو کہ بناتے تھے اونکے لیے جو کچھ چاہتے بولتے عمارتین عجیبہ اور ہر غوطہ مارنے والے کو کہ غوطہ مارتے تھے دریا مین واسطے نکالنے موتیون کے اور اول موتی دریا مین سے وہی ہی نے نکلوائے ہین اور معنی یہ ہوئے کہ مسخر کیا ہمنے اونکے لیے ہر بنانے والے اور غوطہ مارنے والے کو شیاطین مین سے اور مقرنین الخ کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت سلیمانؑ سرکش شیطانون کو آپسمین زنجیرون اور بیڑیون مین باندھ دیتے واسطے ادب دینے اور باز رکھنے کے فساد سے ❊ **مل** ❊ **درمنثور** ❊

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ○

یہ ہی بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہین حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا

کہا ہمنے یہ ہی بخشش ہماری پس عطا کر یا نگاہ رکھ بغیر اسکے کہ ساتھ تیرے حساب کیا جاوے اور تحقیق سلیمانؑ کے لیے نزدیک ہمارے نزدیکی ہی اور اچھی بازگشت ❊ **فتح** ❊ **تفسیر** ❊ یہ ہی بخشش الخ یعنی یہ جو دیا ہمنے تجکو ملک و قدرت بخشش ہماری ہی بلا حساب یعنی بکثرت نہین کوئی گن سکتا اور گھیر سکتا اوسکو پس دے تو وس سے جو کچھ چاہے تو یا نہ دے سپرد ہی تیری طرف تصرف کرنا اسمین پس جملہ بلا حساب متعلق ہی عطاؤنا کے جیسے کہ ترجمہ اوسکا کیا گیا یا متعلق ہی فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ کے یعنی دے تو یا نہ دے تو نہین حساب تجپر اسمین اور آیا ہی کہ حضرت سلیمانؑ جب دیتے تو ثواب پاتے اور اگر نہ دیتے تو کچھ نقصان اونکے لیے نتھا بخلاف اوروں کے کہ اونکے لیے نہ دینے مین نقصان ہی یا معنی آیت کے یہ ہین کہ یہ مسخر کرنا شیاطین وغیرہ کا عطا ہماری ہی پس احسان رکھ جسپر چاہے تو شیاطین مین سے ساتھ چھوڑ دینے کے یا بند رکھ جسکو چاہے تو اونمین سے زنجیر و بیڑیون مین بغیر حساب کے یعنی نہین حساب تجپر اسمین ❊ **مل** ❊ **کشاف** ❊ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے قصے اپنی قدرت نمائیون کے بیان فرما کر اور انبیا علیہم السلام کے قصے مذکور ہوتے ہین کہ ہماری ایسی شان ہی کہ ایسے بزرگ بندے یون ہماری طرف رجوع تھے اور ذرہ سی لغزش مین یون باعث عتاب مین آجاتے تھے پس اونکے حال سنکر جاگو خواب غفلت سے اور بچو ہماری نافرمانی سے اور رجوع کرو ہماری ہی طرف نہ اور کی طرف اور رسول کی فرمانبرداری ہر ساعت ملحوظ رکھو ❊

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۘ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اپنے رب کو کہ مجھکو لگادی شیطان نے ایذا اور تکلیف

اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ ہاتھ لگایا ہی مجھکو شیطان نے ساتھ ایذا اور درد کے * فتح * تفسیری یعنی بیماری اور جو کچھ کہ اوسمین رنج اوٹھانے طرح بطرح سے اگر کوئی کہے کہ کیون نسبت کیا ایوب نے ایذا و تکلیف کے پہونچنے کو شیطان کی طرف باوجودیکہ پونہچائی تکلیف اللہ تعالیٰ نے تو جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ وسوسہ شیطان کا اور فرمانبرداری اوسکے وسوسے کی بات مین سبب ہوئی تھی اللہ کے رنج ودکھ پونہچانے کی اونکو نسبت کیا اوسکی طرف اور برعایت ادب کے نہ منسوب کیا اوسکو اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی دعا مین باوجودیکہ وہی بیمار کرنے والا تھا اور کسیکو قدرت نہین اوسپر سوائے اوسکے اور بعضون نے کہا کہ مراد تھے وہ وسوسے کہ اونکے دل مین ڈالتا تھا شیطان اونکی بیماری مین اور وہ یہ تھے کہ بلا جو اونپر اوتری تھی بڑی بھاری معلوم کرواتا اور برانگیختہ کرتا اونکو بلا کے مکروہ جاننے پر اور جزع فزع کرنے پر پس التجا کی اللہ تعالیٰ سے بیچ اسبابت کے کہ کفایت کرے اوسکو ساتھ دور کرنے بلا کے یا ساتھ توفیق دینے کے بیچ دفع کرنے وسوسے کے اور رد کرنے اوسکے کے ساتھ صبر جمیل کے اور روایت کیا گیا ہی کہ عیادت کیا کرتے تھے ایوب کی تین شخص مومنون مین سے پس مرتد ہو گیا ایک اونمین سے پس پوچھا حال اوسکا کہا گیا کہ ڈالا شیطان نے اوسکے دل مین یہ کہ اللہ نہین مبتلا کرتا ہی انبیا اور صالحین کو اور ذکر کیا گیا ہی بیچ سبب بلا اونکی کے کہ ایک شخص نے استغاثہ کیا اونسے ایک ظالم سے پس نہ فریادرسی کی اونھون نے اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اونھون نے ذبح کی تھی ایک بکری پس کھایا اوسکو اور ہمسایہ اونکا بھوکا تھا یا دیکھا کچھ منکر یعنی خلاف شرع پس سکوت کیا اوس سے یا مبتلا کیا اوسکو اللہ نے واسطے رفع درجات کے بغیر زلت یعنی لغزش کے کہ ہوئی اون سے * مدارک * کشاف * یعنی سرزنش کرتا ہی شیطان کہ کیا کیا تونے ای ایوب کہ حق تعالیٰ نے نعمتین اپنی تجھسے سلب کین اور ریا اونکی قوم کے دل مین وسوسہ ڈالتا تھا اسکا کہ مرض ایوب کا تمکو لگ جاویگا حتی کہ اونکو اپنے گھرون سے باہر ڈالدیا چنانچہ مفصل قصہ انکا سورۂ انبیا مین گذرا ہی اور حاصل کلام یہ کہ جب ایام انکی آزمایش کے تمام ہوئے اور دعا اونکی قبول ہوئی اونکو وحی آئی کہ ارکض الخ * بحر *

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

لات مار اپنے پانوٴن سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈھا اور پینے کو اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور اونکے برابر اونکے ساتھ اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے

کہا ہمنے مار زمین کو ساتھ پانوٴن اپنے کے ناگہان وہ چشمہ ہوگا مہیا واسطے غسل کے سرد ہوگا اور پینے کے لائق ہوگا اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور مانند اونکے ہمراہ اونکے بخشایش نزدیک اپنے سے اور نصیحت واسطے عقلمندون کے * فتح * تفسیری * مار زمین کو یہ بیان ہی ایوب کی دعا قبول ہونے کا یعنی بھیجا ہمنے طرف ایوب ع کے جبرئیل علیہ السلام کو پس کہا جبرئیل ع نے اونکو کہ لات مار زمین پر وہ زمین جابیہ کی تھی پس ماری لات اوسپر پس جاری ہوا چشمہ پانی کا پس کہا گیا هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ یعنی یہ پانی ہی کہ غسل کرے تو ساتھ اوسکے اور پیوے تو اوس سے پس اچھا ہو جاویگا باطن و ظاہر تیرا اور کہا بعضون نے کہ جاری ہوئے اونکے لیے دو چشمے پس غسل کیا ایک سے اور پیا دوسرے سے پس جاتا رہا دکھ اونکے باطن و ظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ ماری اونھون نے دائین لات پس نکلا چشمہ گرم پس غسل کیا اوس سے پھر بائین لات ماری پس نکلا چشمہ ٹھنڈا پس پیا اوس سے اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے یعنی زندہ کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے جو مرگئے تھے اور اونکے برابر اور دیے اور رحمۃ اور ذکریٰ دونون مفعول لہ ہین یعنی دینا اونکا تھا واسطے رحمت

اور واسطے نصیحت عقلمندون کے اسلیے کہ جب وہ سنینگے ہماری بخشش کو اوسپر بسبب صبر اوسکے کے تو رغبت کرینگے صبر کرنے مین بلا پر ۞ مدارک کشاف ۞ جب اللہ نے چاہا کہ اونکو اچھا کرے ایک چشمہ نکالا اونکے لات مارنے سے اوس سے نہایا کرتے اور پیتے وہین انکی شفا ہوئی اور اونکے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دب مرے تھے اونکو جلایا اور اوتنی اولاد اور دی ۞ صوق

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○

اور پکڑ اپنے ہاتھ مین سینکونکا مٹھا پھر اوس سے مارلے اور قسم مین جھوٹا نہو ہمنے اوسکو پایا سہارنے والا بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا

اور کہا ہمنے لے اپنے ہاتھ مین مٹھا سینکون کا پس مار ساتھ اوسکے یعنی اپنی بیوی کو اور خلاف قسم کا نکر تحقیق ہمنے پایا ایوب صبر کرنے والا نیک بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا خدا کی طرف تھا ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ ضغث کہتے ہین جھوٹے سے مٹھے کو تنکون کا ہو یا پھولونکا یا اور کسی چیز کا اور سبب اس حکم کا یہ تھا کہ قسم کھائی تھی ایوب نے اپنی بیماری مین کہ مارونگا مین اپنی بیوی کو سو لکڑیان یا درے جب تندرست ہونگا پس پوری کروائی اللہ تعالی نے قسم اونکی ساتھ ایسی چیز کے کہ آسان ہوا اونپر اور اونکی بیوی پر بسبب خوب خدمت کرنے اونکی کے ایوب کی اور بسبب راضی ہونے کے اوس بیوی سے اور یہ رخصت اب بھی باقی ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص ناقص الخلقت کہ اوسنے زنا کیا تھا ایک لونڈی سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو ایک بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایکبار انتہی اور واجب ہے یہ کہ لگین اوسکو کہ جسکو مارا جاوے ہر ایک تنکا سو مین سے یا تو لگین اوسکی لگین ٹہری یا چوڑا ہوا اونکا پھیلا ہوا باوجود صورت ضرب کے اور سبب اس قسم کھانے ایوب کا یہ تھا کہ اونکی بیوی نے دیر لگائی تھی آنے مین ایک روز بسبب درپیش آنے کسی کام کے پس غصے مین آنکر یہ قسم کھائی اونھون نے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اونھین دنون مین بیٹھا ابلیس راہ پر ایک صندوقچہ دوا کا لیکر لوگون کے علاج کرنے کو پس کہا ایوب کی بیوی نے کہ یہان ایک بیمار ہے کہ اوسکا ایسا ایسا حال ہے پس آیا اوسکا بھی علاج کریگا تو کہا ابلیس نے ہان کرونگا بشرط اسکے کہ اگر مین اوسکو اچھا کردون تو وہ کہے کہ تو نے شفا دی مجکو نہین چاہتا مین اوس سے اجرت سوا اسکے پس آئی بیوی ایوب کی اونکے پاس اور ذکر کیا یہ اوس سے کہا ایوب نے وہ تو شیطان ہے لازم کی مینے نذر واسطے اللہ کے اپنے پر کہ اگر شفا دیگا مجکو اللہ تو مارونگا مین تجکو سو درے پس جب شفا دی اونکو اللہ نے حکم کیا یہ کہ لین مٹھا تنکونکا اور مارین اوسکو اوس سے پس لی اونھون نے ایک بڑی ٹہنی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی تھین اور ماری اوسپر ایکبار اور بعضون نے کہا کہ کہا اونکی بیوی سے شیطان نے کہ سجدہ کر مجکو ایکبار پس پھیر دونگا مین تیرا مال و اولاد تمہاری پس قصد کیا اونھون نے اسکا لیکن بچایا اللہ نے پھر ذکر کیا یہ ایوب سے اونھون نے یہ قسم مذکور کھائی اور بعضون نے کہا کہ وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکی بیوی کے دل مین کہ ایوب جب شراب پیویگا تو اچھا ہو جائیگا یہ بیان کیا اونھون نے ایوب سے اوسپر قسم کھائی اور وجدناہ بمعنی علمناہ کے ہے یعنی جانا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا اگر کوئی کہے کہ صابر اونکو کیونکر پایا اونھون نے تو شکوہ کیا اللہ سے بلا کا اور طلب رحم کی اوس سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ عز و جل سے شکوہ کرنے کو جزع نہین کہتے ہین جیسے کہ کہا یعقوب نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اور اسی طرح شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا اور اور بات یہ ہے کہ اگر صبر کرتے ہین لوگ بلا پر تو نہین خالی ہوتے آرزو کرنے عافیت کے سے اور طلب کرنے اوسکے سے پس جب صحیح ہوا یہ کہ صابر کہلایا جاتا ہے باوجود آرزو کرنے عافیت کے اور طلب کرنے شفا کے تو کہلایا جاویگا صابر باوجود التجا کرنے کے طرف اللہ تعالی کے اور دعا کرنے کے واسطے جاتے رہنے بلا کے اور باوجود علاج کرنے اور مشاورت اطبا کے علاوہ اسکے کہ ایوب علیہ السلام طلب کرتے تھے شفا بسبب ڈرنے کے فتنے سے اپنی قوم پر کہ شیطان وسوسہ ڈالتا تھا اونکے دل مین کہ اگر یہ نبی ہوتا تو نہ مبتلا ہوتا ایسی بلا مین اور طلب کرتے تھے شفا بارادے قوت حاصل ہونے کے طاعت پر

کہ حال اونکا اس درجے کو پونہچا تھا کہ نہین باقی رہا تھا اونکے بدن سے مگر دل اور زبان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایوب نے کہا الٰہی مناجات مین الٰہی تو جانتا ہی یہ کہ نہین مخالف ہوئی زبان میری دل میرے کی اور نہین تابع ہوا دل میرا آنکھ میری کے اور نہین ڈرے مجھسے لونڈی غلام میرے اور نہین کھایا مینے مگر اسحال مین کہ میرے ساتھ یتیم ہوتا تھا اور نہین رات گذاری مینے پیٹ بھر اور نہ کپڑے پہنے اسحال مین کہ میرے ساتھ کوئی بھوکا یا ننگا ہو پس دور کی اللہ نے بلا اوس سے ابن مسعود سے روایت ہی کہ کہا ایوب سردار ہونگے صبر کرنے والون کے روز قیامت کے اور آیا ہی کہ کہا گیا ایوب کو یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ ای ایوب نہ عجب مین ڈالے تجکو صبر کرنا تیرا اسلیے کہ اگر نہ دیتا مین جگہہ ہر بال تیرے کی صبر تو نہ صبر کر سکتا تو اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایوب کی بیوی نے کہا ای ایوب بلا شبہہ تو مرد مستجاب الدعوۃ ہی پس دعا کر اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا ایوب نے فدا ے تجکو رہے ہم نعمتون مین ستر برس پس چھوڑ ہمکو کہ رہین ہم بلا مین ستر برس پس رہے بلا مین سات برس اور کہا حسن بصری نے کہ تھے ایوب جب پہونچتی اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تو نے لی نعمت اور تو ہی نے دی تھی جب تک باقی ہی جان میری حمد کرونگا مین اوپر اچھی نعمتون تیری کے اور کہا وہب بن منبہ نے کہ ایوب کی بیوی کا نام تھا رحمت بنت میشا ابن یوسف بن یعقوب علیہم السلام ✤ **درمنثور کشاف تنبیہ** ✤ اس قصے سے ثابت ہوا کہ آدمی ہرگز بلا کی طاقت نہین رکھتا حتی الوسع اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنی بہت پسند ہی اور اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حضرت سمنون محب کذاب ولی نے یہ بیت پڑھی **شعر** لَيْسَ فِي قَلْبِي سِوَاكَ حَظٌّ ✤ فَكَيْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِي ✤ یعنی دل مین میرے سوا تیرے حصہ نہین جیسے مجھے چاہے آزمالے اونکا حبس بول امتحان کے لیے ہوگیا بڑا کرب پونہچا اور وہ صبر کرتے تھے حتی کہ اونکے بعض یارون نے خواب مین دیکھا کہ سمنون دعا کرتے ہین معلوم ہوا کہ مرضی الٰہی ایسے صبر مین نہین آخر دعا کی اور لڑکون سے بازار کے کہتے پھرتے تھے اُدْعُوا لِعَمِّكُمُ الْكَذَّابِ پس ملقب ہوئے ساتھ اس لقب کے اور یہ بھی ثابت ہوا اس قصے سے کہ حیلہ کرنا وقت ضرورت کے جائز ہی چنانچہ بعضے فقہا نے بھی بعض محل پر عدم وقوع طلاق وغیرہ مین حیلے تجویز کیے ہین

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝

اور یاد کر ہمارے بندون کو ابراہیم اور اسحق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتون والے اور آنکھون والے یعنی علم و عمل دونون کامل رکھتے تھے واللہ اعلم ✤ **فتح** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی ہاتون سے بندگی کرتے اور آنکھون سے قدرتین دیکھکر یقین زیادہ کرتے ✤ **مو** ✤ چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کیے جاتے ہین تغلیباً یون فرمایا پس کہا جاتا ہی ہر کام مین هٰذَا مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْهِمْ یعنی یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون اونکے نے اگرچہ وہ کام ہاتون سے نہوتا ہو یا کرنے والے ہاتھ کٹے ہون اور بنا بر اسی کے وارد ہوا قول اللہ تعالیٰ کا اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ یعنی صاحبان اعمال اور فکر کے گویا کہ جو لوگ نہین کرتے ہین اعمال آخرت کے اور نہین کوشش کرتے ہین اوسکی راہ مین اور نہین تفکر کرتے ہین دین داروں کا سا وہ بیچ حکم جاماندون کے ہین کہ جو ہاتھ یا نون سے کچھ کام نہین کر سکتے اور مسلوب العقول کے حکم مین ہین کہ جو سوجھہ باطن کی نہین رکھتے اور اسمین تعریض ہی ہر اوس شخص کو کہ نہین ہی عمل کرنے والا اللہ کے لیے اور نہ سوجھ باطن کی رکھتا ہی اللہ کے دین مین اور توبیخ ہی اوپر ترک کرنے اونکے مجاہدے کو اور سوچنے کو اللہ کے دین مین باوجود قادر ہونے کے ان دونون پر **شعر** ہر چہ از یار دور مانی چہ کفر آن حرف چہ ایمان ✤ ہر چہ از دوست دور افتی چہ زشت آن نقش چہ زیبا ✤ **کشاف معا** ✤

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝

ہمنے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمارے پاس ہین چنے نیک لوگون مین

تحقیق ہمنے یک طرفے کیا اونکو واسطے ایک خصلت پاک کے کہ یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگون سے تھے ✤ **فتح ✤ تفسیر** ✤ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ یعنی کیا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص بِخَالِصَةٍ یعنی ساتھ خصلت خالص کے کہ نہین آمیزش اوسمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذِكْرَى الدَّارِ کے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اونکو ایسا کہ یاد دلاتے تھے لوگون کو دار آخرت اور بے رغبت کرتے تھے اونکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیا علیہم السلام کی ہی یا معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اوسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اسکی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضون نے کہا ذِكْرَى الدَّارِ ثنا جمیل کی دنیا مین اور یہ بات بھی خالص انھین کے لیے ہی یس نہین ذکر کیے جاتے غیر انکے دنیا مین جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہین اور مؤید ہی اسکو قول اللہ تعالیٰ کا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کہا مالک بن دینار نے معنی اسکے یہ ہین کہ کھینچ لی ہمنے اونکے دلون سے محبت دنیا کی اور ذکر نا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اونکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے کے کہا مجاہد نے کہ خالص کیا ہمنے اونکو ذکر آخرت کے لیے نہین ہی اونکو کچھ فکر و ذکر سوائے اوسکے ✤ **معا ✤ کشاف ✤ درمنثور ✤ تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب و مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکھتے ہین ہر وقت ایسے کامون مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ راضی رہے اونسے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل اونکا ساتھ خوف و رجا کے ہوتا ہی اور زبان اونکی ساتھ حمد و ثنا کے اور آنکھ اونکی ساتھ حیا و بکا کے اور ارادہ اونکا ساتھ ترک و رضا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا مولی اپنے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتین یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ✤ **منبہات**

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝

اور یاد کر اسمعیل کو اور الیسع کو اور ذو الکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمعیل اور الیسع اور ذو الکفل کو اور ہر ایک نیکون سے تھا ✤ **فتح ✤ تفسیر** ✤ الیسع بھی نبی ہین خلیفہ الیاس کے اور لام اسمین زائد ہی یعنی لفظ الیسع ہی اور ذو الکفل چچا کے بیٹے یسع کے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی اونکی نبوت مین کہا بعضون نے کہ متکفل ہوئے تھے وہ سو نبیون کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف انکے قتل سے ✤ **مع**

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

یہ ایک مذکور ہو چکا اور تحقیق ڈر والون کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہی اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے اچھی جاگہ ہی پھر جانے کی بہشتین ہین ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے اونکے دروازے ✤ **فتح ✤ تفسیر** ✤ جب بہشت مین داخل ہونگے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر مین چلا جاویگا ✤ **مو** ✤ ہذا ذکر یعنی یہ ایک قسم ہی ذکر سے اور وہ قرآن ہی جب کہ جاری ہوا ذکر انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہی ابواب تنزیل سے اور ایک قسم ہی اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کرین اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت و اہل اوسکے کا ہی کہا ہذا ذکر

پھر کہا وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ جیسے کہ کہتا ہی جاحظ کہ نام عالم کا ہی اپنی کتابوں مین فَهٰذَا بَابٌ پھر شروع کرتا ہی اور باب اور ابن عباسؓ سے یہ معنی منقول ہین هٰذَا ذِكْرٌ کے کہ یہ ذکر ہی انبیاے گذشتہ کا اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ یہ شرف ہی اور ذکر جمیل کہ ذکر کیے جاوینگے انبیا ساتھہ اسکے ہمیشہ اور انکے لیے باوجود اسکے اچھا مرجع ہی یعنی ذکر کیے جاتے ہین دنیا مین اچھی طرح اور پھیرے جاوینگے آخرت مین طرف مغفرت اللہ تعالی کے پھر بیان کی کیفیت خوبی اوس مرجع کی کہ فرمایا جنات عدن ✤ کشاف ✤ مدن

مُتَّكِئِیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّشَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○

تکیہ لگائے بیٹھے اونمین منگواتے ہین اونمین میوے بہت اور شراب اور اونکے پاس عورتین ہین نیچی نگاہ والیان ایک عمر کی

تکیے لگائے ہونگے اوسمین منگواوینگے اوسمین میوے بہت اور شراب اور نزدیک اونکے ہونگی عورتین نیچی نگاہ والیان ہمعمر آپسمین ✤ فتح تفسین ✤ اور شراب یعنی اور شراب بہت اور قاصرات الطرف کے ایک معنی یہ ہین کہ اپنے خاوندون ہی کو دیکھتی ہونگی نہ اورونکو ہمعمر آپسمین یعنی عمرین اونکی ایک سی ہونگی تینتیس تینتیس برس کی یا یہ معنی ہین کہ عمرین اونکی مانند عمرون خاوندون انکے کے ہونگی بسن مذکور ✤ جلا ✤ مدن

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ○

یہ ہی جو تمکو وعدہ ملتا ہی دن حساب کے

یہ ہی جو کچھہ کہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو بیچ روز حساب کے ✤ فتح تفسین ✤ لیوم الحساب یعنی واسطے دن حساب کے جیسے کہ کہے تو یہ وہ چیز ہی کہ ذخیرہ کرتے ہو تم واسطے دن حساب کے یعنی واسطے اوس دن کے کہ بدلہ دیا جاویگا ہر نفس کو بیچ اوس چیز کا کہ کی ہی ✤ کشاف ✤ مدن

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ هٰذَا وَاِنَّ لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ جَهَنَّمَ یَصْلَوْنَهَا

پر یہ ہی روزی ہماری دی اوسکو نہین نبڑنا یہ سن چکے تحقیق شریرون کے واسطے ہی برا ٹھکانا دوزخ ہی جسمین بیٹھین گے

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

سو کیا بری طیاری

تحقیق یہ رزق ہمارا ہی نہین ہوگا اوسکو کچھہ زوال یہ ہی جزا اور تحقیق حد سے گذرے ہوؤن کے لیے بری جاگہہ ہی پھر جانے کی کہ دوزخ ہی داخل ہونگے اوسمین پس بری آرام کی جگہہ ہی وہ ✤ فتح تفسین ✤ مشابہت دی اوس آگ کو کہ اونکے نیچے ہوگی ساتھہ بچھونے کے کہ بچھاتا ہی اوسکو سونے والا جیسے کہ اور جگہ فرمایا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی کفار کے لیے آگ جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اونکے بالاپوش ہوگا اوسی کا ✤ کشاف ✤

هٰذَا فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ○

یہ ہی اب اسکو چکھین گرم پانی اور پیپ اور کچھہ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین

یہ عذاب پانی گرم ہی اور پیپ ہی پس چاہیے کہ چکھین اوسکو اور اور عذاب ہین مانند اسکے طرح طرح کے ✤ فتح تفسین ✤ غساق ساتھہ تشدید اور تخفیف کے پیپ اور زرداب کہ نکلیگا دوزخیون کی جلدون اور گوشت مین سے اور زناکارون کے ستر مین سے اور کہا ابن عباسؓ نے کہ غساق زمہریر ہی جلاویگا دوزخیون کو ساتھہ ٹھنڈک اپنی کے جیسے کہ جلاویگی آگ ساتھہ گرمی اپنی کے اور بعضون نے کہا کہ غساق بمعنی منتن یعنی سڑانے والے کے ہی لغت ترکی مین ابو سعید سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک ڈول غساق سے ڈالا جاوے دنیا مین تو سڑادیوے اہل دنیا کو انتہی اور بعضون نے کہا کہ غساق ایسا بدبودار ہوگا کہ اگر ٹپک پڑے اوس سے ایک قطرہ

مشرق مین تو سڑادیوے اہل مغرب کو اور اگر ٹپکے اوس سے ایک قطرہ مغرب مین تو سڑادیوے اہل مشرق کو اور حسن بصری سے منقول ہی کہ غساق ایک عذاب ہی کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوا اللہ کے جو لوگ کہ طاعت کرتے ہین اللہ کی پوشیدہ پس پوشیدہ رکھا اونکے لیے ثواب جیسے کہ فرمایا اس آیت مین فلا تعلم نفس ما اخفی لهم یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی اونکے لیے یعنی تہجد گذارونکے لیے اور جو لوگ پوشیدہ گناہ کرتے ہین پس چھپایا گیا اونکے لیے عذاب اور مانند اسکے یعنی مانند عذاب کے شدت اور خرابی مین اور عذاب ہونگے طرح بطرح کے ✤ مد ✤ معا ✤ در منثور ✤ کشاف ✤ شعر ✤

عذاب ہجر تیرا کیا ہی تھوڑا ✤ جو اوسیر تازیانے بھی پڑا ہین ✤

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا

ایک فوج دھنسی آتی ہی تمہارے ساتھ جگہہ نہ ملیو انکو یہ ہین پیٹھنے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہہ نہ ملیو

بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

تمکو تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا سو کیا برا ٹھہراؤ ہی وہ بولے ای رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار

ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝

دونی آگ مین

جب تابعین جاوینگے کہ دوزخ مین پیٹھین تو متبوعون کو کہا جاویگا یہ قوم ہی پیٹھنے والی آگ مین ہمراہ تمہارے متبوع کہین گے نہ خوشی ہوجیو انکو تحقیق یہ داخل ہونے والے ہین آگ مین تابع کہینگے بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو تمنے رسم قدیم بنایا کفر کو واسطے ہمارے پس بری جاگہہ ہی رہنے کی دوزخ کہینگے تابعین ای پروردگار جسنے آیین قدیم بنایا ہو واسطے ہمارے کفر ہین زیادہ کر اوسکے حق مین عذاب دوگنا بیچ آگ کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ ہذا فوج الخ یہ بیان ہی کلام طاغین کا یعنی کفار کے سردار سرکشون کا کہ بعضے بعضون سے یہ کہینگے اور مراد فوج سے تابعین اونکے ہین کہ جو بیٹھے تھے ساتھ اونکے گمراہی مین پس پیٹھین گے ساتھ اونکے عذاب مین اور لا مرحبا بہم بددعا ہی کہ متبوع اپنے تابعین پر کرینگے اور بعضون نے کہا کہ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ کلام خزنہ کا ہی یعنی دوزخ کے دربانون کا کہ کہینگے واسطے سردارون کفار کے اونکے تابعین حق مین جب داخل ہونے لگے دوزخ مین اتبعین [illegible] و لا مرحبا بہم کلام ہی سردارون کا اور بعضون نے کہا کہ یہ سب کلام خزنہ کا ہی بلکہ نہ خوشی ہوجیو تمکو یعنی تمنے جو [illegible] کہ عذاب ضعف بڑے بڑے سانپ اور بچھوا اور چھوٹے چھوٹے سانپ ہین ✤ کشاف ✤ معا ✤ جلا ✤

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

اور کہینگے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے ان مردونکو کہ ہم اونکو گنتے تھے برے لوگون مین کیا ہمنے اونکو ٹھٹھے مین پکڑا یا چوک گئین

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝

اون سے آنکھین

اور کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین ہم اون مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقراے مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم اونکو یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اور کہینگے یعنی سردار کفار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین اونکو کہ گنتے تھے ہم اونکو دنیا مین بدون سے یعنی اراذل سے کہ نہین ہی خیر اونمین اور اسلیے بھی برا جانتے تھے اونکو کہ خلاف تھے اونکے دین کے پس وہ برے تھے اونکے نزدیک اور مراد ان فقراے مسلمین سے عمار اور بلال اور صہیب اور خباب اور سلمان وغیرہم ہین

شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ۞ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ۞ شعر ای گدایان خرابات خدا یار شماست ۞ چشم انعام مدارید ز انعامی چند ۞ اور اتخذناہم مین استفہام انکاری ہی کہ انکار کرینگے اپنے نفسون پر تمسخر کرنے مین یعنی ہم کیون تمسخر کیا کرتے تھے اونسے کیا ہی برا کیا اور ام زاغت متصل ہی ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے اونکو دوزخ مین یعنی کیا وہ اسمین ہی ہی نہین یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ہماری کہ نہین دیکھتے ہم اونکو حالانکہ وہ اسمین ہین تقسیم کیا اونھون نے اونکے امر کو درمیان اسکے کہ ہون اہل جنت سے اور درمیان اسکے کہ ہون اہل نار سے مگر یہ کہ پوشیدہ ہوا اونپر مکان اونکا ۞ مظ یعنی جب کفار دوزخ مین داخل ہونگے اور فقراے صحابہ کو وہان نہ دیکھین گے کہینگے کیا ہے ہمکو کہ نہین دیکھتے یہان اونکو کہ ساتھ اونکے تمسخر کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہان داخل ہی نہین ہوئے ہین یا داخل ہوئے ہین اور پھر گئی ہین اونسے بینائیان ہماری اور چھپ گئے ہین ہمسے کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس حق تعالی اون فقراے صحابہ کو حکم کریگا کہ بہشت کے بالاخانون پر چڑھو اور اپنے تئین کفار کو دکھاؤ تا کفار کو حسرت زیادہ ہو ۞ معا بحی ۞ وہان دیکھینگے سب پہچانین لوگ ادنی اعلی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہین اور مسلمانون کو پہچانتے تھے اور سب برا جانتے تھے وہ نظر نہین آتے تو حیران ہوکر کہینگے کہ ہمنے اونکو غلط پکڑا تھا ٹھٹے مین وہ اس قابل تھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہین یا اسی جگہہ ہین پر ہماری آنکھین چوک گئین ہمارے دیکھنے مین نہین آتے ۞ مو ۞

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ع

یہ بات ٹھیک ہونی ہی جھگڑا آپسمین دوزخیون کا

تحقیق یہ حق ہی یعنی واجب ہی وقوع اسکا مراد اس سے جھگڑنا دوزخیونکا ہی ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی یہ جو بیان کیا ہمنے حال انکا البتہ سچ ہی ہونے والا ہی خواہ مخواہ بالضرور ہی یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کہ کیا ہوگا وہ پس فرمایا کہ وہ جھگڑنا ہوگا اہل نار کا آپسمین جیسا کہ اوپر گذرا اور ہر گاہ کہ مشابہ ہی گفتگو اونکی آپسمین اور جو کچھ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال و جواب سے ساتھ اوس چیز کے کہ جاری ہوتی ہی درمیان جھگڑنے والون کے نام رکھا اسکا تخاصم یعنی جھگڑنا آپسمین اور اس سے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول رؤسا کا لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اور قول اتباع اونکے کا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ قبیل خصومت سے ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تخاصم واسطے مشتمل ہونے اوسکے کے اسپر ۞ مد ۞

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو کہہ مین تو یہی ہون ڈر سنانے والا اور حاکم کوئی نہین مگر اللہ اکیلا دباؤ والا رب آسمانون کا اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

اور جو انکے بیچ ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون اور نہین ہی کوئی معبود مگر خداے یگانہ باقوت پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی غالب بخشنے والا ۞ فتح ۞ تفسیر ۞ یعنی کہہ اے محمد مشرکین مکہ سے کہ نہین ہون مین مگر رسول ڈرانے والا کہ ڈراتا ہون مین تمکو اللہ کے عذاب سے اور کہتا ہون مین واسطے تمہارے یہ کہ دین حق توحید اسکی ہی اور یہ کہ اعتقاد کیا جاوے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اکیلا بلا ندو بلا شریک زبردست ہر چیز پر اوسی کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم مین اور غالب ایسا ہی کہ اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا جب عذاب کرے گنہگار کو اور وہ مع ذالک بخشنے والا ہی اونکے گناہون کو کہ التجا کرین طرف اوسکے ۞ مد ۞

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ○ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○

تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہی کہ تم اوسکو دھیان مین نہین لاتے مجکو کچھ خبر نتھی اوپر کی مجلس کی جب آپسمین تکرار کرتے تھے

ع ۱۲

ل ۱۵ اور الف بعد اسکے نہیں لکھا جاتا

ط ۳ نبؤ ا وف ۔ نہیں ثمیں ۔ ی ۔ من علم ۔ بکلام الملا ۔ وقت اختصام

إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝

مجکو تو یہی حکم آتا ہی کہ اور نہیں مین ڈر سنانے والا ہون کھول کر

کہہ یہ خبر بزرگ ہی تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم ساتھہ حال جماعت بلند قدر کے فرشتون سے جب آپسمین جھگڑتے سوال کرتے ہین وحی نہین بھیجی جاتی ہی طرف میرے مگر یہ کہ مین ڈرانے والا آشکارا ہون ✤ **فتح تفسین** ✤ کہہ یہ خبر بزرگ ہی یعنی یہ جو خبر دی مینے تمکو کہ مین رسول ڈرانے والا ہون اور اسد ایک ہی نہین کوئی شریک اوسکا خبر بڑی ہی نہین اعراض کرتا ایسی خبر سے مگر غافل بڑی ہی غفلت والا پھر تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو یعنی غافل ہو تو نہین ہی مجکو کچھہ علم الخ یہ دلیل بیان کی صحت نبوت آنحضرت کی کہ یہ جو خبر بیان کرتے ہین فرشتون کی اور اونکے جھگڑنے کی آپسمین ایک امر ہی کہ نہین تھا اونکو اوسکا علم کبھی پھر جانا اوسکو حال انکا نہین چلے اوس راہ کہ چلتے ہین لوگ بیچ حاصل کرنے علم اوس چیز کے کہ نہین جانتے ہین اور وہ سیکھنا اہل علم سے ہی اور پڑھنا کتابون کا پس جانا گیا کہ یہ نہین حاصل ہوا ہی اونکو مگر بسبب وحی بھیجنے اللہ تعالے کے اور إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ کی تقدیر ہی إِلَّا لِأَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین وحی بھیجی جاتی طرف میرے مگر واسطے انذار یعنی ڈرانے کے اور بعضون نے کہا کہ نبا عظیم قصے آدم کے ہین اور خبر دینی اونکی بغیر سننے کے کسی سے اور ابن عباس سے ہی کہ نبا عظیم قرآن ہی اور حسن بصری سے ہی کہ وہ دن قیامت کا ہی جیسے کہ اور جگہ فرمایا عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ اور مراد ملأ اعلی سے اصحاب قصے کے ہین یعنی فرشتے اور آدم اور ابلیس اسلیے کہ وہ تھے آسمان مین اور تھی گفتگو درمیان اونکے آپسمین اور وہ گفتگو یہ تھی کہ فرمایا اللہ تعالی نے إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین نائب کہا فرشتون نے أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا یعنی کیا کریگا تو نائب زمین مین اوسکو کہ فساد کریگا اوسمین اگر کوئی کہے کہ گفتگو تو اسد مین اور فرشتون مین ہوئی تھی فرشتون مین آپسمین کہان ہوئی تھی تو جواب اسکا یہ ہی کہ اسد تعالی کی گفتگو بواسطہ فرشتے کے ہوئی تھی پس ہوا گفتگو کرنے والا حقیقت مین وہی فرشتہ متوسط پس صحیح ہوا یہ کہ گفتگو تھی درمیان فرشتون اور آدم اور ابلیس کے اور وہ ملأ اعلی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے یعنی خواب مین اپنے رب عز وجل کو اچھی صورت مین یعنی صفت مین فرمایا اسد تعالی نے فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ یعنی کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن عرض کیا مینے کہ تو ہی خوب جانتا ہی کہا آنحضرت نے پس رکھی اللہ تعالی نے ہتھیلی اپنی درمیان دونون مونڈھون میرے کے یعنی خصوصیت دی اونکو ساتھہ زیادتی فضل اور پہونچایا فیض اپنے کو طرف اونکے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھہ اوسکی پیٹھہ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھہ ڈالتے ہین پس پائی مینے ٹھنڈک اوسکی درمیان سینے اپنے کی یعنی فیض الہی پہونچا میرے دل مین اور علوم ربانی پڑنے لگے اوسمین پس جانا مینے جو کچھہ کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ یعنی جیسے کہ دکھائی ہمنے تجکو ای محمد ربوبیت و الوہیت آسمانون اور زمین کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو ربوبیت اور الوہیت آسمانون اور زمین کی تاکہ دلیل پکڑے بسبب اوسکے ابراہیم اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون سے فرمایا اللہ تعالی نے یعنی بعد پہونچانے علوم کے دوبارہ پوچھا کہ ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ کس چیز مین گفتگو اور تنازع کرتے ہین ملائکہ عرض کیا مینے ہان جانتا ہون کفارات مین نزاع کرتے ہین اور کفارات یہ ہین ٹھہرنا مسجد مین بعد نمازون کے اور پیادہ پا چلنا طرف جماعتون کے اور کامل کرنا وضو کا وقت کراہت کے پس جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھہ خیر کے اور مریگا ساتھہ خیر کے اور گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسا پاک تھا اوس دن کہ جنا تھا اوسکو مان

اوسکی سنا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد جب نماز پڑھ چکے تو تو کہہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کرے تو ساتھ بندون اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا اونپہچانے کا پس اوٹھالے مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اونھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہے یہ ہین پھیلانا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اوسوقت کہ لوگ سوتے ہون اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی شعر شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خفیف کی نماز اپنی پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اپنی صفون پر جیسے کہ ہو تم بیٹھے پھر متوجہ ہوے طرف ہماری پھر فرمایا آگاہ ہو تم تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہ ہے کہ تحقیق مین اوٹھا رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مینے اور نماز پڑھی جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہوا یعنی نیند غالب ہوئی پس ناگہان دیکھا مینے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت یعنی اچھی صفت مین پس کہا اے محمد کہا مینے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا پروردگار نے کسچیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مینے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مینے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون میرے کے یہان تک کہ پائی مینے سردی اللہ تعالیٰ کی اونگلیون کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مینے سب کو پس فرمایا اے محمد کہا مینے حاضر ہون مین اے رب میرے فرمایا کسچیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے کفارات مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا ہین وے کہا مینے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کے اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نمازون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہتون کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی بیماری کے فرمایا پھر کسچیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مینے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کیا ہین وہ کہا حضرت نے کہا مینے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑھنی رات مین اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالیٰ نے دعا کر اپنے لیے جو چاہے کہا حضرت نے دعا کی مینے یہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے کرنے نیکیون کا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینون کی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ اونپہچانے کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنے مین اور مانگتا ہون مین تجسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت رکھے تجسے یعنی مین اوسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ خواب حق ہے پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اوسکو لوگون کو ٭ ۱۲ کشاف ٭ معا ٭ در منثور ٭

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝

جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اوسمین ایک اپنی جان تو گر پڑو اوسکے آگے سجدے میں ٭ مو ٭

یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتوں سے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو مٹی سے پس جب درست کروں اسکو اور پھونکوں بیچ اوسمین روح اپنی پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے ٭ فتح ٭ **تفسیر** ٭ پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو مٹی سے یعنی آدم کو اور فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اگر کوئی کہے کہ کیونکر صحیح ہوا یہ کہنا اونکو کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک آدمی کو حالانکہ وہ تو جانتے ہی نتھے کہ آدمی کیا چیز ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ کہا ہو اللہ تعالی نے واسطے اونکے کہ میں پیدا کرنے والا ہوں ایک مخلوق کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہوگی ولیکن جس وقت کہ حکایت کیا اوسکو اقتصار کیا اسم پر اور روح اپنی کہ پیدا کیا ہے میں نے اوسکو اور اضافت کیا اوسکو طرف اپنے تخصیص کے لیے مانند بیت اللہ اور ناقۃ اللہ کے اور معنی یہ ہیں کہ زندہ کروں میں اوسکو اور گردانوں اوسکو حساس جاندار اور گر پڑو زمین پر اور معنی یہ ہیں کہ سجدہ کرو کہا بعضوں نے کہ تھا انحنا یعنی جھکنا کہ دلالت کرے تواضع پر اور بعضوں نے کہا کہ تھا سجدہ واسطے اللہ تعالی کے یا تھا سجدہ تحیت کا یعنی بجاے سلام کے ٭ مد ٭

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکھٹے مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکروں میں ٭ مو ٭

پس سجدہ کیا سارے فرشتوں نے یکجا مگر شیطان نے سرکشی کی اور ہوا کافروں سے ٭ فتح ٭ **تفسیر** ٭ لفظ کل احاطے کے لیے ہے اور اجمعون اجتماع کے لیے پس فائدہ دیا یہ کہ اونھوں نے سجدہ کیا سب نے ایک ہی وقت میں نہ متفرق اوقات مختلفہ میں سرکشی کی یعنی سجدہ نکیا اور ہوا کافروں سے بسبب نماننے امر کے اور ابلیس کو استثنا کیا ملائکہ سے حالانکہ وہ جن تھا اسلیے کہ وہ ملائکہ ہی میں رہتا تھا اور بسبب کثرت عبادت کے مثل ملائکہ کے ہو گیا تھا بلکہ معلم تھا فرشتوں کا ٭ مد ٭ **کشاف** ٭ **تنبیہ** ٭ جاننا چاہیے کہ سجدہ عبادت کا سواے اللہ تعالی کے کسیکو کسی وقت میں درست نہیں ہوا ہے البتہ سجدہ تحیت کا یعنی بجاے سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے کیا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں سجدہ تحیت کا بھی منسوخ ہوا اب سبکو سواے اللہ تعالی کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہیں ہے چنانچہ مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ نے مائۃ المسائل میں اس مسئلے کو خوب واضح لکھا ہے واسطے ہدایت بھائی مسلمانوں کے ترجمہ اوسکا مع روایتوں کے لکھا جاتا ہے سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہے اور اگر عبادت کی راہ سے غیر خدا کو سجدہ کریں تو موجب کفر و شرک کا ہے اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون حضور نیت کے کرے وہ بھی موجب کفر کا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے اور سجدہ تحیت کا کہ اگلے زمانے میں تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام میں منسوخ ہوا چنانچہ کتابیں تفسیر اور حدیث اور فقہ کی دلالت کرتی ہیں اسپر نصاب الاحتساب میں ہے اِذَا سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یَکْفُرُ لِاَنَّ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰہِ تَعَالٰی لِمَا رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اٰمَنُوْا بِكَ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُؤْمِنُ بِكَ حَتّٰی تُرِیَنِیْ بُرْهَانًا خَالِصًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقُلْ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَذَهَبَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَتَمَایَلَتِ الشَّجَرَةُ مِنْ

اٰمَنَ اِنَّهَا الاَمرُ بِهِ حَتّٰى تَقَلَّعَتْ عَنِ الْاَرْضِ وَجَآءَتْ مَعَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهَا عُوْدِيْ اِلٰى مَكَانِكِ فَعَادَتْ اِلٰى مَكَانِهَا وَقَامَ كُلُّ عِرْقٍ مِّنْهَا اِلٰى مَوْضِعِهٖ كَمَا
كَانَ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا اَنِّيْ
سَاَلْتُ مِنْكَ بُرْهَانًا خَالِصًا فَاْذَنْ لِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ لَكَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَازَتِ السَّجْدَةُ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالْمَعْنٰى فِيْ
ذٰلِكَ هُوَ اَنَّ هٰذِهٖ عِبَادَةٌ خَالِصَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَمَنْ اَتَاهَا بِغَيْرِ اللّٰهِ يَكْفُرُ لِاَنَّهٗ شِرْكٌ اِنْتَهٰى یعنی جب کہ
سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہوجاتا ہی اسلیے کہ رکھنا پیشانی کا جائز نہین ہی سوا اللہ تعالی کے کیونکہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی
آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور مین تم پر ایمان نہین لانے کا یہان تک
کہ دکھاؤ مجکو دلیل خالص اپنی نبوت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا طرف اس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتے ہین تجکو پس گیا اعرابی اوس درخت پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہین تجکو پس جھکا درخت چارون طرف سے یہان تک
کہ اوکھڑا زمین سے اور آیا وہ اعرابی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ پھر جا اپنی جگہہ پس
چلا گیا وہ اپنی جگہہ اور جم گئی ہر رگ اوسکی اپنی اپنی جگہہ پر جیسے کہ تھین پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا
اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو پھر کہا یا رسول اللہ جیسے کہ مانگی مینے تمسے دلیل خالص پس حکم کرو مجکو تاکہ پڑھون مین تمہارے لیے
پانچون نمازین اور سجدہ کرون مین تمہارے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جائز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لیے تو حکم کرتا مین عورت کو
یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور سبب اسمین یہ ہی کہ یہ سجدہ عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہی پس جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا اسلیے
کہ یہ شرک ہی تمام ہوئی عبارت نصاب کی اور فتاوی حمادیہ مین ہی مَا يَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْجَهَلَةِ مِنَ السُّجُوْدِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَشَآئِخِ فَاِنَّ
ذٰلِكَ حَرَامٌ قَطْعًا بِكُلِّ حَالٍ سَوَآءٌ كَانَتْ اِلَى الْقِبْلَةِ اَوْ اِلٰى غَيْرِهَا وَسَوَآءٌ قَصَدَ السُّجُوْدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَوْ غَفَلَ
عَنْهُ یعنی بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہین آگے مشائخ کے پس بلاشبہہ یہ حرام ہی یقینا بہر حال برابر ہی کہ ہو طرف قبلے کے یا غیر اوسکے اور برابر ہی
کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالی کے لیے یا غافل ہو اوس سے اور تفسیر درمنثور مین ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا[٥١]
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہا عکرمہ نے هُوَ سُجُوْدُ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ[٥٢] اور یہ بھی حمادیہ مین ہی اِذَا سَجَدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ يَكْفُرُ[٥٣] لِاَنَّ
وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَى الْاَرْضِ لَا يَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى اور روضۃ العلما مین ہی اِنَّ السَّجْدَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى
یعنی بلاشبہہ سجدہ حلال نہین ہی سوا اللہ تعالی کے اور یہ بھی حمادیہ مین ہی اَلتَّوَاضُعُ لِغَيْرِ اللّٰهِ حَرَامٌ وَاِذَا سَجَدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
مُعْتَقِدًا تَحِيَّتَهٗ كَفَرَ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مَنْ قَبَّلَ الْاَرْضَ بَيْنَ يَدَيْ سُلْطَانٍ اَوْ اَمِيْرٍ اَوْ سَجَدَ لَهٗ
فَاِنْ كَانَ عَلٰى وَجْهِ التَّحِيَّةِ لَا يَكْفُرُ وَلٰكِنْ يَّصِيْرُ مُرْتَكِبًا لِلْكَبِيْرَةِ وَاَمَّا اِذَا سَجَدَ لِهٰؤُلَآءِ الْجَبَابِرَةِ
فَهُوَ كَبِيْرَةٌ مِّنَ الْكَبَآئِرِ وَهَلْ يَكْفُرُ مُطْلَقًا قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا عَلٰى وُجُوْهٍ اِنْ اَرَادَ بِهِ الْعِبَادَةَ كَفَرَ
وَاِنْ اَرَادَ بِهِ التَّحِيَّةَ لَمْ يَكْفُرْ وَيَحْرُمُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ نِيَّةٌ كَفَرَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ
فَاَمَّا تَقْبِيْلُ الْاَرْضِ فَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنَ السُّجُوْدِ اِنْتَهٰى یعنی تواضع[٥٤] غیر خدا کے لیے حرام ہی اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو
باعتقاد تحیت اوسکی کے کافر ہوتا ہی کہا فقیہ ابوجعفر نے کہ جسنے چومی زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کیا اوسکو پس اگر ہو
بطور تحیت کے نہین کافر ہوتا ہی ولیکن مرتکب ہوتا ہی کبیرہ کا اور ایسے جبکہ سجدہ کرے واسطے ان ظالمین کے پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے اور آیا

[٥١] اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کے ۱۲
[٥٢] وہ سجدہ کرنا بعض کا بعض کو ۱۲
[٥٣] جب سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہوجاتا ہے اسلیے کہ رکھنا پیشانی کا زمین پر جائز نہین ہے سوا اللہ تعالی کے ۱۲
[٥٤] یعنی فروتنی ...

کافر ہوتا ہی مطلقا یا نہین کہا بعضون نے کہ یکنی وجھون پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کرے
ساتھ اوسکے تحیت کا نہین کافر ہوتا ہی اور حرام ہی اوسپر بیا اور اگر نہو اوسکو کچھ نیت کافر ہوتا ہی اکثر اہل علم کے نزدیک پس اسپر چومنا
زمین کا پس وہ قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی بیچ ذکر زیارت
قبور کے وَلَا يَنْحَنِي وَلَا يُقَبِّلُ الْأَرْضَ فَإِنَّهُ بِدْعَةٌ أَيْ غَيْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَتَكُونُ مَكْرُوهَةً وَأَمَّا
السَّجْدَةُ فَلَا شَكَّ أَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ فَلَا يَغْتَرَّ النَّاسُ بِمَا يَرَى مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِينَ بَلْ يَتَّبِعُ الْعُلَمَاءَ
الْعَامِلِينَ انتہی یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اسلیے کہ یہ بدعت قبیحہ ہی پس ہوگا مکروہ اور اوپر سجدہ پس بلاشک وہ حرام ہی
پس نہ فریب کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علمای عاملین کا تمام ہوا مضمون شرح مناسک کا
اور مشکوٰۃ مین ہی قیس بن سعد سے کہا أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُ
الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ
بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ
النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ انتہی
یعنی آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا ہی پس دیکھا مینے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مینے کہ البتہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ مین آیا شہر حیرہ
مین پس دیکھا مینے اونکو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا مجکو کہ خبر دے تو کہ اگر
گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا مینے نہین پس فرمایا کہ تم مجکو بھی سجدہ نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے
کسیکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو یہ کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکے بیویون پر
نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی احمد نے معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکوٰۃ کی حدیث کا اور کہا سید نے حاشیے مین کہ مشکوٰۃ پر ہی
وَفِيهِ إِرْشَادٌ وَإِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْمَخْلُوقَ لَيْسَ مُسْتَحِقًّا لِلسُّجُودِ وَالْعِبَادَةِ لِتَغَيُّرِهِ وَزَوَالِهِ بَلِ
الْمُسْتَحِقُّ لِلْمَعْبُودِيَّةِ وَالْمَسْجُودِيَّةِ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ الَّذِي لَا يَحُومُ حَوْلَهُ جِنَايَةُ
التَّغَيُّرِ وَالْفَنَاءِ وَالزَّوَالِ انتہی یعنی اسمین ارشاد اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مخلوق نہین ہی مستحق سجود اور عبادت کے لیے
واسطے متغیر ہونے اوسکے اور زوال اوسکے کے بلکہ مستحق معبودیت اور مسجودیت کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہین پھرتا ہی گرد
اوسکے قصور تغیر اور فنا اور زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ
لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا حدیث مشہور ہی روایت کیا ہی اسکو کتنے صحابہ نے جیسے کہ روایت کیا ہی اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور بیہقی نے عبداللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے قیس بن سعد سے اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے اور دارمی اور حاکم نے بریدہ سے اور احمد نے معاذ سے اور طبرانی نے
سراقہ بن مالک اور صہیب اور عصمۃ بن مالک اور غیلان بن مسلم سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے عائشہ رضی سے اور بیہقی نے بھی
ابی ہریرہ سے اسیطرح لکھا ہی جمع الجواہر مین سیوطی نے اور تفسیر مدارک مین ہی وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ أَيِ
اخْضَعُوا لَهُ وَأَقِرُّوا بِالْفَضْلِ لَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ ذَلِكَ انْحِنَاءً وَلَمْ يَكُنْ خُرُورًا

عَلَی الذَّقَنِ وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ الْمَاْمُوْرَ بِهٖ وَضْعُ الْوَجْهِ عَلَی الْاَرْضِ وَکَانَ السُّجُوْدُ تَحِیَّةً لِاٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الصَّحِیْحُ اِذْ لَوْ کَانَ لِلّٰهِ تَعَالٰی لَمَا امْتَنَعَ عَنْهُ اِبْلِیْسُ وَکَانَ سُجُوْدُ التَّحِیَّةِ جَائِزًا فِیْمَا مَضٰی ثُمَّ نُسِخَ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِسَلْمَانَ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ لَهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِمَخْلُوْقٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی انتہی یعنی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ کی تفسیر یہ ہی کہ جھکو آدم کے لیے اور اقرار کرو اوسکی فضیلت کا آبی بن کعب اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ تھا یہ جھکنا اور نہین تھا گر پڑنا تھوڑی پر اور جمہور اسپر ہین کہ حکم ملائکہ کو مونہہ رکھنے کا تھا زمین پر اور تھا سجدہ کرنا تحیت واسطے آدم علیہ السلام کے اور یہی صحیح ہی اسلیے کہ اگر ہوتا سجدہ اللہ تعالی کے لیے تو نہ انکار کرتا اوس سے ابلیس اور تھا سجدہ تحیت کا جائز زمانہ گذشتہ مین پھر نسخ کیا گیا بسبب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے سلمان کو جب ارادہ کیا اونھون نے سجدہ کرنیکا آنحضرت کو کہ نہین لائق ہی کسی مخلوق کو یہ کہ سجدہ کرے کسیکو سوا اللہ تعالی کے تمام ہوا مضمون مدارک کا اور مائۃ المسائل کا ۱۲

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝

فرمایا ای ابلیس تجکو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اسچیز کو جو مینے بنائی اپنے دونون ہاتھ سے یہ تونے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین ۔ مو

کہا اللہ تعالی نے ای شیطان کسچیز نے باز رکھا تجکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اوسچیز کو کہ پیدا کیا مینے اوسکو اپنے دونون ہاتھون سے کیا تکبر کیا تونے یا حقیقت مین ہی تو بلند قدرون سے ۔ فتح ۔ تفسیر پیدا کیا مینے اپنے دونون ہاتھون سے یعنی خود متولی ہوا مین اوسکی پیدایش کا بلا واسطہ ملائکہ کے پس ایسے کو باتمثال حکم میرے کے کیون نہ سجدہ کیا تونے اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ دو ہاتون والا اکثر اعمال ہاتون سے کرتا ہی پس غالب کیا گیا عمل دونون ہاتون کا تمام اون اعمال پر کہ کیے جاتے ہین ساتھ غیر ہاتھون کے یہان تک کہ کہا جاتا ہی عمل قلب مین کہ یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون تیرے نے اور یہان تک کہ کہا جاتا ہی بن ہاتون والے کو کہ تونے اپنے ہاتون کیا جو کچھ کیا پس اسی قبیل سے یہہ ہی لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور عبداللہ بن حارث سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کین اللہ تعالی نے تین چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور لکھی توریت اپنے ہاتھ سے اور درخت لگائے فردوس مین اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا قسم ہی اپنی عزت کی نہین رہیگا اسمین دائم الخمر اور نہ دیوث عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ جانا ہمنے دائم الخمر کو پس کیا ہی دیوث فرمایا دیوث وہ ہی کہ سہل جانے اپنے اہل کے لیے برائی کو اور اَسْتَكْبَرْتَ الخ کے ایک تو وہی معنی ہین جو مترجم نے لکھے اور ایک معنی یہ ہین کہ تو ہی نے اب تکبر کیا یہان تک کہ انکار کیا سجدے سے یا ہمیشہ سے تھا تو اوس قوم سے کہ تکبر کرتے ہین پس تکبر کیا تونے سجدے سے بسبب ہونے تیرے کے اونمین سے اور یہ استفہام توبیخ و انکار کے لیے ہی ۔ **ملا ۔ درمنثور معا ۔ جلالہ** ۔ دونون ہاتون سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزین بناتا ہی ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزین ایک طرح کی قدرت سے اس انسان مین دونون طرح کی قدرتین خرچ کین ۔ مو

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝

بولا مین بہتر ہون اوس سے مجکو بنایا تونے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے ۔ مو

کہا شیطان نے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تونے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تونے اوسکو مٹی سے ۔ **فتح ۔ تفسیر** یعنی اگر وہ پیدا کیا جاتا آگ سے تو نہ سجدہ کرتا مین اوسکو اسلیے کہ وہ پیدا کیا جاتا مثل میرے پس کیونکر سجدہ کرون مین اوسکو کہ کم رتبہ ہی مجسے اسلیے کہ وہ مٹی سے پیدا ہوا اور آگ غالب ہوتی ہی مٹی پر کہ جلا دیتی ہی اوسکو ۔ ص ۔ آگ گرم ہی پرجوش اور مٹی سرد اور خاموش اوسنے اوسکو خوب سمجھا اللہ نے اسکو پسند کیا ۔ مو ۔ شعر خاک شو خاک تا بروید گل ۔ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

ف ای تو بت تنفر ۔ وہو از تشریف الادم فان کل محسن سابق ۔ فو لی اسد عظم ۱۲ ۔ جلالہ

ع و لفظ من وقد صرت الجملۃ تبیین الاول و بعض عن الحلف و تمفعل المبتدا المحذوف عطف البیان ۔ من الحنظوف علیہ ۱۲ ۔ جمال

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ○

فرمایا تو تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجھپر میری پھٹکار ہی اوس جزا کے دن تک ٭ موضح

فرمایا اللہ تعالی نے پس باہر نکل بہشت سے تحقیق تو راندہ گیا اور تحقیق تجھپر لعنت میری ہو جیو روز جزا تک ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ یعنی جبتک پھٹکار پڑتی جاویگی تیرے اعمال سے یہان سے نکل یعنی بہشت مین فرشتون کی صحبت مین جاتا تھا اب نکالا گیا ٭ موضح ٭ یا آسمانون سے یا اوس خلقت سے کہ تھا تو اوسمین اسلیے کہ وہ فخر کرتا تھا اپنی خلقت پر پس بدل ڈالا اللہ تعالی نے اوسکی خلقت کو کہ کالا کردیا اوسکو بعد اسکے کہ تھا گورا اور بدشکل کردیا بعد اسکے کہ تھا خوبصورت اور تاریک کردیا بعد اسکے کہ تھا نورانی راندہ گیا تکبر کیا ابلیس نے سجدہ کرنے سے اوسکو کہ پیدا کیا گیا مٹی سے اور یہ خیال نکیا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا سجدہ کرنے کا ملائکہ کو اور اونھون نے اتباع کیا اوسکا از راہ بزرگ جاننے خطاب اوسکے سے اور تعظیم کرنیکے امر اوسکے کو پس ہوا وہ مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام بھلائیون سے روز جزا تک اس سے یہ گمان نکرے کوئی کہ اوسکی لعنت کی انتہا روز جزا تک ہی پھر موقوف ہوجائیگی اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دنیا مین نری لعنت ہی رہیگی اوسپر اور جب روز قیامت کا ہوگا تو اوس لعنت کے ساتھ عذاب بھی ہوگا یا جب کہ لعنت رہی اوسپر اوقات رحمت مین تو غیر اوقات رحمت مین بطریق اولی رہیگی اور لعنت وہان منقطع کیونکر ہوگی اسحال مین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ○ یعنی پس ندا کرنے والا یعنی فرشتہ ندا کریگا درمیان اونکے کہ لعنت اللہ کی ہی ظالمون پر ٭ مد ٭

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○

بولا تو اے رب مجکو ڈھیل دے جس دن تک مردے جیوین فرمایا تو تجکو ڈھیل ہی اوسی وقت کے دن تک جو معلوم ہی

کہا شیطان نے اے پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوس روز تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق تو مہلت دیے گیون سے ہی دن اوس وقت معلوم تک ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ وقت معلوم وہ وقت ہی کہ واقع ہوگا اوسمین نفخہ پہلا اور دن اوسکا وہ دن ہی کہ وقت نفخے کا ایک جزو ہی اجزا اوسکے سے اور معنی معلوم کے یہ ہین کہ وہ معلوم ہی نزدیک اللہ کے معین ہی کہ نہ آگے بڑھیگا اور نہ پیچھے ہٹیگا ٭ مد ٭

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

بولا تو قسم ہی تیری عزت کی مین گمراہ کرونگا ان سبکو مگر جو بندے ہین اونمین تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو سبکو الا بندے خالص کیے ہوئے تیرے اونمین سے ٭ فتح ٭

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ○ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ○

فرمایا تو ٹھیک بات یہ ہی اور مین ٹھیک ہی کہتا ہون مجکو بھرنا دوزخ تجھسے اور جو انمین تیری راہ چلے اون سارے

فرمایا اللہ تعالی نے پس سچ بات ہی یہ اور سچ بات کہتا ہون مین البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اونسے کہ پیروی تیری کرین اونمین سے اکٹھے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ سچ بات کہتا ہون مین یعنی نہین کہتا ہون مین مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عز وجل کا ہی کہ جو وارد ہوا ہی اوسکے اس قول مین إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ یا مراد حق سے وہ حق ہی کہ جو نقیض ہی باطل کی عظمت یاد دلائی اوسکو اللہ نے ساتھ قسمون اپنی کے ساتھ اسکے تجھسے یعنی تیری جنس سے کہ وہ ذریت اوسکی ہی اور شیاطین اونمین سے یعنی آدم کی ذریت مین سے اکٹھے یعنی دوزخ کو بھرونگا متبوعون اور تابعون سے کہ سب وہان ہونگے نہین چھوڑونگا مین اونمین سے کسیکو ٭ مد ٭ تنبیہ ٭ یہ قصہ اجمالا اللہ نے اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہی کہ شیطان باوجودیکہ معلم تھا فرشتونکا اور ایسی عبادت کی تھی کہ کوئی جگہ نہین پر باقی نہ چھوڑی تھی کہ جہان سجدہ نکیا ہو پھر ذرہ سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا اور باعث اس نافرمانی کا تکبر ہوا یہ تکبر بری ہی بلا ہی کہ

سے اہل ایمان میں ہی اگر غالب ہوا اور محروم کرنے والا ہو معرفت حق سے اور علم آیتوں اوسکی سے اور موجب غصہ و بغض خدا کا
اور ذلیل و خوار کرنے والا ہیگا اور منجر طرف عذاب جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ
یعنی نمانا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافرون سے اور فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ
بِغَیْرِ الْحَقِّ یعنی قریب ہی کہ پھیرونگا مین اپنی آیتون سے ان لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین زمین مین بغیر حق کے اور فرمایا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَکْبِرِیْنَ یعنی بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا ہی تکبر کرنے والون کو اور فرمایا اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ
یعنی کیا نہین ہی جہنم مین ٹھکانا تکبر کرنے والونکا اور مانند انکے بہت آیتین ہین تکبر کی برائی مین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دل مین برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی
دوست رکھتا ہی یہ کہ ہون کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہی دوست رکھتا ہی
زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہی یعنی توحید و عبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول نکرنا اوسکو اور حقیر جاننا لوگونکا اور فرمایا
آنحضرت نے تین شخص ہین کہ نہین کلام کرنے کا اونسے اللہ قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو اور ایک روایت مین ہی اور نہ دیکھیگا اللہ
طرف اونکی اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کبریا یعنی
بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہی پس جسنے چھینی مجھسے ایک انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ مین اور فرمایا
آنحضرت نے ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہی نفس اپنے کو یہان تک کہ لکھا جاتا ہی متکبرون مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی آفات
و بلیات دنیا اور آخرت مین اور فرمایا آنحضرت نے اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند سرخ چیونٹیون کے دن قیامت کے آدمیون کی صورتون مین
ڈھانکیگی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے کہ دوزخ مین ہی نام ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگون کی
پلائے جاوینگے عصارۂ دوزخیون کے سے کہ تل چھٹ دوزخیون کے پیپ لہو کا ہی + کہا حضرت عمر نے اوس حال مین کہ وہ منبر پر تھے ای لوگون
تواضع کرو اسلیے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ اوسکے لیے بلند کرتا ہی
اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہی اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی قدر اوسکی اللہ پس وہ لوگون کی
آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل مین بڑا ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہی لوگون کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ +
اور فرمایا آنحضرت نے کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس اوپر نجات دینے والی چیز
تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین یعنی سامنے لوگون کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر ہر شخص کا مراد ہی اور سچ بات خوشی و ناخوشی مین اور میانہ روی
تونگری اور محتاجگی مین اور اوپر ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے کو اچھا جاننے اور صفتین اپنی خوش رکھے پس اس سے تکبر پیدا ہوتا ہی اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون خصلتون مین +
انتہی اور تکبر یہ ہی کہ اپنے تئین سب سے بالا اور زیادہ اور بہتر جانے اور اوس سے خوشی مین ہو اور اورون کو اپنے سے کم جانے اور نظر حقارت سے
دیکھے اور تقدیم اپنی تمام کامون مین سبون پر ڈھونڈھے اور اوس سے نصیحت کسیکی اور بات نیک کسیکی اوسکے دل مین نہ سماوے اور اوسے
جو کچھ کہے سختی سے کہے اور تھوڑی سی بات مین غضبناک ہو جائے اور تکبر اس حد کو پہنچا دیتا ہی کہ متکبر لوگون کو لائق اپنی خدمت کے بھی
نہین جانتا ہی جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سے بات نہین کرتے ہین اور خدمت نہین لیتے ہین اور یہ بدترین صفات اور حجاب اعظم درمیان
خدا اور بندے کے ہی اور بندے کو سب نیکیون سے اور اچھے اخلاق سے باز رکھتا ہی اور ساتھ بدی کے متخلق کرتا ہی اور تکبر کے کتنے ہی درجے
ہین ایک تو تکبر خدا پر ہی کہ جیسے فرعون و نمرود نے کیا کہ بندگی سے عار رکھ کر دعوی خدائی کا کیا اور دوسرے تکبر رسول پر ہی کہ جیسے کفار قریش نے

متابعت اور تصدیق اونکی سے تکبر کرکر منکر رہے اور تیسرے تکبر بندون پر ہی اور یہ اگرچہ درجے مین اول دو قسمون سے کم ہی لیکن وبال اوسکا بھی بڑا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نہین جانے کا وہ کہ جسکے دل مین برابر ایک دانے کے تکبر ہوگا اور اسباب تکبر کے متعدد ہین ایک تو علم ہی کہ عالم بے عمل خود بین ہوکر سبون کو مانند چارپایون کے جانتا ہی اور سب سے اپنی تعظیم و خدمت کی امید رکھتا ہی اور اپنے افعال و اقوال سے سب پر احسان رکھتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی یا حقیقت کار او سپر کھلی اور موجب تواضع کا ہو اور ریا واسطے حاصل کرنے دنیا او رمال و جاہ کے سیکھا ہی کہ اوس سبب سے وہ علم بھی اوسکے حق مین سبب قاتل ہوا اور اوسکو ہلاکت دینی مین ڈالا ہی ایسے عالم اور صحبت اوسکی سے حذر کرکر ساتھ علمائے عاملین کے صحبت رکھنی چاہیے اور عالم کو تامل کرنا اس قدر مین بقدر کافی ہی کہ جانے اس بات کو کہ عالم کو اوسکی تقصیر پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَّالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی جاہل عذاب کیا جاویگا ایک بار اور عالم سات بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون عالم تھا پھر کیسے آپ متواضع تھے اور دوسرا سبب کبر کا زہد و عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور عابد کبر سے کم خالی ہوتے ہین اور یہ اوسکی جہل و پندار سے ہی کہ اپنے پندار سے اپنے تئین نجات پایا ہوا اور بہترین خلق جانتا ہی اور اورونکو ہلاکت مین اور اگر اوسکے رنج دینے والے کو کچھ آفت پہونچتی ہی تو کہتا ہی کہ میرے سبب سے اوسپر یہ آفت آئی اور احمق یہ نہین جانتا ہی کہ کفار کو بسبب ایذا رسول ع کے آفت نہین پہونچتی تھی مین کون ہون کہ میری ایذا سے کسیکو آفت پہونچے اور عبادت کرنے والے کتنے ہی طرح کے ہین بعضے تو ایسے ہین اگرچہ کبر سے پاک نہین ہین لیکن ساتھ مجاہدے اور تکلف کے تواضع کرتے ہین اور اورونکو ساتھ زبان او رمعاملے کے بہتر جانتے ہین اور بعضے زبان سے کہتے ہین اور معاملے مین افعال کبر کے ظاہر کرتے ہین مانند تقدیم اپنی کے مجلس وغیرہ مین اور بعضے ساتھ زبان کے بھی اور افعال کے بھی کبر اپنا ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایسی عبادت اور ایسا کام کرتے ہین کون ہی کہ ہمارے برابر ہو اور علاج کبر کا یہ ہی کہ بیچ حدیثون و عیدکے تامل کرے اور تواضع کو پیشہ پکڑے اور جانے کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب شومی میری کے ہی اور جانے کہ تھوڑے سے تکبر سے اعمال میرے نابود ہو جائینگے اور اور سبب تکبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب عالی اور اولیا زادے ایسے فخر مین رہتے ہین کہ سبکو مثل خادم کے بلکہ غلام اپنا جانتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ رسول علیہ السلام نے فاطمہ زہرا رض کو کہ نہایت پیاری اونکی تھین فرمایا کہ تکیہ اوپر نہ کرکہ مین بیٹی رسول ع کی ہون عمل کر عمل کر اور خدا تعالی نے فرمایا فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بلا شبہ بہت بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے بہت متقی تمھارا ہی مصرع عبندگی باید آمیزادگی درکار نیست ۔ اور اور سبب کبر کا جمال ہی اور مال اور قوت اور تابعدار اور چاکر اور غلام اور مرید اور قرابت اور مانند انکے جو چیزین کہ آدمی اونکو اپنے نزدیک نعمت پہچانتا ہی حتی کہ طرب اور مخنث اور ڈومنی بھی اپنے کسب پر تکبر اور تفاخر کرتے ہین اور علاج تکبر کے دفع کرنے کا یہ ہی کہ تامل کرے آمین کہ جگہ متکبرون کی دوزخ ہی اور سوچے کہ اصل آدمی کی قطرہ منی کا ہی اور دنیا مین محتاج بہت سی چیزون کا ہی اگر ایک روٹی ہی اوسکو نہ پہونچے تو ہلاک ہو جائے اور اگر ایک کانٹا چبھے تو باوجود اس ذلیل دل کے عاجز ہو جاوے اور رنج مین پڑے اور باوجود اسکے موت و فنا سر پر کھڑی ہی ایسے کو تکبر کیا لائق ہی اور یہ بھی ہی کہ جو کچھ تکبر حکم کرے خلاف اوسکے عمل مین لاوے اور مال اور حشم اور جاہ اور جمال اور تمام اسباب کبر دنیاوی کو فانی جانے اور فانی پر تکبر کرنا نہایت حمق ہی اور عمدہ علاج تکبر کا یہ ہی کہ تواضع اختیار کرے کہ وہ صفات انبیا اور اولیا کے سے ہی رسول ع نے فرمایا کرم تقوی مین ہی اور شرف تواضع مین اور تونگری یقین مین اور تواضع یہ ہی کہ حق کو قبول کرے اگرچہ لڑکا او رجاہل سے ہو اور اپنے تئین سب سے کمتر جانے مگر یہ کہ

یعنی جب پھونکا جاوے گا صور یعنی نہین رشتے ناتے درمیان اونکے اوس دن اور نہ آپس مین پوچھا پاچھی کرینگے سو جسکی بھاری ہوئین تولین سو وہی لوگ ہین مراد کو پہنچے اور جسکی ہلکی ہوئین تولین سو وہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ مین رہا کرینگے

اہل دنیا کی اپنی نظر مین قدر رکھے اور باقی بیان تواضع کا انشاء اللہ تعالی بر محل اوسکے ہوگا اور غرض اس تقریر طویل سے
بندے کو بہر حال اپنے مولی کا تابعدار رہنا چاہیے اور اوسکے حکمون کو جی جان سے قبول کرے اور اگر شامت نفس سے کچھ گناہ ہو بھی
تو جلدی سے رجوع اپنے مالک کی طرف کر کر توبہ و استغفار کرے اور اپنے نفس کو نہایت ملامت کرے غرضکہ بعد گناہ کرنے کے بھی عاجزی
پسند ہی اور غفلت و بے پروائی نہایت ہی بُری ہی چنانچہ منقول ہی محمد رازی سے کہ شقی ہوا ابلیس بسبب پانچ چیزون کے اقرار نکیا گناہ کا اور نہ
اوسپر نادم ہوا ملامت کی اپنے نفس کو اور قصد نکیا توبہ کا اور نا اُمید ہوا اللہ تعالی کی رحمت سے اور سعید ہوے آدم علیہ السلام بسبب پانچ چیزون کے اقرار
اپنے گناہ کا اور نادم ہوئے اوسپر اور ملامت کی اپنے نفس کو اور جلدی کی توبہ مین اور نا اُمید نہوئے اللہ تعالی کی رحمت سے۔ مشکو

مغنی الطالب۔ منہیات۔

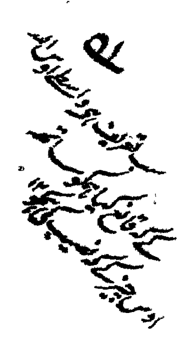
قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ وَ

تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ اور مین نہین آپ کو بنانے والا یہ تو ایک سمجھوتی ہی سارے جہان والون کو ا

لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ○

معلوم کر لوگے اسکا احوال تھوڑی دیر پیچھے۔ ھو

کہہ سوال نہین کرتا ہون مین تمسے اوپر پہونچانے قرآن کے کچھ مزدوری اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون سے یعنی دعوی و ح
کرون بغیر تحقیق کے نہین ہی قرآن مگر نصیحت عالمون کے لیے اور البتہ جان لوگے صدق اوسکا بعد ایک زمانے کے۔ فتح تفسیر
اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون سے یعنی تم جانتے ہی ہو کہ مینے کبھی کسی پر اپنی طرف سے جھوٹ بات نہین بنائی ہی اور نہ مین عاج
اوس چیز کا کہ ہو میرے پاس تا کہ دعوی نبوت کا جھوٹ کرون اور قرآن کو اپنے دل سے بنالون حاصل یہ کہ مین دعوی نبوت کا جھوٹ نہ
کرتا ہون اور نہ قرآن مینے اپنی طرف سے بنالیا ہی بلکہ بلا شک و بلا تکلف مین اوسکا نبی ہون اور قرآن کلام پاک اوسکا ہی اسمین ہرگز
کچھ تکلف نہین کرتا اور عبداللہ بن مسعود نے کہا ای لوگون جو کوئی جانے کچھ پس چاہیے کہ کہے اوسکو اور جو کوئی نہ جانے پس چاہیے کہ کہے اللہ
یعنی وہی خوب جانتا ہی پس بلا شبہہ علم سے ہی یہ بات کہ کہے عالم واسطے اوس چیز کے کہ نہین جانتا ہی واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالی نے
نبی کو قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور زبیرؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آگاہ ہو مین بری ہون تکلف سے اور صالحین امت میری کے بھی بری ہین اور حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ کہا ہم منع کیے گئے ہین تکلف سے
اور کہا شقیق نے کہ داخل ہوا مین اور ایک یار میرا سلمان کے پاس پس ہمارے پاس لائے وہ روٹی اور نمک پھر کہا اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو
صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلف سے تو البتہ تکلف کرتے ہم تمہارے لیے پس کہا یار میرے نے اگر ہوتا ہمارے نمک کے ساتھ گندنا تو خوب
پس بھیجا سلمان نے بدھنا اپنی طہارت کا یعنی آفتابہ یا چھاگل کنجڑے کے پاس پس گروی کیا اوسکو اور لائے گندنا پس جب ہم کھا
تو میرے یار نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا پس کہا سلمان نے کہ اگر قناعت کرتا تو نہوتا بدھنا میرا گروی کنجڑے
کے پاس اور سلمان سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تکلف کرے کوئی مہمان کے لیے اوس چیز کا کہ نہین قدرت ر
اوسپر اور سلمان سے یہ بھی روایت ہی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ تکلف کرین ہم واسطے مہمان کے اوس چیز
ہمارے پاس اور یہ کہ سامنے لاوین ہم جو کچھ کہ حاضر ہو اور روایت ہی ابی بکرہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو
کی لوگون مین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہان خبر دیجیے فرمایا مہربانی کرنے والے آپسمین پھر فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی عرض
ہان دیجیے فرمایا وہ نا اُمید ہین اللہ کی رحمت سے جھوٹے تکلف کرنے والے اور روایت ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تکلف کرنے وا



تین علامتین ہین [illegible] جھگڑا کرے اوس شخص سے کہ بالا ہی اوس سے رہتے ہین اور ارادہ لیے کا کرے اوس چیز کا کہ نہین پہونچ سکتا ہی اوس تک
اور کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی اور ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہا جسکو سکھاوے اللہ علم پس تعلیم کرے اوسکو اور نہ کہے وہ چیز کہ نہین
اوسکو اوسکا علم اگر کہیگا تو ہوگا تکلف کرنے والونمین سے اور نکل جاویگا دین سے یعنی کمال دین سے مگر نصیحت اللہ کی طرف سے عالمون کے لیے
یعنی عالم کے لوگون کے لیے یعنی جن و انس کے لیے نہ ملائکہ کے لیے وحی بھیجی گئی ہی طرف پیغمبر پس مین تو پہنچاتا ہون اوسکو اور البتہ جان لوگے
تم ای کفار مکہ خبر صدق قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اوسمین بیان ہی وعدہ اور وعید اور ذکر بعث و نشور کا بعد ایک زمانے کے یعنی بعد موت کے
یا روز بدر یا روز قیامت کے ختم کیا سورت کو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ
ذکر کے کہ فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ** مد ** در منثور ** تنبیہ ** غور کرنا چاہیے کہ صحابہ ضیافت مین کسقدر
تکلف کرنے سے پرہیز کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اب لوگ عرسون بے اصل مین اور شادیون مین کیسے کیسے تکلف کرتے ہین صبح
صاحب تقریب مقروض ہوتا ہی اور جہان سے بنتا ہی شیرینی وغیرہ کا سرانجام کرتا ہی اور لوگون کو رقعے بھیج بھیج کر بلواتا ہی یہ تکلف نہین ہی
تو کیا ہی شرع مین اگر قیمت مثل سے زیادہ پانی ہاتھ لگتا ہو تو حکم تیمم کر لینے کا ہی زاد و راحلہ نہو تو حج فرض نہین ہوتا ہی یہ کونسی ضرورت ہی
کہ اسکے لیے یہ کچھ تکلفات ہوتے ہین اگر انصاف کر کر سوچین تو صورت ریا کی پائی جاتی ہی یہ دل مین بھی بات ہوتی ہی کہ اگر عرس و شادیون
کچھ نکرینگے تو شیخی کرکری ہوگی جب یہ منظور ہوا تو ثواب کہان کہ آنحضرت نے فرمایا ہی ریا کے عمل مین ثواب نہین ملتا بلکہ فرمایا ہی اِنَّ
يَسِيْرًا مِّنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور ان روایتون مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم کو چاہیے کہ جو کچھ
کوئی پوچھے اگر یہ جانتا ہو تو بتا دے والا کہدے مجھے معلوم نہین اب بعضے اہل علم کو جو کچھ معلوم نہین ہوتا ہی تو اوٹ پٹانگ بتا دیتے ہین
اونکو بھی یہی خوف ہوتا ہی کہ اگر نہ بتاوینگے تو لوگون کے نزدیک بات ہیٹی ہوگی یہ بھی متکلفین و ریاکارون مین داخل ہین عیاذًا باللہ

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ زمر ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ زمر کے معنی ہین جماعتون کے اور اسمین ذکر ہی دوزخیون اور جنتیون کی جماعتون کا ان
آیتون مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا الخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا الخ
اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا کے تَشْعُرُوْنَ تک کہ یہ مدنی ہی اور نزول بعد سورۂ سبا کے ہی اور
یہ بعد سورۂ ص کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے آخر مین ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اسکے اول مین ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ پس گویا کہ کہا گیا هٰذَا الذِّكْرُ تَنْزِيْلٌ اور یہ نہایت اتصال و مناسبت ہی آپسمین اس جہت سے کہ اگر ساقط کیجاوے
بسم اللہ تو دونون کلام ملکر مانند ایک آیت کے ہو جائین پھر اللہ تعالی نے ذکر کیا ص کے آخر مین حضرت آدم کا اور اوسکی ابتدا مین
ذکر کیا اونکی بیوی کے پیدا ہونے کا اونسے اور تمام لوگون کے پیدا ہونے کا اونسے اور ذکر کیا لوگون کا پیدا ہونا اونکی ماؤن کی پیٹون مین
پیدائش بعد پیدائش کے پھر ذکر کیا کہ وہ مرینگے پھر ذکر کیا وفات نیند اور موت کا بیچ قول اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا کے پھر ذکر کیا قیامت کا
اور حساب کا اور جزا کا اور دوزخ کا اور جنت کا اور حکم کرنے کا درمیان اونکے ساتھ حق کے اور کہا گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور اسی پر سورت تمام ہوئی پس ذکر کیا احوال خلق کا ابتدا سے آخر معاد تک متصل پیدائش آدم سے کہ مذکور ہی
پہلی سورت مین اور آیتین اسمین پچھتر ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستر اور حروف چار ہزار اٹھتر اور رکوع آٹھ

تناسق الدرر ** مد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

اوتارا ہی کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمتون والا *موضح*

بھیجنا اس کتاب کا جانب خدا کے غالب باحکمت کے سے ہی *فتح*

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○

ہمنے اوتاری ہی تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی نری کرکر اوسکے واسطے بندگی *موضح*

تحقیق ہمنے بھیجی ہی طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت کو *فتح* **تفسیر** ہمنے بھیجی ہی الخ یہ تکرار نہین اسلیے کہ اول مانند عنوان کے ہی واسطے کتاب کے اور دوسرا واسطے بیان اوس چیز کے ہی کہ کتاب مین ہی خالص کر واسطے اوسکے عبادت کو شرک اور ریا سے *مد*

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ

سنتا ہی اللہ کو ہی بندگی نری اور جنھون نے پکڑے ہین اوس سے ورے حمایتی کہ ہم انکو پوجتے ہین سو اسواسطے کہ ہمکو نزدیک کر دیوین اللہ کی طرف

زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○

پاس کے درجے بیشک اللہ چکاویگا اون مین جس چیز مین جھگڑ رہے ہین البتہ اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا *موضح*

آگاہ ہو خدا کے لیے ہی یعنی مقبول نزدیک اوسکے ہی پرستش کرنی خالص یعنی بغیر شرک کے اور اونھون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے کہا اونھون نے عبادت نہین کرتے ہین ہم انکی مگر اسلیے کہ نزدیک کردین ہمکو طرف خدا کے بیچ مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کریگا درمیان اونکے بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف رکھتے ہین تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہی *فتح*

تفسیر خدا کے لیے ہی الخ یعنی وہ ایسا ہی کہ واجب ہی اختصاص اوسکا ساتھ اسکے کہ خالص کیجاوے اوسکے لیے طاعت ہر آمیزش کدورت سے کیونکہ وہ مطلع ہی غیوب و اسرار پر حاصل یہ کہ نہین مستحق ہی عبادت خالص کا مگر اللہ یزید رقاشی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم دیتے ہین مال اپنے واسطے طلب ذکر کے کہ لوگون مین مذکور ہو کہ فلانے نے مال دیا پس آیا ہمکو ہمین کچھ ثواب ہوتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا کہا اوسنے یا رسول اللہ ہم دیوین واسطے طلب اجر اور ذکر کے پس کیا ہمکو ثواب ہوگا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہین قبول کرتا ہی مگر وہ عمل کہ خالص اوسی کے لیے ہو پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ *معالم* اور قتادہ سے منقول ہی کہ دین خالص گواہی دینی ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ہی اور حسن بصری سے ہی کہ دین خالص اسلام ہی اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی پوجتے ہین وہ بتون کو کہتے ہین نہین پوجتے ہم مگر الخ اور تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان اونکے یعنی درمیان مسلمانون اور مشرکون کے بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین کہتے ہین کہ جب مسلمان مشرکون کو کہتے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو کہتے مشرک کہ اللہ نے پیدا کیے ہین پھر جب کہتے مشرکون کو مسلمان کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ پوجتے ہو بتون کو تو کہتے مشرک کہ نہین پوجتے ہین ہم بتون کو مگر اسلیے کہ نزدیک کر دین وہ ہمکو طرف اللہ کے مرتبۂ قرب مین اور معنی یہ ہین کہ اللہ حکم کریگا روز قیامت کے درمیان جھگڑنے والون فریقین کے پس داخل کریگا مومنون کو جنت مین اور کافرون کو دوزخ مین اور خدا راہ نہین دکھاتا ہی الخ یعنی راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ وہ اوسکے علم مین ایسا ہی کہ اختیار کریگا کفر کو یعنی نہین توفیق دیتا ہی اوسکو ہدایت کی اور نہین مدد کرتا ہی اوسکی وقت اختیار کرنے اوسکے کے کفر کو اور جھوٹ بولنا اونکا یہ تھا کہ جنکو اونھون نے دوست ٹھہرایا تھا

ع قولہ تنزیل الکتاب ای القرآن مبتدا خبرہ من اللہ او نزل من عند اللہ العزیز الغالب فی ملکہ الحکیم فی صنعہ ۱۲ *مد*

ع قولہ بالحق متعلق بانزلنا ۱۲ *جلا*

ع قولہ والذین الخ وہو محذوف الخبر تقدیرہ والذین عبدوا الاصنام یقولون ما نعبدہم الخ ۱۲ *مد*

وقف لازم

ع قولہ زلفی مصدر ای تقریبا ۱۲ *مد*

سوا اللہ کے اونمین سے بعضون کو اسکی بیٹیان کہتے تھے یعنی فرشتون کو چنانچہ اسی لیے انکے قائل کرنے کے لیے اسکے بعد فرمایا لو اراد اللہ الخ ✤ من درمنثور ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اسکی عبادت خالص ہو شرک و ریا سے اور سارے اچھے بندونکا اتفاق اسپر رہا ہے کہ عمل خالص کرنا چاہیے دکھانے سنانے کے لیے جو عمل ہو وہ ہرگز مقبول نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جمع کریگا اللہ لوگون کو اوس دن کے لیے کہ نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو بیچ عمل کے کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے سے پس بلاشبہہ اللہ بہت بے پروا شریکونکا ہی شرک سے اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سناوے لوگون کو عمل اپنا سناویگا اللہ اوسکو کانون خلق اپنی کو یعنی برائی اور رسوائی اوسکی سناویگا اور حقیر کریگا اور ذلیل کریگا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہی اللہ تعالی بے پروائی اوسکی اوسکے دل مین یعنی دل اوسکا غنی کردیتا ہی بسبب اسکے کہ قانع کرتا ہی اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہی اوسکے لیے پریشانی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہی اس سبب سے کہ اسباب اوسکے مہیا ہوتا ہی اوس جگہہ سے کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکو دنیا اسحال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہی کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین طرف سعی بہت کے اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہی اللہ تعالی محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہی اوسپر امر اوسکا اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہی اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے چمڑے بھیڑ کے بسبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانین اونکی بہت میٹھی ہونگی شکر سے اور دل اونکا بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا بسبب مہلت دینے میری کے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجہپر جرات کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر اونمین سے فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنی وہ متحیر ہوگا اوسکے دفع کرنے کا کچھ علاج نہین جانتے کا اور فرمایا آنحضرت نے کہ کفایت ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے دین کی باتون مین یا دنیا کی باتون مین مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی کہا ابو تمیمہ نے حاضر ہوا مین صفوان اور یارون اوسکے کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھونے کہ کیا سنا ہی تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سناوے یعنی عمل نیک اپنے لوگون کو سناویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی سناویگا لوگونکو ریاکاری اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو اور جو کوئی مشقت ڈالے یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر دن قیامت کے کہا اونھونے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب نے کہ بلاشبہہ اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی جو کوئی کرسکے یہ کہ نکھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کرسکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو پس چاہیے کہ کرے تحقیق حضرت عمرؓ نکلے ایک دن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے رولایا تجھکو کہا معاذ نے رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنا مینے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہوتے ہین نہین ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے دل اونکے چراغ ہدایت کے ہین نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق بندہ جب نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ بندہ میرا حق ہی فرمایا آنحضرت نے ہووینگی اخیر زمانے مین کتنی ایک قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا

بسبب رغبت کرنے بعض اونکے کی طرف بعض کے اور بسبب ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی نماز پڑھے
دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا
فرمایا آنحضرت صلعم نے ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے کہا شداد نے کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت
آپکی پیچھے آپکے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اعمال اپنے
اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونمین کا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے خواہش خواہشون اوسکے سے پس چھوڑ دیگا روزہ
اپنا کہا ابو سعید نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ ہم ذکر کر رہے تھے آپسمین کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون
تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے فرمایا وہ شرک خفی ہی
یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر ایک شخص کے یعنی کسیکو دیکھا دیکھتے ہوئے اپنی طرف اوسکے
دکھانے کو لمبے لمبے سجدے وغیرہ کرنے لگا فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر بلاشبہ ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ دروازہ ہو اوسکے لیے اور نہ سوراخ
نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہوگا ٭ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی
اوسے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ف۳ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون نہین
ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی میری طاعت مین کرتا ہون مین خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے
اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے تمام ہوئے مضمون حدیثون کے اور کسی بزرگ رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ زہد موقوف پانچ چیزون پر ہی اعتماد کرنا
اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی ساتھ اوس چیز کے کہ ہاتھ مین ہو انتہی پس
آدمی کو چاہیے کہ ان آیات و احادیث کے مضمونون مین غور کر کر خالص اوسکی رضامندی کے لیے عبادت کرے ہرگز کسیکے دکھانے
سنانے سے غرض نرکھے اور آیت مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى سے رد تعزیہ پرستون اور چھڑی پرستون
اور گور پرستون وغیرہم کا بھی ہوا کہ ان بھلے آدمیون کو بھی جب کوئی سجدہ کرنے اور منت لغیر اللہ کے ماننے سے منع کرتا ہی تو یہ بھی یہی
کہنے لگتے ہین کہ صاحب ہم انکو اللہ کے پیارے بندے جانکر ایسے کام کرتے ہین تو اللہ کے ہان ہماری عرض داشت کرین پس اونکو سوچنا چاہیے
اس آیت کے مضمون مین کہ یہی تو کفار قریش بھی کہتے تھے جو تم کہتے ہو اور سیر اللہ نے اونکی مذمت کی ہی اور بعینہ یہ کہنا تفسیر درمنثور مین قتادہ سے
منقول ہی مانعبدہم الخ کی تفسیر مین ای مَا نَعْبُدُ هٰذِهِ الْاٰلِهَةَ اِلَّا لِيَشْفَعُوْا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی ہم نہین پوجتے ہین
ان بتون کو مگر اسلیے کہ وہ شفارش کرین ہماری اللہ سے غرضکہ پوجنا سواے اللہ کے ہر کسیکے لیے منع ہی خواہ پیغمبر ہون یا فرشتے یا پیر اونکو
بزرگ اور پیشوا اور اللہ کے پیارے بندے جانو اور اونکی محبت ظاہر و باطن مین رکھو اور ظہور محبت اونکی تابعداری ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ صریح اس
آیت کریمہ سے سمجھا جاتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ نہ یہ کہ نام محبت کا جھوٹھ موٹ لیکر رسومے
بیہودہ لگے اور طوق اطاعت کا گلے سے نکالکر الگ ہو گئے یہ دعوی محبت کا محض جھوٹا ہی تمام انبیا اور اولیاء اللہ اور علماے ربانیین ہی کہتے
رہے ہین جو چھپا ہے اونکی کتابون مین دیکھ لے اور یہ کسی نے ہرگز نہین لکھا ہی کہ پیر پیغمبرون کو خدا کے مرتبے مین پونہچاوے اور جاہل
محبت اسی کو جانتے ہین کہ جو معاملہ خدا سے رکھتے ہین وہی بزرگون سے رکھے تو محب ہی والا بے ادب اور یہ محض غلط ہی بھائیون
اللہ تعالی کو خدا سمجھو اور پیغمبرون کو پیغمبر اور بزرگون کو بزرگ ایک کو دوسرے کے ساتھ ہرگز شریک نکرو کہ یہ خلاف ہی عقیدہ
اہل سنت کے آگے تم جانو تمہارا کام شعر ہمارا کام کہدینا تھا یارو ٭ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ٭ مشکوۃ

٭ منبہات وغیرہما ٭

ف۱ ... اور رجاع ... غالب ...

ف۲ پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کرکے ریا کا بہو ...

ف۳ صلاح و تقوی اوسکا پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کرکے ریا مین گرفتار ہو ۱۲ علی

ف۴ اسلیے کہ اوسکے دل مین ...

ف۵ ...

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرلے تو چن لیتا اپنی خلق مین جو چاہتا وہ پاک ہی وہی ہی اللہ اکیلا دباؤ والا ۝

اگر چاہتا خدا کہ فرزند پکڑے تو البتہ چن لیتا اوس مین سے کہ پیدا کیا ہی اوس چیز کو کہ چاہتا پاکی ہی اوسکو وہی ہی خدا یگانہ باقوت ❊ فتح تفسیر ❊ یعنی اگر جائز ہوتا اللہ کو لینا فرزند کا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور کہتے ہو اتخذ الرحمٰن ولدا تو اختیار کرتا اللہ اپنی مخلوق مین سے جسکو چاہتا اور اوسکو فرزند ٹھہراتا نہ اونکو کہ تم کہتے ہو کہ ملائکہ بیٹیان اسکی ہین اور عزیر و مسیح بیٹے اوسکے پاکی ہی اوسکو پاکی بیان کی اپنی ذات کی اس سے کہ ہو اوسکے لیے کوئی جو کچھ کہ منسوب کرتے ہین طرف اوسکے قسم شرکا اور اولاد سے اور رہنمائی کی اسپر ساتھ قول اپنے کے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی وہ ایک ہی بری ہی شریکون اور اولاد سے قہار ہی یعنی بڑا ہی غالب ہی ہر چیز پر اور چیزون مین سے معبود بھی اونکے ہین پس کہان ہونگے وہ اولیا شرکا پھر رہنمائی کی ساتھ بیان کرنے پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور لپیٹنے رات دن کے ایک کو دوسرے پر اور مسخر کرنے سورج و چاند کے اور جاری ہونے اونکے ایک وقت معین تک اور پیدا کرنے خلائق کثیر کے نفس واحد سے اور پیدا کرنے چارپایون کے اوپر اسکے کہ وہ واحد لاشریک ہی قہار ہی کہ کوئی اوسپر غالب نہین ساتھ قول اپنے کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ ❊ مدد ❊

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ وَیُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہی راتکو دن پر اور لپیٹتا ہی دن کو رات پر اور کام لگائے سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہی ایک ٹھہری مدت پر سنتا ہی وہی ہی زبردست گناہ بخشنے والا ۝

پیدا کیا آسمانون اور زمین کو ساتھ تدبیر درست کے لپیٹتا ہی رات کو دن پر اور لپیٹتا ہی دن کو رات پر اور تابع کیا آفتاب اور چاند کو ہر ایک چلتا ہی ایک وقت مقرر تک آگاہ ہو وہ ہی غالب بخشنے والا ❊ فتح تفسیر ❊ لپیٹتا ہی الخ معنی یہ ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے غائب کر دیتا ہی دوسرے کو جب آجاتا ہی ایک دوسرے پر یعنی جب دن نکلتا ہی رات کو غائب کر دیتا ہی اور جب رات آتی ہی دن کو غائب کر دیتی ہی جیسے کہ اور جاے فرمایا یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اور بعضون نے کہا کہ داخل کرتا ہی رات کو دن پر پس بڑھ جاتا ہی دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات پر پس بڑھ جاتی ہی رات جیسے کہ اور جاے فرمایا یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ پس جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہی رات سے داخل ہوتا ہی دن مین اور جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہی دن سے داخل ہوتا ہی رات مین اور منتہی نقصان کا نو ساعتین ہین اور منتہی زیادتی کا پندران ساعتین ہین اور وقت مقرر سے مراد دن قیامت کا ہی غالب قادر ہی اوپر عذاب کرنے اوس شخص کے کہ نہ عبرت پکڑے ساتھ مسخر کرنے سورج و چاند کے پھر نہ ایمان لاوے انکے مسخر کرنے والے پر بخشنے والا ہی واسطے اوس شخص کے کہ سوچے اور عبرت پکڑے پس ایمان لاوے چاند سورج کے مدبر پر ❊ مدد معا ❊

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ۝

بنایا تمکو ایک جی سے پھر بنایا اوس سے اوسکا جوڑا اور اوتارے تمہارے واسطے چوپایون سے آٹھ نر مادہ بناتا ہی تمکو ماکے پیٹ مین طرح پر طرح بناتا تین اندھیرون کے بیچ وہ اللہ ہی رب تمہارا اوسی کا راج ہی کسی کی بندگی نہین سوا اوسکے پھر کہان سے پھرے جاتے ہو

پیدا کیا تمکو ایک شخص سے پھر پیدا کیا اوس شخص سے اوسکی بیوی کو اور اوتارین تمہارے لیے چارپایون سے آٹھ قسمین یعنی نر و مادہ اونٹ اور گائین

اور دنبے اور بکری سے واللہ اعلم پیدا کرتا ہی تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے بیچ اندھیرون
تین کے یعنی مشیمہ اور رحم اور پیٹ واللہ اعلم یہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس
کہان سے پھیرے جاتے ہو ✤ فتح ✤ تفسین ✤ ایک شخص سے یعنی آدم سے اور اوسکی بیوی کو یعنی حوا کو کہا گیا ہی کہ نکالا اللہ تعالی
نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کے پھر پیدا کیا بعد اوسکے حوا کو اونکی پسلی سے اور اوتارین یعنی اوتارنے کے
یہان پیدا کرنے سے کے ہین مانند قول اللہ تعالی کے وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ یعنی پیدا کیا تمھارے لیے
لباس کو ڈھانکے ستر تمھارے یا پیدا کیا اونکو جنت مین ساتھ آدم کے پھر اوتارا اونکو یا انزل اسلیے فرمایا کہ چارپائے نہین جیتے ہین مگر سبب
روئیدگی کے اور روئیدگی نہین ہوتی ہی مگر بسبب پانی کے اور پانی اوتارتا ہی اللہ تعالی پس گویا کہ اوتارا اون چارپایون کو اور بعضون نے
کہا کہ معنی اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ کے یہ ہین جَعَلَهَا لَكُمْ نُزُلًا وَّرِزْقًا یعنی کیا اونکو تمھارے لیے مہمانی ورزق ایک
پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے یعنی پہلے نطفہ تھا پھر ٹکڑا خون کا ہوا پھر لوتھڑا پھر ہڈیان اور گوشت بن کر بدن بنتا ہی اور روح پھونکی
جاتی ہی جیسے کہ اور جگہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا یہی خدا یعنی جسکے یہ مصنوعات ہین وہی خدا پروردگار تمھارا ہی پس
کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی کیونکر پھیرے جاتے ہو راہ حق سے بعد سننے اس بیان کے اور دیکھنے دلیلون واضحہ کے پھر آگے بیان فرمایا کہ بے پروا ہو
تمسے ساتھ قول اپنے کے اِنْ تَكْفُرُوْا الخ ✤ ملا معا ✤

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہین رکھتا تمھاری اور پسند نہین کرتا اپنے بندون کی منکری اور اگر حق مانوگے تو وہ پسند کریگا تمھارا اور نہ اوٹھاویگا کوئی
وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھر جانا ہی تو وہ جتا دیگا تمکو جو کرتے تھے مقرر اوسکو خبر ہی جیون کے بات کی

اگر ناشکری کرو تم پس تحقیق خدا بے پرواہی تمسے اور نہین پسند کرتا اپنے بندون کے حق مین ناشکری کو اور اگر شکر کرو تم پسند کریگا اوسکو واسطے
تمھارے اور نہ اوٹھاویگا کوئی بوجھ اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف رب تمھارے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے تھے تم تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی باتون کو ✤ فتح ✤ تفسین ✤ خدا بے پرواہی تمسے یعنی تمھارے ایمان
اور تم محتاج ہو اوسکی طرف بسبب ضرر پانے تمھارے کے ساتھ کفر کے اور نفع پانے کے ساتھ ایمان کے اور ناشکری کو یعنی کفر کو نہین
پسند کرتا اسلیے کہ کفر نہین ہی ساتھ رضا خدا کے اگرچہ ہی بارادہ اوسکے کے اور اگر شکر کرو تم یعنی ایمان لاؤ اور اطاعت کرو اوسکی
پسند کریگا اوسکو تمھارے لیے اسلیے کہ وہ سبب مطلب پانی تمھاری کا ہی پس اوسکے عوض مین تمکو جنت دیگا اور نہ اوٹھاویگا الخ یعنی
نہین ماخوذ ہویگا کوئی بسبب گناہ دوسرے کے یعنی جو کریگا وہی پکڑا جاویگا یہ نہین ہونے کا کہ کسیکا بوجھ کوئی اور اوٹھاوے اور وہ
اوسکے بدلے مین عذاب کیا جاوے اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی اور وہ جو حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهٗ
وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اوسکے یہ معنی ہین کہ اسکے گناہ سبب بلانے اوسکے گمراہی کی طرف اوسپر ڈالے جاوینگے اور یہ بلانا بڑا
گناہ ہی اسواسطے اسکی سزا بھی بڑی ہی اور پھر طرف رب تمھارے کے یعنی جزا رب تمھارے کی رجوع تمھاری ہی پس خبر دیگا تمکو تمھارے
اعمال کی اور بدلا دیگا تمکو اونپر ✤ مل ✤ کہا ابن عباس اور سدی نے کہ معنی لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ کے یہ ہین کہ نہین پسند کرتا
اللہ اپنے مومن بندون کے لیے کفر کو اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ
یعنی میرے جو بندے ہین اونپر تجکو تسلط و تصرف نہین ہی پس لفظ عبادی عام ہی لفظ مین اور خاص ہی معنون مین مانند قول اللہ تعالی کے

ف مشیمہ جھلی کہ بچہ کے ساتھ نکلتی ہی ۱۲ موضح

ف اس صورت مین انزل کے معنی پیدا ہونگا یعنی اوتارا پیدا کرنا ۱۲ معالم

ف یعنی مقصود اسکے بیان ... [illegible]

عَسٰٓی اَنۡ یَّکُوۡنَ لِعِبَادِہٖ یعنی عِبَادُ اللّٰہِ کہ مراد عباد اللہ سے بعضے بندے ہین اور بعضون نے عام سب بندے مراد لیے ہین یعنی نہین پسند کرتا کسیکے لیے اپنے بندون مین سے کفر کو کہ کفر کرین وہ ساتھ اوسکے یہ معنی روایت کیے گئے ہین قتادہ سے اور یہی قول سلف کا ہی کہا اونھون نے کفر کافر کا ناپسند ہی اللہ کو راضی نہین وہ اوس سے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہی ✤ **معا** ✤

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّہٗ مُنِیۡبًا اِلَیۡہِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ نِعۡمَۃً مِّنۡہُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدۡعُوۡۤا

اور جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا

اِلَیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِکُفۡرِکَ قَلِیۡلًا ٭ۖ اِنَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۝

اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہرائے اللہ کے اور برابر کہ اورون کو بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنون تو ہی آگ والون مین ہو

اور جب پہونچتا ہی آدمی کو کچھ رنج دعا کرتا ہی جناب پروردگار اپنے سے رجوع کرکر طرف اوسکے پھر جب دیتا ہی اوسکو کوئی نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہی جو کچھ کہ دعا کرتا تھا بسبب اوسکے پہلے اس سے اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریکون کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے کہہ فائدہ اوٹھا تارہ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو دوزخیون سے ہی ✤ **فتح** ✤ **تفسین** آدمی سے مراد ابوجہل ہی یا تمام کافر اور ضر سے مراد بلا و سختی ہی رجوع کرکر طرف اللہ کے ساتھ دعا کے نہین دعا کرتا غیر اوسکے سے اور نَسِیَ مَا کَانَ الخ کے معنی یہ ہین کہ بھول جاتا ہی اپنے اوس پروردگار کو کہ تضرع کرتا تھا طرف اوسکے یا یہ معنی ہین کہ بھول جاتا ہی اوس ضرر کو کہ تھا پکارتا اللہ تعالی کو طرف دور کرنے اوسکے کے یعنی اوسکے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے جو اوسنے شریک مقرر کیے ہین نتیجہ اوسکا یہ ہی کہ گمراہ کرے اورون کو اوسکی راہ سے یعنی دین اسلام سے کہہ اے محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھا تارہ یہ امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہی تھوڑے روز یعنی دنیا مین یہ قبیل خذلان اور چھوڑ دینے کے سے ہی گویا کہ کہا گیا اوسکو کہ جب نہ قبول کیا تو نے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھ اوسکے کہ وہ ایمان و طاعت ہی تو تو لائق اسکے ہی کہ نہ حکم کیجیے تجکو ساتھ اوسکے بعد اسکے اور حکم کیا جاوے تو ساتھ ترک کرنے اوسکے کے مبالغہ اور مانند اسکے ہی معنون مین قول اللہ تعالی کا مَتَاعٌ قَلِیۡلٌ ثُمَّ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ یعنی یہ بہرہ مندی چند روزہ ہی پھر ٹھکانا انکا دوزخ ہی ✤ **کشاف** ✤ **تنبیہ** ✤ مراد بھول جانے سے یہ ہی کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہین رکھتا جہان فراغت ہوئی پھر کہان نماز کہان روزہ اور کہان شرک و کفر اور فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھاتا بھی ہی تو کہتا ہی کہ جینے چند سے بھی کچھ کیا چاہیے کبھی کہتا ہی کہ میان اللہ نے فراغت دی ہی ابھی چین نکرین تو کب کرینگے کبھی کہتا ہی کہ بھائی دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی کیا کرین کچھ نہین بنتی غرض کہ مصیبت مین تو وہ تضرع و زاری اللہ سے ہوتی ہی اور جب رہائی اوس مصیبت سے ہوتی ہی اور فراغت حاصل ہوتی ہی تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہی گویا سانڈ بیل ہی جو چاہا سو کرنے لگا پس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی مین اللہ کو یاد کرنا اور فراغت مین بھول جانا اوسکو یہ بہت بری بات ہی اور کافرون کی صفت ہی بندے مومن کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی کو بھولے نہین اور یہ کام قابو جیون کا ہی کہ جب حاجت پیش آئی تو ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہوگئی اور چین میسر ہوا بالکل غافل ہوگئے اوسکی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالی نے اور جاے بھی بیان فرمائی ہی اس آیت مین وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ۝ یعنی اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی **شعر** ہر کہ غیر یاد رسی روز مصیبت خواہد ✤ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

اَمَّنۡ ہُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَۃَ وَیَرۡجُوۡا رَحۡمَۃَ رَبِّہٖ ؕ قُلۡ ہَلۡ

بھلا ایک جو بندگی مین لگا ہو گھڑیون رات کی سجدے کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہی آخرت کا اور امید رکھتا ہی اپنے رب کی مہر کی تو کہہ کوئی

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۞ ع

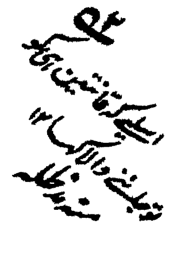
برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی ۹

قولہ الالباب جمع لب کی یا ؤ انما یتحفظ بحفظ الاسد اور لوا العقول ۱۲ ع ۹ ۱۵

کیا وہ ناشکر مشرک بہتر ہی یا وہ شخص کہ عبادت کرنیوالا ہی بیچ ساعتون رات کے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہی آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ کہ نہین جانتے سوا اسکے نہین کہ نصیحت مانتے ہین عقلمند

فتح + تفسیر بعضون نے امّن ہو قانت کے معنی یہ لکھے ہین کیا وہ شخص کہ قانت ہی مانند غیر اپنے کے ہی یعنی جو کہ مطیع ہی کیا وہ مانند نافرمان کے ہی یعنی نہین ہین دونون برابر کہا ابن عباس رض نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر صدیق رض کے حق مین اور ضحاک نے کہا کہ نازل ہوئی ابوبکر رض اور عمر رض کے حق مین اور ابن عمر رض سے ہی کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمان رض کے حق مین اور کلبی سے ہی کہ یہ نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار اور سلمان کے حق مین اور قانت کے معنی ہین مطیع اسکا اور ابن عمر نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا یعنی نماز مین ڈرتا ہی آخرت سے یعنی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی یعنی جنت کی اور دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ مومن کو واجب ہی یہ کہ ہو درمیان خوف اور رجا کے امید رکھے اسکی رحمت کی نہ اپنے عمل کی اور ڈرتا رہے اوسکے عذاب سے بسبب قصور کرنے کے اپنے عمل مین پھر رجا یعنی امید جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتی ہی امن اور خوف جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتا ہی یاس یعنی نا امیدی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ یعنی پس نہین امن مین ہوتے ہین اللہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار اور فرمایا إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ یعنی نہین نا امید ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر پس معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ کے عذاب سے اور نا امید ہونا بالکل اوسکی رحمت سے دونون چیزین بری ہین پس واجب ہی کہ خوف و رجا کی حدون سے بڑھے نہین ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امید بھی رکھے اوسکی رحمت کی اسی لیے کہا گیا ہی الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان بیچ بیچ مین ہی خوف و رجا کے حاصل یہ کہ نہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھے کہ نماز روزہ وغیرہ اوامر و نواہی چھوڑ دے اور کہے کیا ڈر ہی اللہ تو غفور و رحیم ہی اور نہ بالکل نا امید ہو جاوے اوسکی رحمت سے بلکہ اوسکی طاعت مین مصروف رہے اور پھر ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار اوسکے فضل و کرم کا رہے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رض سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا یعنی بالفرض قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا جنت مین ایک شخص تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسی طرح اگر پکارا جاویگا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون اور حضرت حسن بصری رح سے منقول ہی کہ اونسے پوچھا گیا حال ایک شخص کا کہ معاصی مین جو رہتا ہی اور امید رکھتا ہی اونھون نے کہا هَٰذَا تَمَنٍّ یعنی یہ آرزو ہے باطل ہی اور رجا نہین ہی مگر قول اللہ تعالی کا پھر پڑھی یہی آیت أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ

اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انس رض سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال مین کہ وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا اوسکو کہ کیسا پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کیا حال ہی تیرا رسول کا اوسنے عرض کیا کہ امید رکھتا ہون اور ڈرتا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جمع ہوتی ہین یہ دونون چیزین کسی بندے کے دل مین ایسی جگہ مین یعنی ایسے وقت مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہین مراد جاننے والوں سے علماء دیندار عمل کرنیوالے ہین تقدیر کلام یون ہی يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ گویا کہ ٹھہرایا اللہ تعالی نے اون علما کو کہ عمل نہین کرتے ہین غیر عالم اور اسمین بڑی تنبیہ ہی اون لوگون کو کہ جمع کرتے ہین علوم پھر فرمانبرداری نہین کرتے ہین اللہ کی اور کلام علمی بہت سے کرتے ہین پھر دنیا مین مفتون ہو رہے ہین پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہین اسلیے کہ قانتین ہی کو علما ٹھہرایا اور جائز ہی کہ مراد ہو اس سے تشبیہ یعنی جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی **مل + کشاف + در منثور + مرقاۃ +**



اوپر عتاب و فہمایش مشرکین کو فرما کر اب نصیحت فرماتے ہین مومنون کو ازراہ مہربانی کے ✣

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ

تو کہہ اے بندو میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین اونکو ہی بھلائی اور زمین

اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اللہ کی کشادہ ہی ٹھہرنے والون ہی کو ملتا ہی اونکا نیگ ان گنت ✣

کہہ اے محمد میری طرف سے اے بندون میرے کہ ایمان لائے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے اون لوگون کے لیے کہ نیکی کی اس دنیا مین بھلائی ہوگی اور زمین خدا کی کشادہ ہی سوا اسکے نہین کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اونکا بیشمار اس آیت مین تعریض ہی ساتھ ہجرت حبشہ کے ✣ فتح التفسیر ✣ ڈرو یعنی ساتھ بجا لانے حکمون اوسکے کے اور بچنے کے منہیات اوسکے سے نیکی کی یعنی ایمان لائے اور اطاعت کی اللہ کی دنیا مین اور لفظ فی متعلق ہی لفظ احسنوا کے نہ لفظ حسنۃ کے معنی اسکے یہ ہین کہ جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین پس اونکے لیے ایسی حسنہ یعنی بھلائی ہی آخرت مین کہ بیان نہین ہوسکتی اور وہ داخل ہونا جنت کا ہی اور سدی مفسر نے متعلق کیا ہی لفظ فی کو ساتھ حسنۃ کے اور تفسیر کیا ہی حسنہ کو ساتھ صحت و عافیت کے اور زمین خدا کی کشادہ ہی یعنی کچھ عذر نہین ہی بہت نیکی کرنے والون کو ہرگز یہان تک کہ اگر بہانہ کرین وہ یہ کہ ہم اپنے وطنون مین بہت نیکی نہین کرسکتے ہین تو کہا گیا اونکو کہ اللہ کی زمین کشادہ ہی اور شہر اوسکے بہت سے ہین پس چلے جائین اور شہرونکی طرف اور پیروی کرین انبیا اور صالحین کی اونکی ہجرت کرنے مین طرف غیر شہرون اپنے کے تاکہ زیادہ کرین بھلائی ہجرت کے ساتھ اور بھلائیون اپنی سے اور طاعت یعنی پیروی انبیا وغیرہ کے ساتھ اور طاعتون اپنی کے اور کہا ابن عباس نے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی تفسیر مین یعنی کوچ کرو مکے سے اور اسمین رغبت دلائی ہی ہجرت کرنے پر اوس شہر سے کہ ظاہر ہون اوسمین گناہ اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی ہی یہ بیچ حق مہاجرین حبشہ کے اور کہا سعید بن جبیر نے اسکی تفسیر مین کہ جو کوئی حکم کیا جاوے ساتھ معاصی کے پس چاہیے کہ بھاگے اور مجاہد نے کہا اسکی تفسیر مین کہ زمین میری فراخ ہی پس ہجرت کرو اور الگ ہو بتون سے اور صبر کرنے والون کو یعنی جنھون نے کہ صبر کیا اپنے وطنون کے چھوڑنے پر اور کنبے کے چھوڑنے پر اور بلاؤن کے اوٹھانے پر اسکی طاعت مین اور خیر کے زیادہ کرنے مین اور صبر کیا اپنے دین پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب ایذا کے اونکو ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس نے کہ حساب کرنے والون کے حساب مین بھی نہین آسکنے کا یعنی بہت ثواب ملیگا اور روایت کیا ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہ اللہ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو یا چاہتا ہی یہ کہ دوستی کرے اوس سے تو ڈالتا ہی بلا اوسپر اور لپیٹ کر ڈالتا ہی بلا اوسپر ڈالنے کو یعنی بکثرت پھر جب دعا کرتا ہی بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہی یہ کہتے ہین جبرئیل کہ اے رب میرے یہ فلانا بندہ ہی تیرا روا کر حاجت اسکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ چھوڑ دے اسکو یعنی دعا کرنے دے کچھ نہ کہہ اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پھر جب کہتا ہی وہ یَا رَبِّ فرماتا ہی اللہ جل شانہ لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَسَعْدَيْكَ یعنی حاضر ہون مین اے بندے میرے اور مدد کرونگا تیری قسم ہی اپنی عزت کی نہین دعا کرنے کا تو مجھسے کچھ مگر کہ قبول کرونگا تیرے لیے اور نہین سوال کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ دونگا تجکو یا تو جلدی دونگا تجکو جو کچھ کہ سوال کیا تو نے اور یا ذخیرہ کرونگا تیرے لیے اپنے پاس فضل اوس سے اور یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اس سے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھی کیجاوینگی ترازوین روز قیامت کے پھر لایا جاویگا اہل صلوۃ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل صدقہ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل حج کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل بلا کو پس نہین

کھڑی کیجاویگی اونکے لیے ترازو اور نہین پھیلایا جاویگا اونکے لیے دیوان یعنی نامۂ اعمال اور ڈالا جاویگا او نپر ثواب بے اندازہ یہانتک کر جانے کر
میشمار یہان تک کہ اہل عافیت آرزو کرینگے کہ کاش اونکے کاٹے جاتے بدن اونکے اور ایک روایت مین ہی کہ جب ثواب اونکو دیا جائیگا تو یہ مقرض سے سبب
یجانے اہل بلا کے فضل کو اور یہ سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

من معادن منقول تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایسے شہرون سے جہان غلبہ کفر و فسق کا ہو وہان سے
ہجرت کرنی لازم ہی اسلیے کہ بُری صحبت کی بُری تاثیر ہوتی ہی کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی بُرائی دل سے نکل جاتی ہی اور جب ایسا حال
ہوتا ہی تو خوف زوال ایمان کا ہی عیاذا باللہ منہ اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ
بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا يَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ یعنی مین بیزار
ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہی مشرکون مین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیے کہ اقتضا ایمان یہی ہی کہ مشرک اور مسلمان
آپسمین ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جائیکہ ساتھ رہنے سے
سستی اسلام مین آجاتی ہی بسبب دیکھنے رسمون اونکی کے پس بھائیون ہم لوگون کو اپنے حال پر رونا چاہیے کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہین
اس کفرستان کے رہنے سے لیکن چونکہ استطاعت نہین رکھتے امید ہی کہ وہ معذور ہون اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹھکانا ہی ہمارا
جسکو اللہ تعالی استطاعت دے ارادہ ہجرت کا کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہی کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتے ہین اور خاموش رہین
تو نقصان ایمان ہی **شعر** اِلٰهِيْ نَجِّنِيْ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ ✤ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيْعِ ✤ وَهَبْ لِيْ فِيْ مَدِيْنَتِهٖ
قَرَارًا ✤ بِاِيْمَانٍ وَّدَفْنِيْ بِالْبَقِيْعِ ✤ اور اس آیت شریفہ سے تاکید اور خوبی اور فضیلت تقوی اور نیک کامون اور صبر کی بھی
معلوم ہوئی سبحان اللہ یہ چیزین بڑی ہی نعمت ہین اور کلام اللہ مین جابجا ان چیزون کے کرنے کا حکم ہی اور فائدے اونکے بیان فرمائے ہین
ازانجملہ اس آیت مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی کل کے لیے اور ڈرو اللہ سے
بلاشبہہ اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ ط یعنی اور جو شخص ڈرے اللہ سے کرتا ہی اوسکے لیے نکلنا ہر رنج سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جاسے کہ گمان
نہین رکھتا ہی اور فرمایا لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی تقوی رکھنے والون کے لیے اونکے رب کے پاس جنتین ہین کہ جاری ہین اونکے
نیچے سے نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین اور بیویان ہین پاکیزہ اور رضامندی اللہ کی طرف سے اور اللہ بینا ہی بندون کے حال کا اور اسی طرح
بہت آیتین ہین تقوی کی تاکید و فضیلت کی چنانچہ اوپر بھی کچھ اسکا بیان ہوچکا ہی اور آگے بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور صبر وغیرہ کا بھی
اور حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ دیکھا مینے تمام دوستون کو پس نہین دیکھا مینے کوئی دوست افضل محافظت زبان سے اور دیکھے مینے تمام لباس
پس نہین دیکھا مینے کوئی لباس افضل ورع یعنی پرہیزگاری سے اور دیکھین مینے تمام نیکیان پس نہین دیکھی مینے کوئی نیکی افضل حرمت سے
اور دیکھے مینے تمام مال پس نہین دیکھا مینے کوئی مال افضل قناعت سے اور چکھے مینے سارے کھانے پس نہین دیکھا مینے کوئی کھانا لذیذ تر
صبر سے اور تقوی بغیر کئی باتون کے میسر نہین ہوتا چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی اون
گھاٹیون سے گذرے تو تقوی کو پہنچے ۱ اختیار کرنا سختی کا نعمت پر ۲ اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر ۳ اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر
۴ اور اختیار کرنا محنت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر ۵ اور اختیار کرنا موت کا حیات پر اور کہا وہب بن منبہ نے کہ لکھا ہوا ہی

قطعہ [illegible]

ف یا اللہ نجات دے سب کو تنگی سے بجاہ مصطفیٰ کے جو صاحب ہین سب کے اور بخش مجھکو مدینہ طیبہ مین ٹھہراو ساتھ ایمان کے اور دفن ہو میرا جنۃ البقیع مین [illegible]

توریت مین ہے کہ جو کوئی توشہ آخرت کا طیار کرے دنیا مین ہوگا روز قیامت کے حبیب اللہ تعالی کا اور جو کوئی ترک کرے غصے کو ہوگا اللہ کی
پناہ مین اور جو کوئی ترک کرے محبت عیش کی دنیا مین ہوگا روز قیامت کے امن مین اللہ کے عذاب سے اور جو کوئی ترک کرے حسد کو ہوگا
روز قیامت کے تعریف کیا گیا روبرو خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے حب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک ملک جبار کے
اور جو کوئی ترک کرے فضول کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے چین مین ہمیشہ کو اور جو کوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا مین ہوگا روز
قیامت کے مطلب پانیوالا اور جو کوئی ترک کرے بخل کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سامنے خلائق کے اور جو کوئی
ترک کرے راحت کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مسرور اور جو کوئی ترک کرے حرام کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے انبیا کے ہمسایے مین
اور جو کوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا مین ٹھنڈی کریگا اللہ آنکھین اوسکی روز قیامت کے ساتھ اولیں کے اور جو کوئی ترک کرے غنا کو
دنیا مین اور اختیار کرے فقر کو بھیجیگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کے طرف جنت کے ساتھ اولیں کے اور جو کوئی کھڑا ہو واسطے حاجت
روائی اپنے بھائی مسلمان کے دنیا مین روا کریگا اللہ واسطے اوسکے حاجتین دنیا اور آخرت کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اوسکی قبر مین
کوئی مونس پس چاہیے کہ کھڑا ہو تاریکی رات مین اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عرش رحمن کے سایے مین پس چاہیے کہ
ہو زاہد اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حساب اوسکا آسان پس چاہیے کہ ہو خیرخواہ اپنے نفس کا اور اپنے بھائی مسلمانون کا اور جو کوئی چاہے
یہ کہ ہو جنت مین پس چاہیے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات دن مین اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہون اوسکے لیے فرشتے زیارت کرنے والے
پس چاہیے کہ ہو پرہیزگار اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اون لوگون مین سے کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ سے
توبہ نصوح اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چاہیے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو فقیہ پس چاہیے کہ ہو خاشع یعنی
دل سے عاجزی کرنیوالا واسطے اللہ تعالی کے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حکیم پس چاہیے کہ ہو عالم اور جو کوئی چاہے سلامتی لوگون سے
پس نہ ذکر کرے کسیکو مگر ساتھ بھلائی کے اور جو کوئی چاہے سلامتی بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالی کے پس لازم کرے اپنے
چپ رہنا مگر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو اچھا کلام کرے اور جو کوئی چاہے سلامتی تکبر اور خیانت سے پس چاہیے کہ یاد کرے اپنے
نفس کو اور پہچانے اوسکو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی اور کیون پیدا کیا گیا ہی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو شریف دنیا اور آخرت مین پس
چاہیے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جو کوئی چاہے فردوس اور نعمتین غیرفانی نہ ضائع کرے اپنی عمر کو بیچ دنیا کے اور جو کوئی چاہے
حاجت روائی دنیا اور آخرت مین پس اوسپر لازم ہی بہت دعا کرنی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت مین پس لازم کرے
اپنے پر سخاوت اسلیے کہ سخی قریب ہی اللہ تعالی سے اور قریب ہی جنت سے اور بعید ہی دوزخ سے اور جو کوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالی
دل اوسکا ساتھ پورے نور کے پس لازم کرے اپنے پر فکر کرنی اور عبرت پکڑنی اور جو کوئی چاہے بدن صابر اور زبان ذاکر اور قلب خاشع پس
لازم ہی اوسکو کہ استغفار بہت کیا کرے اور مد مانگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے یعنی اللہ تعالی سے اونکے لیے
بھی دعا کرے بمشکوٰۃ منبہات

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝
تو کہہ مجکو حکم ہی کہ بندگی کرون اللہ کو نری کر کر اوسکی بندگی اور حکم ہی کہ مین ہون سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
تو کہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نہ مانون اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے ٭ ٥٥

لہ تحقیق فرمایا گیا مجکو کہ عبادت کرون مین خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے پرستش اور حکم کیا گیا مجکو کہ ہو نمین اول مسلمان

یعنی توجہ کہ نہ ترک کرون مین طاعت اوسکی ١٢ معا ٥

بتحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی پرورد گار اپنے کی کرون بیچ عذاب بڑے دن کے سے + فتح + تفسیر کہہ یعنی اوس شخص سے کہ باعث ہو تجکو رجوع ہونیکا طرف دین باپ دادا تیرے کے اور حکم کیا گیا مجکو یعنی خالص بندگی کرنیکا واسطے اسکے کہ ہوؤن اول مسلمین کا یعنی مقدم اون کا اور سابق اونکا دنیا اور آخرت مین اور معنی یہ ہین کہ اخلاص کو سبقت ہے دین مین پس جسنے اخلاص کیا ہوا سبقت لیجانے والا پس اول حکم ہے عبادت کرنے کا ساتھ اخلاص کے اور دوسرا سبقت لیجانے کا اور سبب اسکے اوترنے کا یہ تھا کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تجکو کیا چیز باعث ہوئی اسپر کہ خلاف باپ دادا اپنے کا کرکر مخالف ہمارے دین کا ہوتا ہی چاہیے کہ موافق اپنی قوم کے عبادت لات وعزی کی کرے تو اور آسودہ رہے تو یہ آیتین آئین اونکے رد مین کہ کہہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ توحید و اسلام کے اور عذاب قیامت سے ڈرتا ہون + مدبجــ

قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِیۡنِیۡ ۝ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ

تو کہہ مین تو اللہ کو پوجتا ہون نری کرکر اپنی بندگی اوسیکے واسطے اب تم پوجو جسکو چاہو اوسکے سوائے تو کہہ بڑے ہارے وہ جو

خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ۝

ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی یہی ہی صریح ٹوٹا + موضـ

کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو یعنی شرک سے پس عبادت کرو تم جسکو چاہو سوائے خدا کے کہہ بلاشبہ ٹوٹا پانے والے وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ٹوٹا دیا اپنے تئین اور اپنے اہل کو روز قیامت کے یعنی ہلاک کیا اپنے تئین اور اپنے گھر والون کو بسبب گمراہ ہونے کے اور گمراہ کرنے کے آگاہ رہو یہ مقدمہ وہی ہی زیان ظاہر + فتح + تفسیر کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون الخ اس آیت مین خبر دینی ہی ساتھ اسکے کہ آنحضرتؐ خاص اللہ وحدہ ہی کو عبادت کرتے ہین خالص کرکر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو نہ غیر اوسکے کو اور پہلی آیت مین خبر دینی ساتھ اسکے تھی کہ وہ حکم کیے گئے ہین ساتھ عبادت و اخلاص کے پس عبادت کرو تم الخ یہ امر توبیخ و تہدید کا ہی مانند قول اوسکے کے اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ یعنی کرو تم جو کچھ چاہو اور قریش نے کہا آنحضرتؐ سے کہ اگر مخالفت کرنیگا تو اپنے باپ دادا کی تو ٹوٹے مین پڑیگا تو پس اوتری یہ آیت قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الخ یعنی کامل ٹوٹے مین وہ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین بسبب ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور ٹوٹے مین ڈالا اپنے اہل کو بھی یعنی بیویون اور خادمون کو روز قیامت کے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا اونکو پس وہ بھی دوزخ مین پڑے اور کہا ابن عباسؓ نے ٹوٹے والے کفار ہین کہ جنکو پیدا کیا اللہ نے دوزخ کے لیے پس گئی اونسے دنیا اور حرام ہوئی اونپر جنت اور یہ بھی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ٹوٹے مین پڑنا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مقرر کیا ہی واسطے ہر انسان کے مکان جنت مین اور اہل پس جسنے کی طاعت اللہ کی ہوگا وہ مکان اور اہل اوسکے لیے اور جسنے کی معصیت اللہ کی داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور ہوگا وہ مکان اور اہل واسطے غیر اوسکے کے جسنے کی ہوگی طاعت اللہ کی + مدمعا +

لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ

اونکو اوپر سے بادل ہین آگ کے اور نیچے سے بادل اس چیز سے ڈراتا ہی اللہ اپنے بندون کو ای بندون میرے تو مجھ سے ڈرو

واسطے اونکے اوپر اونکے سایبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سے بھی مانند سایبانون کے یہ عذاب ہی کہ ڈراتا ہی اللہ ساتھ اوسکے اپنے بندون کو ای بندون میرے پس ڈرو مجھ سے + فتح + تفسیر مراد سایبانون سے طبقے دوزخ کے ہین کہ اوپر بھی اونکے ہونگے اور نیچے بھی اور نیچے کے طبقے مانند سایبانون کے ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے یعنی آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور ڈراتا ہی الخ تاکہ ایمان لاوین اوسپر اور بچین منہیات اوسکے سے + مدلـ + اوپر کے سایبانون سے مراد طبقے دوزخ کے اور دھوان اوسکا ہی اور نیچے کے سایبانون سے مراد بچھونے ہین آگ سے یہان تک کہ پہونچینگے

گہراؤ دوزخ تک اور سائبان اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ سائبان ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی اونکے لیے دوزخ کی آگ سے بچھونے ہونگے اور اوپر اونکے بالاپوش آگ جہنم سے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سوید بن ابی غفلہ سے کہ کہا جب چاہیگا اللہ تعالی یہ کہ بھول جاوے دوزخیون کو یعنی سب عالم بھولنے والون کا سا کرے بناویگا واسطے ہر شخص کے اونمین سے ایک صندوق آگ کا بقدر اوسکے پھر مقفل کریگا اوسکو آگ کے قفلون سے پس نہین قریب ہوگی اوس سے کوئی رگ مگر کہ اوسمین میخ ہوگی پھر رکھا جاویگا وہ صندوق ایک اور صندوق آگ کے مین پھر مقفل کیا جاویگا وہ آگ کے قفلون سے پھر دہکائی جاویگی درمیان اون دونون صندوقون کے آگ پس نہین دیکھیگا کوئی اونمین سے یہ کہ آگ مین ہو کوئی سوا اوسکے پس یہی قول اللہ تعالی کا ہے لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور قول اوسکا لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ + معالم + در منثور +

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ

اور جو لوگ بچے شیطانون سے کہ اونکو پوجین اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف اونکو ہے خوشخبری سو تو خوشی سنا میرے بندونکو جو

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے +

اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بت سے اس سے کہ پوجین اوسکو اور رجوع کی طرف خدا کے واسطے اونکے ہے خوش خبری پس خوش خبری دے اون بندون میرے کو کہ سنتے ہین بات پھر پیروی کرتے ہین بہتر کی اوسکے کی یہ لوگ ہین کہ جنکو ہدایت کیا اللہ نے اور وہی لوگ ہین صاحب عقل کے + فتح +

تفسیر معالم اور جلالین مین معنی طاغوت کے بت لکھے ہین اور مدارک مین شیاطین کے اور واسطے اونکے خوشخبری ہے یعنی خوش خبری ثواب کی ہے جیسے کہ اور جگہہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ یعنی واسطے اونکے بشارت ہے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اللہ عزوجل خوش خبری دیتا ہے اونکو ثواب کی اپنی وحی مین اپنے رسولون کی زبانی اور ملتے ہین اونسے فرشتے وقت آنے موت کے بشارت دیتے ہوئے اور جبکہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے فرماتا ہے اللہ تعالی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی جسدن تو دیکھے مومن مردون اور مومن عورتون کو دوڑتی چلتی ہے اونکی روشنی آگے اونکے اور داہنے اونکے اور کہا جاویگا اونکو خوش خبری ہے تمکو آجکے دن باغ ہین نیچے بہتین جنکے نہرین سدا رہین اونمین یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی پس خوش خبری دے میرے بندونکو الخ یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے پرہیز کیا اور رجوع کی اور مراد اسطرح بیان فرمانے سے یہ ہے کہ ہین وہ باوجود اجتناب اور رجوع کے اس صفت پر یعنی نقاد ہین دین مین تمیز کرتے ہین درمیان حسن اور احسن کے اور فاضل اور افضل کے پس جب پیش آتے ہین اونکو دو امر واجب اور مستحب تو اختیار کرتے ہین واجب کو اور اسیطرح مباح اور مستحب جمع ہون تو حرص کرتے ہین اوس چیز پر کہ اقرب ہو نزدیک اللہ کے اور بہت ہو ثواب مین یعنی مستحب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ سنتے ہین قرآن اور اور کچھ بھی پھر پیروی کرتے ہین قرآن ہی کی اور بعضون نے کہا کہ سنتے ہین اوامر اللہ تعالی کے پس پیروی کرتے ہین اونکے احسن کی مثلاً حکم ہے قصاص لینے اور عفو کرنے اور بدلا لینے اور چشم پوشی کرنے اور ظاہر کر دینے اور پوشیدہ دینے کا اونمین سے احسن پر عمل کرتے ہین کہ اپنے تقصیروار کا قصور معاف کر دیتے ہین اور دیتے ہین خفیہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ یعنی اور یہ کہ معاف کرو تو قریب تر ہے واسطے تقوی کے اور فرمایا وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

یعنی اور اگر پوشیدہ دو صدقہ فقرا کو تو یہ بہتر ہی تمہارے لیے اور ابن عباس سے ہی کہ وہ شخص ہین کہ بیٹھے ہین ساتھ ایک قوم کے پس سنتے ہین اوسمین باتین اچھی اور بری پھر بیان کرتے ہین اور لوگون مین جاکر باتین اچھی سنی ہوئی اور باز رہتے ہین سوا اونکے سے یعنی بری باتین نہین ذکر کرتے کہ ہم کیون اپنی زبانین اور اوقات و نفس خراب کرین اور وبال لین اپنے پر اور ابن عباس سے آیا ہی کہ کہا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف نے اونکے پاس آکر حقیقت اسلام کی خبر پوچھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حقیقت اوسکی ظاہر کی پس ایمان لائے وہ سب پس نازل ہوئی یہ آیت اونکے حق مین فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اور ساری باتین اسلام کی حسن یعنی اچھی ہین اور ابن عمر سے ہی کہ کہا تھے سعید بن زید اور ابوذر غفاری اور سلمان اتباع کرتے تھے جاہلیت مین احسن القول والکلام لا اله الا الله کا یعنی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی سے بچتے تھے پس نازل کی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اخیر آیت تک اور جابر بن عبد اللہ سے ہی کہ کہا جب اوتری آیت لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ الخ یعنی دوزخ کے سات دروازے ہین تو آیا ایک شخص انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ملک مین سات بردے ہین پس مین نے آزاد کیا ہر دروازہ دوزخ کے لیے ایک ایک بردہ پس نازل ہوئی اوسکے حق مین یہ آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ اور ابو سعید سے روایت ہی کہ جب اوتری آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ تو بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو پس پکارا وہ کہ جو کوئی مر اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت مین پس سامنے سے ملے عمر رسول نبی کو یعنی اوس پکارنے والے کو کہ ابو ہریرہ تھے اور پھیر دیا اوسکو پھر عرض کیا عمر نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین کہ اگر بھروسا کرینگے لوگ یعنی اس کلمے پر تو عمل نہین کرینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانین لوگ مقدار رحمت اللہ کی تو البتہ بھروسا کرینگے اور اگر جانین مقدار غضب الٰہی کی اور اوسکے عذاب کی تو البتہ حقیر جانینگے اپنے اعمال کو اور وہ عقلمند ہین یعنی نفع اوٹھانے والے ہین اپنی عقلون سے ۔ مدارک در منثور کشاف

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝

بھلا جسپر ٹھیک ہو چکا　عذاب کا حکم　بھلا تو　خلاص کریگا　آگ مین پڑے کو ۔ مو

کیا جو کوئی کہ ثابت ہوا اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو خلاص کر سکتا ہی اوس دوزخی کو ۔ فتح ۔ تفسیر ۔ اصل کلام یون ہی کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو خلاص کر سکتا ہی اوسکو یا معنی اسکے یہ ہین کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا نجات پا سکتا ہی اوس سے کیا پس تو چھڑا سکتا ہی اوسکو یعنی نہین چھڑا سکتا ہی کوئی اوس شخص کو کہ گمراہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور سبقت لے گیا ہی اوسکے علم مین کہ وہ دوزخیون سے ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد کلمۂ عذاب سے یہ ہی کہ یعنی جو کوئی سبقت لے گیا ہی علم الٰہی مین کہ وہ دوزخ مین ہوگا اور بعضون نے کہا کلمہ عذاب کا یہ قول اللہ تعالی کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور بعضون نے کہا یہ قول اوسکا هٰؤُلَاۗءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ ۔ مدارک معالم

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

لیکن جو　ڈرتے رہے اپنے رب سے　اونکو ہین جھروکے　اونپر　اور جھروکے چنے ہوئے　اونکے نیچے　چلتی ہین　ندیان

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

وعدہ ہوا اللہ کا　اللہ نہین خلاف کرتا　وعدہ ۔ مو

ولیکن جو کہ ڈرے اپنے پروردگار سے اونکے لیے ہین محل بلند اونکے اوپر اور محل ہین بنائے ہوئے چلتی ہین اونکے نیچے نہرین وعدہ کیا

خدا نے خلاف نہیں کرتا ہی خدا وعدے کے ❊ **فتح ❊ تفسیر** یعنی اونکے لیے محل بلند ہین اوسکے اوپر اور بالاخانے بہت بلند ہونگے بنسبت نیچے کے محلون کے جیسے کفار کے لیے سائبان ہونگے آگ کے مومنون کے لیے محل ایسے ہونگے اور معنی تشبیہ کے واللہ اعلم یہ ہین کہ اوپر کے محل بھی مانند نیچے کے محلون کے ہونگے کہ اونکے نیچے بھی نہرین ایسی ہی جاری ہونگی جیسے نیچے کے مکانون کے نیچے کچھ تفاوت نہین ہوگا اوپر نیچے کے مکانون مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت دیکھین گے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب برتری اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و صحبت اونکی کے قسم ہے خدا کی پہونچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتا ہے ظاہر اونکا باطن اونکے سے اور باطن اونکا ظاہر اونکے سے تیار رکھے ہین وہ اللہ نے اونکے لیے کہ نرم کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین کھانا اور پیاپی یعنی اکثر رکھتے ہین روزے اور نماز پڑھتے ہین رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہین ❊ **کشاف**

من معالم مشکوۃ ❊

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

تو نے نہین دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشمون مین زمین کے پھر نکالتا ہی اوس سے کھیتی کئی کئی

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ ع

رنگ اوسکے پھر آئی طیاری پر تو دیکھے اوسکا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہی اوسکو چورا بیشک اسمین نصیحت ہی عقلمندون کو

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے بھیجا آسمان سے پانی پس داخل کیا اوسکو بیچ چشمون کے زمین مین پھر نکالتا ہی بسبب اوسکے کھیتی کو طرح بطرح قسم قسم اقسام اوسکے پھر خشک ہوتی ہی پس دیکھتا ہی تو اوسکو زرد ہوئی ہوئی پھر کرتا ہی اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اس مقدمے مین نصیحت ہی واسطے صاحب عقل کے ❊ **فتح ❊ تفسیر** پانی یعنی مینہ اور بعضون نے کہا جو پانی کہ زمین مین ہی پس وہ آسمان ہی سے اوترا ہی اوس سے طرف صخرہ کے پھر تقسیم کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس داخل کیا اوسکو یعنی چشمون اور نہرون اور جگہون جاری ہونے کی بیچ مانند رگون کے بدنون مین اور الوان سے مراد ہیئتین کھیتی کی ہین قسم سبز اور سرخ اور زرد اور سفید وغیرہ سے اور یا الوان سے اقسام اوسکے مراد ہین یعنی گیہون اور جو اور تل وغیر ذلک اور اس مقدمے مین یعنی پانی کے اوتارنے مین اور کھیتی کے نکالنے مین نصیحت اور تنبیہ ہی اس بات پر کہ ضرور اسکا کوئی بنانے والا حکیم ہی اور یہ ہوا ہی بنانے اور تدبیر سے معطل اور مہمل چھوڑنے سے **شعر** ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند ❊ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ❊ اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ مثل واسطے دنیا کے جیسے کہ سورہ کہف مین فرمایا **وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝** یعنی اور بتا اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر رلا ملا نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا چورا باؤ مین اوڑتا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت یعنی جب جانیے پھر چلا دے مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیون پر بہتر ہی تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہی توقع ❊ **ف** رہنے والی نیکیان یہ کہ علم سکھا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم ویا مسجد کنوان سرا باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح

چھوڑ جاوے اور بعضون نے کہا باقیات صالحات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور زیادہ کیا بعضون نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی ہی **کشاف + مو + جلالین** تھا اور کفار اور مومنون کا ذکر کر کر اب فرماتے ہین کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے +

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

بھلا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اوجالے مین ہی اپنے رب کیطرف سے سو خرابی ہو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے

اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

وہ پڑے پھرتے ہین بہکے صریح + مو +

کیا جو شخص کہ کھولا ہی خدا نے سینہ اوسکا واسطے دین اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہو جانب پروردگار اپنے کے سے مانند سخت دلونکے ہی پس وائے اونکو کہ سخت ہین دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یہ ہین بیچ گمراہی ظاہر کے + **فتح + تفسیر** + یعنی کیا پس جسکو پہچانا اللہ نے کہ یہ مہربانی کے لائق ہی پس مہربانی کی اوسپر یہان تک کہ کھل گیا سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور رغبت کی اسلام مین اور قبول کیا اوسکو مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین مہربانی کی اوسپر پس وہ تنگ سینہ سنگ دل ہی یعنی دونون برابر نہین ہو سکتے اور نور اللہ کا لطف یعنی مہربانی اوسکی ہی حاصل یہ کہ کیا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لیے پس ہدایت پائی اوسنے وہ مانند اوس شخص کے ہی کہ مہر کردی اللہ نے اوسکے دل پر پس سخت ہو گیا دل اوسکا یعنی دونون برابر نہین ہین اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیونکر ہوتا ہی کھلنا سینے کا فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی نور دل مین کھلجاتا ہی دل اور فراخ ہو جاتا ہی پھر عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہی اسکی فرمایا اَلْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالتَّاَہُّبُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ یعنی رجوع کرنی ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف اور الگ ہونا دار غرور یعنی دنیا سے اور سامان درست کرنا موت کے لیے پہلے آنے موت کے اور روایت مین آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّہْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھلجاتا ہی وہ سینہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور کے سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے سے اور سخت ہی دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یعنی ترک کرنے ذکر خدا کے سے یا بسبب ذکر خدا کے یعنی جب ذکر کیا جاتا ہی اللہ کا اونکے پاس یا اوسکی آیتین ذکر کیجاتی ہین تو پریشان دل ہوتے ہین اور سنگدلی زیادہ ہوتی ہی اونکو مثل قول اللہ تعالی کے فَزَادَتْہُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِہِمْ یعنی پس زیادہ کرتی ہین آیتین قرآنی پلیدی کو طرف پلیدی اونکی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت کرو بہت کلام بغیر ذکر اللہ کے اسلیے کہ بلا شبہہ کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہی سنگدلی کی اور بلا شبہہ بہت دور لوگون کا اللہ سے سنگدل ہی اور فرمایا تمام کلام ابن آدم کے مضر ہین اوسپر مفید نہین مگر تکلم کرنا اچھی باتون کا اور منع بری باتون سے یا ذکر اللہ اور آیا ہی کہ عیسیٰ نے وصیت کی حواریین کو یعنی اپنے مصاحبون کو کہ بہت کلام نکیا کرو بغیر ذکر اللہ عز وجل کے اسلیے سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور بلا شبہہ سخت دل بعید ہی اللہ سے ولیکن جانتا نہین اور حضرت علیؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھانا بندون کا اور بہت سونا اونکا سبب ہی سنگدلی کا اور حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہضم کرو تم اپنے طعام کو ساتھ ذکر خدا اور نماز کے اور سو نہو اوسپر اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور یہ بھی حضرت عایشہؓ

روایت ہی کہ [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہی تین خصلتون کی حُب الطعام کی اور حب نوم کی
اور حب راحت کی اور کہا مالک دینار نے کہ نہین مارا گیا بندہ ساتھ عذاب کے اعظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہی اور نہین
غضب ہوا اللہ کسی قوم پر مگر کہ چھین لیتا ہی اوس سے رحمت یعنی رحم دلی ﴿کشاف معالم در منثور
مشکوٰۃ﴾ تنبیہ علامت شرح صدر کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہو یا فقیر
یا دنیا دار جسکو رجوع دار آخرت کی طرف نہو اور طالب ہو دنیا کا اور بیزار نہو اوس سے اور مستعد بعد موت کے لیے نہو یعنی نیک کام نکرے
اور بُری باتون سے نبچے نہین اوسکو شرح صدر اور ہدایت خدا حاصل نہین پس جو مولوی شاگرد بہت کرے یا وعظ کہے نیت نام و نمود کے
جیسے بیان شہادت وغیرہ مین کسیکو یہ نیت ہو کہ لوگ بڑا صاحب جانینگے چڑہاوا ڈلاؤن پٹاؤنگا یا درویش نام و نمود کے لیے مرید بہت
کرے اور آخرت کے امور کی پروا نرکھے اوسکو سوچنا چاہیے اپنے حال مین کہ اللہ و رسول ہمارے حق مین کیا کچھ فرماتے ہین یا اللہ ہم سب
بھائی مسلمانون کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسون کی شرارتون سے بچا اور یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسوت قلب بہت کلام کرنے
سے سوائے ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہی پس اسمین سوچنا چاہیے کہ مطلق کثرت کلام کا یہ حال ہی تو جا بجا برے کلام گالی گلوچ غیبت جھوٹ
چغل خوری وغیرہ ذلک چنانچہ بیان انکے قبائح کا بر محل انکے ہوگا اب ایک حدیث جامع سن لو کہ اسمین مضامین مناسب اس
مقام کے بہت سے ہین وہ یہ ہی کہ معاذ کہتے ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور
دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام اور بلا شبہہ وہ البتہ آسان ہی اوسپر کہ آسان کرے
اللہ تعالی اوسکو او سپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرے تو ساتھ اوسکے کسیکو اور قائم کرے تو نماز اور دیوے تو
زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی
آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی بیچ میان رات کے یعنی اسیطرح یہ بھی خطاؤن کو
دور کرتی ہی پھر پڑہی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہنچے یَعْمَلُوْنَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین
تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلی چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا
کلمہ شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے
ہان ای نبی اللہ خبر دیجیے پس پکڑی آنحضرت ﷺ نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس عرض کیا مینے ای نبی اللہ کے
اور تحقیق ہم کیا البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور
نہین ڈالتی ہی لوگون کو آگ مین موہنون کے بل اونکے یا فرمایا ناکون کے بل اونکے مگر یا مین زبانون اونکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے
اس حدیث کے مضمون مین کہ اسمین چیزین دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے رغبتی کی اور سامان مابعد موت کے اور سبب بچنے کے
قساوت قلبی سے مذکور ہین انپر عمل کرنا چاہیے تا نعمتین جاودانی ہاتھ لگین اور نفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی
ہین بچے فرماتے ہین حضرت ابوبکر رض کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور ہوی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے
اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو طرف ترک کرنے دین کے اور نفس بلاتا ہی تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہون کے اور ہوی بلاتی ہی
تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہی تجکو طرف اختیار کرنے اور ترجیح دینے اوسکے کے آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو طرف گناہون
بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالی بلاتا ہی تجکو طرف جنت اور مغفرت کے فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ
يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی کفار بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت و مغفرت کے پس جسنے کہا مانا ابلیس کا

فــــ [illegible] (marginal notes, partly illegible)
گرانی مین کہ [illegible] ہین
[illegible]
غـــــــ ۵۲ کو زبان کے کلمات کفر اور سب [illegible] ناشزبانین سرزد ہوتی ہین [illegible]
غـــــــ ۵۳ [illegible] ہو فی نفسانی ۱۲
منہ عفی عنہ

گیا اوسمین کوہین اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی اوسمین روح اور جسنے کہا مانا ہوئی کا گئی اوسمین عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا گئی اوسمین آخرت اور جسنے کہا ماسوا اللہ فضا کا گئی اوسمین جنت اور جسنے کہا مانا اللہ کا گئی اوسمین رب اپنیان اور وہ نہجا سب بھلائیون کو اللھم اھدنا الی مرضاتک واجنبنا عن موجبات سخطک آمین رب العلمین ✤ مشکوٰۃ ✤ منبہات ✤ شعر گوہی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بمیدان درنمی آید سواران راچہ شد ✤ ایکے آگے سنگدلون کے مقابلے مین نرم دلون کا مذکور ہوتا ہے

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

اللہنے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اس سے کھال پر اون لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر

تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

نرم ہوتی ہین اونکی کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہے راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور جسکو راہ بھلاوے اللہ

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اوسکو کوئی نہین سجھانے والا ✤ مو ✤

خدانے اوتاری بہتر بات ایک کتاب کہ بعض اوسکا مانند دوسرے کے ہے آیتین دوہری یعنی وعدہ ساتھ وعید کے اور ڈرانا ساتھ بشارت کے بال کھڑے ہوتے ہین اوسکے سننے سے کھال پر اون لوگون کی کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے بعد ازان نرم ہوتے ہین پوست اونکے اور دل اونکے نزدیک ذکر خدا کے یہہ ہے ہدایت خدا کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اوسکے جسکو چاہے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اوسکے کوئی راہ دکھانے والا ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کہا اصحابنے یا رسول اللہ کاش کہ کچھ حدیث بیان فرمائیے تسے پس اوتری یہ آیت اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ متشابہا کے یہ معنی ہین کہ مشابہ ہے بعض اوسکا بعض سے صدق مین اور بیان مین اور نصیحت ہونے مین اور حکمت مین اور اعجاز وغیر ذالک مین اور لفظ مثانی صفت ہے کتاب کی بمعنی مکرر کے اسلیے کہ کئی کئی بار اسمین آئے ہین وعد اور وعید اور قصے اور خبرین اور احکام اور اوامر اور نواہی اور نصیحتین اور بعضونے کہا کہ مثانی اسکو اسلیے کہا کہ بار بار پڑھی جاتی ہے اور تقشعر الخ کے یہ معنی ہین کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے اور معنی یہ ہین کہ جب سنتے ہین وہ قرآن اور آیتین وعید اوسکی کی خوف الٰہی طاری ہوتا ہے اونپر اور کانپنے لگتی ہین جلدین اونکی بعد ازان نرم ہوتے ہین الخ یعنی پھر جب یاد کرتے ہین وہ اللہ کو اور اوسکی رحمت کو اور کمال مغفرت کو نرم ہو جاتی ہین جلدین اونکی اور دل اونکے اور جاتا رہتا ہے اونسے خوف وکپکپاہٹ اور بعضونے یون تقریر کی ہے اسکی کہ جب ذکر کی جاتی ہین آیتین رحمت کی نرم ہو جاتے ہین الخ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی آگاہ ہو ساتھ ذکر خدا کے تسکین پاجاتے ہین دل حاصل یہ کہ وقت خوف کے کانپ جاتے ہین دل اونکے اور نرم ہوجاتے ہین اور چین مین آجاتے ہین وقت امید کے اور ذلک اشارہ ہے کتاب کی طرف اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہے الخ وہ وہ شخص ہے کہ جان لیا ہے اللہنے اوس سے اختیار کرنا ہدایت کا اور جسکو گمراہ کرے یعنی پیدا کرے گمراہی اوسمین پس اوسکو کوئی راہ بتانے والا حق کیطرف نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب کانپتی ہے جلد مومن کی خوف الٰہی سے تو جھڑ جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسے کہ جھڑتے ہین خشک درخت سے پتے اوسکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب کانپتی ہے جلد بندے کی خوف الٰہی سے تو حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ دوزخ پر اور قتادہ سے منقول ہے بیچ تفسیر تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ کے کہ کہا یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے صفت بیان کی اونکی یہ کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی اور رونے لگتین ہین آنکھین اونکی اور تسکین پاجاتے ہین دل اونکے ساتھ ذکر خدا کے اور نہین صفت بیان کی اونکی ساتھ جاتے رہنے عقلون اونکی کے اور غش آجانے کے سوا اسکے نہین کہ یہ بات اہل بدع یعنی بدعتیون مین ہوتی ہے اور نہین ہے

یہ بات کہ بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور عبد اللہ بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مینے اپنی دادی بنت ابی بکرؓ سے کہ کیا کرتے تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پڑھا جاتا تھا اونپر قرآن کہا اونہون نے کہ ہوتے تھے وہ جیسے کہ صفت بیان کی اونکی اللہ نے یعنی بہتی تہین آنکھین اونکی اور کانپنے لگتی تہین جلدین اونکی کہا عبد اللہ نے کہ پس کہا مینے اسما سے کہ اب تو لوگون کا یہ حال ہی کہ جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو گر پڑتے ہین غش کھا کر کہا اسما نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی یہ شیطان کی جانب سے ہی اور آیا ہی کہ گذرے ابن عمر ایک شخص پر اہل قرآن سے کہ گرا ہوا پڑا تھا پس پوچھا ابن عمرؓ نے کہ کیا حال ہی اسکا کہا لوگون نے کہ جب پڑھا جاتا ہی اوسپر قرآن یا سنتا ہی یہ ذکر اللہ کا تو گر پڑتا ہی پس کہا ابن عمرؓ نے کہ ہم البتہ ڈرتے ہین اللہ سے اور گرتے نہین اور کہا ابن عمرؓ نے بلاشبہ شیطان داخل ہوتا ہی بیچ جوف ایک انکے کے نہین تھا یہ کام اصحاب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابن عمر سے ابن سیرین کے کہ جو لوگ بیہوش ہو کر گر پڑتے ہین جب کہ پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن درمیان ہمارے اور درمیان اونکے فیصلہ اسپر ہی کہ بیٹھے ایک اونکا گھر کی چھت پر دونون پانون لٹکا کر پھر پڑھا جاوے اوسپر قرآن اول سے آخر تک پس اگر گر پڑے وہ تو وہ صادق ہی اور روایت ہی عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا آیا مین اپنی مان کے پاس پس کہا مینے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ نہین دیکھی مینے خیر او سے کبھی وہ یاد کرتے ہین اللہ کو پس کانپتا ہی ایک اونکا یہان تک کہ بیہوش ہو جاتا ہی خوف الہی سے پس کہا اونہون نے کہ مت بیٹھ ساتھ اونکے پھر کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے اور دیکھا مینے ابو بکرؓ و عمرؓ کو قرآن پڑھتے پس نہین ہوتا تھا یہ حال اونکا خوف الہی سے کیا پس جانتا ہی تو اونکو ابو بکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ ڈرنے والا اللہ سے اور قیس بن جبیرؓ سے ہی کہ کہا صعقہ یعنی بیہوش ہو جانا شیطان سے ہی ❊ **درمنثور ملخصاً** ❊ **تنبیہ** ❊ انصاف سے غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ صحابہ بیہوش ہونے والون کو قرآن اور ذکر اللہ سنکر یہ کچھ بدلے دیتے تھے وائے اون لوگون کے حال پر کہ راگ و ڈھولکی کے سننے پر اظہار شوق اور وجد کرین اور چیخنیان مارین یہ محض لہو شیطانی ہی چنانچہ کتاب در المختار مین شرح وہبانیہ سے لکھا ہی **بیت** وَمَنْ يَّسْتَحِلُّ الرَّقْصَ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ ❊ لَاسِيَّمَا بِالدُّفِّ يَلْهُوْا وَيَزْمُرُ ❊ یعنی اور جو شخص کہ حلال جانے وجد کو قائل ہوئے ہین علما اوسکے کفر کے خصوصاً کہ ساتھ دف کے لہو کرے اور باجے بجاوے ❊

٥١ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ

بھلا ایک جو وہ روکتا ہی اپنے موہنہ پر برا عذاب دن قیامت کے اور کہیے بے انصافون کو چکھو جو تم کماتے تھے ❊

کیا جو شخص کہ بچتا ہی ساتھ موہنہ اپنے کے سختی عذاب سے روز قیامت کے یعنی سوائے موہنہ کے کچھ نپاوے کہ عذاب کو ساتھ اوسکے بچاوے مانند اہل نجات کے ہو اور کہا جاویگا ظالمون کو کہ چکھو وبال اوس چیز کا کہ کرتے تھے تم ❊ **فتح** ❊ **تفسیر** ❊ معنی اسکے یہ ہین کہ انسان جب دیکھتا ہی کوئی ڈر کی چیز تو ہاتھ موہنہ کے سامنے روکتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہاتھ سے موہنہ کو بچاوے اسلیے کہ سب اعضا مین موہنہ نہایت عزیز ہوتا ہی اور جو شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین ڈالا جاویگا اس حال مین کہ طوق کیے جاوینگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے پس نہین میسر ہوگا اوسکو یہ کہ بچاوے آگ کو مگر ساتھ اوس موہنہ اپنے کے کہ بچاتا تھا ڈر کی چیزون سے ساتھ غیر اوسکے کے اوسکی محافظت کے لیے اور کہا جاویگا ظالمون کو یعنی کہینگے ظالمون سے داروغان دوزخ کے ذوقوا الخ ❊ **جمل** ❊ **کشاف** ❊ مراد يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سے یہ ہی کہ کھینچا جاویگا وہ موہنہ کے بل دوزخ مین اور یہ مانند اس قول اللہ تعالی کے ہی ❊ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ❊ یعنی کیا پس وہ شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آویگا با امن روز قیامت کے اور یا یہ معنی ہین کہ اوندھا ڈالا جاویگا دوزخ مین اور اول جو آگ کو پہونچیگا موہنہ اوسکا ہوگا اور کہا مقاتل نے کہ وہ کافر ہی کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین

اس حال مین کہ طوق کیے ہونگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے اور اوسکے ہاتھ مین ہے اگر اوسکی گلے مین ہاتھ بندھے ہونگے آگ جہنم کی سال مین کہ وہ لٹکتا ہوگا ساتھ گردن کے پس گری دوزخ کی اور لپٹ اوسکی اوسکے مونہہ پر جو پہنچتی ہوگی نہین بچیگا اوسکو بسبب طوق کے کہ اوسکے ہاتھ اور گردن مین ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اوس سے ابوجہل ہے کہ ہاتھ اوسکے گردن مین باندھکر دوزخ مین ڈالینگے اور وہ ساتھ مونہہ اپنے کے آگ دوزخ سے پرہیز کریگا ❊ معا ❊ بحر ❊ در منثور ❊

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پھر پہونچا اونپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے پھر چکھائی اونکو اللہ نے رسوائی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

دنیا کے جیتے اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہے اگر یہ سمجھ رکھتے ❊ مو ❊

جھٹلایا تھا یعنی رسولون کو اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قریش سے پس آیا اونکو عذاب اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے پس چکھائی اونکو خدا تعالی نے خواری بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اگر جانتے ❊ فتح ❊ تفسین ❊ اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یعنی اوس جہت سے کہ نہین گمان کرتے تھے اور نہین خطرہ گذرتا تھا اونکے دل مین کہ شر پہونچیگی اونکو اوس جہت سے اوس وقت کہ وہ امن مین تھے غافل تھے عذاب سے ناگہان گرفتار عذاب مین ہوئے امن کی جگہہ اپنی سے اور خواری یعنی مسخ اور خسف اور جلاوطن ہونا اور مانند اسکے عذاب خدا سے سخت ہے یعنی دنیا کے عذاب سے اگر جانتے البتہ امن مین رہتے یا یہ معنی ہین کہ اگر جانتے وہ آخرت کے عذاب کو تو نہ جھٹلاتے

❊ مد ❊ کشاف ❊ معا ❊ جلا ❊

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

اور ہمنے بیان کی لوگون کو اس قرآن مین سب چیز کی کہاوت کہ شاید وہ سوچین قرآن ہے عربی زبان کا

غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

جسمین کجی نہین کہ شاید وہ بچ چلین ❊ مو ❊

اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے آدمیون کے اس قرآن مین ہر نوع سے مثال ہو کہ نصیحت پکڑین اوتارا ہمنے قرآن عربی بے عیب ہو کہ یہ پرہیزگاری کرین ❊ فتح ❊ تفسین ❊ غیر ذی عوج کے معنی یہ ہین کہ مستقیم و پاک ہے تناقض و اختلاف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد عوج سے شک ہے یعنی شک والا نہین کہ کچھ شک ہو اللہ کے کلام ہونے مین اور انس رضی سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے قرآنا عربیا غیر ذی عوج کہ فرمایا غیر مخلوق یعنی یہ قرآن اللہ کا کلام ہے قدیم مخلوق نہین پرہیزگاری کرین یعنی کفر سے بچین ❊ مد ❊ در منثور ❊

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہے کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہے انکی کہاوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

سب خوبی اللہ کو ہے پر وہ بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ❊ مو ❊

بیان کی خدا نے ایک مثال ایک غلام ہے کہ اوسمین شریک مختلف ہین اور ایک غلام ہے مسلم واسطے ایک شخص کے کیا برابر ہین صفت مین تعریف خدا کے لیے ہے بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے یعنی جس غلام کے کئی مالک ہوتے ہین ضائع ہوتا ہے ایسے ہی جو شخص کہ بہت معبودون کو

یہ مثال موحد کی ہے اور جو غلام کہ خالص ایک شخص کا ہے وہ شخص کارساز سب امور اوسکے کا ہوتا ہے ایسے ہی جو کہ موحد و مخلص ہو
اللہ اوسکا ہے واللہ اعلم ⁂ تفسیر ⁂ متشاکسون کے معنی ہیں جھگڑنے والے اور اختلاف کرنے والے بدخلق اور سلماً بفتح
سین کا اور معنی ہیں اسکے سلامتی والا کہ کسیکو اوسمیں تنازع نہو واسطے ایک شخص کے یعنی خالص ہو اوسکے لیے شرکت سے کیا برابر ہیں صفت میں
یعنی کیا برابر ہیں صفتیں انکی اور حال انکے یہ استفہام انکاری ہے یعنی نہیں برابر انکے صفتیں اور حال تعریف خدا کے لیے کہ ایک ہے وہ ایسا کہ
نہیں شریک کوئی اوسکا اور معبودوں کے لیے سوائے اوسکے یعنی واجب ہے یہ کہ حمد و عبادت متوجہ ہو طرف اوس وحدہ کے پس تحقیق ثابت ہوا
کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اوسکے بلکہ اکثر انکے نہیں جانتے ہیں یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شریک کرتے ہیں
ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے معبودوں کو ساتھ غلام کے کہ شریک ہوں دو سمیں کئی شرکا اور وہ آپسمیں تنازع
اور اختلاف رکھتے ہوں ہر ایک اونمیں سے دعوی کرتا ہو کہ یہ غلام میرا ہے پس وہ آپسمیں کھینچا کھانچی کرتے ہوں اوسکو اور لگاتے ہوں اوسکو
خدمتوں مختلف میں اور وہ غلام متحیر ہے نہیں جانتا کہ کونسا راضی ہے اوسکی خدمت سے اور کس پر اونمیں سے بھروسا کرے اپنی حاجتوں
میں اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہے اور دل اوسکا پریشان اور تمثیل دی
مومن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہے اور دل اوسکا مجتمع ⁂ کشاف ⁂ جلا ⁂ مد ⁂
یعنی نہیں برابر ہے غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلیے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکوں میں سے خدمت اپنی
ایک وقت میں تو وہ متحیر ہوتا ہے کہ کسکی خدمت کروں انمیں سے اور یہ مثال شرک کی ہے اور دوسری مثال موحد کی ہے ⁂ جلا ⁂ ایک غلام
جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نہ سمجھے تو اوسکی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال
ہے جو ایک رب کے بندے ہیں اور جو کئی رب کے بندے ⁂ موضح ⁂ یعنی جو غلام کہ کئی آقا رکھتا ہو اور وہ اوس سے خدمت لینے میں تنازع کرتے ہوں
برابر نہیں ہے ساتھ اوس غلام کے کہ سوا ایک آقا کے نرکھتا ہو اور سبب تنازع ہو اسیطرح کافر پوجنے والا معبودوں متعددہ باطلہ کا یعنی
بتوں کا ساتھ مسلمان پوجنے والے خدا یگانہ معبود بحق کے برابر نہو ⁂ بحر ⁂ تنبیہ ⁂ حاصل آیت یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا شریک کسیکو
نکرے اور اوسی کو مالک اور کارساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسیکو کرے پس بزرگوں کو سر کا تاج اور آنکھوں کی پتلی سمجھے لیکن
کارخانہ خدائی میں کسیکو دخیل نجانے اور جو بندگی کہ خاص اللہ ہی کی سزاوار ہے جیسے سجدہ کرنا طواف کرنا اور پکارنا وقت حاجات کا اور
نذروں کا ماننا اور نام رکھنے میں نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند اونکے اوسکے غیر کے لیے نکرے تفصیل اخیر کی بات کی یہ ہے
کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان بھی ایک قسم ہے شرک کی اس سے بھی بچے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ بیچ تفسیر آیت فلما
آتٰہما صالحاً الخ کے لکھتے ہیں کہ یہ تصویر ہے حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے نیت درست کرتا ہے اور جب فرزند وجود میں آئے
تو اوسکو فراموش کر دیتا ہے اور یہاں سے جانا گیا کہ شرک نام رکھنے میں ایک قسم ہے شرک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہمارے غلام فلان اور عبد فلان
نام رکھتے ہیں انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو رہے ہر ایک کا غلام نہ بنتا پھرے اور اوسیکو حاجت روا اور کارساز اپنا سمجھے
تو اور کسیکو والا جنکو نام رکھا ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں بھی اونمیں میں داخل ہوگا اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ہوگا حضرت
شیخ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں بیچ ذکر وفود کے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبداللہ رکھا جیسے کہ
وفد بنی البکا میں عبد عمر کا نام عبدالرحمن رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نام میں اضافت عبد کی غیر خدا کی طرف ہو وہ نام رکھنا
خوب نہیں انتہی ⁂ مسئلہ ⁂ شرکت دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہوں دو شخص عین کے یعنی ایک
چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونوں کو کچھ یا غالب ہوں دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کریں دو شخص و غیر ذلک

یا مل جاوے مال دو شخصونکا اس طرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کا
دودھ مین مل جاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دین پس اس شرکت کا حکم یہ ہی کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا
اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا اپنے حصے کا جائز ہی بغیر اذن شریک کے سوائے دونون قسمون اخیر کے
یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپ سے مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہی کہ کہے ایک دوسرے سے
کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اسکی یہ ہی کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ
قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے یہ شرط
کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپے مین لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکت کیواسطے اور
یہ شرکت عقد چار قسم پر ہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و التقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہی کہ شریک ہوین دو شخص
کہ برابر ہوون دونون تصرف اور دین مین اور مال مین پس نہین جائز ہی یہ شرکت درمیان مسلمان اور کافر کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین
اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین برابر نہین اور مراد مساوات سے مال مین مساوات
اوس مال کی مراد ہی کہ صحیح ہو اوسمین شرکت اور نہین مضایقہ ہی ساتھ زیادتی اوس مال کے کہ نہ جاری ہو اوسمین شرکت مانند عروض یعنی
اسباب اور زمین وغیرہ کے اور متضمن ہوتی ہی یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہی معاملے مین
پس جب خریدے ایک دونون مین سے کچھ تو بیچنے والے کو مطالبہ ثمن کا یعنی مول کا شریک دوسرے سے پہونچتا ہی اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضہ کا
یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا وقت عقد کے اور جو کوئی اون دونون مین سے کچھ مول لے سوائے
طعام و لباس اہل اپنے کے پس وہ دونون کا ہوگا اور جو دین کہ لازم ہو ایک پر اون دونون مین سے بسبب اوس چیز کے کہ صحیح ہی اوسمین شرکت
مانند خریدنے اور بیچنے اور اجارہ لینے کے یا بسبب کفالت کے ساتھ امر کے ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور بغیر امر کے ضامن نہین ہونے کا صحیح
یہی ہی یعنی جبکہ لازم آوے ایک پر اون دونون مین سے دین بسبب کفالت کے بغیر امر مکفول عنہ کے پس صحیح یہ ہی کہ اس دین کا نہین ضامن ہوگا
شریک دوسرا اور اسی طرح اگر لازم ہوگا دین بسبب غصب کے ایک پر ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور نہین صحیح ہی شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ
روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہوون لوگ ساتھ اوسکے اور اگر ایک
دونون شریکون مین سے مالک ہوا اسباب ورثے کا یا اوس جہت کر ایسے مال کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہی مانند روپے اشرفی کے تو شرکت
مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوگا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ نہین ہو سکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے تو باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون مین کہ ذکر کی گئین
یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون پس اگر مال دونون کے برابر ہون یا کم زیادہ ہون صحیح ہی اور صحیح ہی یہ شرکت اس طرح بھی کہ شرط
کیجاوے یہ کہ ہو مال مساوی اور نہو ربح مساوی یعنی ایک کے لیے نفع اور دوسرا زیادہ باوجود مساوات مال کے تو بھی درست ہی اور تینون
امامون کے نزدیک سوائے امام شافعی کے ایک نوع ہونا دونون کے مالون کا اور مخلوط کرنا دونون مالونکا اور برابر ہونا دونون کے مالون کا اور
ربح کا شرط نہین ہی جسطرح کہ ہوا اور جو کچھ شرط کرین جائز ہی اور ربح اور تلف اور ضمان بقدر دونون مالون کے ہونگے پس اگر ایک کے
درہم ہوون اور ایک کے دینار تو بھی جائز ہی اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و التقبل یہ ہی کہ شریک ہون
دو حرفے والے اگرچہ حرفے مختلف رکھتے ہوون مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز ہو اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون
اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین

سلہ اگر ... شرط کرنا باقی ... نفع کو ... ؏ ... ۱۲ شرح وقایہ
ولا تصحان الا بالنقدين والتبر والفلوس النافقة ... المفاوضة والعنان ... الا ان يبيع نصف عرضه بنصف عرض الآخر ثم يعقد الشركة ... وبالمكيل والموزون والعددي المتقارب قبل الخلط ... تمت

کرو دو تہائی نفع ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونون مین سے لازم ہوگا دونون پر کرنا اوسکا پس ایک نے طلب کیا یا کام کیا اوسکا پہونچا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی پہونچتی ہی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اون دونون مین سے اور کمائی درمیان دونون کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اون دونون مین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہی کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اس طرح کہ اپنی وجاہت و ردویت سے اسباب مول لا کر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کے ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اوسمین بطور شرکت مفاوضہ کے تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہی شرکت وکالت کو بیچ اوس چیز کے کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدھون آدھ ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمین یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکت اوس چیز مین کہ نہین صحیح ہی وکالت اوسمین مانند کاٹنے لکڑیون کے اور گھانس کے اور شکار کرنے کے اور پانی لانے کے اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ہر ایک کے لیے پس وہ اوسی کے لیے ہوگا اور جو کچھ لیوین دونون معًا پس واسطے دونون کے آدھون آدھ ہوگا اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ایک کے لیے دوسرے کی مدد سے پس وہ اوسیکے لیے ہوگا مثلًا ایک اکھیڑے اور دوسرا جمع کرے تو ہوگا وہ اکھیڑنے والے کے لیے اور واسطے دوسرے کے اجر مثل ہوگا امام محمد کے نزدیک جسقدر نوبت پہونچے اوسکی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ زیادہ کیا جاوے نصف ثمن اوسکے پر اور نہین صحیح ہی شرکت پانی لانے مین اس طرح کہ ایک کا بیل ہو اور دوسرے کی پکھال پھر ملاوے ایک اون دونون مین سے پس کسب بلانے والے کے لیے ہوگا اور اوسپر اجر مثل یعنی کرایہ موافق رواج کے لازم آویگا اوس چیز کا یعنی پکھال وغیرہ کا کہ دوسرے کی ہی اور ربح شرکت فاسدہ مین بقدر مال کے ہوگا جیسے کہ شرط کین شرکت مین درہم معین نفع مین سے ایک کے لیے پس فاسد ہوئی شرکت پس ہوگا نفع بقدر مال کے یہان تک کہ اگر ہو مال آدھون آدھ اور شرط کیا تھا ربح اثلاث یعنی دو تہائی ایک کے لیے اور ایک تہائی ایک کے لیے تو یہ شرط باطل ہی اور ہوگا ربح آدھون آدھ اور باطل ہو جاتی ہی شرکت بسبب مرنے ایک کے دو شریکون مین سے اور بسبب چلے جانے ایک کے دار الحرب مین مرتد ہو کر اگر حکم کیا جاوے ساتھ اوسکے اور نہین جائز ہی کہ زکوٰة دیوے ایک اون مین سے دوسرے کے مال کی بغیر اذن اوسکے کے ملتقے شرح وقایہ مختصرًا

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝

بیشک تو بھی مرتا ہی اور وہ بھی مرتے ہین پھر مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑوگے موضح

بتحقیق تو مریگا اور بتحقیق یہ مرینگے پھر البتہ تم روز قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے آپسمین جھگڑوگے فتح تفسیر

تو مریگا الخ کافر منتظر رہتے تھے آنحضرت کی وفات کے کہ یہ مرین تو ہمارا پیچھا چھوٹے پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ موت سبکو آنے والی ہی پس اسکا انتظار کرنا اور شماتت باقی کے ساتھ فانی کی کیا معنی اور قتادہ سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے خبر موت کی سنائی اپنے نبی کو اونکے نفس کی اور تمکو خبر موت کی دی تمہارے نفسون کی یعنی تو اور وے بیچ شمار موتی کے ہین اسلیے کہ جو چیز ہونے والی ہی پس گویا کہ ہو چکی ابو دردا سے روایت ہی کہ ایک شخص نے دیکھا ایک جنازہ پس کہا کہ کون ہی یہ کہا ابو دردا نے کہ یہ تو ہی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ یعنی چونکہ تجہپر یہ دن آنے والا ہی پس گویا کہ تو مردہ ہی تھا ہی پھر البتہ تم یعنی تو اور وہ جھگڑوگے پس تو دلیل لاویگا اونپر کہ میں نے احکام الٰہی پونہچا دیے تھے پس جھٹلایا انھون نے مجکو اور کوشش کی بیچ اسلام کی طرف بلانے مین پس لگے رہے یہ عناد مین اور عذر کرینگے وہ واہیات کہ تابعین کہینگے تابعداری کی ہمنے اپنے سردارون اور بڑون کی اور کہینگے سردار کہ بہکایا ہمکو شیاطین نے اور اگلے باپون ہمارے نے اور بعضون نے حمل کیا ہی اسکو سبکے جھگڑنے پر پس کافر آپسمین جھگڑینگے یہان تک کہ کہا جاویگا اونکو لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ یعنی اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ نہ جھگڑو آپسمین میرے پاس اور مومن کافرون پر سرزنش کرینگے ساتھ دلیلون کے اور اہل قبلہ بھی آپسمین جھگڑینگے یعنی بعضے

جانیگا ابن عمر کہتے ہین کہ ایک مدت ہم بھی جانتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے ہمارے حق مین اور اہل کتاب کے حق مین [illegible]
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ہم کہتے تھے کہ ہم آپسمین کیونکر جھگڑینگے حال انکہ نبی ہمارا ایک ہے اور دین ہمارا ایک ہے [illegible]
کہ دیکھا ہمنے اپنے بعضون کو کہ مارتے ہین بعضون کو تلوار سے پس جانا ہمنے کہ یہ نازل ہوئی ہے ہمارے حق مین [illegible]
اکہا صحابہ نے کہ کیا ہوگی خصومت ہماری یعنی قیامت کو حال انکہ ہم تو بھائی ہین آپسمین پس جب قتل کیے گئے عثمان تو کہا صحابہ نے کہ یہ
خصومت ہماری ہے یعنی درباب قتل اونکے کے آپسمین جھگڑا ہوئیگا روز قیامت کے اور کہا ابو العالیہ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اہل قبلہ کے
حق مین اور یہ جھگڑنا درباب خونون اور حقوق آپسکے ہوگا اور وجہ اول ہی یعنی حق اور حق بات اول ہی کی ہے یعنی آنحضرت اور کفار
جھگڑینگے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے اس قول اللہ تعالی کے سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ الخ اور اس قول اوس تعالی کے سے وَالَّذِيْ
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ کہ یہ بیان اور تفسیر ہے اون لوگون کی کہ اونمین جھگڑا ہوگا آپسمین اب مناسب قول اخیر کے
کچھ روایتین سننی چاہیین ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر ہووے کچھ حق بھائی اوسکے کا قسم
آبرو ریزی اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا دے اوسکو اوس سے آج کے دن پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت مین اگر ہونگے
ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق مظلوم کے اور اگر نہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس
رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس
ہم مین وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہے کہ آویگا دن
قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا لگایا ہوگا کسیکو اور
کھا گیا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک کو نیکیون اوسکے سے اور اور کو نیکیون اسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی
پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا گناہ کے کہ اوسپر ہے تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین
اور روایت ہے زبیر بن العوام سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ کیا مواخذہ کیا جاویگا ہمپر اوس چیز کا کہ ہے درمیان ہمارے دنیا مین ساتھ خواص ذنوب
یعنی زنا وغیرہ کا تو مواخذہ ہووے ہی گا آپسکے حقوق کا بھی مواخذہ ہوگا فرمایا ہان البتہ مواخذہ کیا جاویگا تمپر اسکا یہان تک کہ ادا کیا جاویگا طرف
حق والے کا کہا زبیر نے قسم خدا کی بلاشبہ امر دشوار ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ جھگڑیگی روز قیامت کے ہر چیز یہان تک کہ
دو بکریان بھی آپسمین جھگڑینگی در مقدمے لڑنیکے آپسمین سینگون سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جو آپسمین جھگڑینگے
روز قیامت کے مرد اور بیوی اوسکی ہوگی قسم خدا کی نہین بولیگی زبان اوسکی ولیکن دونون ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے گواہی دینگے اوسپر اوس چیز
کہ عائبانہ کرتی تھی اپنے خاوند کے اور گواہی دینگے دونون ہاتھ مرد کے اور پانون اوسکے اوس چیز کی کہ خبر گیری کرتا تھا وہ بیوی کی یعنی اسمین جو
قصور کیا ہو اوسکی گواہی دینگے پھر بلایا جاویگا مرد اور خادم اوسکا ساتھ مثل اسکے کے یعنی اونکے بھی عضا اسی طرح گواہی دینگے پھر
بلائے جاوینگے بازاری یعنی اونھون نے جو کسیکی حق تلفی کی ہوگی اونکے اعضا بھی گواہی دینگے اور نہین پاوینگے وہان دانق اور قیراط
نیکیان ظالم کی دیجاوینگی مظلوم کو اور برائیان مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوینگی پھر لایا جاویگا جبارون یعنی ظالمون کو لوہے کے گرز [illegible]
پس کہا جاویگا کہ وارد کرو انکو دوزخ پر پس قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ داخل ہونگے آگ مین یا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ
اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین ہے تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر یعنی گذریگا اوسپر سے کہ پل صراط اوسپر ہوگا یعنی مجکو شک ہے کہ داخل ہو
دوزخ مین یا فقط ورود ہی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جو جھگڑنے والون کے آپسمین دو ہمسائے ہونگے یعنی [illegible]

[illegible] اور نہیں [illegible]

[illegible] الدن میں پہلا جھگڑا ہوا در باہر والون میں ہمسایون کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ

[illegible] لایا جاویگا یعنی حشر میں [illegible] کرے گی [illegible] رعیت [illegible] وہ اوس پر پس کہا جاویگا اوس [illegible]

کہ باندھا جاوے ایک ستون [illegible] دوزخ کے ستونوں میں سے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا جھگڑینگے لوگ آپس میں روز قیامت کے یہان تک کہ
جھگڑے گی روح ساتھ بدن کے پس کہیگی روح واسطے بدن کے کہ تو نے کیا یعنی جو کچھ کیا اور کہیگا بدن واسطے روح کے کہ تو نے حکم کیا
اور تو نے فریب دیا پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونون کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون
کے کہ مثل تم دونون کی ایسی ہی جیسے ایک شخص جاماندہ بینا ہو اور دوسرا اندھا ہو داخل ہوئے دونون ایک باغ میں پس کہا جاماندے نے
واسطے اندھے کے کہ میں دیکھتا ہون یہان میوے ولیکن نہیں پہونچ سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو
مجھپر اور توڑ میوے پس سوار ہوا جاماندہ اوسپر اور توڑے میوے پس کونسا اون دونون میں سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح وجسد کہ دونو
نے زیادتی کرنے والے پس کہیگا واسطے اون دونون کے فرشتہ کہ تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سواری
ہی اور روح سوار ہونے والی ہی اوسپر اور ابن عباس سے ہی یہی تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
کہا کہ جھگڑیگا سچا جھوٹے سے اور مظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے ۔ **تنبیہ** ۔ ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ بندون کے حقوق نہایت دشوار ہیں چنانچہ صریح بھی حدیث شریف میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال نامے تین ہیں ایک
اعمال نامہ ہی کہ نہیں بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عز وجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
یعنی بالتحقیق اللہ نہیں بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہیں عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا ہی بندون کا
آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہیں پروا کرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے یعنی حقوق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے
درگذر کرے اوس سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ بچا اپنے کو بد دعا مظلوم کی سے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور
بالتحقیق اللہ نہیں منع کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتیں مشکوۃ میں ہیں اور یہ جو اور روایت میں آیا کہ ظالم
کی نیکیاں مظلوم کو ملین گی اوسکے حق کے بدلے میں مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیاں کتنے حق کے بدلے میں ملین گی تو اسکی تفصیل
در المختار میں یہ لکھی ہی کہ آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض میں کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات سو نمازوں باجماعت کا انتہی
نکتہ ۔ اسکے اوپر کے رکوع میں جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ
اوسمین قول سے مراد صوفیہ کرام کے نزدیک قسمیں خطرون کی ہیں اور وہ چھ ہیں ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہیں ہوتی اور وہ
باعث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہیں رکھتے ہیں اور اوسمین سوائے خوشی نفس ایک ساعت کی
اور کچھ نہیں ہی اور وہ باز رکھنے والا اللہ سے اور قساوت اور غفلت لانے والا ہی وَكُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
واقع ہی یعنی جو چیز باز رکھے تجکو اللہ سے پس وہ بت تیرا ہی اور اوسمین منہمک رہنے کے لیے کچھ حد نہیں ہی اور دوسرا خطرہ شیطانی ہی
کہ واسطے گمراہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اور شکوہ کرنے خدا کے اور واسطے کروانے تمام گناہون اور تاخیر توبہ اور مانند انکے کے
وارد ہوتا ہی اور کبھی واسطے گمراہ استدراج کے ساتھ امر خیر کے بھی وارد ہوتا ہی اور بحسب ایک قول کے خطرہ نفسانی بھی کبھی ساتھ خیر کے
آتا ہی لیکن اون دونون کے ساتھ میں شر ہی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کو ہواجس نفسانی اور شیطانی کو وساوس شیطانی کہتے ہیں اور اکثر حرکات

١٣ جیسے نماز روزہ یعنی دکھانے کے واسطے کے لیے اور مانند اوسکے کے ۱۲ منہ مدظلہ

اور سکنات عوام کے بحسب انہین دونون خطرون کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی سبب عوام حجب نفس اور معاصی مین گرفتار ہین تیسرا خطرہ ملکی اور روحی جو تیسرا خطرہ قلبی ہی اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور خیرات پر اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت کے اور راستی کے اور اوس چیز کے کہ جس سے خیر آدمی کی ہو اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال خواص کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرہ عقلی ہی کہ کبھی بحسب خطرہ ملکی اور روحی کے اور کبھی بحسب خطرہ نفس اور شیطان کے وارد ہوتا ہی چھٹا خطرہ الٰہی ہی کہ بے واسطہ بندے کے دل پر وارد ہوتا ہی اور اکثر اوسکا خیر ہی اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلا کے ساتھ برائی کے بھی وارد ہوتا ہی اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون سے اور اسیطرح تمیز اور خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہی اور جگہ بڑی ہی لغزش کی ہی جسکو خدا تعالی چاہے اور انکے دل کو منور کرے اوسی کو میسر ہوتی ہی اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرہ شیطانی سے امن مین ہوا اور جب ترک لذات اور شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر ساتھ شرائط اونکی کے خالصۃً للہ کرنے اختیار کیے امید ہی کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اوسپر مغفور اور جنتی بھی ہوگا اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خدا طلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار کرے امید ہی کہ حق تعالی اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور معرفت حقائق اشیا کی کماحقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس مرتبے کے علاج پہچاننے خطرون کا یہ ہی کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافقت احوال اولیا سے بھی بھلائی خطرے کی واضح ہوتی ہی اور خطرۂ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھ جزم و قوت کے ہو الہام ہی اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہی اور اسیطرح خطرہ برائی کا کہ ہمیشہ ہو نفس سے ہی اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہی ؛ بحر ؛ تفصیل اسکی جو دیکھے تو فتوح الغیب مین حضرت غوث اعظم نے لکھی ہی ؛

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہونچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھہراؤ منکرون کا ؛ مو ؛

پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سے کہ جھوٹھ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جس وقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہی دوزخ مین ٹھکانا کافرون کی ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تمنے جھٹلایا تو تم سے برا کون ؛ مو ؛ اوپر کی آیت مین جو جھگڑنا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ مین بیان ہی اون لوگون کا کہ ہوویگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدا تعالی پر یعنی افترا کیا اوسپر ساتھ نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہی دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافرونکے یعنی اون لوگون کے لیے کہ افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ؛ مل ؛ معا ؛

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ؛ مو ؛

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت اور متبعین اونکے

الجزء الرابع والعشرون

جیسے کہ ہارون ساتھ موسی کے وہ اوپر قوم اونکی بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب تا کہ وہ ہدایت پاوین اونہین اسلیے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور کہا ضحاک نے کہ روایت کیا گیا ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِیْ صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِیْ صَدَّقَ بِهٖ مومن ہین اور یہ سب صحیح ہی اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تصدیق بھی کیا اوسکو اور پونھچایا خلق کو اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل علیہ السلام ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطا نے کہا وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ انبیاء علیہم السلام ہین اور صَدَّقَ بِهٖ تابعدار اونکے ❊ **معا** ❊ **تنبیہ** ❊ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنی یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن کو چھ قسم کا ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالی بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسخے مین ہی ساتھ گناہون کے اوٹھا اور دوسرے ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملائکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو بسبب اونکے روز قیامت کے اور تیسرے ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کر دیوے عمل اوسکا اور چوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرلے ناگہان غفلت مین اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ فریفتہ ہو ساتھ اوسکے پس غافل کر دے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل و عیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ مشغول ہو ساتھ اونکے پس غافل کر دین وہ اللہ کی یاد سے ❊ **منبہات** ❊

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ○ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا

اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تا اوتارے اللہ اون سے برے کام جو کیے تھے

وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

اور بدلے مین دے اونکا نیگ بہتر کامون کا جو کرتے تھے ❊ **مو** ❊

واسطے اونکے ہی جو کچھ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہ ہی جزا نیک کارون کی کہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوس چیز کا کہ کیا اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ○ وَمَنْ

کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اونسے جو اوسکے سوا ہین اور جسکو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو

یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ○

راہ سجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا ❊ **موق** ❊

کیا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھلانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب بدلا لینے والا ❊ **فتح** ❊

تفسیر ❊ کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی اور حمزہ اور علی نے عباده پڑھا ہی بجائے عبده کے یعنی انبیا اور مومن اور مضمون اسکا مانند مضمون آیت اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ کے ہی اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین یعنی ساتھ بتون کے کہ جنکو مقرر رکھا ہی مشرکون نے معبود سوائے خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آنحضرت کو

کہ ہم ڈرتے ہیں ایسا نہو کہ دیوانہ کردین تجکو معبود ہمارے اور پہٹکار اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے کے تیرے انکو یہ آیت نازل ہوئی یہ ہوالبتہا ہی لینے شمنون سے اور واسطے ہمین وعید یعنی ڈرواہ ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مومنون کے کہ ڈرائیگا الہ پیغمبر سے دشمنون کے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اور نیز پھر معلوم کروایا اللہ تعالی نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی ساتھ قول اپنے کے * ملا *

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ

اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ

اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھپر کچھ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی یا وہ چاہے مجھپر مہر وہ ہین کہ روک دین

رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے * مو *

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہین خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوائے خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے سختی اوسکی کے ہین مجسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشایش کیا یہ بت باز رکھنے والے بخشایش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے * فتح * تفسیر * سختی یعنی مرض یا فقر یا سوائے اونکے بخشایش یعنی صحت یا غنا یا مانند اونکے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے الخ یہ اسلیے فرمایا کہ اونھون نے ڈرایا تھا آنحضرتؐ کو بتون کی پھٹکار اور دیوانہ کر دینے سے پس حکم کیے گئے آنحضرتؐ ساتھ اسبات کے کہ اقرار کروا دین اونسے پہلے اسبات کا کہ خالق عالم کا وہی اللہ جل لاشریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کروانے کے کہ بس اگر چاہے میرے حق مین خالق عالم کا جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پونہچانا یا رحمت پونہچانی کیا قادر ہونگے وہ اوپر خلاف اسکے پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پونہچانے بتون اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ الخ

تنبیہ * جانا چاہیے کہ کلمہ حَسْبِيَ اللّٰهُ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر اوترے غم یا سختی یا کوئی امر دشوار تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یہ دونون روایتین حصن حصین مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی ابن عباسؓ نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑھا جبکہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تھا انتہی اور انیس المنقطعین مین ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ تعالی کو نزدیک اونکے کفایت کرنے والا اور کہین ہے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

[illegible] بس ہی مجکو اللہ واسطے اور جسکے [illegible] واسطے اور [illegible] مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ برائی کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گذرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی طرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے نہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ہی اور حصن حصین مین ابوداؤد وغیرہ سے یہ بھی [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہو تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین بھی کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ۵ ع

کہہ اے قوم میری عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کسیکو کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کسیکو کہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم + فتح + تفسیر علی مکانتکم کے معنی ہین اوپر حال اپنے کے جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے عداوت کہ تم ہو سپر ہو اوسپر پس جانوگے تم اور یہ کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرت کے فتحیاب اور غالب اونپر دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پر رسوائی اور عذاب پس بعزت اور غلبہ آنحضرت کا ہوا اسلیے کہ غلبہ پورا ہوگا آنحضرت کیلیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اونکے سے اور بسبب ذلت پانے ذلیل کے دشمنون اونکے سے اور لفظ مخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہوا اوسکو اور وہ دن بدر ہوا اور عذاب دائم عذاب دوزخ کا ہی مد

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

برے کو اور تجھپر اونکا ذمہ نہین ۶ ع

تحقیق ہمنے اوتاری تجھپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھہ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو گمراہ ہوا سوا اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اونپر نگہبان + فتح + تفسیر واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قوی ہون بواعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معصیت سے اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفس کو نفع پونہچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پونہچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اونپر نگہبان تا گمراہی مین نہ پڑنے دیوے تو اور یا نگہبان نہین ہی تو اونکا بیچ اختیار کرنے ہدایت و ضلالت اونکی کے تو تجھپر مواخذہ ہووے اونکے

مسائل البحر + مسئلہ + وکالت خصومت جائز ہی ساتھ رضا مند ہونے خصم کے [illegible] اماموں کے نزدیک اور بیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشر ہو نفس خود اونکا ہو وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا کرنے دیون اور طلاق اور نکاح اور مانند اونکے کے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر

غیر مجلس حکم مین کسی حال مین قبول نہین چاہدون امام محمد کے نزدیک اور مجلس حکم مین فقط امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہی مگر یہ کہ موکل نے عدم اقرار کی اوسپر شرط کی ہو تو نہین صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر مقبول ہی بالاتفاق مجلس حکم مین بھی اور غیر مجلس حکم مین بھی اور جب ابرا قبول وکیل کا مقبول ہی تلف مال مین ساتھ یمین اوسکی کے اور وکیل کو جائز نہین کہ خرید کرے ساتھ مول زیادہ کے مول مثل سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تاجیل مول کے روا نہین ہی اور وکالت حاضر کی روا نہین ہی سوا رضا خصم یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ موکل مریض یا اوپر مسافت تین دن کے راہ کے ہو تو ہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسیکو وکیل کرے اپنے حقوق کے وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اوسکے ثبوت وکالت کے لیے احتیاج گواہون کی نہین ہی اور حضور مدعی علیہ کا بھی شرط نہین ہی اور اگر بیچ غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہون سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ اگر مدعی علیہ ایک ہو تو حضور اوسکا اور اگر کئی ہون تو حضور ایک کا اونمین سے واسطے صحیح ہونے ثبوت وکالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوا روبرو موکل کے جائز نہین ہی اور اگر موکل وکیل کو معزول کرے تو بعد جاننے وکیل کے ساتھ عزل کے معزول ہوتا ہی اور گواہ سننے وکالت پر سوائے حضور خصم کے روا نہین اور وکیل کرنا لڑکے تمیز دار قریب بلوغ کا صحیح ہی ✤ **مسئلہ** مضاربت قریب وکالت کے ہی اور اوسکو قراض بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کوئی شخص مال کسیکو دیوے تا تجارت کرے اور منفعت اوسکی مشترک دونون مین ہو پس یہ جائز ہی اور اگر کچھ اسباب اوسکو دیوے اور کہے کہ اسکے مول کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب لیوے مال مضاربت کا ساتھ گواہون کے تو بری ہوتا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے پس قول اوسکا ساتھ یمین کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اوسکا ساتھ پھیر دینے مال کے اوسکے مالک کو ساتھ یمین کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ اسباب ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہلے دینے کے بائع کو ہلاک ہو جاوے تو مضارب پر کچھ نہین آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مول اوسکا اوسپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ رجوع کر ساتھ مول اوسکے کے صاحب مال پر اور جائز ہی مضاربت ایک مدت معین تک کہ پہلے اوسکے فسخ نکرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے عامل بیع و شرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوائے فلانے شخص کے خرید یا فروخت نکرے تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفقہ عامل کا مال قراض مین ہوگا اور عامل مالک ربح یعنی نفع کا ساتھ ظہور ربح کے ہوتا ہی اور مالک یعنی امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت مین سے صحیح ہی اور اگر مضارب دعوی کرے کہ مالک مال نے مجکو اذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نسیہ کے دیا ہی اور مالک مال کہے کہ سوائے نقد کے اذن نہین دیا ہی مینے تو قول مضارب کا ساتھ یمین کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب اول کے تئین دیدے ✤

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ

الله کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا اونکے مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جن پر مرنا ٹھہرایا

وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اور بھیجتا ہی دوسرون کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین ✤

خدائے تعالی ارواحون کو قبض کرتا ہی نزدیک مرنے اونکے کے اور وہ روح کہ نہین مری ہی اوسکو قبض کرتا ہی نزدیک سونے اوسکے کے پس نگاہ رکھتا ہی اوسکو کہ حکم موت کا کیا ہی اوسپر اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت معین تک تحقیق اس مقدمے مین نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ تامل کرتے ہین ✤ **فے** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نیند مین ہر روز جان کھینچتا ہی پھر بھیجتا ہی یہی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

نیند مین [illegible] کھنچتی ہی جیسے موت مین اگر نیند مین کھنچکر رہی وہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی کہ اوسکو ہوش ہی
اونکی نبضین اوچھلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی وہ پہلے موت کے نہین کھنچتی ف یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے یتوفی الانفس
مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اونکا ہی اور مار ڈالنا یہ ہی کہ سلب کی جاتی ہی وہ چیز کہ
نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی اسلیے کہ وقت سلب صحت کے گویا کہ ذات اوسکی
سلب کی گئی اور یہ جو فرمایا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکے سونے مین
یعنی وفات دیتا ہی اونکو جس وقت کہ سوتے ہین یہ فرمایا مشابہت دینے کے واسطے سونے والون کے ساتھ موتی کے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا
وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مار ڈالتا ہی تمکو راتکو اس حیثیت سے کہ نہ تمیز رکھتے ہین اور نہ تصرف کرتے
ہین مانند موتی کے فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اونپر موت حقیقی کا یعنی نہین
پھیرتا ہی اونکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہون اور چھوڑ دیتا ہی دوسرے نفسون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ وقت
تمام ہونے عمر کا ہی اور بعضون نے کہا کہ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ کے معنی یہ ہین يَسْتَوْفِيهَا وَيَقْبِضُهَا یعنی بالکل مار ڈالتا ہی اور لے لیتا ہی
اونکو اور یہ وہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور یہ نفس تمیز کے ہین
کہا ہی مفسرین نے کہ پس جو نفس وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے وہ نفس تمیز کے ہین نہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوتے ہین
جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی
وقت موت کے اور دوسرا نفس تمیز کا ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی مفسرون نے ابن عباس رض
سے کہ ابن آدم مین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی
اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بندہ قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا
روح اوسکی اور حضرت علی رض سے منقول ہی کہ نکلجاتی ہی روح اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس ساتھ اسکے دیکھتا ہی خواب پس
جب جاگنے لگتا ہی نیند سے پھر آتی ہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پلک مارنے سے اور یہ بھی حضرت علی رض سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی
نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوٹنے کے پس سکھاتا ہی اوسکو
شیطان پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپسمین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے
جو چاہتا ہی اللہ یہ کہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپسمین جو کچھ چاہتا ہی اللہ پھر روک رکھتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور
چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح مومنون کی چڑھتی ہین وقت سونے
کے آسمان مین پس جو کہ ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی
واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقد نے کہ نہین ہی کوئی رات راتون دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواح کو
مومنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر پوچھتا ہی ہر روح سے جو کچھ کہ کرتا ہی صاحب اوسکا دن مین حال آنکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پھر بلاتا ہی
ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو اور قبض کر اسکو یعنی جسکی موت کا حکم ہوتا ہی اور چھوڑتا ہی اورون کو ایک وقت مقرر تک ابی ایوب سے روایت
ہی کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت ص اونکے گھر مین اوترے ہوئے تھے وقت ارادہ کرنے سونے کے کہ کہا ایک
کلام کہ نہین سمجھے ہم اوسکو کہا ابو ایوب نے کہ پوچھا مینے آنحضرت ص سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّانِيْ فَاِنْ اَنْتَ تَوَفَّيْتَنِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَاِنْ اَنْتَ اَحْيَيْتَنِيْ فَاحْفَظْنِيْ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمھارا طرف بچھونے لیٹنے کے پس چاہیے کہ جھاڑے اوسکو اپنے تہبند کے اندر
کونے سے کیونکہ نہین جانتا ہی کہ کیا اسکے پیچھے پڑا ہوا ہے یعنی جانور و مٹی وغیرہ پھر چاہیے کہ کہے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ
جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ
الصّٰلِحِيْنَ اور ایک شب مین جو آنحضرت سفر مین اخیر رات مین اوترے تو سو گئے اور اور لوگ بھی سو گئے پس نہ جاگے مگر آفتاب
کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگون بیارواحین عاریت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کر لیتا ہے
اونکو جب چاہتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے اونکو جب چاہتا ہے انتہی تحقیق اس مقدمہ مین یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اوپر قدرت
اور علم اللہ تعالیٰ کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑاتے ہین فکرین اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہو وہ قادر ہے بعث پر بھی اور
قریش نہین فکر کرتے اسمین ٭ مد کشاف ٭ در منثور ٭ جلا ٭ ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہے
کہ جب وہ وقت پونہچیگا قبض کر کر عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور جسکا وقت مرگ کا نہین پونہچا ہے
اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہے اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہے اور بندہ بیدار ہوتا ہے اور معنی قول رسول عم کے اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ
یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکے کی ہے اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہے فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھہ
رہتی ہے یا برزخ مین یا بہشت و دوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کرنا خلاف اسکے
عقائد باطلہ سے ہے اور لازم آتا ہے انکار چین یا عذاب قبر اور بعث اور حساب اور دوام بہشت و دوزخ کا ساتھہ اہل اونکے کے اور اسی
جگہہ سے ہے کہ امام غزالی رحمہ نے کہا ہم اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر نیشاپوری مین کہا ہے کہ ان آیتون مین تسلی
پیغمبر خدا کی ہے باین وجہ کہ ہدایت و ضلالت تمام خدا کی طرف سے ہے اور ہدایت مثل حیات اور بیداری کے ہے اور ضلالت مثل موت اور
سونے کے ہے پس جیسے کہ موت اور حیات اور جاگنا اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت و ضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی
ہین جسنے اسکو پہچانا مصیبتین اوسپر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہونے کا اور یہ بھی اوسمین ہے کہ کہا حکماے اسلامیہ نے
کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہے جب متعلق ہو ساتھہ بدن کے حاصل ہوتی ہے روشنی اوسکی تمام اعضا کے ظاہری اور باطنی مین اور وہ
زندگانی اور بیداری ہے اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہے روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہے ظاہر بدن سے پس
باقی رہتا ہے نفس حیات کہ جسکے سبب سے سانس آتا ہے اور عمل کرتے ہین قواے بدنیہ باطن مین اور فنا ہو جاتا ہے وہ نفس کہ جس سے تمیز
و عقل ہے اور جب منقطع ہو جاتی ہے یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہے اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہے مگر بڑے ہی قادر حکیم
خبیر سے کہ نہین شریک ہے کوئی اوسکا اوسکی بادشاہت مین اور نہ نظیر اوسکا پس اسی لیے ملائی گئی آیت ساتھہ اس فعل قادر مطلق کے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ مسئلہ سونے کا لکھا ہے علما نے کہ جب آدمی کچھہ کھاتا ہے اور غذا معدے مین جو
ماتی ہے تو بخار اوس سے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدے مین بھی بسبب کاواک ہونے معدے کے بخار اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت
دماغ کی حس پر غالب آ کر اوسکو معطل کر دیتے ہین اور کچھہ حس و حرکت سواے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہے اور آیت مین گذر ہی چکا ہے کہ فاعل اور
خالق سب چیزون کا خداے تعالیٰ ہی ہے اور غرض اس تمہید سے یہ ہے کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہے اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بھلائیون
سے پس آدمی کو تکلف سونا نچاہیے خصوصاً طالب خدا کو جب تک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسووے کہ منجملہ آداب سونے کے سے یہی ہے کہ جب تک
نیند خوب غلبہ نکرے سووے نہین ورساتھہ عبادت و ریاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر اللہ کرتا ہوا سووے

مسئلہ سونے کا

اور پہلے سونے کے بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرے اور چراغ بجھا دے اور آگ بجھا دے یا دبا دے اور باسن یانی وغیرہ کو ڈھانکے اور پھر باوضو بوریا کرے اور بسم اللہ اور سورتین اور تسبیحات اور دعائین کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف مین آئی ہین پڑھکر دائین کروٹ رو بقبلہ لیٹے اور اگر خواب دیکھا اور برا دیکھے تو کسی سے کہے نہین اور اچھا اور مبہم اپنے دوست سے کہ عالم ظاہر ہو اور تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر وحشت خواب سے اوسی وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بار بائین طرف تھتکارے اور اللّٰھم ارزقنی خیرھا ورؤیاي واکفنی شرھا اور آیۃ الکرسی اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو قرآن نہ پڑھے اور جسوقت کہ غلبہ نیند کا جاتا رہے اور جاگے جلدی اوٹھ بیٹھے اور دعائین جاگنے کی جو حدیث مین آئی ہین اور کلمہ طیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پر جاری کرے تو کاہلی اور شیطان کو دفع کرے والا شیطان فریب دے کر پھر غافل کر کر سلا دیتا ہے بعد اسکے اوٹھکر وضو اور نماز با جماعت ادا کر کر ذکر و اوراد مین مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالی توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور مستحب ہے قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کو سونا بموجب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے قیلوا فان الشیطان لا یقیل اور مکروہ ہے سونا اول روز مین اور مغرب اور عشا کے درمیان مین اور حضرت علی عشا کے بعد کے سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور دائین ہتیلی رخسارے کے نیچے رکھکر سووے اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹونگا قبر مین اسی طرح تن تنہا کہ کوئی میرے ساتھ نہین ہے کا سواے اعمال کے اور کہا جاتا ہے کہ لیٹنا داہنی کروٹ مومن کا لیٹنا ہے اور بائین کروٹ لیٹنا بادشاہون کا اور آسمان کی طرف مونہہ کر کے لیٹنا انبیا علیہم السلام کا اور مونہہ کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درود دو پیٹ مین اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھکر اوسپر سووے تو مضایقہ نہین اور سوتے وقت تہلیل اور تحمید اور تسبیح کرے یہان تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اسلیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہے اوس حالت پر کہ رات گذارے اوسپر اور میت اوٹھایا جاویگا اوس حالت پر کہ مرا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو تعلیم کیا کہ سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہین جب کہ آپ سے خادم طلب کیا کہ چکے پیستے پیستے گٹھے پڑ گئے تھے آپنے فرمایا کہ یہ پڑھلیا کر سوتے وقت تیرے حق مین خادم سے بہتر ہے اور جاگے پہلے صبح کے اسلیے کہ زمین شکوہ کرتی ہے اللہ تعالی سے اوس کے نہانے سے اور خونریزی حرام یعنی ناحق اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہو اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصد رکھنے والا تقوی کا اوس چیز کہ حرام کی ہے اللہ نے اوسپر اور نیت رکھنے والا اسکا کہ ظلم نہین کریگا مین کسی پر اللہ کے بندون مین سے ÷ بحر ÷ عالمگیریہ ÷

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ○

کیا ٹھہرائے پکڑے ہین اللہ کے سوا کوئی سفارش والے تو کہہ اگر جو اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ بوجھ تو بھی ÷ موضح

کیا شفاعت کرنے والے پکڑے ہین سواے خدا کے کہہ دو انکو پکڑے تمنے اگرچہ نہ کر سکتے ہون کچھ کام اور نہ جانتے ہون ÷ فتح

تفسیر ÷ ام اتخذوا الخ یعنی بلکہ کیا پکڑے ہین قریش نے بدون اذن خدا کے سفارش کرنے والے جسوقت کہ کہا اونھون نے یہ سفارش کرنے والے ہین ہمارے نزدیک خدا کے حالانکہ نہین سفارش کریگا نزدیک اوسکے کوئی مگر ساتھ اذن اوسکے کے کہہ کیا سفارش کرینگے وہ اگرچہ نہ اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ عقل ہو اونکو ÷ مق

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

تو کہہ اللہ کے اختیار ہے سفارش ساری اوسی کا راج ہے آسمان و زمین مین پھر اوسی کی طرف پھیر جاؤگے ÷ موضح

کہہ یہ اختیار خدا کے ہے سفارش ساری واسطے اوسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ÷ فتح

تفسیر للہ الشفاعۃ یعنی وہی مالک ہی شفاعت کا پس نہیں طاقت رکھتا کوئی شفاعت کی [illegible] اذن اسکے لیے مدارک نے لکھا ہو اور صاحب کشاف نے لکھا ہو کہ نہیں طاقت رکھتا ہو کوئی شفاعت کی مگر اسکے [illegible] شفاعت کرین اور جس سے اللہ راضی ہو اور دوسری یہ کہ شفاعت کرنے والے کو اذن ہو شفاعت کا اور درمیان [illegible] اوسی کے لیے بادشاہی ہو تفسیر ہو للہ الشفاعۃ جمیعا کی اسلیے کہ جب وہی مالک ہو تمام ملک کا تو [illegible] بھی بادشاہت سے ہی ہوگا وہ مالک شفاعت کا بھی پھر طرف اوسکے الخ یہ متصل ہو اپنے قریب سے معنی اسکے یہ ہین کہ اوسی کے لیے ہی بادشاہت آسمانون اور زمین کی آج کے دن پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤ گے روز قیامت پس نہین ہوگی بادشاہت اوس دن اوسی کے لیے ہین اوسی کے لیے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی ہاتھی یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہی بدون اللہ کے حکم کے جیسا کہ جب موت آوے کسیکے کہنے سے عزرائیل نہین چھوڑتا ۔ موضح **تنبیہ** ۔ جان اے یوسف بھی اس روز ہو تاہو قول اونکا کہ جو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کرنے مین حاجت اذن کی نہین ہوسکے گی ۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ

اور جب نام لیجیے اللہ کا نرا رک جاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

اوسکے سوائے اوروں کا تبھی وہ لگین خوشیان کرنے ۔ موضح

اور جب یاد کیا جاتا ہی خدا اکیلا نفرت کرتے ہین دل اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور جب [illegible] یاد کیے جاتے ہین وہ کہ سوائے اوسکے ہین ناگہان وے خوش ہوجاتے ہین ۔ **فتح** ۔ **تفسیر** ۔ اکیلا یعنی جب اللہ ہی کا فقط ذکر ہوتا ہی اور ساتھ اوسکے ساتھ اونکے معبودون کا ذکر نہین ہوتا ہی تو رک جاتے ہین اور جب یاد کیے جاتے ہین معبود اونکے یعنی لات اور عزی وغیرہ خواہ اللہ کا ذکر ہووے اونکے ساتھ یا نہووے تو خوش ہوجاتے ہین بسبب مفتون ہونے اونکے کے ساتھ معبودون اپنے کے یا یہ مراد ہی کہ جب کہا جاتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تو متنفر اور منقبض ہوجاتے ہین اسلیے کہ اسمین نفی ہی اونکے معبودون کی اور کہا بعضون نے کہ یہ خوش ہونا کفار کا اوس وقت تھا کہ آنحضرت صلعم نے سورۂ والنجم پڑھی کعبے کے دروازے کے پاس اور شیطان نے آنحضرت صلعم کی آواز کے ساتھ اپنی آواز کو مشابہ کر کر پڑھا تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى ۔ وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى ۔ یعنی یہ بت تھین بین یعنی گردنون کی اور انکی شفاعت کی امید ہی پس اسکو سنکر کفار خوش ہوگئے کہ انھون نے ہمارے بتون کی تعریف کی اور کہا ابن عباس رضہ نے کہ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ سے مراد ہین یہ چار کافر ابوجہل بن ہشام اور ولید بن عقبہ اور صفوان اور ابی بن خلف ۔ **معالم** ۔ **در منثور** ۔ **تنبیہ** ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے بدعتی غالی توحید کے بیان اور اتباع سنت سنیہ کی تاکید کرنے سے چڑ جاتے ہین اور خفا ہوتے ہین اونمین بھی نمونہ ان مشرکون کا پایا جاتا ہی کہ جیسے وہ فقط اللہ تعالی کا ذکر سنکر متنفر ہوتے تھے اور اپنے بتون کا ذکر سنکر خوش ویسے ہی انکا حال ہی کہ توحید و سنت کے بیان سے ناخوش ہون اور جن بزرگون کو مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہین انکے ذکر سے خوش ہون عیاذا باللہ مومن کو یون چاہیے کہ بہت خوش ہو اللہ و رسول کے ذکر سے اور بزرگان دین کو اپنا پیشوا جانین اور محبت رکھین اونسے یہ جانکر کہ یہ اللہ کے پیارے بندے ہین نہ اونکے ذکر و اتباع کو اللہ و رسول کے ذکر و اتباع پر ترجیح دین اگر کوئی کہے کہ مومنون مین ایسی بات جو تمنے کہی کہان ہوتی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ جو لوگ موحد کامل اور متبع سنت کے بدرجۂ اتم اور زاہد عن الدنیا راغب فی العقبی تھے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ کے سوا کسیکو نہ سمجھو

اور آنحضرت ﷺ کی اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیون یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور سب سے برا حال تو یہ ہے کہ اونکا ذکر ہو تو جو لوگ کہ بدعتی ہیں اور آلِ عبا علیہم السلام کا نام لیکر تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سرکا تاج بنا رکھا تھا حیف ہی کہ اونسے تو بغض ہوا ہو جنھون نے جان مال آبرو اللہ و رسول کی راہ مین نثار کر دی پس یہ معاملہ صریح دلالت کرتا ہی کہ آنکے دل مین چور ہو نے پر اللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَبِیْلِ الضَّلَالَۃِ

قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ

تو کہہ یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو ہی فیصلہ کرے اپنے بندون مین

فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ○

جس چیز مین وہ جھگڑ رہے تھے صوق

کہہ اے محمد یا خدا یا ای پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے تفسیر یعنی ہدایت و گمراہی مین آیا ہی کہ جب نہایت تنگ آگئے آنحضرت ﷺ کفار کے ہاتھ سے اور بسبب نہایت سرکشی اونکے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرت ﷺ کو کہ دعا کر تو اللہ سے ساتھ ناموں بزرگ اوسکے اور کہہ کہ تو ہی قادر ہے حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان انکے اور اسمین بیان ہی انکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن مسیب سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک اوسکے مگر کہ قبول کیجاوے سوائے اس آیت کے اور ربیع بن خُثَیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے کہ اونکو خبر دی گئی حسین کے قتل ہونے کی اپس غصے ہوئے وہ لوگ کہ قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اسکے کہ اب کلام کرینگے پس زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرت ﷺ اپنی گود مین بٹھاتے تھے اور رکھتے تھے منہ اپنا اونکے منہ پر اور حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہین کہ جب آنحضرت ﷺ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی ساتھ اس دعا کے یعنی بجائے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کے اسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اسکے ساتھ پڑھتے ہون اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ مدارک کشاف در منثور

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَافْتَدَوْا بِہٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ

اور اگر گنہگارون کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب دے ڈالین اپنے چھڑوائی مین بری طرح کی مار سے دن

الْقِیٰمَۃِ وَبَدَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مَا لَمْ یَکُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ○

قیامت کے اور نظر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے موق

اور اگر ہو اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض اپنے دین اوسکو بسبب سختی عذاب کے روز قیامت مین اور ظاہر ہو جاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ کہ گمان نہین رکھتے تھے فتح تفسیر یہ آیت وعید کی مانند اس آیت و عدے کی ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہین تھا کبھی اونکے حساب مین اور نہین خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون مین اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے کچھ اعمال یعنی جانتے تھے اونکو حسنات پس ناگہان وہ ہونگے سیئات اور سفیان ثوری سے ہو کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا وَیْلٌ لِّاَھْلِ الرِّیَآءِ وَیْلٌ لِّاَھْلِ الرِّیَآءِ یعنی واے ہو اہل ریا کے لیے دو بار کہا اسکو یعنی ریا کی راہ سے عمل کر کر اچھا جانتے تھے اونکو وہ نکلین گے برے کہ باعث وبال کے ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ ڈرتا ہون مین کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور پڑھی یہی آیت پس مین ڈرتا ہون اللہ کی طرف سے یہ کہ ظاہر ہو میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز کہ نہین گمان رکھتا مین یعنی عذاب و غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر مین کہ ظاہر ہوگا انکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہین گمان رکھتے تھے دنیا مین کہ وہ اوتریگا ہمپر آخرت مین اور کہا سدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا انکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے مین پس جب عذاب کیے جاوینگے اوسپر ظاہر ہوگا انکے لیے اللہ کی طرف سے وہ کچھ کہ نہین گمان کرتے تھے ✤ مد ✤ معا ✤ کشاف ✤

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

اور نظر آئے اونکو برے کام اپنے جو کمائے تھے اور اولٹ پڑا اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ✤ مو ✤

اور ظاہر ہوگی اونکے لیے جزا بد اوس چیز کی کہ کی اور گھیر لیگی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا کے معنی ہین برائیان اعمال اونکی کہ جو کیے تھے یا برائیان کار بد کرنے اونکے کی یعنی شرک اور ظلم جو دوستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جسوقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے اونکے اور پہلے تھین پوشیدہ اونپر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ یعنی یاد رکھا ہے اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہے کہ عذاب برائیون کے ظاہر ہونگے اور حاق الخ کے معنی ہین اوتریگا اور گھیر لیگا اونکو عذاب کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ مد ✤ جلالین ✤ کشاف ✤

فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ

سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف ہمکو پکارے پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجکو ملی کہ آگے سے معلوم تھی کوئی نہین

هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

یہ جانچ ہے پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ مو ✤

پس جب پہونچتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے سواے اسکے نہین کہ دی گئی ہے یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجھ مین ہے بلکہ یہ نعمت ایک آزمایش ہے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ علیٰ علم کے معنی یا تو یہ ہین عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنِّي بِأَنِّي سَأُعْطَاهُ یعنی مین جانتا تھا کہ مجکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ مجھمین فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا یہ معنی ہین عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنَ اللَّهِ بِي وَبِاسْتِحْقَاقِي یعنی اللہ مجکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوسپر مجکو یہ کچھ دیا اور یا یہ معنی ہین عَلَىٰ عِلْمٍ مِّنِّي بِوُجُوهِ الْكَسْبِ یعنی سمجھ بوجھ جو طرح طرح کے کسبون کی مجھمین تھی اوس سبب سے مجکو ملا جیسے کہ کہا قارون نے عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي بلکہ یہ آزمایش ہے یہ انکار ہے اوسکے لیے گویا کہ فرمایا کہ نہین دی ہمنے تجکو نعمت اسلیے کہ جو تو کہتا ہے بلکہ یہ آزمایش و امتحان ہے تیرے لیے کہ دیکھین آیا تو شکر کرتا ہے یا ناشکری اور نہین جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہے ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو جو نعمت پہونچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نکرے نہ زبان سے نہ اعضا سے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ○ یعنی اور اگر شکر کیا تمنے

البتہ نہ ہوتا مجکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تینے بلاشبہہ عذاب میرا سخت ہے پس جسکو اللہ تعالی دولت دے اوسے چاہیے کہ اوسے راہ مین صرف کرے بیجا صرف نکرے مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی*

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

کہہ چکے ہین یہ بات اونسے اگلے پہر کچہہ کام نہ آیا اونکو جو کماتے تہے* مو

تحقیق کہی تہی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے انسے تہے پس دفع نکیا اونکے سرسے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تہے* فتح* تفسیر* یہی بات یعنی اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ اون لوگون نے کہ پہلے انسے تہے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہ کہا قارون نے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور قوم اوسکی راضی تہی ساتھہ اس بات کے پس گویا کہ کہی اونہون نے بہی یہ بات اور جائز ہے کہ اگلی امتون مین سے اور لوگ ہون کہ اونہون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تہے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تہے اوس سے* مد

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

پہر پڑین اونپر برائیان جو کمائین تہین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بہی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

اور وہ نہین تہکانے والے* مو

پس پہونچے اونکو عذاب اوس چیز کے کہ کی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہونچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ کیا ہی اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے* فتح* تفسیر* سیئات ما کسبوا یعنی جزا بد کردارین اونکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہونچیگا الخ یعنی قریب ہی کہ پہونچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہونچی اگلون کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور روکا گیا اونسے رزق پس قحط زدہ رہے سات برس تک اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پہر فراخی کی گئی اونکے لیے پس مینہ برسائے گئے سات برس پس کہا گیا اونکے لیے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا الخ* مد

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ پہیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین* مو

کیا نہین جانتا ہی کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اس کام مین البتہ نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین* فتح* تفسیر* یعنی عقل دوڑانے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا پہر ایک کو روزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جان لو کہ یہ عقل کا کام نہین* مو* یَقْدِرُ کے ایک معنی تو مذکور ہوئے اور بعضون نے کہا کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا ماپکر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھہ اسکے کہ نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا اور نہ فراخ کرنے والا سوائے اللہ عز و جل کے* مد

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کہہ دے اے بندو میرے جنہون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان* مو

کہہ میری طرف سے اے بندون میرے کہ تجاوز حد سے کی اوپر اپنے ناامید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سارے تحقیق خدا وہی

ع ۵ / ۱۱ / ۲

بخشنے والا مہربان ہے **فتح تفسیر تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت سے کیے ہیں بخشتا ہے الخ یعنی سوائے شرک کے اور** گناہوں کو اور نقل کیا گیا ہے کہا کہ بیچ قرارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ رضی کے ہی یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی اور غفور کے معنی ہیں کہ ڈھانکتا ہے بڑے بڑے گناہ رحیم ہی کہ دور کرتا ہے بڑی بڑی سختیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دوست رکھتا میں سکو بیچ بدلے دنیا اور دنیا کی چیزیں ہون بدلے اس آیت کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ اور جو شخص شرک کرے پس چپ رہے حضرت ایک ساعت پھر فرمایا الا و من اشرک یعنی آگاہ رہو اور جو شرک کرے اوسکے لیے بھی یہی حکم ہے یعنی بخشتا ہے شرک کو بھی لیکن بعد توبہ کے اور اور گناہوں کو بغیر توبہ کے بھی چاہے تو بخشے کما قال الشیخ رح فی ترجمۃ المشکوٰۃ اور روایت کیا گیا ہے کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک میں سے کہ کفر و کبائر یعنی قتل و زنا اور اور بہت سے گناہوں کے مرتکب تھے اونہوں نے آنحضرت کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو ہو تو اچھا لیکن ہم اس شرط سے قبول کرتے ہیں کہ خبر دو تم ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے بخشے جاوینگے یہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد میری طرف سے میرے بندوں سے کہدو کہ تم نا امید نہو خدا سب گناہ بخشدیگا یعنی جب تم اسلام لاؤ گے اور بعضوں نے کہا کہ یہ نازل ہوئی بیچ حق وحشی قاتل حضرت امیر حمزہ کے اور وہ مسلمان ہوا بعد اسکے پس کہا مسلمانوں نے یا رسول اللہ یہ حکم خاص اوسی کے لیے ہی یا عام ہی سب مسلمانوں کے لیے فرمایا بلکہ سب مسلمانوں کے لیے ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسیکو طرف وحشی بیٹے حرب کے کہ جو قاتل تھا امیر حمزہ کا تا کہ بلاوے اوسکو طرف اسلام کے پس کہلا بھیجا اونے خدمت بابرکت میں کہ ای محمد کیونکر بلاتے ہو تم مجکو اسلام کی طرف اس حال میں کہ تم کہتے ہو کہ جسنے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا سزا پاویگا دو چند کیا جاویگا اوسکے لیے عذاب اور ہمیشہ رہیگا اوسمیں ذلیل اور میںنے کیا ہی یہ سب کچھ پس آیا پاتے ہو تم میرے لیے رخصت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا یعنی مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہ جماعت ہی کہ بدل دیگا اللہ اونکی برائیوں کو حسنات سے اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہ شرط شدید ہی اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا پس شاید کہ میں نہ قادر ہون اوسپر یعنی تینوں باتوں پر پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ یعنی بلاشبہہ اللہ نہیں بخشیگا شرک کو اور بخشدیگا اوس چیز کو کہ سوائے اسکے ہی جسکے لیے چاہیگا پس کہا وحشی نے یہ دیکھتا ہون بعد مشیت اوسکی کے یعنی مغفرت کو موقوف اپنے چاہنے پر رکھا پس نہیں جانتا میں کہ بخشدیگا مجکو یا نہیں آیا اسکے سوا کچھ اور بھی ہی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓی اَنۡفُسِہِمۡ ساری آیت پس کہا وحشی نے ہان یہ میرے ڈھب کی ہی پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگوں نے بلاشبہہ ہمنے بھی کیا ہی جو کچھ کیا وحشی نے فرمایا کہ یہ سب مسلمانوں کے لیے ہی اور منقول ہی ابن عمر رض سے کہ کہا نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور ایک جماعت کے مسلمانوں میں سے کہ اسلام لائے تھے پھر مرتد ہو گئے بسبب مار پیٹ کے پس ہم کہتے تھے کہ نہیں قبول کرنے کا اللہ انسے فرض اور نہ نفل کبھی اسلیے کہ یہ مسلمان ہوئے تھے پھر چھوڑ دیا انھوں نے دین اپنا بسبب عذاب دیے جانے کے پس اوتارین اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین پس لکھا اونکو عمر بن الخطاب رض نے اپنے ہاتھ سے پھر بھیجا اونکو طرف عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت کی اور یہ بھی ابن عمر رض سے روایت ہی کہ کہا تھے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہیں ہی کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر کہ وہ مقبول ہی یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ یعنی فرمان برداری کرو اسکی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جب کہ اوتری یہ آیت کہا ہمنے کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرے گی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے

ویخلد فیہ مہانا الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما ۱۲

ف تضعیف

کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمرؓ نے پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہون مین سے کچھ پس کہتے ہم کہ تحقیق
ہلاک ہوا یہ پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے
کسیکو کہ کیا ہی انمین سے خوف کرتے ہم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر نکیا انمین سے کچھ امید رکھتے ہم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی
اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا ہی اور ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
کہ ہنس رہے تھے اور باتین کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی اگر جانو تم
اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ پس ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر پھرے حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف
آنحضرتؐ کے کہ ای محمد کیون ناامید کرتا ہی تو میرے بندون کو پس پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنا حال کو
مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیکی ڈھونڈھو تم اللہ تعالی کے ساتھ بجا لانے طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ وہ داخل ہوے
مسجد مین پس ناگہان دیکھا ایک واعظ کو کہ وہ ڈرا رہا تھا آگ دوزخ سے پس کہا ای ڈرانے والے آگ کے نہ ناامید کر تو لوگون کو پھر
پڑھی یہ آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ
کون سی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ اور مانند
اسکے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ سے اور ابن عباسؓ
سے ہی بیچ تفسیر آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے کہ کہا بلایا اللہ تعالی نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو کہ کہتے
تھے مسیح وہی اللہ ہی اور اونکو کہ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ
فقیر ہی اور اونکو کہ کہتے تھے ہاتھ اللہ کا بند کیا گیا ہی یعنی عیاذاً باللہ ممسک ہی کہ دیتا نہین اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ تیسرا
تین مین کا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی ان سبکو کہ آیا توبہ نہین کرتے تم طرف اللہ کے اور بخشش نہین مانگتے تم اوس سے حالانکہ اللہ غفور رحیم ہی
پھر بلایا طرف توبہ کے اوسکو کہ جسنے بہت بڑی بات کہی کہ کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا مین رب اعلی
تمھارا ہون اور کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ یعنی یہ بھی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمھارے لیے کوئی معبود
سوائے اپنے کہا ابن عباسؓ نے کہ جسنے ناامید کیا بندون کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا ولیکن نہین
قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہان تک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب
میرے تو نے نکالا مجھکو جنت سے بسبب آدم کے اور مین نہین طاقت رکھتا ہون اوسپر یعنی اونکے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت
و قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالی نے پس تو مسلط ہی اوسپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجھکو کچھ اور فرمایا نہین پیدا کیا جاویگا
اوسکے لیے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاویگا تیرے لیے مثل اوسکے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجھکو فرمایا سینے اونکے رہنے کی
جگہین ہین تمھارے لیے اور جاری ہوگے تم اونکے خون کے جاری ہونے کی جگہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجھکو فرمایا پکار لا اوپر اپنے
سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغابازی کہا آدم
علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجھپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوس سے مگر ساتھ مدد تیری کے فرمایا کہ
نہین پیدا کیا جاویگا تیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو کہ محفوظ رکھیگا اوسکو ہمنشین بد سے یعنی فرشتہ متعین
کرونگا کہ شیطان سے بچاویگا اوسکو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ دے مجھکو فرمایا کہ ایک نیکی برابر دس کے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک
یا مٹا دونگا اوسکو کہا ای رب میرے زیادہ دے مجھکو فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جب تک کہ روح بدن مین ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ دے

مجکو فرمایا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے کہا اے پروردگار قسم ہی تیری عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے **شعر** اوسنے خود ہمکو کہا ہی شاد شاد کہکے واللہ رؤف بالعباد **ف** پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہی طلب کرنے سے اسلیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کی طرف اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفرت ورحمت سے اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہوسکیگی **ع** چنانچہ فرماتا ہی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف داؤد ع کے کہ اے داؤد تحقیق ایک بندہ میرے بندون مین سے البتہ لاویگا میرے پاس ایک نیکی پس حکم کرونگا مین اوسکو جنت کے داخل کرنے کا کہا داؤد ع نے کہ کیا نیکی ہوگی وہ فرمایا ایک سختی دور کی ہوگی ہومن سے عرض کیا داؤد ع نے کہ بار خدایا سزاوار ہی اوس شخص کو کہ پہچانے تجکو حق پہچاننے تیرے کا یہ کہ ناامید نہو تجھسے

نظم یارب دل من بتوبہ رہ میخواہد ✤ عذری بتو از روی سیہ میخواہد ✤ در معصیتی نکردہ ام تقصیری ✤ چون عفو تو بسیار گنہ میخواہد ✤ زاہد نکند گنہ کہ قہاری تو ✤ ما غرق گناہیم کہ غفاری تو ✤ او قہارت خواندہ من غفارت ✤ آیا بکدام نام خوشنداری تو ✤ ہی خوف اگر مجکو تو ہی تیرے غضب سے ✤ اور مجکو بھروسا ہی تو ہی تیرے کرم کا ✤

اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھسے جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اے محمد بلاشبہ اللہ خطاب کریگا مجھسے روز قیامت کے پس فرماویگا اے جبرئیل کیا ہی مجکو دیکھتا ہون فلانے بیٹے فلانے کو دوزخیون کی صفون مین پس کہونگا مین رب میرے بلاشبہ ہم نہین پاتے اوسکے لیے کوئی نیکی کہ پہنچے اوسکو خیر اوسکی آج کے دن پس فرماویگا اللہ تعالی کہ بلاشبہ مینے سنا تھا اوسکو دار دنیا مین کہ کہتا تھا یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ پس جا تو اوسکے پاس اور پوچھ اوس سے کہ کیا مراد رکھتا تھا یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ کے کہنے سے پس آؤنگا مین اور پوچھونگا اوس سے پس کہیگا وہ کیا حنان و منان اور نہی کوئی ہی اللہ سے سواے پس پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یعنی بموجب حکم الہی کے دوزخیون کی صفون سے پھر داخل کرونگا مین اوسکو جنتیون کی صفون مین اور حضرت علی بن ابی طالب رض سے ہی کہ کہا جوان پاک صاف وہ ہی کہ نہ ناامید کرے لوگون کو اللہ کی رحمت سے اور نہ رخصت دے اونکو اللہ کے گناہ کرنے کی اور نہ نڈر کردے اونکو عذاب خدا سے اور نہ چھوڑدے قرآن کو اعراض کرکر اوس سے درحالیکہ رجوع کرنیوالا ہو طرف غیر اوسکے بلاشبہ نہین بھلائی ہی اوس عبادت مین کہ نہو علم اوسمین اور نہ خیر اوس علم مین ہی کہ نہ سمجھ ہوا وسمین اور نہ وہ قراءت بہتر ہی کہ جسمین تدبر نہو یعنی سوچ سمجھ نہو زید بن اسلم سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص تھا اگلی امتون مین کہ مشقت کرتا تھا عبادت مین اور سختی ڈالتا تھا اپنے نفس پر اور ناامید کرتا تھا یعنی لوگون کو اللہ کی رحمت سے پھر مرا وہ پس کہا اے رب میرے کیا ہی میرے لیے تیرے پاس فرمایا آگ جہنم کی کہا اوسنے کہ پس کہان گئی عبادت میری اور مشقت میری پس کہا گیا اوسکے لیے کہ تو ناامید کرتا تھا لوگون کو میری رحمت سے اور مین ناامید کرونگا تجکو آج اپنی رحمت سے **فرد** برمن مسکین امید قہرت مکن ✤ ہرچہ خواہی کن ولیکن این مکن ✤ عکرمہ بن عمار روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین مدینے کی مسجد مین پس پکارا مجکو ایک بڑے بوڑھے نے پس کہا اے یمانی اور مین پہچانتا تھا اوسکو پس کہا

کہ ہرگز نہیں بخشیگا تجکو اللہ کبھی اور نہیں داخل کریگا تجکو بہشت میں کہا اوسنے کون ہی تو جو اللہ رحمت کرنیسے مجھکو باز رکھے
پس جب انکو ... کہا اوسنے کہ بیشک کہتا ہی ایک بات میں کا اپنے بعضے گھر والوں کو جب کہ غصے ہوتا ہی یا کہتا ہی یعنی بیوی کو
یا اپنے خادم کو کہا ابو ہریرہ رضی نے پس بیشک سنا ہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو شخص تھے بنی اسرائیل میں
آپس میں دوست ایک اونمیں سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گنہگار ہوں یعنی اقرار کرتا تھا
اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنیوالے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوس میں ہے یعنی گناہ سے پس کہتا
گنہگار کہ چھوڑ مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک دن ایک گناہ پر
کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجھکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجھپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنیوالے نے قسم ہی خدا کی نہیں بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف
اون دونوں کے فرشتہ پس قبض کیں روحیں اون دونوں کی پس اکٹھے ہوئے دونوں یعنی ارواحیں اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ
یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت میں بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ
محروم کرے بندے میرے کو میری رحمت سے پس کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو
یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہیں کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے **ف** اوس شخص نے جو عجب سے اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس
گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہیں بخشنے کا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر
جاننے کا اپنے تئیں وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو **ع** **در منثور** **من معالم**
مشکوٰۃ **تنبیہ** ان روایتوں میں جو بیان کمال وسعت رحمت باری تعالی کا اور تاکید نہ نا امید ہونیکی اللہ تعالی کی
رحمت سے مذکور ہوئی اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بس جب وہ غفور رحیم ہوا تو بندگی کرنی اوسکی کیا ضرور ہی اسلیے کہ یہ عقیدہ
ٹھہرا ہوا ہی اہل سنت کا اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان میں ہی خوف و امید کے ڈرتا بھی رہے
اوسکے عذاب سے اور امیدوار بھی رہے اوسکے کرم کا اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں **قطعہ** اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنَّ
فَاِنَّ الْاِلٰهَ رَؤُفٌ رَؤُفٌ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّةٍ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفٌ یعنی ای گنہگار
نا امید نہو اسلیے کہ اللہ بڑا مہربان ہی بڑا مہربان ہی اور نہ کوچ کر بغیر سامان کے اسلیے کہ راہ دہشتناک ہی دہشتناک ہی اور یہی مضمون
ان فارسی کے شعروں میں ہی **قطعہ** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند نومید ہم مباش کہ رندان
بادہ نوش ناگہہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند رابعہ شامیہ زوجہ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہما حالت خوف میں اکثر
یہ رباعی پڑھتی تھیں **رباعی** زَادِیْ قَلِیْلٌ لَا اَرَاهُ مُبَلِّغِیْ فَلِلزَّادِ اَبْکِیْ اَمْ لِطُوْلِ مَسَافَتِیْ اَتُحْرِقُنِیْ
بِالنَّارِ یَا غَایَةَ الْمُنٰی فَاَیْنَ رَجَائِیْ مِنْكَ وَاَیْنَ مَخَافَتِیْ **قطعہ** توشہ تھوڑا ہی میرا ای یارو نہیں ممکن ہی اسکا
وصول کہاں توشے پر روؤں یا مسافت پر دوستو تم بتاؤ جاؤں کہاں کیا میرا رب مجھے جلاویگا خوف میرا کہاں رجا ہے کہاں

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اوسکی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد نہ آویگا **مق**

اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور تابعدار ہوؤ اوسکے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیے جاؤگے **فتح**

تفسیر جب اللہ تعالی نے اسلام طالب کیا جو کافر دشمنی ان سے لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہی اور پہچانے لیکن

[illegible] سے مسلمان ہو جیسا کہ حارث بن [illegible] کیا نبول ہوگی [illegible] کی [illegible] جانتے ہیں [illegible] کو اپنا کہ کوئی ہیں جسکی توبہ اللہ قبول کرے نا امید مت ہو توبہ کرو اور رجوع ہو وہ بخشنے والا ہے مگر جب ہو عذاب یا [illegible] تب کی توبہ قبول نہیں ✽ **حکایت** ✽ بعد از بندہ نگر بخشید آبروی خود بعصیان ریختہ ✽ وانیبوا یعنی اور رجوع کرو اور واسلموا یعنی اور خالص کرو اوسکے لیے عمل پھر مدد نہ کیے جاؤ گے اگر توبہ کی تمنے پہلے اوترنے عذاب کے ✽ **ف** ✽

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

اور چلو بہترات پر جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہنچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہو

اور پیروی کرو بہتر یا اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہاں اور تم خبردار نہو ✽ **فتح** ✽ **تفسیر** ✽ اور پیروی کرو بہترین الخ یہ مانند اوس قول اللہ تعالیٰ کے ہے جو اوپر گذرا الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ناگہاں یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال میں کہ تم غافل ہو گویا تمکو خبر نہیں ہوسکی بسبب زیادتی غفلت کے ✽ **ع** ✽ بہترین یا اوس چیز کی الخ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا احسن یعنی اچھا ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں جو حسن بصری نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن میں ذکر قبیح یعنی بری چیز کا ہی تاکہ بچے اوس سے اور ذکر اَدْوَن یعنی حقیر چیزوں کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمیں اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیز کا ہی تاکہ اختیار کرے اوسکو ✽ **معا** ✽ خبردار نہو یعنی جانتے نہو اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت اور حکم خدا کا جو ساتھ لازم کرنے طاعت کے اور بچنے کے گناہوں سے ہے والا تمام قرآن حسن ہی اس جہت سے کہ کلام الٰہی ہی اگرچہ اوسمیں کلام قبیح کفار کا وغیر ذلک کو ✽ **ع** ✽

بحر ✽ **جلال** ✽

أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ

کہیں کہنے لگے کوئی جی ای افسوس جس سے بینے کمی کی اللہ کی طرف سے اور میں تو ہنستا ہی رہا یا کہنے لگے

لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً

اگر اللہ مجکو راہ دیتا تو میں ہوتا ڈر والوں میں یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح مجکو پھر جانا ہے

فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

تو میں ہوں نیکی والوں میں ✽ **موضح** ✽

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بجہت خوف اسکے کہ کہے کوئی شخص ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی بیچ حق خدا کے اور تحقیق میں تھا ٹھٹھا کرنے والوں سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں سے یا کہے جسوقت دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا میں تو کہ ہوؤں میں نیکی کرنے والوں سے ✽ **فتح** ✽ **تفسیر** ✽ فِي جَنبِ اللَّهِ یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھ نبوت نبی اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمیں مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر حسرت دن قیامت کے اگرچہ ہوں وہ اہل جنت سے عرض کیا صحابہ نے کہ کیوں ہوگی حسرت فرمایا دیکھیں گے ثواب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس والوں نے اللہ کو اوسمیں اور نہیں دیکھیں گے ثواب اس مجلس کا کہ جسمیں ذکر نہیں ہوا تھا پس ہوگی حسرت اونپر اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ

[illegible] كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ [illegible]

[illegible] لَوْ أَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ قول اوسکا [illegible]
[illegible] مین اور قسم کا ہوگا [illegible] اللہ تعالی انہا مذکور ہے قول [illegible] کے بلی قد جاءتک
آیتی [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر دوزخی کو دکھائی جاویگی جگہ اوسکی جنت سے پس کہیگا لو اَنَّ اللّٰہَ ھَدٰىنِیْ
پس ہوگا یہ کہنا اوسکا ازراہ حسرت کے اور ہر جنتی کو دکھائی جاویگی جگہ اوسکی دوزخ سے پس کہیگا لَوْلَآ اَنْ ھَدٰىنَا اللّٰہُ
پس ہوگا یہ کہنا اوسکا ازراہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ
فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرتا مجکو یعنی دیتا مجکو ہدایت تو ہوتا مین پرہیزگارون سے یعنی اون لوگون مین سے کہ بچتے ہین شرک سے
[illegible] اور [illegible] کا فر زیادہ پچھتا ہو اسکی ہدایت کو معتزلہ سے اور اسیسے ہی زیادہ پچھتا تے ہین مکافر کہ جو کہین گے
[illegible] اور کو لو ھَدٰىنَا اللّٰہُ لَھَدَیْنٰکُمْ یعنی اگر توفیق دیتا ہمکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ لاتے ہم تمکو طرف
اوسکے لیکن چاہا ہے اختیار کرنا گمراہی کا پس نہ مدد کی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور معتزلہ کہتے ہین بلکہ ہدایت کیا اونکو اور
دی اونکو توفیق لیکن اونہون نے ہدایت نپائی اور حاصل یہ کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہے جسکو دے وہ راہ پاوی اوسنے اور وہ
لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاؤ گناہ سے ہے اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا مستحق ہونا اوسکا عذاب کیا و ضائع کیا اوسکا
حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اللہ نے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی موحدون سے ﴿ مدارک ﴾

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○

کیون نہین بیشک پہنچی تجکو آیتین میری پھر تو نے اونکو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکرون مین ﴿ موضح ﴾

اوس وقت فرماویگا ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تو نے اونکو اور تکبر کیا تو نے اور ہوا تو کافرون سے ﴿ فتح ﴾
تفسیر لفظ بلی ردہی اللہ تعالی کی طرف سے اوسپر گویا کہ وہ فرماتا ہے ہان آئین تجھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور وہ
سبب ہدایت کا ہے کہ اوسمین بیان کر دی تھی مینے تیرے لیے ہدایت جدا کر کر گمراہی سے اور راہ حق جدا کر کر باطل سے اور قدرت
دی تھی مینے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر ولیکن چھوڑ دیا تو نے اوسکو اور ضائع کیا تو نے
اور تکبر کیا تو نے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تو نے گمراہی کو ہدایت پر اور مشغول ہوا تو خلاف مین اوس چیز کے کہ حکم کیا گیا تھا
پس سوا اسکے نہیں کہ آیا ضائع کرنا تیری جانب سے پس نہیں ہے کچھ عذر تیرے لیے اور بلی جواب ہے نفی تقدیری کا اسلیے کہ معنی لو اَنَّ اللّٰہَ
ھَدٰىنِیْ کے ہین مَا ھُدِیْتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ﴿ مدارک ﴾

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹھ بولتے ہین اللہ پر اونکے موتہہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ○

غرور والون کو ﴿ موضح ﴾

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھ باندھا خدا پر موتہہ اونکے سیاہ ہو گئے ہین کیا نہین ہے دوزخ مین جگہ متکبرون
کے لیے ﴿ فتح ﴾ تفسیر جھوٹ باندھا یعنی ساتھ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے طرف اوسکے اور نفی کرنے صفات اوسکے
اوس سے جگہ متکبرون کے لیے یہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے وَاسْتَكْبَرْتَ ﴿ مدارک ﴾ حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

[illegible] قال فاتحتهٗ و [illegible] تعالیٰ [illegible]
[illegible] غرور [illegible] گروہ [illegible] اقسام [illegible] ہیں [illegible]
غرور یہ ہی آدمی کا [illegible] تعظیم ہونا اور ذکر نے والا [illegible] اور [illegible] والا [illegible] اور [illegible]
کرنا [illegible] صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجانا اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا [illegible]
[illegible] آفات اور [illegible] اعمال اپنے سے غافل ہوا اور خاطر بد [illegible] اور [illegible] سے نڈر ہوا اور سبب اسکا نجاننا [illegible]
[illegible] اور [illegible] بُرائی اوسکی کا ہو اگرچہ صاحب غرور بظاہر میں علم و عمل رکھتا ہوا و اکثر علما اور فقرا و [illegible] اس بلا میں مبتلا
ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جاتے ہین کہ ہم یا خود نہین پہونچے کے بلکہ بہت آدمی
شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرق نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پہر کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے
تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
أَسْفَارًا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیئے گئے ہین پہر عمل نہین کرتے ہین او سپر مانند مثال گدہے کے ہی کہ اوٹھاتے
پہرتا ہی بوجھ کتابون کا یعنی جیسے گدہے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم نے کچھ فائدہ نہ دیا اشارہ ہو
عالم بے عمل کو کہ ما کرتے ہین کہ گدہے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ تر اوس عالم
سے نہین ہوویگا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی رکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور عجب
سے پاک نہین کرتے اور رسول کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جانے کا اور حسد ایمان کو
تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پہر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین
پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اہل علم مین غرور رکھتے ہین اور فریب مین ہین یعنی جو علم کہ دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور
مانند انکے کے مین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادت اور آخرت سے ہین اور
ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی
کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ ادا احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین صحابہ
جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا مگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھ دیکر
پاؤن گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور احتیاط مین نامشروع کو کرتے ہین
اور وقت لینے دینے کچھ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سبکو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور یہ
لقمۂ حلال نورانیت دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور ساتھ
اوسکے تفاخر کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور بہت عمل کو دوست رکھتے ہین اور
نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سوا آہستگی اور قلت کے ہاتھ نہین آتا اور بہت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا
اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیۂ دل کا اور
تزکیۂ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الٰہی کا ہی اور بعضے لئے بسبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے کہ بسبب ریاضت کے اونپر
منکشف ہوتی ہین مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ غایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

اور ایک گروہ عابدون ... اور مستحبات کے مرتکب بھی ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ دل ہمارا صاف ہی خصلتون بد سے اسلئے عمل ظاہر کی کیا ضرور ہی بعضے بزرگ تھے
بڑے اولیاء نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور
خلاف سیرت صالحون اور عاشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان عیب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل ثروت
مالدارون کا ہی کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کر کر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور ایسا اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا
مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے
ہین تو واسطے ریا یعنی دکھلانے اور نام و نمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا عملون کا ہی اور اگر ریا بھی نہو
تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین کہ زکوۃ تو ندین اور اور جگہہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے ندین
اور ایسون کو دین کہ خدمت یا تعریف یا اور غرض کی اونسے امید رکھین اور یہ غرضین اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور و پندار
سے پاک ہو کر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا چاہیے تا عبادت و خیرات
لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین ورنہ رنج بے فائدہ ہی ✤ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل ہے اور محروم
کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین بخل کہ
اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس کے پس دور ہونا اس خصلت سے واجب ہی اور
عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی صفت سے
جانکر توفیق الٰہی سے غافل ہو اور اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہو جانے سے ڈرے نہین اور ہووے کہ شدہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب شومی
عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالیٰ نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور
قادر اوسپر کر کر وعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجا لانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان
خدا کا ہیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب وقتون مین مستحب اسلیے کہ عجب ایک بلاے عظیم اور پیدا کرنے والا کبر اور نسیان اور
معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا
بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا کبر کا ہی ✤ **بحر** ✤ **تنبیہ** ✤ اوپر کے
مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور و پندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ
مین بہت ہی کم جاتے ہین سبحان اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی
محفلون مین جا موجود ہون خصوصاً یہ پیرزادے خلاف شرع اور دنیادار تابع نفس امارہ کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی
محفل مین اور میلے تماشون مین اور نجاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو ان محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر
فرصت نکل آتی ہی اگر کہین کہ افراط و تفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر
علم سے بہرہ نرکھتے ہونگے تو حق و باطل مین کیونکر تمیز کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ علم پڑھین نہ سنین جو باتین دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی
کے سنتے اوسکو بدینی کی بات بتانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جم رہی ہین کیسی ہی خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانتے ہین اور اونکے
خلاف کو باطل غرضکہ غرور و پندار نے اکثرون کو تباہ کر رکھا ہی ضلوا واضلوا آپ بھی ڈوبے اور اپنے تابعین کو بھی ڈبویا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ✤

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

اور بچادیگا اللہ اونکو جنھون نے ڈر رکھا اونکے بچاؤ کی جگہہ نہ لگے اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوین ✤ مثو

[illegible] نجات دیگا اللہ اونکو جو پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی اونکی کے نہیں پہونچیگی اونکو برائی اور وہ غمگین ہون
+ فتح + تفسیر + پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بچتے تھے یعنی ساتھ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور
مفازة کی [illegible] عمل [illegible] لا یمسهم السوء یعنی نہیں لگیگی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ کیا ہے فلاح یعنی کامیابی
انکی پس کہا گیا کہ نہیں پہونچیگی اونکو سوء یعنی نجات دیگا اونکو ساتھ دور کرنے سوء اور غم کے اونسے یعنی نہیں پہونچیگی اونکے بدنونکو ایذا اور نہ اونکے دلونکو غم
یعنی [illegible] مطلب [illegible] کے جنت یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یعنی ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھ رستگاری اونکی کے آگ سے یا سبب [illegible]
اونکے کے ومن جاءهما منتبیه + یہ آیت کریمہ سیاق ہے تقوی کی [illegible] اور باعث داخل ہونے جنت کا ہے اسلیے [illegible]
تاکید اسکی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگونکو جنت مین وہ تقوی اللہ
کا ہے اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو وہ دو کھوکل یعنی سوراخ ہین منہ اور ستر آدمی
غرضکہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی سے ڈرتا ہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے
یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پہونچے اور لوگ
یاد کرین کیا خوب کہا ہے کسی نے قطعہ یادداری کہ وقت زادن تو + ہمہ خندان بودند و تو گریان + آنچنان زی کہ وقت مردن تو

ہمہ گریان بوند و تو خندان

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۞ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اللہ بنانے والا ہے ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے اوسی کے پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞

اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ جو ہین وہی ہین ٹوٹے مین پڑے ہوے مق

اللہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا ہے اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہے اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف
وہی ہے واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون خدا کے یہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانے والے + فتح + تفسیر + اوسی کے لیے
ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہے امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہے انکا اور یہ قبیل کنا یہ سے ہے اسلیے کہ حافظ خزانونکا اور مدبر امر
اونکے کا وہی ہوتا ہے کہ جو مالک اونکی کنجیونکا ہوتا ہے اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہے ساتھ اس قول اللہ تعالی کے وَيُنَجِّي اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکار ہین اور بیچ مین
ان دونون کے جملہ معترضہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہے اور وہ نگہبان ہے پس نہین پوشیدہ ہے اوس پر کوئی چیز اعمال مکلفین سے کہ منجملہ چیزون
پیدا کی گئین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلا دیے جاوینگے اون اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہے ساتھ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہے بنابر اسکے کہ جو چیز
آسمانون اور زمین مین ہے پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہے اور جنھون نے کفر کیا اور انکار کیا اسکا وہی لوگ زیانکار ہین اور
بعضونے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پس فرمایا اے عثمان نہین پوچھا مجھسے اس سے کسی نے پہلے تیرے تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور تاویل اسکی بموجب اس قول کے یہ ہے کہ اللہ کے لیے
کلمے ہین کہ توحید و تمجید بیان کیجاتی ہے اوسکی ساتھ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان خیر آسمانون اور زمین کی ہین جسنے پڑھا انکو پرہیزگارون سے

لوگ اپنے دین سے پھر جاوینگے کفر کیا ساتھ آیتون اللہ کے اور گمراہ ہوئے توحید اور تسبیح اوسکا کو وہ لوگ زیان کار ہیں من بعد صاحب ارکبیر نے نقل کیے درمنثور مین بروایت ابن عمرؓ کے نقل کیے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عثمانؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا تفسیر اسکی مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی ہی اور یہ بھی اوسمین منقول ہی کہ روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی یوسف نے سنن اپنی مین اور ابوالحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے کہا اونھون نے کہ پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ الخ پس فرمایا مجکو ای عثمانؓ البتہ پوچھا تونے مجھسے کچھ پوچھا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسیشے پہلے تیرے مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ کہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسی کے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمانؓ جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین دس بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیلؑ کے سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اوسکے گھر والون مین سے ای عثمانؓ اگر کرسکے تو پس ناغہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمانؓ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول تو یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے اور دوسرے دیا جائیگا قنطار یعنی وہ ثواب بہشت مین اور تیسرے نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے ساتھ بیچ قبے اونکے اور چھٹے حاضر ہوتے ہین بارہ فرشتے نزدیک مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ جنت کے یعنی ثواب و جنت اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو اوسکی قبر سے طرف موقف کے پس اگر پہنچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر کر لیجائینگے اوسکو طرف جنت کے موقف سے جیسے کہ لیجاتے ہین دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے انتہی ما فی الدر المنثور

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو کہ پوجون ای نادانو ٭ موضح

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجکو کہ پرستش کرون مین غیر خدا کو ای نادانون ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ کہہ یعنی او نکو کہ بلاتے ہین مجکو طرف دین باپ داداون تیرے کے کہ کیا غیر خدا کو پوجون مین تمھارے کہنے سے بعد اس بیان کے ای نادانون ساتھ توحید خدا کے نزول اس آیت کا بیچ جواب کفار قریش کے ہی کہ آنحضرت کو باپ داداکے دین کی طرف بلاتے تھے ۞

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور حکم ہو چکا ہی تجکو اور تجسے اگلون کو اگر تونے شریک مانا اکارت جاوینگے تیرے کیے اور تو ہو گا ٹوٹے مین آیا ٭ موضح

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجسے تھے یعنی اور انبیا کے اگر شریک خدا کا مقرر کرے تو البتہ نابود ہوون عمل تیرے اور البتہ ہووے تو ٹوٹا پانے والون سے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنیکے اور پھر جو یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کر دیون ہو جائے ۞

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والون مین ٭ موضح

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رد اونکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے اوس چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجپر کہ کیا تجکو سردار اولاد آدم کا ٭ ف ٭ تنبیہ ٭ اوپر کی آیتاین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرا دیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی امت کو ہی اس طرح کے بیان فرمانے مین اہتمام منع کا بہت ہوتا ہی جیسے بلا تشبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو اس طرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو بالضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بندۂ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے متوجہ ہوئے کہ یہ جو تجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ تیرے رب کی قدر ہی نہین جانتے ۞ کہ فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہی اوسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین ٭ موضح

اور نہ پہچانا خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا اور زمین ساری اوسکی مٹھی مین ہوگی روز قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اوسکے داہنے

ہاتھ میں باکی ہی اوسکے لیے اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ⁂ فتح ⁂ تفسیر اللہ کے فرمانے موافق
اوسکا ہونا ہاتھ میں ہے اور ہانوان نسیم ۹ ہوش ایک تو مَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ کے معنی یہی ہین جو مذکور ہوئے کہ نہ پہچانا اوسکو
حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بلایا تجکو طرف عبادت غیر اللہ کی اوسکے پھر
آگاہ کیا اونکو اوپر عظمت و جلالت شان اپنی تعالٰی کے پس فرمایا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا الخ اور مراد اس کلام سارے سے صورت بیان کرنی
اپنی عظمت کی اور واقف کرنا اوپر کنہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا جمیعا
اور قول اوسکا وَالسَّمٰوٰتُ اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ
مطویات طی سے ہی کہ جو ضد نشر یعنی پھیلانے کی ہی جیسے کہ فرمایا یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ یعنی اوس
دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندون کے اعمال نامون کو پس معنی مطویات کے یہ ہوئے کہ لپیٹے ہوئے
ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے دائین ہاتھ سے پس اسلیے بیمینہ فرمایا اور بعضون نے کہا کہ
معنی بِیَمِیْنِہٖ کے بِقُدْرَتِہٖ ہین یعنی آسمان لپیٹے جاوینگے اوسکی قدرت سے اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیتون
کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد کہتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو سپرد خدا کرین
انتہی اور ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین
یعنی اپنی کتاب مین کہ بلاشبہ اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درختون کو
ایک اونگلی پر اور پانی اور تری یعنی خاک نمناک کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر فرماویگا اَنَا الْمَلِکُ یعنی مین بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے پوچھا تو اوس وقت
یہ آیت اوتاری اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ مٹھی مین لیویگا اللہ تعالی زمین کو
اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے دائین ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی
مین پھر فرماویگا اَنَا اللّٰهُ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی
سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہی مین مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز
یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مینے دنیا کو حال اینکہ
کہ تھی کچھ مین ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست
اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جریر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
کہ مین پڑھتا ہون تمپر آیتین آخر زمر سے پس جو کوئی رو ویگا تم مین سے واجب ہوئیگی اوسکے لیے جنت پس پڑھا اوسکو وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
سے آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یا رسول اللہ کوشش کی ہمنے
یہ کہ رووین ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بتکلف رووے
یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تین چیزین پوشیدہ رکھین ہین مینے اپنے
بندون سے اگر دیکھتا اونکو کوئی تو نہ عمل کرتا برا کبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر کھولتا مین پردہ اپنا پس دیکھتا مجکو یہان تک

کہ یقین کرتا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کرونگا مین ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاونگا اونکو قبرون سے اور لپیٹ کرونگا آسمانون کو اپنے ہاتھ مین پھر زمینون کو اور سینون کو پھر کہونگا مین کہ مین ہون بادشاہ کون ہو وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو ہوئے جیسے دوسرے جنت کو پوشیدہ رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیان طیار کین ہین مینے اونکے لیے اوسمین البتہ یقین کرتے اوسکا اور تیسرے دوزخ کو پوشیدہ رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو دوزخ اور جو برائیان طیار کین ہین مینے اونکے لیے اوسمین البتہ یقین کرتے اوسکا ولیکن پوشیدہ رکھا ہی مینے ان چیزون کو اونسے تاکہ جانون مین کہ کیسے عمل کرتے ہین اور تحقیق بیان کردیا مینے اونکو اونکے لیے اور ابو ذر رضہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ذر کیا تو جانتا ہی کہ کسقدر ہی کرسی پس کہا مینے نہین فرمایا نہین ہین آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اونمین ہی مقابلے مین کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہین ہی کرسی مقابلے مین عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہی عرش مقابلے مین پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہی پانی مقابلے مین ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہین یہ سب اللہ عز وجل کی مٹھی مین مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتیلی ایک تمہارے کے اور یہی ہی تفسیر قول اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کہ کہان ہونگے لوگ اوس دن فرمایا اوپر صراط کے ہونگے اور پاکی ہی اوسکے لیے الخ یعنی بہت ہی بعید ہی اس شرکت سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہی وہ اس سے کہ نسبت کیے جاوین طرف اوسکے شرکا ✣ مل ✣ جلد ✣ درمنثور ✣ بحر ✣ **تنبیہ** ✣ قطعہ کرسی و صفا و زمین پرید ✣ بی زبان بی نشان چہ گوید باز ✣ عاشقان کشتگان معشوق اند ✣ بر نیاید زکشتگان آواز ✣ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کے حکم پر اورون کے حکمون کو مقدم رکھتے ہین یا شعائر اسلام اور سنتون چیزون پر اورون کی رسمون کو ترجیح دیتے ہین یا اللہ کے نام پر ایک کوڑی دینے تو تنگی سے دین اور جیسا تیسا دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمین بڑے بڑے تکلفات کرین وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہین پہچانتے ہین اور منجملہ اس آیت کے مصداق ہین مومن کی شان یہ ہی کہ اللہ اور رسول کے حکمون اور رسمون کو سب پر مقدم رکھین اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھین ۱۲

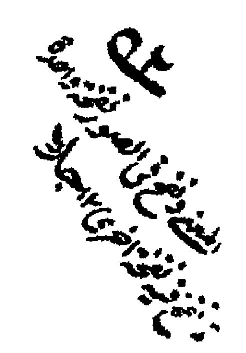
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ

اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہوگرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا

اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝

دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوگئے دیکھتے ✣ مو ✣

اور پھونکا جاویگا صور مین پس مر جاویگا جو کہ آسمانون مین ہی اور جو کہ زمین مین ہی مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی پھر پھونکا جاویگا صور مین دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ✣ **فتح** ✣ **تفسیر** ✣ ایک بار نفخ صور ہی عالم کی فنا کا دوسرا ہی زندہ ہونے کا یہ تیسرا ہی بیہوشی کا بعد حشر کے جو تھا ہی خبردار ہونیکا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہوجاوینگے ✣ **مو** ✣ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے پہلا نفخہ مراد ہی کہ اوسمین سب مرجاینگے اور ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی سے نفخہ دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضون نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہین یا رضوان کہ نام جنت کے دارغہ کا ہی



[illegible] تمام دوزخ کے بلاد و مکانات اور زبانیہ کہ دوزخ کے نگہبانوں کو کہتے ہیں یعنی یہ اس نفخہ میں نہیں مرینگے اور پس ہو نگے وہ کھڑے دیکھتے ہیں ادھر اودھر دیکھتے ہونگے جیسے مبہوت دیکھتا ہی جب کہ ناگہاں کوئی امر عظیم درپیش آوے اور یا منتظر ہونگے یعنی منتظر ہونگے حکم الٰہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی ہمارے حق میں اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا مارنے کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کے لیے اور جمہور اسپر ہیں کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادت کے لیے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مابین دونوں نفخوں کے چالیس ہونگے لوگوں نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہ نے نہیں کہ سکتا میں کہا لوگوں نے چالیس مہینے کہا نہیں کہ سکتا میں کہا لوگوں نے چالیس برس کہا نہیں کہ سکتا میں فرمایا حضرت نے پھر اوتاریگا اللہ آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ جیسے کہ اوگتا ہی سبزہ نہیں ہی انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہو جاتی ہی لیکن ایک ہڈی ہی اور وہ عجب الذنب ہی یعنی کمر کی ہڈی کہ جو دم کے پاس ہی اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یہود میں سے بیچ بازار میں قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار میں سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا اوسکو اور کہا کہتا ہی تو یہ اس حال میں کہ ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تشریف رکھتے پس گیا یہودی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ترجمہ اسکا اوپر مذکور ہو چکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے نفخے میں سب بیہوش ہو جائینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہیں بیہوش ہوگا پس سب سے پہلے میں سر اوٹھاؤنگا پس ناگہاں دیکھونگا میں موسیٰ کو کھڑے ہوے ایک پایہ عرش کے پایوں میں سے پس نہیں جانتا میں کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسیٰ نے سر اپنا پہلے میرے یا ہونگے اون لوگوں میں سے کہ استثنا کیا اللہ تعالیٰ نے اور سعید بن جبیر سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہیں پیدا ہیں گردنوں میں ڈالے ہوے تلواریں کھڑے ہیں گرد عرش کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کے محشر میں ساتھ اونٹنیوں یاقوت کے کہ مہاریں اونکی موتیوں کی کجاوے اونکے اطلس اور رالاہی کے بال اونکے نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے وہاں پونہچینگے کہ جہاں تک نظر آدمیوں کی پونہچیں سیر کرینگے جنت میں کہینگے وقت بہت سیر کرنے کا لیچلو ہمکو طرف رب ہمارے کے دیکھیں کیا حکم کرتا ہی درمیان مخلوق اپنی کے جب وہ اوس تک پونہچینگے تو ہنسیگا اونکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندہ کی طرف دیکھکر اوس جگہ میں نہیں حساب ہی اوسپر اور انس سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے کہ کون ہیں یا رسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا انکو اللہ تعالیٰ نے یعنی اپنے کلام پاک اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ میں فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہیں پس جب کہ قبض کریگا اللہ ارواح خلائق کی فرماویگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہیگا ملک الموت سُبْحٰنَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو ای رب میرے اور برتر ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی پھر فرماویگا کہ ای ملک الموت کون باقی رہا ہی پس عرض کریگا وہ سُبْحٰنَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی پس گریگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا ای ملک الموت کون باقی رہا پس کہیگا وہ سُبْحٰنَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِكْرَام باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماویگا مرجا تو اے ملک الموت پس مرجاویگا وہ پھر فرماویگا اے جبرئیل کون باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو اللہ کے ہان بڑا مرتبہ ہوگا جیسا کہ ہو لائقے لیے پس فرماویگا اے جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گر پڑینگے جبرئیل سجدے مین ہلاوینگے دونون بازو اپنے یعنی جیسے جانور وقت مرنے کے پھڑ پھڑاتا ہی بعد سبحان کہے گا جبرئیل سُبْحَانَكَ رَبِّيْ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام اَنْتَ الْبَاقِيْ وَجِبْرِيْلُ الْمَيِّتُ الْفَانِيْ اور قبض کرے گا اللہ روح اوسکی بیچ اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا اوسمین پس جبرئیل کا یہ حال ہی کہ فضیلت خلقت اوسکے کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے پر ٹیلون مین سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گا میری امت مین دجال پس ٹھہرے گا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوگی پس ڈھونڈینگے وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو اللہ یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسے لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین کہ نہین ہوگی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجے گا اللہ ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین برابر ذرے کے ایمان ہو مگر کہ ہلاک کرے گی اوسکو ہوا یہانتک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے برے لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا ہی وہان اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بن کر آویگا شیطان اور کہے گا کیا نہین کہنا مانتے کے تم میرا پھر حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے اور عیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنے گا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنے گا وہ شخص ہوگا کہ درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مرجاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مرجاویگا پھر بھیجیگا اللہ ایک مینھ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ہلکی پھوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگون کے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہوئے پھر کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ کھڑا رکھو انکو یہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت کو پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننیانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کر دیگا لڑکون کو بڈھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین کرون مین اس حال مین کہ مونھ رکھے ہوئے ہی صور پھونکنے والا یعنی اسرافیل صور پر اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس پھونکے کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اوسوقت یا مطلق وقت سختیون کے فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پلک جھپکاتا صور پھونکنے والا جب سے کہ متعین ہوا ہی صور پھونکنے پر مستعد ہی دیکھ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھرے طرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون آنکھین اوسکی دو ستارے ہین روشن۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ اونکے پاس ایک جماعت صحابہ کی بیٹھی تھی یہ کہ اللہ تبارک و تعالی جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس وہ رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے موںھ مین لگائی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پس پھونکے اوسمین کہا ہمنے یا رسول اللہ اور کیا ہی صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بلاشبہ بڑائی اوسکے دور کی مانند عرض آسمانون اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مر جاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین پھر پھونکا جاویگا اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو پہلے نفخے مین یہ کہ دیرتک پھونکے سو پس تھکے گا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ○ یعنی اور نہین منتظر ہین یہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑون کو پس ہوجاوینگے وہ غبار اور تھرتھراویگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین ہلے گی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئے کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ○ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ○ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ○ یعنی اوٹھائے جاوگے تم قبرون سے ای کفار مکہ اوسدن کہ ہلاویگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ سبب اوسکے تھرتھراویگی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا نفخہ اوسدن ڈرتے ہوئے اور قلق مین ہونگے دل یعنی بعث کے منکرون کے بینائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی بسبب دیکھنے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پشتون پر اور بھول جاوینگی دودھوالیان اپنے بچون کو اور گر پڑینگے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہوجاوینگے لڑکے اور اوڑتے پھرینگے شیطان بھاگتے ہوئے مارے خوف کے یہانتک کہ پونہچینگے زمین کے کنارون پر پس ملینگے اونسے فرشتے اور مارینگے اونکے موںھون پر پس پھر جاوینگے وہ اور پھرینگے لوگ پیٹھ دیکر پکارتے ہوئے بعضے بعضون کو اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوسدن کہ پھر جاوگے پیٹھ دیکر نہین ہوگا تمھارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور مذکور ہی اس قول اللہ تعالی کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوسدن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوسوقت کہ لوگ اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹیگی زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پونہچیگا اونکو بسبب اوسکے کرب و ہول سقدر کہ اوسکو اللہ ہی جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹیگا آسمان اور جھڑ جائینگے ستارے اوسکے اور گہن لگیگا چاند و سورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھ اسمین سے پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ پس کنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اوسوقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ یعنی پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پونہچیگا ڈر مگر زندون کو اور شہدا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور بچاویگا اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا اونکو اوس سے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ یعنی ای لوگون ڈرو اپنے رب سے بلاشبہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی بڑی اوسدن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی بسبب اوسکے ہر دودھ پلانے والی اوسکو کہ دودھ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا اور دیکھیگا تو لوگون کو نشے والے حالانکہ نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مر جاوینگے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مریگا یعنی اوسوقت پس اوسوقت کہ وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مر گئے آسمان والے اور زمین والے

مگر جسکو تونے چاہا وہ نہین مرا پس فرماویگا اللہ تعالی حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کون باقی رہا عرض کریگا ملک الموت
میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہے ہین اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور باقی رہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ
کہ ای رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہی موت اوپر کہ نیچے عرش میرے
کے ہین پس مرجاوینگے وہ پھر آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور کہیگا ای رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس کہیگا
اللہ عزوجل حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ ای رب میرے رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہین مرنیکا اور باقی رہے تیرے
عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم
کریگا اللہ عرش کو کہ لیوے صور پھر آویگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مرگئے تیرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی
پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہین مرنیکا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک
مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مینے تجکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھی تونے یعنی مرنے کے لیے پس مرجا تو پس مرجاویگا ملک الموت
پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوائے اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پروا ہی جسنے نجنا اور نجنا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹیگا
اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہی اعمالنامون کو پھر بچھاویگا آسمان و زمین کو یعنی اونکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا
أَنَا الْجَبَّارُ تین بار پھر پکاریگا اپنی آواز سے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دو بار
فرماویگا پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج
اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی اوس دن کہ
بدلے جاوینگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پھیلاویگا اللہ زمین کو اور ہموار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے
عکاظی کے کہ نام ایک بازار کا ہی نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اور نہ اونچا پھر ڈانٹیگا اللہ خلق کو ایکبار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اس تبدیل زمین
مین اسحال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تہان رہے
پڑے ہونگے پھر اوتاریگا اللہ تم پر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسیگا آسمان چالیس دن یہان تک کہ
ہوجاویگا پانی اوپر تمہارے بارہ ہاتھ پھر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اوگنے کا پس اوگینگے اوگنا تروتازہ اور اوگینگے مانند اوگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوچکینگے
جسم اونکے اور ہوجاوینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہووین اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو
یعنی صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے مونھ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہونگے وہ دونون
پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روشن ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور اور ارواحین یعنی کفار کی تاریک ہونگی
پھر لیویگا اللہ اون سبکو پھر ڈالیگا اونکو صور مین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونکے نفخہ بعث کا یعنی جی اوٹھنے کا پس نکلینگی
ارواحین گویا کہ وہ شہد کی مکھیان ہین بھر جاوینگی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی البتہ
رجوع کرے ہر روح طرف بدن اپنے کے پس داخل ہونگی روحین زمین مین طرف بدنون کے پس داخل ہونگی نتھنون مین پھر چلینگی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر
اوسکے بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پھر پھٹیگی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اور اول مین اوسمین سے نکلونگا پھٹنے کے پس نکلوگے تم
زمین سے جلدی کرتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کرتے ہوئے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہی اوٹھینگے
تم سب ننگے پانون ننگے بدن بدون ختنہ کیے پس اوسوقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان سنینگے ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

ف بعض حدیث مین جبرئیل کا مرنا سب کے بعد مذکور ہوا اور یہان ملک الموت کا مرنا سب کے بعد شاید کسی راوی کو نسیان ہوا ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ مدظلہ

پس اوترینگے آسمان دنیا کے رہنے والے دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین جنات انسان یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین سے
روشن ہوجاویگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوترینگے دوسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتون کے جو
پہلے آسمان سے اور دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین جن وانس یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے
اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے تیسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتون کے کہ اوترے ہونگے اور دوبرابر اونکے کہ زمین مین ہین
جن وانس یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے اور فرشتے اسی
اسیقدر زیادہ ساتون آسمانون کے پھر اوتریگا جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے عرش اوسکا اوسدن اور
ابھی چار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین قدم اونکے نیچے کی ہین کے تہ پر ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اونکے مونڈھون
پر ہی واسطے اونکے شغل ہی ساتھ تسبیح کے پس کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
قُدُّوسٌ قُدُّوسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى الَّذِي يُمِيتُ
الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ پس رکھیگا اللہ عرش اپنا جہان کہ چاہیگا زمین مین پھر پکاریگا ساتھ آواز اپنی کے پس کہیگا اے گروہ
جن وانس کے بلاشبہ مین چپ رہا تمہارے لیے ابتدا اوسدن سے کہ پیدا کیا مینے تمکو اسدن تک سنتا تھا مین باتین تمہاری
اور دیکھتا تھا مین اعمال تمہارے پس چپ رہو تم میرے پاس سوائے اعمال تمہارے ہین اور اعمال ہے تمہارے پڑھے جاتے ہین تمپر پس جو کوئی پاوے
خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اللہ کی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلیگی اوسمین سے ایک گردن
بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○
یعنی کیا نہ حکم کیا تھا مینے تمکو یعنی رسولون کی زبانی کہ اے بیٹون آدم کے نہ فرمانبرداری کرنا تم شیطان کی بلاشبہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے
اور فرماویگا اللہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ یعنی اور جدے ہوجاؤ آج کے دن اے کافرو یعنی
مومنون سے پس جدائی ہوجاویگی درمیان لوگون کے یعنی مومن الگ ہوجائینگے کافر الگ اور زانوون کے بل گر پڑینگی امتین یعنی مارے ڈر کے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی اور دیکھے گا تو سب امتون کو زانوون کے بل پڑے اور بلائی جاوینگی
اپنے اعمالنامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہہ مین مقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جاویگا کچھ درمیان
اونکے پس روینگے یہان تک کہ منقطع ہوجائینگے آنسو اور بجاے آنسوون کے خون نکلیگا اور گراوینگے پسینا یہان تک کہ پہونچیگا
پسینا اس حد کو کہ مونھ اور ٹھوڑیون تک آجائیگا اونکے اور چلاوینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے ہمارے رب سے تا حکم کرے
درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمین کہ کون لائق تر ہی ساتھ اسکے تمہارے باپ سے کہ آدم ہین پیدا کیا اونکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے
اور پھونکی اونمین روح اپنی اور کلام کیا اون سے روبرو پس آوینگے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے
وہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلونگا مین یہانتک کہ آونگا مین فحص یعنی پس گر پڑونگا مین
سجدے مین کہا ابوہریرہ نے یارسول اللہ فحص کیا چیز ہی فرمایا آگا عرش کا یہان تک کہ بھیجیگا اللہ طرف میری ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا
اور اوٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھسے اللہ تعالی کہ اے محمد پس کہونگا مین ہان اے رب میرے پس فرماویگا کیا مطلب ہی تیرا اور وہ خوب
جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ اے رب میرے وعدہ کیا تھا تونے مجھسے شفاعت کا میری شفاعت قبول کر یعنی اپنی خلق کے

۵۱ وان اعبدونی ہذا صراط مستقیم
یعنی اور توحید و فرمان برداری
میری کا کرنا یہ راہ سیدھی ہے

حق مین پس حکم کر درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالی شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کرونگا مین درمیان انکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پس پھرونگا مین اور کھڑا رہونگا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا درباب
خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون
مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا
کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے ای رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تاکہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑتے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ سچ کہا تمنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے
فرشتے جنت تک اور آوینگے وہ کہ قتل کیے گئے ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون مین سے خون
جاری ہوگا پس کہینگے وہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیون حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے
تاکہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑتے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی ہلاک ہوجیو تو پھر نہین باقی رہیگا
کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر کہ قتل کیا جاویگا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسینے کسیکی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوسکے اور ہوگا اللہ کی
مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا
حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ لیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہان تک کہ تکلیف دیا جاویگا اوسدن دودھ مین پانی ملا کر
بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اس سے پکاریگا پکارنا کہ سناویگا ساری خلائق کو آگاہ ہو چاہیے کہ مل جاوے
ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی ہوجاوے ساتھ اون چیزون کے کہ تھے پوجتے سواے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہو سواے
اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لائے جاوینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے
بصورت عزیر کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی کے پس ساتھ ہوجائینگے اول کے یہود اور ساتھ ہوجائینگے
دوسرے کے نصاری پھر کھینچ کر لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی بت اور مانند اونکے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہے اس آیت مین کہ فرمائی
اللہ تعالی نے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی اگر ہوتے بت معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ
مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہینگے پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونمین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے کہ
ای لوگون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وہ قسم خدا کی
نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سواے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ
کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین ہے ہمارے لیے کوئی معبود سواے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کو پھر کہا جاویگا یہی
اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ مین رب تمھارا ہون پس آیا ہے درمیان تمھارے اور درمیان رب
تمھارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پھر کھولیگا اللہ تعالی پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی
پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہے پس گر پڑینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کر دیگا اللہ
ہڈیان اونکی پیٹھون کی گاؤ کے سینگون کے مانند پھر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا
پل صراط پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور سینچے کہ جنکے سرے مڑے ہون اور تیز اور کانٹے
لوہے کے مانند کانٹون سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہے اور اوسکے پل ہوگا پھسلنا کہ جسپر قدم نہ جمے پس گذرینگے اوسپر سے بعضے مانند
پلک مارنے کے اور بعضے مانند چمکنے بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سواریون کے

ف مثلاً کسی نے کسی کو [illegible] ۱۲ منہ

ف یعنی [illegible] ۱۲ منہ

یعنی مانند بجلی وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ یا چلنے والون کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح
نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کھرچین لگین گی اونکے موہنون پر جہنم مین پس جبکہ پہنچینگے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے
اوسمین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین ہو تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے
اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ
جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ اونکے لیے طیار ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس
داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کین ہین اللہ نے جنت مین اور دو بیویان آدمی زاد ہونگی اونکو فضیلت
ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اوپر تخت
سونے کے کہ جڑاو ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوسپر ستر جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون موندھون اوسکے
پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف گودے پنڈلی اوسکی کے
جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمھارا طرف ڈورے کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آئینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس
عورت کے لیے آئینہ ہوگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آئینے کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت
کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے
سے نہین ہوگی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے پاویگا اوسکو باکرہ اور نہین سست ہونگے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس
اوسوقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہوا اور نہ وہ
ملول ہی لیکن ہاں شاید تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوا اسکے پس نکلے گا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پاس جب جاویگا
اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی چیز محبوب تر
طرف میرے تجھسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جبکہ پڑینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑیگی ایک خلق مخلوق خدا سے کہ ڈالینگے اونکو اعمال اونکے
یعنی ہونگے مومن لیکن اعمال بد کے سبب سے پڑینگے پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تک اور
بعضے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگیگی اونکے آگ سارے بدن مین سواے موہنہ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتون کو
آگ پر پس پکارینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے
پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہی ساتھ شفاعت کرنے کے تمھارے باوا آدم علیہ السلام سے پس جاوینگے مومن طرف آدم کے اور کہینگے پیدا کیا
تجکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی تجھمین روح اپنی اور کلام کیا تجھسے سامنے پس ذکر کرینگے آدم گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق ہون اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول ہین اللہ کے سب رسولون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا ابراہیم علیہ السلام کے پاس کہ اللہ نے کیا تھا
اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے نہین ہون مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا موسی علیہ السلام کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوس سے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری اوسپر
توریت پس آوینگے وہ موسی [illegible] شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا [illegible] نہین مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلمۃ اللہ کے کہ عیسی بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسی بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پس آوینگے وہ میرے پاس اور میرے لیے نزدیک رب میرے کے تین شفاعتین ہین کہ وعدہ کیا ہی اوسنے مجھسے اونکا پس چلونگا مین یہانتک کہ جاونگا مین جنت کے دروازے پر پس پکڑونگا مین حلقہ دروازیکا اور کھلواونگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ میرے لیے پس داخل ہونگا مین اور گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاونگا مین سر اپنا پھر گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر شفاعت تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس جب کہ اوٹھاونگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حال انکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہی مطلب تیرا پس کہونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تو نے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین ای رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اون جان پہچانون مین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر پس نکالینگے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم انکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا آدھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط کے برابر پھر فرماویگا برابر دانے کے یعنی رائی کے دانے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہانتک کہ نہین باقی رہیگا دوزخ مین وہ کہ عمل خیر کیا ہو اللہ کے لیے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے لیے شفاعت ہو مگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہانتک کہ ابلیس جو اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میرے لیے شفاعت کیجاوے بیت اگر در دہد یک صلای کرم ٭ عزازیل گوید نصیبی برم ٭ پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس بھریگا ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کرسکتا اونکو کوئی سوائے اللہ کے پس ہو جاوینگے یعنی صحیح و سالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہی اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے اوسمین یعنی بھلے چنگے ہو جائینگے جیسے کہ اوگتے ہی دوب نالے کی کوڑے کرکٹ پر پس جو دوب مذکور آفتاب مین ہوتی ہی سبز ہوتی ہی اور جو سایے مین ہوتی ہی زرد ہوتی ہی پس ہوگینگے یعنی صحیح سالم ہو جائینگے خوش نما مانند موتی کے لکھا جائیگا اونکی گردنون مین الجہنمیون عتقاء الرحمن یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوئے رحمن کے نہین کیا انھون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید کے پس ٹھہرینگے وہ جنت مین جسقدر چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین ہوگا پھر عرض کرینگے وہ کہ ای رب ہمارے مٹادے ہمپر سے یہ لکھا ہوا پس مٹادیگا اللہ اونپر سے ٭ **مٹ درمنثور**

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ

اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھرا دفتر اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا ٭ **مو**

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی عدل کے اور وہ ظلم نہین کیے جائینگے ٭ **فتح٭ تفسیر** گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتاوینگے برون کی برائی اور بھلون کی بھلائی کے جو دیکھتے تھے ٭ **مو** نور رب سے مراد عدل اوسکا ہی بطریق استعارے کے جیسا کہ کہا جاتا ہی بادشاہ عادل کے لیے اَشْرَقَتِ الْاٰفَاقُ بِعَدْلِكَ وَاَضَاءَتِ الدُّنْیَا بِقِسْطِكَ اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اور اضافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہی کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب پھیلانے

عدل پہنچنے کے اوسمین اور کھڑی کریگا زمین مین ترازو یعنی اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہہ کے برابر کوئی جگہہ مزین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی یہ کہ پیدا کرے اللہ ایک نور پس روشن کرے رب اوسکا زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ اور ناقۃ اللہ مین ہی یہ مدارک مین ہی اور معالم مین ہی کہ نور سے رب کے معنی ہین ساتھ نور خالق اپنے کے اور یہ مذکور اوسوقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا رب تعالی فیصلہ خلائق کے لیے قیامت کو اوسدن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد میدان محشر ہی انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی توکہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہون سے مراد فرشتے عمل لکھنے والے ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہر زمانے کے ہین کہ گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور ختم کیا آیت کو ساتھ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ اثبات عدل کے ✤ معا ✤ مد ✤ در منثور ✤

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہے جو کرتے ہین ✤ موضح

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین ✤ فتح ✤ تفسیر یعنی بغیر عمل نامے اور گواہ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ یعنی پوری دی جاویگی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے ✤ مد ✤

وَسِيقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پونہچے اوسپر کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو داروغہ اوسکے کیا نہ پہنچے

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ط قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

رسول تم مین کے پڑھتے تمپر باتین تمھارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمھارے دن کی ملاقات سے بولے کیون نہین پر ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

حکم عذاب کا منکرون پر ✤ موضح

اور ہانکا جاویگا کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر تمھاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمھارے پروردگار کی اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمھارے کے سے کہینگے ہان آئے تھے اور پڑھین تھین آیتین ہمپر ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا کافرون پر ✤ فتح ✤ تفسیر ہانکا جاویگا یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قیدخانے مین یا قتل کرنے کے لیے دروازے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی اسوقت تمھارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکے کا ہی دوزخ مین نہ دن قیامت کا وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کے معنی یہ ہین ولیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ بسبب اعمال بد ہمارے کے جیسے کہ کہا اونھون نے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ پس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہی کلمہ

ع ۳

البتہ بھرونگا مین دوزخ کو

عذاب کا اور وہ کفر و ضلال ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاوینگے تو ملیگی اونسے ایک لپٹ
دوزخ مین سے نکلکر اور جلا دیوےگی اونکو اس طرح کا جلانا کہ نہین چھوڑیگی گوشت ہڈی پر مگر کہ ڈالدیگی اوسکو ایڑیون پر ٭ درمنثور

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

حکم ہوا پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بری جگہہ ہے رہنے کی غروروالون کو ٭ صوٗ

کہا جاویگا داخل ہو دوزخ کے دروازون مین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہہ ہے متکبرون کی یہ دوزخ ٭

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پہونچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝

داروغہ اوسکے سلام پہونچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو پیٹھو اسمین سدا رہنے کو ٭ صو

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تمپر ہو جیو خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ٭ **تفسیر** ٭ مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہے اسلیے کہ نہین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کرکر طرف بہشت کے جیسے کہ کیا جاتا ہے ساتھ اونکے کہ اکرام کیا جاتا ہے اونکا قسم ایلچیون سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہان تک کہ جب آوینگے الخ معنی یہ ہین کہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ کھلنے دروازون اوسکے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ پس لائے گئے یہان واو گویا کہ فرمایا یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم خبث خطاؤن سے اور کہا زجاج نے کہ مراد طبتم سے یہ ہے کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم اصحاب خباثت سے اور مراد یہ ہے کہ نگہبان جنت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طبتم کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر طبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ نے یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی بٹھینگے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ و بہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہان تک کہ جب پاک و صاف ہونگے داخل ہونگے جنت مین پس کہیگا واسطے اونکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہے اور نگہبان بہشت کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ اور منقول ہے علی رض سے کہ کہا ہانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پس جبکہ پہونچینگے طرف جنت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے ایک سے پس پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے جنت کے دروازون پر کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق سُننی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین جنت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلواؤنگا مین دروازہ اوسکا پس کہیگا نگہبان جنت کا کہ کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین یہ کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین لوگونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اوسمین اور نہ ناک سنکینگے باسن اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگے اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا اور پسینا اونکا مشک ہ

[illegible] ہین سے اور واسطے ہر ایک کی [illegible] دیگا [illegible] کا
[illegible] سبب [illegible] نہین اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور بغض آپسمین یکدل ہونگے آپسمین تسبیح کرینگے [illegible]
[illegible] اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت مین بصورت چودھوین رات کے چاند کے اور جو کہ
[illegible] داخل ہونگے اونکے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان مین اور حضرت علی بن ابی طالب سے
روایت ہی کہ کہا لیجائے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہانتک کہ جب پہنچینگے طرف ایک دروازے کے
جنت کے دروازون مین سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت کہ نکلتے ہین اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری پس قصد کرینگے طرف ایک کے
اون دونون مین سے پس پیوینگے اوسمین سے پس جاتا رہیگا جو کچھ کہ اونکے پیٹون مین ہوگا قسم موذی چیز سے یا نجاست سے یا خوف کی چیز سے
پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوس سے پس ظاہر ہوگی اوپر اونکے چین کی پس ہرگز نہین متغیر
ہونگی جلدین اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہین پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے گویا تیل لگایا ہی اونھون نے پھر
پونہچینگے جنت کے نگہبانون کی طرف پس کہینگے وہ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ پھر آگے دوڑ کر ملینگے
اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت مین خادم ہونگے بار بار آوینگے وہ اونکے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر
سے آتا ہی پس کہینگے وہ خوشخبری ہو تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہی اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزین پھر جاویگا
ایک لڑکا اون مین سے طرف بعضی بیوی اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہی یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہیگی وہ کہ تونے
دیکھا ہی اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہان مینے دیکھا ہی اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہانتک کہ آ کھڑی رہیگی وہ جنت کے دروازے کی
چوکھٹ پر یعنی اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پونہچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھے گا طرف بعضے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکھے گا گنبد
موتی کا کہ اوسپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کے ہین پھر اوٹھائیگا سر اپنا اوسکی چھت کی طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے
روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جھکاویگا سر اپنا پس دیکھیگا طرف
بیویون اپنی کے اور آبخورون کے کہ رکھے ہونگے نہرون کے کنارون پر اور طرف تکیون قطار رکھے اور قالینون بچھے ہوؤن کے پس
دیکھے گا طرف اس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھیگا ایک تخت پر اپنے تختون مین سے اور کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا
كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الخ یعنی شکر ہی اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا
ہمکو اللہ ساری آیت پڑھینگے پھر پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ جیتے رہوگے تم پس نہین مروگے تم کبھی اور اسمین قیام کروگے تم
پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے پس نہین بیمار ہونگے کبھی ○ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین آٹھ
دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکا نام ریان ہی یعنی تر و تازہ کے نہین داخل ہونگے اوسمین سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہ بلایا جاویگا بہشت کے
دروازون سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہین یعنی آٹھ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ ای بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی
ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا
دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا
ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت ہی اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے

بلکہ بلایا جاوے سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو نہین کہ کوئی سب ہی دروازون سے بلایا جاوے مگر لیکن کوئی دروازہ سے
بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین تو حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہووےگا تو اونمین سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے **ف** دو جوڑے سے مراد
مثلاً دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذالک آور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے نگہبان
جنت کے سب دروازون کے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون سے
ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین شراب طہور پہلے پہونچنے سکے
درمیان جنت کے تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس
داخل ہو اوسمین سے ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اوسمین داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضائے مولی اوسمین داخل ہونگے اور ہوویگا
اونمین سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکرؓ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ﴿ ع ﴾ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے
آٹھ دروازے مین سات بند ہین اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے آور ابن عباسؓ سے منقول ہی
کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک دروازہ نمازیون کے لیے اور ایک دروازہ روزہ دارون کے لیے اور ایک دروازہ حاجیون کے لیے
اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ ذاکرون کے لیے اور ایک دروازہ
شکر کرنے والون کے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازون مین سے
کہ پکارے جاوینگے اوس سے بسبب اوس عمل کے آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونون بازوون
مین مسافت چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوس پر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے
اور کہا ابو حرب بن ابی الاسود دئلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال مین
کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویون اور خادمون کو آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی گواہی دینی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کی ہی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی نماز ہی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے
کوئی کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے
آور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوۃ اور بچے
ساتون گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے روز قیامت کے **ف** ساتون گناہ کبیرہ سے ظاہرا یہ مراد
ہین کہ جو حدیث شریف مین آئے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہون ہلاک کرنے والون سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اوس نفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا
بیاز کا اور کھا جانا یتیم کے مال کا اور بھاگنا جہاد مین سے اور بہتان کرنا عورتون پاکدامن مومنات غافلات کو یعنی جو کہ پاک و بیخبر ہین
فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرجاوین اوسکے تین فرزند

اوس کی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لیجیے آوین اوسکے جسمین دروازے سے چاہے داخل ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو بیٹیان ہون یا دو خالائین ہون اور پرورش اونکی کرتا ہو کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی بدکاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسمین دروازے سے چاہے انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بے پردگی اپنے گھر والون مین روا رکھے وہ بھی سخت گنہگار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہی جنت ایک تو دائم الخمر پر اور دوسرے مان باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری و بے پردگی وغیرہا اور نہ غیرت کرے اور نہ منع کرے اونکو پس یہ جو یہان رسم ہی کہ عورتین بھی خالہ وغیرہا کے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین ہوتی ہین اور خلاملا رکھتی ہین اونکے ساتھ اور مرد اونکے اوس سے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بیغیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل وعید مذکور مین چنانچہ بیان مفصل اسکا برمحل اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے سب مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہی گھر گھر مین مگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچتا ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری امت کے لیے چالیس حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسن دروازے جنت کے سے کہ چاہے تو + مل + درمنثور

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ

اور وہ بولے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر پکڑلین بہشت مین سے جہان

نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○

چاہین سو کیا خوب نیگ ہی محنت کرنے والون کا + موضح

اور کہینگے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہی بہشت + فتح + تفسیر اونکو حکم ہی کہ جہان چاہین رہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ چاہیگا جو اوسکے واسطے رکھی ہی + موضح سچا کیا الخ یعنی پورا کیا جو کچھ کہ وعدہ کیا تھا ہمسے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہی عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہی چاندی کی جس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم یعنی ہووینگی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہو سکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا حاجت سے پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والونکی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین + مل + درمنثور

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین ساتھ اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا ہی اونمین انصاف کا

وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہی اللہ کو جو صاحب ہی سارے جہان کا + موضح

اور دیکھیگا تو فرشتون کو گردا گرد ہوئے ہوئے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان اونکے ساتھ راستی کے یعنی بیچ ختم تمام ملا اعلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا + فتح

حاشیہ:

۹
فتبوأ من الجنة ... [illegible]
ای نکلوا ... [illegible]
والطلق ... [illegible]
... [illegible]
۱۲ مل

۱۰ وترى الملائكة حافين من حول العرش ای محدقين
من حوله من ابتداء الغاية
ای ابتداء حفوفهم من حول العرش
الى حيث شاء الله يسبحون حال
من الضمير في حافين ۱۲ مل
۱۱ فرشتون مین فیصلہ کرنا ... [illegible]
... [illegible]
جاری کرتا ہی

ربع ۵
... [illegible] ... موافق ... [illegible]
اب بھی ... [illegible]
+ مو

تسبیح کرتے ہین اونکی یعنی کہتے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور یہ واسطے تلذذ کے ہوگا نہ تعبد کے اسلیے کہ وہ مکلف نہین اور حکم کیا جاویگا درمیان اونکے یعنی درمیان انبیا اور امتون کے یا درمیان اہل جنت و نار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہونگے مؤمن جنت مین اور کافر دوزخ مین اور کہا جاویگا یعنی کہینگے اہل جنت از راہ شکر کے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور پورا ہوگا وعدہ اسکا اونکے بیچ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یعنی آخر قول اونکا یہ ہوگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ منقول ہے قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہا کہ شروع کی اللہ تعالی نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور ختم کی ساتھ قول اپنے کے وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہب سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پہچانے حکم کرنا اللہ کا اوسکی خلق مین تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہین منقطع کریگا اللہ امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والونکا کہ جو ڈرتے ہین اللہ تعالی سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر ✤ ملخص در منثور ✤ کشاف ✤ **تنبیہ** ✤ ان آیات کریمہ سے برائی کفر و بدکاری کی اور خوبی ایمان و پرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر و بدکاری سے کیا کچھ خرابیان بھگتے گا اور ایمان و پرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتین اور چین آخرت کے پاویگا پس اقتضا عقل یہ ہے کہ ایسی باتین نکرے کہ آخرت مین خراب ہو بلکہ ایسی باتین کرے کہ وہان چین کرے یہان کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہین ہے کیا خوب کہا ہے ابن عباس رضی نے کہ حق ہے عاقل پر یہ اختیار کرے سات چیزین سات چیزون پر اختیار کرے فقر کو غنا پر اور ذلت کو عزت پر اور تواضع کو کبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ✤ منبہات ✤

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورۃ کا نام سورۂ مؤمن ہے اسلیے کہ امن دیتی ہے آگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القران اور عرائس القران بھی کہتے ہین اور سورۂ غافر بھی کہتے ہین اسلیے کہ اول ہی سورت مین غَافِرِ الذَّنْبِ الخ مذکور ہے اور یہ سورت مکی ہے مگر اِلَّا الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ دو آیتون تک کہ یہ مدنی ہین اور کہا حسن نے سوائے آیت وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ کے کہ یہ مدنی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حامیمین سب مکی ہین اور آیتین اسمین پچاسی ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوے ہین اور حروف چار ہزار نوسو ساٹھ اور رکوع نو اور اوتری ہے یہ سورت بعد سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتدا زمر کا اور اسکا قریب ہم ہے کہ زمر کا سرا ہے تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ اور اسکا سرا ہے حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اور زمر کے اخیر مین ملائکہ کی تسبیح و تحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور اسکی ابتدا مین اونکی تسبیح و تحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ الخ اور بہت مضمون آپسمین ایک دوسرے کے مناسب ہین اور ان حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث شریف و آثار مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ نے دین مجکو سات سورتین یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال تک ہوتی ہین

جگہہ توریت کے اور دین مجکو الرآت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو بامین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون اور مفصل کے نہین پڑھا اونکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ ہر چیز کے لیے لباب
یعنی خلاصہ ہی اور لباب قرآن کا حامیمین ہین اور ابن مسعودؓ سے بطریق مرفوع کے ہی یعنی منقول آنحضرتؐ سے کہ حامیمین باغ ہین
باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے جہنم کے بھی سات ہین آکر کھڑی ہوگی
ہر حم اونمین سے ایک ایک دروازے پر اون دروازون مین سے کہیگی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا تھا
مجپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ
باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گھن کے پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ میوہ خوری کرے جنت کے باغون مین پس چاہیے
کہ پڑھے حامیمین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حم کہ اوسکو سورۂ مومن کہتے ہین الیہ المصیر
تک اور آیت الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنی سب آفات وبلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک
اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک **درمنثور جلالین کشاف**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

اوتارا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

مار دیتا مقدور کا صاحب کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے اوسی کی طرف پھر جانا ہی **موضح**

اوتارنا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب توانگری کا
نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا **فتح تفسیر** حٰمٓ ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی جانتا ہی
کچھہ معلوم نہین کہ کیا مراد ہی اللہ نے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی خدا تعالی کے
نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ حروف قسم کے ہین اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور
آیا ہی کہ جنگ حنین مین آنحضرتؐ نے کنکریان ہاتھہ مین لین اور کفار کے موہنون پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ حٰمٓ
لَا يُنْصَرُوْنَ یعنی ذلیل ہوئے موہنہ ببرکت حم کے نہین مدد کیے جائینگے اور روایت مین آیا ہی کہ پس شکست پائی کافرون نے
حال انکہ تیر و نیزہ ادہر سے نہین چلا الْعَلِيْم جاننے والا ہی اوسکو کہ تصدیق کی اوسکی اور تکذیب کی پس یہ تہدید ہی مشرکون کے لیے
اور بشارت ہی مومنون کے لیے غَافِرِ الذَّنْۢبِ ڈھانکنے والا ہی گناہ گنہگارون کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ
رجوع کرنے والون کی شَدِيْدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذِي الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر
یا صاحب غنی کا ہی یعنی بے پرواہ سب سے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اوسکے ہی کہ کہا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور شَدِيْدُ الْعِقَابِ اوسکے لیے ہی کہ نہین کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور حسن بصریؒ سے منقول ہی
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کے بخشنے والا ہی گناہ [illegible] اوسکے لیے کہ نہ توبہ کی [illegible]
قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوسکے [illegible] اور قول [illegible] سا اہل شام مین سے حضرت عمرؓ [illegible] خوب تھا

وہ ایک شخص غائب ہوگیا او سکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگون سے پوچھا کہ وہ کہان ہی لوگون نے کہا کہ وہ شراب خوار
گرفتار ہی حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ من عُمَرَ اِلٰی فُلَانٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَاَنَا اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو معلوم
کہ سلام ہو تجھپر اور مین تعریف بیان کرتا ہون آگے تیرے اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سوائے اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حٰمٓ ساری آیت لکھوائی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک اور مہر کی اوس نامہ پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو
جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار نشے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگون کو کہ پاس بیٹھے تھے اونکے کہ دعا کرو اوسکے
لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگون نے اوسکے لیے پس جب پہونچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور
کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے یہ کہ بخشے گا مجکو اور ڈرایا مجکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہان تک کہ رو دیا
پھر باز آیا شراب خواری سے بوجہ احسن اور خوب وہ کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جبکہ پہونچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو
جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہی راہ حق سے تو رہنمائی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو اللہ سے
اوسکے لیے یہ کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیاطین کے اوسپر یعنی دعا بد اوسکے اور زیادہ خراب ہونے کے لیے
نکرو کہ یہ باعث شیطان ہوتا ہی پس تم بددعا کرو گے تو مددگار اوسکے ٹھہرو گے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان مدینے مین صاحب عبادت
اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ مصر کیطرف اور بگڑ گیا وہ جا کر پس باز نہین آتا تھا برائیون سے پس آیا حضرت
عمر کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیون مین سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوس جوان کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھیے مجھسے حال
اوسکا کہا حضرت عمرؓ نے کیون اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہوگیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو
معلوم ہو حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ
الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا
خیر پر اور آیا ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا ای امیر المؤمنین مینے قتل کیا ہی کسیکو پس آیا میرے لیے بھی توبہ ہی
پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسکے آگے یہ آیت حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ
قَابِلِ التَّوْبِ اور کہا کہ عمل کر اور نا امید نہو اور ثابت بنانی سے منقول ہی کہ کہا تھا مین مصعب بن زبیر کے ساتھ بیچ نواح کوفے
کے پس داخل ہوا مین ایک باغ مین اور پڑھنے لگا مین دو رکعت نماز کی پس شروع کی مینے حٰمٓ المؤمن یہان تک کہ پہونچا مین
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک پس ناگہان ایک شخص آیا پیچھے میرے سوار ایک خچر سفید پر اوڑھے ہوئے چادر یمن کی
اور کہا کہ جب کہے تو غَافِرِ الذَّنْبِ تو کہہ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِیْ اور جب کہے تو قَابِلِ التَّوْبِ تو کہہ یَا
قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِیْ اور جب کہے تو شَدِیْدِ الْعِقَابِ پس کہہ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ
اور جب کہے تو ذِی الطَّوْلِ کہہ یَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ کہا ثابت نے کہ پس کہا مینے اسکو پھر التفات کیا مینے
پس نہین دیکھا مینے کسیکو پس نکلا مین طرف دروازے کے پس کہا مینے یعنی دروازے والون سے کہ کیا گذرا ہی تمپر کوئی شخص کہ اوسپر
چادر تھی یمن کی کہا لوگون نے کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے کہ وہ الیاس تھے ✤ **مل ✤ درمنثور جلد**
تنبیہ ✤ اس آیت مین جو صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اور عذاب شدید بھی
کرتا ہی پس بندے کو چاہیے کہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ پوری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہی

لا الٰہ الا اللہ ... تو دس ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس ہزار برائیان مٹائی جاتی ہین ... اور موافق ہو ساتھ زبان کے دل ... اور ... گناہ کبھی نہین کرینگا اور محبت کے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کرے اور کم کھاوے اور کم سووے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کم سووے کہ متقیون کی صفات مین آیا ہی کلام مجید مین وکانوا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَہۡجَعُوۡنَ وَ بِالۡاَسۡحَارِ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ یعنی تھے وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات مین اور سحرون کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا ✤ منبہات

مَا یُجَادِلُ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَلَا یَغۡرُرۡکَ تَقَلُّبُہُمۡ فِی الۡبِلَادِ ۝

وہی جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین ✤ مو

نہین جھگڑتے بیچ آیتون خدا کے مگر کافر پس نہ فریب مین ڈالے تجکو آمد و رفت اونکی بیچ شہرون کے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ نہین جھگڑتے الخ یعنی نہین جھگڑتے اونمین ساتھ جھٹلانے اور انکار کرنے اونکے کے مگر کافر چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالیٰ کا وَجَادَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ اور اسی پر محمول ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا فِی الۡقُرۡاٰنِ کُفۡرٌ اور یہ قول حضرت کا وَاِیَّاکُمۡ وَالۡمِرَآءَ فِیۡہِ فَاِنَّ الۡمِرَآءَ کُفۡرٌ یعنی بچو تم جھگڑنے سے قرآن مین اسلیے کہ جھگڑنا اسمین کفر ہی پس یہان بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہی کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلا دے اور تکذیب و انکار کرے اوسکا پس جھگڑنا آیتون مین واسطے واضح کرنے شبہون اونکے کے اور حل مشکلات اونکے کے اور استنباط معانی اونکی کے اور رد کرنے کجروون کے ساتھ اونکے جہاد اعظم ہی راہ خدا مین آمد و رفت اونکی شہرون مین یعنی واسطے تجارتون نفع دینے والیون اور کسبون فائدہ مندون کے کہ صحیح سالم پھرتے ہین یہ حال قریش کا ہی کہ شام اور یمن کے شہرون مین اسی طرح آمد و رفت رکھتے تھے اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے اونکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ حقیقت اونکی نہ سمجھے اور یہ حال اونکا فریب مین نہ ڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہی اور بعد اوسکے شقاوت ابدی حاصل ہی کہ ہمیشہ عذاب مین رہینگے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلون نے رسولون کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایسا ہی انکا حال ہونا ہی پس فرمایا کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ الخ ✤ در منثور ✤ کشاف ✤

کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ۪ وَ ہَمَّتۡ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوۡلِہِمۡ لِیَاۡخُذُوۡہُ وَ

جھٹلا چکی ہین انسے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے انسے پیچھے اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اوسکو پکڑ لین اور

جٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُہُمۡ ۟ فَکَیۡفَ کَانَ عِقَابِ ۝

لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے ڈگا دین سچا دین پھر مینے اونکو پکڑا تو کیسی ہوئی میری سزا دہی ✤ مو

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جماعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک امت نے ساتھ پیغمبر اپنے کے تو کہ پکڑلیوین اوسکو اور مکابرہ کیا ساتھ شبہات بیہودہ کے تو کہ ناچیز کرین ساتھ اوسکے سخن درست کو پس پکڑ لیا مینے اونکو پس کیسا کچھ تھا عذاب میرا ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اور جماعتون نے یعنی اون لوگون نے کہ جمع ہو کر چڑھ آئے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہم تھے اور قصد کیا ہر امت نے یعنی ان امتون مین سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ پکڑ لین اوسکو پھر قتل کرین اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہی اور حق سے ایمان پس معنی لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ کے یہ ہین تو کہ باطل کرین ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا مینے اونکو یعنی اونھون نے قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گردانی مینے جزا اونکی اوپر ارادے پکڑنے رسولون کے یہ کہ پکڑ لیا مینے اونکو پس سزا دی مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو لوٹے اونکے شہرون پر پس دیکھتے ہو نشان اسکا بعضی ادیر منثور

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور ویسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی منکرون پر کہ یہ ہین دوزخ والے موضح

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافرون پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہین * فتح * تفسیر اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ بیچ محل رفع کے ہی بدل كَلِمَةُ رَبِّكَ سے یعنی مثل اس وجوب کے واجب ہوا کافرون پر ہونا اونکا اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا مین ساتھ عذاب جڑ پیڑ سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت مین * ف اب آگے تعریض ہی کافرون کو کہ دیکھو عظمت ہماری اپنی اور پھر تم ہمارا شریک اورونکو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہین مانتے **

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور اوس پر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

ایمان والون کے اے رب ہمارے ہر چیز سما ئی ہی تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

اور بچا اونکو آگ کی مار سے * موضح

وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہین پاکی بیان کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور بخشش چاہتے ہین واسطے مومنون کے کہتے ہین اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہی تو نے سب چیزون کو از روے رحمت و علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے * فتح * تفسیر وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہین اور یہ سب سردار فرشتون کے ہین اور روایت کیا گیا ہی کہ عرش کے اوٹھانے والون کے پانوٗن نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نہین اوٹھاتے نظر اپنی اور وہ بہ نسبت ساتوین آسمان کے فرشتون کے نہایت خوف الٰہی رکھتے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہین بہ نسبت اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہی اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہین بہ نسبت اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے کانون کی لو سے اونکے مونڈھون تک مسافت سات سو برس کی راہ کی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مابین ٹخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے حکم کر رکھا ہی تمام فرشتون کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کرین عرش کے اوٹھانے والون کو بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتون پر اور بعضون نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین کہ طواف کرتے ہین عرش کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اور پرے اونکے ستر ہزار صفین ہین کھڑی ہوئی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہین اور پرے اونکے لاکھ صفین ہین داہنے ہاتھ رکھے ہوئے بائین ہاتھ پر یعنی جیسے نماز مین کھڑے رہتے ہین

ف ۵ وكذلك كما حقت كلمت العذاب على الامم المكذبة حقت على الذين كفروا من قومك ... اي انهم اصحاب النار ... ع ۵ او في محل النصب بحذف لام التعليل ... الذين كفروا قريش ... ف ۶ ... اصحاب النار ... ع ۶ ... ف ۱۲ ...

نہین ہی انمین سے کوئی مگر کہ وہ تسبیح کر رہا ہی ساتھا وس مضمون کے کہ نہین تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک نئے نئے مضمون سے تسبیح کر رہا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر پردے نور کے ہین اور امام جعفر سے منقول ہی کہ ہر دو دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرند جانور سریع التیر ہزار برس مین ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پہونچے اور عرش کے آٹھ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے طاقت نظر کرنیکی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کیڑے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علمانے کہ ہر ایک عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے گرد عرش کے ہین چار چار مونہہ رکھتا ہی ایک مونہہ بیل کا سا اور ایک مونہہ شیر کا سا اور ایک مونہہ کرگس کا سا اور ایک مونہہ انسان کا سا اور ہر ایک اونمین سے چار چار بازو رکھتا ہی دو دو بازو مونہہ پر ڈھکے ہین تو عرش کو دیکھکر بیہوش نہون اور دو بازو وون سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوائے تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ نہین ہی آگی بیان کرتے ہین الخ شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھ ہین چار اونمین سے کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب سے روایت ہی کہ عرش کے اوٹھانے والے اب تو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھون نے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے بل عظمت خدا سے پس تلقین کیے گئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش کے اوٹھانے والون کے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اسکی کہ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہی اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ گرد اوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن ہین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اوسمین جیسے کہ وصف بیان فرمایا انبیا کا اکثر جگہہ ساتھ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھ اسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے کے وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ مثل حال اونکے کے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیر خواہی کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہون مکان کہا مطرف نے کہ بڑے خیر خواہ اللہ کے مؤمن بندون کے فرشتے ہین کہ کیسی کیسی دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح بطرح سے بہکاتے ہین اور رَحْمَةً وَّعِلْمًا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کا مطلب یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخش اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تو نے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تو نے اونکو

معاد رمنثور

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

اے رب ہمارے اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ دیا تونے اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بیشک توہی ہی زبردست حکمت والا ✤ مو ✤

اے پروردگار ہمارے اور داخل کر اونکو بہشتون ہمیشہ رہنے کی مین وہ جو وعدہ کیا ہی تونے ساتھہ اونکے اور داخل کر اونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق توہی غالب باحکمت ✤ تفسیر ✤ یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جو رو بیٹا اور مان باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پونہچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑجاوے ✤ مو ✤ کہا سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مؤمن جنت مین پس کہیگا کہان ہی باپ میرا کہان ہی مان میری کہان ہی فرزند میرا کہان ہی بیوی میری پس کہینگے فرشتے کہ اونھون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے کے پس کہیگا مؤمن کہ مینے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین تو ہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تو سب پر غالب ہی تجہپر کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود بادشاہت وعزت اپنی کے نہین کرتا ہی ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور موجب حکمت تیری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو ✤ مل ✤ معا ✤

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور بچا اونکو برائیون سے اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن اوسپر مہر کی تونے اور یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد پانی ✤ مو ✤

اور نگاہ رکھہ اونکو عذابون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی تونے اوسپر اور یہ مقدمہ نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب پانی بڑی ✤ تفسیر ✤ یعنی تیری مہر سے ہوکہ برائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہی ✤ مو ✤ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا اور یہ یعنی دفع کرنا عذاب کا ✤ مل ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیز ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اسنے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہوا وسکے سب خیرخواہ ہوجاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ✤ حضرت عمر سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازمین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور موت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین ✤ منبہات ✤

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

جو لوگ منکر ہین اونکو پکارکے کہینگے اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی سے جسوقت کہ بلاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر ہوتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین یعنی دوزخ مین اپنے اوپر بددعا کرینگے

من فی ہونہ النصب عطف علی ہم فی وادخلہم او فی وعدتہم والمعنی وعدتہم ووعدت من صلح من آبائہم ۱۲ مل

ع ۹

اورکہینگے کاشکے معدوم ہوں اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہی کہ معنی یون ہون کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو سخت تر ہی دشمن رکھنے تمہارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرنا ایمان عداوت نفس اپنے کی ہی اگرچہ اسکو نہین جانتے تھے پس جزا اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت اور عذاب اور ضرر پونہچانا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم ✽ **فتح تفسیری** یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھینگے اپنے نفسون کو تو پکارینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمہارے نفسون کو بہت برا ہی دشمن رکھنے تمہارے سے اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جائیگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمہارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ برائی اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوپر کفر کو اشد اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہو تم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا نفسون نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع تمہارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہی دشمن رکھنے بعض تمہارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمہارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمہارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی مقر تھے کفر پر ✽ **مل**

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝

بولے اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دوبار اور زندگی دے چکا دوبار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب بھی ہی نکلنے کو کوئی راہ ✽ **مو**

کہینگے اے پروردگار ہمارے مارا تونے ہمکو دوبار اور زندہ کیا ہمکو تونے دوبار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس کیا ہی طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی حیلہ ہی مترجم کہتا ہی نطفے تھے خدا تعالی نے جان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم ✽ **فتح تفسیری** پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین ✽ **مو** یہ بات کافر اسی لیے کہینگے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرینگے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو حیاتون کا دو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالی کا وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھرماریگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرنے کے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا اوسکا ہی قبر مین بعد مرنے کے سوال کے لیے اور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھینگے کہ مارنا اور جلانا مکرر ہوا تو جانینگے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرینگے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث وغیرہ کا پس کیا ہی طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ بھی یا نا امیدی واقع ہی کہ نہ نکلینگے اور نہ راہ ہوگی طرف اوسکے اور یہ کلام ان شخصون کا ہی غالب ہوگی اونپر یاس نہین کہینگے مگر از راہ تحیر اور اسی واسطے آیا جواب حسب اسکے اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ہی ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ ✽ **معا** ✽ **مل**

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۚ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ۝

یہ تمپر اسواسطے کہ جب کسینے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک پکارے تو تم یقین لانے لگے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا ✽ **صق**

اشد البغض ۱۲ ✽ **مل** ✽

فهل الی خروج من النار ای سبیل فنخرج ... ۱۲ ✽ **مل** ✽

یہ عذاب بسبب اسکے ہو کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا کو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک اوسکا مقرر کیا جاتا تھا باور رکھتے تھے تم پس حکم واسطے اللہ بلند قدر بڑے کے ہو۔ فتح۔ تفسیر یعنی اس عذاب میں جو تم گرفتار ہو اور تمکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہین ہونے کی بسبب انکار تمہارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمہارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے ہی جسنے کہ حکم کیا تمپر ساتھ عذاب ہمیشہ کے بلند قدر یعنی بلند ہی شان اوسکی پس نہین رجوع کی جاتی قضا اوسکی پھیرے کی یعنی بڑی ہی بادشاہت اوسکی پس بے حد ہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے حروریہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکلا تھا وہ کہتے تھے اسی سے لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی کسیکا حکم نہین ہی سوائے خدا کے اور کہا قتادہ نے کہ جب نکلے اہل حرورا کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ کون ہین یہ کہا لوگون نے کہ یہ محکم ہین یعنی کہتے ہین لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ اس سے نہین مراد ہی کہ سوائے اللہ کے نہ حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وہ جو یہ اس سے مراد رکھتے ہین یہ باطل ہی۔ مدارک۔ جواب آیت سابق کا محذوف ہی کچھ حاجت اوسکی نتھی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب ہمیشہ رہنا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر دیا سب معبودون کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس شرک کی۔ معالم۔ پھر بیان بیچ اپنی قدرتون کا فرماتے ہین کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزون کو کیونکر شریک کرتے ہو

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝

وہی ہی تمکو دکھاتا ہی اپنی نشانیاں اور اوتارتا تمھارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو۔ مو۔

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیاں اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق اور نہین نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے۔ فتح۔ تفسیر نشانیاں یعنی ہوا اور ابر گرجنا کڑکنا اور بجلی اور مانند انکے کے رزق یعنی مینہ اسلیے کہ وہ سبب رزق کا ہی اور نہین نصیحت پکڑتا اور نہین عبرت پکڑتا ساتھ نشانیون اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے اسلیے کہ معاند نصیحت نہین پکڑتا ہی پھر فرمایا مؤمنون کے لیے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ مدارک

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

سو پکارو اللہ کو نری کر کر اوسکے واسطے بندگی اور پڑے برا مانین منکر۔ مو۔

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش رکھین کافر۔ تفسیر روایت کیا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ درمنثور

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝

صاحب اونچے درجون کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ وہ ڈراوے ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نہ رہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی اوس دن اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دباؤ والا۔ مو۔

وہ ہی بلند کرنے والا مرتبون کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے تو کہ ڈراوے

[illegible] یعنی ساتھ نور کے اور فرشتے [illegible] پوشیدہ ہوگا [illegible]

[illegible] واسطے کسکے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب کے۔ تفسیر [illegible]

سے یعنی بلند کرنے والا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنے والا درجات بندون کا دنیا مین ساتھ [illegible] کے

یا بلند کرنے والا مومنون کے درجون کا جنت مین اور ذو العرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر سب آسمانون کے

پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملائکہ اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت [illegible]

اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہی دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہی بدنون کو ساتھ ارواح کے من امرہ یعنی

بسبب امر اپنے کے یا ساتھ امر اپنے کے اور کہا ابن عباسؓ نے من قضائہ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا من قولہ

یعنی وحی بھیجتا ہی قول اپنے سے لینذر تاکہ ڈراوے یعنی اللہ ما یلقی علیہ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہی وہ ڈراوے

بندون کو اور دلالت کرتی ہی اسپر قرأت یعقوب کی لتنذر اور یوم التلاق سے مراد دن قیامت کا ہی اسلیے کہ ملینگے اوس دن آسمان

والے اور زمین والے اور اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور میمون بن مہران نے کہا کہ

ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد و معبود اور بعضون نے کہا کہ ملیگا اوسمین آدمی ساتھ عمل اپنے کے اور

بعضے ملینگی ارواح ساتھ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبرون سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپائیگی اونکو کوئی چیز

قسم پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اون سے یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھ اور فرماویگا اللہ تعالیٰ اوسدن بعد فنا

خلق کے اوس وقت کہ کوئی جواب دینے والا نہوگا کسکے لیے ہی بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب نہ دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے

اللہ واحد قہار کے ہی یعنی وہ ایسا ہی کہ قہر کیا خلق پر ساتھ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لمن

الملک الیوم پس جواب دینگے اوسکو اہل محشر للہ الواحد القہار اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ پکاریگا پکارنے والا

آگے قیامت کے یا ایہا الناس اتتکم الساعۃ یعنی ای لوگون آئی تمپر قیامت پس سناویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو

اور اوتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکاریگا پکارنے والا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار۔ اور ابن جریج

سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ کہا جبار یعنی سرکش آگ کے صندوقون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لمن الملک الیوم

پھر کہا جاویگا للہ الواحد القہار۔ مد۔ معا۔ بحر۔ در منثور۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

آج بدلا پاویگا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینے والا ہی حساب موضح

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہی کچھ ظلم نہین ہی آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہی۔ تفسیر

جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس

بدلا دیا جاویگا ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہی

بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگنے کی اسلیے کہ نہین بازرکھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام

خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہی جابرؓ سے روایت ہی کہ کہا پہونچی مجکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے درباب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف

اوسکے ایک مہینے بھر یہان تک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبد اللہ بن انیس کے پاس اور کہا مینے اوس سے کہ ایک حدیث پہونچی ہی مجکو

تمسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کرو اوسکو بالمشافہ پس کہا عبداللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ اوٹھاویگا اللہ قبرون سے بندون کو ننگے بغیر ختنہ کیے بہم کہا ہمنے کیا ہی بہم فرمایا وہ یہ ہی کہ نہین ہوگی ساتھ اونکے کوئی چیز پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سنین گے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنین گے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے انا الملک انا الدیان یعنی مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت مین سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ مین سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس ہو حق کسیکا یہان تک کہ بدلا لون مین اوسکا اوس سے یہان تک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے اللہ کے پاس بے ختنہ کیے بہم فرمایا ساتھ حسنات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان ہونگی یا ہوچکینگی پہلے بدلا اوتر نیکے تو برائیان مظلوم کی ظالم کو دیجاوینگی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ بخشے جاتے ہین اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ کہ بخشا جاتا ہی سو یہ ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر بخشش مانگتا ہی اللہ سے پس بخشا جاتا ہی اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہی اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ بدلا لیا جاویگا واسطے بکری منڈی کے سینگ والی بکری سے کہ سینگ مارا ہوگا اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروالے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم ای اصحاب کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہی اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور اور نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھ سزا گناہ کے کہ اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومونکی پھر ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے سینگ والی سے

مد ۞ در منثور ۞ مشکوۃ ۞

وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ ۥ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ

اور خبر سنادے اونکو اوس نزدیک والے کے دن کی جسوقت دل پہونچین گے گلون کو دبا رہے ہونگے کوئی نہین گنہگارون کا دوست

وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ۝ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝

اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جاوے اور جانتا ہی چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین موضح

اور ڈرا اونکو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک حنجر گردن کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہی واسطے ظالمون کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہی خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے ۞ تفسین ۞

دل نزدیک حلقوم کے اونکے یعنی اونچے ہونگے دل اونکے اپنے ٹھکانے کی جگہوں سے اور جا لگینگے اونکے گلوں مین پس نہ تو وہ نکل ہی جاوین اور نہ اپنی جگہون پر پھر جاوینگے تو آرام پاوین واسطے ظالموں کے یعنی کافروں کے اور خیانت آنکھون سے مراد ہی چوری کی نگاہ سے دیکھنا اوس چیز کو کہ نہین درست دیکھنا اوسکا یا اشارہ کرنا آنکھ سے لوگون کے عیب کی طرف اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے قسم امانت یا خیانت سے اور بعضون نے کہا کہ وہ یہ ہی کہ دیکھے طرف اجنبی عورت کے ساتھ شہوت کے چوری کی نظر سے پھر فکر کرے ساتھ قلب اپنے کے بیچ جمال اوسکے کے اس حال مین کہ نہ جانے اوسکی نظر و فکر کو وہ کہ روبرو اوسکے ہو اور اللہ اس سبکو جانتا ہی منقول ہی ابن عباسؓ سے بیچ تفسیر یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝ کے کہ کہا ایک شخص ہوتا ہی قوم مین پس گذرتی ہی اوسپر عورت پس اونکے سامنے وہ نظر نیچی کر لیتا ہی اور جب غافل ہوتے ہین لوگ کنکھیون سے دیکھتا ہی اوسکو پھر جب وہ دیکھتے ہین تو نظر نیچی کر لیتا ہی اوسکی طرف نہین دیکھتا اور اللہ مطلع ہی اوسکے دل پر کہ چاہتا ہی دیکھنا اوسکا اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۔ در منثور ۔ **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت وغیرہا کو ہرگز نہ دیکھے اسلیے کہ اس نظر سے بڑی بڑی آفتین پیدا ہوتی ہین اسی لیے کلام اللہ و حدیث مین جابجا ممانعت آئی ہی اس سے فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا یعنی کہہ اے محمد مومن مردون کو کہ ڈھا کین نظرین اپنی یعنی نامحرمون کے دیکھنے سے اور محفوظ رکھین اپنے سترون کو یہ امر موجب پاکیزگی کا ہی اونکے لیے بلاشبہہ اللہ آگاہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین اور کہہ مومن عورتون کو کہ ڈھا نکین نظرین اپنی اور محفوظ رکھین ستر اپنے اور ظاہر نکرین محل زینت اپنی کے مگر اوسقدر کہ ظاہر ہی اوس سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ یعنی نظر تیر ہی ابلیس کے تیرون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکھا ہی فرزند آدم پر حصہ اوسکا زنا سے پاویگا اوسکو بیشک پس زنا آنکھ کا دیکھنا ہی نامحرم کو اور زنا زبان کا کلام بیہودہ کرنا اور نفس آرزو کرتا ہی اور خواہش کرتا ہی اور ستر سچ کرتا ہی اوسکو یا جھٹلاتا ہی اوسکو یعنی اگر فعل بد کیا سچ کیا اوسکو اور اگر باز رہا جھٹلایا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی خدا تعالی نے دیکھنے والے اور دکھلانے والے پر اور احیا مین ہی کہ ایک شخص نے یحیی علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسی چیز ہی ابتدا زنا فرمایا نظر اور آرزو کرنی اور ہدایہ مین اور اوسکی شرح کفایہ مین حدیث نقل کی ہی کہ جو کوئی نظر کرے طرف محاسن یعنی جمال عورت اجنبیہ کے شہوت سے ڈالا جاویگا اوسکی آنکھون مین سیسا روز قیامت کے اور جو کوئی چھوے ہتیلی عورت کی کہ نہو اوس سے راہ یعنی محرم نہو اور نہ بیوی ہو تو رکھا جاویگا اوسکی ہتیلی پر انگارا روز قیامت کے اور فرمایا حضرت امام ربانی رح نے کہ نہین تمام ہوتا ہی ورع یہانتک کہ جانے دس چیزون کو فرض اپنے نفس پر ایک تو محافظت زبان کی غیبت سے اور دوسرے اجتناب بدگمانی سے اور تیسرے اجتناب مسخراپن سے اور چوتھے پست کرنا نظر کا محارم سے یعنی اون چیزون سے کہ حرام ہی دیکھنا اونکا مانند عورت اجنبیہ اور امرد وغیرہما کے اور پانچوین سچی زبان اور چھٹے یہ کہ جانے احسان اللہ تعالی کا اپنے پر تا کہ عجب نہ پیدا ہو اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ چاہے واسطے نفس اپنے کے بلند مرتبے اور تکبر اور نوین محافظت نمازون پر اور دسوین استقامت سنت و جماعت پر۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اور اللہ چکاتا ہی انصاف اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوا نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ وہی ہی سنتا دیکھتا ہو

اور خدا حکم کرتا ہی ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہین سوا خدا کے نہین حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا دیکھنے والا ✤ تفسیر ✤ اور خدا حکم کرتا ہی یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتین ہین نہین حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبود اونکے نہین حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے والا الخ یہ تقریر اللہ تعالی کے اس قول کی يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ کی ہی اور وعید ہی کافرون کے لیے کہ وہ سنتا ہی اوس چیز کو کہ وہ کہتے ہین اور دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہین لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوسپر اور تعریض ہی اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہین سوا خدا کے کہ وہ نہین سنتے اور نہین دیکھتے ✤ ص

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا ✤ ق

کیا نہین سیر کی ہی انھون نے زمین مین تو دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے قوت مین اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا یعنی سزا اونکو دی خدا نے بسبب گناہون اونکے کے اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ✤ تفسیر ✤ آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا اونھون نے نہین دیکھا ✤ ص

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لیکر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہی سخت مار دینے والا ✤ صو ✤

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا اونھون نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ✤

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ہمنے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہی جھوٹا ✤ صو ✤

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا انھون نے وہ جادوگر ہی جھوٹا ✤ تفسیر ✤ نشانیون سے مراد ہین نو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہہ فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور جوئیان اور ید بیضا اور کثرت مینڈکون کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہوگیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

[illegible] فرعون کا تھا موسیٰ علیہ السلام سا [illegible] وہ ہونگے اور [illegible] سے کے [illegible] اور
او [illegible] تکذیب انکار اونکا کیا اور دلیلون ظاہر کو سحر و کذب بتایا ✤ معالم ✤ قارون تھا قوم بنی اسرائیل مین [illegible]
مرضی مین بموافق فرعون و الون سے کے اور اونھین کی دولت سے کی [illegible] تھا مال ✤ مع ✤

فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوٓا أَبْنَآءَ الَّذِينَ ءَامَنُوا مَعَهُۥ وَاسْتَحْيُوا نِسَآءَهُمْ

پھر جب پہونچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے اونکے جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اور جیتی رکھو اونکی عورتین

وَمَا كَيْدُ الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ۝

اور جو داؤ ہے منکرون کا سو غلطی مین ✤ مو ✤

پس جب آیا موسیٰ اونکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا اونھون نے مار ڈالو بیٹے اون لوگون کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے اور جیتا رکھو بیٹیون اونکی کو اور نہین ہے مکر کافرون کا مگر تباہی مین ✤ تفسیر ✤ فرعون پہلے پیدا ہونے
موسیٰ ع کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مار ڈالتے تھے تو بھی موسیٰ باقی رہے اور جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے محفوظ رکھا قتل سے
باز رہے اور پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے امیرون نے کہا کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرنا چاہیے
تا مدد موسیٰ کی نکرین پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیون کو واسطے خدمت قبطیون کی عورتون کے جیتا چھوڑتے تھے ✤ معالم ✤ معین ✤

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِىٓ أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُۥٓ ۖ إِنِّىٓ أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ

اور بولا فرعون مجکو چھوڑو کہ مار ڈالون موسیٰ کو اور پڑا پکارے اپنے رب کو مین ڈرتا ہون کہ بگاڑے تمھاری راہ یا

أَن يُظْهِرَ فِى الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝

نکالے ملک مین خرابی ✤ مو ✤

اور کہا فرعون نے ای یارون چھوڑو مجکو تو مارون مین موسیٰ کو اور چاہیے کہ دعا کرے اپنے پروردگار کی جناب مین یعنی کہ اوسکو
میرے قتل سے بچاوے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو یا یہ کہ ظاہر کرے بیچ زمین کے فساد کو ✤ تفسیر ✤
جب فرعون ارادہ حضرت موسیٰ ع کے قتل کا کرتا تھا تو تابعین کہتے تھے کہ مت مار اسکو کہ یہ وہ نہین ہے کہ جس سے تو ڈرتا ہے
یہ اوسکے درجے کو نہین پہونچتا ہے نہین ہے یہ مگر ساحر اور جب کہ تو اسکو مار ڈالیگا تو لوگ شبہے مین پڑینگے جانینگے کہ تو عاجز آیا
اوسکے مقابلہ کرنے سے ساتھ دلیل کے اور ظاہر یہی ہے کہ فرعون یقینا جانتا تھا کہ یہ نبی ہین اور جو کچھ یہ لائے ہین معجزے ہین سحر
نہین ہین لیکن تھا وہ مفسد و خونی کہ ذرہ ذرہ سی بات مین آدمی کو مار ڈالتا تھا پس کیونکر نہ قتل کرتا اوسکو کہ جانتا تھا کہ میری سلطنت کو
یہ تباہ کریگا و لیکن وہ ڈرتا تھا کہ ایسا نہو اگر مین ارادہ اونکے قتل کا کرون تو ہلاک ہو جاؤن چنانچہ جملہ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ شاہد صدق ہے
اوپر نہایت ڈرنے اوسکے کے موسیٰ ع سے اور اونکی دعا کرنے سے اپنے رب سے اور یہ کہنا اوسکا کہ چھوڑ دو مجکو تو مار ڈالون موسیٰ کو واسطے فریب
دینے قوم اپنی کے تھا کہ تمھین روکتے ہو و الا مین تو مارنے کو مستعد ہون اور واقع مین مارے ڈر کے نہین مار سکتا تھا تحقیق مین ڈرتا
ہون یعنی اگر نہ قتل کرون اوسکو یہ کہ تغیر کرے تمھارے دین کو کہ تم جسپر ہو اور تھے وہ پوجتے فرعون کو اور بتون کو اور فساد سے مراد ہے
کشت و خون آپسمین کہ جس سے امن مین کا جاتا ہے اور معطل ہین کھیتیان اور کسب و معایش گویا اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون اس سے
کہ خراب کر دے وہ دین تمھارا بسبب بلانے تمھارے کے اپنے دین کی طرف یا خراب کرے دنیا تمھاری بسبب اوسکے کہ
ظاہر ہون فتنے بسبب اوسکے ✤ مل ✤

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور کہا موسیٰ نے مین پناہ لیچکا ہون اپنے اور تمھارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نکرے حساب کا دن

اور کہا موسیٰ ع نے تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر متکبرون کے سے کہ باور نہین رکھتا ہی روز حساب کو ✽ **تفسیر** ✽ جب سُنا حضرت موسیٰ نے کہ فرعون میرے قتل کا ارادہ رکھتا ہی تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور یہ جو کہا وَرَبِّكُمْ اس کہنے مین رغبت دلائی اونکو اسپر کہ اقتدا کرین اونکا پس پناہ مانگین ساتھ اللہ کے جیسے اونھون نے مانگی اور توکل کرین اللہ پر جیسے اونھون نے کیا اور مِن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ کہا تھا کہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستون سے اور تکبر سے مراد ہی تکبر کرنا حق کے قبول کرنے سے اور یہ سب تکبرون مین بدترین تکبر ہو اور لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ اسی لیے کہا کہ جب آدمی مین جمع ہوتے ہین تکبر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرأت کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندون تک کامل ہم پہونچتے ہین اور نہین چھوڑتا برے سے بڑا گناہ ✽ **تنبیہ** ✽ روز حساب سے مراد ہی دن قیامت کا کہ اوسمین پوچھا جاویگا بندہ ہر چیز سے حتیٰ کہ اوسکی سماعت اور بصارت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے پوچھ ہی پس واجب ہی اوسپر کہ حساب لے اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ مناقشہ کیا جاوے حساب مین اسلیے کہ یہ بندہ تاجر ہی راہ آخرت مین اور پونجی اسکی عمر اسکی ہی اور نفع اسکا صرف کرنا عمر اپنی کا ہی طاعتون اور عبادتون مین اور ٹوٹا اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیون مین اور نفس اسکا شریک ہی اس تجارت مین اور وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہی لیکن گناہون کی طرف بہت متوجہ ہوتا ہی اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہی پس ضرور ہی اسکو مراقبہ اور محاسبہ کرنا اوس سے اسلیے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک لحظہ تو خیانت کرنے لگے گا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہان تک کہ جاتا رہیگا اصل مال سارا اور جسنے مہمل نہ چھوڑا اوسکو بلکہ نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے ظاہر ہوگا اوسکے لیے نفع اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل واجب ہونے محاسبۂ نفس کی یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ پس اس آیت مین اشارہ ہی طرف لازم ہونے محاسبۂ نفس کے اوپر عملون گذشتہ کے پس گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ چاہیے کہ دیکھے ایک تمھارا اون اعمال کو کہ آگے پہونچتے ہین روز قیامت کے لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ہین کہ جو نجات دینگے اسکو یا برے ہین کہ جو ہلاک کرینگے اسکو پس بلا شبہہ حساب روز قیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا رہے اپنے نفس سے دنیا مین اور دشوار ہوگا حساب اوسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے پس بلا شبہہ جو کوئی محاسبہ لے اپنے نفس سے حالت نرمی مین پہلے حساب شدید کے عود کریگا امر اوسکا طرف رضا کے اور غبطہ کے یعنی اللہ تعالیٰ اوس سے راضی ہوگا اور حال اوسکا لائق رشک لیجانیکے ہوگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے اوسکو اور حساب نہ لے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے پس انسان جب مریگا تو کھلجاویگا اوسکے لیے مرتے ہی جو کچھ کہ نہین تھا کھلا اوسکی زندگانی مین جیسے کہ کھلتا ہی بیدار ہونے والے کے لیے جو کچھ کہ نہین تھا اوسکے لیے کھلا اوسکے سوتے مین اور لوگ اب سوتے ہین پھر جب مرینگے تو جاگ اوٹھینگے پس کھلیگا اوسکے لیے اول جو کچھ کہ نفع دیگا اوسکو قسم نیکیون اوسکی سے اور جو کچھ کہ ضرر پہونچاویگا اوسکو قسم برائیون اوسکی سے پس نہین دیکھے گا اپنی برائیون کی طرف مگر کہ حسرت کریگا اوسپر ایسی حسرت کہ اختیار کریگا بیٹھنا شدت آگ مین واسطے خلاصی پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا مین ہی باز رکھتے ہین اوسکو مشغلے دنیا کے مطلع ہونے سے اعمال بد پر پس بسبب موت کے منقطع ہوجاینگے اوس سے مشغلے اور معلوم ہونے لگینگے اوسکے لیے تمام اعمال اوسکے نزدیک انقطاع نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوس حال مین آگ فرقت کی لذائذ دنیا فانیہ کے سے اور یہ ایک طرح کا عذاب ہی کہ ہجوم کریگا اوسپر پہلے دفن اور بعد دفن کے

پھیری جاویگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کہ ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ پھرے ایک مدت تلک بیچ ملک ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے غائبانہ اوسکے باعتماد اسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کریگا اور اسکے امر مین یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑ لیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے اوسمین تمام فواحش و قصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرتناک ہے اوپر حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہے اونسے کہ قصور کرتے ہین اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہے اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوس سے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امر مین کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اوسپر قسم خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا کہ فریفتہ ہے دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہے دنیا کی خواہش کی چیزون سے اور مشغول ہوتا ہے طاعتون مین اور نہین ہے اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہے حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس نکلے اوس سے طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنابر اسکے لائق ہے عاقل کو یہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور کہے اوسکو اے نفس کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہے اور تو جانے والا ہے طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہے تجکو کہ نہین مستعد ہوتا تو موت کے لیے حالانکہ وہ بہت ہی نزدیک ہے طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہے اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہے اوسکو قریب جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ اور شاید کہ وہ آ جاوے یکایک لیجاوے تجکو آج یا کل اسی طرح جب وہ آویگی تو آجاویگی اچانچک بغیر آگے بھیجنے رسول یعنی قاصد کے اس لیے کہ نہین ہے اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت معلوم نہ گرمی مین ہے اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے لائق ہے اسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پہونچاوے طرف موت کے پس کیا عجیب غفلت ہے تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجیب ہے حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہے ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہے تجپر کیونکہ باطن تیرا اور دل تیرا مشغول ہوا ہے تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو جھٹلاتا ہے اوسکو ساتھ افعال اپنے کے اور جنگ کرتا ہے تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور سپرد کیا ہے امر آخرت کا طرف سعی تیری کے کہ فرمایا ہے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور تو مونہہ موڑتا ہے اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے حالانکہ نہین ہے یہ ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا جرأت ہے تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہے وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہے تجکو تو کیا بڑا ہے کفر تیرا اور اگر ہے وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہے تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہے اور کیا اشد حماقت تیری ہے پس کس دلیری سے مستحق ہوتا ہے تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہے کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہے روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا مضر ہے تجکو تیری بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہے قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہے اور قول انبیا کا کہ جنکی تائید کی گئی ہے معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہے ظن و تخمین سے باوجود نقصان عقل و دین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا لڑکون مین سے کہ تیرے کپڑے مین بچھو ہے تو پھینک دیگا تو اوسکو فی الحال

وہن پیچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کمتر نزدیک تیرے ایک طبیب کے قول سے یا ہی آگ جہنم اور زقوم اور ہاویہ اور جحیم
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے سالون بچھو سے کہ نہین پایا ہی دکھ اوسکا کہ ایک آن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سب کو اور یقین رکھتا
تو ان پر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک مین حال آنکہ موت گھات مین لگ رہی ہی تیری پس شاید
اچانک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے اپس سبب سے ان بیماریون کو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون ہین صبح کی ہی اور دن
پورا نہین ہونے پایا ہی کہ مرگئے ہین اور کتنون ہین بڑی آرزو کی ہی کہ یہ کام کل کرینگے اور کل تک نہین پہونچے ہین کہ مرگئے ہین اور اگر تیرے
وعدہ دیا گیا ہی تو مہلت دینے کا سو برس تک اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو چرانا اسکے
جانور مگر بیچ بستی گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھ مشقت اوسکے اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل مین اوسکو کوئی سبب نہین ہی سوائے عاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب ہی مشقت ہی پس کیا پاویگا کوئی دن کہ آوے
اس حال مین کہ نہ دشوار ہو اوسمین مخالفت ہوا کی یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو مگر جنت مین
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود محال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت پر یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا اپنی کے کیا نہین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درازی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس سرمائی وغیرہ لوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی جاڑے کی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہ وہ قادر ہی اسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقہ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی مین اور کمتر
مدت مین سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جاڑے
کی جیسے کہ نہین دفع ہوتی ہی تجسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے ہی نہین دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقہ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ کرنے کے ساتھ قلعے طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے منکرات کے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات مین کہ معلوم کروادے تجکو راہ بچاؤ کی نہ اس بات مین کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑے کے تجسے یہ ہی کہ پیدا کردی تیرے لیے آگ او بتادی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے مین سے تو کہ دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ خریدنا جبے کا اور لکڑیون کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یار تیرا ہی اور خریدتا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکہ کیا ہی اوسکو اللہ نے سبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور مجاہدہ
بیڑا تیرا پار کریگا بحکم پروردگار تعالی کے اور نہین ہین یہ چیزین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کی طرف جنتون ہمیشہ کے
پس جب بھلائی کی تو نے اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین باز رکھتی مجکو استقامت
سے مگر حرص میری اور لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اسمین تو کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہی عذر تیرا اسلیے کہ شہوات دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونے کو بہشت مین واسطے حاصل کرنے کے اوسمین ساتھ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام احوال مین کیونکہ آخرت ہمیشہ
و باقی تر ہی پس مستعد رہ آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلا شبہ تمام کو دونیچے ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کر چکا ہی
اکثر اونکے کو اور نہین باقی رہے ہین اونسے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو ما بقی مین نفع اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور رہیگا

عادت دنیہ پر تو پاوے گا تو تو ٹھامنا ہے پس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہے اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا
اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہے اور سب کھائے ہوے ہین قسمیں مضبوط اسکی کہ نہیں ٹلنے کے اپنی
جگہ سے یہان تک کہ لیوین گے تجکو اور لیجاوین گے تجکو ساتھ اپنے کیا نہیں جانتا ہے تو کہ اموات آرزو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے
ایک دن کو تا کہ مشغول ہوں اوسمین ساتھ تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہے اون سے اور تو ضائع کرتا ہے اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہے کہ وہ باقی
ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہے یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگ رہا ہے جیسے کہ نکلا ہے اپنی
ماں کے پیٹ سے بناتا ہے تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہے تو ہر روز ساتھ زیادتی مال اپنے کے
اور نہیں غمگین ہوتا ساتھ نقصان عمر اپنی کے مونھ موڑتا ہے تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہے تجپر اور متوجہ ہوتا ہے تو دنیا پر اور وہ مونھ موڑنے
والی ہے تجسے پس کیا عجیب ہے حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گناہوں مین نہین کوشش کرتا ہے اپنی آخرت کے بنانے کی
بلکہ مشغول ہے تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کوچ ہی نہین کرنے کا اوس سے پیش خدا کے مسکین یاد کر اوس دن کو کہ حاضر ہوئیگا تو اوسمین اوسکی بارگاہ
مین اور وہ نہین چھوڑیگا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھےگا اوس سے اوسکے
عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سوچ اے غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوئیگا تو سامنے اوسکے اور کس
زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور طیار کر واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ
چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا اتباعت میری نہین کرتا مجاہدے
اور طاعتوں کی مواظبت پر پس کیا ہے علاج اسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب علاج اوسکے کا وہ ہے کہ جو ذکر کیا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے احیا مین کہ اختیار کر تو صحبت ایسے بندے کی کہ کوشش کرتا ہے طاعت خدا مین اور ملاحظہ کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہ علاج
متعذر ہے اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلوں کی سی پس نہین ہے کوئی علاج نافع تر تیرے لیے
اس زمانے مین سننے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہد کیے ہین
اونھوں نے اور رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہے اوسپر کہ نہ پیروی
کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھ شہوات مکدرہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے
اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہے اوسکو پس لازم ہے تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنیوالوں کا
کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے کے ظاہر ہوئیگا تجکو بعد تیرا اور بعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے
نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگاروں کے اور اس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانے والوں کی
تو تمسخر کرینگے تجسے اور کہینگے کہ یہ دیوانہ ہے پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر مگر وہ چیز کہ
جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہے گوارا ہوتی ہے تو بچا تو اپنے تئین چال فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوس سے کہ بھلا بتا تو اگر آوے
رو نالے کی ڈوبجاویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونھوں نے اپنے تئین اور تو قادر ہے اوسپر کہ الگ ہووے
اون سے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خلجان ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہے گوارا
ہوتی ہے یا چھوڑدیگا تو موافقت اونکی اور نسبت جہل کی کریگا تو اونکی طرف اونکے اس کام کرنے مین اور بچاویگا تو اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہے تو اونکی بخوف غرق کے حال انکہ عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سواے ایک ساعت کے رات یا دن سے
تو کیونکر نہین بھاگتا ہے تو عذاب ہمیشہ سے اور تو بیش ہے اوسکے سیئے ہر حال مین اور کہاں گوارا ہوتی ہے معصیت جب کہ عام ہوتی ہے پس بتا شبہہ کفار

تہین ہلاک ہوئے مگر بسبب موافقت اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا او نہون نے اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ○ یعنی پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہین جب جانا اپنے تئین یہ کہا اپنے تئین اسی کے پیچھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف لوگونکے کہ گذرے ہین پہلے تیرے یعنی بددین اسلیے کہتا کہ اطاعت کریگا اگر بدین الہوئی تو گمراہ کر دیگے تجکو اسکی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب کا مجالس الابرار

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ
اور بولا ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی اور وہ

جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ
لایا ہی تم پاس کھلی نشانیان تمھارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹھ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی

الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○
وعدہ جو دیتا ہی بیشک اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹھا ۔ موضح

اور کہا ایک مرد مسلمان نے فرعون کے ناتے دارون مین سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہی پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے دلیلین ظاہر تمھارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا تو اوسپر ہو وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہی یہ سچا تو البتہ پہونچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوسکو کہ ہو حد سے گذرنے والا جھوٹا ۔ **تفسیر** یعنی اگر جھوٹا ہی تو جسپر جھوٹ باندھتا ہی وہی سزا دے دیگا اور شاید سچا ہو تو بیجا کرو ۔ موضح

مراد اس مرد سے ایک قبطی ہی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ موسی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا خفیہ اور بعضون نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا اور نام اوسکا سمعان ہی یا حبیب یا حزبیل یا خربیل یا حزقیل اور ظاہر اول ہی ہی یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچا زاد بھائی کہ جسکا ذکر اللہ تعالی نے سورہ یسین مین فرمایا ہی اس آیت مین وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ کیا مار ڈالوگے تم آخر یہ اظہار نہایت برا جاننے کا ہی اوسکی جانب سے گویا کہ کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محترم کا ہی اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی سبب اونکے قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حالانکہ وہ رب تمھارا بھی ہی نہ رب تنہا اوسیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے الخ یعنی نہین لایا ہی واسطے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کتنی ہی دلیلین تمھارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا الخ دلیل لایا وہ شخص اوسپر بطریق تقسیم کے کہ موسی علیہ السلام خالی نہین ہی اس سے کہ یہ جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے جھوٹ کا نہ اوپر اور اگر وہ سچا اور جھٹلایا تمنے اوسکو تو پہونچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیون کہا بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو حالانکہ وہ نبی صادق تھے ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور مین آتا نہ بعض جواب یہ ہی کہ یہ اوسنے کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہون اور سنین اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہین ہی پس گویا کہ اونھون نے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہو سچ صدق موسی کے یہ کہ پہونچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو اور وہ عذاب عاجل یعنی دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تمھارا ہی اور تھے موسی وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے مین اور معنی یہ ہین کہ اگر وہ مسرف کذاب ہی تو تباہ و ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہین کہ اگر ہوتا وہ مسرف جھوٹا تو کاہیکو راہ بتاتا اوسکو اللہ نبوت کی اور کاہیکو اوسکی تائید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضون نے کہا کہ وہم لایا لوگون کو کہ وہ شخص مومن مراد مسرف سے موسی رکھتے ہین اور واقع مین وہ مراد رکھتے تھے اوس سے فرعون اور کہا بعضون نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیر خواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ومن آل فرعون صفة رجل وقيل كان اسرائيليا ومن آل فرعون صلة اي يكتم ايمانه من آل فرعون ۱۲ مد
وقت بجادلكم ابو حيان ۱۲ مد
قال ابو عبيدة المراد بالبعض الكل

اور اوس ... الله تعالیٰ عنه کی وہ زیادہ تھی باپ سے آپکی کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم ایک روز طواف کیا ... اون کے پاس بیٹھے
اون حضرت جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور پکڑی اونھون نے چادر آپکی جمع ہونے کی جگہ سے یعنی گلے کے پاس اور کہا اونھون نے
آپ سے کہ تو وہ شخص ہے کہ منع کرتا ہے ہمکو بتون کے پوجنے سے کہ جنکو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پس فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے
مین وہی ہون پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا اونکا یہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ
رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھون سے اونکی آنسو جاری تھے یہان تک کہ
چھوڑا اونھون نے آنحضرتؐ کو اور کہا امام جعفر صادق رضی الله عنه نے کہ مومن آل فرعون نے کہا خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی الله عنه نے
کہا ظاہر اور عروة بن مسعود سے منقول ہے کہ کہا کہا مینے عبدالله بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجھکو اشد اوس چیز کی کہ کیا اوسکو مشرکون نے
ساتھ رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے کہا عبدالله نے اوس وقت کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم نماز پڑھ رہے تھے صحن کعبہ مین ناگہان متوجہ ہوا
عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا اوس نے مونڈھا رسول خدا صلی الله علیه وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا بیچ گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹنا سخت پس
متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے مونڈھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی الله علیه وسلم سے پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ
وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور ایک اور روایت مین آیا ہے انس بن مالک سے کہ کہا مارا مشرکون نے رسول خدا صلی الله علیه وسلم کو
یہان تک کہ بیہوش ہو گئے حضرت پس کھڑے ہوئے ابوبکرؓ اور شروع کیا پکارنا وَیْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ کہا
بعضون نے اونمین سے کون ہے یہ کہا بعضون نے یہ بیٹا ابو قحافہ کا ہے اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا اے لوگو خبر دو مجھکو کہ
آدمیون مین بڑا شجاع کون ہے کہا لوگون نے کہ نہین جانتے ہم کہ کون ہے کہا علی رضی الله عنه نے کہ ابوبکرؓ ہین البته تحقیق دیکھا مینے رسول خدا صلی الله
علیه وسلم کو اس حال مین کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی چڑھا آتا تھا آنحضرت پر اور کوئی ہلاتا تھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہے کہ کر دیا
تونے سب معبودون کو ایک معبود کہا علی رضی الله عنه نے پس قسم خدا کی نہین نزدیک ہوا ہم مین سے کوئی یعنی حضرت کے سوائے ابوبکرؓ کے مارتے تھے
وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکی اور ہلاتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَیْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ پھر اوٹھائی
یعنی مونھہ پر رکھنے کے لیے علی رضی الله عنه نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور روئے یہان تک کہ تر ہو گئی ڈاڑھی اونکی پھر کہا قسم دیتا ہون مین
تمکو آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہے یا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگون نے پس کہا علی رضی الله عنه نے جواب نہین دیتے تم مجھکو پس قسم خدا کی البته ایک
ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہے قصہ مومن آل فرعون کیسے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہے کہ ظاہر کیا
ایمان اپنا * مل * کشاف * در منثور * **تنبیه** * اس سے معلوم ہوا کہ الله کے خاص بندے دین کے مقدمے مین کسی سے
ڈرتے نہین اور اس باب مین تکلیفین اوٹھاتے ہین اور صبر کرتے ہین چنانچه پاک پروردگار نے ایسے بندون کی تعریف فرمائی ہے کہ لَا یَخَافُوْنَ
فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہین ہین وہ الله کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے کے سے اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے
بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابوذرؓ روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول الله مجھے نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا نصیحت کرتا
ہون مین تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہے عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر
تلاوت قرآن کی اور ذکر الله تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہے تیرے لیے آسمان مین اور نور ہے تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین
تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا کہ یہ باعث ہانکنے شیطان کا ہے اور مدد ہے تیرے لیے اوپر امر دین
تیرے کے عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئین بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مار ڈالتا ہے دل کو اور لیجاتا ہے نور مونھہ کا عرض کیا
مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو عرض کیا مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر الله کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے سے

درمیں کیا چاہیے کچھ اور زیادہ کھیجے فرمایا جاتا ہے کہ بارے کچھ لوگوں کی عیب گیری سے وہ عیب کہ جانا نہیں اپنے میں اتنی عقل اور اگر
اہل حق کا یہی حال رہا ہو کہ اظہار حق میں کسی کا پاس نہ کرتے ہیں اور ان روایتوں سے فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی معلوم
ہوئی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار رہے ہیں اسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیسی بزرگی انکی بیان کی ہے
اشقیا انکو برا کہتے ہیں کیا نادان ہیں اللہ بچاوے اس عقیدۂ بد سے +

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ

اے قوم میری تمہارا راج ہے آج چڑھ رہے ہو ملک میں پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہمپر بولا

فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

فرعون میں وہی سمجھاتا ہوں تمکو جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہوں جسمیں بھلائی ہے + معؔ

اے قوم میری واسطے تمہارے ہے بادشاہی آج غالب ہو زمین میں پس کون مدد دیگا ہمکو عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر کہا فرعون نے
مصلحت نہیں دیتا ہوں میں تمکو مگر جو کچھ کہ ادراک کرتا ہوں میں اور نہیں بتاتا میں تمکو مگر راہ بھلائی کی + **تفسیر** زمین میں یعنی
زمین مصر میں پس کون مدد دیگا الخ یعنی تمہارے لیے ملک مصر ہے اور تم غالب آئے ہو لوگوں پر اور جبر کیا ہے تمنے اونپر پس نہ بگاڑو اپنے
امور کو ضرر پاؤگے اور نہ مستحق ہو عذاب خدا کے اسلیے کہ نہیں طاقت ہے تمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہیں بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی سئؔ
اور مصلحت نہیں دیتا ہوں میں الخ یعنی مشورہ نہیں دیتا ہوں میں تمکو مگر جو کہ مناسب جانتا ہوں کہ وہ قتل کرنا موسی علیہ السلام کا ہے یعنی
نہیں مناسب جانتا میں مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہیں اور نہیں بتاتا میں تمکو الخ یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہیں
تعلیم کرتا میں تمکو مگر جو کچھ کہ میں صواب جانتا ہوں اور نہیں باقی رکھتا میں اوس سے کچھ اور نہیں پوشیدہ رکھتا میں تمسے خلاف اوس چیز کے
کہ ظاہر کرتا ہوں یعنی زبان و دل میرے موافق ہیں اوس چیز پر کہ کہتا ہوں اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر پوچھا کرتا تھا اپنے لوگوں سے
موسی علیہ السلام کے ڈر کے مارے ولیکن ظاہر جو انمردی جھوٹ موٹ کرتا تھا اگر ایسا نہوتا تو کاہیکو کسی سے مشورہ کرتا اور نہ موقوف رکھتا اپنے مشورے پر + صلؔ

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

اور کہا اوس ایماندار نے اے قوم میری میں ڈرتا ہوں کہ آوے تمپر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور

ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

ثمود کی اور جو اونکے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر + معؔ

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں تمپر مانند روز جماعتوں اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد
اور ثمود کے اور اونکے کہ بعد انکے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہیں کرتا بندوں پر + **تفسیر** مانند روز الخ یعنی مانند دنوں اونکے کے مانند
صورت حال الخ یعنی جیسے اونکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہاں تک کہ آیا اونپر عذاب ایسی ہی
تمہاری عادت ہے ڈرتا ہوں میں کہ مبادا اونہیں کا سا حال تمہارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہیں کرتا الخ یعنی نہیں چاہتا اللہ کہ ظلم
کرے اپنے بندوں پر پس عذاب کرے اونپر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوس قدر عذاب پر کہ مستحق ہیں اوسکے یعنی ہلاک کرنا
اونکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے بسبب اعمال اپنے کے اور ڈرانا تھا ساتھ عذاب دنیا کے پھر ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے ويقوم الخ + ملؔ

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

اور اے قوم میری میں ڈرتا ہوں کہ تمپر آوے دن ہانک پکار کا جسدن بھاگوگے پیٹھ دیکر کوئی نہیں تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اور جسکو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اسکو سجھانے والا ہے ع

اور اے قوم میری ڈرتا ہون مین تمپر دن پکارنے سے بایکدیگر کو اوسدن کہ موہنہ پھیروگے تم پیٹھ دیکر نہین ہوگا تمھارے لیے خدا سے
کوئی بچانے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا ✤ تفسیر ✤ دن پکارنے کے سے مراد
دن قیامت کا ہی کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھ پیشوا اپنے کے اور پکارینگے بعضے بعضون کو پس پکارینگے جنتی دوزخیون کو اور دوزخی
جنتیون کو اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اَلَا اِنَّ فُلَانًا سَعِدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا اَلَا اِنَّ
فُلَانًا شَقِيَ شَقَاوَةً لَا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہ فلان نیکبخت ہوا نیکبخت ہونے کر کہ نہین بدبخت ہوتے کا
بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بدبخت ہونے کر کہ نہین نیکبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا جسوقت کہ ذبح کی جاویگی
موت اے اہل جنت ہمیشگی ہی یعنی تمکو پس نہین ہی موت اور اے اہل دوزخ ہمیشگی ہی یعنی تمکو پس نہین ہی موت قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر
وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیون کو قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے رب نے پس آیا پایا سچ تمنے جو کچھ کہ وعدہ
کیا تھا یعنی تمسے تمھارے رب نے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیون کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پہنچاؤ
ہمکو پانی یا جو کچھ کہ دیا ہی تمکو اللہ نے اور پڑھا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یوم التناد ساتھ تشدید دال کے بمعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے رکھا گیا
کہ ضحاک سے منقول ہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا پس پھٹیگا ساتھ اہل اپنے کے پس
ہو جاینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے یہانتک کہ حکم کریگا اونکو رب اوترنے کا پس اوترینگے اور گھیر لینگے زمین کو اور زمین والون کو پھر حکم فرماویگا
پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچوین کو پھر چھٹے کو پھر ساتوین کو پھر صفین باندھکر کھڑے ہونگے آگے پیچھے پھر اوتریگا
ملک اعلی یعنی اللہ جل شانہ اس حال مین کہ بائین طرف اوسکے جہنم ہوگی پس جب دیکھینگے اوسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہین جائینگے کسی
کنارے پر زمین کے کنارون مین سے مگر کہ پاوینگے سات صفین فرشتون کی پس پھر آوینگے طرف اوس مکان کے کہ تھے اوسمین پس یہ ہی تفسیر قول
اللہ تعالی کی اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھ تشدید دال کے يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ اور یہی مطلب ہی
اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ یعنی اے گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کنارون آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر
میری قضا سے پس نکلو تم نہین نکل سکنے کے تم مگر ساتھ قوت کے اور وہ قوت کہان ہوگی تمکو اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ
السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا یعنی اور پھٹیگا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور
فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹیگا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہو جائینگے بسبب اسکے کہ وہ
نہین پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز یعنی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے
انتہی ✤ اوسدن کہ موہنہ پھیروگے الخ یعنی پھروگے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہین ہوگا تمھارے لیے عذاب خدا سے کوئی بچانے والا ✤ ع
معالم منثور ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہی کہ دیکھیے
اوسدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جنت کے چین و آرام کو پوچھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ
چیزوں کو پہلے پانچ چیزوں کے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنی کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنی کے
اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ انسان جوانی
کی حالت میں قادر ہوتا ہی ایسے اعمال پر کہ نہیں قادر ہوتا اونپر بڑھاپے میں پس ضرور ہوا اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور مشغول ہو طاعتوں میں
جوانی کی حالت میں پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت میں اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالیگا
کی تو نہیں ترک کر سکے گا اوسکو بڑھاپے میں پس لائق ہی اسکو یہ کہ چھوڑے گنا جوانی میں اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تکہ سہل ہوں اسکو
بڑھاپے میں اور یہ بھی بیان فرمایا ہی کہ بندہ حالت صحت میں قادر ہوتا ہی بھلائیوں کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہی اسکو کہ
غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیوں کے کرنے میں اپنے مال و بدن سے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہی تو ضعیف ہو جاتا ہی بدن
پس نہیں قادر ہوتا ہی طاعتوں پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہی ہاتھ اسکا مال سے تہائی سے زیادہ میں پس نہیں تصرف
کر سکتا ہی اپنے مال میں مگر بیچ مقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری میں اور حالت فراغت میں قادر ہوتا ہی طاعتوں کی
بلا مانع پس جب بدل جاتی ہی تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہیں موانع پس نہیں قادر ہوتا طاعتوں پر بلکہ مشغول
ہوتا ہی امر معاش میں پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو نیک عملوں کے حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجایا کرتا ہی
اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات میں قادر ہوتا ہی عمل پر پس جب مر جاتا ہی تو باز رہتا ہی عمل سے پس لائق ہی
اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لا یعنی میں اسلیے کہ ہر دم عمر کے دموں میں سے جواہر نفیس ہی کہ جسکی کچھ قیمت نہیں ہی
اسلیے کہ خرید سکتا ہی ساتھ اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانوں میں سے کہ جسکی نعمتوں کی کچھ انتہا ہی نہیں ابد الآباد کو رہینگے پس ضائع کرنا
ان دموں کا اور خریدنا ساتھ انکے اون چیزوں کو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہیں ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہی پس بلا شبہ
جو کوئی پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی کرتا ہی وہ کام کہ ضرر کرتے ہیں اسکو یا ہلاک کرتے ہیں اسکو بالفعل یا آیندہ کو حالانکہ وہ نہیں جانتا
یا جانتا ہی لیکن بسبب خفت عقل کے ترجیح دیتا ہی لذت موجود بے بقا کو اوپر عذابوں آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہیں اور گمان کرتا ہی
بسبب ہیہ کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ میں مطلب یاب ہوا کچھ لذت سے اور نہیں جانتا وہ احمق کہ میں دنیا سے نکلونگا
اس حال میں کہ جانتا ہونگا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب یاب نہیں ہوا اصلا نہ تو دنیا کی لذتوں سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہیں
اور نہ آخرت کی لذتوں سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہیں پس باقی رہیگا حسرت و ندامت میں اوس وقت کہ نہیں نفع دیگی اوسکو ندامت
روایت کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہیں کوئی مریگا مگر کہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ
فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا یہ کہ نیکی میں نے زیادہ کیوں نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ ہائے کیوں نہ باز آیا میں بدی سے پس
ای غافل نہ ضائع کر عمر اپنی غفلت میں اور کوشش کر بیچ حاصل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہیں حاصل کریگا
اوسکو اوس دن پس تو عنقریب دیکھ لیگا اوس دن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب تیرے کے اور نہیں
نفع دیگی تجکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ کہے جب فارغ ہونگا تو کرونگا پس یہ اوسکی حماقت سے ہی دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور
نہیں ہی یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ ترجیح
دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر و پایندہ تر ہی اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے میں وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہی کہ کبھی

مصیبت ... ملا ایک لیجاتی ہی اوسکو موت بعد فارغ ہونے اوسکے کے زیادہ ہوجاتا ہی تشتّت اوسکا اسلیے کہ شغل دنیا کے
... ہیں بعض اونکے بعض کو پس باقی رہیگا بدون تعب شدید روز آخرت کے پس واجب ہی بندہ پر کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال پر کہ پہلے پہنچے موت کے بموجب قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوٓا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاؤ اوسکا بقدر آسمانوں
اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی واسطے پرہیزگاروں کے لیے پس جسکا دل متعلق ہوا دنیا میں اور لیا اوس سے زائد اپنی حاجت سے قسم کہانے اور پہنے
اور لباس سے ضرر کریگا اوسکو مگر یہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالی پر اسلیے کہ جس چیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھ لگتی ہی اوسکو
ضرور ہی کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے یعنی تمام رنج
رنج بقدر لو اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا بعضے اگلے بزرگوں نے کہ جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے
کہ دل میں جھیلنے تحمل کرنا مصیبتوں پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہیں خالی ہوتا ہی تین مصیبتوں سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت بے انتہا پس
اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے میں پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ چھین لی اوس سے
محبوب لذت کی چیزیں بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ لذت اوٹھاتا تھا ساتھ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ
باز رکھا تھا اوسنے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے توشہ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزیں محبوب تو اوترینگی
بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت میں ہزار مصیبتیں اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اونسکو اور سلب کیجاتی ہیں اوس سے ایک
لمحے میں وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت و ندامت میں بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے کے سوا اوس
عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اون لوگوں کے کہ دوست رکھتے ہیں زندگانی دنیا کو اور راضی ہیں ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ
جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سوا اللہ تعالی کے اور نہیں تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے
مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے ضرر برابر ہی کہ ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی بسر کریگا بیچ
غصے میں اور نہیں راحت پانے کا رنج سے اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو
بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زائد اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پہونچے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو
لذتوں دنیا کے سے اور گذر گئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اخروی کے ہوگا نزدیک موت کے
اس حالت پر کہ گویا نہیں پایا کچھ حظ و لذت حظوظ لذتوں دنیا سے اور رہ جائینگے یہ حظوظ و لذتیں عذاب اوسکے لیے اور ہوگا معذب
ساتھ نفس اوس چیز کے کہ تھا چین میں بسبب اوسکے دو جہت سے ایک تو بسبب فوت ہونے اوسکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے
ساتھ اوسکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اوس چیز کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیش کو رہنے والی یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل
فوت ہو جائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہیں ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے
کہ علمانے کہا ہی کہ نہیں ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدل
ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکا نام رکھا ہی
مصیبت کہ فرمایا فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پہنچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر
مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمیں اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیئے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی کا
زہر ہی دین کے زہروں میں سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھ نفس ایمان کے عہد کیا ہی اللہ تعالی سے یہ کہ

مین نافرمانی کرنے کا مین اوسکی ادہر اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یا کہ وہ کہتا ہی کہ بلاشبہ مین نے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی
چیز مگر ساتھ علم اور ارادے اور خلق اوسکے کے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور مین نے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا
مین مگر اوسی کو بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین قسم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے
اوسکو نفس اوسکا طرف توڑنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے
جسوقت کہ بلایا اوسنے اونکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس فعل بد سے بلاشبہ جسنے خریدا ہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی مین نہین خیانت کرنیکا
مین اوسکے اہل مین بلاشبہ نہین مطلب یاب ہوتے ظالم یعنی زناکار ٭ پس جب کا نفس بہت راغب ہو اوس چیز کی طرف کہ خواہش رکھتا ہی اوسکی
مثلاً زنا وغیر ذلک اور پہر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوسپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا یہ فعل دلیل اوپر
صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے بیچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا میرے مولی کی ہوای کے ترک مین ہی تو مقدم
رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوای پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہو اپنی ہوای کی اور ہووے
رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ نہ پسند رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ ہو موافق ہوای اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوات اپنی کے
واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت مین سخت تر
مکروہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دکھ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ
مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ
ہوویگا وہ ذلیلون سے ٭ پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی کیونکر کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا
يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ٭ یعنی اے رب میرے قیدخانہ محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا
دل چونکہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوئی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوندوالی اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تھا
اعراض کیا اونہون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اونسے باوجود ہونے اونکے کے جوان و بن بیوی والے پس جو کوئی عمل کرتا ہی بمقتضائے ایمان کے
آتی ہی لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جب کہ ہو اوسمین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھ
محاسبہ نفس اپنے کے تو کہ ہو حساب اوسپر آسان کل کو اور طریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجہپر اللہ تعالی کے حقوق مین سے
اور لوگون کے حقوق مین سے کچھہ ہی یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بھرے اونکی اور پہیر دے
حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھہ و زبان سے ستایا ہو اونسے بخشواوے اور خوش کرے دل اونکے ساتھ احسان کرنے کے اوپر
یہان تک کہ جب مرے تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض خدائے تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مریگا پہلے
ادا کرنے حقوق کے تو گھیر رہینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو
اور کوئی کہیگا کہ جھگڑتا تھا تو مجہسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے
دفع کرنے پر اور پہر نہ دفع کیا تونے مجہسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع بات پر پس نہ منع کیا تونے مجکو اوس سے
پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امید رکھتا ہوگا مولی
غفار سے کہ شاید وہ چہٹاوے اونکے ہاتھون سے ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ

۵۱ بدل النون الفاً فی ولیکونا

لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونے کا پس سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ساتھ اوسکے ڈرایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم اور نہ پیروی کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہی بنی آدم کا چاہتا ہی گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھ طرف دوزخ کے پس واجب ہی مومن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹھہراوے اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا یعنی بلاشبہ شیطان تمہارے لیے دشمن ہی پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہی فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ مین کہ بلاشبہ تیرے لیے چار دشمن ہین کہ محتاج ہی تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہی اور وہ غدارہ مکارہ ہی پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس تیرا ہی اور وہ بدترین دشمنون کا ہی دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ یعنی بڑے دشمنون کا دشمن تیرا نفس تیرا ہی جو درمیان دونون پہلوون تیرے کے ہی اور اللہ تعالی نے خبر دی ہی کہ وہ نفس بہت حکم کرنے والا برائی کا ہی کہ فرمایا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اور حکم کرنا ساتھ برائی کے داب عادت اوسکی ہی اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم و جاہل اور علم و عدل طاری ہوئے ہین اوس پر اور اگر نہ باقی اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم و جہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہی وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان اور مخالفت رحمن کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہی بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھ مشقت کے روکتا ہی اوسکو برائی سے پس جسنے چھوڑ دی باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہی بیچ فساد اوسکے کے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہی پس پناہ مانگ ساتھ اللہ تعالی کے اوس سے اور چوتھا دشمن شیطان الانس ہی پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید ہی تجہر شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھ وسوسے کے ہوتا ہی اور شیطان الانس رفیق بہت ہی تیرا اوسکا بہکانا ہوتا ہی روبرو سامنے آنکھون کے ہمیشہ چاہتا ہی کہ بہکاوے تجکو راہ حق سے جیسے کہ کہا ہی بعضے اگلے بزرگون نے کہ تو پناہ مانگتا ہی ساتھ اللہ تعالی کے شیطان جن سے پس بھاگ جاتا ہی وہ اور ایسا شیطان انس پس نہین ٹلتا ہی یہان تک کہ ڈالے تجکو گناہ مین اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ یعنی نہ مصاحبت کر مگر مومن سے اور نکھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم بچنے کا کیا مصاحبت و مخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت و مخالطت پیدا کرتی ہی محبت و الفت دل مین پس لازم ہی یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہی نبی علیہ السلام نے يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ یعنی اوٹھایا جاویگا قبر سے آدمی اوپر دین دوست اپنے کے پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہی اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی دوستان اوس دن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہونگے سوائے پرہیزگارون کے پس ہر ایک دوستون مین سے سوائے پرہیزگارون کے کہینگے روز قیامت کے يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ یعنی ای خرابی میری نہ پکڑا ہوتا مینے فلانے کو دوست اور کہیگا يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ یعنی کسی طرح مجمین اور تجمین فرق ہو مشرق مغرب کا سا پس دوست انسان کا اور محب اوسکا وہ ہی کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین ضرر ہو اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہی کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین نفع ہو اوسکی دنیا کا پس بنابر اسکے لائق ہی مومن کو یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین و امانت پر اور جانے صلاح و تقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے ساتھ اوس شخص کے

۱۵ یعنی دوست نکر فاسق ظالم ... دنیا دوست ... شرح الحدیث ۱۲ منہ

کہ دوست رکھتا تھا اوسکو بسبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ فریب مین ڈالے تمکو ظاہر قول علیہ السلام کا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اسلیے کہ تم نہین لاحق ہونیکے ساتھ نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاری دوست رکھتے ہین اپنے انبیا کو اور نہین ہونگے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ محبت بغیر موافقت کرنیکے عمل مین نہین نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیا اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہی مگر ساتھ اتباع اونکی کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا سبب ملنے ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے مَنْ دَعٰی اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین ناقص کرینگا یہ ثواب کا ملنا اسکو پیروی کرنیوالون کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے پیروی اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل مین اور مشغول ہوا ساتھ چومنے ہاتھون اونکے کے اور جھاڑ رکھنے جوتیون اونکی کے اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکے اور اوٹھ کھڑے ہونے کے وقت دیکھنے اونکے کے پس نہین ہی یہ کچھ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے کیا اونکو اپنے ساتھ محروم ثواب سے پس کہان ہی تعظیم و محبت ہی اسمین مجالس الابرار الغرض جسکے عمل کم اور حقیر ہون اور مع ذالک محبت رکھے نیکون سے تو اوسکے حق مین یہ حدیث صادق ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت نماز ہی نہ روزہ ہی مگر مین دوست رکھتا ہون خدا اور رسول کو آپنے فرمایا تو اونھین کے ساتھ ہی جنکو دوست رکھتا ہی اور عرض کی صحابہ نے کہ ہم آپکو جنت مین کہان دیکھینگے آپ بلند منازل مین ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ○ پس نیکون کے ساتھ ہونے کا مدار اطاعت خدا و رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی [illegible] دعوی محبت کا تو وہ روافض کی طرح محب جعلی ہی اور وعید لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین داخل ہی مصرع قول تو چون مصطفی فعلت بشکل بولہب

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓی اِذَا هَلَكَ

اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے کھلی باتین لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا یہانتک کہ جب مر گیا

قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ○ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ

کہنے لگے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو جھگڑتے ہین

فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی

اسکی باتون مین بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان دارون کے ہان اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ ہر

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○

دل پر غرور والے سرکش کے ع

اور تحقیق آیا تھا پہلے اس سے تمہارے پاس یوسف ساتھ نشانیون کے پس ہمیشہ شک مین تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمہارے پاس اوسکو تا اوس وقت تک کہ مر گیا کہا تمنے نہین بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا اوسکو کہ وہ ہی حد سے گذرنے والا شک لانیوالا گمراہ کرتا ہی اونکو کہ مکابرہ کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر حجت کے کہ آئی ہو آگے اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے کہ [illegible]

[illegible] اسی طرح مہر کرتا ہے خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے [illegible]

[illegible] سلطنت مصر کا بندوبست کر گیا تو تمنے کہ یوسف کا قدم اس شہر میں مبارک تھا [illegible]

[illegible] کوئی نہ [illegible] یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضون نے کہا یوسف

بن [illegible] سے ہے وہ نبی ہوکر اونمین بیس برس آور کہا گیا ہی کہ فرعون [illegible] کہ بعضون نے یوسف تھا کہ جنید [illegible]

[illegible] تک اور بعضون نے کہا کہ یہ فرعون اور تھا جسکی تعبیر توضیح کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمہارے پاس پہلے

سے تو اوس وقت تک کہ مر الخ یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تمنے کہ انکے بعد کوئی رسول ساتھ معجزون کے نہین آئے

یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہی اللہ حد سے بڑھ جانے والے کو بیچ نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوسکے دین [illegible]

آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین * صل * مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اونکا [illegible] آگے

ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑیکا اور [illegible]

شیر خوارہ کی اوپر برأت اونکی کے کہ سورۂ یوسف مین مذکور ہی آور کہا ہی علمانے کہ فرعون زمانہ موسی علیہ السلام کا وہی فرعون زمانہ

یوسف علیہ السلام کا ہی یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مرگیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسف پر ایمان لایا اور بعد

وفات یوسف کے پھر مرتد ہوگیا اور حضرت موسی کے زمانے تک زندہ رہا مؤمن آل فرعون نے اون چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی اور بسبب ایک

قول کے فرعون موسی اولاد فرعون یوسف سے ہی اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالی نے اونکو فرعون

موسی پر بھیجا بیس برس تک قبطیون مین رہے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نلائے یہ قصہ مؤمن نے فرعونیون کو یاد دلایا * مح *

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَى

اور بولا فرعون کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پہونچون رستون مین رستون مین آسمانون کے پھر جھانک دیکھون

إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا

موسی کے معبود کو اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹھا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو

كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے * مو *

اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جا پہونچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جھانکون مین طرف

پروردگار موسی کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ

صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین * تفسیر * اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم اپنی کے

یا از راہ جہل و حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضون نے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت

ظاہر کو کہ دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو

محل بنوانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے سوا مزدورون کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اوسکے برابر کوئی عمارت نتھی پس جب

بنا چکے تو فرعون چڑھا اوسپر اور تیر پھینکا آسمان کی طرف وہان سے وہ تیر لہو کا بھرا ہوا پھرا اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ

قتل کیا مینے الہ موسی کو عیاذا باللہ منہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسی علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کہا

مین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون چنانچہ جب وہ پلید چڑھ چکا تو جبرئیل کو حکم ہوا اونھون نے آنکر ایک پر مارا پس تین ٹکڑے ہوئے اور اوسکے

کہ دوست رکھتا تھا اوسکو جب لشکر پر گر الیس مرے اور نہین بچے وسیلا کھ آدمی اور ایک ٹکڑا اور یا مین پڑا اور ایک ٹکڑا اعتر ... اور یہ
اوس شخص کے ساتھ ہوگا کن سے کوئی چنانچہ مفصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہے ٭ جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس قول اوسکے مین کہ جو
اَلٰہٌ غیر مع مِّنَ اٰ معبود سوا میرے ہے اور اسی طرح یعنی مثل اس تزین کے اور اس صد یعنی رکھنے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل
رکھنے مین اپنے انبیا راہ مستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہے ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ
بغیر موافقت کہ نمسک ھم عَنِ السَّبِیْلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالی ہے جیسے کہ فرمایا وَزَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ
کے بیچ اوس جنت کی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ٭ **ملا معاشبہ تنبیہ** ٭ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے
اونکا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی امت محمدی
مثل اسکے کفر کرینگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کرینگے تو خراب و ذلیل اور ہلاک ہونگے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین اتباع رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت کے حساب آسان ہو اور مناقشہ حساب مین نہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُوْلُ
قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ
وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ فِیْهِ ٭ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے
روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا
کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین روایت کی یہ حدیث
ابن مسعودؓ نے پس ضروری ہر اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور
مناقشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرہ ذرہ برابر برائیون کا اور متحقق ہے یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی جزا سے
مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا بیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا بیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات
اوسکی کے پس بلاشبہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور
حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب اوسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جو کہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو
اور میدان قیامت مین بہت ٹھہرا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الہی کی ہونگی پس اس صورت مین
ضروری ہے مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت مین مراقبے نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ
اس تجارت کا نفع فردوس اعلی اور پہونچنا سدرۃ المنتہی کو ہے ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا
اس تجارت مین بہ ضروری ہے خوب حساب کرنے سے بیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفعے تجارت دنیا کے بہ نسبت نعمتون عقبی کے کہ ہمیشہ رہینگے
قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہے اوس خیر مین کہ ہمیشہ نہ رہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نہ رہے بہتر ہے اوس خیر سے کہ ہمیشہ نہ رہے اسلیے کہ جو
شر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نہ رہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنا بر اسکے
لائق ہے مومن کو کہ جب صبح ہو اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور کہے اپنے نفس سے کہ ای نفس نہین ہے میرے
لیے بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہونگی فنا ہوگا اصل مال اور واقع ہوگی ناامیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور
یہ دن نیا دن ہے کہ مہلت دی ہے اللہ تعالی نے مجھکو اوس مین اور تاخیر دی ہے میری اجل مین اور اگر مار ڈالتا مجھکو تو البتہ آرزو کرتا مین یہ کہ پھیر دے
مجھکو طرف دنیا کے ایک دن کو تو کہ عمل کرون نیک اوسمین اچھے پس گمان کرتا ہون مین ای نفس کہ تو مر گیا تھا پھر پھیر آگیا تو طرف دنیا کے پس
بچا اپنے کو پھر بچا اپنے کو اس سے کہ ضائع کرے تو اس دن کو پس بلاشبہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے بلکہ ہر دم اوسکے دمون مین سے

جو نفیس ہین بیچ بیکار ضایع کرے مگر ہو سکتا ہی اس سے خزانہ جنت کے خزانون مین جسکے سبب بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا ابدالآباد رہیگی نقصان
دھوبی کی مثال مین کہ بیکار رہے یا گناہون مین صرف کرے نہایت بڑا ٹوٹا اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے عمل
نیک کے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب بہشت کو روز حساب کے اور یہی سعادت ہی
کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پھل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰی یعنی نہین مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو چیز کہ فوت ہو عمر سے اس حال مین کہ
خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور لحظون کی
اور ملتفت کرتے تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین ضایع کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے
کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مین نے ایک قوم کو کہ تھی وہ اپنی ساعتون پر شفیق تر تمسے اپنے دینار و درم پر اور درہمون پر پس بلا شبہ
ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی یہ کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسی طرح وہ
نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اونکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچ اوس چیز کے کہ عود کرے طرف اونکے نفع اوسکا پس رات دن کی چوبیس
ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین جیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ بندے پر پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے
واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے صف صف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھیگا اوسکو بھرا ہوا نور سے
بسبب نیکیون اپنی کے کہ کین تھین اوس ساعت مین پس پہونچیگا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دوزخیون پر تو مدہوش
کر دے اونکو وہ فرح و سرور معلوم کرنے دکھ آگ کے سے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو سیاہ تاریک کہ پھیلیگی بدبو اوسکی
اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پہونچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر
تقسیم کیا جاوے بہشتیون پر تو منغص کر دے اونپر چین جنت کا اور کھولا جاویگا اوسکے لیے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین چیز
کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین یا مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا
سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پہونچیگا اوسکو الم اسقدر کہ پہونچتا ہی اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدے پر اور بادشاہت بڑی پر
اور مہمل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہان تک کہ جاتی رہی وہ اوس سے اور اسی طرح پیش کیے جاوینگے اوسپر خزانے اوقات اوسکی کے
درازگی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اونکے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی اموال سے کہ وہ اسباب سعادت
اور بادشاہت اوسکی کے ہین اور سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھہ ہی اور کان اور زبان اور پیٹ اور ستر اور ہاتھہ اور پانون
اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھہ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو
عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا لینے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد چاہے انسان اوپر پہونچنے کے طرف
طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی پہونچنا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے
اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور ہوا کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے
اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی
وہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور یہ ساتون اعضا آلہ ہین واسطے
ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہمل چھوڑنے انکے کے اور نہ محافظت کرنے انکے کے اور جو کوئی نجات
پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت انکی کے اور نہ مہمل چھوڑنے انکے کے پس محافظت انکی بنیاد ہر خیر کی ہی اور مہمل چھوڑنا انکا بنیاد ہر شر کی

اور حرکت سات جب ... عضو میں کہ ... مین ... اور شکر ... نعمت انکی یعنی اعضا سات ... کی
حفاظت کی گناہوں سے ... آنکھ کو اور ... دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہے دیکھنا اوسکا اور نظر ... اوسکی نہیں ہی حاجت
اوسکی اسلیے کہ اللہ تعالی سوال کریگا بندہ سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ محفوظ رکھا اوسکو
فضول نظر سے نا کفایت کرے اوسپر بلکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہے اوسکے لیے کہ وہ نظر کرنی ہے طرف عجائب
صنعت اللہ تعالی کے تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کے اور قدم اوسکے کے اور وحدت و قدرت اوسکی کے اور ارادہ اور
علم اوسکے کے اور حیات اوسکی کے اور نظر کرنی ہے بیچ کتاب اوسکی کے اور سنت رسول اوسکے کے اور تمام کتابوں دین کے تاکہ سیکھے اوسکو اور وعظ
اپنے کے اور نصیحت پکڑے اور اسی طرح کرے ہر عضو میں خصوصا اوس عضو میں کہ وہ راس الاعضا ہے یعنی دل کہ لازم ہے پاک کرنا اوسکا اخلاق
بد سے اور مزین کرنا اوسکا ساتھ اخلاق حمیدہ اور کامل کرنا اوسکا ساتھ علم باعمل کے اسلیے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہے اوسکو کہ
ہو عمل کرنیوالا اوسپر والا پوچھا جاویگا روز قیامت کے اوس سے دلالت کرتا ہے اوسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا عَمِلَ
فِيْهِ پس ایسی بڑی سوال کا اسلیے کہ آنحضرت نے نہیں فرمایا وَعَنْ عِلْمِهٖ مَا قَالَ یعنی پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور
نہیں فرمایا کہ پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا کہا اوسمین پس چاہیے کہ دیکھے علم مین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور ہو اساد قین سے کہ جنکی تعریف کی اللہ تعالی
نے ساتھ قول اپنے کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا یا خلاف علم کے کام کیے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے اَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ یعنی سخت ترین لوگوں کا عذاب مین روز قیامت کے وہ عالم ہے کہ نفع دیا اوسکو اللہ نے
ساتھ علم اوسکے کے اور روایت کیا گیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے کہا کہ نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر کہ تنہائی مین دیکھے گا اللہ تعالی کو جیسے
کہ تنہائی مین دیکھتا ہے ایک تمھارا چاند کو چودھوین رات مین پھر فرماویگا مَا غَرَّكَ بِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجہ پر ای
ابن آدم کیا عمل کیا تو نے اوس علم پر کہ جانا تو نے ای ابن آدم کیا جواب دیا تو نے رسولوں کو ای ابن آدم آیا نہین تھا مین نگہبان تیری
آنکھوں پر اس حال مین کہ تو دیکھتا تھا طرف اوس چیز کے کہ نہیں درست تھا تجکو دیکھنا آیا نہین تھا مین نگہبان تیرے کانوں پر اور
اسی طرح تمام اعضا پر پس سوچ ای مسکین بیچ بڑی خیانت اپنی کے جسوقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالی گناہ تیرے بالمشافہ جسوقت
کہ فرماویگا تجکو ای بندہ میرے آیا نہ حیا کی تو نے مجہ سے پس ظاہر کی تو نے میرے آگے برائی اور حیا کی تو نے غیری مخلوق سے اور ظاہر کی تو نے
اونکے لیے بھلائی کیا تھا مین خوار تر تجہ پر تمام بندوں اپنے سے سبک جانا تو نے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروا کی تو نے اوسکی اور بڑی
جانی تو نے نظر غیر میرے کی پس کیا ہوگا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالی تجہ پر نعمتیں اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور
برائیاں تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی دینگے تجہ پر اعضا تیرے پس فضیحت ہوویگا تو خلائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے
مگر یہ کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے مؤمن سے یہ کہ ڈھانکے گا اوسپر گناہ اوسکے اور نہیں مطلع کریگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت
اور ڈھانکے گا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پوشیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا
نیکیاں پس روشن ہو جائیگا بسبب اوسکے چہرہ اوسکا اور دیکھے گا برائیاں پس سیاہ ہو جائیگا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالی
واسطے اوسکے کہ آیا پہچانتا ہے تو اونکو ای بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہاں ای رب میرے پہچانتا ہون پس فرماویگا کہ بلاشبہ مین زیادہ جانتا ہون
انکو تجہ سے تحقیق بخشا مینے انکو تیرے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا اور گذریگا برائی بخشی گئی پر پس سجدہ
کریگا یعنی شکر کا پس نہیں دیکھینگے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدات شکر کے کرنے یہاں تک کہ پکارینگے خلائق بعض اونکے بعض کو خوش حالی ہے

تفسیر میں جو حدیث کہ بیان فرمائی گئی اسنے کبھی اونہین بیان کی ہی بعد اوسکے کہ جو کچھ گذری ہی جیسا کہ اوسکے اور مدد کے بارے میں اللہ کی طرف سے
اور ہر چند کہ اوسنے وقت کیا اوسکو اوسپر اور جو ہر بیان کی اونکی شدت اور بعض بعض اونمین سے فضیلت کی کہ اوسکی بابت ہے کہ وہ مطابق کلام اور اوسکو
عطا ہے مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہی تو ایک ہی بات پس کہیگا جانتا ہون میں ای رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالی از راہ رحمت
اور پھر اور ظاہر کرنے فضل اپنے کے کہ میں نے ڈھانکا تھا اونکو تجھپر دنیا میں اور آج میں نے بخشش کیا میں نے تجھکو بسبب اونکے اور میں نے بخشا اونکو تیرے لیے
آج کے دن کہا گیا ہی کہ یہ گناہ ہونگے کہ توبہ کی ہوگی اوسنے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اوزاعی سے کہ اوسنے نقل کیا بلال بن سعد سے
کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہوں کو لیکن نہیں مٹاتا اونکو نامہ اعمال سے یہانتک کہ واقف کریگا اوسکو اونپر روز قیامت کے اگرچہ توبہ کی ہوگی
اوسنے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے میں نقل کرنے کر اپنے شیخ سے کہ نہیں معارض ہوتی ہی یہ حدیث اوس مضمون کی کہ کلام اللہ اور حدیث میں ہی
کہ سیات بدل کیے جاتے ہیں بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنے اوسکے کے ہو اون گناہوں پر اور دلالت کرتی ہی اوسپر
وہ روایت کہ نقل کی گئی ہی ابن مسعود سے کہ اونھوں نے کہا کہ نظر کریگا انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے میں پس دیکھیگا اوسکے اول
میں گناہ اور اوسکے آخر میں نیکیاں پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول میں دیکھیگا تمام نیکیاں ہین نیکیاں ہین اور روایت کیا گیا ہی
ابن عباس سے کہ اونھوں نے کہا کہ جب توبہ کرتا ہی بندہ قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی اور بھلا دیتا ہی فرشتوں عمل کے لکھنے والوں کو برائیاں اوسکی
کہ جانتے تھے اور بھلا دیتا ہی اوسکے اعضا کو جو کچھ کہ جانتے ہیں وہ خطائیں اوسکی اور بھلا دیتا ہی اوسکے ٹھہرنے کی جگہہ کو زمین سے اور اوسکے
دروازے کو آسمان سے یعنی زمین پر جس جگہہ گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اونکو بھلا دیتا ہی گناہ اوسکے تو کہ آوے
روز قیامت کے اس حال میں کہ نہو کوئی چیز مخلوقات میں سے کہ گواہی دے اوسپر کہا گیا ہی کہ یہ حال اون گناہوں کا ہی کہ اللہ کے گناہ کیے ہونگے اور
جو کہ بندوں کے گناہ ہونگے پس ضرور ہی اونمین بدلا ہونا ساتھ نیکیوں کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا جسپر ہو حق بھائی
مسلمان کا قسم آبرو ریزی سے یا مال سے پس چاہیے کہ بخشوالے اوس سے آج پہلے اسکے کہ مواخذہ ہوگا اوس سے اوس دن کہ نہ دینار ہوگا اوس میں اور
نہ درہم اگر ہووینگے اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہیں ہونگی اوسکی نیکیاں تو لیجاوینگی برائیاں مظلوم
کی اور رکھی جاوینگی ظالم پر اور روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی مفلس کہا صحابہ نے
مفلس ہم میں وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بلا شبہ مفلس میری امت میں سے وہ ہی کہ آویگا روز قیامت کے ساتھ نماز
اور زکوتے کے اور آویگا اس حال میں کہ برا کہا تھا کسیکو اور بہتان لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس
دی جاوینگی کسیکو کچھ نیکیاں اوسکی اور کسیکو کچھ نیکیاں اوسکی پس اگر ہوچکینگی نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھ سزا کے
گناہوں کے کہ اوسپر ہی یعنی بدلا اون حقوق کا کہ اوسپر ہین تمام ہوا کچھ باقی رہ گیا تو لیے جاوینگے کچھ گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاوینگے اوسپر پھر
ڈالا جاویگا وہ دوزخ میں پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہی ہر مسلمان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر ہین حقوق
اللہ تعالی کے سے اور حقوق لوگوں کے سے کچھ یا نہیں پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہین اوس سے پس قضا پھیرے
اونکی اور پھیرے حقوق لوگوں کے ایک ایک دانہ اور بخشواوے اوس شخص سے کہ ستایا ہی اوسکو اپنے ہاتھ سے اور زبان سے اور تمام اعضا اپنے سے
اور خوش کرے دل اونکے یہانتک کہ مرے اس حال میں کہ نہ باقی ہو اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت میں بغیر حساب
کے اسلیے کہ یہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گھیر لینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تونے
مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ٹھٹھا کیا تھا تونے مجسے اور کوئی کہیگا
غیبت کی تھی تونے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا بیچی تھی تونے میرے ہاتھ کوئی چیز اور چھپایا تھا مجسے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو مجھسے اپنی چیز کے بیچنے میں اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجھکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع
کرنے پر پس دفع کیا تو نے مجھسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجھکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تو نے مجھکو اوس سے پس ہر وقت
وہ اسی طرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیوں کے اسلیے کہ نہیں باقی رہا تھا اسکی عمر میں کوئی شخص اون شخصوں میں سے کہ معاملہ کیا تھا
اوس سے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس میں مگر کیا سپر کچھ حق اوسکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا ظلم کیا تھا اوس
یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اوسکی جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھڑاوے
اوسکو اونکے ہاتھوں سے کہ ناگہاں سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ یعنی آج کے دن
بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہیں ہے ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگیگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس
سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب میں کہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ
یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہیں ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آبرو ریزی لوگوں کے
اور سے لینے اموال اونکے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہ کیا جاویگا
تجسے خطاب سیاست کا اس حال میں کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہیں قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ جنمیں صرف کی تھی تو نے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیوں کو عوض حقوق اونکے کے جیسے کہ
وارد ہوا ہی حدیثوں میں پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کے ایسے دن میں اسلیے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیرے لیے نیکیاں کہ خالص ہوں
ریا سے اور شیطان کے مکروں سے اور اگر خالص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز میں تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لیوینگے
اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیے ثواب ستر نبیوں کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے دانق کے کہ مقدار ایک تکلے کے
تو نہیں داخل ہوگا بہشت میں یہانتک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضے صوفی کہا ہی کہ لیجاوینگی بعوض ایک دانق کے سات سو نمازیں مقبول
اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحر میں اور کہا امام غزالی نے احیا میں کہ شاید کہ اگر تو محاسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال میں
کہ تو مواظبت کرتا ہوتا قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہیں گذرا تجپر کوئی دن مگر اس حال میں کہ جاری ہوئی تیری زبان تیرے غیبت
مسلمان کی کہ جو رے لیوے گی تمام نیکیوں تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیئات کا کہ وہ کھانا حرام کا ہے اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتوں
میں اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اوس میں واسطے بکری بے سینگ کی سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ
تُرٰبًا یعنی ای کاشکے ہوجاتا میں مٹی پس ڈر اللہ سے ای مسکین بندوں کے حقوق میں اسلیے کہ جو اللہ کے حقوق ہیں خاص کر پس مغفرت اوسکی جلد
اور جو کہ تجپر حقوق بندوں کے ہیں پس ضرور ہے بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق ہیں پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالح اور
بخشش چاہے اکثر اوقات اوسکے لیے کہ ظلم کیا ہی اوسپر خواہ مومن مرد ہو خواہ مومن عورت پس بلا شبہ وہ جبکہ کریگا یہ امید ہے اللہ تعالی کے فضل و
کرم سے یہ کہ راضی کر دیگا اوسکے مدعی کو روز قیامت کے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ
بیٹھے ہوئے تھے ناگہاں ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیوں ہنستے ہیں آپ یا رسول اللہ
پس فرمایا کہ دو شخص میری امت میں سے دو زانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونوں میں سے یعنی مظلوم کہ ای رب میرے لے تو حق میرا
اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو کہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم ای رب میرے
نہیں باقی رہا میرے حسنات میں سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا کریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال میں کہ نہیں باقی رہا اوسکے حسنات
سے کچھ پس کہیگا مظلوم ای رب میرے پس چاہتا ہے کہ لادے جاویں بوجھ گناہ میرے کے اوسپر پس جاری ہوئیں دونوں آنکھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ف یعنی اوسکی سلطنت تمام جہان پر جس دن بندوں کی [illegible]

ع یعنی نزدیک آنے والی [illegible]

[illegible]

[illegible] پس فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے طالب حق کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنت کی پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا

[illegible] کہ دیکھیگا اوسکو پس کہیگا کسکے لیے ہی یا ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ یہ واسطے اوسکے ہی کہ دیوے مجکو
مول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہی اسکے مول کی ای رب میرے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہی پس کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون
ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا مین نے اوس سے ای رب میرے پس فرماویگا
اللہ تعالیٰ کہ پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین پھر فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے کہ پس ڈرو اللہ سے اور صلح کرواؤ آپسمین اسلیے کہ
تحقیق اللہ تعالیٰ صلح کرواویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرتے کر اپنے شیخ سے کہ بعضے لوگون کے لیے
ہوگا یہ کہ چاہیگا اللہ یہ کہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوس سے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور
اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ ای امت محمد جو کچھ کہ میرا
حق تمھاری طرف تھا پس تحقیق بخشا مین نے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشواؤ آپسمین اور داخل ہو جنت مین
میری رحمت سے پس بلاشبہہ یہ بھی بعضے ہی لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہو یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین
حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہی اور ضروری ہی ایمان لانا اوپر اوسکے کہ مومن نہین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکالا جاویگا
اوس سے اور نکلنا اوس سے نہین ہوئیگا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہی بعضے علما نے کہ
روزے کو خصوصیت ہی روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوس سے کچھ واسطے حق کسیکے
دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے لیے ہی اور مین ہی بدلا دونگا
اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا ملنے کی
رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلاشبہہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ ہو ۔ مجالس الابرار

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ چلو پونہچادون تمکو نیکی کی راہ پر ۔ موضح

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی ۔ تفسیر اسمین تعریض مانند تصریح کے ہی اس بات پر کہ جس راہ پر فرعون اور قوم اوسکی ہی وہ راہ گمراہی کی ہی مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھول کر بیان کیا پس شروع کی مذمت و حقارت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یاقوم الخ ۔ صل

قولہ الرشاد ہو نقیض الغی ۱۲ ۔ صل

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہی دنیا کی سو برت لینا ہی اور وہ گھر جو پچھلا ہی وہی ہی ٹھہراؤ کا گھر ۔ موضح

ای قوم میری سوائے اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا فائدہ ہی اور تحقیق آخرت وہی ہی گھر ہمیشہ رہنے کا ۔ تفسیر تھوڑا سا فائدہ ہی کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہی سب برائیون کی اور منبع ہی سب فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہ آخرت ہی ہی ساتھ قول اپنے کے وان الآخرۃ الخ پھر ذکر کیے اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا اون دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے من عمل سيئة الخ تو کہ متنفر ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف ۔ صل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مندی ہی

اور نہین ہی اوسکی متاع مین سے کوئی چیز افضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجکو اور جب غائب ہووے تو اوس سے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال مین اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت مین ہمیشہ رہینگے اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے ۔ درمنثور ۔ تنبیہ ۔ اس دنیا کی مذمت جا بجا اللہ تعالی نے بھی بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمین رغبت نکرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی انھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پہونچایا اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی کے یعنی دنیا کے اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتاؤ مجکو ایسا کام کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑ گئے تھے آپکے بدن مبارک مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاشکے آپ حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے اور نہین مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے لائق رشک کے دوستون میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمان برداری کی اوسکی پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا اوسپر پھر جھاڑا آنحضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی اور فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ سونا کر دے میرے لیے نالے مکے کا کہ اوسمین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا مینے نہ کر اے رب میرے ولیکن سیر ہوؤنگا مین ایک دن اور بھوکا رہونگا مین ایکدن پس جب بھوکا ہوؤن مین گڑگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور جب سیر ہوؤنگا مین حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا اور فرمایا آنحضرت نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی اوسکے دل مین اور بلواتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہا مینے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مال جیسے کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونھون نے اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی سخت ہی نہین گذرینگے اوس سے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت نے کیا کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبرگیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسایہ اپنے پر ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے حال یہ کہ جمع کرنے والا ہی مال فخر کرنے والا ہی ریاکار ہی تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

ف ۱ یعنی کہ جب دنیا کی محبت کریگا تو دو بار ہیگا ... ف ۲ یعنی وہ چیز کہ باعث راحت و لذت کی ہو ... ف ۳ ... ف ۴ ... ف ۵ ... ف ۶ ... ف ۷ ...

اور فرمایا شراب جامع سب گناہون کی ہی اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی جڑ تمام گناہون کی ہی کہا راوی نے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین اسے اپنے پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی حیات مین پس اپیر خواہش نفسانی پس روکتی ہی حق سے اور اپیر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم تابعدارون دنیا کے سے پس ہو اسلیے کہ تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہوؤگے اور نہین عمل اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکٹھی بہشت مین ہین اور تحقیق تمام برائیان اکٹھی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے اوپر خوف کے ہو اور جانو کہ تحقیق تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوا جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا گیا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گویائی پس نزدیک ہو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی حکمت **مشکوۃ** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ آسمان مین اور نہ زمین مین مومن یہان تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہین ہوتا ہی یقین رکھنے والا یہان تک کہ ہو واصل بحق اور نہین ہوتا ہی واصل بحق یہان تک کہ ہو مسلمان اور نہین ہوتا ہی مسلمان یہان تک کہ سالم رہین لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے اور نہین ہوتا ہی سالم رکھنے والا ہاتھ و زبان سے یہان تک کہ ہو عالم اور نہین ہوتا ہی عالم یہان تک کہ ہو علم پر عمل کرنے والا اور نہین ہوتا ہی علم پر عمل کرنے والا یہان تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہین ہوتا ہی زاہد یہان تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور نہین ہوتا ہی ورع یہان تک کہ ہو متواضع اور نہین ہوتا ہی متواضع یہان تک کہ ہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہی اور نہین ہوتا ہی پہچاننے والا نفس کا یہان تک کہ ہو ضابط ساتھ کتاب و سنت کے اور نہین ہوتا ہی ضابط یہان تک کہ ہو عاقل **منبہات**

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہی برائی تو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہی بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین روزی پاوینگے وہان بیشمار **۵۶**

جسنے کی برائی پس جزا نہین دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس وہ جماعت داخل ہونگے بہشت مین رزق دیا جاویگا انکو وہان بیشمار **تفسیر** کہا قتادہ نے کہ نہین ہی وہان پیمانہ اور نہ میزان یعنی ناپ تول کے وہان کی نعمتین ملینگی بیشمار پھر مخاطب کیا اوس ایماندار نے درمیان دو عوتون کے یعنی ایک تو اپنے بلانے کی طرف دین اللہ کے جسکا ثمرہ نجات ہی اور دوسرے اونکے بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہی ساتھ قول اپنے کے **وَيٰقَوْمِ** الخ **۵۷**

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ○ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور اے قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون تمکو بچاؤ کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہون اللہ سے اور شریک ٹھہراؤن

مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ○

جسکی مجکو خبر نہین اور مین بلاتا ہون تمکو اوس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ﴿۴۲﴾

اور اے قوم میری کیا ہی مجکو کہ بلاتا ہون مین تمکو طرف نجات کے یعنی جنت کے اور تم بلاتے ہو مجکو طرف دوزخ کے بلاتے ہو مجکو طرف اسکے کہ کافر ہوؤن مین ساتھ خدا کے اور شریک اوسکا مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی مجکو اوسکی حقیقت کا علم اور مین بلاتا ہون تمکو طرف خدا غالب بخشنے والے کے ۞ **تفسیر** ۞ مالیس لی بہ علم یعنی مجکو اوسکی ربوبیت کا علم نہین ہی اور مراد نفی علم سے نفی معلوم کی ہی گویا کہ اوسنے کہا بلاتے ہو مجکو کہ کافر ہوؤن ساتھ خدا کے اور شریک مقرر کرون اوس چیز کو کہ نہین ہی معبود اور جو چیز کہ نہین ہی معبود کیونکر صحیح ہو یہ کہ جانا جاوے اوسکو معبود اور ایکبار کہا ادعوکم الی النجاۃ اور پھر مکرر کہا وانا ادعوکم الی العزیز الغفار واسطے زیادتی تنبیہ کے اور ہوشیار کرنے کے نوم غفلت سے اور پہلے جملے مین اشارہ تھا اسکی طرف بھی کہ جنکو پکارتا ہون وہ قوم اوسکی ہی اور یہ محل آل فرعون سے ہی ۞ ﴿۴۲﴾

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ

آپ ہی ہوا کہ جسکی طرف مجکو بلاتے ہو اوسکا بلاوا کہین نہین دنیا مین نہ آخرت مین اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہی اللہ کے پاس

وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○

اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہین دوزخ کے لوگ ۞ ﴿۴۳﴾

بے شبہہ جو چیز کہ تم بلاتے ہو مجکو طرف اوسکے نہین ہی اوس چیز کو قبول کرنا دعا کا نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بے شبہہ بازگشت ہماری طرف خدا کے ہی اور بے شبہہ حد سے نکلنے والے وہی ہین رہنے والے آگ کے ۞ **تفسیر** ۞ معنی اسکے یہ ہین کہ جس چیز کی طرف تم مجکو بلاتے ہو یعنی بتون کی طرف نہین ہی واسطے اوسکے بلانا طرف نفس اپنے کے کبھی یعنی حق معبود برحق سے یہ ہی کہ بلاتا ہی بندون کو طرف طاعت اپنی کے اور جس چیز کی طرف تم بلاتے ہو اور اوسکی عبادت کی طرف نہین بلاتی وہ طرف اسکے اور نہین دعوی کرتے ربوبیت کا یا معنی اسکے یہ ہین کہ نہین ہی اوسکے لیے قبول کرنا دعا کا دنیا اور آخرت مین یا نہین ہی دعا مستجاب اور مسرفین کے معنی قتادہ سے منقول ہین مشرکین اور مجاہد سے ناحق خونریزی کرنے والے اور بعضون نے کہا جنکی شر غالب ہو خیر پر وہ مسرف ہین ۞ ﴿۴۳﴾

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

سو آگے یاد کروگے جو مین کہتا ہون تمکو اور مین سونپتا ہون اپنا کام اللہ کو بیشک اسکی نگاہ مین ہین سب بندے ۞ ﴿۴۴﴾

پس یاد کروگے تم جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمکو اور سونپتا ہون مین مقدمہ اپنا خدا کو تحقیق خدا بینا ہی ساتھ احوال بندون کے ۞ **تفسیر** ۞ یعنی مین جو تمکو نصیحت کرتا ہون اور تم نہین مانتے جب عذاب اوتریگا تب یاد کروگے میری نصیحت کو اور اوس وقت کا یاد کرنا کچھ فائدہ دینے کا نہین اور وہ جو ڈراتے تھے حزقیل کو بسبب مخالفت دین کے اوسپر اونھون نے کہا کہ مین اپنا امر سپرد بخدا کرتا ہون وہ تمہاری شر سے مجکو بچاویگا ۞ ﴿۴۴﴾

مسئلہ ۞ جاننا چاہیے کہ مقام تفویض اعلی مقامات سے ہی اور تشویشین دل اور نفس کی قسم اندیشۂ انجام امور سے سواے سپرد کرنے امور کے طرف اللہ کے اور سکون دل کے ساتھ اوسکے زائل نہین ہوتی ہین چنانچہ اسی لیے تفویض جملۂ واجبات سے ہی اور چونکہ بھلائی اور برائی امور آیندہ کی بندے پر پوشیدہ ہی اکثر ہوتا ہی کہ ایک چیز کو اچھا جان کر درپی اوسکے ہوتا ہی اور آخر کار مین وہ چیز مہلکات دین سے نکلتی ہی اور جب بندے نے تمام امور خدا کو سپرد کیے خاطر جمعی ہوئی اور تشویش سے چھوٹا اور خداے تعالی کہ حکیم مطلق اور جاننے والا انجام امور کا ہی جو کچھ کہ بندے کے لیے مناسب ہوگا ظہور مین لاویگا لیکن یہ بات ضرور سمجھنی چاہیے کہ جگہہ تفویض کی اوس امر مین ہی کہ قطعا صلاح و فساد اوسکا معلوم نہو اور متیقن الفساد مین مانند کفر اور معاصی کے اور متیقن الصلاح مین مانند ایمان و طاعت کے تفویض نکرنی چاہیے یعنی کفر و گناہ کرے اور پھر سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا

سوکریگا یا ایمان نہ لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع
ہین کوشش کرنی بیچ بچنے کے اونسے واجب ہے اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بجالانے مین واجب ہے
اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہے کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد لڑکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا نہ پہونچنے
سے اندیشون مین اور یاد کرے پہونچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی کے جب یہ اندیشے بندے پر غالب ہوجینگے
تو ناچار تفویض یعنی سپرد بخدا کریگا اور سب چیزون کی طلب سے باز رہیگا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا
اور حق کے لیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہے اور وہ دو قسم پر ہے
ایک تو محمود اور وہ بمعنی رجا کے ہے اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہے کہ اوسمین اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استثنا کے کرے چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کے
مین اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ کہ مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے یہی مراد ہے یعنی اسمین طمع بمعنی رجا کے ہے یعنی امیدوار ہون یہ کہ
بخشے اللہ میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہے کہ وہ سکون دل کا ایک منفعت یا شک پر کہ شک ہو بیچ خیریت اور حصول اوسکے اور طلب کرنا
ایک چیز کا بطریق قطع کے ہے چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول مین کہ پرہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہے یہی مراد ہے ✤ بحث ✤

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝

پھر بچا لیا موسی کو اللہ نے برے داؤ ون سے جو کرتے تھے اور اولٹ پڑا فرعون والون پر بُری طرح کا عذاب ✤ صوق

پس بچا لیا اوسکو خدا نے سختیون بدخواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے ✤ تفسیر ✤ سختیون الخ یعنی فرعونیون نے
جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پہونچاوین اونکے اس ارادہ بد اور شدائد مکر سے اللہ نے اوسکو بچا لیا اور
اونکو خراب کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ مومن
نکل اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس بھیجے فرعون نے قریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو تو درندے کھا گئے اور جو
پھر کر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی ✤ ف ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے تو وہ
اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہے اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہے ✤ شعر ✤ سپردم بتو مایۂ خویش را ✤ تو دانی حساب کم و بیش را ✤
شعر ✤ کار خود را بخدا باز گذار ✤ کرتی نمی بینم ازین تر کار ✤ بیت ✤ فکر ما در کار ما آزار ما ✤ کار سازِ ما بسازِ کار ما ✤ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا
کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بری بات ہے اور انجام اوسکا نہایت بد ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی
دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوس سے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوس پر اور راے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیجاوے
اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوسپر
اور علم زہد اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے ✤ ھکذا فی المنبہات
اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ
جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہے چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو بلا شبہ مین ظالمون سے ہون ✤ اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی یونس علیہ السلام
نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب
فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

یعنی بس ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی* کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ* یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدیسے ساتھ نعمت خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ تو ڈراتا ہی مجکو ایذا رسانی لوگون کے سے کیون نہین کہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا* یعنی ... کے چچا کا بیٹا بھائی سمعان یا حزقیل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوس نے کہا وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالیٰ نے سختیون مکر اونکے سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی جنت مین کیون نہین کہتا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا سو ہونے والا ہی نہین قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجھسے مال و اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین جو چاہے دیکھ لے*

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

آگ ہی کہ دکھائے جاتے ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اٹھیگی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہین آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہینگے ہم داخل کرو فرعون کے لوگون کو سخت ترین عذاب مین* **تفسیر*** یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمین بیٹھے گا اور مومن کو بہشت حاضر کیے جاتے ہین الخ یعنی جلائے جاتے ہین ساتھ آگ کے صبح و شام یعنی ان دونون وقتون مین عذاب کیے جاتے ہین ساتھ آگ کے اور ما بین ان وقتون کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہین یا دور کیا جاتا ہی عذاب اونسے اور جائز ہی یہ کہ ہو صبح و شام عبارت دوام سے پس یہ عذاب تو دنیا مین ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا دوزخ کے نگھبانون کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اشد عذاب مین کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت دلیل ہی عذاب قبر کی* **فائدہ*** کہا ابن مسعودؓ نے کہ ارواح فرعون کے لوگون کی سیاہ جانورون کے بدنون مین ہین اور ہر صبح و شام دوزخ پر حاضر کی جاتی ہین اور ملائکہ کہتے ہین کہ ای آل فرعون یہ مقام تمھارے ہین یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے کہ حاضر کیجاتی ہی روح کافر کی دوزخ پر صبح و شام جب تک کہ دنیا ہی اور عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک تم مین کا جب مرتا ہی تو دکھائی جاتی ہی جگہہ اوسکی صبح و شام اگر ہی جنتی تو جنت مین جگہہ دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین جگہہ دکھائی جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو کہ یہ جگہہ تیری ہی کہ قیامت کو ملے گی* **مسئلہ*** ضحاک سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونھون نے کہ رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سبز جانورون کے بدنون مین میوہ خوری کرتی پھرتی ہین جنت مین اور جگہہ پکڑتی ہین رات کو سونے کی قندیلون مین جو لٹک رہی ہین عرش مین پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہی کہا رکھی جاتی ہین ارواحین اونکی سیاہ جانورون کے بدنون مین صبح و شام کو حاضر کی جاتی ہین آگ پر پھر پڑھی یہ آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا اور ایک روایت مین ابن مسعودؓ سے آیا ہی کہ مومنون کے لڑکون کی ارواحین چڑیون کے بدنون مین ہوتی ہین چرتی چگتی پھرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین* ابو ہریرہؓ سے منقول ہی کہ وہ ہر روز صبح و شام مین دو آوازین کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آہ سرد کے کہتے اول روز مین ذَهَبَ اللَّيْلُ وَجَاۗءَ النَّهَارُ

دعوۃ رضی الله عنہ یعرضون علی النار یعنی گئی رات اور آیا دن اور معذب کیے گئے فرعون کے لوگ دوزخ پر پس نہین رہتا کوئی اونکی آواز کو مگر کہ پیاہ مانگتا ساتھ اللہ کے آگ سے اور روایت ہی ابن مسعود کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی نیکی کرنے والا مسلمان ہو یا کافر مگر کہ ثواب یعنی بدلا دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی ثواب دنیا کا فرکو فرمایا مال اور اولاد اور صحت مانند اونکے عرض کیا ہمنے اور کیا ہی ثواب دینا آخرت مین فرمایا عذاب کم عذاب سے یعنی اور کفار کی نسبت تخفیف ہوتی ہی اوسکے لیے عذاب مین ❊ در منثور ❊

وَاِذۡ یَتَحَاۤجُّوۡنَ فِی النَّارِ فَیَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُنَّا لَکُمۡ تَبَعًا فَہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ

اور جب آپس مین جھگڑینگے آگ مین پھر کہینگے کمزور غرور کرنے والون کو ہم تھے تمہارے پیچھے پھر کچھ تم ہمپرسے اوٹھا

عَنَّا نَصِیۡبًا مِّنَ النَّارِ ۝

لوگے حصہ آگ کا ❊ مو ❊

اور یاد کر جس وقت کہ آپسمین جھگڑینگے دوزخی بیچ دوزخ کے پس کہینگے ناتوان سرکشون کو یعنی سردارون سے تحقیق ہم تابع تھے تمہارے پس کیا ہو تم دفع کرنے والے ہمسے ایک حصہ عذاب دوزخ سے ❊ ط ❊

قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا کُلٌّ فِیۡہَاۤ اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ حَکَمَ بَیۡنَ الۡعِبَادِ ۝

کہینگے جو غرور کرتے تھے ہم سب پڑے ہین اسمین اللہ فیصلہ کر چکا بندون مین ❊ مو ❊

کہینگے سرکش تحقیق ہم سب آگ مین ہین تحقیق خدا نے مقدمہ فیصل کیا ہی درمیان بندون کے ❊ تفسیر ❊ یعنی اب جگہہ نہین رہی کہ کوئی کسیکے کام آوے ❊ مو ❊ ہم سب الخ یعنی ہم سب دوزخ مین ہین نہین دفع کر سکتا کوئی کسی سے عذاب مقدمہ فیصل کیا اس طرح کہ داخل کیا اہل جنت کو جنت مین او ر اہل نار کو دوزخ مین ❊ مدارک ❊

وَقَالَ الَّذِیۡنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَۃِ جَہَنَّمَ ادۡعُوۡا رَبَّکُمۡ یُخَفِّفۡ عَنَّا یَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ۝

اور کہینگے جو لوگ پڑے ہین آگ مین دوزخ کے دار وغون کو مانگو اپنے رب سے کہ ہمپر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب ❊ مو ❊

اور کہینگے وہ لوگ کہ دوزخ مین ہونگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ دعا کرو جناب پروردگار اپنے سے تو سبک کرے ہمسے ایک دن عذاب سے ❊ تفسیر ❊ کہینگے یعنی جسوقت کہ سخت ہوگا اونپر عذاب اور نہ کہا لخزنتہا اور کہا لخزنۃ جہنم اسلیے کہ بیچ ذکر کرنے جہنم کے ہول دلانا اور ڈرانا منظور ہی اور احتمال ہی کہ جہنم نسبت اور دوزخون کے بہت گہری ہی اور جہنم مین بڑے سرکش بدذات کافر ہونگے پس داخل ہونگے شاید کہ جو ملائکہ متعین ہونگے اونکے عذاب پر اونکی دعا بہت قبول ہوتی ہوگی بسبب زیادتی قرب اونکے کے اللہ تعالی سے پس اسلیے دوزخی طلب دعا کی کرینگے اونسے ایکدن یعنی بقدر ایکدن دنیا کے ❊ مدارک ❊

قَالُوۡۤا اَوَ لَمۡ تَکُ تَاۡتِیۡکُمۡ رُسُلُکُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوۡا بَلٰی ؕ قَالُوۡا فَادۡعُوۡا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الۡکٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ۝

وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لیکر کہینگے کیون نہین بولے پھر پکارو اور کچھ نہین پکارنا کافرون کا مگر بھٹکنا ❊ مو ❊

کہینگے نگہبان کیا نہین آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ معجزون کے کہینگے دوزخی ہان آتے تھے نگہبان کہینگے پس دعا کرو اور نہین ہی دعا کافرون کی مگر تباہی مین ❊ تفسیر ❊ دوزخ کے فرشتے کہینگے سفارش کرنی ہمارا کام نہین ہم تو عذاب پر مقرر ہین سفارش کام ہی رسولون کا سو رسولون سے تو تم خلاف ہی تھے ❊ مو ❊ کہینگے یعنی ازراہ توبیخ کے بعد مدت دراز کے کیا نہین آتے تھے الخ کہینگے نگہبان کہ پس تو تمہین اپنے رب سے دعا کرو ہم نہین دعا کرتے تمہارے لیے اسلیے کہ وہ جانتے ہونگے کہ نہین سبک کیا جاویگا اونسے عذاب اور ضلال کے معنی ہین بطلان یعنی دعا اونکی باطل ہوگی اور نہین نفع دیگی اونکو اور جملہ وما دعاء الکافرین اللہ عزوجل کے قول سے ہی اور احتمال ہی

یہ کہ ہو نگہبانون کے کلام سے + ف۱ معا + اول قصہ فرعون کا سنایا کفار قریش کو تو عبرت پکڑین پھر سب کفار کا حال سنایا کہ دنیا مین بعضے کافر بعضون کے دوست ہین اور وہان ایک دوسرے سے بیزار ہونگے پھر دوزخیون کے اور وہان کے نگہبانون کے کلام ذکر فرمائے پھر اونکے سنانے کو رسولون کی مددگاری کا حال بیان فرمایا ؕ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ

ہم مدد کرتے ہین اپنے رسولون کی اور ایمان والون کی دنیا کے جیتے اور جب کھڑے ہونگے گواہ جس دن کام نہ آوین منکرون کو

مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

اونکے بہانے اور اونکو پھٹکار ہے اور اونکو برا گھر + صو +

تحقیق ہم مدد دیتے ہین اپنے پیغمبرون کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی فرشتے گواہی دینگے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا اور لئے اونکے لیے ہی لعنت اور اونکے لیے ہی عذاب اوس گھر کا + تفسیر بیچ زندگانی دنیا کے اور اوس روز بھی کہ قائم ہونگے گواہ یعنی دنیا اور آخرت مین یعنی اللہ تعالی غالب کرتا ہی اونکو دارین مین ساتھ حجت کے اور فتحیابی کے اور اونکے مخالفون پر اگرچہ مغلوب ہون دنیا مین بعض اوقات مین از راہ امتحان ہونے کے اللہ کی طرف سے اور عاقبت بخیر اونھین کے لیے ہی اور بدلا لیتا ہی اللہ تعالی اونکے دشمنون سے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اشہاد جمع شاہد کی ہی جیسے صاحب اور اصحاب مراد ہین اس سے انبیا اور فرشتے عمل لکھنے والے پس انبیا گواہی دینگے نزدیک رب العزت کے کافرون پر کہ وہ جھٹلاتے تھے اور فرشتے مذکور گواہی دینگے بنی آدم پر اونکے عملون کی اوسدن کہ نہ فائدہ دیگا یعنی نہین مقبول ہو گا عذر اونکا اور لعنت کے معنی ہین دوری اللہ کی رحمت سے اوس گھر کا یعنی دار آخرت کا + ف۲ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر انا لننصر کے کہ ہم مدد دیتے ہین ساتھ غلبے اور قہر کے + اور کہا ضحاک نے ساتھ حجت کے آخرت مین ہو اور بعضون نے کہا ساتھ بدلا لینے کے دشمنون سے دنیا اور آخرت مین اور تمام یہ ہی انبیا اور مومنون کے لیے پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ حجت کے اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکے ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اوپر مخالفون اپنے کے اور مدد کی ہی اللہ نے اونکی ساتھ غالب کرنے کے اونپر کہ دشمنی کی اونکی اور ساتھ ہلاک کرنے دشمنون اونکے کے اور مدد کرنے اونکے کے بعد مارے جانے اونکے کے ساتھ بدلا لینے کے اونکے دشمنون سے جیسے کہ مدد کی یحیی بیٹے زکریا کی جب کہ قتل کیے عوض اونکے ستر ہزار آدمی پس وہ مدد دیے گئے ہین ساتھ ایک وجہ کے ان وجوہ سے اور یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ سے مراد دن قیامت کا ہی کہ گواہی دینگے فرشتے عمل لکھنے والے واسطے رسولون کے ساتھ پونہچا دینے رسالت کے اور کفار پر ساتھ جھٹلانے کے اوسدن کہ فائدہ نہ دیگا ظالمون کو عذر کرنا اونکا یعنی اگر عذر کرینگے اپنے کفر کرنے سے تو نہین قبول کیا جاویگا اونسے اور اگر توبہ کرینگے تو نہین نفع دیگی اونکو توبہ + معا + ابو درداؓ سے روایت ہی کہ کہا جس شخص نے رد کیا بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے یعنی کوئی اوسکی آبرو ریزی کرتا تھا اسنے مدد کی اوسکی اور بچایا اوسکو رد کریگا اللہ اوسکے موونہہ سے آگ جہنم کی روز قیامت کے پھر پڑھی آنحضرت صلعم نے یہ آیت اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا آخر آیت تک اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہ کہا اشہاد یعنی گواہ چار ہین ایک تو فرشتے ہین کہ جو لکھتے ہین اچھے اعمال ہمارے اور برے اعمال ہمارے اور پڑھی یہ آیت وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ + یعنی اور آویگا ہر شخص یعنی طرف محشر کے ہمراہ اوسکے ہانکنے والا ہو گا یعنی فرشتہ کہ ہانک کر لاویگا اوسکو طرف محشر کے اور گواہ ہو گا یعنی فرشتہ عمل لکھنے والا کہ گواہی دیگا اوسکے اعمال کی + اور دوسرے گواہ نبی ہین کہ گواہی دینگے اپنی امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ + یعنی پس کیا حال ہو گا جب لاوینگے ہم ہر امت سے گواہ یعنی نبی ہی اور تیسرے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ ہین کہ گواہی دینگے امتون پر اور پڑھی زید نے یہ آیت لِتَكُوْنُوْا

شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۔ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہوؤ گواہ لوگون پر۔ اور جیسے چمڑے بدن اور چمڑے گواہ ہین اوپر ہی بھی آیت
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ یعنی اور کہینگے مجرم واسطے جلدون
اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہینگے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہوا
ویسا بجالائے ۔ **در منثور ۔ تنبیہ** ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا
بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمہارا مددگار ہی تو بھلا تمکو اور کی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے اعتقاد کی مدد خیال مین لاؤ
اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو حیف ہی تمہاری سمجھ پر بس تمہاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسیکا متکفل ہو اور
اوس سے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو مطلب پیش ہو مجھسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرتا رہونگا سوا اسکی کسی سے غرض نہ رکھنا
اب وہ شخص اوسکے ارکان دولت کے آگے ذلیل ہوا اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورۂ فاتحہ مین دیکھو کہ جو کلام اللہ
سب کی سورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھتے ہو اوسمین تمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے
اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمہارا تو تمسے یون کہواوے اور پھر مردون سے مدد مانگتے
پھرو کہیں کہو یا علی مدد کہیں کہو یا مدار مدد کہیں کہو یا سالار مدد کہیں اور اور کسی سے مدد مانگو یہ تمکو ہرگز مناسب نہین خیال کرو ان آیتون کے مضمونون مین
اور اوسیکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اور کسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے بخوف درازی کتاب کے
لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین ایاک نستعین کی تفسیر مین دیکھ لے اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمہارا
مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو تمکو بھی بموجب تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ کے اللہ تعالی کے خلق حاصل کرو اور اوسکے رسول
مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاوے تو مومنونکو آپسمین
رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے
انتہی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک مددگار ہونا چاہیے مثل اعضا بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا
ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی **نظم** بنی آدم اعضای یکدیگر اند ۔ کہ در آفرینش زیک گوہر اند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔
دگر عضوہا را نماند قرار ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر
ڈالین انگلیان انگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملا رہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا
انکے پاس مانگنے والا یا حاجتمند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول
کی زبان پر جو چاہیگا اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرونگا مین اوسکی
حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہی مدد کرنی تیری اوسکو اور
فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین
ہوتا ہی اللہ تعالی اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو روز قیامت کی سختیون
مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یا ستر ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت کے اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون
کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے
طرف اوسکے ۔ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے
ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

ف ١٠
اور یون بھی کہ جاری صادق
حضرت عیسی اذین بانکرین
قوم نوح و آپ ہود کے سر آگے
نا ... احکام الٰہی
... کر ...
اور جاری کریگا اللہ ... ۱۲

مانند ان دو کے اور ملائین دو اونگلیان اپنی اور فرمایا جو کوئی بٹھلاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے
بہشت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھاوے اونکو اور
رحم کرے اونپر یہانتک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہے اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش
کرے فرمایا یا دو کو یہانتک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی لیوین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہوگی اوسکے لیے
بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو
بہتر ہے اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہے اور فرمایا نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا
افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہے اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع
کرسکتا ہے پس منع کی اوسکی تو مدد کرتا ہے اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہے اوسکے مدد کرنے پر تو مواخذہ
کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے ف ۱ تو ہوتا ہے
اللہ پر حق یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبروریزی بھائی مسلمان اپنے کی سے مگر کہ ہوتا ہے
حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
یعنی اور ہے حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک
حرمت کیجاتی ہے اوسمین اور ناقص کیجاتی ہے اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر کہ چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے
اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہے آبرو اوسکی اور اوسکی
ہتک حرمت کیجاتی ہے اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر
ڈھانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو ف ۳ اور فرمایا بلاشبہ ایک تم مین کا آئینہ ہے مسلمان بھائی اپنے کا
پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کردے اوس سے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو
کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہے ساتھ اوسکے عیب اوسکا
تو روکیگا اوسکو اللہ تعالی جہنم کے پل پر یہانتک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے چاہتا ہو یہ کہ خوش
کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین
اور فرمایا جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت
مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین روز قیامت کے اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہے پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے
کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے
سر پر اور کھانا کھلا مسکین کو اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقے کی وہ صدقہ تیری بیٹی پر ہے کہ طلاق دی ہو اوسکے خاوند نے
اور آپڑی ہو وہ تیرے گھر نہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سواے تیرے ٭ **مشکوۃ** ٭ اوپر رسولون اور مومنون کی مددگاری کا
ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے مرتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور
اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مددگاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو ہمنے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح بطرح سے ہم مددگار اونکے رہے
اور یہ بھی اسمین اشارہ ہے کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمہارے نزدیک بہت عزت و وقار ہین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین جیسے کہ
کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے سچے تھے ۱۲

ف ۱ یعنی کسی نے اوسکی غیبت کی اور اسنے منع کیا ۱۲ سعید
ف ۲ یعنی کوئی اوسکی غیبت کرتا ہو اور برا کہتا ہو اور یہ سنے اور منع نہ کرے ۱۲ سعید
ف ۳ موؤدہ وہ لڑکی ہے جسکو ایام جاہلیت مین زندہ گاڑ دیتے تھے ۱۲
ف ۴ یعنی جیسے آئینہ مین ... آدمی کا عیب ... دیکھکر ... بیان نہ کرے
ف ۵ یعنی ...
ف ۶ ...

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْهُدٰی وَاَوْرَثْنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ ۝ هُدًی وَّذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝

اور ہمنے دی موسی کو راہکی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سمجھاتی اور سجھاتی عقلمندون کو + مو +

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو ہدایت اور وارث کتاب کا کیا ہمنے بنی اسرائیل کو واسطے راہ دکھانے اور نصیحت دینے کے عقلمندون کو +

تفسیر مراد ہدایت سے تمام وہ چیزین ہین کہ جو موسیٰ ایکے آگے دربار دین کے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہین + ۹۴ + **معل** + پھر خطاب آنحضرتؐ کو فرمایا کہ ان نابکارون کی ایذا پر صبر کرو ہم تمھاری مدد کرینگے ہمارا وعدہ سچا ہی اور استغفار مین اور تسبیح اور تحمید مین صبح وشام مشغول رہو +

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو + مو +

پس صبر کر بلاشبہہ خدا کا وعدہ سچا ہی اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام و صبح +

تفسیر حضرت رسولؐ دن مین سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہی اوسکے موافق ہر کسیکو ضرور ہی استغفار + **مو** +

پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کرنے کا اور تیرے بول بالے کا اور تیرے دشمنون کے ہلاک کرنے کا سچا ہی کہا کلبی نے کہ منسوخ کیا آیت قتال نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اوسکے درجہ اور قرب حضرتؐ کا اور سنت ہو امت کے لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بخشش مانگ اپنی امت کے گناہون کے لیے اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہی پس بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے ہر دن ستر بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرتؐ کے واسطے زیادتی قرب کی تھی ورنہ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اونکے حق مین وارد ہی اور پاکی بیان کر الخ یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صبح و شام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز فجر اور عصر کی ہین اور ابن عباسؓ نے کہا پانچون نمازین یعنی مراد ہین اور بعضون نے کہا یہ مراد ہی کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ + **معل** + **بحر** + **معا** + **تنبیہ** + جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسی لیے کہا جاتا ہی کہ استغفار و توبہ گویا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین پھرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوس پر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہین اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف و عذاب کے انتہی + اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا سب کسی پر واجب ہین اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تو کہ کفارہ ہو جاتا ہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل گھیر لے اور کفر دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک توبہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض دنیا مین ہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہون سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین

تو تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو اونکی قضا کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے کے
ساتھ صرف کرنے وقت کے نوافل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہوا اوس پر اور جو خلاف شرع منع چیزین کی ہین مانند پینے
شراب و پہننے لباس حریر وغیرہ کے انسے درگاہ خدا تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور بندہ کرے تو توبہ اوسکی مقبول ہو
اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
یعنی وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور یہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ
خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی ہی اور اونسے بھی
تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لیوے اگر مقدور ادا کا نہین رکھتا ہی اور اگر حق سوا مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے
تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف
فتنے کا ہو تو رجوع طرف خدا تعالی کی طرف کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور بندہ کرے تو اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے
دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مر گیا ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین پس اگر قرض ہو
یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثون کو اگر مقدور رکھتا ہی ورنہ اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بندہ کرے
اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نسمجھے کہ مین تو بہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب
بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو
بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین یہ نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کر لونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مر جاؤن تو جب
توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو
کرے اور گناہون گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا
گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے
میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہون سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا
ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہی یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہی طہارت کرنے والون کو
اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبوبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے
ماسوی اللہ سے ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان
مظاہر حق مین بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین
اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو اونپر اسلیے کہ صغیرہ
بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ
ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی
کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا اڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے
اور بارش ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح مین تا بہ
شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکے

ہم کفر واگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ۞ ع ۞ سوچنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین اونمین سے
بڑا فائدہ یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا
وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردیتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی
سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال و طیب اوس جاگہہ سے کہ گمان نہین کرتا ۞ ف ۞ لازم کرنے یعنی
وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیئے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا ۞ یعنی خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پاوے
اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت اور یہ فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی
او بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس یہ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے
کردیتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جاگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی
اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۞ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مینے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی
بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال و اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ۞
منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداواری کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے
کہ شکوہ کیا لوگون نے تجھسے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
یعنی جتنے جواب مینے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۞ ع ۞ سوچنا چاہیے کہ استغفار اور تقوی اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس
افسوس ہی کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال مجربہ کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے
بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ مومن جب گناہ کرتا ہی تو ہوجاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے
دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوجاتا ہی وہ نکتہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی
اوسکے دل پر پس یہی ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
یعنی ہرگز نہین یعنی بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ۞ ف ۞ ہرگز
چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور
حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فسقون کے
اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ۞ ع ۞ اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی بدبختی ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی بندے کے استغفار سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا
مین تیرے بندونکو جب تک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہووینگی پس فرمایا پروردگار عز وجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی
اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے وہ مجھسے ۞ اور اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

کی سنت ادا ہوتی ہی کہ آنحضرت مجلس مین استغفار کثیر کرتے تھے چنانچہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ تحقیق تھے ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہتے تھے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ ۔ یعنی اے
پروردگار میرے بخش واسطے میرے گناہ اور قبول کر توبہ میری بلاشبہہ تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۔ بخشش کیجاتی ہی واسطے
اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی **ف** مگر چاہیے کہ وقت استغفار کے حضور دل بھی ہو حضرت رابعہ کا قول ہی کہ
استغفار ہمارا محتاج ہی بہت سے استغفار کا مصرع عصیان را خندہ می آید ز استغفار ما ۔ خدا سے ڈرے اور استغفار کو ٹھٹھا مسخرہ نہ ٹھہرائے اور منافقون
مین داخل نہو ظاہر کچھ اور باطن کچھ پس جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے اور حال مین کہ مقیم ہو
گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذاً باللہ منہ ع ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ عزوجل البتہ
بلند کرتا ہی درجہ واسطے بندے نیکبخت کے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ اے پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ
بسبب استغفار فرزند تیرے کے تیرے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ
کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر رہتا ہی دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی
ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا
زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور بلاشبہہ تحفہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرنا ہی اونکے لیے اور
روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھالیجاتے ہین اعمال نامہ بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی
اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ تبارک و تعالی بخشدیے مینے واسطے بندے اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان
دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی اور روایت ہی عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور روایت ہی حارث سے یہ
کہ کہا بیان کین مجھسے عبداللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثین ایک تو اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے کہ وہ یہ ہی کہا کہ
تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو
مانند مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی
مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا نجاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث
جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے
بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھانس سے جگہہ ہی ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر
تھا کھانا اوسکا اور پانی اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا پھر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تھی سواری
اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالی نے یعنی رنج و بلا سوا گرمی اور پیاس کے
کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مر جاؤن پس رکھا اوسنے سر اپنا اپنے بازو پر تو کہ مر رہے
پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ راہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے
بندے مومن کے اوس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشہ راہ اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ راہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہی
اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کی توبہ کرنے سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ جو کوئی بدزبان ہو اور لازم کرے استغفار کو تو یہ

خصلت بالاسے سچی دفع ہوجاتی ہے چنانچہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بدزبانی اپنی کا پس فرمایا آپنے کہان ہے تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر وباطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سینی سے اور اور فائدہ استغفار کا یہ ہے کہ جس مجلس مین لغو وگناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہوجاتی ہین چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوئے پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بلکہ اوس مجلس مین اوس سے واقع ہوئے تھے اور وہ دعا یہ ہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا مُہر اوس پر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہے ضائع نہین ہوتا کسی گناہ سے اور اگر برے کلام کے بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہے تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ سے اب کچھ فضائل صبح وشام کی تسبیح وتحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح وشام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا تو نہین لائے گا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی اپس وہ فضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح وشام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح وشام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح وشام کو پڑھے نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ فضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے نہین ہے قوت بندے کو حرکت وسکون کی مگر ساتھ قوت دینے اللہ کے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نچاہا نہوا جانتا ہون مین کہ بلاشبہہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے یہ حصن حصین مین ہے پھر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرما کر معاندین کی برائی بیان فرماتے ہین ÷

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ

جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر کچھ سند کے جو پہونچی ہو انکو اور کچھ نہین اونکے جی مین غرور ہے کہ کبھی نہ پہنچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

سو تو پناہ مانگ اسکی بیشک وہی ہے سنتا دیکھتا ÷ ٥٦ ÷

بلاشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس نہین ہے اونکے سینون مین مگر ارادہ بڑے کا کہ نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہے سننے والا دیکھنے والا ÷ **تفسیر** کبر کے معنی ہین برائی ڈھونڈھنی اور ارادہ چاہنا ہے تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر انسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہین تجھسے اور دفع کرتے ہین تیری

ع ۵

وقف لازم

ربع

آیتون کو بخوف اسکے کہ بڑہ جاوے تو اونسے اور یہود ہین وہ نہین دست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے اسلیے کہ ہووے گے زیر حکم تمام ملک و ریاست ہونی ہی یا چاہنا اسکا ہی کہ سوا اونکے لیے نبوت نہ ہووے آزراہ حسد و سرکشی کے اور دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر اور مقتضی اوسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجھپر اور سرکشی کرین تجھسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ کہتا ہی اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ پس وہ مدد کریگا تیری اوپر اور بچاویگا تجھکو اونکے شر سے ۔ ملا نہین ہی اونکے سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت و سرداری یا غلبہ محمد پر ہی کہا ابن عباس نے نہین باعث ہوتی ہی اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس تکبر کے کو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہود کی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے اونھون نے کہا کہ صاحب ہمارا مسیح یعنی دجال اخیر زمانے مین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پوہنچے گی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کریگی خدا تعالیٰ نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پوہنچین گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنہ دجال کے سے اور بعضون نے کہا کہ کفار کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی اور بعث محال ہی اوسپر یہ آیت آئی ۔ معالم ۔

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ۔ مو ۔

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادہ کرنے اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین

تفسیر ۔ یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ۔ مو ۔ ہر گاہ کہ تھا جھگڑنا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار بعث کے بلکہ اصل جھگڑنا یہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس بڑاپے انکے کے وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اوسے قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غلبے غفلت کے ۔ ص ۔ مراد خلق الناس سے اعادہ بعد موت کے یعنی جلانا اوٹھانا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجودیکہ اول کچھ نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلانے اوٹھانے مردون کے بوجہ احسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ درباب دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنیٰ معلومات خدا تعالیٰ کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جاننا چاہیے کہ دجال ایک بشر ہی بلند قد عظیم الجثہ دائین آنکھ سے کانا اور ظہور اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہ اور روئیدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہ نہین برسنے کا اور کچھ بھی روئیدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہو جاوینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے ماں باپ مین زندہ کر دون اوسوقت مجکو رب جانیگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت بن جاوینگے اور اوسکو کہینگے ای فرزند میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کر کر کافر ہو جاوینگے مگر جنکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین بعضے علما کہ رہنے والے مسجدون کے اوسکے شر سے امن مین رہینگے اور تمام شہرون مین پھریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرینگے

ملا فرمایا کہ وہ متعلق ارادتہم من الریاسۃ والنبوۃ او دفع الآیات ۱۲ ص

ملا فالصدر موضع القلب فیکنی بہ عن القلب لقربہ الجوار ۱۲ مع

مو یعنی پیدا ہونا پھر پیدا کرنا حشر کو ۱۲

احوال دجال

اور دجال کو وہان دخل نہین دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی لوگونکو دکھاویگا وہ حقیقت مین دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیرین ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہے خدا نہین ہے اسلیے کہ خدا البشر کا سا جسم نہین رکھتا اور کانا نہین اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیرین ہوگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہے کہ دجال مشرق کی طرف سے خروج کر کر مدینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحد کے پیچھے اوتریگا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کر دینگے اور شام مین ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونون ہاتھ اپنے دو فرشتون کے اوپر رکھے ہونگے دم اونکا جس کافر کو پہنچیگا وہ مر جاویگا اور جسطرف کہ نظر اونکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ مر جاویگا پھر دجال کی طلب مین روانہ ہونگے بیچ باب لد کے کہ ایک موضع ہے ولایت شام مین دجال کے پاس پہونچینگے اور اوسکو مارینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمین اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ دجال کے ساتھ میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر تاج ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار محلی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج وماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہان بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے ٹھہرنا دجال کا زمین مین چالیس روز ہوگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند پھٹ کنے شنی کھجور کے آگ مین اور آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمہارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے ✤ معا درمنثور ✤

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک اوسپر نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پاوے دجال کو بس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یا دس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری دجال کے فتنے سے ✤ مشکوٰۃ ✤

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۙ۬ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو ✤ موضح

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو ✤ تفسیر ✤ نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے ✤ کشاف ✤

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہے اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے ✤ موضح ✤

بلاشبہہ قیامت آنی ہے نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے ✤ تفسیر ✤ یعنی ضرور ہے آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہے بدلا ملنا اعمال کا تاکہ نہو بیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر ✤ مع ✤ اوپر ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہووہ توحید وعبادت رب کی ہے ✤

ع

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝

اور کہتا ہے تمہارا رب مجکو پکارو کہ پہونچون تمہاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب پیٹھین گے دوزخ مین ذلیل ہو کر ✤ موضح

اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمہاری بلاشبہہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر ✤ **تفسیر** ✤ بندگی کی شرط ہے اپنے رب سے مانگنا مانگنا ضرور ہے اگر دنیا مانگے یا آخرت کی
اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہی یہ برحق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اوسکی مرضی کے موافق بلکہ اپنی خوشی کے
مو اُدْعُوْنِیْ کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے معنی ہین اثبکم یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی
عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ اور حسن بصری سے
منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اونسے معنی اس آیت کے کہ عمل کرو اور خوشوقت ہو اسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے ان
لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اونسے کسی نے کہا دعا کر اللہ سے پس
کہا اونھون نے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اور حدیث مین آیا ہی اِذَا شَغَلَ عَبْدِیْ طَاعَتِیْ عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ
مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ ✤ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہون مین اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والونکو
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی یہی آیت یعنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ
اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمہاری اور مراد ہو عبادتی سے یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ مِنْ دُعَائِیْ یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی
بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباس رض کا اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہی
اور کعب سے منقول ہی کہ دین اس نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دی وہ چیزین مگر نبی مرسل کو فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو اَنْتَ
شَاھِدِیْ عَلٰی خَلْقِیْ یعنی تو گواہ میرا ہی میری مخلوق پر اور فرمایا اس امت کے لیے لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ یعنی
تو کہ ہو تم گواہ لوگون پر ✤ اور فرماتا تھا نبی کو مَا عَلَیْکَ مِنْ حَرَجٍ یعنی نہین ہی تجھپر تنگی اور فرمایا ہمارے لیے مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ
عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ یعنی نہین چاہتا اللہ تو کہ کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو اُدْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَکَ یعنی دعا کر مجھسے
قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمہارے لیے اور
ابن عباس رض سے منقول ہین یعنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے وَحِّدُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یعنی قائل ہو میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو
کشاف ✤ **مل** نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قَالَ
رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ○
آیا جانتے ہو تم کیا ہی عبادت اسکی کہا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ھُوَ الْاِخْلَاصُ لِلّٰہِ مِمَّا سِوَاہُ یعنی وہ
خالص کرنا اللہ کا ہی اوس چیز سے کہ سوا اوسکے ہی یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو جانے ویسا کسیکو نہ جانے اور فرمایا
آنحضرت نے کہ بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے والون کو یعنی گڑگڑانے والونکو دعا مین اور انس بن مالک رض سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا تو مجھسے بخشونگا مین تجکو
کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹے آدم کے اگر پہونچین گناہ
تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری
زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اوسی قدر بخشش کے
اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین کعب سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسیٰ کے کہ کہہ مومنون سے کہ نہ جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب ملنے مین جب تک

دعا مین بخیل ہے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب بانٹنے مین کیا نہین جانتے ہین بندے کہ مین دشمن رکھتا ہون بخیل کو پس کیونکر ہونگا مین بخیل اور بخیل انکو ڈر رکھ مجسے بخل کا اسمین کہ مانگے تو مجسے بڑی چیز اور نہ جیا کرو اسمین کہ مانگے تو مجسے چھوٹی چیز یہانتک مجسے چاندی اور مانگ مجسے نمک ہانڈی اپنی بکری کے لیے ای موسی کیا نہین جانتا ہی تو کہ مینے پیدا کی ہر رائی اور جو کچھ کہ زیادہ ہی اوس سے اور مینے نہین پیدا کی ہی کوئی چیز مگر حال اسکا جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہی طرف اوسکے پس جسنے مانگی مجسے کوئی دعا حال اسکے وہ جانتا ہی کہ مین قادر ہون دیتا ہون مین اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون اسکو جیسا ہو مین اسکو سوال ہو کا ساتھ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اور جسوقت کہ نہین دیتا ہون اوسکو رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجسے ایک چیز پھر وہی مینے اوسکو ہوگی دشواری اوسپر نزدیک حساب کے پھر جسوقت کہ دی مینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت حساب کے اور عروہ بیٹے زبیر کے کہتے ہین کہ بلاشبہ مین البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہانتک کہ مانگتا ہون مین اوس سے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ قَوِّ ذَکَرِیْ فَاِنَّ فِیْہِ مَنْفَعَۃً لِاَھْلِیْ یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرینگے ثابت بنانی سے منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پھر کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اجْزِنِیْ بِعَمَلِیْ یعنی ای رب میرے جزا دے مجکو بدلے عمل میرے کے پس مر اوہ پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا اوسمین ستر برس پس جب پورے ہوئے ستر برس کہا گیا اوسکو کہ نکل تو پس تحقیق بھرپور پائی تونے جزا اپنے عمل کی پس سوچا کہ کس چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین پس نہ پائی کوئی چیز مضبوط تر اپنے دل مین اللہ کی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس متوجہ ہوکر کہنے لگا اپنی دعا مین کہ ای رب میرے سنا تھا مینے تجکو اس حال مین کہ مین دنیا مین تھا کہ تو درگذر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیر سے پس چھوڑا گیا جنت مین ✤ در منثور

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے ✤

ف اس روایت مین بدلے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے آئے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیفہ اسپر ہی کہ دعا بہر حال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر بمصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے ہاتھ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاشکے کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ✤ ع ✤ اور اور روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت ✤

ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سے دین و دنیا مین ✤ فتح

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی ✤

ف مراد تقدیر سے یہان بری چیز ہی کہ جسکے اوترنے کو آدمی برا جانتا ہی پس جب توفیق پاگیا دعا کی تو اللہ تعالی دور کردیتا ہی اوسکو یا آسان کردیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونیکے ہوتی ہی اور بر سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہی اور معنی حدیث کے دو مین ایک تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نے یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ قسم رزق و اجل سے جو کچھ چاہتا ہی اور صورت کمی زیادتی کی

علی الخصوص رکھے ہوئے دل مین یاد کرے جو شخص انتظار نماز مین ہی گویا وہ نماز ہی مین ... حدیث مین وارد ہی بس اس حالت مین دعا مانگے ہو ... بانجمد نماز کے ... منہ عفی عنہ

کشاف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ
برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھہ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی +ع
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا او تر نے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی او س بلا سے
کہ اوتری یعنی دفع ہو جاتی ہی یا صبر آجاتا ہی اور او س بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ او ترنے کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا دفع کرتی ہی
یا آسان کر دیتی ہی اور تحقیق بلا البتہ ارادہ او ترنے کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک یعنی کشتی کرتی
ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل ہا ہیچ اور
فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھہ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہی اللہ اوسپر یعنی غصے اسلیے
ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا کی ازراہ تکبر کے متکبرون مین گنا گیا اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی
نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہی وہ اوسپر اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھہ
دعا کے کوئی اور فرمایا جسکو خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی
وچین کی حالت مین ف اسلیے کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطراب کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو
سختی اور غم پہونچتا ہی تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسراف کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا
عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی پر
مونہہ پھیر لیتا ہی اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی +ع
اور فرمایا دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور
زمین کی یعنی اوس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی
کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تھے یہ یعنی حالت چین مین کہ مانگتے خدا سے عافیت دائم + ف + اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنے لازم کیا
دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا اوسکی ہی ع + فرد + ہر کہ فریاد رسے
روز مصیبت خواہد + گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش + اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے مونہہ اپنا واسطے خدا تعالی کے
دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے + ف
یعنی آخرت مین بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچھہ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیکوکار کا پس تاخیر کی صورت مین
طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا
وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی
نہین جانتا سواے اللہ تعالی کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہووے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ
دعا بندے کی قبول ہی ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کر کے پوچھیگا
ای بندے میرے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجھسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہان ای رب میرے
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ دور کر دون غم تیرا کہ اوترا تھا

[illegible]

[illegible] ہیں [illegible] جیسے [illegible] اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] نہیں کی ہوتی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا یا ہٹا دیگا کوئی برائی اوسوقت [illegible]

[illegible] دنیا میں [illegible] یہ اقتصار حدیث بزی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین میں [illegible] شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے

لکھا ہی کہ [illegible] مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا میں نزدیک پروردگار کے لیکن بنا بر مصلحت کے کبھی دیتا ہی دنیا میں اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کے

[illegible] نزدیک خوف اوترنے اوسکے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ [illegible]

[illegible] نظم [illegible] از دعا نبود مراد عاشقان * جز سخن گفتن باآن شیرین دہان * ای اخی دست از دعا کردن مدار

[illegible] اجابت کردشان فہو المراد * ورنہ با دیدار نقد آیند شاد * ورکند رد لذت آن بیشتر * بہر تقریب سخن

بار دگر * تمام ہوئے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے چاہییں * بعضے آداب رکن ہیں اور بعضے شرط اور بعضے سوائے ان دونوں قسم کے

ہیں قسم ماموراتی یعنی مستحبات اور چیزوں منع کی گئیں سے یعنی مکروہات اور سوائے انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے

پس آداب دعا کے یہ ہیں بچنا حرام سے کھانے پینے میں اور لباس میں اور کسب کرنے میں یہ آداب شرائط دعا کے ہیں کہ بغیر انکے دعا نہیں

قبول ہوتی چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جس پیٹ میں کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہیں ہوگی دعا اوسکی [illegible] اور

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا بیچ ضمن حدیث طویل کے کہ پھر ذکر کیا آنحضرت صلعم نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتا ہی سفر اس حال میں کہ

پراگندہ بال غبار آلودہ پھیلاتا ہی دونوں ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہوا یا رب یا رب حالانکہ کھانا اوسکا کسب حرام سے ہی اور پینا

اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اول پرورش پائی ہی ساتھ حرام کے پس کہاں سے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے اور ادب

دعا کا ہی خالص کر کر دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اور کسیکو دعا کرنے میں اسکا شریک نکرے اور ریا نکرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا

اللہ تعالی نے فَاِذَا رَکِبُوا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں دعا کرتے ہیں

اللہ تعالی سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہیں اسکے لیے دین کو یعنی دعا کو اور اور آداب قسم مستحبات وغیرہ سے یہ ہیں پہلے کرنا عمل

اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کر کر دعا کرے

جیسے کہ قصہ غار والوں کا مشہور ہی اور وضو کرنا اور موہنہ کرنا قبلے کی طرف اور نماز پڑھنی یعنی دعا بعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑھنی تعجیل تقدیم

عمل صالح کے سے ہی اور دو زانو بیٹھنا اور تعریف کرنی خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کے اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول و آخر دعا کے

اور کھولنا دونوں ہاتھوں کا یعنی دعا کرنے میں ہاتھ بند نرکھے اور اوٹھانا دونوں ہاتھوں کا طرف آسمان کے اور یہ کہ ہووے اوٹھانا ہاتھوں کا

برابر مونڈھوں کے اور اوٹھانا ہاتھوں کا برابر سینے کے بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتھ اوٹھانے میں جو سختی کی پیش آوے اور مطلق ہاتھ اوٹھانا مستحب نہیں

ہی اسلیے کہ نہیں مستحب ہی مگر بیچ ان چیزوں کے کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اوسکے سنت پیغمبر کی پس نہیں مستحب ہی اوٹھانا ہاتھوں کا بیچ مثل حالت طواف کے اور کھولنا دونوں

ہاتھوں کا یعنی آستین وغیرہ سے اور آداب پکڑنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرے مانند بیچ تواضع کے اور امانت و سخاوت کے اور سوائے انکے کے ظاہر و باطن قولاً و فعلاً با ادب

کرے اگرچہ تکلف ہو اور خشوع یعنی فروتنی کرنی دل سے مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتھ

فروتنی تمام اعضا کے اور نہ اوٹھاوے دعا کرنے والا آنکھ اپنی آسمان کی طرف اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے ناموں اوسکے کے

اور صفتوں اوسکی کے اور یہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے اوسکے سے یعنی تکلف کر کر قافیہ بندی کرنی منع ہی کہ حضور قلب سے

باثر رکھتی ہی اور اگر از خود بمقتضاے طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو تو مضایقہ نہین بلکہ خوب ہی جیسے دعا ہے سرور عالم
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ نہ تکلف کرے گا نے کا یعنی
خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اسد تعالی کے ساتھ نبیون اوسکے کے اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکون کے
یعنی سوا انبیا کے صدیقون کا اور علما کا اور شہدا کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہی کہ مولی کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی
چپکی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور بعضے
سلف سے منقول ہی کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ جو نقل کی گئی ہین
نبی صلی اسد علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہین چھوڑی ہی اونھون نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولی یہ ہی کہ وہ دعا مین پڑھے جو سرور عالم
سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین اور اختیار کرنا جامع دعاؤن کا یعنی وہ دعائین اختیار کرے کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت
شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا اتنا آخر آیت تک کے اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے
کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے مان باپ اپنے کے اور واسطے مومن بھائیون کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہووے
امام یا دب منہیات کی قسم سے ہی اور معنی یہ ہین کہ اگر امام ہو لوگون کا دعا مین مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین
کہتے رہین جیسے کہ مذہب شافعی مین ہی تو اس صورت مین اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت ہی لیکن جب سجدے مین یا تشہد وغیرہ مین امام
اپنے لیے دعا کرے تو خیانت نہین ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور پیچھے
مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہو گا لیکن اگر نری اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اثنا دعا مین تو البتہ تخصیص ہوئی
یہ منع ہی اور ادب یہ ہی کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یعنی مثلا کہے اِغْفِرْ لِيْ وَاَعْطِنِيْ كَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور جو
چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی نہایت خواہش سے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ نکالے دعا اپنے دل سے ساتھ کوشش
اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی **ف** لفظ حدیث کے کہ جس سے یہ مطلب نکالا ہی یہ ہین اُدْعُوا اللّٰهَ
وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی دعا کرو اسد سے یقین کر کے ساتھ
قبولیت کے اسلیے کہ اسد تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون پر نکرے بلکہ نظر کرے
اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا ؏ اور یہ کہ مکرر کرے
دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی چنانچہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم
دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا مین یعنی مداومت کرے
اوسپر اور ایک دو بار پر اکتفا نکرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُلِحِّيْنَ فِي الدُّعَاءِ یعنی اسد تعالی
دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ مین پڑے
جیسے کہ دعا کرے یا اسد خوب سے روپے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور یہ کہ نہ دعا
کرے ساتھ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھسے جدائی ہو جاوے اور مین سلوک نکرون اوس سے اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے
کہ فراغت کی گئی اوس سے یعنی مثلا لنبے قد والا دعا کرے کہ ٹھگنا ہو جاؤن اور سوا اسکے بہت چیزین ہین اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین
ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلا نہ دعا کرے
آسمان کے اوتر پڑنے کی اور زمین کے چڑھ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور مانی معناہ کے سے ہی

۱ حدیث حضرت عثمان ... کہ استسقا مین ... ثابت کیا ... اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اسد علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا ... حدیث عثمان بن حنیف ... [illegible] ... ؏

اسلیے کہ تفنن [illegible] مقصد کا محال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو یعنی یون نہ کہے [illegible] سوا ایسکو [illegible] نہ دینا کہنے مین
اسکی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگا کرے ایک تم مین سے اپنے پروردگار سے
تمام حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا
کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے
آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور ملنا مونہہ اپنے کا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند
متکبرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی مینے پس
نہ قبول کی گئی میرے لیے یہ تمام مضامین حصن حصین اور شرح اوسکے سے اور مشکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدہ نافعہ**
متعلق دعا کے اور سنا چاہیے روئی غفلت کی کانون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم اوس سے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے
دل مرگئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی تمنے کتاب اسکی اور نہین عمل
کرتے تم اوسپر اور دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوس سے اور دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے
تم گناہون سے اور دعوی کرتے ہو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور دعوی کرتے ہو تم
بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان طیار کرتے تم اوسکے لیے اور مشغول
ہو تم غیرون کی عیب گیری مین اور چھوڑ دیا ہی تمنے ملاحظہ کرنا اپنے نفسون کے عیبون کا اور کھاتے ہو تم رزق اسکا اور نہین شکر کرتے تم
اسکا اور دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے اوس مین **منبہات** اوپر بیان تھا عبادت اور توحید و دعا کا
اب آگے اپنی صفتین بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہو

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّہَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ
اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوس مین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن

اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ○
بہت لوگ حق نہین مانتے **مو**

خدا وہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام پکڑو اوس مین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوس مین دیکھنا ایک کا دوسرے کو ہو تحقیق خدا
صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے **تفسیر** روایت کی ابن مردویہ نے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ عیسی بیٹے مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نے کہا اے جماعت حواریین کی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ
یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بہ ہیئت عبادت کے دبلے تھے پیٹ اونکے اور دھس رہی تھین آنکھین اور زرد ہو رہے
تھے رنگ پس چلے ساتھ اونکے عیسی طرف جنگل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر پڑھنی شروع کین اونپر آیتین
اسکی اور حکمت اوسکی پھر کہا اے جماعت حواریین کی سنو جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمھارے سے بلاشبہہ مین پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتاب
مین کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل مین کتنی چیزین معاوضہ پس عمل کرو تم اونپر کہا حواریون نے کہ اے روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی نے
وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین چیزون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جو گذرے رات و دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر
اون چیزون کے ہو جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے پھر جھگڑینگے وہ اوس سے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوس مین رگون تھکی ہوئی کو

کہ جنکو مشقت میں ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرنیکے
اوسمین جیسا ہی دن کی ہی پس تہائی رات سووے تو اور تہائی رات کھڑا ہووے تو یعنی اللہ کی بندگی کے لیے اور تہائی رات تضرع و زاری کرے تو
طرف رب اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اونکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض
کہ جس سے پوچھا جاویگا تو اور جسکا حساب لیا جاویگا تجسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین مین طلب معیشت کے لیے
کہ کما وے تو معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عبادت کرو تم اوسمین ولی خدا کی تو کہ ڈھانکے تمکو اللہ اپنی رحمت مین اور یہ کہ چلو تم اوسمین ساتھ جنازے کے تو کہ
پھر و تم اس حال مین کہ بخشش کیجاوے تمہارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے پس یہ چوتھائی ایمان کی ہی اور سبب
تھانبنے دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اللہ کی راہ مین تو کہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اونکے قبے مین یعنی جنت مین اور جسپر گذرے رات و
دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر ان چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جھگڑینگے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے
کہ ہمارا حق اسنے نہ ادا کیا ✤ درمنثور

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ○ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا

وہ اللہ ہی رب تمہارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوے پھر کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین جو لوگ تھے ہین

بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ○

اللہ کی باتون سے منکر ہوتے ✤ موضح

یہی خدا پروردگار تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہین ہی کوئی معبود سوائے اوسکے پس کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے وہ لوگ
کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ یہ ہی یعنی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے رات دن خدا الخ یہ خبرین ہین مترادفہ یعنی
ایک بعد دوسری کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان اوصاف کے کہ الوہیت بھی رکھتا ہی اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت بھی
کوئی اوسکا ثانی نہین جس کہان سے یعنی کیونکر اور کسو وجہ سے پھرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت بتون کی پھر ذکر فرمایا کہ جنھون نے
انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اور نہین تامل کیا اونمین اور نہین ہوئی اونکو ہمت طلب حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین
اللہ تعالی کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ✤ کشاف ✤ ملخ

اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

اللہ ہی جسنے بنا دی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزون سے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○

وہ اللہ ہی رب تمہارا سو بڑی برکت ہی اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا ✤ موضح

خدا وہ ہی کہ بنایا واسطے تمہارے زمین کو جگہ ٹھہرنے کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمہاری پس اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی
دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خدا پروردگار تمہارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ✤ تفسیر ✤ اچھی بنائین الخ یعنی
سب جانورون سے انسان کی صورت اچھی بنائی انسان کے برابر اچھا کسی حیوان کو نہین بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھا یون ہوا کہ اوندھا
نہین پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس رض نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا متناسب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ
ہاتھ اپنے کے اور سوائے ابن آدم کے اور جانور مونہہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین ہین کہ ایسی چیزین جانورون کو نصیب
نہین ہوتین ✤ معا ✤ مد ✤

ع ۵ | ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء ... کشاف

ع ۶ | ... معالم

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

وہ ہی زندہ رہنے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا سو اوسکو پکارو نری کرکر اوسکی بندگی سب خوبی اللہ کو جو رب ہی سارے جہان کا ❊ مق

وہ ہی زندہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی ایک جہت کرکر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا ❊ **تفسیر** ❊ دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کرکر اوسکے لیے طاعت کو شرک وریا سے کہتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین ❊ اور ابن عباسؓ سے ہی کہا جو کوئی کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پس یہ ہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پیچھے کہے اسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پھر پڑھتے سعید یہ آیت هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور جب کہ چاہا کفار نے آنحضرتؐ سے پوجنا بتون کا تو آگے کی آیت نازل ہوئی ❊ مو ❊ **تنبیہ** ❊ جانا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہین ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ نئی بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے بیڑا پار نہین ہوگا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ یعنی گناہون کا اسلیے کہ گھاٹی سخت دشوار اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا یعنی اللہ تعالی بینا ہی ❊ **منبہات** ❊ ایک بزرگ کا قول ہی اَلدُّنْيَا بَحْرٌ وَنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَالسَّفِيْنَةُ التَّقْوٰى دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی ❊ **شعر**

شب تاریک و بیم موج گردابے چنین حائل ❊ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ❊

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ

تو کہہ مجکو منع ہوا کہ پوجون جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہونچ چکین مجکو کھلی نشانیان میرے رب سے اور حکم ہوا

اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

کہ تابع رہون جہان کے صاحب کا ❊ مق

کہہ بلاشبہ منع کیا گیا مجکو اس سے کہ عبادت کرون مین اونکو کہ تم پوجتے ہو سوائے خدا کے جسوقت کہ آئین میرے پاس دلیلین ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہون پروردگار جہان کا ❊ **تفسیر** ❊ دلیلون ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضون نے کہا عقل اور وحی ❊ **فا** ❊ ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہ ای محمد رجوع کر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور لازم کر اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ الخ ❊ **درمنثور** ❊

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ

وہی ہی جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہی لڑکے پھر جب تک پہونچو اپنے زور کو

ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

پھر جب تک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہی تم مین کہ مر لیا پہلے اس سے اور جب تک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو ❊ مق

وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدمؑ ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو ماؤن کے پیٹ سے بچہ چھوٹا پھر باقی رکھتا ہی تمکو تو کہ پہونچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم مین سے مر جاتا ہی پہلے اس سے اور باقی چھوڑتا ہی تو کہ پہونچو تم یعنی سب وقت مقرر کو اور تو کہ سمجھو تم ❊ **تفسیر** ❊ پہلے اس سے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے اور تو کہ پہونچو تم

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہین یا ور کرتا ہی یہ تو کہ پونہچو وقت مقرر کو کہ وہ وقت موت کا ہی اور تو کہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاویگا تمکو ✤ مؤ معالم منثور ✤

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتاہی اور مارتاہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہوجاتاہی ✤ مو

وہ ہی جو جلاتاہی اور مارتاہی اور جب مقرر کرتاہی کچھہ کام بس سوا اسکے نہین کہ کہتاہی اوسکو ہو بس ہوجاتاہی یعنی جلدی ہوجاتاہی بلا کلفت ✤ **تنبیہ** ✤ اللہ تعالی کو غرض ان اپنی صفتون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب مین ایسا ہوا تو تم مجھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین کسیکو شریک نکرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے بس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت خدا ے تعالی کا اور نہ باز رہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقرا اور مساکین سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور تصدق نکرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی ✤ **منبہات** ✤

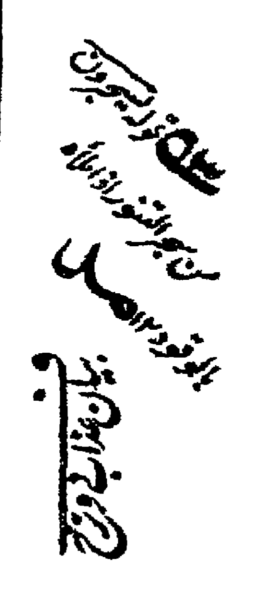
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّى يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝

تو نے نہ دیکھے جو جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین کہان سے پھرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھہ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر آگ مین اونکو جھونکتے ہین ✤ مو ✤

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو کہ بھیجا ہمنے ساتھہ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جسوقت کہ طوق ہونگے بیچ گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے ✤ **تفسیر** ✤ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ یہ نہین آیا ہی اللہ کے پاس سے کہان سے پھیرے گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے مشرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہہ ہی پس جائز ہی یہ کہ ہو جھگڑنا تین قومون مین یا تین قسمون پر یا تاکید کے لیے مکرر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھہ اوسکے رسولون کو اور کتابین ہین جھونکے جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے آگ مین بھرتی ہونگے ساتھہ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ یعنی آگ اسکی بھڑکتی وہ جو چڑھیاویگی دلون پر اَللّٰهُمَّ أَجِرْنَا مِنْ نَارِكَ إِنَّا عَائِذُونَ بِجِوَارِكَ ✤ مل ✤ معا ✤ کشاف ✤ کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ لفظ یسجرون تک پھر فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھہ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے واسطے بیان کرنے اشارہ ہذہ کے کہ حدیث مین ہی طرف مانند کھوپری سر کی ف ۲ یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین ف چھوڑا جاوے

ع ۸ ۵

قوله اذ الاغلال ظرف زمان بمعنى المضي والمراد به الاستقبال ههنا لقوله فسوف يعلمون وهذا لان الامور المستقبلة لما كانت في اخبار الله تعالى متيقنة مقطوعا بها عبر عنها بلفظ ما كان ووجد والمعنى على الاستقبال ✤ مدارك ✤



اور ڈالا جاوے آسمان کی طرف سے زمین کی طرف حالانکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہے البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلے رات کے یعنی تھوڑی ہی ساعت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات و دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تھا کو **ف** یہ شک راوی کا ہی کہ حدیث میں لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیون کے باندھنے کی ہی کہ جو مذکور ہی اس آیت میں اور بیچ آیت ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ کے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ یہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جاویگی اور نتھنے میں سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت کہان سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ مراد ہی یا یہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی چنانچہ حسن بصری رحمہ نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر میں زمین پر پہونچ جاوے بسبب اسکے کہ گول و بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس میں بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ اوسکی درازگی ہوگی عیاذاً باللہ منہا انتہی ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کریگا اللہ تعالی ایک ابر دوزخیون کے لیے سیاہ اندھیری کرنے والا اور کہا جاویگا دوزخیون کو کہ کیا چیز طلب کرتے ہو تم پس یاد کرینگے وہ اوسکو دیکھکر ابر دنیا کا پس کہینگے ای رب ہمارے مانگتے ہین ہم پانی پس برساویگا وہ ابر اونپر اغلال یعنی طوق کہ زیادتی ہوگی بیچ طوقون اونکے کے اور برساویگا زنجیرین کہ زیادتی ہوگی بیچ زنجیرون اونکی کے اور برساویگا انگارے کہ شعلہ مارینگے اونپر اور سعید بن جبیر طائی سے ہی کہ کہا اونھون نے سنا مین نے سعید بن جبیر سے اس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے ماہ رمضان مین کہ بار بار پڑھتے تھے اس آیت کو فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ انتہی ۔ اور جاننا چاہیے کہ دوزخی گرم پانی مین گھسیٹ کر ڈالے بھی جاوینگے اور کبھی گرم پانی اونکے سرون پر بھی ڈالا جاویگا اور پلایا جاویگا اونکو زرداب دوزخیون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ البتہ گرم پانی ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچے گا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہ ہی صَہر **ف** ساتھ زبر صاد حطی اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ یعنی ڈالا جاویگا انکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی سبب اوسکے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور گلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی کثرت حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین **ف** پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا **ف** یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پھٹے گا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسا کہ فرمایا قرآن مجید مین بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا اور ابو امامہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرداب دوزخیون کا ہوگا اور لیکن پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے پاس سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ یعنی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور فرماتا ہی وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے دوزخی پیاس کی تو فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی

یعنی آئے قول اللہ تعالی کے یصب من فوق رؤسهم الحمیم ۱۲

تل چھٹ ہوگا یا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرداب کے بھون ڈالیگا موہنون کو بُری پینے کی چیز ہی وہ پانی ہے اور سواے اسکے طرح طرح کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی شدت درد اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور بلاشبہہ دوزخ مین بچھو ہین مانند خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا ایکبار کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس **درمنثور مشکوۃ**

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ

پھر اونکو کہا ہی کہ کہان گئے جنکو شریک بتاتے تھے اللہ کے سواے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہم تو پکارتے نتھے پہلے

شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝

کسی چیز کو اسی طرح بچلاتا ہی اللہ منکرون کو ٭ **مو**

پھر کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے کہینگے کہان ہین جو تھے تم شریک مقرر کرتے سواے خدا کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہینگے گم ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافرون کو ٭ **تفسیر** اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہین پکڑے اب گھبرا کر موہنہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار اونکا اللہ نے بچلا دیا حکمت ہے ٭ **مو** گم ہوئے ہماری نظر سے پس نہین دیکھتے ہین ہم اونکو اور نہ منتفع ہوتے ہین ہم ساتھ اونکے اگر کہے تو کہ کیا نہین یاد ہی تجکو بیچ تفسیر قول عزوجل کے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ وہ بندھے ہوئے ہونگے ساتھ معبودون اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ بھی ہون اونکے اور پھر گم ہون اونسے تو جواب اسکا یہ ہی جائز ہی یہ کہ وہ گم ہون اونسے جب کہ توبیخ کیے جاوین اور کہا جاوے کہ کہان ہین جنکو تم شریک کرتے تھے سواے اللہ کے پس فریاد رسی کرین تمہاری اور شفاعت کرین تمہاری اور یہ کہ ہووین وہ ساتھ اونکے تمام اوقات لوٹنے مین مگر جبکہ نہ نفع دیا اونھون نے اونکو پس گویا کہ وہ گم ہوئے اونسے اور بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہین تھے کبھی کچھ اور نہین تھے ہم پوجتے ساتھ پوجنے اونکے کسی چیز کو یعنی محض باطل و ہیچ ہی تھا اوسکا پوجنا جیسے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا مین کہ فلانا کچھ ہی پس دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا مینے اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ کے معنی یہ ہین کہ مانند گم ہونے معبودون اونکے کے اونسے گم کریگا اللہ کافرون کو اونکے معبودون سے یہان تک کہ اگر طلب کرینگے وہ معبودون کو یا طلب کرینگے اونکو معبود تو نہین ملینگے وہ آپس مین اور یہ معنی ہین کہ جیسا گمراہ کیا اللہ نے ان جدال کرنے والون کو اسی طرح گمراہ کرتا ہی تمام کافرون کو کہ جنسے جانا ہی اللہ نے اختیار کرنا گمراہی کا دین سے ٭

ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝

یہ بدلا اوسکا جو تم بہکتے پھرتے تھے زمین مین ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے ٭ **مو**

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ خوش ہوتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اتراتے ٭ **تفسیر** یعنی یہ عذاب جو تمپر اوترا بسبب خوش ہونے اور اترانے تمہارے کے ہی ناحق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتون کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے اونکے اُدْخُلُوا ٭ **مل**

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بد ٹھکانا ہی غرور والون کا ٭ **مو**

داخل ہو دروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بُری جگہہ متکبرون کی ہی دوزخ ٭ **تفسیر** دروازون مین یعنی سات دروازون مین کہ تقسیم کیے گئے ہین تمہارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے ایک ٹکڑا ہی تقسیم کیا گیا متکبرون کی یعنی جو کہ تکبر کرتے ہین

حق سے۔ **تنبیہ**: بلاشبہ دوزخ بُری ہی جگہہ ہی اللہ ہی بچاوے اوس سے دیکھو بھائیون اللہ جل وعلا کس کس طرح کھول
کھولکر بیان اوسکا فرماتا ہی تو لوگ ایسے کام نکرین کہ مستحق دوزخ کے ہون واے حال ہمارے کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے
بچنے کی کچھہ نہین کرتے اقتضاے ایمان یہ ہی کہ شب و روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور روئین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اے لوگون روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور اوس
احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی رووینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اونکے بہینگے اونکے مونہون پر
گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھین یا زخمی کردینگے خون آنکھون کو پس اگر
کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون انتہی اور بموجب انھین مضامین کے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان
ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہی چنانچہ داؤد طائی رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ آٹھہ
چیزین لیگئین مجھسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپنے فرمایا اَکْثِرُوا ذِکْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتُ یعنی بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی اور وہ لذتون کی
توڑنے والی اسلیے ہی کہ کہا بعض عارفین نے کہ موت اشد ہی کٹنے سے ہانڈی مین اور چیرنے سے آرے کے کہائی اور دوسری یہ ہی نہین جانتا مین کہ
کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور تیسرے سوچتا ہون مین تنہائی قبر سے اسلیے کہ روایت ہی حضرت باغون مین سے
[illegible] فکر کرتا ہون مین یہ کہ سوال کرنے منکر و نکیر کے [illegible] وہ اس حال مین کہ دھوان
نکلتا ہوگا [illegible] سوچتا ہون مین [illegible] اونکو اور چھٹے سوچتا ہون مین
بیچ نت نکلنے [illegible] اور پانچوین سوچتا
ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا اعمالنامہ میرا آیا میرے داہنے ہاتھہ مین یا بائین ہاتھہ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا
پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہی ساتھہ بھلائیون کے یا ساتھہ برائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین
کہ [illegible] یا طرف دوزخ کے انتہی سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ
[illegible] عبادت کا اور
[illegible] نماز جماعت [illegible] کی یاد مین
[illegible] سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہان وہ حال اور کہان یہ حال ۞

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۞

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر اگر ہم دکھا دین تجکو کوئی وعدہ جو انکو دیتے ہین یا بھر لین تجکو پھر ہماری طرف پھر آوینگے وہ

پس صبر کر اے محمد تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھہ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہی یعنی ہونے والا ہی پس اگر دکھلا دین ہم تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین
عذاب اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہماری پھیرے جاوینگے کافر ۞ **تفسیر** ۞ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ یہ جزا متعلق ہی ساتھہ
نتوفینک کے اور جزا نرینک کی محذوف ہی تقدیر اسکی یہ ہی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم
اونکو قسم عذاب سے کہ وہ قتل روز بدر کا ہی تو فبہا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے روز بدر کے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت کے
پس نہ چھوٹینگے ہم اونسے [illegible] الینا اور یا نند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۞ اَوْ
نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۞ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجکو یعنی قبض روح تیری کرین [illegible]

فاما نرینک اصلہ فان نرک [illegible]
٥
[illegible]

ہم اونسے بدلا لینے والے ہین یا دکھا دین ہم تجھکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہمنے اونسے پس بلاشبہ ہم اونپر قدرت پانے والے ہین ف ل

تنبیہ ۔ تامل کرنا چاہیے آیات قرآنی مین کہ جابجا پاک پروردگار نے صبر کرنے کو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہین سب مومنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیزین ہین تقویٰ اور جہاد اور شکر اور صبر ۔ **منہیات**

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ

اور ہمنے بھیجے ہین بہت رسول تجھسے پہلے کوئی اونمین ہین کہ سنایا تجھکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور

مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ

کسی رسول کو مقدور نتھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور ٹوٹے مین آئے اوس جگہ جھوٹے مو

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجھپر یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجھپر اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوسوقت بیہودہ گو ۔ **تفسین** کتنے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار تو بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ایک نبی کالا پس وہ انمین سے ہی کہ نہین ذکر کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الخ یہ جواب ہی اوسکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرتؐ پر معجزون کی از راہ عناد کے پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر خدا کے حکم سے حاصل یہ کہ گویا آنحضرتؐ کو یہ جواب سمجھایا کہ تم یہ جواب دو اونکو کہ جب اور رسولون کا یہ حال رہا ہی تو مجھکو کہان مقدور ہی اسکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو اوسکی مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور رد ہی تمھے فرمایش کرنے معجزون کے اور بطلون سے مراد ہین معاند جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آویگی فیصلہ ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار ٹوٹا پاوینگے ۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝

اللہ ہی جسنے بنا دیے تمکو چوپائے تا سواری کرو کتنون پر اور کتنون کو کھاتے ہو مو

خدا وہ ہی جسنے پیدا کیے تمھارے لیے چارپائے تو کہ سوار ہوؤ اوپر بعض اونکے کے اور بعض اونکے کو کھاتے ہو ۔ ف ل

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝

اور اونمین تمکو بہت فائدے ہین اور تا پہنچو اونپر چڑھکر کسی کام تک جو تمھارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ۝

اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیان پھر کون کونسی نشانیان اپنے رب کی نمانوگے مو

اور واسطے تمھارے بیچ چارپایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودھ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پہنچو تم سوار ہو کر اونپر مقصد کو کہ بیچ سینون تمھارے کے ٹھہرا ہی یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اونپر سوار ہوکر اوسکے لیے جاؤ اور چارپایون پر اور اونپر کشتیون پر اوٹھائے جاتے ہو یعنی نرے چارپایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن اونپر اور کشتیون پر بھی بحر مین سوار ہوتے ہو کاربراری کے لیے اور خدا دکھاتا ہی تمکو نشانیان اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس نشانی کا اللہ کی نشانیون مین سے انکار کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے ۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انسے پہلون کا وہ تھے انسے زیادہ اور زور مین

قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے ہین زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ؛ صوق

کیا سیر نکی اونھون نے زمین مین تو دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور زیادہ تر قوت مین یعنی بدن مین اور نشانیون مین پس دفع نکیا عذاب کو اونسے اوس چیز نے کہ تھے کماتے ؛ **تفسیر** یعنی کرتے قسم جمع کرنے مال او بہتایت سپاہ اور تفاخر اور مانند اونکے سے اور مراد نشانیون سے محل اور قلعے ہین کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب کو نہوئی پس اہل مکہ کس چیز پر مغرور ہین ؛ **بحث**

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝
پھر جب پہنچے اون پاس رسول انکے کھلی نشانیان لیکر ریجھنے لگے اوس پر جو انکے پاس تھی خبر اور اولٹ پڑی اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ؛ صوق

پس جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ معجزون کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ؛ **تفسیر** مراد علم سے علم اونکا ہے ساتھ امور دنیا کے اور معرفت اونکی ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ۝ یعنی جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہین اور فرمایا فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوسپر جو منہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اونکی سمجھ پس جب کہ لائے اونکے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے اونکے علمون سے اسلیئے علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتون اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھون نے طرف اون علوم کے اور حقیر جانا اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ اونکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہین ہے کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم اونکے سے پس خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہے علم فلاسفہ کا اور دہریون کا یعنی یونان سے پس جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اوسکو اور حقیر جانتے تھے علم انبیا کو بنسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہے منقول ہے کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور لوگون نے اوس سے کہا کہ اگر ہجرت کرے تو طرف اونکے تو بہتر ہے کہا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہین ہمین نہین حاجت ہمکو طرف اوس شخص کے کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہے کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولون کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس علم کے گویا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ٹھٹھا کیا اونھون نے ساتھ معجزون کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول درحالیکہ خوشی کرنیوالے تھے اترانیوالے تھے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالیٰ کا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یا خوش ہونا رسولون کا مراد ہے یعنی رسولون نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اونکے جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیئے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اوسپر اور گھیر لیا کافرونکو اونکی سزا جہل و استہزا نے یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہے اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہین جائینگے اور یہ اگرچہ جہل ہے لیکن سبب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا بعضے علوم مین جہل ہین ؛ **ملاحظہ** **تنبیہ** ؛ امور دنیا کے علم پر مغرور ہونا ہرگز نہ چاہیے اور اوسکی کچھ حقیقت نہ سمجھے اور علم آخرت سیکھے کہ علم ہی ہے اور راہ ...

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور نادان و احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ وصدق الرسول اور اہل دنیا کے نزدیک اب معاملہ برعکس ہی کہ جو عالم آخرت اور عارف باللہ ہین اونکو نادان و حقیر جانتے ہین اور جو مدبر دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہو اوسکو دانشمند جانتے ہین حال آنکہ اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ و رسول کی لازم آتی ہی عیاذاً باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے برائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان تک ایسے ہی علوم کا توغل ہوا اور خدا و رسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین و مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے اوسکا ذکر نہین اسلیے کتاب درالمختار مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہر امراد کثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا اوسکا باعث محرومی نیز اریت کا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام نکرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اویگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاوینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو وہ مجھسے الگ ہین اور مین اونسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہو اور پھر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف داؤد نبی علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا ہی اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو ساتھ عیبون اوسکے کے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال مین ❊ منبہات ❊

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر جب دیکھی اونھون نے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بتاتے تھے ❊ صق

پس جب کہ دیکھا اونھون نے عذاب شدید ہمارا کہا باور رکھا ہمنے خدا کو تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اون چیزون کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ہم

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

پھر نہوا کہ کام آوے انکو یقین لانا اونکا جسوقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوئے اوس جگہہ منکر ❊ مو ❊

پس نہ تھا کہ نفع کرے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھون نے عذاب ہمارا آئین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہہ کافرون نے ❊ تفسیر ❊ گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا وقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ هُنَالِكَ کہ بمعنی جگہہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی معنی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین ولیکن جسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہو جاویگا زیان اونکا ❊ مل ❊

سورة حٰم السجدة مكية وهي اربع وخمسون اية وستة ركوعات

اور نام اسکا حم السجدۃ اسلیے رکھا گیا کہ اسکے سرے پر لفظ حم ہی اور آیت سجدہ بھی ہی اسمین آیتین چون ہین اور کلمے سات سو چھیانوے اور حروف تین ہزار تین سو پچاس اور رکوع چھ ✤ اور ابن عباس اور جابر بن زید سے ہی کہ نازل ہوئی یہ بعد مومن کے اور یہی مناسبت واضح ہی اسکے لکھنے کی بعد اوسکے اور اور بھی بہت وجہین مناسبت کی لکھی ہین ✤ تناسق الدرر فی تناسب السور وغیر ذلک ✤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کچھ اوتارا ہی بڑے مہربان رحم والے سے ✤

یہ اوتاری ہوئی ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے ✤ **تفسیر** ✤ لفظ حٰم حروف مقطعات سے ہی اللہ تعالی ہی جانے کہ مراد اس سے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ حم نام سورت کا ہی روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا جمع ہوئے قریش ایک دن اور کہا یعنی انہون نے کہ دیکھو اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم مین سحر اور کہانت اور شعر پس چاہیے کہ جاوے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسنے تفریق ڈالدی ہی ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا ہی کام ہمارا اور عیب لگایا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہی اوسکو پس کہا بعضے قریش نے کہ نہین جانتے ہین ہم ایسا کسیکو سوا عتبہ بن ربیعہ کے کہا اونہون نے کہ جا تو یعنی آنحضرت کے پاس ای ابو الولید کہ کنیت ہی عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ ای محمد تو بہتر ہی یا عبد اللہ (والد آنحضرت کے ١٢) تو بہتر ہی یا عبد المطلب (دادا آپکے ١٢) پس چپکے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر تھے تجھسے تو بلا شبہ اونہون نے پوجا ہی اون معبودون کو کہ جنکو تو عیب لگاتا ہی اور اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہی اونسے تو ویسا ہی کہہ تو کہ سنین ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہین دیکھا ہمنے کوئی بکری کا بچہ منحوس زیادہ تیری قوم پر تجھسے کہ تفریق ڈالی تونے ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا تونے کام ہمارا اور عیب لگایا تونے ہمارے دین مین اور فضیحت کیا تونے ہمکو عرب مین یہان تک کہ مشہور ہو گیا ہی اونمین کہ قریش مین ایک ساحر کاہن ہی قسم خدا کی منتظر ہین ہم کہ شور و غوغا حبلی کے اوٹھے یعنی اوٹھے بعض بعض کی طرف تلوار لیکر ای شخص اگر تجکو کچھ حاجت ہی تو جمع کرین ہم تیرے لیے مال یہان تک کہ قریش مین بڑا غنی ہووے تو کہ تیرے برابر کوئی نہو اور اگر تجکو خواہش عورت کی ہو تو پسند کر لے جونسی عورت چاہے تو قریش مین سے پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھسے دس عورتون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا ہان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یہان تک کہ پہنچے اس مقام کو فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ پس کہا عتبہ نے کہ بس کر نہین ہی تیرے پاس سوا اسکے کچھ فرمایا حضرت نے نہین پس پھرا عتبہ طرف قریش کے پس کہا اونہون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے کہ نہین چھوڑی مینے کوئی بات کہ جانتا تھا مین کہ کہوگے تم اوس سے مگر کہی مینے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھ جواب دیا اوسنے تجکو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا گھر اپنا یعنی خانہ کعبہ نہین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ کہا اوسنے سوا اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ کہا قریش نے واے تجکو کہ کلام کرے تجھسے ایک شخص عربی مین اور تو نسمجھے کہ کیا کہا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہین سمجھا مین کچھ اوس کلام مین سے کہ

---

٥ ان جعلت حٰم اسم السورة کان مبتدأ وتنزیل خبره وان جعلته تعدیدا للحروف کان تنزیل خبرا لمبتدأ محذوف او مبتدأ لتخصیصه بالصفة وخبره کتاب او بدل منه ...

ل ... مشتبهات ...

٤ ... یعنی بسبب عظمت و بلاغت کلام شریف کے مبہوت و متحیر ہوگیا عتبہ ١٢

کہا سوائے ذکر صاعقہ کے انتہی بعد اور اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون پاس سے پس پیش کرون مین اوسکے کئی امور شاید کہ وہ قبول کرے ہمسے کچھ اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابو الولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا اور حضرت نے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھی پس حضرت پڑھتے جاتے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہو کر سننے لگا اور ہاتھ اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے سجدے تک پس سجدہ کیا اوسمین پھر فرمایا کہ سنی تونے ای ابو الولید کہا اوسنے کہ سنی مینے فرمایا حضرت نے پس تو اور سننے یعنی تو کیا لیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ اور آنے لگا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے قسم خدا کی کہا کر البتہ تحقیق آتا ہی تمھارے پاس ابو الولید بغیر اوس منہ کے کہ گیا تھا ساتھ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب بیکار ہوا آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے قسم خدا کی بلا شبہ مینے سُنا ہی ایسا کلام کہ نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا موجب قول اوسکے کے کہ سُنا ہی مینے اوس سے اور اور روایت مین آیا ہی ابن عمر سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ تو آیا وہ اپنے یارون کے پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس دن مین اور نافرمانی کر لینا بعد اسکے اسلیے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا میرے کانون نے کبھی ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین سوجھا مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدا کی نہین ہی چھوڑنے والا اوس دین کو کہ وہ اوسپر ہی اور سارے عرب کو اور اوسکو لڑنے دو آپسمین اسلیے کہ اگر وہ غالب آویگا اونپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمھارا اور عزت اوسکی عزت تمھاری اور بادشاہت اوسکی بادشاہت تمھاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہو جاویگا وہ تمسے بسبب غیر تمھارے کے کہا قریش نے کیا رغبت کی تونے اوسکی طرف ای ابا الولید اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عایشہ سے اور آنحضرت پر وحی اوتر رہی تھی پھر افاقت ہوئی حضرت کو اوس حالت سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عایشہ دے مجکو چادر میری پس دی مینے آپکو چادر پھر رونق افزا ہوئے آپ مسجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھ گئے حضرت یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو شروع کی آپنے پڑھنی حٰمٓ ۝ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پہنچے یہان تک کہ دراز ہوا سجدہ آپکا پھر سنایہ مذکور اون لوگون نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اونپر مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہلا بھیجا عایشہ نے اپنے گھر یعنی اپنے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے اونسے ایک امر کہ نہین دیکھا مینے اونسے ابتدا اوس دن سے کہ رہی مین ساتھ اونکے پس اوٹھایا حضرت نے سر اپنا اور کہا کہ یہ سجدہ کیا مینے ازراہ شکر رب اپنے کے عوض مین اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری امت کے لیے پس عرض کیا اونسے ابو بکر نے کہ کیا نعمت دی تمکو تمھاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابو بکر نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے پس دیے مجکو ساتھ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ اور زیادتی مانگیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یاد ہی مجکو حاصل دونون اشارون کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یاد ہی پس کہا عمر نے کیا یاد ہی آپکو یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین خلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے تبارک اور حٰم السجدہ ✤ درمنثور ✤

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

کتاب ہی کہ جدی جدی کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھنے والے لوگون کو سناتا خوشی اور ڈر پھر دھیان مین نہ لائے وہ بہت لوگ پھر وہ نہین سنتے ✤ موضح ✤

یہ ایک کتاب ہی کہ واضح بنائی گئین آیتین اوسکی درحالیکہ قرآن ہی عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین خوشخبری پہنچانے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہین سنتے ہین ✤ تفسیر ✤ فصلت کے معنی ہین جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی اور گردانی گئین تفصیلین بیچ معانی مختلفہ کے قسم احکام اور قصون اور نصیحتون اور وعد و وعید وغیر ذالک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہون ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہی یا یہ معنی ہین کہ جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی بیچ حال ہونے اوسکے کے قرآن عربی واسطے اوس قوم کے کہ اہل یعنی واسطے قوم عرب کے کہ جانتے ہین اوس چیز کو کہ اوتری اوپر قسم آیتون مفصلہ کے واضح ہین اونکی زبان عربی مین خوشخبری دینے والا یعنی واسطے اولیاء اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہین سنتے ہین یعنی نہین قبول کرتے ہین ✤ معالم ✤

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

اور کہتے ہین ہمارے دل غلافون مین ہین اوس بات سے جس طرف تو ہمکو بلاتا ہی اور ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہی

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین ✤ موضح ✤

اور کہا کافرون نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے پردون مین ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہی تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہی اور ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہی پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین ✤ تفسیر ✤ بوجھ ہی کہ مانع ہوتا ہی تمھاری بات کے سننے سے اور یہ تمثیلین ہین واسطے دور ہونے دلون اونکے کے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافون اور پردون مین ہین کہ مانع ہوتے ہین وہ سمجھنے حق کے سے دلون مین اور واسطے نہ سمانے حق کے اونکے کانون مین گویا کہ وہ بہرے ہین حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مذہبون اور دینون کے گویا کہ درمیان اونکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین پردہ ڈھانکنے والا اور اوٹ بلند ہی قسم پہاڑ یا مانند اوسکے سے پس نہین ملتے آپسمین اور نہ دیکھتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا یہ مراد ہی کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہین بیچ باطل کرنے امر تمھارے کے ✤ مد ✤ عمر بن الخطاب سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ الخ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہی تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤگے تو سردار ہووگے عرب کے پس کہا قریش نے کہ ای محمد نہین سمجھتے ہین ہم اوس چیز کو کہ کہتے ہو تم اور نہ سنتے ہین ہم اوسکو اور بلاشبہہ ہمارے دلون پر البتہ پردہ ہی اور لیا ابوجہل نے ایک کپڑا اور کھینچا اوسکو درمیان اپنے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ای محمد قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین بلاتا ہون تمکو طرف دو چیزون کے ایک تو یہ گواہی دو تم یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اور دوسری یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون پس جب سنی اونھون نے گواہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی پھر گئے وہ اپنی پشتون پر بدک کر اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ یعنی کیا کر دیا اسنے کئی معبودون کو ایک معبود بلاشبہہ یہ ایک تعجب کی بات ہی اور کہا بعضون نے اِمْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا

لَشَیۡءٌ یُّرَادُ ۝ مَا سَمِعۡنَا بِہٰذَا فِی الۡمِلَّۃِ الۡاٰخِرَۃِ ۚ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ ۝ ءَاُنۡزِلَ عَلَیۡہِ الذِّکۡرُ مِنۡۢ بَیۡنِنَا

یعنی چلو اور مستقیم رہو اپنے معبودون پر بلاشبہ اس بات مین کچھہ غرض ہی نہین سنی ہمنے یہ اوس پچھلے دین مین اور نہین کچھہ یہ مگر بنائی بات کیا اسی پر اوتری نصیحت ہم سب مین سے اور اوترے جبرئیل پس کہا ای محمد بلاشبہ اسد فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہین کہتے ہین یہ قریش کہ انکے دلون پر پردے ہین اس سے کہ بلاتے ہو توحید کو اور انکے کانون مین بوجھہ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر بدک کر اگر ہی جیساکہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر بہرے ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سنکر بھاگتے ہین ولیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھہ اوسکے ازراہ مکروہ جاننے کے اوسکو پس جب ہوا کل کا دن تو آئے اونمین سے ستر شخص نبی صلی اسد علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کرو ہمپر اسلام پس جب ظاہر کیا آنحضرت نے اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اسد علیہ وسلم اور فرمایا الحمد للہ کل تو تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے دل پردون مین ہین اوس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تمکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھہ ہی اور صبح کی تمنے آج کے دن اس حال مین کہ مسلمان ہو پس کہا اونھون نے یا رسول اسد جھوٹ بولے تھے ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتے ہم کبھی ولیکن اسد سچا ہی اور بندے جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ✤ در منثور ✤

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ

تو کہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے گناہ بخشواؤ

وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ۝

اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ✤ موضح

کہہ سوائے اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے متوجہ ہو طرف اوسکے اور بخشش مانگو اوس سے اور وائے واسطے اون مشرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھہ آخرت کے نامعتقد ہین ✤ تفسیر ✤ مین آدمی ہون الخ یہ جواب ہی اونکے اس قول کا قلوبنا فی اکنۃ اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند تمہارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے نہ طرف تمہارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھہ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین بشر ہون اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اوس چیز کا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اوسکے ساتھہ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ دائین بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ وہ بت پوجنے کو اور بتون کے شفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوس سے شرک سے اور لا یؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھہ واجب ہونے زکوۃ کے اور نہین دیتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے ازکیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھہ محمد صلی اسد علیہ وسلم کے اور بعث اور ثواب و عقاب کے اور ابن عباس رض نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین کہتے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے طی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوس سے یعنی پیچھے رہ گیا اوس سے اور نہ طی کیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یہ معنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین صدقہ دیتے اور کہا مجاہد نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا وغیرہ سے اور وہ ساتھہ آخرت کے نامعتقد ہین نہ دینے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بالآخرۃ کے اسلیے کہ بہت پیاری چیز انسان کے نزدیک مال اوسکا ہی اور ٹکڑا ہی اوسکی جان کا پس جب کہ خرچ کیا اوسکو اسد کی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوسپر استقامت اور صدق نیت

ع یعنی سلف سے منقول ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

اور خلوص سے عمل اوسکے کرے اور نہین قابو مین آئے مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس تو ہی ہوئے اعضا اونکے اور نرم ہوئی شدت اونکی اور نہین مرتد ہوئے بنو حنیفہ مگر بسبب نہ دینے زکوۃ کے اور اسمین رغبت دلانی ہے مؤمنون کو اوپر ادا کرنے زکوۃ کے اور ڈرانا شدید ہے نہ دینے زکوۃ کے اس جہت سے کہ گردانا زکوۃ کے نہ دینے کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے ❊ **فائدہ معاشیہ** جانا چاہیے کہ استقامت عجب چیز ہے سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام مین یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرون مین اوس سے کسی سے بعد سوال کرنے آپکے یعنی ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اوسکے سوال کرنی کی احکام شرع مین آپکے غیر سے فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہے اوپر ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجا لانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے از روے قلب و قالب کے روایت کی یہ مسلم نے اور جاننا چاہیے کہ ادا کرنا زکوۃ کا بناے اسلام سے ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور بلاشبہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روزے رکھنے رمضان کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور نہ زکوۃ کے نہ دینے مین بڑی بڑی خرابیان ہین جنکی جانینگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہے مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پھر داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جب کہ جدا کیے جاوینگے یعنی برن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یونہین کرتے رہینگے اوس دن مین کہ ہے مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی طرف بہشت کے یا طرف دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تمام اوسکی باقی رہی چنانچہ وہ سب مشکوۃ مین مسلم سے روایت کی گئی ہے اور مانند اسی کے وارد ہوا ہے قول اللہ تعالی کا وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو راہ اللہ کی بیچ بیچ خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوس دن مین کہ گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاوینگی اونسے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی تو ہے جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا کہ جمع کرتے تھے اور مراد نہ ادا کرنے حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے نہ دینا زکوۃ اموال کا ہے پس بلاشبہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہین اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذابوں کے از انجملہ ایک تو یہی ہے جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ عذاب کے یہ ہے کہ صاحب مال جب عادت نہین ڈالتا اپنے نفس کو زکوۃ کے دینے کی بعد واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہے فقیر طالب زکوۃ کو تو تیوری چڑھا لیتا اور جب سوال کرتا ہے وہ اوس سے تو مونہہ موڑ لیتا ہے اوس سے اور پھیر لیتا ہے اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب مبالغہ کرتا ہے سوال مین تو اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اپنی جگہ سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہے پس اپنے پاتا ہے فقیر سبب ہر ایک کے ان افعال مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس طرح کہ گرم کریگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار اور درم ہین تختے آگ کے

داغ دیگا ساتھ اونکے اون اعضا کو کہ ایذا دی تھی اونسے فقیر کو اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین رکھی جاویگی دینار دینار پر
اور نہ درہم درہم پر ولیکن فراخ کیجاویگی جلد اوسکی یہان تک کہ رکھی جاوے ہر دینار و ہر درہم علیحدہ علیحدہ جگہہ مین جب کہ تمام ہو جاوینگے
اور پونہچینگے داغ اونکے اول سے آخر تک اعادہ کیے جاوینگے وہ داغ طرف اول داغون اوسکے کے یہان تک کہ پونہچین گے اونکے آخر تک
اسی طرح سے ہمیشہ رہیگا اسی قسم کا عذاب روز قیامت کے یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی یا تو طرف جنت کے
اگر نہو اوسکے لیے کوئی گناہ سوا اوسکے یا ہو لیکن اللہ تعالی نے عفو کر دیا ہو اوس سے اور یا طرف دوزخ کے اگر ہو برخلاف اس حال کے اور اور
حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا اوسکے لیے مال اوسکا
دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اوسکے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھون پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اوسکی گردن مین روز قیامت کے
پھر پکڑیگا دونون باچھین اوسکی پھر کہیگا مین ہون مال تیرا مین ہون گنج تیرا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ
بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی نہ گمان
کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے یعنی مال اپنا کہ وہ بہتر ہو اونکے لیے بلکہ برا ہی اونکے لیے
قریب ہی کہ طوق ڈالے جاوین گے اوس چیز کا کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوسکے دن قیامت کے یعنی وہ مال طوق ہو کر پڑیگا اونکی گردنون مین انتہی پس
بیان کیا آنحضرت نے اس حدیث مین کہ جسکو اللہ تعالی نے مال دیا اور ادا نکی زکوۃ اوسکی اوسکا مال روز قیامت کے ایسے سانپ کی صورت مین
بنایا جاویگا کہ جسکے بال جھڑ پڑے ہین بسبب کثرت زہر اوسکی کے اور درازی عمر اوسکی کے اور اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ اس طرح کا
سانپ بہت ڈراونا اور برا ہوتا ہی اور ڈالا جاویگا وہ اوسکی گردن مین مانند طوق کے پھر پکڑیگا وہ سانپ دونون باچھین اوسکی اور کاٹیگا اوسکو
اور کہیگا اوسکو مین ہی تو مال ہون تیرا جسکو جمع کیا تھا تو نے اور نہین ادا کی تھی تو نے زکوۃ اوسکی پس جب کہ ہوئی سزا منع زکوۃ کے ایسی وعید
شدید تو لازم ہوا بیان کرنا وجہ حکمت کا بیچ واجب کرنے زکوۃ کے پس وہ امتحان الہی ہی اسلیے کہ کلمہ شہادت کے پڑھنے مین لازم کرنا توحید کا ہی
اور گواہی دینی ساتھ اکیلے ہونے معبود کے اور دعوی کرنا کمال محبت الہی کا پس جو کوئی کہتا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو ہوتا ہی
گویا کہ اوسنے کہا کہ بلا شبہ مینے دیکھا اپنے دل سے اور جانا اپنی عقل سے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود اور نہ محبوب سوا اللہ کے اور لازم پکڑی
مینے عبادت اوسکی اور محبت اوسکی اور نہین پوجونگا مین اور نہین دوست رکھونگا مگر اوسی کو پس لازم آتا ہی پورا کرنا اوس چیز کا کہ دعوی کیا ہی
اوسکا قسم توحید سے بیچ محبت کے یعنی نری اوسی سے محبت رکھے اور کامل و پورا کرنا اوسکا یہ ہی کہ نہ باقی رہے موحد کے لیے کوئی محبوب سوا واحد یکتا
یعنی وحدہ لاشریک کے اسلیے کہ محبت نہین قبول کرتی ہی شرکت کو یعنی پوری محبت تو ایک ہی کی ہو سکتی ہی اور توحید زبانی قلیل النفع ہی اور نہین ظاہر
ہوتا ہی درجہ محبت کا مگر ساتھ مفارقت پیاری چیزون کے اور اموال پیارے ہین خلق کو اسلیے کہ وہ سبب ہین اونکے چین اور قضاے حاجات کے دنیا مین
اور ان مالون ہی کے سبب سے انس رکھتے ہین اس عالم کی اور نفرت رکھتے ہین موت سے باوجودیکہ موت مین ملنا محبوب کا ہی پس امتحان کیے گئے لوگ
اپنے صدق دعوی محبت مین ساتھ خرچ کرنے مال کے کہ وہ معشوق انکا ہی اور لوگ مال کے خرچ کرنے مین تین قسم پر ہین ایک تو اس قسم کے ہین کہ سچے ہوئے
توحید مین اور محبت کے دعوی کرنے مین اور خرچ کیے اونھون نے تمام اموال اپنے اور نہین ذخیرہ کیا اونھون نے اپنے نفس کے لیے کچھ جیسا کہ کیا ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے کہ لے آئے سارا مال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ خرچ کرین اوسکو اللہ کی راہ مین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنے نفس کے لیے پس کہا اونھون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا پس اونھون نے پورا کیا کمال صدق پس نہین باقی رہا اونکے
نزدیک سوا محبوب اونکے کے کہ وہ اللہ تعالی اور رسول اوسکا ہی اور یہ بات جائز ہی اوسکے لیے کہ ہو توکل اوسکو اللہ تعالی پر پورا اور اسی لیے
جب کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل صدقے سے تو فرمایا جہد المقل یعنی بہت کوشش کرنی کم مال والے کی پس آنحضرت نے

بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور جسکو نہو توکل پورا تو ضرور ہی
اوسکو یہ کہ چھوڑ رکھے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے جو چیز زائد ہو اوس سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالفت ہی اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی
غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو باوجود ایک غنا کے دونون مین یعنی غنا نفس کا ہو یا غنا مال کا اسلیے کہ فقیر تصدق کرنیوالے کو دینے مین یہ کہ
بے پروا ہو اوس سے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہو باعتماد خدا تعالی کے جیسے کہ کیا ابوبکر صدیق نے یا بسبب مال کے
ہو کہ باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اونکو
مگر جب کہ راضی ہوین وہ ساتھ اوسکے اور اذن دین اوسکے لیے اوسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو گر اوس چیز سے کہ فاضل
رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَیْرُ الصَّدَقَۃِ مَا اَبْقَتْ غِنًی
بہترین صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنیوالے کو ضرور ہی بیچ اوس چیز کے کہ خرچ کرتا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین
سے یا یہ کہ بے پروا ہو اوس سے بسبب مال اپنے کے یا بے پروا ہو اوس سے بسبب حال اپنے کے اور یہ فضل دونون بسیار دن یعنی تونگرون کا ہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْمَالِ وَاِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ
یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی النفس کا ہی پس فقیر نے جبکہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا تھا اوسکو
اور صبر کیا بھوک پر ہوگا صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ فضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف
اوسکے جبکہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہو جائے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا رہے اور بلا شبہ تعریف کی ہی اللہ تعالی نے
انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ
ہو اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے ہین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور نیرات کے
موسمون کے لیے اور نہین ہوتا قصد اونکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بقدر حاجت کے پھر صرف کرین حاجت
سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہو اور تیسرے اوس قسم کے ہین اقتصار کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اوپر اونکے زیادہ دیتے
ہین اوس سے اور نہ کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ
مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین ہی بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوترا اس مرتبے سے
اوترا کذب مین بیچ دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی اوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا محبت کا ہی فقط زبان سے پس بنا بر اسکے واجب ہی
اوپر اوس شخص کے کہ قادر ہو اوپر مرتبے پہلے اور دوسرے کے یہ کہ نہ اوترے مرتبے تیسرے سے بلکہ لائق ہی اوسکو یہ کہ سعی کرے بیچ ادا کرنے اوس چیز کے
کہ واجب ہوئی ہی اوپر اوسکے فی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ فرمانبرداری حکم کے اور واسطے پہنچانے خوشی کے طرف دل فقیر کے اور واسطے
بچنے کے شبہے اختلاف کے سے اسلیے کہ بعض علما کے نزدیک واجب ہوتا زکوۃ کا فی الفور تو جس وقت تک کہ گنہگار رہتا ہی بسبب تاخیر کے اور ردکیجاتی
ہی گواہی اوسکی اور زکوۃ تو واجب ہوتی ہی جبکہ تمام ہو سال انصاب پر پس جب کہ تمام ہو سال واجب ہی اوپر نکالنے زکوۃ کا جس مہینے مین
کہ ہو اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علما کے برابر ہی کہ ہو تعجیل بسبب داخل ہونے اشرف وقت کے کہ نہین پایا جاتا
مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بسبب پائے جانے مصرف اوسکے صاحب
دین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس ہوگا دینے والا شریک
اونکا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اونکی کے طاعت مین یا ہو محتاج کہ دینا اوسکا بھی افضل ہی اسلیے کہ ... [illegible]

عالم ہو اور علم اشرف عبادات ہی یہان تک کہ تحقیق بعضے سلف کے نہین خرچ کرتے تھے مگر واسطے اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے
بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے
پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے والے کو یہ کہ مدد کرے اونکی ساتھ صدقے اپنے کی اور مگر کہ ایسے
لوگ کہ ہو شریک اونکا بیچ استحقاق عذاب کے اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ
بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین پوشیدہ ہی کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلۂ رحم مین اور دوست اور برادر دینی مقدم ہین معارف پر یعنی اجنبی پر
جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی جاننا اسکا کہ ضرور ہی مدد دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے
ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو تم
اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس
جہان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر نکلینگے اوس سے طرف ظاہر اوسکے افعال جتانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے
اوسکے اور طلب مکافات کے اوس سے ساتھ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یہی تھا کہ جانتا فقیر کو احسان
کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوس نے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالی کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جس سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے
کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ آنحضرت نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالی کے ہاتھ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین پس
چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالی کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا اور
ایسے ایذا بیچ ظاہر مین تو یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور منہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح طرح سے تنگی کرے
اوسکی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی نکالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت
اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے تب مین
اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی ایسا مکروہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ مقابلے
اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پس وہ نہایت احمق ہی اسلیے کہ وہ خرچ کرتا ہی مال واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین حالانکہ
وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور ایسے اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوس سے یہ جہل اسلیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور
پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت مین تو نہ حقیر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ صلحا اغنیا کے
داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو اس حال مین کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کماتا ہی
مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف دیا گیا ہی یہ کہ سپرد کرے فقیر کو
بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوس سے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر سپرد کیا جاوے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی کیا گیا ہی واسطے
سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھ لازم کرنے مشقتون سفرون کے بیچ جنگلون اور دریاون کے اور نگہبانی
کرنے مضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہان تک کہ مرے اور کہاوین اونکو اغیار ساتھ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ کیے ہین
اونکے حاصل کرنے مین یسرنا اللہ تعالی اعمالا متوافقا لرضائه بلطفه وکرمه ومنته ✚ مجالس ✚

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملنا ہی جو بس نہو ✚ مو ✚

بلا شبہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع ✚ تفسیر ✚ کہا ابن عباس رضی نے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر منقطع ہین اور مقاتل نے غیر ممنون یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلا حساب اور کہا سدی نے کہ اوتری یہ آیت بیچ حق بیمارون اور اپاہجون اور بڈھون کے جب کہ عاجز ہو جاتے ہین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہی پھر بیمار ہوتا ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کے کہ متعین ہی اوسپر یعنی عمل لکھنے کے لیے لکھ تو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کہ کرتا تھا تندرستی مین یہان تک کہ تندرست کرون مین اوسکو یا سمیٹون مین اوسکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی ✤ معا ✤

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اورونکو وہ ہی رب جہان کا ✤ موضح

کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس ذات پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین اور مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک وہی پروردگار عالمون کا ✤

تفسیر ✤ دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین ورنہ اگر اللہ تعالی چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہی یعنی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا ✤ معل ✤

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝

اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو ✤ موضح

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی زمین مین اور اندازہ کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والونکا بیچ تمہ چار روز پورے کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے ✤ **تفسیر** ✤ اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر رکھا اسلیے کہ تو منافع پہاڑون کے ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والون کے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ پر بوجھ ہین اور یہ سب محتاج ہین کسی تھامنے والے کے اور وہ اللہ عز و جل ہی اور برکت رکھی الخ یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے اور قدر کے معنی ہین قسم یعنی تقسیم کی اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چار پایون وغیرہ سے اور کہا ضحاک اور عکرمہ نے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کچھ کہ نہین پیدا کیا دوسرے شہر مین تو کہ زندگانی بسر کرے بعض اونکا بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سے مراد ہی فی تتمۃ اربعۃ ایام یعنی بیچ تمہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن ہین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جاری کیا جاوے یہ ظاہر پر تو آٹھ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ پھر فرمایا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ پھر فرمایا فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ پس ہوگا یہ خلاف قول اللہ تعالی کے اور جگہ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ یعنی واقع مین تو یہ چیزین چھ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ظاہر معنی پر محمول ہو تو آٹھ دن ہو جاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین ساتون آسمان اور بحسب تقدیر مذکور کے چھ دن ہو گئے دو دن مین زمین دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ کے مطابق پڑیگا یہ حساب اور ایسا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا آپنے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس یہ چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ

من فوقها وبارک فیها وقدر فیها اقواتها فی اربعة ایام سواء للسائلین ○ اور پیدا کیا پنجشنبہ کے دن آسمان کو اور پیدا کیا جمعہ کے دن ستارون اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا بیچ اول ساعت کے ان تین مین سے اجلون کو کہ جسوقت مرینگے مرنے والے اور دوسری ساعت مین ڈالی آفت ہر چیز پر اون چیزون مین سے کہ منتفع ہوتے ہین ساتہ اوسکے لوگ اور تیسری ساعت مین پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت مین اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت سے آخر ساعت مین کہا یہودیون نے پھر کیا ہوا ای محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثم استوی علی العرش یعنی پھر متوجہ ہوا عرش پر کہا یہودیون نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا حال بیان کرتے کہا یہودیون نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام وما مسنا من لغوب ○ فاصبر علی ما یقولون یعنی اور البتہ بلاشبہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان مین ہی چھ دن مین اور نہین پونہچا ہمکو تکان پس صبر کر ای محمد اوس چیز پر کہ بکتے ہین یا انتہی اور لفظ للسائلین متعلق ہی قدر کی یعنی مقدر کی اونہین قوتون واسطے طالبین قوتون کے کہ جو محتاج ہین اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہی قوت اور سوال کرتا ہی اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہی محذوف کی گویا کہ کہا گیا هذا الحصر لاجل من سال فی کم خلقت الارض وما فیها یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہی کہ سوال کرے کہ کتنی مدت مین پیدا کی گئی زمین اور جو کچھ زمین مین ہی ۔ ھذا در منثور ۔

ثم استوی الی السماء وهی دخان فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین ○

پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ دونون خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے ۔ موضح

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوین کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو بھی آؤ تم بخوشی ہو یا ناخوشی یعنی تابعدار میرے حکم کے ہو ؤ واللہ اعلم کہا دونون نے آئے ہم بخوشی ۔ تفسیر ۔ ثم استوی یہ مجاز ہی اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے آسمان کو بحسب ارادے اپنے کے عرب کہا کرتے ہین فعل فلان کذا ثم استوی الی عمل کذا مراد اس سے یہ رکھتے ہین کہ فلانے نے پورا کیا اول کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہی اس سے یہ کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہی اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباس رض سے یہ بھی منقول ہی کہ کہا اول سب سے پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک جواہر کو اور ایک روایت مین ہی سبز جواہر کو طول و عرض اوسکا بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگل گیا اور تھرانے لگا پھر اوٹھا اوسمین سے دھوان بسبب مسلط کرنے آگ کے اوسپر یعنی آگ اوس پانی پر متعین ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھوان اوٹھا اوس سے اور کف آئے پانی پر کفون کی تو زمین بنی اور دھوین کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھون نے فرمان برداری کی معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ان دونون کے پیدا کرنیکا پس تھے وہ اوسکے حکم سے اور پیدا کیے گئے جیسا کہ چاہا تھا پیدا کرنا اونکا اور ہوئے وہ اس بات مین مانند مامور مطیع کے کہ جب وارد ہوا اوسپر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان کے ساتھ ذکر کیا بیچ حکم کرنے کے ساتھ آنے کے حالانکہ زمین پیدا کی گئی ہی دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا بن پھیلا پھر پھیلایا اوسکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے والارض بعد ذلک دحاها ○ یعنی زمین کو بعد درست کرنے آسمان کے پھیلایا پس معنی یہ ہوئے کہ آؤ تم دونون اوس شکل و صفت پر کہ لائق ہی آنا اوسپر آتو ای زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے کے اپنے رہنے والون کے لیے اور آتو ای آسمان گنبد نما چھت اونکے لیے اور معنی اتیان کے کہ ائتیا کا مصدر ہی حصول و وقوع کے ہین جیسے کہ کہے تو اتی عمله مرضیا یعنی واقع ہوا عمل اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالی کا طوعا او کرها واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہی آسمان و زمین مین

ف کہا ابن عباس رض نے کہ اللہ تعالی نے ایک دن پیدا کیا پھر نام رکھا اوسکا احد پھر پیدا کیا دوسرا دن اوسکا نام رکھا اثنین پھر پیدا کیا تیسرا دن اوسکا نام رکھا ثلثاء اور اسی طرح سب دنون کا حال بیان کیا ۱۲ درمنثور

ف ظاہر یہ چیزین ایک ہی دن مین نہین ہوئین بلکہ برسون مین کوئی بعد کوئی اور جو مین کوئی اس سے پہلے نکلنا حضرت آدم کا بعد اوسکے ہوا اور ایسی ہی اور چیزین بھی وقت مقرر پر ہوئی ہین پس ایک دن مین نہین بن سکتے ۱۲

ف منہ بولے ایسا کرنا اطاعت کا اور ۱۲

ف مطیع اطاعت

ف مطاع جسکی اطاعت کیجاوے ۱۲

اور واسطے بیان اسکے کہ قبول کرنا اونکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہو جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے میں ہو لتفعلن هٰذا شئت او ابیت ولتفعلنہ طوعا او کرھا یعنی البتہ کریو یہ خواہ چاہے تو یا نچاہے اور البتہ کر تو یہ بخوشی یا ناخوشی ✤ مدؔ ائتیا کے معنی لاؤ تم جو کچھ کہ حکم کرون مین تم دونون کو یعنی کرو اوسکو جیسے کہ کہا جاتا ہی ائت بما ھو الاحسن یعنی کر اوس چیز کو کہ جو بہت خوب ہو اور ابن عباسؓ سے معنی اتینا طائعین کے یہ ہین اطعنا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضون نے کہا کہ معنی ائتیا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی مینے تم مین قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور ای زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اُگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرو نمین تمکو ورنہ الا مضطر کرونگا مین تمکو طرف اسکے یہان تک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھون نے حکم خدا کا بخوشی اور کہا اتینا طائعین یعنی کرینگے ہم بخوشی ✤ معاؔ

فقضٰهن سبع سمٰوات في يومين واوحى في كل سماء امرها وزينا السماء الدنيا

پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان دو دن مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بمصابيح وحفظا ذلك تقدير العزيز العليم ○

چراغون سے اور نگہبانی یہ سادھا ہی زبردست خبردار کا ✤ موؔ

پس بنائے ہمنے سات آسمان دو روز اور زمین اور روحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی ✤ تفسیر ✤ فقضٰهن کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور مین یعنی پنجشنبہ اور جمعے مین اور وحی بھیجی الخ یعنی اوس چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے ✤ صلؔ دو دن مین زمین بنائی اور دو دن مین پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا دھوان سا اوسکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونون کے ملاپ سے دنیا بساوے اپنی طبیعت ملین تو اور زور سے ملین تو وہ دونون آ ملے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادین اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اور چڑھی پانی ہوکر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئے مخلوقات پیدا ہون لگے پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا ہر ایک کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اونکا کیا اسلوب ہی اتنی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اوس قدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے ✤ موؔ تنبیہ ✤ ان آیتون مین اللہ عز وجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو سب کے حکمون پر مقدم رکھین سمجھین کہ زمین آسمان کیسے فرمان بردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسیکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسی کی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ تمکو اللہ نے کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھون نے کہا کہ سبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا مینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سعی کی مینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا وہ میرے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین کھایا مینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتون پر مواظبت کرتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے انکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملے کہ درمیان اسکے اور درمیان خدائے تعالی کے ہین درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگون کے ہین یعنی اوسکی طاعت اور

تنبیہ مفید

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتہی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری اوسکی اور اوسکا راضی ہونا تمھین حاصل ہوتا ہی مگر ساتھہ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی ہین چار چیزین مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس گھر کا باقی ہونا اور اسکا فانی ہونا مذکور ہی قرآن مجید مین کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمھارے پاس جو کچھہ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھہ ہی باقی ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا مولی کی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ نیکوکارون کے ساتھہ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتہی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر اونکا فضیلت ہی اور باطن اونکا فرض محافظت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض ہی اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض ہی اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا خصما یعنی مدعیون کا فرض ہی انتہی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہو وہ اوسکی طاعت و فرمان برداری مین جاری کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین ؛

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

پھر اگر وہ ٹلاوین تو تو کہہ مینے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے اونکے پاس رسول آگے

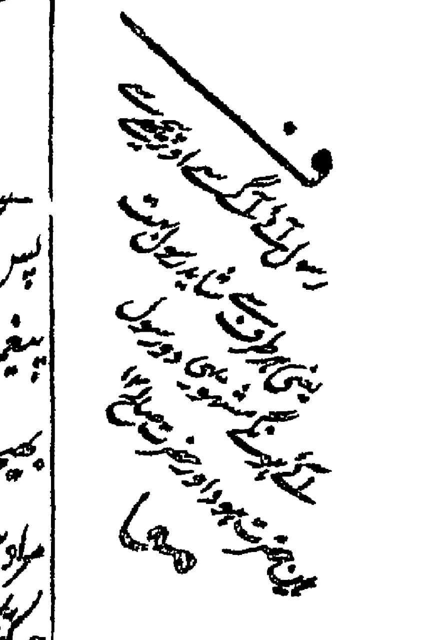
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

سے اور پیچھے سے کہ نہ پوجو کسیکو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمھارے ہاتھہ بھیجا

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

نہین مانتے ؛ ف ؛ مو

پس اگر مونہہ موڑین یعنی ایمان سے بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا مینے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جس وقت کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے مونہہ کے سامنے سے اور اونکی پیٹھہ کے پیچھے سے ساتھہ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کی کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا بھیجنا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین ؛ تفسیر ؛ صاعقہ سے مراد ہی عذاب سخت واقع ہونا گویا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقے کی رعد یعنی گرجنا ہی کہ اوسکے ساتھہ آگ ہو مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ عاد جھکڑ کی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبون کے کلیجے نکل پڑے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر اسلیے کیا کہ کفار قریش



تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے مونھہ کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول
ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے انکے حق مین پس نہ کچھ رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور مونھہ کا موڑنا
بلا شبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ شیطان کا لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
یعنی آؤنگا مین انکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین انکے باب مین ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین
کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالی کے وقائع سے کہ اونسے پہلی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے اسلیے کہ رسولون نے
جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھہ وعظ کے طرف زمانہ ماضی سے اور جو کچھہ گذرا اوسمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھہ گذریگا
اونپر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے پس تحقیق ہم ساتھا اوس چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین
کہ پس جب تم بشر ہو اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے تمپر اور اوس چیز پر کہ آئے تم ساتھہ اوسکے یعنی دین توحید و کتابین آسمانی لیکن قول اونکا مرسلتم بہ
نہین ہی اقرار ساتھہ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ موجب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہی جیسے کہ کہا فرعون
نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ یعنی بلا شبہہ رسول تمہارا جو کہ بھیجا گیا ہی طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہی اور
قول اونکا فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ خطاب ہی اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف
ایمان لانے کے ساتھہ اپنے اور روایت کیا گیا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ خوب گویا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے
اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین بیٹھے تھے پس نہین پوچھا آپ سے
کچھہ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر پڑھی آنحضرت نے یہی سورت تا قول مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھہ
رکھدیا آنحضرت کے مونہہ پر اور بھاگ کر اوٹھہ کھڑا رہا بخوف اسکے کہ پہونچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین
پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہی وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوس سے کوئی کلمہ پس کہا
عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان لو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہی پھر کھول کر
بیان کیا اللہ تعالی نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فاما عاد الخ ❊ دربیان **کشاف ❊ بحث**

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہ ہمسے زیادہ زور مین کیا نہین دیکھتے ہین کہ اللہ جسنے

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝
اونکو بنایا وہ زیادہ ہی اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر ❊ موضح

پس لیکن قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہی زیادہ تر ہمسے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ
زیادہ تر ہی اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھہ آیتون ہماری کے انکار کرتے ❊ **تفسیر** ❊ اونکے جسم بہت بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر
غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے ہان وبال لاتا ہی ❊ **موضح** ❊ تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل مین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق
تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہوئے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہی ہمسے
قوت مین یعنی پس ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کر دینگے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب دیتے یہ
بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھہ مار کر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا ایسا جاننا کہ قائم مقام
دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہی اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر اور وہ قادر ہین بعضی ہی چیزون پر جو

قدرتون اپنی کے اور تھے وہ الخ یعنی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتین حق ہین ولیکن اونھون نے انکار کیا اون آیتون کا جیسے کہ انکار کرے امانت دار امانت سے ✦ مل ✦ معا ✦

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

پھر بھیجی ہمنے اونپر باد تھرتھری زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھا دین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ○

اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہے اور اونکو کہین مدد نہین ✦ مو ✦

پس بھیجی ہمنے اونپر ایک ہوائے تند بیچ دنون نحس کے تو کہ چکھا وین ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہے اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے ✦ تفسیر ✦ صرصر کہتے ہین جھکڑ کی ہوا کو کہ جسمین وقت چلنے کے آواز بہت ہووے اور بعضون نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہین کہ جو کھیتی کو جلا دیوے بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہے کہ وہ ہوا اچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہے یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس بدھ کی صبح سے دوسرے بدھ کے آخر تک بیچ اخیر دہہ شوال کے اونپر چلی اور سبکو پتھر پر سے اوکھیڑ ڈالا اور نہین عذاب دی گئی ہے کوئی قوم مگر بدھ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالی نے اونسے مینہہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر بغیر مینہہ کے اور نہ مدد دیے جاوینگے یعنی بتون کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید سے وہ مدد اونکی نہین کرینگے ✦ مل ✦ معا ✦ اونکا زور توڑنے کو کم زور مخلوق سے اونکو تباہ کروا دیا کہتے ہین دو لہ کے مہینے مین آخر کے آٹھ دن تھے جن مین وہ باد آئی ✦ مو ✦ تنبیہ ✦ آیا ہے کہ ہوا قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ مارے ڈر کے زمین مین گڑھے کھود کھود کر چھپتے تھے اور اوسپر وہ ہوا گڑھون مین سے اونکو نکالتی تھی اور اونچا لیجا کر زمین پر سر کے بل دے پٹختی تھی اور گردنین اونکی ٹوٹ جاتی تھین اور سر بدن سے جدا ہو جاتا تھا جیسا کہ جلالین مین مذکور ہے بیچ تفسیر اس آیت کے إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ بدھ کا دن تھا کہ اونپر سخت تھا اکھاڑ لاتی تھی لوگون کو یعنی گڑھون مین سے اور دے پٹختی تھی سر کے بل گویا کہ وہ تھے جڑین کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہوئی زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یعنی اونکو ساتھ عذاب کے یہ جو اسمین ذکر نحس کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس ہونا سب کے حق مین نہ سمجھ لے بلکہ وہ دن خاص اونھین کے حق مین نحس تھے اسلیے کہ وہ آٹھ دن تھے اگر سب کے حق مین نحس ہون تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ فلانا دن نحس ہے اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین اَلْيَوْمُ يَوْمُ اللّٰهِ سب دن اللہ ہی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جسدن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق مین نحس ہے اور جسدن مین طاعت اللہ تعالی کی کرے وہ مبارک ہے اور عوام اس بات کا وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین رہین اونکو مبارک سمجھتے ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھ طاعت مین مصروف رہین اونکو منحوس جانتے ہین حالانکہ بحکم شرع یہ دن کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہین نہایت مبارک ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین بیان مفصل اسکا مجالس سے اوپر گذر چکا ہے اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہے کہ یہ جو بعضون نے کہا ہے کہ بدھ روز نحس مستمر اور شوم ہے اور روز پنجشنبہ روز قضائے حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز مکر و خدیعت کا اور اتوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور پیر روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب روایتین ضعیف ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہے مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزون مین سے حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوا مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقا البتہ حدیث مین مذکور ہے ✦

قولہ صرصرا من الصرۃ وہی الصوت ۱۲ معا

قولہ ایام نحسات ۱۲

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑکے نے ذلت کی مار کے بدلا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اوسکا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے + موضح

اور لیکن ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھون نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے + تفسیر راہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہی کہ مراد اوس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہوئے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہوئے بعد اسکے اور کوئی نہین کافر ہوئے اوسی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے نا اور کچھ پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک اور گناہ اور ایمان لائے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا یتقون کے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدائے تعالی سے + معالم + موضح + جلالین + تنبیہ + یہ قصے بھی اللہ جل و علا نے اسی لیے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بری چیز ہی کہ اوس سے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہی اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی ہی پس عاقل کو چاہیے کہ ہر گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی حضرت عزیر علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پس نظر کر اوسکے چھوٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب پہنچے تجھکو تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوسکے چھوٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات باصفات کی کہ جسنے دی تجھکو وہ خیر اور جب پہنچے تجھکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میری کی جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون مین تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ چڑھتی ہین طرف میری برائیان تیری + عین + حیات

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مسلین بٹین گی + موضح

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے پہنچنے تک کھڑا کیا جاویگا + تفسیر یعنی روکے جاوینگے اول اونکے آخرون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوینگے اگلے آئے ہوئے یہانتک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہی کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس نے کہا کہ یوزعون کے معنی ہین یدفعون یعنی ڈھکیلے جاوینگے اور بعضون نے یوزعون کے معنی کہے ہین ہانکے جاوینگے کہ فرشتے ہانک کر لیجاوینگے دوزخ مین + مدارک + معالم

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہانتک کہ جب پہنچے اوس پر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے + موضح

تا وقتیکہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اوپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے + تفسیر گواہی چمڑون کی ساتھ چھونے حرام وغیرہ کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوسپر اعضا اوسکے اور کیونکر بولینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عز و جل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا ازمین کلام کو اور کہا سدی اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود یعنی چمڑون سے

پھر جیسا اونکی ہین اور کہا مقاتل نے کہ بولینگے ہاتھہ پانون اونکے ساتھہ اون اعمال کے کہ چھپاوینگی زبانین اونکی جیسے کہ پاک پروردگار فرمایا ہی اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی آج کے دن مہر کر دینگے ہم اونکے مونہون پر اور بولینگے ہمسے ہاتھہ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے تھے * مدارک معالم

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ

اور وہ کہینگے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بُلوایا اللہ نے جسنے بُلوایا ہی ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو * موضح

اور کہینگے یعنی وہ کفار کہ جمع کیے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہینگے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہی ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے * تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لا دینگے لکھے ہوئے وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواویگا کہیگا یہ بھی دشمن ہین یا رب تیرے ہان ظلم نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب اونکے ہاتھہ پانون بولینگے * موضح کہینگے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذریگی گواہی اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہین سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اوپر گویا کرنے ہر حیوان کے * مدارک گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو الخ * بعضون نے کہا کہ یہ نہی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کے کہ وہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح کہ جو قادر ہی تمہارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمہارے پھر پیدا کرنے پر بعد موت کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمہارے کے اور اعضا تمہارے کے * جلالین * ابن عباس سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ازرق کو کہ روز قیامت کے آویگا لوگون پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولینگے اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو پس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کریگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا ساتھہ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالیٰ سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھا دیگا اللہ تعالیٰ اونپر گواہ جسوقت کہ انکار کرینگے اونکے نفسون سے اونکی جلدون کو اور آنکھون کو اور ہاتھون کو اور پانون کو اور مہر کر دیگا اونکے مونہون پر پھر کھولے جاوینگے اونکے لیے مونہہ پس جھگڑینگے اعضا سے پس کہینگے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے پس اقرار کرینگی زبانین بعد انکار کرنے کے * درمنثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ

اور تم پردہ نکرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان نہ تمہاری آنکھین نہ تمہارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو * موضح

اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈر سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم * تفسیر یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نتھی کہ ہاتھہ پانون بتا دینگے ان سے بھی پردہ کرین * موضح اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم الخ یعنی تم چھپتے تھے ساتھہ دیوارون اور پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تھا یہ پردہ کرنا تمہارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمہارے اسلیے کہ نہین جانتے تھے تم اونکی

گواہی دینے کو تمپر بلکہ تم منکر تھے بعث و جزا کے بالکل ولیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی ولیکن تم نہیں چھپتے تھے مگر یہ گمان اسکے کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہین ہ علق زاد المسیر مین لکھا ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر مین کرتے ہین خدا جانتا ہی اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہین جانتا پہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضون کے نزدیک معنی وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ کے یہ ہین اور نہین ڈرتے تھے تم اور بعضون کے نزدیک ہین نہین گمان کرتے تھے تم ہ بحر ہ کہا ابن مسعود نے کہ مین چھپا ہوا تھا کعبہ کے پردے مین پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے تھے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کیا اونھون نے ایسا کلام کہ نہین سنا تھا مینے پس کہا ایک نے اونمین سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہی کلام ہمارا یہ پھر کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہین آوازین اپنی تو سنتا ہی اوسکو اور جب کہ نہین بلند کرتے ہین ہم آواز نہین سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہی اوس کلام مین کچھ تو سنتا ہی کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا مینے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ قول اپنے مِنَ الْخَاسِرِينَ تک اور معاویہ بن حیدہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز محشر کے جمع کیے جاؤگے تم اس جگہ اور اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے طرف شام کے پیادہ پا اور سوار اور اپنے چہرون پر اور سامنے لائے جاؤگے اللہ تعالی کے اس حال مین کہ تمہارے مونہون پر مہرین ہوئین گی اور اول جو بولے گی تمہارے اعضا مین سے ران ہوگی اور ہتیلی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ہ در منثور ہ

وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ○

اور یہ وہی تمہارا خیال ہی جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین ہ موضح

اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس ہوگئے تم زیانکار ہ تفسیر ہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مرے کوئی تم مین سے مگر اس حال مین کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالی کے اسلیے کہ ایک قوم کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھ اللہ کے پس فرمایا اللہ عز وجل نے وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ الخ انتہی ہ اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حق ہی مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے غرض سے یہ کہ تجھپر اللہ تعالی کے جاسوس پوشیدہ متعین ہین یعنی یہی ہاتھ پاؤن غیرہ بمنزلہ جاسوس کے ہین خبر دریافت کر رہے ہین بروز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کہہ دینگے اوسوقت کچھ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس ان باتون کو ذہن مین حاضر رکھے یہان تک کہ خلوتون کے وقتون مین بھی نہایت دہشت رکھے اپنے رب کی جانب کہ وہ تو ہر حال دیکھتا ہی اور جاسوس بھی لگا رکھے ہین کہ یہ تمام عمل عرض حال کرینگے اس خلوت مین سمجھے یون نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خلوت ہی کون دیکھتا ہی بلکہ بہت ڈرے اور بہت بچاوے اپنے کو بہ نسبت جلوت کے اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل مین تو کہ مشابہت اون بدگمانون کے ساتھ نہ لازم آوے ہ در منثور کشاف ہ

فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ○

پھر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گھر ہی اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا ہ موضح

پس اگر صبر کرین کیا امکان آگ جگہ رہنے اونکے کی ہی اور اگر عفو طلب کرین پس نہین ہین وہ عفو کیے گئے ہ تفسیر ہ یعنی دنیا مین بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہی وہان صبر کرین یا نکرین دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہی منت کرنے سے وہان بہتیرا چاہین کہ منت کرین کوئی قبول نہین کرتا ہ موضح ہ پس اگر صبر کرین الخ یعنی پس اگر صبر کرین نہین نفع دیگا اونکو صبر اور نہین چھوٹینگے اور وَإِن يَسْتَعْتِبُوا الخ کے معنی یہ ہین کہ اگر طلب کرین رضا حق پس نہین ہونگے وہ راضی کیے گیون سے کہ اللہ راضی ہوا ہو اور یا یہ معنی ہین کہ اگر توبہ کرین پس نہین ہین وہ توبہ قبول کیے جانے والے

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ

اور لگا دیے ہمنے اونپر تعیناتی پھر اونھونے بھلا دکھایا انکو جو انکے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اونپر بات ملکر سب فرقون مین

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○

جو ہو چکے ہین انسے آگے جنون کے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے ✤ مو

اور متعین کیے ہین ہمنے واسطے اونکے ہمنشین یعنی شیاطین مین سے واللہ اعلم ✤ پس آراستہ کیا اون ہمنشیون نے واسطے اونکے جو کچھ کہ آگے مونہہ اونکے ہے اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے تھی یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہے اور آخرت قابل رغبت کے نہین واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے انکے وعدہ عذاب کا داخل ہوئے بیچ امتون کے کہ پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وہ زیانکار تھے ✤ **تفسیر** ✤ قرناء جمع قرین کی ہے یعنی دوست پوشیدہ شیاطین سے مانند قول اللہ تعالی کے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○ یعنی اور جو کوئی مونہہ موڑے رحمن کے ذکر سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہے اور مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد ہین اعمال اونکے کہ جو پہلے کر چکے اور مَا خَلْفَهُمْ وہ اعمال کہ قصد رکھتے ہین اونکا یا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ امر دنیا اور اتباع شہوات اور مَا خَلْفَهُمْ امر آخرت کہ کہتے ہین لَا بَعْثَ وَلَا حِسَابَ یعنی نہ اوٹھنا ہے اور نہ حساب وعدہ عذاب کا کہ فرمایا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ الخ یعنی البتہ بھرونگا مین دوزخ کو جن و انس سے اور اِنَّهُمْ مین ضمیر پھرتی ہے اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتون کی طرف ✤ **فائدہ تنبیہ** ✤ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر مین شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کرکے دکھاتے ہین اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہین اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہے یعنی دنیا اونکی نظر مین ہیچ معلوم ہوتی ہے اور زہد و تقوی اختیار کرتے ہین اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہے اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا مین اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ناگہان وہ لیٹے ہوئے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈالدیے تھے چارپائی نے آپکے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا ہوا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا مینے اے رسول خدا دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہے تو اے ابن خطاب یہ قوم ہین کہ جلدی کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ✤ اور ایسا ہی حال حضرت کی امت کے صالحین کا تھا چنانچہ آیا ہے کہ کسینے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے زہد اختیار کیا تمنے کہا بسبب تین چیزون کے دیکھا مینے قبر کو متوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس ہونیکا نہین اور دیکھی مینے راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہین اور دیکھا مینے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہین اور جاننا چاہیے کہ زہد کسکو کہتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زہد مین تین حرف ہین زا اور ہا اور دال پس زے سے توزاد المعاد مراد ہے اور ہ سے ہدایت دین کی اور دال سے دوام طاعت خدا پر اور ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا زے سے ترک زینت مراد ہے اور ہ سے ترک ہوی اور دال سے ترک دنیا ✤ **مشکوٰۃ** ✤ **و منبہات** ✤

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ○

اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو ✤ مو

اور کہا کافرون نے کہ سنو تم اس قرآن کو اور کلام بیہودہ کہو تم بیچ اثنا پڑھنے اوسکے کے ہووے کہ تم غالب ہوؤ ✤ **تفسیر** ✤

ع ۷ ۱۷

۵

آنحضرتؐ جب مکے مین قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک بھاگتے لوگون کو انکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضون کو کہتے کہ جب محمدؐ قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اوسکے شور و شغب کیا کرو ساتھہ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیان اور تالیان بجاؤ تو کہ وہ مشوش ہو اور قرآن مین متشابہ لگین پھر جیسا ہو جاوے بسبب غل کے اور غالب آؤ تم اوسکے پڑھنے پر ✤ معا ✤

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

سو ہمکو ضرور چکھانی منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کامون کا جو کرتے تھے ✤ موق ✤

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو عذاب سخت اور سزا دوینگے ہم بحسب بدترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ جائز ہے کہ مراد کافرون سے یہان وہی بکبک کرنے والے اور خلل کرنے والے اونکو بکبک کرنے کا ہون بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تاکہ وہ بھی بلکے ذکر کے تحت داخل ہو جائین اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین اعمال اونکے کے اور وہ کفر ہے ✤ مدل ✤

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ اونکو اوسمین گھر ہے سدا کو بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے ✤ موق ✤

یہی جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہے اونکے لیے دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا بدلا دیا جاوینگے بسبب اوسکے کہ ہماری آیتون کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہے ہمیشہ رہنے کا جیسے کہ کہا جاوے کہ لَكَ فِي هٰذِهِ الدَّارِ دَارُ السُّرُورِ یعنی تیرے لیے اس گھر مین گھر خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہے دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ یہ گھر سرور کا ہے ✤ مدل ✤

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا دے وہ دونون جنھون نے ہمکو بہکایا جو جن ہے اور جو آدمی کر ڈالین ہم اونکو اپنے پاؤن کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ○

کہ وہ رہین سب سے نیچے ✤ موق ✤

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ مین اے پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص یعنی دو فریق کہ گمراہ کیا اونھون نے ہمکو جنس جن اور جنس انسان سے تو کہ ڈالوین ہم دونون کو نیچے قدمون اپنے کے تو کہ ہووین بہت نیچے ہونے والون مین سے ✤ تفسیر ✤ دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنھون نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن اور انس سے اسلیے کہ شیطان دو قسم پر ہے جن مین کا اور انسان مین کا فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ✤ یعنی اور اسی طرح ٹھہرائے ہمنے ہر نبی کے لیے شیاطین انس اور جن کے یا مراد ان دونون سے ابلیس و قابیل ہین کہ نکالا اونھون نے کفر و قتل کو نیچے قدمون اپنے کے یعنی آگ مین بہت نیچے رہنے والون مین سے یعنی اشد ہوون عذاب مین ہمسے ✤ مدل جلالین ✤

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○

اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ✤ موق ✤

تحقیق اون لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا خدا ہے یعنی مانے توحید کو پھر قائم رہے اوترتے ہین اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

یعنی اون خلیفہ سے ۵۱ رہنے مین جن اور شیطان

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو ساتھ بہشت کے کہ تمکو وعدہ دیا جاتا تھا ❊ **تفسیر** ۞ پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اوسکے
مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہی کہ مستقیم رہے ازروئے فعل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے ازروئے قول کے یعنی جیسے
اقرار اوسکی ربوبیت کا زبان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض و واجبات پر مستقیم رہے
اور یہ بھی حضرت ابو بکر رض سے منقول ہی کہ اونھون نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی بیچ بیان
معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق رض نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو
کہا صدیق رض نے کہ یہ مراد ہی کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معنی استقاموا کے یہ منقول
ہین کہ مستقیم رہے امر و نہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی کہ خالص کیا
عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی کہ ادا کیے اونھون نے فرائض اور ابن عباس رض نے کہا کہ مستقیم رہے اوامر و فرائض پر اور کہا سفیان
بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ بتائیے مجکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسپر فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ رب میرا
اللہ ہی پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتون کے کرنے کو کہا ہی اونکو بجا لا کہا سفیان نے پھر کہا مینے کیا بہت
ڈرکی چیز ہی کہ ڈرتے ہین آپ مجپر اوس سے پس پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یہ یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اس سے کلمات
کفر وغیرہ گناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری رض نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ کرتا رہے طاعت اوسکی اور بچے نافرمانی
اوسکی سے اور فضیل سے ہی کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا بعضون نے کہ حقیقت استقامت کی اَلْقَرَارُ
لَا الْفِرَارُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر پھر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اوتر ینگے اونپر فرشتے نزدیک
موت کے ساتھ خوش خبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوش خبری دینی تین جگہہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے
اور حرف اَنْ اَلَّا تَخَافُوْا مین بمعنی ای کے ہی یا مخففہ ہی ثقیلہ سے اور اصل اسکی بانہ لا تخافوا ہی اور ابن مسعود کی قرارت مین لا تخافوا ہی
یعنی بغیر ان کا یعنی یَقُوْلُوْنَ لَا تَخَافُوْا یعنی اوترینگے فرشتے کہتے ہوے مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آتی ہی یعنی موت اور امر آخرت
اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد اور دین پس ہم کارساز ہین تمھارے ان سب مین کذا قال المجاہد
فِي تَفْسِيْرِ الْآيَةِ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن وہ غم ہی کہ لاحق ہو بسبب واقع ہونے
مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھدیا ہی تمھارے لیے امن ہر غم سے پس
نہین چکھوگے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح
کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو ساتھ داخل ہونے اون جنتون کے کہ وعدہ دیے جاتے
تھے تم زمانہ گذشتہ مین ❊ معا ❊ **کشاف** ❊ زید بن اسلم سے روایت ہی کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت کے
اور کہتے ہین لَا تَخَفْ مِمَّا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْهِ ❊ یعنی مت ڈر اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جاتا رہتا ہی خوف اوسکا
اور کہتے ہین فرشتے لَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا وَلَا عَلٰى اَهْلِهَا وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ ❊ یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور اہل دنیا پر اور خوشی سن
جنت کی پس مرتا ہی اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہی اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا حرام ہی
نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہی اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہی کہ کہا بلا شبہہ مومن کو
خوش خبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی اور انس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تو مکروہ رکھتے ہین موت کو

۵ یعنی ظاہر و باطن یکسان ہو [illegible]

۶ [illegible]

فرمایا نہین ہے یہ کراہیت موت کی ولیکن مومن کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے پس نہین ہوتی ہی کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس سے کہ ملے اللہ سے پس دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہی وقت موت اوسکی کا آتا ہی اوسکے پاس فرشتہ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہی وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور ثابت ہے ہی کہ اونھون نے پڑھی سورہ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پہونچے اس مقام کو تتنزل علیہم الملئکۃ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پہونچا ہی مجکو یہ کہ بندۂ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے وہ جو تھے ساتھ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہی اللہ اوسکے ڈر سے اور ٹھنڈی کرتا ہی آنکھ اوسکی پس نہین ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈرینگے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر کہ وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین * در منثور *

نَحْنُ اَوْلِيٰٓـؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہی جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی

مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝

جو منگواؤ مہمانی ہی اوس بخشنے والے مہربان سے * مق *

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ چاہین دل تمھارے یعنی اشتہا کرین جس سے اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدا بخشنے والے مہربان کے سے * تفسین * فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر کسیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین * مو * ہم دوست تمھارے تھے جیسے کہ شیاطین ہمنشین اور بھائی گنہگارون کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دارین مین اور نزل کہتے ہین مہمان کے رزق کو مجاہد سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت نحن اولیٰؤکم کے کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہووین ہم ساتھ تمھارے جنت مین اور کہا سدی نے کہینگے واسطے اونکے فرشتے ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمھارے دنیا مین اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہووینگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہو تم بہشت مین * مق * در منثور * معا *

تنبیہ * جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال اکثر حضرات مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالی کے بجالاوے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اونسے باز رہے اور یہی معنی استقامت کے سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قل اٰمنت باللہ ثم استقم کے لکھے ہین کہ کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ایمان لانا انپر پھر استقامت کر اوپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے ممنوعات سے از روے قلب و قالب کے انتہی * اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہی بیچ شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے بجالانے تمام اوامر کے اور بچنے کے تمام مناہی سے اسلیے کہ مومن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے انتہی * اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ نعمتین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کرکر یہ نعمتین اور درجات عالیات حاصل کرنے بہتر یا نافرمانی اونکی کرکر طرح بطرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہے گا کہ یہان کی لذات فانیہ مین منہمک رہکر وہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بد کار کہلاتا ہی اور وہان کا بھی عذاب بھگتتا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہین اور زناکاری اور قماربازی

ع ۷ ۱۸

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیر ذالک گناہون مین مشغول رہتے ہین دنیا مین بھی فاسق اور بدکار اور بدمعاش کہلاتے ہین اور آخرت مین بھی ویسے ہی لوگون کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح بطرح کی فرمان برداری مین لگے رہتے ہین وہ یہان بھی اچھے کہلاتے ہین اور وہان بھی انبیا اور صدیقون اور شہدا اور صلحا کے زمرے مین آوینگے اور یہ نعمتین پاوینگے کہ پاک پروردگار صریح فرماتا ہی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ یعنی اور جو لوگ حکم مین چلین مین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہدا اور نیکبخت لوگ اور خوب ہی اونکی رفاقت ✤

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور اوس سے بہتر کسکی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون ✤ ع

اور کون شخص بہتر ہی بات مین اوس شخص سے کہ بلایا لوگون کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق مین مسلمانون مین سے ہون ✤ تفسیر یہ بلانے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بلایا لوگون کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا مین مسلمانون سے ہون یعنی باز راہ تفخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہی کہ کہا نہین شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اوتری ہی موذنون کے حق مین اور یہ عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ جمع ہون اوسمین تین باتین موحد ہو معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہین ہین یہ مگر عالم باعمل اہل عدل و توحید بلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بلانے والا موذن ہی اور ابوامامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت نماز پڑھنی ہی درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین رد کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہی کہ کہا جب فارغ ہووے تو اپنی اذان سے تو کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پھر پڑھی یہ آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا سہارا موذنون کا ہوگا روز قیامت کے اور نہین اتباع کرتا اوسکا یعنی اذان دینے وغیر ذالک مین مگر مومن اور موذن دراز ترین لوگون کے ہونگے از روے گردنون کے روز قیامت کے انتہی ✤ یہ کنایہ ہی حصول شرف اور جاہ و امتیاز سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ موذن کے لیے بخشش کیجاتی ہی بقدر درازی آواز اوسکی کے اور تصدیق کریگا اوسکی ہر رطب و یابس یعنی تر و خشک اور ابن عمر سے ہی کہ اونھون نے کہا واسطے ایک شخص کے کہ کیا ہی عمل تیرا اوسنے کہا اذان کہا ابن عمر نے اچھا عمل ہی تیرا عمل گواہی دیگی تیرے لیے ہر چیز کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب نے کہ اگر طاقت پاؤن مین اذان کی ساتھ خلافت کے تو اذان دیا کرون مین اور کہا سعید نے کہ قوت پاؤن مین اذان پر محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ حج کرون مین اور عمرہ کرون مین اور جہاد کرون مین اور کہا کعب نے کہ جسنے اذان دی لکھی گئین اوسکے لیے ستر نیکیان اور اگر تکبیر کہے بس وہ افضل ہی اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر جانتے لوگ کہ کیا ثواب ہی اذان مین تو البتہ جھگڑتے آپس مین اور کہا یحیی نے کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ یا تابعین کے زمانے مین کہ دوڑو تم اذان پر اور نہ دوڑو تم امامت پر اور حسن بصری نے کہا کہ موذن بلند اذان دینے والا اول ہوگا اونمین کہ لباس پہنائے جاوینگے روز قیامت کے ✤ ملتقط معالم ✤ در منثور ✤ تنبیہ ✤ سبحان اللہ اس آیت کریمہ سے کیا کچھ بزرگی معلوم ہوئی اللہ کی طرف بلانے اور عمل نیک کرنے کی اور توحید کی اور اللہ کی طرف بلانے کی کیونکر نہو یہ فضیلت کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک کام کی طرف بلاتا ہی کسیکو تو اوسکو بھی اوتنا ہی ثواب ہوتا ہی جتنا عمل نیک کرنے والے کو اور ایسے ہی جو برائی

ف روایت کیا گیا ہی کہ جب بلال کہتے اذان تو یہود کہتے کہ کوا پکارتا ہی اور جب نماز پڑھتے ... بیٹھتے اور سجدہ کرتے ...

ف یعنی اگر زمین ... گناہ مجسم ہون اور وہان تک بھرے ہون تو وہ بھی بخشے جاوینگے ۱۲ منہ عفی عنہ

ف ... ۱۲ منہ عفی عنہ

کی طرف بلاتا ہی اوسکو بھی گناہ اوتنا ہی ہوتا ہی جتنا کرنے والوں کو ❊ **مشکوٰۃ** ❊

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اور برابر نہیں نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو تو دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝

جیسے دوستدار ہونے والا ❊ **مو** ❊

اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جواب دے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہو پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے دشمنی ہی پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوا ہی ❊ **تفسیر** ❊ برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا ایسا کام کرے تو اوسکے مقابل کر جو اوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین نہون ❊ **مو** ❊ یعنی سیئہ اور حسنہ یعنی برائی اور بھلائی متفاوت ہین بڑا تفاوت ہے تو یعنی اختیار کر اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہو اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے جب کہ پیش آوین تجکو دو حسنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجپر تیرے بعض دشمن کی طرف سے جیسے اگر برائی پونہچاوے کوئی شخص طرف تیری تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہی کہ عفو کرے تو اوس سے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہی کہ احسان کرے تو طرف اوسکے جگہہ برائی پونہچانے اوسکی کے طرف تیرے مثلاً اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے فرزند کو تو تو بدلا دیکر چھڑا دے اوسکے فرزند کو اوسکے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان الخ یعنی پس تو جب یہ کریگا تو ہو جاویگا دشمن مخالف تیرا مانند دوست قرابتی کے صاف تجسے ❊ **مل کشاف** ❊ ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ کہا حکم کیا اللہ تعالیٰ نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غضب کے اور ساتھ حلم کے وقت جہل کرنے کسیکے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پونہچانے کسیکے پس جب کرینگے یہ تو بچاویگا انکو اللہ شیطان سے اور جھکا دیگا اونکے لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست قرابتی ہی اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ عکرمہؓ سے ہی کہ کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست ❊ **درمنثور** ❊ **تنبیہ** ❊ حاصل مطالب صاحب مدرک و کشاف کا یہ ہوا کہ مراد احسن سے بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہی کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب کے مقابلے مین سلوک کر اوس سے اور واقع مین الفاظ آیت سے بھی یہی سمجھا جاتا ہی اور یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اسی مضمون کو اس بیت مین لکھا ہی ❊ **بیت** ❊ بدی را بدی سہل باشد جزا ❊ اگر مردی احسن الی من اسا ❊ اور ابن عباس اور صاحب معالم اور جلالین کے نزدیک معنی ادفع بالتی الخ کے یہ ہین کہ دفع کر سیئہ یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پونہچانے کو ساتھ عفو کرنے کے اور صاحب مدارک اور کشاف نے بھی یہ اقوال بعد تحقیق اپنی کے لکھے ہین سبحان اللہ یہ بھی عجیب خصلتین ہین اور بڑا فائدہ صبر اور تحمل اور درگذر کرنے کا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ مددگار اوسکا ہوتا ہی اور شیطان درمیان مین آتا ہی چنانچہ آیا ہی کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے تو جواب دیا ابوبکرؓ نے اوسکی بعضی بات کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پونہچے اونکے پاس ابوبکرؓ اور کہا ای رسول خدا کے برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب کہ جواب دیا مینے اوسکو اوسکی بعضی بات کا تو غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو تو آ پڑا شیطان پھر فرمایا ای ابوبکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی

ف یعنی بدی کا بدلہ بدی سے [illegible] بدی کرنی سہل ہی اگر [illegible] تو احسان کر وہ پھر کبھی بدی نہ کرے ۱۲

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلا لینے پر ظالم سے اور بخشدے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری سے ڈھانپے گا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکے گا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بعض دانایان دین سے منقول ہی کہ زہد پانچ چیزون پر موقوف ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکے ہاتھ مین ہی ✤ مشکوۃ مصابیح ✤

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

اور یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی ✤ مو ✤

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والا ✤ تفسیر ✤ یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ اقبال مندون کو ملتا ہی ✤ مو ✤ نہین نزدیک کیے جاتے اہ یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلہ مین برائی کرنے کے مگر صبر والے اور نہین دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین بڑا ہی کوئی حصہ سوا جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا بیچ شان ابو سفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح مین آئی تو وہ مسلمانون سے نرمی سے ملنے لگا پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور حمیم یعنی قرابتی بسبب قرابت کے ہوا ✤ مد ✤ بحر ✤

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کبھی چوک لگے تجکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا جانتا ✤ مو ✤

اور اگر پھیر دے تجکو وسوسہ پھیرنے والا آیا ہوا شیطان کی جانب سے بس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا جاننے والا ✤ تفسیر ✤ معنی اسکے یہ ہین کہ اور اگر پھیرے تجکو شیطان اوس چیز سے کہ وصیت کی میننے اوسکی کہ وہ دفع کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حلم پر اور نہ اطاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن صرد سے منقول ہی کہ کہا بٹھا دکیا دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مین جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا رہے اوس سے غصہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی تو مجکو پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ غصب سے اسلیے کہ وہ ایک انگارا ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی رگون کے پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چمٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانے مین کہ شیطان کہتا ہی کیونکر غالب آویگا مجپر ابن آدم جب راضی ہوگا تو آونگا مین یہانتک

کہ ہوینگا مین اوسکے دل مین اور جب غصہ ہوگا تو ا وسکو گا مین یہانتک کہ ہو نگا اوسکے سر پر ❊ دُر منثور ❊ اپنے نبی پیارے کو کچھ طریقہ تحمل و صبر کا تعلیم فرماکر پھر مشرکون کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیان بیان کرکے

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نکرو سورج کو نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو ❊ موضح ❊

اور اوسکی نشانیون میں سے ہی شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزون کو اگر اوسی کی فقط عبادت کرتے ہو ❊ تفسیر ❊ اور اوسکی نشانیون میں سے کہ دلالت کرتی ہین اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہین کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیان اوسکی قدرت و وحدانیت کی ہین کہ دیکھو کیسے روشن ہین اور سیر مقدر ہی اونکے لیے سجدہ نکرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہین اگرچہ بہت ہین منافع اونکے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اون مشرکون میں سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستارون کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہین چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کرین اپنے سجدہ کرنے سے رضامندی اللہ تعالی ہی کی فقط اگر ہین اوسکو عبادت کرتے اور یہ موحد غیر مشرک اسلیے کہ جو پوجے اوسکے ساتھ [illegible] وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم رات و دن کو اور [illegible] اس لیے کہ ہوائین چھوڑی جاتی ہین واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے ❊ معالم ❊ دُر منثور ❊

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔـمُوْنَ ○

پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے ❊ موضح ❊

پھر اگر تکبر کرین کافر تو کیا پروا ہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین یعنی ملائکہ [illegible] یاد کرتے ہین اوسکو شب و روز اور وہ تھکتے نہین ❊ تفسیر ❊ یعنی اسکے یہ ہین کہ پھر اگر کافر تکبر کرین [illegible] ٹھہراوین تو چھوڑ دے اونکو بحال خود اسلیے کہ اللہ تعالی کے ہان کمی نہین خالص عبادت کرنے والون اور سجدہ کرنے والون کی اوسکے بندے مقرب ایسے ہین کہ پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو رات و دن کہ وہ پاک ہی شریکون سے اور تمام عیوب نقصانون سے اور نزدیک پروردگار اپنے کے یہ عبادت ہی قرب اور مرتبہ اور بزرگی سے اور جگہہ سجدے کی ہمارے نزدیک لفظ یسئمون پر ہی اور یہ منقول ہی ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن مسیب سے اور احتیاط بھی اسی میں خوب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیچ لفظ تعبدون پر ❊ کشاف ❊ معالم ❊

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی ہی کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوس پر پانی تازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

وہ جلاویگا مردے [illegible] سب چیز [illegible] کر سکتا ہی ❊ موضح ❊

اور اوسکی قدرت کی نشانیون میں سے یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خشک تپیل پھر جب اوتارا ہمنے اوس پر پانی یعنی [illegible] تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا [illegible]

سجدۃ ۱۱

[illegible]

ساتھ روئیدگی کے یعنی لہلہانے لگی اور ربت ہی ربو سے یعنی پھولی اور مزین ہوئی ساتھ روئیدگی کے گویا کہ وہ بمنزلے اترانے والے کے ہی کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کسیف پرانے پھٹے کپڑون والے کے تھی * کشاف *

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ

جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہین ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن

الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی * ع *

بلاشبہہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے روز قیامت کے کرو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی * تفسیر * کجروی کرتے ہین الخ یعنی مائل ہوتے ہین حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین یہ وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی ڈالا جاوے الخ یہ تمثیل ہی واسطے کافر و مومن کے کرو الخ یہ نہایت ہی تہدید مین اور مبالغہ ہی وعید مین دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوس پر * ف * ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کے کہا مجاہد نے يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب اور کلام بیہودہ کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا یلحدون سے یہ مراد ہی کہ جھٹلاتے ہین سدی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابو جہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون نے کہا وہ امیر حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابو بکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی بیچ تفسیر اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ کے کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی * معالم * در منثور *

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ

جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝

نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی * ع *

بلاشبہہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین پاتا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی خدا داناو تعریف کیے گئے کی طرف سے * تفسیر * مراد ذکر سے قرآن ہی اسلیے کہ اونھون نے بسبب کفر کرنے کے ساتھ اوسکے طعن کیا اوسمین اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی اونھون نے تاویل اوسکی اور باطل سے مراد ہی تبدیل یا نقص آگے اوسکے سے الخ یعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پونہچے طرف اوسکے اور متعلق ہو ساتھ اوسکے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اوسمین طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اوسمین اہل باطل نے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہی ولیکن اللہ تعالیٰ نے بچایا ہی اوسکو تعلق باطل کے سے ساتھ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ مقابلہ کیا اونکا ساتھ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حاصل یہ کہ کسیکا طعن رونق پذیر نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسی کے مانند ہی قول اللہ تعالیٰ کا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ یعنی بلاشبہہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہہ ہم ہی اوسکے نگہبان ہین * ف * کشاف * حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت فتنے مین پڑے گی بعد آپ کے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپ سے کہ کیا چیز نکالیگی اوس فتنے سے

پس فرمایا کتاب اللہ العزیز الذی لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید اور عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم الخ تا حمید تک پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھر سکتے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوس چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین ہے بندونکو کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین رجوع کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہت محبوب ہو طرف اوسکی اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہ کہا اس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لا یاتیہ الباطل الخ کے کہ کہا نہین داخل کر سکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کر سکتا ہی ؛ در منثور

پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا مایقال الخ ؛ معا ؛

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝

تجھے وہی کہتے ہین جو کہہ چکا ہی سب رسولون سے تجھسے پہلے تیرے رب کے ہان معافی بھی ہی اور سزا بھی ہی دکھ والی ؛ مو ؛

ای محمد نہین کہا جاتا ہی تجکو مگر جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بلاشبہہ پروردگار تیرا صاحب بخشش کا ہی اور صاحب عذاب درد دینے والے کا ہی ؛ تفسین ؛ نہین کہا جاتا ہی الخ یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہ کہا اگلے رسولون کو اونکی قوم کے کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح بطرح کے طعن کرتے آسمان کی اوتری ہوئی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اونھون نے صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے دشمنون کو اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ نہین کہتا تجکو اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ؛ معا ؛

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى

اور اگر ہم اوسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتین کیون نکھولی گئین اور اوپری زبان اور عرب کا آدمی تو کہہ ایمانوالونکو سوجھ ہی

وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ

اور روگ کا دفع اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہی اور یہ اونکو اندھاپا اونکو پکار ہی ہی

مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝

دور کی جگہہ سے ؛ مو ؛

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب عربی کہہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے انکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اونپر اندھاپا ہی یہ جماعت مثل مین ایسے ہین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہہ سے ؛ تفسین ؛ مشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہی ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کوفیون نے اور ہمزہ انکار کے لیے ہی یعنی البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی آور باقیون نے ایک ہمزہ سے اور وہ مستفہمہ سے پڑھا ہی اور اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ ہو عجم سے یا عرب سے اور عجمی منسوب ہی طرف امت یعنی جماعت عجم کے فصیح یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی جس طریق پر آتین انکے پاس پلٹ دیجاتے او نہین سرکشی کرنے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوتارتا اوسکو اللہ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن ہی کہ

ع ۱۹

ولو جعلنہ ای الذکر یعنی ۵

دلیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہو آیت ہے یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور شفا اوس چیز کے لیے کہ سینے مین ہے یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہے اور اندھا پا ہے یعنی تاریکی اور شبہہ ہے کہا قتادہ نے کہ اندھے ہین کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع پاتی اوس سے یہ جماعت مثل مین ایسے ہین الخ یعنی یہ کافر بسبب نہ قبول کرنے قرآن کے اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہ سے کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین مکان دور سے ساتھ بدترین نامون کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور تھا وہ یہودی عجمی اور کنیت اوسکی تھی ابو فکیہہ پس کہا مشرکون نے کہ یسار محمد کو تعلیم کرتا ہے عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہے محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجھکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا الآیۃ *معالم* **تنبیہ** جاننا چاہیے سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے فائدہ اوٹھانا صفت مومن کی ہے اور اوس سے فائدہ نہ اوٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیے کہ سوچے اسکے معانی کو اور دل سے متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جانے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہے پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین ہے خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہے اوس روزے مین کہ نہ باز رہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہے اوس قرأت قرآن مین کہ نہو تدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہے خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہے اوس مال مین کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہے اوس اخوت یعنی بھائی چارے دینی مین کہ نہو حفاظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت اور رعایت کرنی چاہیے اور نہین خیر ہے اوس نعمت مین کہ نہو بقا اوسکے لیے اور نہین خیر ہے اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو اوسمین اور نہ تعظیم خدا تعالی کی *منبہات*

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ

اور ہمنے دی تھی موسی کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اونمین

بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۝

فیصلہ ہوجاتا اور وہ دھوکے مین ہین اوس سے جو چین نہین دیتا *موضح*

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی مین ہین قرآن کی طرف سے **تفسیر** اختلاف کیا گیا اوسمین پس کہا بعضون نے کہ یہ حق ہے اور بعضون نے کہا یہ باطل ہے جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے اے محمد تیری کتاب مین ایک بات کہ پہلے گذری یعنی ساتھ تاخیر عذاب کے فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا اونکو کہ جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالتا اور بعضون نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہے اور یہ کہ فیصل کیے جاوینگے خصومات اوس دن مین اور اگر یہ نہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے دنیا ہی مین فرمایا اللہ تعالی نے بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہے ولیکن ڈھیل دیتا ہے اونکو ایک وقت مقرر تک *مدارک* *کشاف*

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝

جنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جنے کی برائی وہی اوسی پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر *موضح*

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اوسکے لیے ہے اور جو کوئی برا کام کرے پس وبال اوسپر ہے اور نہین ہے پروردگار تیرا ظلم کرنے والا بندون

یعنی تو کہ عذاب کرے غیر بدکار کو ❊ تنبیہ ❊ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسیکی برائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہیں پہونچتا جیسے
عوام مین مشہور ہے عیسی بدین خود موسی بدین خود میان کوئی کچھ ہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے
والا یہ بھی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی
جان پر پس کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تک کہ حُباری البتہ مرتا ہی گھونسلے اپنے مین دُبلے ہو کے
بسبب ظلم ظالم کے ❊ ف ❊ حُباری ایک جانور ہی تیز پر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا
کار کرتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے مینہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورون پر کیون
نہ تاثیر کرے ❊ ح ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین گناہ کرتا ہی اونمین گناہ درحالیکہ وہ
قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے تو اوسکو مگر کہ پہونچاویگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے ❊ اور فرمایا آنحضرت
نے کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہان تک کہ دیکھیں وہ باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بعضے
کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یہ یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی جو اوس کو
بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب نہ منع کرنے کے انتہی ❊ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے ہین یہ نہ سمجھین کہ ہم بچ رہینگے
نہ یہ بھی اونکے ساتھ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہون تو منع کیا اونکو اونکے علما نے پس باز نہ آئے
وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک رہے ساتھ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور
اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالی نے دل بعض اونکے نے بسبب بعض کے ❊ ف ❊ یعنی جو کہ پاک تھے گناہ سے اونکو بھی سنگدل
کر دیا اللہ تعالی نے بسبب شومی گناہ گارون کے اور خلط ہونے کے ساتھ اونکے پس سب سنگدل ہو گئے اور دور ہو گئے قبول خیر اور رحمت سے ❊ پس لعنت
کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرتے کہا ابن مسعود
نے پس اوٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیے کو چھوڑ کر ہو بیٹھے واسطے اہتمام اور اظہار رنج کے پس فرمایا
نہین عذاب سے نجات پانے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا انتہی ❊
اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود را فضیحت و دیگر برا نصیحت فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج
مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ اے جبریل کہا یہ واعظ ہین آپکی امت کے کہ حکم کرتے تھے
لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھول جاتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نہ کرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی پس اے عزیز یہ باتین منع کرنے مین
دل و جان سے مصروف ہو کسیکا ڈر نہ رکھے وہ لا دل سے تو برا جانتا رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ پہونچینگی میری امت کو
اخیر زمانے مین اونکے بادشاہون سے بلائین سخت یعنی افعال بد دیکھینگے اور بری باتین سنینگے نہین نجات پانے کا کوئی اس سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس جہاد کیا اوسپر ساتھ زبان اپنی کے اور ہاتھ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہلے سے طیار ہین اوسکے لیے سعادتین
دارین کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نہ کیا مگر ساتھ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اوس سبب سے
اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس سبب سے پس یہ نجات پائیگا اوپر چھپانے محبت اور بغض اپنے کے سب کے انتہی ❊ اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے [illegible]
طرف جبرئیل علیہ السلام کے کہ الٹ دے شہر [illegible]

۵۱ فوائد شیخ سعدی [illegible]

پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اوس میں فلانا بندہ تیرا ہی کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے تک کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق مونہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی یعنی بُری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نہین تھا انتہی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے نہ مانا تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار ہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جا بُری بات ہوتی ہی اور سوے ایک کے بُرائی اوسکی کوئی نہین جانتا ہی یا یہی منع کرسکتا ہی اور کو وہان دخل نہین تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی نہ غیر اوسکے پر انتہی ✤ اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین خلاف شرع باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی مین سمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا بار یک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک و گناہ کی باتین ہوتی ہون اور گھر والا منع نکرے تو تارک فرض کا اور سخت گنہگار ہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے شب و روز اور بُرے عملون سے بھاگے اور اس حدیث کو کہ مناسب اس مقام کے ہی مد نظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوینگی لوگون کے لیے دن قیامت کے پس ایسے شرعی باتین پس خوشخبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اونسے بھلائی کا اور ایسے خلاف شرع باتین پس کہینگی دور ہو ہمسے دور ہو ہمسے اور نہین طاقت رکھین گی وہ مگر چمٹنے کی اونسے اور مفارقت نہین کرسکنے کی ✤ مشکوۃ ✤

الجزء الخامس والعشرون ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۖ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا

اوسی کی طرف حوالہ ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ

اور گابھ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولینگے ہمنے تجکو کہہ سنایا

مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝

ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا ✤ معا ✤

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہ کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا مقرر کرتے تھے کہینگے جتا دیا ہمنے تجکو کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی ثابت کرنے والا شریکون کا ✤ تفسیر ✤ خدا کی طرف حوالہ کیجاتی الخ یعنی علم قیامت کے قائم ہونے کا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی یعنی واجب ہی سوال پر یعنی جس سے پوچھے حال اوسکا یہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جننا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اونکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا بُرا وغیر ذالک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان مشرکین کے اور بیان اوسکا اس آیت مین ہی اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی اور اٰذَنّٰكَ کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجکو اور بعضون نے کہا اخبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ اللہ تعالیٰ عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی لیکن خبر دینی واسطے جاننے والے ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہو وین معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہمارے دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب بس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی باطل اسلیے کہ جب جانا اللہ تعالیٰ نے حال اونکے دلون کا

پس گویا کہ اونھون نے معلوم کروایا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ اقرار کرے توحید بیان کرتا ہی تیری یا یہ معنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ مشاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہونگے معبودون سے اور غائب ہو گئے ہونگے اونسے معبود اونکے نہین دیکھینگے اونکو وقت توبیخ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام مشرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اوس چیز کی کہ نسبت کی مشرکون تے طرف ہمارے کہ وہ شرکت ہی * مل *

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيصٍ ۝

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور سمجھے کہ اونکو نہین کہین خلاصی * مو *

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ پوجتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہہ بھاگنے کی *

لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوسکو برائی تو آس توڑے ناامید ہو کر * مو *

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پہونچے اوسکو سختی پس ناامید ہی طمع کاٹنے والا * تفسیر * مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے ساتھ مال مین اور نعمت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رب سے مال اور صحت وغیرہا سختی اور فقر ناامیدی یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا یعنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہو اوسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور یہ صفت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝ یعنی ناامید نہین ہوتے اسکی رحمت سے مگر قوم کافر * مل جلد *

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ ہی میرا لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت اوٹھنی ہی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہی اوسکے پاس خوبی سو ہم جتا دینگے منکرون کو جو اونھون نے کما ہی اور چکھاوینگے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

گاڑھی مار * مو *

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پہونچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوش ہو اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بالفرض پھر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے * تفسیر * چکھاوین ہم الخ یعنی دیوین ہم اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ پہونچا طرف میرے اس لیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہذا لی کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوگی رحمت مجھسے اور اگر پھر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین اور حسنیٰ سے مراد جنت ہی یا حالت نیک کہ بزرگی اور نعمت ہے کی یہ کافر قیاس کرتا ہی امر آخرت کو امر دنیا پر اور خبردار کرینگے ہم اونکو ساتھ حقیقت اوسکی کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے غلیظ کے معنی ہین شدید کہ پیوستہ ہوگا اونسے * مل *

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝

وحب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی * مو *

اور جب انعام کرین ہم آدمی پر مونہہ پھیرے اور دور ہو بطرف خود در رفتا اور جب پہنچے اوسکو کوئی بلا بس صاحب دعا بہت کا ہے + تفسیر یہ سبب بیان ہی انسان کے نقصان کا نہ سختی مین صبر ہی نہ نرمی وچین مین شکر + موضح یہ دوسری مثال ہی انسان کی سرکشی و بدذاتی کہ جب پہونچاتا ہی اوسکو اللہ نعمت تو تکبر مین ڈالدیتی ہی اوسکو نعمت اور ایسا ہوجاتا ہی کہ گویا کبھی محتاج و رنج رسیدہ تھا ہی نہین بس بھول جاتا ہی منعم کو اور مونہہ پھیرتا ہی اوسکے شکر سے اور نا بجانبہ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہین کہ دور کھینچتا ہی اپنے نفس اور تکبر کرتا ہی اور بڑا جانتا ہی اپنے کو اور شر سے مراد ہی ضرر و فقر اور عریض سے مراد ہی کثیر یعنی متوجہ ہوتا ہی اوپر دوام دعا کے اور شروع کرتا ہی بیچ تضرع و زاری اور گڑگڑانے کے اور منافات نہین ہی درمیان قول اللہ تعالی کے فیؤس قنوط + اور درمیان قول اوسکے کے فذو دعاء عریض + اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہی اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہی جنگل میں اور ذو دعا ہی دریا مین یا قنوط ساتھ دل کے ہی اور ذو دعا ساتھ زبان کے یا قنوط ہی بتون سے اور ذو دعا ہی اللہ تعالی کے لیے + مس +

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلا جاوے مخالف ہوکر + موضح

کہہ کیا دیکھا تمنے کہ اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھ اوسکے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور صواب سے + تفسیر ارایتم بمعنی اخبرونی کے ہی یعنی خبر دو مجکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا نبی نے پھر نمانا تمنے اوسکو وہ اللہ کے پاس سے آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے + جلا + مس +

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ

اب ہم دکھاوینگے اونکو اپنے نمونے دنیا مین اور آپ اونکی جان مین جب تک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ ٹھیک ہی کیا تیرا رب تھوڑا ہی

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

ہر چیز پر گواہ + موضح

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیاں اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کے ہی یہان تک کہ واضح ہوجاویگا اونپر کہ یہ بات سچ ہی آیا پس نہین کافی ہی پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی + تفسیر بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور انہ الحق مین جو ضمیر ہی پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ بلاشبہہ قرآن حق ہی اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھ بعث اور حساب اور عقاب کے پس سزا دیے جاوینگے بسبب نماننے اوسکے کے اور اوسکے لانیوالے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھرے تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ یہ چیزین وعدہ کی گئین قسم ظاہر کرنے آیات خدا سے اطراف عالم مین اور اونکے نفسون مین قریب ہی کہ دیکھینگے اور مشاہدہ کرینگے پس ظاہر ہوئیگا اونکو اوسوقت کہ قرآن اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہی نہ وہ مطلع ہی + مدارک جلالین + اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف پھرتی ہی اور آیات آفاق مین مکان امتون گذشتہ کے ہین یا وقائع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھ سے اور یا سورج اور چاند اور ستارے اور نباتات اور اشجار اور نہرین اور باشندے انکے کے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور یا فتح ہونا مکے کا اور یا لطافت صنع اور بدائع حکمت کے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی بیچ تفسیر سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ کے کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واللہ سچ کہا محمد نے + اور امام ابو اللیث نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا

اور جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجو لوگون سے پوچھیں کہ دو ٹکڑے ہوا چاند کا دیکھا ہی یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے
دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی ورنہ سحر محمد کا ہو قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہ کے لوگون نے اوسکے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا
سحر مستمر ہی کہ سب طرف پہونچا ہی یہ آیت او تیری (الخ) یعنی اور حاصل اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ (الخ) کا یہ ہی کہ کیا بس نہین ہی پروردگار تیرا یہ کہ وہ
سب چیزون پر گواہ ہی اور حاضر و مطلع یعنی اگر کفار انکار قرآن او معجزے تیرے کا کرین تو خدا تعالی کو او تیری حقیت کا کافی ہی * بحر * درمنثور *

أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ○

سنتا ہی وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہی وہ گھیر رہا ہی ہر چیز کو * موضح *

آگاہ ہو تحقیق کافر شبہے مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق خدا ہر چیز کو گھیر رہا ہی * تفسیر * کافر شبہے مین ہین (الخ)
یعنی انکار بعث و جزا کا رکھتے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی جانتا ہی اجمال تمام چیزون کا اور تفصیلین انکی او ظواہر و بواطن انکے پس
نہین چھپی ہی اوس پر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین * بحر * ملا * تنبیہ *
جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر او قیامت وغیرہ
ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذلک کے اوسکو
ثواب بےحساب ملیگا اور وہان چین مین رہیگا و الا طرح طرح کی خرابیان بھگتیگا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن باندھے اور بری
باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مد نظر رکھے اور اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب رب العلمین کی پیاری چیزون کو اور انکے
صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی پیاری چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پیاری چیزون مین سے یہ چیزین ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوست کی گئین طرف میرے تمہاری دنیا مین سے تین چیزین خوشبو اور تیسرا اور ٹھنڈک میری آنکھ کی نماز مین ہی یعنی بڑا ہی چین آتا ہی
مجکو او لذت پاتا ہون او مین اور آنحضرت کے ساتھ اونکے اصحاب بھی تھے کہا ابوبکر رض نے کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور دوست کی گئین ہین میرے نزدیک اور بھی تین چیزین دیکھنا طرف چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر
اور ہونا بیٹی میری رسول خدا کے نکاح مین پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابوبکر رض نے اور محبوب ہین میرے نزدیک تین چیزین او بھی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور کپڑا پرانا پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رض نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین او بھی سیر کرنا بھوکون کا
اور تلاوت کرنی قرآن کی اور لباس پہنانا ننگون کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رض نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے
تین چیزین او بھی اَلْخِدْمَةُ لِلضَّيْفِ وَالصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ یعنی خدمت کرنی مہمان کی اور روزہ
رکھنا گرمی مین اور مارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگہان جبریل علیہ السلام آئے اور
اور کہا کہ بھیجا ہی مجکو رب تعالی نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمہاری اور حکم کیا ہی تمکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا مین اگر ہوتا
مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبریل ع نے کہ مین دوست رکھتا تمہاری دنیا مین سے
تین چیزین رہنمائی گمراہون کی اور انس کرنا غریبا فرمانبردارون سے اور مددگاری عیالدارون مفلسون کی پھر کہا جبریل علیہ السلام نے
کہ دوست رکھتا ہی رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین صرف کرنا طاقت کا اللہ تعالی کی طاعت مین اور رونا نزدیک نادم ہونے کے
گناہون پر نادم ہو کر رونے اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزین ہین یہ ہم مسلمانون کو
دوست رکھنا چاہیے انکو اور انھین پر کیا موقوف ہی بلکہ لازم یون ہی کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے پیتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے
وغیر ذلک حالات مین رضامندی کی اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی رضا پر غالب رکھے جب یہ دوست کہلاویگا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ صدق محبت تین چیزون مین ہی اختیار کرے کلام حبیب اپنے کا اوپر کلام غیر اوسکے کے اور اختیار کرے ہمنشینی حبیب کی اوپر ہمنشینی غیر اوسکے کے اور اختیار کرے رضا اپنے حبیب کی اوپر رضا غیر اوسکے کے ❊ منبہات

سورۃ الشوریٰ مکیۃ وھی ثلث وخمسون آیۃ وخمس رکوعات

اس سورت کا نام سورہ شوری ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ شوری کے معنی ہین مشورت کرنا اور اسمین ذکر ہی اسکا کہ فرمایا وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ یعنی اوپرسے فرماتے آتے ہین کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہی بہتر اور پاینده تر ہی اون لوگون کے لیے کہ ایمان لائے اور ایسا اور ایسا اور اون لوگون کے لیے ہی کہ کہا مانا اپنے رب کا اور قائم کی نماز اور کام اونکا آپسکے مشورے سے ہوتا ہی اور جو کچھ کہ ہمنے دیا اونکو اوس سے خرچ کرتے ہین یہ ساری آیت اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور نزول اسکا بعد سورہ حم السجدہ کے ہی اسیسے بعد اوسکے لکھی گئی اور یہی وجہ ہین مناسبت کی ان دونون مین بہت سی ہین باعتبار مضامین کے اور یہ سورت مکیہ ہی سوائے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کے چار آیتون تک کہ یہ مکیہ نہین ہین اور آیتین اسکی ترپن ہین اور کلمے اسکے آٹھ سو چھیاسٹھ اور حروف اسمین تین ہزار پانسو آٹھ اور رکوع اسکے پانچ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

اسی طرح وحی بھیجتا ہی تیری طرف اور تجھسے پہلون کی طرف اللہ زبردست حکمت والا ❊

اسی طرح وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے خدائے غالب باحکمت ❊ **تفسیر** حٰمٓ عٓسٓقٓ حروف مقطعات ہین اللہ تعالی ہی جانے کہ مراد اسنے کیا ہی اور بعض نے حم کو جیسے حروف سے نکال کر فعل ٹھہرایا ہی اور کہا کہ معنی اسکے یہ ہین اَقْضِیْ مَاھُوَ کَائِنٌ یعنی حکم کرتا ہون مین جو کچھ ہونے والا ہی اور ابن عباس نے کہا کہ ح سے مراد حلم اللہ تعالی کا ہی اور میم سے مجد اوسکا یعنی بزرگی اور عین سے علم اوسکا اور سین سے سنا یعنی نور اوسکا اور قاف سے قدرت اوسکی قسم کھائی ہی اللہ تعالی نے اپنی ان صفتون کی اور کہا شہر بن حوشب نے اور عطا بن رباح نے کہ ح سے مراد ہی کہ قریش مین حرب ہوگی کہ عزیز کریگا اللہ اوسمین ذلیل کو اور ذلیل کریگا عزیز کو اور میم سے مراد ہی ملک یعنی جنگ بادشاہت کہ پھریگی ایک قوم سے طرف دوسری قوم کے اور عین سے مراد ہی عدو واسطے قریش کے کہ قصد اونکے تباہ کرنے کا کریگا اور سین سے مراد سنا یعنی نور ہی کہ ہوگا مومنین قریش مین اور قاف سے قدرت اللہ کی کہ نافذ ہی اوسکی خلق مین اسی طرح یعنی مثل اس وحی کے یا مثل اس کتاب کے وحی بھیجتا ہی طرف تیرے اور طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے اللہ یعنی جن معانی کو کہ متضمن ہی یہ سورت تحقیق وحی بھیجی اللہ نے طرف تیرے مثل اونکے اور سورتون مین سوائے اسکے اور وحی بھیجا اونکو طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے یعنی طرف رسولون اپنے کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی نے مکرر لایا ہی یہ معانی قرآن مین اور تمام آسمانی کتابون مین اسلیے کہ اسمین تنبیہ بلیغ ہی اور لطف عظیم ہی واسطے بندون اوسکے کے اولین اور آخرین سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ نہین ہی کوئی نبی صاحب کتاب مگر کہ وحی بھیجی گئی ہی اوسکی طرف حٰمٓ عٓسٓقٓ اور عزیز کے معنی ہین غالب ساتھ قہر اپنے کے اور حکیم یعنی فعل و قول اوسکے خالی حکمت سے نہین ❊ **ملا معا** ❊ تاویل مقطعات کی مکرر گذری ہی اور جو کچھ کہ مخصوص ساتھ اس جگہ کے ہی یہ ہی کہ ہر حرف اشارہ ہی ایک ایک فتنے کی طرف جیسے کہ ح اشارہ ہی حرب کی طرف اور میم مہلکہ کی طرف اور عین عذاب کی طرف اور سین مسخ کی طرف اور قاف قذف کی طرف اور بقولے ہر حرف اشارہ ہی ایک اسم کی طرف اسمائے الٰہی سے اور بقولے ہر حرف اشارہ ہی طرف عطائے حق کے رسول علیہ السلام پر جیسے کہ ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود کہ مشرق سے مغرب تک اونکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت وجود اونکے کی کہ عزیز ترین اشیا کا ہی نزدیک اللہ تعالی کے

اور تسمین سے مناسب ہی شہود اونکا کہ مرتبہ کسیکا اونکے مرتبے کو نہ پہونچیگا اور قاف سے مقام محمود کہ سوا اونکے کسیکو نہیں ملیگا اور بعضونے
یہ حروف قسم کے ہین * بحر *

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ○

اوسیکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا * موضح *

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ * تفسیر * یعنی سب کچھ اوسی کے ملک
اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی * مدارک *

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ

قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین

لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان * موضح *

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار
اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہی بخشنے والا مہربان * تفسیر * آسمان
پھٹ پڑین رب کی عظمت کے رو سے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا اور پھٹ پڑے حضرت نے فرمایا آسمان مین چار انگشت جاگہ نہین جہان
کوئی فرشتہ سر نہین کہہ رہا سجدے مین * موضح * یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الخ بسبب بلندی شان اللہ تعالیٰ کے اور عظمت
اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے اونکے کے بسبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آنا اسکا بعد قول اوسکے کے الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور بعضون
نے کہا کہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ○
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ○ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ○ أَنْ
دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ○ یعنی اور لوگ کہتے رحمن رکھتا ہی اولاد تم آگئے ہو بھاری چیز مین یعنی بھاری گناہ ابھی آسمان پھٹ پڑین
اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھہ کر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد * موضح * اور معنی مِنْ فَوْقِهِنَّ کے یہ ہوئے
کہ شروع ہوویے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جدھر سے آوے
کلمہ کفر کا اسلیے کہ وہ کلمہ آیا ہی اون لوگون سے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین پس گردانا گیا کلمہ مذکورہ تاثیر کرنے والا بیچ جانب
اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر اونکے ہی چھوڑ اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے
کہا کہ معنی مِنْ فَوْقِهِنَّ کے یہ ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے
کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان چرچر بولنا اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے نہین ہی آسمان مین
جگہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی کھڑا یا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی ازراہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب
اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورہ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُونَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا اور بخشش مانگنی اونکے لیے اسلیے ہی کہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اونپر شان قہاری کا ظہور ہو یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان
کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اونکو
طرف اوسکے درحالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے لیے اوپر الطاف اوسکے کے کہ چھا رہے ہین اونپر اور تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگون کو کہ مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہین اور بخشش مانگتے ہین واسطے مومنین اہل زمین کے کہ جو بیزار ہوے کلمۂ کفر مذکورہ سے یا طلب کرتے ہین اپنے رب سے یہ کہ حلم کرے زمین والون سے اور نہ جلدی عذاب کرے اونپر **تنبیہ** ✤ افسوس ہی کہ آسمان کا بارے عظمت الٰہی کے یہ حال ہو اور ملائکہ ایسے لرزان ترسان بشان کبریائی سے ہوکر تسبیح و تحمید مین پروردگار کی اور ہمسے تباہ کارون کے استغفار ذنوب کے لیے مشغول ہون اور ہم ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہی اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہی کہ آسمان لایعقل کا وہ حال اور فرشتون بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہی لیکن کچھ دھیان نہین ہان البتہ جنکو اللہ تعالیٰ علم و سمجھ و توفیق دیتا ہی اونکو ودھر کی دھن لگاتا ہی اور اونکو ہر چیز کے سوچنے مین فائدہ ہوتا ہی چنانچہ جمہور علما سے منقول ہی کہ فکر پانچ وجہ پر ہی ایک تو فکر اللہ تعالیٰ کی آیتون مین یعنی اوسکی قدرت کی نشانیون مین مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر وغیرہ کے یا آیات قرآنی مین پس اوس فکر سے پیدا ہوتی ہی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالیٰ کی نعمتون مین اوس سے پیدا ہوتی ہی محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعدے مین کہ پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعید مین کہ پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ قصور کرنے نفس کے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے باوجود پائے جانے احسان اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا انتہی ✤ پس عاقل کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کرکر عظمت الٰہی دل مین جماوے اور علامتین یقین کی اپنے مین پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ پانچ چیزین علامت یقین سے ہین اول تو یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس کہ سواے ساتھ اوسکے دین ہو اور غالب ہو فرج و زبان پر اور جب پہنچے اوسکو کوئی چیز بڑی دنیا سے جانے اوسکو وبال اور جب پہنچے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت جانے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے بخوف پڑنے کے حرام مین اور دیکھے لوگون کو کہ نجات پائی اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی ✤ **منبہات**

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○

اور جنھون نے پکڑے ہین اوسکے سواے رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تجھپر نہین اونکا ذمہ ✤ **مو**

اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سواے خدا کے یعنی اوسکے لیے شریک مقرر کیے اللہ نگہبان ہی اونپر یعنی نگہبان ہی اونکے احوال و اعمال کا اوس سے کوئی چیز بھاگ نہین سکتی پس جزا دیگا اونکو اور نہین ہی تو اے محمد اونپر داروغہ یعنی داروغہ نہین اور نہ سپرد ہی طرف تیرے امر اونکا نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے تجھپر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سناوے بڑے گانون کو اور اوسکے آس پاس والون کو اور خبر سناوے جمع ہونے کے دن کی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○

اوسمین دھوکا نہین ایک فرقہ بہشت مین اور ایک فرقہ آگ مین ✤ **مو**

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو اہل مکہ کو اور اونکو کہ گرداگرد اوسکے ہین اور ڈراوے تو روز قیامت سے کچھ شبہہ نہین اوسمین ایک جماعت بہشت مین ہوگی اور ایک جماعت دوزخ مین ✤ **تفسیر** ✤ اور اسی طرح الخ یہ اشارہ ہی طرف معنی آیت کے کہ جو پہلے اسکے گذری کہ اللہ نگہبان ہی اونپر نہ تو بلکہ تو ڈرانے والا ہی اسلیے کہ یہ معنی مکرر لایا ہی اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مین اور ام القری مکے کو کہتے ہین اسلیے کہ زمین پھیلائی گئی ہی اوسکے نیچے سے اور اسلیے کہ وہ اشرف ہی سب جگھون مین اور مراد اہل ام القری ہین اور اونکو کہ گرد اونکے ہین یعنی اور عرب اور یوم الجمع روز قیامت کو اسلیے فرمایا کہ تمام خلائق جمع کیجاویگی اوسمین ایک جماعت بہشت مین الخ یعنی شیون مین سے ایک فریق ہوگا اور دوزخیون مین سے ایک فریق کہا عبداللہ بن عمرو نے کہ نکلا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ اونکے دونون ہاتھ مین

[illegible] ... پس فرمایا یہ کتاب ہے پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین نام ہین بہشتیون کے [illegible] ... اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا [illegible] ... [illegible]
پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اوسکے بائین ہاتھ مین تھی یہ کتاب ہے پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین نام دوزخیون کے ہین
نام باپون انکے کے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اون مین اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا
انکے اصحاب نے پس کس واسطے عمل کرین ہم اگر ہے امر تحقیق فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا [illegible] عمل
طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاویگا واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے
یعنی نیک عمل یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر
اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے پس پھینکدیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون
سے یعنی حکم کرچکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین [illegible]

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظّٰلِمُونَ مَا لَهُمْ

اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگون کو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہے جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین انکا

مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

کوئی نہین رفیق نہ مددگار ع

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی مومن سب کو ولیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین یعنی بزرگی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین ہے واسطے اونکے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنے والا

تنبیہ: اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَضْلًا مِنْهُ وَيُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ عَدْلًا مِنْهُ وَاِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ اَنْ لَا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلٰى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ مِنْهُ وَكَذَا عُقُوْبَةُ الْمَخْذُوْلِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالی راہ بتلاتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اسکا کیا ہے خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اسکا بندے کو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہے اور یہ انصاف ہے اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیئے ہوئے کا گناہ پر **ف**: یہ انصاف ہے ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہے نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہے نُقِرُّ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ ثَلٰثَةٌ فَرِيْضَةٌ وَفَضِيْلَةٌ وَمَعْصِيَةٌ الخ ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ اقرار کرتے ہین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا ضروری ہے دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کے کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یقینی نہین تیسرے برے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہے سو فرض تو ہوتا ہے خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور توفیق دینے اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین ہین پر اوسکی مشیت سے ہین اور محبت سے نہین قضا سے ہین رضا سے نہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوسپر [illegible]

خدا جو چاہتا ہے اور اوسکی طرح صحیفہ میں لکھا اوسی پہ ہوا اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں کہ
اختیار بندہ کے تمام پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہیں اور بندہ کو اوسکا علم نہیں ہوتا ہی پس فعل اپنے کا کیا جانے اور فعل اوسکا جو
اپنے فعل کے ثابت ہے پہ کہا ہی جیسے کہ بعض حرکت جمادات جیسے پانی کے نیچے کی طرف اور سراغ لیجاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ حکمت الہی چاہتی
ہے اور نہیں بلکہ اسکے لیے کوئی اور فاعل ہی سوا اسکے اسی طرح جو عقل کو بصیرت ہوگی ساتھ سیر شریعت کے سمجھے گا اور جانتے ہیں
کہ ممکن اپنے جنس کو خواہ کوئی فعل ہو افعال سے یا عرض ہو یا عرض ہے پیدا نہیں کر سکتا ہاں اسقدر فرق بیچ افعال اختیاریہ بندہ اور بیچ حرکت
جمادات کی متحقق ہے اور ایمان لانا اوسپر واجب ہے کہ حق تعالی نے بندوں کو صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ تعالی کی جاری
ہے کہ جب بندہ قصد ایک کام کا کرتا ہے تو حق تعالی اوس فعل کو پیدا کرتا ہے یعنی بندہ اوسکا قصد کرتا ہے اور وجود میں لاتا ہے اوسکو اور
اوس قدرت کے سبب کو کاسب یعنی کام کرنے والا کہتے ہیں اور مدح اور مذمت اور ثواب و عذاب اوسپر مرتب ہے اور انکار فرق کا درمیان حرکت
اور حرکت حیوان کے کفر اور برا ہے اسلیے کہ انکار قدرت الہی کا ہے کہ حیوان میں رکھی ہے خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے اور غیر خدا کو خالق کسی
چیز کا حیوانوں میں سے جاننا بھی کفر ہے خلق عبارت ہے پیدا کرنے ماہیتوں اور حقائق اشیا کے سے اور کسب عبارت ہے اونکے لانے سے وجود میں
ساتھ اختیار اور قدرت ناقص کے کہ حق تعالی نے بندوں کو دی ہے اور اسی لیے پیدا کرنا قبیح کا قبیح نہیں ہے بلکہ حسن ہے اسلیے کہ خوبی اور
بھلائی ایک چیز حسن کی اوسکی ضد سے کہ قبیح ہے معلوم ہوتی ہے پس اگر بدی نہوتی تو خوبی نیکی کی معلوم نہوتی ہاں کسب قبیح کا قبیح ہوگا کما
لا یخفی ہے اسی لیے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے قدریہ کو مجوس اپنی امت کا کہا ہے انتہی ہے اور شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری نے اور
شرح مسلم الثبوت میں مولانا عبد العلی نے جو کچھ لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ تمام افعال بندوں کے قسم حرکت و سکون سے یعنی جیسے جہد کریں اور
کفر اور ایمان اور اطاعت اور عصیان سے کسب بندوں کے ہیں حقیقۃً یعنی بطریق مجاز کے نسبت کرتے ہیں اور نہ بطریق اکراہ اور غلبے کے
ہیں بلکہ اختیار اونکا اور اونکے فعل میں بسبب اختلاف ہوا اونکی سے اور میل نفسوں اونکے کے ہے پس نفسوں کے لیے بھلے کام کرنے میں فائدہ ہے
اور برے کام کرنے میں ضرر نہ جیسا کہ کہتے ہیں معتزلہ کہ بندہ پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہے قسم مارنے اور برا کہنے وغیرہ کے اور نہ
جیسا کہ کہتے ہیں جبریہ کہ جو قائل ہیں نفی کسب اور اختیار کے بالکل پس بیچ قول اللہ تعالی کے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ رد ہے دونو
جماعتوں کا اس قضیے میں اور حاصل یہ کہ فرق درمیان کسب اور خلق کے یہ ہے کہ کسب ایک امر ہے کہ نہیں مستقل ہے ساتھ اوسکے کاسب اور خلق
ایک امر ہے کہ مستقل ہے ساتھ اوسکے خالق اور بعضوں نے کہا کہ جو کچھ کہ واقع ہو ساتھ آلہ کے پس وہ کسب ہے اور جو کچھ کہ واقع ہو بدون آلہ کے
پس وہ خلق ہے پھر جو کچھ کہ پیدا کرے اللہ سبحانہ تعالی بغیر اثر اسکے کہ قدرت اللہ تعالی کی ساتھ قدرت بندے کے اور ارادے اوسکے کے ہوگی
وہ صفت اوسکی اور نہیں ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت رعشے والے کے اور جس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور اختیار
بندے کے پس وصف کیا جاویگا بندہ ساتھ اوسکے اور ہوگی صفت اور فعل اور کسب بندے کا مانند حرکتوں اختیاریہ کے پھر پیدا ہوئی خبریں یا
الم کے مضروب میں اور ٹوٹنے کے شیشے میں ساتھ پیدا کرنے اللہ تعالی کے ہے اور نزدیک معتزلہ کے ساتھ پیدا کرنے بندے کے اور اللہ تعالی خالق
اونکا ہے یعنی پیدا کرنے والا افعال بندونکا موافق ارادے اونکے کے بموجب قول اللہ تعالی کے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ یعنی اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز
کا ہے یعنی ممکن کا اور فعل بندے کا بھی ایک چیز ہے پھر جاننا چاہیے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہے فرمایا اللہ تعالی نے لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر قدرت اوسکی کے اور قدرت بندے کی کہ جس سے ہوتا ہے اہل واسطے تکلیف طاعت
کے وہ سلامتی آلات کی ہے قسم حواس اور اعضا سے کہ جنسے ادا کرتا ہے اوس چیز کو کہ واجب ہے بندے پر قسم معرفت اور عبادت سے پس اسی لیے
نہیں تکلیف ہے واسطے لڑکے اور مجنون کے ساتھ ایمان کے اور نہیں تکلیف ہے واسطے گونگے کے ساتھ اقرار کرنے کے زبان سے اور نہ واسطے مریض عاجز کے

[illegible] یعنی بار [illegible] ہین [illegible] [illegible] ارسلوب [illegible]

[illegible] قدرت رکھتا ہون تصدیق [illegible] کی اور [illegible] [illegible] [illegible] نہین [illegible]

[illegible] ہین حاصل ہو استطاعت ایک صفت ہی کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اسد تعالی نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے

پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہی اسد تعالی قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہی اسد قدرت

کرنے شر کی پس چونکہ بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہی ذم و عتاب کا اور اسی لیے مذمت کی اسد تعالی نے

کافرون کی ساتھ اس طرح سے کہ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ یعنی وہ نہین طاقت رکھتے ہین سمع کی یعنی نہین قصد کرتے ہین سننے کلام

رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے بلکہ جانتے ہین حق کو بلکہ سنتے ہین بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اسد تعالی نے

بسبب تعطیل کرنے اونکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت مین وَلَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا آخر آیت تک یعنی کافرون

کے لیے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ اونکے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے

بسبب خذلان اسد تعالی کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اسد تعالی نے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا

وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ یعنی بلاشبہ اسد نہین ظلم کرتا لوگون پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور ایمان لایا

جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اسد تعالی کے اور اوسکو

بمقتضا فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اسد تعالی نے إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

یعنی بلاشبہ اسد البتہ صاحب فضل کا ہی لوگون پر ولیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے اور کچھ شک نہین اسمین اسلیے کہ انسان کے لیے ارادے

اور قوتین ہین کہ بسبب اونکے تمام ہوتا ہی اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزون کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور قوتین منسوب

ہوتی ہین طرف اسد تعالی کے پس گویا کہ نہین اختیار ہی بندے کو اور فرق کر دیا گیا درمیان دونون کے یہ ہی کہ رعشے مین نہین ہی واسطے

کہ وہ خواہش ہی اور بیچ حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہو گیا واسطے پس سمجھ ان حقائق اور اشارون کو اور مدد چاہ ساتھ انکے بیچ تمام اون چیزون

کہ کان مین پڑین سیر اسلیے کہ واجب ہونا فعل بندے کا بہ اختیار اوسکے نہین واجب کرتا ہی اضطراب کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت

اختیار اور حرکت رعشے کے اسلیے کہ ہلانے والا یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہلاتا ہی ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور اعضا کے

اور جنبش ہلتے ہین اعضا بسبب مرض رعشے کے نہین شک ہی اسمین کہ حرکت پہلی غیر ہی حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دونون کے

بدیہی ہی اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہی طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علما نامدار نے وہ یہ ہی کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت مذکورہ کے

اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہی میانہ روی اعتقاد مین اور وہ یہ ہی کہ افعال اندازہ کیے گئے مین ساتھ

قدرت اسد تعالی کے از روے اختراع کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق سے کہ تعبیر کیا جاتا ہی اوس سے ساتھ اکتساب کے اور نہین ہی

ضرورت تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اسد تعالی کی ازل مین متعلق ہی ساتھ عالم کے بغیر

اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہی ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے

طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہی اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اسد تعالی کے خلق کہلاتی ہی پس وہ خلق یعنی پیدائش

ہی رب کی اور وصف ہی بندے کی اور کسب ہی بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندے کی کسب ہی بندے کے لیے اور اس مذہب پر بہت

دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہین کہ نہین گنجایش رکھتا لکھنا اونکا اس مقام مین اسلیے کہ وہ مقتضی ہی طوالت کو انتہی اور مجالس الابرار مین

لکھا ہی کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہی اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہی کہ جانے جو کچھ عالم مین ہوتا ہی خیر اور شر اور نفع اور ضرر اور اسلام اور کفر

[illegible] ... بھی خالق ہو اپنے افعال کا ... یہ بات ہی نہین ۱۲

[illegible] مصیبت و عصیان اور بیماری وغیرہ [illegible] اور خطرے [illegible]
[illegible] امام فخر الدین رازی نے سورۂ یوسف کی تفسیر میں لکھا ہے کہ انسان جو کچھ [illegible]
[illegible] عمل کیا ہے غالب ساتھ اسکے کہ پرہیز کرے اشیاء مہلک اور غذا اور مضر سے بلکہ [illegible]
دفع کرے مضرتوں کے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے اتفاق ہی انسان کو جو کچھ یقین کرنے والا اسکا کہ نہیں پہنچتی [illegible]
کو مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے اور نہیں حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکے لیے پس قول یعقوب علیہ السلام
کا اپنے بیٹوں کے لیے لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ واسطے اشارہ کے ہو طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہی اس عالم میں اور قول اونکا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اشارہ ہی طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کی
طرف اسباب کے انتہی اور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہمکو یہ کہ عمل کرین ہم اوسکے لیے [illegible]
اور عذاب کیے جاوینگے عصیان پر باوجود یکہ سب کچھ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہی اور نہیں ہی طرف ہمارے کچھ بھی پس کیونکر ثواب کیے جاوینگے
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاوین پھر جواب دیا ہی اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالی کی طرف سے سبب ہی واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہمین اور
حصول اعتقاد سبب ہی واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہی ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہی واسطے
پہونچنے کے اللہ تعالی کی پناہ مین اور اللہ سبحانہ تعالی مسبب الاسباب ہی اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہی سعادت
ازل مین میسر ہوتے ہین اوسکے لیے یہ اسباب یہانتک کہ کھینچ لیجاتا ہی اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہیں سبقت
کی ہوئی ہی سعادت بے بہرہ ہوتا ہی وہ سننے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علما کے سے اور جب کہ نہیں سنتا ہی نہیں جانتا اور جب کہ نہیں جانتا
نہین ڈرتا اور جب کہ نہین ڈرتا نہین چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی کے اور جب کہ نہین چھوڑتا رغبت دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہی شیطان کی جماعت مین سے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ٭ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور [illegible]
اور سید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہی کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض و لازم ہی یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا بندون کے
اعمال کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسی کے حکم و ارادے سے ہوتا ہی لیکن ایمان و طاعت سے
راضی ہی اور کفر و گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہی اللہ کے بھیدون مین سے نہین مطلع کیا اوس پر کسی ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض و بحث کرنا اوسمین بطریق عقل کے انتہی ٭ بلکہ واجب ہی کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے
پیدا کی مخلوق اور انکو دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت و چین کے لیے ازراہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لیے ازراہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے اونھون نے فرمایا کہ یہ راہ دور و دراز ہی نہ بیٹھ اوسمین پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجھ پر نہ تفتیش کر اوسکی انتہی ٭ روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا حدیث
بیان کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچے کیے گئے تحقیق پیدائش ایک تمھارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی اپنی مان کے
پیٹ مین چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے فرشتہ کو ساتھ چار باتون کے
یعنی بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی اوسمین روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہی کام اہل
بہشت کے یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوسپر نوشت اوسکی

بہشتیوں کا ہوگا اور دوزخیوں کے سے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور تحقیق ایک بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیوں کے سے یہاں تک کہ نہیں
درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہی اوسپر نوشتہ اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیوں کے سے پس داخل ہوتا ہی
بہشت میں انتہی * اسکی شرح میں حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی نادر ہوجاتی ہی ولیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اسکا
ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہیں اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ اور یہ حدیث دلالت
اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمے پر ہی اور اسمیں رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچا رہے اس خوف سے کہ مبادا یہی دم
آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضے لوگوں کے کہ خبر قضا و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہیں کہتے ہیں کہ نیکبختی بدبختی اور
داخل ہونا آگ کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ
عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل میں اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضیے
قضا و قدر کے کچھ معنی نہیں رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم میں قصد اور اختیار کہ ساتھ
اوسکے عمل کر سکو پیدا کیا پس ضرور یہاں کچھ بات ہوگی کہ بندوں کو اوسکے لیے حکم کیا اور اونسے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا
ورنہ امر و نہی کا اور بھیجنے پیغمبروں کا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کنہ اوس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہیں کہ بندے کو اونکی
اطلاع نہیں اور حقیقت میں کوئی عمل در حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہیں وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک میں تصرف کرتا ہی ظالم نہیں
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاءُ * یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اللہ اور جسپر چاہے رحم کرے انتہی * اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوئے حضرت یہاں تک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک
یہاں تک کہ گویا نچوڑے گئے ہیں بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا
ہوں میں طرف تمہارے سوا اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے جسوقت کہ جھگڑنے لگے اس امر میں قسم دیتا ہوں میں تمکو پھر قسم دیتا ہوں میں تمکو
اس بات میں کہ نہ بحث کیا کرو تم اسمیں انتہی * حضرت شیخ وغیرہ نے اسکی شرح میں لکھی ہی یہ جو کہا کہ بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے مراد
یہ ہی کہ بعضے کہتے تھے کہ اگر سب اسکی تقدیر سے ہی تو ثواب و عذاب کیوں ہی جیسے کہ معتزلہ کہتے ہیں اور بعضے کہتے تھے کہ کیا حکمت ہی
اسمیں کہ بعضے جنتی ہیں بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہی کہ انکو کچھ اختیار دیا ہی کرنے نکرنے کا اور بعضے کہتے تھے کسنے نفع
دیا اسی طرح کے کلام کر رہے تھے اور یہ جو فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں میں الخ مراد یہ ہی کہ تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور مجکو اوسکے
پہنچانے کو بھیجا بحث کرنی اوسمیں کہاں آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی اوسکا علم اوسی کو سونپو اور عمل میں مشغول ہو اور راضی رہو اوسکی
تقدیر پر انتہی * حاصل یہ کہ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ درباب قضا و قدر کے چون و چرا نکرے اور تقریریں اپنی کج فہمی کے سبب سے
نہ چھانٹے اور بطور نوع اسپر ایمان لاوے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لاوے
ساتھ چار چیزوں کے گواہی دیوے اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں بھیجا ہوا اللہ کا ہوں بھیجا ہی مجکو ساتھ حق کے اور ایمان لاوے
ساتھ مرنے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہیں میری امت سے کہ نہیں ہی واسطے اونکے اسلام میں کچھ حصہ ایک تو
مرجیہ ہی اور ایک قدریہ * ف * مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ قائل نہیں اسباب کے کہتے ہیں کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندے کے
ایسا ہی ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی اور روڑا وغیرہا یعنی جسوقت پھینکے اور لوڑھائے تو لوڑھتا چلا جاتا ہی
اوسکو اپنے پھینکنے اور لوڑھنے میں دخل نہیں اسی طرح بندے کو اپنے کام میں کچھ دخل نہیں محض بے اختیار ہی اور مراد قدریہ سے وہ ہیں کہ
منکر تقدیر کے ہیں یعنی فعل بندوں کے پیدا کیے ہوئے اونکی قدرت سے ہیں اللہ کی قدرت سے نہیں اس طرح کی تقدیر کے انکار کرنے والے کو

ف یعنی [illegible]

قدریہ کہتے ہین یا میں معتزلہ بھی داخل ہین اور رافضی بھی اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون فرقے کافر ہین لیکن قول مختار
علما کا یہ ہی کہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہین کتاب و سنت سے اور تاویل کرکر کفر سے اپنے کو بچاتے ہین پس یہ
حدیث زجر و شدت کے لیے ہی اور بعضون نے اس حدیث کی صحت مین بھی کلام کیا ہی یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق کے ترجمے مین ہی لیکن میرے
اوستاد مولانا اسحق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقون کے لیے بعد اسکے اختلاف کیا ہی کہ کفر انکا تاویلی ہی یا اقراری
واللہ اعلم بالصواب انتہی ✽ اور ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا میری امت مین
مین دھنس جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا اون لوگون مین کہ جھٹلاتے ہین تقدیر کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ
مجوس ہین اس امت کے اگر مریض ہون تم نہ عیادت کرو اونکی اور اگر مرین تو نہ حاضر ہوؤ اونکے جنازے پر ✽ **ف** ✽ یعنی رعایت حقوق اسلام
کی اونکے حق مین نکرو نہ جیتے نہ مرے پس جو علما انکو کافر کہتے ہین وہ تو منع ہی کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور حدیث کو
حمل کرتے ہین زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد اونکے پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نے لکھا ہی لیکن محققین کے نزدیک یہی بات
حق ہی کہ اونکی عیادت وغیرہ نکرے جتنا ہو سکے بچے اونکے خلط رہنے سے کذا قال اوستاذی مولانا محمد اسحق رحمہ اللہ اور مجوس ایک
فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتے ہین دو الہ یعنی ایک الہ خیر کا اور ایک الہ شر کا خیر کے الہ کو کہتے ہین یزدان اور شر کے الہ کو کہتے ہین اہرمن
یعنی شیطان پس جیسے مجوس قائل ہین دو الہ کے ایسے ہی قدریہ قائل ہین بہت سے خالقون کے یعنی جتنے فعل بندے کرتے ہین خالق اون
فعلون کے ہین ✽ ح ✽ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ فیصلے کو لیجاؤ قضیہ اپنا طرف اونکے
یا ابتدا ساتھ سلام و کلام کے اوسنے نکرو ✽ **ف** ✽ نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نرکھو اونسے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت
کی ہی پس معنی یہ ہین کہ انس اور تعظیم سے ہمنشینی اونکی نکرو اسلیے کہ اعتقاد بد اونکے سیکھوگے اور برائی اونکے عملون کی تاثیر کریگی تمہارے دلون مین اور تمہارے
عملون مین ✽ ح ✽ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ طرح کے شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین اونکو لعنت کی اونکو
اللہ نے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہی ایک تو وہ کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے اور دوسرا فرقہ وہ کہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرا
وہ ہی کہ غالب ہوجاوے ساتھ زبردستی کے کہ عزت دے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے اور چوتھا وہ ہی کہ حلال کرے
بیچ حرم اللہ کے اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانے میری اولاد سے اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہی کہ چھوڑ دیا سنت میری کو
ف ✽ لعنت کی اونکو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیون لعنت کرتے ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نے اور زیادہ کرنا اللہ کی کتاب
مین یہ کہ لفظ بڑھا دے یا اس طرح سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہون اللہ کے حکم کے اور تیسرا وہ ہی کہ غالب ہوجاوے الخ مراد اس سے بادشاہ
اور حاکم ظالم ہین کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کے کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتے ہین اور مسلمانون اچھے
صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتے ہین اور حلال کرے بیچ حرم اللہ کے یعنی مکے مین جن کامون کو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنے کے اور کاٹنے
درخت کے اور داخل ہونے کے بغیر احرام کے یہ کام اوس جگہہ کرنے لگے اور حلال جانے اولاد میری سے الخ یعنی ایذا دینی پیغمبر خدا کی اولاد کو اور
اونکی تعظیم نکرنے کو حلال جانے اوس پر بھی لعنت ہی یا مراد یہ ہی کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہی اوسکو کرنے لگے حلال جان کر
اسمین تنبیہ ہی سیدون کے لیے کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کے گناہ نکرین یعنی اونکو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو
جواز راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دے تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دے تو وہ کافر ہی اور لعنت مین دونون گنے جاتے ہین
لیکن اول زجراً اور شدۃً اور دوسرا حقیقۃً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکر القاری و الشیخ رحمۃ اللہ علیہ
اور سنا مین نے مولانا محمد اسحق رحمۃ اللہ علیہ سے کہ یہ وعید بیچ ترک کرنے سنن ہدی یعنی سنتون موکدہ کے ہی انتہی ✽ یہ حدیثین مشکوۃ مین

... انسان کو چاہیے کہ غور کرے ان مضمونوں میں اور متأمل ہو اپنی تقدیر پر جو اوسکے ظہور سے غافل ...
... اوسکا جانا کہ یہ علامتیں سعادت و شقاوت کی ہیں اور کچھ چارہ نہیں بجز التجا کے اور بارگاہ پروردگار سے یہ دعا کرے یا مقلب القلوب ثبت
قلبی علی دینک یعنی اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر چنانچہ آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے

اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟

کیا اونھون نے پکڑے ہیں اوس سے ورے کام بنانے والے سو اللہ جو ہی وہی ہی کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہی مردے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی + مو

کیا دوست پکڑے ہیں کافرون نے سوائے خدا کے پس خدا وہی ہی کارساز اور وہی زندہ کرتا ہی مُردون کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہی + تفسیر
خدا وہی ہی کارساز کہا ابن عباس نے کارساز تیرا اے محمد اور کارساز اونکا کہ پیروی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہی پس وہی لائق ہی اسکے
کہ پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہو کسی چیز پر + معا

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۟

اور جس بات میں پھوٹ پڑے ہو تم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی چکوتی ہی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہی رب میرا اوسی پر مجھکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع + مو

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمیں اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی یہی خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا مینے اور
اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون مین + تفسیر جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ حکایت ہی قول رسول خدا کی واسطے مومنون کے یعنی
آنحضرت کا قول اللہ تعالی نقل فرماتا ہی یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمھارا اوسمین کفار نے یعنی اہل کتاب اور مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور
اونھون نے اوسمین کسی امر مین امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہی طرف اللہ کے اور وہ ثواب دینا حق گوؤن کا اوسمین یعنی
مومنون کا ہی اور عذاب کرنا دروغ گوؤن کا یہ ہی یعنی یہ حاکم درمیان تمھارے خدا ہی پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا مینے بیچ رد کرنے
دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہون مین یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ معنی وما اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہین کہ جو کچھ کہ
واقع ہو درمیان تمھارے اختلاف اوسمین یعنی اون علوم مین کہ نہو تمکو علم اوسکا پس کہو اللہ ہی خوب جانتا ہی مانند معرفت روح وغیرہ کے + مد

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ

بنا نکالنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنا دیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو

فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۟

اسطرح نہین اوسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا + مو

پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا پیدا کیا تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی
تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی سننے والا دیکھنے والا + تفسیر اور ایک معنی وَمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا کے یہ ہین اور پیدا کین چارپایون کے لیے بھی اونکی جنس سے مادائین اور یَذْرَؤُكُمْ کے معنی ہین یکثرکم یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ
اس تدبیر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیے لوگون کے لیے اور چارپایون کے لیے جوڑے تو کہ ہو درمیان نر اور مادہ اونکی کے توالد اور تناسل اور کلمہ
تشبیہ کا یعنی کمثلہ مکرر لایا گیا یعنی کاف بھی لائے کہ بمعنی مثل کے ہی اور پھر لفظ مثل لائے واسطے تاکید نفی تماثل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس مثلہ
شئ اور بعضون نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہی اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس کھو شئ یعنی نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالی کے
اس قول مین فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یعنی پس اگر ایمان لاوین ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور
یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مثلیت کی ہی اور جب کہ نہ کہا جاوے کاف یا لفظ مثل زیادہ تو ہوگا اثبات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

نہین ہی مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسلیے کہ عرب کہتے ہین مثلک لا یبخل یعنی تجھ جیسا بخل نہین کرتا ہی اور مراد رکھتے ہین اس سے نفی بخل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین مبالغہ سمیع اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون پتلی آنکھ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ تو ہم نجاوے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے + مدق

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی + موضح

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی + تفسیر کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے مینہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی الخ اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھ مین ہین + معا + روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا بلاشبہ تمھارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن روشنی آسمانون کی اوسکے موہنہ کے نور سے ہی اور بلاشبہ مقدار ہر روز کی تمھارے دنون مین سے نزدیک اوسکے بارہ ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین عمل تمھارے کل کے آج کے اول روز مین پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونمین سے اوس چیز پر کہ ناگوار معلوم ہوتی ہی اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو پاتے ہین عرش کو بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور سرادقات یعنی متعلقات عرش کو اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمٰن رحمت مین یعنی نہایت مہربان ہوتا ہی پس یہ چھ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ یعنی صورتین بناتا ہی تمھاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونہچے ابن مسعود لفظ علیم تک پس یہ نو ساعتین ہوئین پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ یعنی فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلاشبہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ بارہ ساعتین ہوئین پھر پڑھا ابن مسعود نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ + یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور نئے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمھارے رب کا ہر روز + روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلة مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اللہ تعالی کے اس قول کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجکو اے عثمان البتہ پوچھا تو نے مجسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسے کنجی

ہر انقلاب ہو اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اوسکے کہنے سے بر کتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑہنے والے کو حاصل ہوتی ہین تو تفسیر اوسکی یہ ہی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑہے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمٰعیل کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اہل بیت اوسکے سے ای عثمان اگر کرسکے تو پس نہ ناغہ ہو یہ کوئی دن نہ لانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو کوئی پڑہے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ چھ چیزین اول یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے اور چھٹی حاضر ہوتے ہین بارہ فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ جنت کے اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو قبر اوسکی سے طرف موقف کے پس اگر پہونچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اور اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے ۔ **درمنثور**

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

راہ ڈالدی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہمنے تیری طرف اور وہ جو کہدیا ہمنے ابراہیم کو اور موسیٰ کو

وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

اور عیسیٰ کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری پڑتا ہی شرک والون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝

اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے ۔ **موضح**

مقرر کیا تمھارے لیے آئین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اور جو کچھ کہ حکم کیا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہو تم اوسمین دشوار آیا مشرکون پر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو رجوع کرے یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین مین متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہی اور بس واللہ اعلم

تفسیر مقرر کیا تمھارے لیے الخ یعنی مقرر کیا تمھارے لیے دین سے دین نوح کا اور محمدؐ کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان ختم ان دونون کے ہین پھر تفسیر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک ہین یہ رسول نامدار ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اللہ کی ہی اور طاعت اوسکی ہی اور ایمان لانا اوسکے رسولون پر اور کتابون پر اور روز جزا پر اور تمام وہ چیزین کہ ہوتا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہین مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کر دی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین کہا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَّالْفُرْقَةُ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کھینچ لیتا ہی طرف اپنے یعنی طرف دین کے ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے **معا** مقرر کیا الخ یعنی حکم کیا ہمنے تجکو اے محمدؐ اور تمام انبیا کو دین واحد کا اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ وجہ آیت کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور حرام کرنا حرام کا اور کہا حکم نے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا تمھارے لیے اور بعضون نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضون نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ الخ اور نہ متفرق ہو تم اور یہ کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت کے کھینچ لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے ❊ **معا** ❊

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓی اَجَلٍ

اور پھوٹ جو ڈالی سو سمجھ آچکنے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ○

وعدے تک تو فیصلہ ہوجاتا اونمین اور جنکو ہاتھ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکھے مین ہین اوسکے جو چین نہین دیتا ❊ **مو** ❊

اور پراگندہ نہوئے ہین مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پراگندہ ہوئے از روے حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد انبیا کے بیچ شبہ قوی کے ہین اس دین سے ❊ **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے اور پیچھے والے مختلف باتین دیکھتے ہین حیران ہوتے ہین کہ معنی اوس طرح یہ اختلاف پڑے جن مضمون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کوئی طرح معنی سکے جن مین خلاف نہین نکلتا اوسکا منع نہین ❊ **مو** اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونھون نے کہ فرقت گمراہی ہی اور ایسا امر ہی کہ وعید کیا گیا ہی اوسپر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الخ اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جسوقت کہ متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حاصل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اونسے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا درمیان مومنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الخ وہ اہل کتاب ہین کہ جو رسول خدا کے زمانے مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے اوسپر حق ایمان رکھنے کا مُرِیْبٍ داخل کرنے والا ریب کا چیز ہین کہ شک مین ڈالے اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبعوث ہوئے تھا جیسے کہ اور جگہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ یعنی اور نہیں متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد اونکے وہ مشرک ہین کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل * صل * مِنْ بَعْدِهِمْ یعنی بعد انبیا اپنے کے اور بعضون نے کہا بعد امتون گذشتہ کے البتہ بیچ شک کے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے * معا *

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ

سو تو اوسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمادیا اور نہ چل اونکی چاؤن پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اوتاری اللہ نے اور

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ

مجکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمھارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا ہمکو ہین ہمارے کام اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اللہ

يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اکٹھا کریگا ہم سبکو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے * موق *

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافرون کی خواہشون کی اور کہہ ایمان لایا مین ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالیٰ نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کرون مین درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمھارا ہے ہمارے لیے عمل ہمارے ہین اور تمھارے لیے عمل تمھارے گفتگو نہین ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی روز قیامت کے فیصلہ کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا * تفسیر * پہلے کتاب والون سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے * موق * فَلِذٰلِكَ کے معنی یہ ہین پس واسطے توحید کے بلا اے محمد لوگون کو اور یا معنی اسکے یہ ہین پس بسبب اس تفرق کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اوسکے سبب سے طرح طرح کا کفر بلا لوگون کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوسپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون مختلفہ باطلہ کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین الخ یعنی ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اوتاری ہے اوسکو مراد ہے ایمان لانا ساتھ تمام کتابون اوتاری گئی کے اسلیے کہ تفرق کرنے والے ایمان لائے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ تا قول اوسکے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا * انصاف * کرون مین درمیان تمھارے یعنی حکم مین جسوقت کہ آپسمین جھگڑو تم پھر فیصلے کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہین ہمارے لیے عمل ہمارے ہین الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالیٰ کے ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہے اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے یہ کہ ہون معنی اسکے ہم نہین پکڑے جاوینگے بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہین پکڑے جاؤگے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے گفتگو نہین الخ یعنی کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اسلیے کہ حق ظاہر ہوچکا ہے اور تم مغلوب ہوئے ہو پس نہین حاجت ہے دلیل لانے کی اور آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے * تمت * * مد * وَاسْتَقِمْ کے معنی ہین ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وَقُلْ اٰمَنْتُ الخ یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ کی ساری کتابون پر اور اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کی تفسیر مین ابن عباس رضی نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو یہ کہ نہ ظلم کرون مین تم پر اس طرح کہ جو احکام اللہ نے فرض کیے ہین اونسے زیادہ کے کرنے کو کہون مین اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے بیچ تمام احوال و اشیا کے خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے ہین اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بحسب عمل

اوسکے کہ گفتگو نہین ہی مگر منسوخ کر دیا اسکو آیت قتال نے اور جب کہ نہین حکم کیے گئے تھے ساتھ قتال کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ سبب بلانے کے اسلام کی طرف نہین خصومت ہی درمیان حضرت کے اور درمیان اونکے کہ نہ اطاعت کرے ✤ معا ✤ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنے کا پس عدل کیا یہان تک کہ وفات ہوئی آپ کی پس عدل میزان اللہ کی ہی زمین مین ساتھ اوسکے لیتا ہی حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل کے سچا کرتا ہی اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہی جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے رد کرتا ہی زیادتی کرنے والے کو اور سرزنش کرتا ہی اوسکو ✤ در منثور ✤

تنبیہ ✤ حاصل ان آیات کریمہ کا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئین بچاوے اور کافرون کی پیروی نکرے اور جتنی چیزین ضروریات دین کی ہین اونپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز اونسے افضل نہین اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی ایمان لانا اللہ تعالی پر اور نفع پہونچانا مسلمانون کے لیے اور دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز بدتر اونسے نہین اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاِضْرَارُ لِلْمُسْلِمِيْنَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالی کا کسی چیز کو اور ضرر پہونچانا مسلمانون کو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے مین کافی ہی وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاۗءِ ✤ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا عرض کیا صحابہ نے کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا نہین ہی یہ یعنی حق حیا یہ نہین ہی کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى ✤ یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے ✤ وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے ✤ اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ✤ منہیات ✤ و مشکوۃ ✤

وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اوسکو مان چکی اونکا جھگڑا ڈگ رہا ہی اونکے رب کے ہان اور اونپر غصہ اور اونکو سخت مار ہی ✤ مو ✤

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہین دین خدا مین بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام مین داخل ہوئی حجت اونکا باطل ہی نزدیک پروردگار اونکے کے اور اونپر ہی غضب اور اونکے لیے ہی عذاب سخت ✤ **تفسین** ✤ یا اون کتاب والون کو کہا جو سمجھے لوگون کو بہکاتے ہین شبہہ ڈال کر ✤ مو ✤ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد اسکے کہ قبول کیا لوگون نے حکم اوسکا اور داخل ہوئے اسلام مین تو کہ پھیر دین اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ✤ یعنی چاہتے ہین بہت اہل کتاب مین سے کہ اگر پھیر دین تمکو بعد ایمان لانے تمہارے کے کافر کر کر اور جھگڑنے والے یہود و نصاری تھے کہ وہ کہتے تھے مومنون کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمہاری کے ہی اور نبی ہمارا پہلے نبی تمہارے کے ہی پس ہم بہتر ہین تم سے اور اولے ہین ساتھ حق کے اور بعضون نے کہا بیچ تفسیر مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکون کے حق مین روز بدر کے پس فرمایا کہ جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہی اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہہ بگمان اونکے سے کہ وہ حجت جانتے تھے اور غضب اونپر ہی

ف ۱ یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو بچاوے غیر خدا کے سجدے سے اور اون چیزون کو بچاوے سب ذلت سے ۱۲ سعید

ف ۲ یعنی شکم کو حرام سے بچاوے اور دل اور ... اور ... کھانے سے اور ... ۱۲ سعید

یعنی بسبب کفر انکے کہ اونکے لیے عذاب سخت ہے یعنی آخرت میں ‌ؔ‌مل

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝

اللہ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور تجھکو کیا خبر ہے شاید وہ گھڑی پاس ہو ‌موضح

خدا وہ ہی کہ اوتارا کتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے مطلع کیا تجھکو حقیقت امر پر شاید کہ آنا قیامت کا نزدیک ہو ‌ترجمہ
تفسیر ترازو فرمایا دین حق کو جسمین بات پوری ہے نہ کم نہ زیادہ ‌موضح مراد کتاب سے جنس کتاب ہے یعنی سب کتابین کہ انبیا
بھیجی گئین ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہے اور معنی اوتارنے عدل کے یہ کہ اونسے اوتارا عدل کو
اپنی کتابون اوتاری گئی مین اور بعضون نے کہا وہ عین ترازو ہی کہ اوتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین آنا قیامت کا
نزدیک ہے یعنی تجسے اور تونجانتا ہو اور وجہ مناسبت قریب ہونے قیامت کی ساتھ اوتارنے کتابون اور میزان کے یہ ہی کہ قیامت
دن حساب کا اور رکھنے ترازو وں عدل کا ہوگا پس گویا کہ کہا گیا کہ حکم کیا تمکو اللہ نے عمل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائع کے
پس عمل کرو تم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکایک آجاوے تمپر دن حساب تمہارے کا اور وزن اعمال تمہارے کا ‌معالم
عدل کو میزان فرمایا اسلیے کہ میزان آلہ انصاف اور تسویہ کی ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حکم کیا اللہ نے ساتھ پورا تولنے کے اور منع فرمایا
کم تولنے سے ‌معالم مراد میزان سے یہی ترازو ہی کیا اوتاری تا بسبب تولنے چیزون کے ستم بیچ خرید و فروخت لوگون کے جاری نہو
اور بعضون کے نزدیک میزان ذات محمد کی ہی کہ قانون عدل بسبب انکے مضبوط وار آستہ ہوا ‌بحر روایت کی حاکم نے اور
تصحیح کی اوسکی ابن عمر سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات مین پس نظر کی طرف آفتاب کے جسوقت کہ قریب غروب کے ہوا اور ہوا مانند سپر کے
پھر روئے شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالیٰ کا اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ لفظ قَرِيْبٌ تک پس لوگون نے
اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے کہ یاد آئے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہ میری میں کہ یہ ہی
پس فرمایا ای لوگون نہین باقی رہا اس دنیا تمہاری سے بنسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمہارے سے بنسبت اوس دن کے
کہ گذر چکا اوس سے اور روایت کی ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا تحقیق ہم مین سے ایک شخص داخل ہوتا تھا پاخانے مین پس طیار رکھتا تھا
چھاگل پانی کی پھر جبکہ نکلتا تھا وضو کر لیتا تھا بخوف اسکے کہ قائم ہو قیامت اور ہوگا نزدیک اوسکے بقیہ طعام سے پس کہیگا البتہ
کھاؤنگا اوسکو یہان تک کہ برپا ہوگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے
یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی کھڑی کر کر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی
ہوئی ہی ایسے ہی مین قیامت سے کچھ پہلے آیا ہون اور وہ قریب آنے والی ہی ‌در منثور

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ

شتابی کرتے ہین اوسکی جو یقین نہین رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہین اونکو اوسکا ڈر ہی اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہی

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

سنتا ہی جو لوگ جھگڑتے ہین اوس گھڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح ‌موضح

جلدی طلب کرتے ہین قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ساتھ اوسکے اور جنھون نے باور رکھا ہی ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ وہ
سچ ہی آگاہ ہو تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قیامت کے آنے مین البتہ گمراہی دور مین ہین ‌تفسیر جلدی طلب کرتے ہین یعنی
از راہ استہزا کے ڈرتے ہین اور دل اونکے کانپتے ہین اوس سے بسبب ہول اوسکے کے سچ ہی یعنی ہونے والی ہی بالضرور گمراہی دور مین ہین

ف یعنی جب غروب ہوتا ہوا آفتاب دیکھا اور روشنی کم ہوئی اور ہو گیا آفتاب مانند سپر کے معلوم ہوا کہ تھوڑی باقی ہے ۱۲ منہ مد ظلہ

یعنی حق ہے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہین ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اوپر واقع ہونے اوسکے اور عقلین گواہی دیتی ہین اوسپر کہ ضرور ہی دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اسحال مین کہ آپکے پاس ایک جماعت مشرکون کی بیٹھی تھی پس کہا اونھون نے کہ جھوٹ بولتا ہی توکب ہوگی قیامت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **ص ن معا**

مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہین اور وہ بہتر فرقے ہین کہ جو مذکور ہین اس حدیث مین سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰی ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً الخ یعنی میری امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر وہ سب دوزخ مین ہونگے سوا ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہین فرمایا جو کہ ہوا اوس راہ پر کہ جسپر مین ہون اور اصحاب میرے اور تعداد ان فرقون کے نامون کی بحسب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غنیۃ الطالبین مین یہ ہین خوارج کہ جنھون نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خروج کیا پندرہ ان فرقے ہین نجدات ثعلبیہ ازارقہ فدیکیہ عطویہ عجاردہ حازمیہ مجہولیہ صلتیہ اخنسیہ طفریہ اباضیہ بیہسیہ شمراخیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفضہ کہ جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر فضیلت دی تین قسم ہین ایک قسم تو غالیہ کہ بارہ ان فرقے ہین بنانیہ طیاریہ حربیہ مغیریہ خطابیہ معمریہ بزیعیہ مفضلیہ متناسخیہ سریعیہ سبائیہ مفوضیہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ تبریہ نعیمیہ یعقوبیہ اور ایک اور ہی تیسری قسم رفضہ کہ چودہ ان فرقے ہین قطعیہ کیسانیہ کربیہ مغیریہ ضبیہ ناووسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عماریہ ممطوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب رکھتے ہین اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا آگ کا نہین تجویز کرتے ہین بارہ ان فرقے ہین ہندکیہ جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبیہ حنفیہ معاذیہ مریسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئین نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہین اور لوگ اونکے اصل عقائد پر نہین ہین چنانچہ ذکر اونکا شرح مواقف وغیرہ مین لکھا ہی اور معتزلہ قدریہ چھ فرقے ہین ہذیلیہ نظامیہ معمریہ جبائیہ کعبیہ ہشمیہ اور یہ نفی حق تعالیٰ کی صفتون کی کرتے ہین اور مشبہہ تین فرقے ہین ہشامیہ مقاتلیہ واسمیہ اور یہ خدا کے لیے جسم ثابت کرتے ہین اور ایک فرقہ جہمیہ ہی اور ایک ضراریہ اور ایک نجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقون کے مع رد اونکے غنیہ مین مذکور ہین جو چاہے اوسمین سے دیکھ لے اور بطلان اور کفر اونکا اونکے عقائد سے ظاہر ہی اور فرقہ ناجیہ کہ حدیث مین ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت وجماعت کا ہی کہ مذہب حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہین اور یہ مسئلہ زیادہ اس سے سورۂ مومنون مین بھی گذرا ہی قسم دوسری اہل ضلال سے ہین منکر حساب اور عذاب اور ثواب کے اور متحیر اونکے واقع ہونے مین اور مقدم رکھنے والے دنیا کو آخرت پر اور مغرور بسبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغرور رحمت الٰہی پر ہین سب مسلمانون کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہی تو نہیں بعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑین اور ایمان و اعمال نابود ہون نعوذ باللہ منہا **بحر**

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اللہ نرمی رکھتا ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی زور آور زبردست **موضح**

خدا مہربان ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی توانا غالب **تفسیر** مہربان ہی ہیچ پونہچانے نفعون کے اور پھیرنے بلاؤن کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہی معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہی اپنے بندون پر کہ اوسکا احسان سبکو پہونچا ہی اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جرائم جمہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضون نے کہا لطیف بمعنی پوشیدہ کار کے ہی کہ کوئی اوسکے سر قضا و قدر کی طرف راہ نہ پاوے اور اوسکے کار مین چون و چرا دخل نہ رکھے اور سدی نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہی یعنی نرمی کرنے والا ہی اپنے بندون پر اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ پھیلاوے مناقب لوگون کے اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہی کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہی کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

ف: خوارج ۱۵ روافض غالیہ ۱۲ زیدیہ ۶ رافضہ ۱۴ مرجیہ ۱۲ معتزلہ ۶ مشبہہ ۳ جہمیہ ۱ ضراریہ ۱ نجاریہ ۱ کلابیہ ۱ = ۷۲

ع ۲

ط: جیسا کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ رفیق یحب الرفق اخرجہ مسلم

اوسکو مباحث کی کم طاقت ہے اور جنید سے ہی کہ لطف باولیائہ شرم فوجدۂ ولو لطف باعدائہ ما جحدوۂ یعنی
مہربانی کی اپنے دوستون پر پس پہچانا او نھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا سقاتل نے لطیف ہی
یعنی مہربان نیک کار و بدکار پر اس حیثیت سے کہ نہین ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے کے روزی دیتا ہی الخ یعنی فراخ کرتا ہی
رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جیسا جانتا ہی مصلحت اوسکی او سمین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا
ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کرون مین اونکو تو تباہ کر دے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین
کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کرون مین اونکو تو البتہ تباہ کر دے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی ہے کہ یعنی ہین
کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی
اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر ملا معا جلا

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھا دین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ ق

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھا دین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی
اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ تفسیر دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین ملا
حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھا دین ہم اوسکی کھیتی مین
یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا
یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے
دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت
مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وَلَهُ فِي الدُّنْيَا نَصِيبٌ باوجودیکہ
رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جاننے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ در پی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی
اور طلب یاب ہونا دار آخرت مین ابن عباس رضی سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الآیہ جو کوئی چاہے
عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا الآیہ کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی
دنیا کو آخرت پر نہین مقرر رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی
اوس سے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہ کہا مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ
مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ نازل ہوئی بیچ یہود کے اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور
ابن حبان نے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ
مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ الخ یعنی خوش خبری دے اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور مدد کے
اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے
نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا پڑھی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الخ پھر فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ابن آدم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک یعنی اے بیٹے آدم کے فارغ ہو میری عبادت کے لیے بھر دونگا مین سینہ تیرا بے پروائی سے اور بند کرونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بھر دونگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری کہا ابن مسعود نے کہ اگر تحقیق عالم محفوظ رکھتے علم کو اور رکھتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے یعنی دینداروں کے کہ جو قدر علم کی جانتے ہین البتہ سردار ہوتے بسبب اوسکے اپنے وقت کے لوگوں پر ولیکن خرچ کیا اونھون نے اوسکو دنیاداروں کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچھ دنیا اونکی سے پس ذلیل ہوئے اونکے نزدیک سنا ہی مین نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَن جَعَلَ الهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ یعنی جو کوئی کرے سب قصدون کو ایک قصد قصد آخرت اپنی کا کہ سوائے آخرت کے کچھ مقصود نہ رکھے کافی ہوگا اوسکو اللہ مقصود دنیائی اوسکے اور جسکو پریشان کرین قصد کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پرواکرتا ہی اللہ کہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی کہ کہا کھیتی دو کھیتیان ہین پس کھیتی دنیا کی مال ہی اور اولاد اور کھیتی آخرت کی باقیات صالحات ہین یعنی نیکیان باقی رہنے والی جیسے تسبیحات وغیرہ کہ ثواب انکا ہمیشہ کو رہیگا کہا مترجم نے کہ ذکر کی گئی نزدیک عبداللہ بن مسعود کے ایک قوم کہ قتل کی گئی جہاد مین پس کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ نہین ہی یہ جیسے کہ تمہارے گمان مین ہی کہ جہاد وہ ہی کہ ملین دو جماعتین بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اوترتے ہین فرشتے پس لکھے جاتے ہین لوگ اپنے اپنے مراتب پر کہ فلانا لڑتا ہی دنیا کے لیے اور فلانا لڑتا ہی ملک کے لیے اور فلانا لڑتا ہی نام و نمود کے لیے اور مانند انکے کے اور فلانا لڑتا ہی اس حال مین کہ چاہتا ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس یہ جنت مین ہی ✽ کہا زر بن حبیش نے کہ پڑھا مین نے قرآن اول سے آخر تک علی بن ابی طالب پر پس جب پہونچا مین حامیمون پر کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے کہ تحقیق پہونچا تو عرائس قرآن پر یعنی یہ بمنزلہ دولھنون کے ہین قرآن مین بسبب خوشی مضمونی و فصاحت و بلاغت کے پس جب پہونچا مین بائیسوین آیت پر حٓمٓ عٓسٓقٓ مین سے روئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر دعا کی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِخْبَاتَ الْمُخْبِتِينَ وَإِخْلَاصَ الْمُوقِنِينَ وَمُرَافَقَةَ الْأَبْرَارِ وَاسْتِحْقَاقَ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَوُجُوبَ رَحْمَتِكَ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ✽ پھر کہا اے زر جب ختم کرے تو یعنی قرآن پس دعا کر ساتھ ان الفاظ کے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مجکو یہ کہ دعا کرون مین ساتھ ان الفاظ کے وقت ختم کرنے قرآن کے ✽ **مد۔ در منثور** ✽

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

کیا انکے اور شریک ہین جو راہ ڈالی ہی اونھون نے انکے واسطے دین کی جسکا حکم نہین دیا اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ ہو جاتا اونمین

وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اور بیشک جو گنہگار ہین اونکو دکھ کی مار ہی ✽ **مق**

کیا کافرون کے لیے وہ شریک ہین کہ مقرر کیا ہی اونھون نے انکے لیے دین سے جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے اور اگر نہوتا وعدہ فیصل کرنیکا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان انکے اور تحقیق ظالم اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا ✽ **تفسیر** ✽ کہا بعضون نے کہ ام منقطعہ ہی اور تقدیر اوسکی یہ ہی بَلْ أَلَهُمْ شُرَكَاءُ یعنی بلکہ کیا کفار مکہ کے لیے شرکا ہین وہ شیاطین انکے کہ مقرر کیا اونھون نے واسطے انکے دین فاسد سے جو کچھ کہ نہین فرمایا ہی اوسکو خدا نے مانند شرک کے اور انکار بعث کے وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ یعنی اگر نہوتی قضا سابق ساتھ تاخیر جزا کے یا اور اگر نہوتا وعدہ اسکا کہ ہوگا فیصلہ روز قیامت کے تو البتہ فیصلہ کیا جاتا درمیان کافرون اور مومنون کے یا جلدی کیا جاتا عذاب کافرون کے لیے

دنیا میں اور تحقیق ظالم یعنی مشرک اونکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت میں اگرچہ تاخیر ہوگیا ہی او نسے دار دنیا میں ⁂ مسئلہ اجلہ ⁂

مسئلہ ⁂ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا ہو سو ہو کافر ہوا اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ ملحد ہوتے ہین عذاب کرنا اونکو دنیا اور آخرت مین لازم ہی اس زمانے ہمارے مین ایسے لوگ بہت ہین کہ ظاہر مین صورت درویشی کی رکھتے ہین اور تارک شرع کے بلکہ منکر اوسکے ہین اب عوام کالانعام کو کیا کہنا چاہیے پس وے کہتے ہین کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور مشاہدے کے مستغرق ہین احتیاج اعمال ظاہری کی نہین رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور بہکاوہ شیطانی ہی یہ بدبخت قطع نظر فہم اور سننے دلائل عقلی و نقلی اور احوال باطنی کے اسقدر بھی نہین سمجھتے ہین کہ اتنے انبیا اور اولیا اور مومن گذرے ہین باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کے کوئی قید تکلیف شرعی سے باہر نہین ہوا ہی اور مرتے دم تک اوسپر ثابت رہے ہین خصوصا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سبب پیدا ہونے مخلوقات کے ہین اور مامون العاقبۃ ہین بموجب خبر دینے خدا تعالی کے وقت انتقال تک عبادات سے باز نہ رہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عبادت کرتا رہ اپنے رب کو یہانتک کہ آوے تجکو موت پس جب کہ یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہون تو اورون کو کیا مجال دم زدن ہی پس کسی سے جب تک کہ دنیا مین ہی تکلیفین شرعی ساقط نہین ہوتین اور نہ ہووین جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہو کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا بسبب سبک و سہل جاننے شرع کے بھی کفر ہی مگر جو کہ مجذوب و مسلوب العقل ہین البتہ وہ معذور شرعی ہین پس ہون کو خصوصا سالک کو چاہیے کہ کسی وقت اتباع شریعت کو ہاتھ سے نہ دے کہ اصل و بنیاد تمام چیزون کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہونچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت و معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات شریعت کے ہین کسی طرح انمین جدائی نہین اگرچہ کج بینون کی سمجھ مین نہ آوے اسلیے کہ شریعت اقوال اور احکام الٰہی اور نبوی ہین اور معانی حقائق الٰہی ہین اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیا کا اسپر ہی کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقانی نہین ہی بلکہ تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہین اگرچہ اونکے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہون قاعدہ کلیہ سب بزرگوارون رحمہم اللہ نے یہی بیان کیا ہی كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو حقیقت کہ نگواہی دے اوسکی شریعت پس وہ زندقہ یعنی خبیث کفر ہی اور اجماع ہی اسپر کہ واصل بخدا ہونا اور پہونچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سوا راہ شریعت کے میسر نہین آتا اور شریعت صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت مین ہی اوسکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہین ⁂ بیت خلاف پیمبر کسی رہ گزید ⁂ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ⁂ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہ یہ راہ میری ہی اور تفسیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ بلاتا ہون مین طرف دین اللہ کے اور بصیرت و فہم کے مین اور جو کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھے گا تمکو اللہ ⁂ اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین فرمایا فَتَكُوْنُ كُلِّيَّاتُكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ وَتَطْمَئِنُّ وَتَسْكُنُ بِاللّٰهِ فَتَعْمٰى عَمَّا سِوَاهُ وَتَصَمُّ عَنْهُ فَلَا تَرٰى لِغَيْرِهٖ وُجُوْدًا مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلُزُوْمِ الْاَمْرِ وَالنَّوَاهِيْ فَاِنِ انْخَرَمَ فِيْكَ شَيْءٌ مِّنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَفْتُوْنٌ مُتَلَاعِبَةٌ بِكَ الشَّيَاطِيْنُ فَارْجِعْ اِلٰى حُكْمِ الشَّرْعِ وَالْزَمْهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوَسَ كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا قدرت خدا کی سنے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑیگا تو کسی چیز کو خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور چین و تسکین پاویگا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزون سے کہ سوا اوسکے ہین

اور بہرا ہو جائیگا غیر اللہ سے پس نہیں دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھ محافظت حدود کے اور لازم کرنے اوامر و نواہی کے پس اگر نقصان آجاوے تجمین کچھ درباب حدود کے پس جان لے کہ تو فتنے مین ڈالا گیا کھیلتے ہین یعنی مسخر بناتے ہین تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم شرع کے اور لازم پکڑ اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہی اور احکام شرعی جو کہ ظاہر ہین اور حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور ضروری اس کتاب مین بھی ہین پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور مضبوط و مستقیم ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہین جب یہ اصل مضبوط ہو نگی تو خواہ مخواہ پھل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہی ساتھ محبت کے کہ بندے کے دل مین پیدا ہوتا ہی اور ارادہ مشاہدہ محبوب کو حرکت دیتا ہی اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیہ نفس کا ہی چست و سرگرم کرتا ہی اور بموجب مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے ہمیشہ ذکر و فکر مین مستغرق ہوگا اور اسکو اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہین جیسا کہ بجا لانے اوامر کو اور بچنے کو ممنوعات سے شریعت کہتے ہین اور جب طریقت مین مضبوط ہوگا تو بالضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچاننا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہی پس دیکھیگا کہ ظاہر و باطن سوا ایک وجود واجب الوجود کے فاعل مؤثر نہین ہی اور جو کچھ ہی نشانیان اوسکی قدرت کی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھون نے مشقت کی ہماری راہ مین البتہ کھا دینگے ہم اونکو راہین اپنی اور حضور مع اللہ بدون مجاہدے کے محال ہی اور جب سالک نے اس امر مین استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہی اور اسی کو حقیقت کہتے ہین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالہ مرج البحرین کے فرماتے ہین تصوف ساتھ فقہ کے محتاج ہی اور فقہ تصوف سے مستغنی ہی اگرچہ تصوف اعلی اور ارفع ہی فقہ سے مرتبے مین ولیکن فقہ اعم اور اسلم ہی مصلحت مین پس اول تمسک ساتھ عروۂ وثقی شریعت اور فقاہت کے کرے بعد اوسکے بالاخانہ حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبہ اسلام ہی اور کلام یعنی علم عقائد درجہ ایمان اور تصوف مقام احسان ہی چنانچہ یہ تینون چیزین حدیث جبرئیل مین بیان کی گئی ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی ہنا اور فقیہ نہوا پس تحقیق زندیق ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس تحقیق پھیکا پھاکا ہوا اور جسنے دونون چیزین حاصل کین پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہی علما نے کہ اگرچہ تصوف اعلی درجہ اور علت غائی وضع شریعت کی ہی لیکن اگر کوئی اوس سے عاری ہو اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرۂ دین اور حصول مغفرت اور دخول جنت سے باہر نہین نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھ کام نہین آتے نعوذ باللہ *

تَرَى الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ

تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ پڑتا ہی اونپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغون مین

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ۝

بہشت کے اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہی ہی بڑی بزرگی * ع

دیکھیگا تو ظالمون کو ڈرتے ہوئے سزا اوس چیز کی سے کہ عمل مین لائے ہین اور وہ البتہ پہونچنے والی ہی اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے بیچ سبزہ زار بہشتون کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھ چاہینگے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی ہی فضل بڑا * تفسیر ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت کے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا مین جو برائیان اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا ڈر ہوگا اور وہ یعنی سزا اونکو پہنچیگی اونکو خواہ مخواہ ڈرین یا نہ ڈرین فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ کے معنی ہین ہونگے بیچ پاکیزہ ترین بہشتون کے بنسبت اونکے کہ سوائے اونکے ہین فضل بڑا عمل قلیل پر اور ابن جریر نے ابی طیبہ سے روایت کیا ہی تفسیر لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ کے کہ کھانا پینا اہل جنت کا

یعنی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونپر ابر پس کہیگا کہ برساؤن تمپر کہا ابو طیبہ نے پس نہین چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کہ ابر برساویگا اونپر یہان تک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برسا ہمپر جو ہم مین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس ہی برسایگا ہمپر **درمنثور جلالین تنبیہ** اس آیت کریمہ سے بُرائی کفر وشرک کی اور خوبی اسلام وطاعات کی معلوم ہوئی اور جابجا کلام مجید مین بُرائی کفر وشرک کی اور خوبی ایمان وطاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا یعنی بلا شبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اوس سے نیچے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور اور جگہ فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۝ یعنی بلا شبہ شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۝ یعنی قسم ہی عصر کی بلا شبہ انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تقید کی سچے دین کی اور آپسمین تقید کی صبر کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ بلا شبہ دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بلا شبہ شغلون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بلا شبہ عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو موت عبرت ہونے مین اور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اسکے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَكَةُ الطَّاعَةِ دَلِیْلُ الْمَعْرِفَةِ كَمَا اَنَّ حَرَكَةَ الْجِسْمِ دَلِیْلُ الْحَیٰوةِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا غِنَی الدُّنْیَا بِالْمَالِ وَغِنَی الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین هَمُّ الدُّنْیَا ظُلْمَةٌ فِی الْقَلْبِ وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِی الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب نور کی ہی دل مین **منبہات**

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ

یہ خوش خبری دیتا ہی اللہ اپنے ایمان دار بندون کو جو کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے

فِی الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۝

ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھا دین اوسکی خوبی بیشک اللہ معاف کرتا ہی حق مانتا ہی **موضح**

یہ وہ ثواب ہی کہ بشارت دیتا ہی خدا اون اپنے بندون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے کہہ نہین مانگتا مین تمسے قرآن کے پہونچانے پر کچھ مزدوری لیکن چاہیے کہ لازم پکڑو دوستی درمیان اپنون کے یعنی ساتھ میرے صلہ رحم کرو اور ایذا نہ پہونچاؤ اور جو کوئی کرے نیکی بڑھاوین ہم واسطے اوسکے اوس نیکی مین خوبی کو بلا شبہ خدا بخشنے والا قدر شناس ہی **تفسیر** جائز ہی کہ ہو استثنا متصل یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری ہرگز ولیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمھارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم لوگ اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن حسین رضی اللہ تعالی عنہم اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجکو اور نہ درغلاؤ اور کافرون کو میری ایذا پر اسلیے کہ نہین تھا کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی اور بعضون نے

تاکہ قربی بمعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی مگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو بیچ نزدیکی ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
و عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سُدی سے منقول ہی کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہی آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہی کہ عام ہی ہر نیکی کے حق مین
جیسے نیکی کہ ہو مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہی اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھا وین ہم اوسکے یعنی دو چند
دہ چند کرین ہم اوسکو جیسے کہ اور جگہ فرمایا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً + یعنی
کون ہی وہ جو قرض دیوے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھا دے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصہ بہت بخشنے والا ہی یعنی واسطے
گناہ کرے قدر شناس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ تفضل اپنے کے اور بعضوں نے کہا شکور کے معنی ہین توبہ قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے توبہ پر اور بعضوں نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالیٰ کے عبارت ہی اس سے کہ معتبر رکھتا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوسپر کہ ثواب دیتا ہی اوسکو [illegible] یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ افتخار اونکا اوپر عمل صلہ رحم
اپنے کے بہت ہی اور کوئی بطن قریش سے نہین ہی کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہو پس لازم ہی کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بجالاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری مدد کرین دشمنوں کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ مشرکون نے جمع ہوکر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا تم نے کہ غرض محمد کی
ادائے اس رسالت سے بموجب گمان اپنے کے یہ ہی کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی پس یہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین ابن عباس رض سے منقول ہی کہ جب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو اکابر انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین مین ہمارے رہبر ہین مداخل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے اموال مین سے جمع کرکر آپکے سامنے لاوین ہم تو آپ کی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت اوتری
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر خمس تقسیم کرنی چاہیے اور بعضوں نے آل علی رض اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہین قربی سے اور بعضوں کے نزدیک مراد قربی سے تقرب ہی ساتھ خدا تعالیٰ کے یعنی دوست رکھو یہ کہ تقرب حاصل کرو ساتھ
خدا کے بسبب اعمال صالحہ کے اور بعضے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت
اونکی کے اور وہ علی رض اور حسن رض اور حسین رض ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ
اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری و بزرگ چیزین کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈراتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت حسنین رض کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ اَحَبَّهُمَا یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ دوست رکھا
اونھون نے انکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین نوجوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی انسے اور حضرت عایشہ رض نے فرمایا کہ
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور بہت
حدیثین انکی محبت و فضائل مین آئی ہین اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلٰى مَحَبَّةِ نَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاحْشُرْنَا
عَلَيْهَا آمِيْن اور لازم ہونا انکی محبت کا مومنون پر کتنے ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین خدا کے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبون سے وہ ہین کہ جسکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ مین سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصا اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ مِنَ الْاِيْمَانِ + یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہی اور مانند اسکے اونکی شان مین وارد ہین و الا کچھ مفید نہین اسلیے
اہل بیت بھی مبغضان صحابہ سے بیزار ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین حب صدیق

ہوگی اور ایک قطرہ ملو سکو نہیں پہنچے گا یہی آیت ہے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول علیہ السلام نے ہم سے روایت کی کہ انا و ابو بکر
و عمر و عثمان فی الجنۃ یعنی میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان جنت میں ہونگے اور ابو طلیس ابن ابی طالب کی بہشت میں محبت علی کی
کے اسیر پر لگتا کیا و اللہ المنادی الی الکتاب ہے غرض کہ محبت آل نبی جنکی ہوا سے بے دور ہوا کر لوگ [illegible] کیا ستر یارن خدا
اور رسول کی قبول ہے اور یہی بات ہے شعر مختصر در مثنوی + اول [illegible] بشارت دیکر اپنے
نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کافرون سے کہدو کہ ہم تمہارے ہی بھلے کو کہتے ہیں ہمکو کچھ طمع نہیں ہے تمہارے سمجھانے میں مگر صرف یہ چاہتا ہون
کہ تم رعایت قرابت کی کرو مجھکو یا میرے قرابتیون کو ایذا نہ دو بلکہ محبت رکھو اور اسمین بھی تمہارا ہی بھلا ہے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب
پاؤ گے پس نیکی کی قدمین باندھو اور بری باتون سے باز آؤ کیونکہ اللہ بخشنے والا قدر شناس ہے پھر ازراہ توبیخ و سرزنش کفار کے حق میں
فرماتے ہیں کہ کیا وہ ایسی باتیں سکتے ہیں +

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ
کیا کہتے ہیں ۔ اسنے باندھا ۔ اللہ پر ۔ جھوٹ ۔ سو اگر ۔ اللہ چاہے ۔ مُہر کردے ۔ تیرے دل پر ۔ اور مٹاتا ہے اللہ ۔ جھوٹ کو ۔ اور ثابت کرتا ہے سچ

بِكَلِمٰتِهٖ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○
اپنی باتون سے ۔ اوسکو معلوم ہے ۔ جو ۔ دلون میں ہے + صو ع

کیا کہتے ہیں کافر کہ افترا کیا ہے اس پیغامبر نے خدا پر جھوٹ پس اگر چاہے خدا مُہر رکھے تیرے دل پر اور مٹاتا ہے اور دور کرتا ہے خدا بیہودہ کو اور ثابت
کرتا ہے دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ سینون میں ہے + تفسیر + یعنی اللہ چاہے تو اپنا وہ
کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کر دے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کفر کو مٹا دے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتون سے
دین ثابت کرتا ہے اسواسطے نبی پر کلام بھیجا ہے + صو ع + کیا کہتے ہیں الخ گویا کہ گیا کیا ایسی جرأت کرتے ہیں کفار کہ نسبت کرتے ہیں
ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا بڑا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کہ دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوترنے کا جھوٹ موٹ بنا
یا کبھی نہیں ہو سکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مُہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کر دے دل کو ساتھ صبر کے اونکے ایذا دینے پر
ساتھ اثبات وغیرہ کے لوکہ نہ داخل ہو اوسمین رنج بسبب جھٹلانے اونکے کے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہے اللہ بیہودہ کو یعنی
شرک کو اور ثابت کرتا ہے دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہے اسلام کو اور ثابت کرتا ہے اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ اوس کتاب اپنی کے
کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر اور موجب صاحب مدارک کے ترجمہ یمح اللہ اور یحق الحق کا یون چاہیے اور مٹا دیگا اللہ باطل کو اور
ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بل ہو وعدہ مطلق سے کہ حاشیے میں لکھا ہے یہ بات سمجھی جاتی ہے اور دوسرے بعد تفسیر یحق
الحق کے لکھا ہے وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَحَا بَاطِلَهُمْ وَاَظْهَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ پس مٹایا اونکے باطل کو
اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب
وغیرہما نے معنی حال کے لیے ہیں جیسا کہ انکے ترجمون سے سمجھا گیا اور خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ سینون میں ہے یعنی جانتا ہے جو
کچھ تیرے سینے میں ہے اور لوگونکے سینون میں ہے پس موافق اوسکے جزا سزا دیگا + صل + اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوتا ہے کہ یمح اللہ الباطل الخ
کے دونون معنی صحیح ہیں یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہے پھر فرمایا اور اسکی عادت سے یہ ہے کہ مٹاتا ہے باطل کو اور ثابت کرتا ہے
حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالی کے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى
الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ یعنی بلکہ ڈالینگے ہم یعنی لاوینگے اور غالب کرینگے ہم حق کو یعنی ایمان کو باطل پر یعنی کفر پر پس سر کچلے گا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اوسکو بسبب حاصل معنی آیت یختم اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر ہوگا محمد مفتری جیسا کہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ مہر کردیگا
اللہ اوسکے دل پر اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر یعنی دفع کریگا حق باطل کو اور حال یہ ہی کہ یہ وعدہ واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مٹا دیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوس پر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اسلام حق کو کہ تو
اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین ٹل سکتا یعنی مدد کریگا میری اوپر اور قتادہ سے بخشو علی قلبک کے معنی یہ منقول ہین کہ
بھلا دیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجھسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمہ
یا کلمہ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور بیہودہ مطلبون کو نابود کیا اور معالم وغیرہ مین ابن عباس سے منقول ہی کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ
اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تو چاہتے
محکوم علی وغیرہ کے ہون جبرئیل نے لوگونکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوتارنے آیت انہ علیم بذات الصدور کے اور
آنحضرت نے اوس جماعت کو خبر دی اونھون نے کہا یارسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت
وھو الذی یقبل التوبۃ اوتری ۔ بحر

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

اور وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو ۔ موضح

اور وہی وہ جو قبول کرتا ہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے اور جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم ۔ تفسیر یعنی نبی بھیجا
پونہچاتا ہی اور بندون کو سب حالت اپنے رب سے ہی ۔ موضح توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک واجب سے زمانہ حال مین اور
نادم ہو اوپر نسبت زمانہ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے
چھٹکارا نہین اور روایت کی جابر نے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اللھم انی استغفرک
واتوب الیک اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اے شخص جلدی
چلانی زبان ساتھ استغفار کے توبہ کذابین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے اے امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتا ہی چھہ معانی پر یعنی چھہ باتین ہون جب تو یہ کہلائیگی زمانہ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین
اوپر ندامت ہو اور فرائض جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلاوے نفس کو طاعت مین جیسا کہ
پرورش کیا ہی اور فربہ کیا ہی تو نے اوسکو معصیت مین اور چکھاوے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایا ہی اوسکو مزہ گناہ کا اور روے
بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سقطی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری
سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ پاوے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے کے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف
احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمہ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ منہ پھیرے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب
توبہ کرے تو دس چیزین بجا لاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اسپر کہ نہین کریگا
مین گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کھانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور
قلت سونے کی کہ متقیون کی صفت مین اللہ تعالی فرماتا ہی کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون
یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی سی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحر کے وہ استغفار کرتے تھے
یعنی کہتے تھے اللھم اغفر لنا یعنی یا اللہ بخشدے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وھو الذی

یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ عبادہ سے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس جگہ میں کہ ڈرتا ہے اوس سے کہ ہلاک کرے تو سکو اوسمیں پیاس ہی تھی + اور درگذر کرتا ہے برائیوں سے یعنی سوائے شرک کے معاف کرتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بدون توبہ کے بھی اور جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو یعنی قسم توبہ اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہیں ہے یعنی آیت ہے واسطے عطف کے اور اتصال معنی کے معالم کشاف درمنثور

منہیات +

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور دعا سنتا ہے ایمان والوں کی جو بھلے کام کرتے ہیں اور بڑھتی دیتا ہے اونکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہیں اونکو سخت مار ہے

اور قبول کرتا ہے دعا اون لوگوں کی کہ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے اور زیادہ دیتا ہے اونکو اپنے فضل سے اور کافر اونکے لیے ہے عذاب سخت + تفسیر + یعنی جب دعا کرتے ہیں تو اوس سے قبول کرتا ہے دعا اونکی اور دیتا ہے اونکو جو کچھ کہ طلب کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے اونکے مطلوب سے از راہ تفضل کے اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان کہا اللہ نے اور کہ قبول کرتا ہے توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہیں اور معاف کرتا ہے گناہ اونکے اور قبول کرتا ہے دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہیں اور سے اور زیادہ دیتا ہے اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہیں اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہے کہ کہا لوگوں نے اونسے کہ کیا حال ہے ہمارا کہ دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے پس نہیں قبول کیجاتی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کاموں کے کرنے کو اور بری باتوں سے باز رہنے کو کہا پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا + یعنی اور اللہ بلاتا ہے تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کاموں کے اور قبول کرتا ہے اللہ دعا اون لوگوں کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونوں آیتوں سے یہ ہوا کہ اللہ نیک کاموں کی طرف بلاتا ہے جو اوسکا کہا مانتا ہے اوسکی دعا قبول کرتا ہے اور جو اوسکا کہا نہ مانے کیا توقع رکھے قبولیت دعا کی سلمہ بن سبرہ سے روایت ہے کہ کہا وعظ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت ہو واللہ بلا شبہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہو وینگے بہشت میں تمام وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہیں فارس و روم میں اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہے عمل خیر پس کہتا ہے دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تونے برکت دے اللہ تجھمیں اچھا کام کیا تونے رحم کرے تجھپر اللہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ + اور ابراہیم نخعی سے ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ کہ کہا شفاعت قبول کیجاویگی اونکی اونکے بھائیوں کے بھائیوں کے حق میں یعنی اونکے بھائیوں کے جو بھائی رشتے کے یا دودھ شریک ہوں اونکے حق میں بھی شفاعت اونکی قبول کیجاویگی پس یہ مراد ہے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہے یعنی آخرت میں + معالم کشاف درمنثور کافر اور مومنوں کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کر کر اب ایک اور مطلب بیان کرتے ہیں مومنوں کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت دیکھکر غم نکریں اللہ کا فعل خالی حکمت سے نہیں +

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اور اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم اوٹھاویں ملک میں پر اوتارتا ہے ماپ کر جتنی چاہتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے دیکھتا ہے

اور اگر فراخ کرتا اللہ روزی اپنے بندوں پر تو البتہ فساد کرتے زمین میں لیکن اوتارتا ہے موافق اندازے کے جو کچھ چاہتا ہے تحقیق خدا اپنے بندوں کے حال کا دانا بینا ہے + تفسیر + اگر فراخ کرتا یعنی اگر غنی کرتا سب بندوں کو لَبَغَوْا بغی سے ہے بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرتے آپسمین ایک دوسرے پر اسلیے کہ غنا سبب سرکشی اور ظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی حال فرعون و قارون کا عبرت ہونے مین اور
اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَہْرَۃُ الدُّنْیَا وَکَثْرَتُہَا یعنی بڑی ڈرکی
چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا لبغوا کا معنی یہ ہی یعنی تکبر کرتے البتہ تکبر کر
زمین مین اور سرکشی کرتے وہ کام کہ تکبر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرتے اور نام و نمود عالی قدری کے طالب ہوتے کہا ابن عباس نے کہ یعنی لوگ کہ
طلب کرتا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرتا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت
اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے کہ ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور
اسکا یہ ہوا کہ ہمنے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہمنے اونکی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت
دانا بینا ہی یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس موافق اندازے کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
غنی بھی کرتا ہی اور باز رکھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی
حکمت ربانیہ کے نزدیک ہوتا ہی اوسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہو جاتے پھر اگر
کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوتے ہین باوجود غنی کے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ نہیں بہکتے ہین بدون فراخی کے
پس شرط مذکور کیون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات کم ہوتی ہی اور اسمین کچھ شک نہین کہ غنی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرض کہ یہ فرمایا بنا بر اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ۞ ملا کشاف ۞ معا ۞ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اسکی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمہارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ اون چیزون کے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابیو اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہی
کہ کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور مال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
بانتظار وحی کے دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت
نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی
یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اوس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جاے بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین
اگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سے کہ اگاتی
بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہو جاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب مرنے کے پہونچتا ہی مگر کھانے والا
جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھاے گھانس یہان تک کہ تن گئین کوکین اوسکی بیٹھا سامنے ٹکیہ آفتاب کے یعنی عادت ہی جانور کی کہ جب ہضمی سے
پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اپھارا پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور
نرم و رنگین ہی کہ آنکھون کو اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جسکو دیا گیا ہی مال کو
ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کے کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا

مدد کرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے کے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کین یہ دونون حدیثین بخاری مسلم نے ہف تازگی اور خوبی اور زینت دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پہر جلدی فنا ہوجاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ کثرت تمہارے اموال کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے سامان طیار کرنے موت کے سے آور پہر پہر الخ یعنی کہاتا ہی اور ہضمی ہوتی ہی اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کے کہ مرکوز ہی آدمی زاد کی طبیعت مین لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور ندامت کرتا ہی اور بواسطے پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوس سے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھ قیاس اون دونون قسمون ذکر کی گئین سے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا اور دنیا سے بے رغبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونہچانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک نے یعنی سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین آلودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقتصد نے آلودہ کیا لیکن دھو ڈالا اور تیسرا یعنی ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے گیا نعوذ باللہ من ذلک پہر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ اور بغیر حق اوسکے کے یعنی بغیر احتیاج کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی مین آور مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبے حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پھول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونھون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اوسکو اور کہان خرچ کرتا ہی اوسکو ۳۶+ روایت ہی انس سے کہ انھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے جبرئیل سے اونھون نے اللہ تعالی سے کہا جبرئیل نے کہ فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہ مین غصے ہوتا ہون واسطے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہین تقرب ڈھونڈھا طرف میرے میرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میرے ساتھ نوافل کے یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو ہوتا ہون مین اوسکے لیے سماعت اور بصارت اور ہاتھ اور تائید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہون مین دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہون اوسکو اور نہین تردد کرتا مین اپنے بندے کے لیے کسی چیز مین کہ مین کرنے والا ہون اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی روح کے مگروہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور مرنے سے چارہ ہی نہین اوسکو اور بلاشبہ بعضے میرے مومن بندون مین سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہون مین اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہو اوسکے دل مین عجب پس خراب کرے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندون مین سے البتہ وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کرون مین اوسکو تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کرون مین اوسکو

توالبتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیمار کردون اوسکو تو خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر تندرست کردون مین اوسکو تو البتہ خراب کردے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کے امر کی بسبب جاننے اپنے اونکے دلون کے حال کو بلاشبہہ مین علیم و خبیر ہون ✤ درمنثور ✤ **تنبیہ** ✤ صدق اللہ وصدق الرسول فراخی رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین پس بقدر حاجت ہی کے ملنے تو تو رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کیا ٹھکانا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْۤا اِلٰی رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی یعنی اے لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کردے یاد الٰہی سے ✤ اور فرمایا کیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا اصحاب نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے ✤ اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ✤ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے ✤ **مشکوٰۃ** ✤ مومنون کو تسلی دیکر اب گویا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا یہ تمھارے ہی بھلے کے لیے ہی ورنہ ہمارے کارخانۂ قدرت مین کچھ کمی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو ✤

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

اور وہی ہی جو اوتارتا ہی مینہہ پیچھے اسکے کہ آس توڑ چکے اور پھیلاتا ہی اپنی مہر اور وہی ہی کام بنانے والا خوبیون سراہا ✤

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کار ✤ **تفسیر** ✤ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالی نے مینہہ اہل مکہ سے سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالی نے مینہہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہہ کی اور منافع اوسکے اور وہ چیز کہ حاصل ہوئی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ سخت ہوا قحط اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بموجب اسی آیت کے یہ فرمایا اور اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المومنین روکا گیا مینہہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر نے برسائے گئے تم اب پھر پڑھی یہی آیت وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ✤ جائز ہی یہ کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت اوسکی ہر چیز مین گویا کہ فرمایا کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہہ ہی اور پھیلاتا ہی سوائے اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اسپر تعریف کرتے ہین اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دعائین نہین رد کیجاتی ہین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری دعا نیچے مینہہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا چار جگہہ نزدیک ملنے صفون کے اسکی راہ مین اور وقت اوترنے مینہہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبے کے ✤ ملـ ✤ درمنثور ✤

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝

اور ایک اوسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا اور زمین کا اور جتنے بکھیرے ہین اونمین جانور اور وہ جب چاہے ان سب کو اکٹھا کرسکتا ہی ✤

ربع ۳ ع ۴

اور نشانیون قدرت اوسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا ہر چیز کا کہ پھیلائی ہی درمیان ان دونون کے قسم جانورون سے اور وہ اوپر جمع کرنے اونکے جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے توانا ہی ؛ تفسیر ؛ دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین پر قسم انسان و غیرہ سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ کے کہا دابہ سے مراد آدمی اور فرشتے ہین ؛ جلالین در منثور ؛

وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝

اور جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا اوسکا جو کمایا تمھارے ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت ؛ مو ؛

اور جو کچھ کہ پونہچے تمکو قسم مصیبتون سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمھارے اور درگذر کرتا ہی الله بہت سے ؛ تفسیر ؛ یہ خطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی کہ گنہگار ہون یا نیک مگر نبی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی ؛ مو ؛ مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وَمَآ أَصَابَكُم مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی یعنی بسبب تقصیر و گناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا اونکو ہاتون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتون ہی سے ہوتے ہین اور بڑے ہین اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین تناسخ یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر نہوتی اطفال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے تو ثواب رنج نہ اوٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مکلفین کے ساتھ سیاق و سباق کے اور وہ یہ ہی وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ؛ اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہون سے پس نہین عذاب کرتا اور پھر بہت سے لوگون سے پس نہین سزا دیتا اونکو جلدی اور نبی صلی الله علیہ وسلم سے منقول ہی کہ نہین ہی پھڑکنا رگ کا اور نہ کھٹ جانا لکڑی کی اور نہ زخم پتھر کا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کہ درگذر کرتا ہی الله وہ بہت ہین ؛ اور کہا ابن عطا نے کہ جسنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پونہچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کر دیا اوس سے اوسکے مولا نے بہت ہی ہو اوہ کم نظر کرنے والا ہی بیچ احسان رب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ ملازم ہی واسطے تقصیرات کے ہر وقت یعنی بہرحال و ہر وقت قصوروند ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کر ہی مانند ریا و عجب و مکر و فریب و غیرہ کے اور الله تعالی پاک کرتا ہی اپنے بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوس سے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر نہوتا عفو و رحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہو جاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی الله عنہ سے ہی کہ اونھون نے نقل کی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے کہ جس سے عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین اور یہ بھی حضرت علی رضی الله عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امید کی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھر پانیکا وہ گناہ ؛ مل ؛ معا ؛ جلا ؛ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کھٹ جانا لکڑی کی اور نہ پھسلنا قدم کا اور نہ پھڑکنا رگ کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی الله اوس سے بہت ہی کہا علی رض بن ابی طالب نے کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو افضل آیت کی الله عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہمسے اوسکو رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وَمَآ أَصَابَكُم الخ ؛ فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اسکی تیرے لیے اے علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو مرض یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کے ہی کہ کیے ہاتون تمھارے نے اور الله عزوجل اکرم ہی اس سے کہ دوبارہ کرے اوسپر عذاب آخرت مین اور جو کچھ کہ عفو کیا الله نے اوس سے دنیا مین پس الله بڑا بردبار ہی اس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور ابی موسی سے ہی کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندے کو سختی زیادہ یا کم مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی الله اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ؛ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے اونکے پاس

کوئی بیار انکے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری مین پس کہا ہم غمگین ہین تمہارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے کہا پس غمگین ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی آیت وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝ اور ضحاک سے ہی کہ کہا نہ سیکھا کسی نے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر پڑھی آیت وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ ✦ اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہی قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابو بکر کی بیٹی اسما نام سے منقول ہی کہ اونکے سر مین درد تھا پس رکھتین تھین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ میرے کے ہی اور جو کچھ بخشتا ہی اللہ بہت ہی ✦ در منثور اوپر بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اللہ درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ از راہ عاجزی کے نہین ہی بلکہ محض عنایت و پرورش ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کون تمہاری کارسازی اور مددگاری کر سکتا ہی ✦✦

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ۝

اور تم تھکا سکنے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمکو اللہ کے سوا کام بنانے والا نہ مددگار ✦ موضح

اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہی تمہارے لیے سوائے خدا کے کوئی کارساز اور نہ مددگار ✦ تفسیر عاجز کرنے والے یعنی جو کچھ ہمنے مصیبتین مقدر کین ہین چاہیے تم اونسے بھاگ سکو اور ہمکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تمسے عذاب جب کہ اوترے وہ تم پر ✦ موضح بیچ مین ایک جملہ معترضہ بیان فرما کر پھر اپنی قدرتین بیان فرمانی شروع کین ✦

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۚ اِنَّ

اور ایک اسکی نشانی ہی چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے باو پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر مقرر

فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے ✦ موضح

اور نشانیون قدرت اوسکی سے جہاز ہین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے تھم رکھے باو کو پس ہو جاوین جہاز تھمنے ہوئے دریا کی پیٹھ پر تحقیق اس مقدمے مین البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے ✦ تفسیر ہر صبر کرنے والے اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین ایک ٹکڑا شکر ہی اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ✦ اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰيٰتٍ لِّلْمُوقِنِينَ یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبار اوسکی طاعت پر اور شکور اوسکی نعمت کے ✦ جلالین ✦ در منثور

اَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۝

یا تباہ کر دے اونکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو ✦ موضح

یا اگر چاہے ہلاک کرے اہل جہازون کو بسبب اوس چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے ✦ تفسیر اَوْ يُوبِقْهُنَّ کا عطف يُسْكِنْ پر ہی اور معنی یہ ہین کہا اگر چاہے تھام رکھے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلا دے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب جھگڑا ہونے کے بسبب اوس چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت گناہون سے پس نہ سزا دے اونپر ✦ مسل ✦

وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي اٰيٰتِنَا ۖ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيصٍ ۝

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو بھاگنے کی جگہ ✦ موضح

تو بند نسطا وسنے اور تو جان لیوین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین کہ نہین ہی اونکے لیے کوئی جگہہ خلاصی کی ✤ **تفسیر** ✤
جو لوگ کہ ہماری حق تدبیر سے سمجھتے ہین اوس وقت عاجز ہو جاوینگے ✤ **مو** ✤ ہماری آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین ✤ **محیص** ✤ یعنی جگہہ بھاگنے
کی اوسکے عذاب سے ✤ **مد** ✤ یعنی تو کہ جان لیوین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین قرآن کو جس وقت کہ جاوین طرف اوسکی بعد بعث کے یہ کہ نہین ہی جگہہ بھاگنے کی
اونکے لیے اوسکے عذاب سے ✤ **معا** ✤ جب اللہ تعالیٰ اپنی نعمتین بیان فرما چکا تو مقصود اصلی کی طرف رجوع فرمائی کہ ہماری نعمتین جب معلوم کر چکے تو اس
دنیا غدار مکارہ فانیہ کی طرف نہ رجوع رکھو بلکہ ہماری طرف رجوع کر کر طالب ثواب کے ہوو کہ وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہی ✤

فَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ

سو جو ملا تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہی دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے ہان ہی بہتر اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے جو

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین ✤ **مو** ✤

پس جو کچھ کہ دیا گیا تمکو چیزون سے کہ ہو تھوڑا سا ایک حصہ ہی زندگانی دنیا سے اور جو کچھ کہ نزدیک خدا کے ہی بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہی واسطے اونکے کہ ایمان لائے
ہین اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین ✤ **تفسیر** ✤ شَيْءٍ سے مراد ہی مال و متاع دنیا کا ایک حصہ ہو زندگانی دنیا ہے نہ توشہ آخرت کا ہی اور
جو کچھ اللہ یعنی ثواب اسمین بیان ہی اسکا کہ مومن اور کافر دونون برابر ہین اس بات میں کہ دنیا فائدہ اوٹھانے کی چیز ہی دونون کے لیے کہ فائدہ اوٹھاتے ہین
اوس سے پس جب پھرینگے طرف آخرت کے تو جو کچھ کہ اللہ کے پاس بھلائی ہی سو مومنون ہی کے لیے ہی اور کفار اوس سے بالکل محروم ہونگے ✤ **معا** ✤
ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی نے سارا مال اپنا اللہ دے دیا اوس پر ملامت کی لوگون نے اونکو پس نازل ہوئی اونکے حق مین یہ آیت ✤ **مد** ✤

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝

اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی سے اور جب غصہ آوے وہ معاف کرتے ہین ✤ **مو** ✤

اور واسطے اونکے کہ پرہیز کرتے ہین گناہون کبیرہ سے اور بیحیائیون سے اور جب کہ غصے مین آتے ہین وہ بخشدیتے ہین ✤ **تفسیر** ✤ ابن عباس رضی سے
منقول ہی کہ کبائر الاثم شرک ہی اور جس چیز مین برائی بہت ہو پس و فواحش ہی مانند زنا کے اور مقاتل نے وہ گناہ کہ لازم کرے حد کو اور جب
غصے مین آتے ہین یعنی بسبب امور دنیا کے وہ بخشدیتے ہین یعنی وہ خاص ہین ساتھ بخشدینے کے حالت غضب مین ✤ **مد** ✤ **معا** ✤

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝

اور جنھون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور اونکا کام ہی مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ✤ **مو** ✤

اور واسطے اونکے کہ قبول کیا فرمان پروردگار اپنے کا اور برپا رکھا نماز کو اور کام اونکا آپس کی مشورت سے ہوتا ہی اور اوس چیز سے کہ دی ہمنے اونکو
خرچ کرتے ہین ✤ **تفسیر** ✤ نازل ہوئی یہ آیت انصار کے حق مین کہ بلایا اونکو اللہ عزوجل نے واسطے ایمان لانے کے اپنے پر اور واسطے
طاعت اپنی کے پس مانا اونھون نے حکم اوسکا بایں نہج کہ ایمان لائے اوس پر اور اطاعت کی اوسکی اور برپا رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے
پانچون نمازین بہت اچھی طرح اور کام اونکا یعنی جس کام کا ارادہ اونکے دل مین ہوتا ہی اوسمین نری اپنی ہی عقل کو دخل نہین دیتے اور جلدی
نہین کر بیٹھتے اوسمین بلکہ جمع ہو کر مشورہ کرتے ہین جو کچھ مشورے مین مناسب ہوتا ہی وہ کرتے ہین حسن بصری رح سے منقول ہی کہ نہین مشورہ کیا
کسی قوم نے کبھی مگر کہ راہ دکھائی گئی وہ واسطے اچھے اور مناسب امر اپنے کے ✤ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ کہا عرض کیا
یا رسول اللہ صلعم امور نازل ہونگے یعنی حادثے درپیش آتے ہینگے ہم پر یعنی ایسے کہ نہین نازل ہوا اوسمین قرآن اور نہین سنا گیا آپ سے اوسمین کچھ فرمایا جمع کرو
اونکے لیے عابدون کو میری امت مین سے اور کرو تم اونکو آپس کی مشورت سے اور نافرمانی نکرو تم اوسمین موجب راے واحد کے اور ابوہریرہ رضی سے ہی طبرانی مرفوعاً

ع ۵
شوریٰ ای ذو شوریٰ والشوریٰ مصدر بمعنی المشاورۃ ۱۲

استغفار کیا غافل ہو نہ خوف شدید کے لیے اور کرو کہ استغفر و اور لا تنصوہ فتندم تعلو یعنی مشورہ پوچھو عاقل سے راہ دکھاویگا اور نافرمانی کرو تو
پس مت اوسکو پچھتاوگے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جسنے ارادہ کیا ایک امر کا پس مشورہ کیا اوسمین اور جاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے بہتر
امور کے ؛ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے کہ اے بیٹے میرے لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ اوس پر بہتر چیز کا اے بیٹے میرے کوئی کام
یہانتک کہ مشورہ کیو تو دانا سے پس جب تو کریگا یہ تو غمگین نہیں ہوئیگا اور اے بیٹے میرے لازم کر اپنے پر حبیب دل کو اسلیے کہ حبیب ہمیشہ
نہیں مبتلا ہوگا اوسکے یعنی قدیمی دوست سے جو کام نکلتا ہی وہ نئے سے نہیں نکلتا ؛ خرچ کرتے ہین یعنی اسکی طاعت مین ؛ مل ؛ درمنثور

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ○ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے

فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○

سو اوسکا ثواب ہی اللہ کے ذمے بیشک اوسکو خوش نہین آتے گنہگار ؛ موق

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پہنچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظالم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متفق ہون اور
بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہی مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو رو با صلاح لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہی تحقیق
خدا دوست نہین رکھتا ہی ظالمون کو ؛ تفسیر ؛ بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اونسے کہ ظلم کیا اونپر یعنی قصاص کرتے ہین
بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرادی ہی اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور تھے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسونکو
اور جرأت کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا اسمین اللہ کی حد سے پس
نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا ولی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہی پس وہ مطیع ہی اللہ کا اور جو مطیع ہی وہ تعریف
کیا گیا ہی پھر بیان کی حد بدلا لینے کی پس فرمایا وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہی اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو
سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہی برائی کی یا اسلیے کہ مشابہ ہی پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بد دل کرتی ہی اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہی یا اسلیے کہ
اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی اسلیے کہ اسمین ضرر پہونچانا ہوتا ہی اور دوسری کے سیئہ کہنے مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہی
اور معنی جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ الخ کے یہ ہین کہ واجب ہی کہ جب برائی کا بدلا پہونچایا جاوے تو مثل اوسکے ہو زیادہ نہو اور اَصْلَحَ کے
معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہی ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا
اللہ پر ہی یہ وعدہ مبہم ہی کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین
حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہی کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہو اللہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس
نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے ؛ مل ؛ اور ایک روایت مین ہی کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہی قول اللہ تعالی کا فَمَنْ عَفَا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ درمنثور ؛ کہا ابن زید نے کہ گردانا اللہ تعالی نے مومنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین
اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم
کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابراہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے
اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطا نے کہ وہ مومن ہین کہ جنکو نکالدیا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا تھا
اونپر پھر قدرت دی اونکو اللہ نے زمین مین یہانتک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے تشابہ اونکے کے صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہی

اور قصاص یعنی بدلا لینا جراحات مین اور زخمون کرنے مین جیسکہ کہا ہاور تعدی ہے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جیسے کہ کوئی اخزاک اللہ کہے لوٹکے جواب مین اخزاک اللہ اور جب کہ شتم یعنی ہندے تجکو پس شتم کہہ یعنی برا کہہ تو او سکو مانند او سکے بغیر اسکے کہ تعدی کرے تو کہا سفیان بن عیینہ نے کہا مینے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالی کی اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو او سکو یا اگر کرے ساتھ تیرے کچھ پس کر تو بھی وہی پس پایا مینے نزدیک اوسکے کچھ یعنی علم سنی اسکے پس پوچھے مینے ہشام بن حجیر سے معنی اس آیت کے پس کہا وہ زخمی کرنے والا ہی جب زخمی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہین ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو پس برا کہے تو او سکو پھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا ✦ معا ✦ کہا حضرت عایشہ رضی نے کہ میرے تئین زینب آئین اور میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس متوجہ ہوئین زینب میرے پس برا کہا مجکو پس ڈانٹا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس باز آئین وہ پھر فرمایا مجکو کہ برا کہہ تو اسکو یعنی جیسا کہ اسنے برا کہا ہی پس برا کہا مینے زینب کو یہانتک کہ خشک ہوگیا تھوک اوسکا اوسکے موہنہ مین اور چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا مارے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی جب تک کہ نہ تعدی کرے مظلوم یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکاریگا پکارنے والا چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا اجر اوسکا اللہ پر پس چاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکاریگا دوسری بار چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہوا اجر اوسکا اللہ پر کہین گے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہوا اللہ پر کہیگا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھین گے ایسے اور ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے ✦ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بن عمران نے ای رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین سے نزدیک تیرے فرمایا اللہ تعالی نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدے ✦ تحقیق ایک شخص برا کہتا تھا ابو بکر رض کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابو بکر رض نے بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پہنچے اونکے پاس ابو بکر اور عرض کیا ای رسول خدا برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا مینے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تونے اوسکو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عز و جل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا قربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی ✦ درمنثور ✦

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؁

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اونپر کچھ نہین اولاہنا ✦ موضح ✦

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ جماعت نہین ہی اونپر کچھ راہ ملامت کی ✦ تفسیر ✦ بدلا لے یعنی لیوے حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ کے کہ کیا یہ بیچ زخمون کے ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اسپر اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس ظلم کر تو اوسپر اور اگر ٹھٹھا کرے تجسے تو نہ ٹھٹھا کر تو ساتھ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن عہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

یعنی اگر سختی اور تجاوز نکرے مظلوم مگر بقدر بدلا لینے کے تو اوسکا گناہ نہین ہوتا ہی اور اگر زیادہ کرے تو ظالم کا گناہ کم ہوتا ہی مظلوم پر زیادہ کرنے کی وجہ سے

ہمیشہ گناہ ظالم پر ہوتا ہی جب تک مظلوم بدلا لینے مین زیادتی نکرے اور جب زیادتی کرے تو پھر وہ بھی گنہگار ہوتا ہی بسبب تعدی کے ۱۲ منہ

اور فاجر خیانت کرے اور عہد شکن ہوتا ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بددعا کی اوپر ظالم کے [illegible]
حضرت عائشہ سے ہے کہ اونکا کچھ چرالیا چور نے پس بددعا کی اونھون نے اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے [illegible]
یعنی اوسکے گناہ سبک کر بسبب بددعا کرنے کے اوسپر ❊ مسئلہ ❊ درمنثور ❊ تنبیہ ❊ کہا ایک شخص کو کسیکے غیبت یا ما
اسکے کہین جائز ہے اوسکو [illegible] بیچ ہرگالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہے اور حد واجب آتی ہے بزنا کی یا مانند
اسکے سے کہتے ہین یہ مسئلہ درالمختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہے بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے ❊

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اولاہنا تو اوپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوٹھاتے ہین ملک مین ناحق اون لوگون کو ہے دکھ کی مار ❊ موضح

سوائے اسکے نہین ہے کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہے کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین زمین مین ناحق وہ جماعت اونکے لیے ہے عذاب درد دینے والا ❊ تفسیر ❊ ظلم کرتے ہین الخ یعنی ابتدا کرتے ہین اونپر ساتھ ظلم کے اور یبغون کے معنی ہین تکبر کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین اور تفسیر کی گئی ہے سبیل ساتھ قتل کرنے اور ضمان لینے اور حجت کے یعنی جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا پہونچتا ہے اور اگر کچھ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پہونچتا ہے اوس سے اور اگر جھگڑے وہ تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے ❊ معالم ❊

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اور البتہ جسنے سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین ❊ موضح

ع ۵

اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تحقیق یہ صفت کار ہا مقصود ہے ❊ تفسیر ❊ صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور بخشدے اور بدلا نہ لے تحقیق یہ صبر اور بخشدینا اوس سے اون کامون مین سے ہے کہ رغبت دلائی گئی ہے طرف اونکے یا اون کامون مین سے ہے کہ لائق ہے یہ کہ واجب کرے اونکو عاقل اپنے نفس پر اور سہولت نکرے اونکے ترک کرنے مین ❊ اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا مکارہ پر یعنی ناگوار چیزون پر انبیا کی حالتون مین سے ہے پس جسنے صبر کیا ناگوار چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ حال رضا کا یعنی راضی برضائے مولیٰ ہوتا ہے اور وہ بزرگ احوال سے ہے اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سونپتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو شکوہ کرنا اوسکا ❊ معالم ❊ اور صاحب بحر نے ترجمان ان ذلك لمن عزم الامور کا یہ کیا ہے کہ یہ کام بہترین کامون مین سے ہے ❊ مسئلہ ❊ سالک کو لازم ہے کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہے اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ کسیکو علمائے ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوسپر انکار اور اعتراض نہ پہنچے اور بیچ دل فاعل کے بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھ شبہہ نہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین کہ جواز کرنے اوسکے کا شرع سے معلوم ہو اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ضد اوسکی اولیٰ اور ارجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جھوٹا بلّی کا کہ کھانا اوسکا رخصت ہے اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہے اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہے اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہے الصوفی لا مذهب له یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہے نہ یہ کہ جو بعضے کج فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید شرع اور مذاہب اربعہ کی نہین رکھتا ہے نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین رہتا ہے حاصل یہ کہ عزیمت کار انبیا اور

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہین ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا ضرر رکھتا ہی ایک تو یہ کہ اگر توفیق الٰہی اوس سے گم ہو تو حرام اور شبہے مین پڑجاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت مین رہیگا اور خارج شرع سے نہین ہوگا پس عزیمت مانند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہین پہونچتا ✢ **بحث تنبیہ** ✢ جاننا چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر اور بموجب اسی حدیث کے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرکے یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھرے مگر دائین اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائین طرف اپنی سے ✢ **ف** ✢ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت مین اعتقاد واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نکرے اور حصہ شیطان کا اسمین اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ✢ آیا طیبی کے ذیل مین اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلاشبہ اوسپر پہونچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی اوسکا جو اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ نے لکھا ہی ✢ غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہرا مسئلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبدالقادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین خلاف نہین اسلیے کہ مراد اون کی یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث وغیرہ مین یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسیکو لازم کرے اور رخصت کو بالکل ترک کردے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ✢ مومنون کے انعام اور احسان اور خوبیون کو بیان فرما کر اب انکے مقابل مین کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ✢

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ

اور جسکو راہ دے اللہ تو کوئی نہین اوسکا کام بنانے والا اسکے سوا اور تو دیکھے گنہگارون کو جسوقت دیکھین گے عذاب کہین گے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ ✢ ص ✢

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو ظالم جسوقت دیکھین گے عذاب کو کہین گے کیا ہی طرف پھر جانے کے کوئی راہ ✢ **تفسیر** ✢ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہین کرسکتا بعد گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو اور کوئی اوسکو اللہ کے عذاب سے بچا نہین سکتا اور دیکھیگا تو یعنی روز قیامت کے کہین گے الخ یعنی سوال کرین گے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کہ ایمان لاوین اوسپر ✢ ص ✢

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اور تو دیکھے اونکو سامنے لائے گئے ہین آگ کے ڈری آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایمان دار تھے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝

مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جو ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی گنہگار رہے ہین سدا کی مار مین ✢ ص ✢

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشہ چشم نیم کشادہ سے اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان پانیوالے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق ظالم بیچ عذاب ہمیشگی کے ہونگے ✤ تفسیر ✤ خٰشِعِیْنَ الخ ڈرتے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظرین جھکائے ہوئے بسبب ذلت و خواری لاحق ہونیکے مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہے قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح دیکھتا ہے دیکھنے والا طرف ناگوار چیزون کے نہین کھول سکتا پلکین اپنی اونپر اور کہا بعضون نے کہ اوٹھائے جاوینگے کافر اندھے پس نہین دیکھینگے مگر اپنے دلون سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یا تو متعلق ہے ساتھ خَسِرُوْا کے اور اس صورت مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق ہے قَالَ کے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور ٹوٹا اونکا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے اور یہ پہنچے طرف جنت کے اور جنت کی حورون وغیرہ کے کہ طیار تھین انکے لیے جنت مین اگر ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور سا اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ الخ مقولہ اللہ تعالیٰ کا ہے ✤ مد ✤ معا ✤ جلا ✤ تنبیہ ✤ یہ جو فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام مذکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالیٰ کے ہین آپ بھی اور اونکے اہل بھی کہ نہ آپ برائیون سے بچے اور نہ اپنے اہل کو بچایا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ✤ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ یعنی اے ایمان والون بچاؤ اپنے نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہونگے متعین ہین اوسپر فرشتے سخت خو درشت گو نہین ٹالتے اللہ کا کہا اور کرتے ہین جو کچھ حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور اونکے اہل کی نافرمانیان طرح بطرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے جب طرح بطرح کی دار و گیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی یہان کی کے پس بڑی تنبیہ ہے اس آیت مین ہر شخص کو سوچنا چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو یہ مستحق اس گنہ کا نہوگا ✤

وَمَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ ۝

اور کوئی نہوئے اونکے حمایتی جو مدد کرتے اونکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ✤ صو ✤

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارساز کہ مدد کرین اونکی سوائے خدا کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہے اوسکے لیے کوئی راہ ✤ تفسیر ✤ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرسا اوسکے عذاب کو اونسے کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا جنت کے آخرت مین ✤ جلا ✤

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ۝

مانو اپنے رب کا حکم اوس سے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نہ ملیگا تمکو بچاؤ اوس دن اور نہ ملے گا الوپ ہو جانا ✤ صو ✤

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہے اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہے تمہارے لیے کوئی پناہ اوس روز اور نہین ہے تمہارے لیے کچھ انکار ✤ تفسیر ✤ حکم مانو یعنی توحید و عبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ مِنَ اللّٰہِ مین متصل ہے ساتھ لَا مَرَدَّ کے یعنی نہین پھیریگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کر چکا اوسکے آنے کا یا مِنْ متصل ہے ساتھ یَاْتِیَ کے یعنی فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نَکِیْرٍ بمعنی انکار کے ہے یعنی نہین ہوگی تمہارے لیے خلاصی یا جگہہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کرسکنے کے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کر چکے ہو اس لیے کہ تمہارے نامۂ اعمال مین جمع ہین اور نامۂ اعمال تمہارے اور عضو تمہارے تمہارے فعل پر گواہ ہونگے انکار کیونکر کرسکو ✤

✤ مد ✤ جلا ✤

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ

پھر اگر وہ ٹلاوین تو تجکو نہین بھیجا ہمنے اوپر نگہبان تیرا ذمہ یہی ہے پونہچا دینا اور ہم جب چکھاتے ہین آدمی کو

مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ○

اپنی طرف سے مہر اوسپر ریجھتا ہی اور اگر پہونچتی ہی اونکو کچھ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکر ہی ﴿۴۸﴾

پس اگر مونہہ پھیر لیوین پس نہین بھیجا ہمنے تجکو اوپر نگہبان نہین ہی تجپر مگر پیغام پونہچانا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جناب سے رحمت خوش ہووے ساتھ اوسکے اور اگر پہنچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہی ✤ تفسیر ✤ مونہہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کہ نگہبانی کرے تو اونکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کے کرین مگر پیغام پونہچانا سو تو پونہچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہونے جہاد کے تہا اور انسان سے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کے آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے یعنی بسبب گناہون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکر کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھول جاتا ہی نعمتون کو اور تغیر جانتا ہی اونکو کہا بعضون نے کہ مراد ہی اس سے کفران نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی اس سے کفر باللہ تعالیٰ ✤ جا دمل

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ○

یا اونکو دیتا ہی جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کر سکتا ﴿۵۰﴾

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر ✤ تفسیر ✤ بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان و زمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان الخ یعنی نہین ہوتا اوسکے ہان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا بیٹی کا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا چکہانا انسان کے تئین رحمت کو اور پونہچانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد سے جو کچھ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی ملوان جلوان اور بعضون کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہین دیتا اونکو اولاد کچھ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہین جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے ہان اولاد نہین ہوتی پھر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیون کو پھر بیٹون کو باوجود دیکہ مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تہا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور انسان کی ناشکری کا ساتھ بھول جانے رحمت سابقہ کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تہا کہ وہ کرنے والا ہی اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی جو کچھ کہ چاہتا ہی انسان پس ہوا ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جملہ اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہی اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اونکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام ہی

تمام لوگون کے حق مین ✣ **کشاف ✣ معا** ✣ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ بیشک یہ برکت عورت کی ہی پہلے جننا اوسکا بیٹی کو کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ پس پہلے ذکر کیا عورت کا نقل کی یہ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے ✣ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اولاد تمھاری ہبہ اسکی ہی تمھارے لیے بخشتا ہی عورت جسکے لیے چاہتا ہی اور بخشتا ہی مرد جسکے لیے چاہتا ہی ✣ **در منثور** ✣

مسئلہ ✣ ذکر ہبہ کا لفظ یھب سے مناسبت رکھتا ہی جاننا چاہیے کہ ہبہ صحیح ہوتا ہی ساتھ ایجاب و قبول کے اور پورا ہوتا ہی ساتھ قبض کامل کے یعنی جب واہب کہے کہ یہ چیز تجکو ہبہ کی بینے اور موہوب لہ کہے قبول کی بینے اور اپنے قبضے مین لاوے ہبہ صحیح و تمام ہوا اور بغیر قبض کے یہ پوری اور معتبر نہین اور بغیر اذن واہب کے بھی قبضہ موہوب لہ کا صحیح ہوتا ہی اور ہبہ مشاع اوس چیز کا کہ بٹ سکے جیسے زمین وغیرہ جائز نہین ہی اور جو بٹ نہ سکے مانند غلام اور جواہر اور کنوین وغیرہ کے جائز ہی اور ہبہ مشاع اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز کئی کو دے بن بانٹے اور باپ کو مستحب ہی کہ اپنی اولاد مین ہبہ کرنے مین برابری کرے کہ بیٹی کو بھی بیٹے کے برابر دے اور خاص ایک ہی کو دینا یا زیادہ دینا بعض کو بنسبت بعض کے مکروہ ہی چارون اماموں کے نزدیک اور باقی مسائل اسکے فقہ کی کتابون مین مذکور ہین ✣ **بحر** ✣

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ

اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سے باتین کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پونہچاوے اوسکے حکم سے

مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝

جو چاہے وہ سب سے اوپر ہی حکمتون والا ✣ **مو** ✣

اور ممکن نہین ہی کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے خدا مگر ساتھ اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیجے فرشتے کو پس نازل کرے ساتھ حکم خدا کے جو کچھ کہ خدا نے چاہا ہی تحقیق خدا بلند مرتبہ با حکمت ہی مترجم کہتا ہی اشارت عبارت ہی خواب کے دیکھنے سے اور علم کے ڈالنے سے بیچ خاطر کے بطریق الہام کے اور پردے کے پیچھے سے عبارت ہی اس سے کہ آواز سنے اور کسیکو نہ دیکھے اور تیسری قسم یہ ہی کہ فرشتہ بصورت آدمی کے بن کر آوے اور بات کرے واللہ اعلم ✣ **تفسینی** ✣ اِلَّا وَحْیًا سے الہام مراد ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نُفِثَ فِیْ رُوْعِیْ یعنی پھونکا اور ڈالا میرے جی مین یا خواب مراد ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رُؤْیَا الْاَنْبِیَآءِ وَحْیٌ یعنی خواب انبیا کا وحی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا فرزند کو ذبح کرتے یا پردے کے پیچھے سے یعنی سننے کلام اللہ تعالی سے بغیر اسکے کہ دیکھے سننے والا اوسکو کہ کلام کرے اوس سے جیسے کہ سنا موسی علیہ السلام نے اور مراد اس سے پردے مین ہونا اللہ تعالی کا نہین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی کے حق مین نہین جائز ہی جو کچھ کہ جائز ہی اجسام کے حق مین کہ پردے مین ہوتا ہی ولیکن مراد اس سے یہ ہی کہ سننے والا پردے مین ہی دیکھنے سے دنیا مین فرشتے کو جیسے جبرئیل آتے تھے وحی لیکر ✣ آیا ہی کہ یہود نے آنحضرت سے کہا کہ کس واسطے تیرا خدا تجھسے بالمواجہہ کلام نہین کرتا اگر تو پیغمبر ہی جیسا کہ موسی علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتا تھا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ موسی کے ساتھ بھی بالمواجہہ نہ تھا پیچھے حجاب نور سے تھا اور واسطے تصدیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ آیت اوتری کہ کسی بشر کے ساتھ کلام بالمواجہہ نہین ہوتا ✣ **معا** ✣

وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ

اور اسی طرح بھیجا ہمنے تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہی کتاب نہ ایمان پر ہمنے رکھی ہی

نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

یہ روشنی اس سے راہ دیتے ہین جسکو چاہین اپنے بندون مین اور تو البتہ سجھاتا ہی سیدھی راہ ✣ **مو** ✣

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی ایمان لیکن کیا ہمنے وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہین ہم اپنے بندون مین سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدھی کے

تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو قرآن کو یہان روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہین اپنے دین مین جیسا کہ زندہ ہوتا ہی بدن بسبب روح کے اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہین یا یہ مراد ہی کہ نہین جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب نہین جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجھپر نہین تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوئے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور ہدایت کرتا ہی یعنی بلاتا ہی ساتھ یوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے **وصل**

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع

راہ اسکی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین سنتا ہی اللہ ہی تک پہونچتے ہین کامون کی **اصل**

راہ خدا کی جسکے لیے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور جو کچھ ہی زمین مین ہی خبردار ہو طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین کام **تفسیر** جسکے لیے ہی یعنی یہ سب اوسی کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہین اور آخر آیت مین وعید یعنی ڈر کا ہی دوزخ کا اور وعدہ ہی چین و آرام جنت کا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جسنے پڑھی حٰمٓ عٓسٓقٓ ہوا اون لوگون مین سے کہ شاباشین کرتے ہین اوسپر فرشتے اور بخشش مانگتے ہین اونکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہین اونکے لیے **مدارک بیضاوی** **تنبیہ** خدائے تعالی کی اس راہ سیدھی کی مثال حدیث شریف مین یون آئی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اسکی ہی پھر کھینچے کئی خط دائین اوسکے اور بائین اوسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے دائین طرف اور اسی طرح بائین طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اور ہر راہ کے انمین سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور نہ پیروی کرو اور راہون کی تا نہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اوسکی سے اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونون طرف راہ کے دو دیوارین ہین اور بیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اور اوپر دروازون کے پردے پڑے ہوئے ہین اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت چلو اور اوپر اوس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازون مین سے کہتا ہی پکارنے والا اوسے کہ تجکو مت کھول اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اسکو داخل ہو جاویگا اسمین یعنی پھر وہان گرا دیکھا پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس کہا کہ مراد راہ سے اسلام ہی یعنی اوس سے جنت کو پہونچتے ہین اور مراد دروازون کھلے ہوؤن سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکے کرنے سے کہ اسلام سے باہر نکلتا ہی اور مراد پردے پڑے ہوؤن سے حدین اسکی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہی قرآن ہی اور مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا ہی اسکی طرف سے ہر مومن کے دل مین یعنی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے بلانے کی طرف دین اسلام کے یون آئی ہی روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتے پس کہا گیا اونکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری یعنی نہ دیکھا اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تمھارے یعنی کان نہ رکھے کسیکی بات پر اور سمجھے دل تمھارا یعنی دل مین کچھ خیال نہ لا حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو خوب سمجھے پس حضرت نے جواب دیا کہ سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوسپر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ سردار ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت ٭ مشکوۃ ٭

سورۃ الزخرف مکیۃ وھي تسع وثمانون اٰیۃ وسبع رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تجمل کو ہوا اور بعضون نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا وَلَوۡلَآ اَنۡ یَّکُوۡنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّکۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُیُوۡتِہِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیۡہَا یَظۡہَرُوۡنَ ۙ وَلِبُیُوۡتِہِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیۡہَا یَتَّکِـُٔوۡنَ ۙ وَزُخۡرُفًا ؕ حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہوجائینگے تو ہم کفار کے گھرون کی چھتون کو اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اونپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک ایسا برا اور ناپسند ہی کہ اگر لحاظ مسلمانون کے بگڑ جانے کا مارے حسد حسرت کے نہوتا تو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنون کو چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوسپر نام اوسکا رکھا گیا ٭ اور نزول اسکا بعد سورۂ شوری کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی [۸۹] اور کلمے آٹھ سو تینتیس [۸۳۳] اور حروف تین ہزار چار سو [۳۴۰۰] اور رکوع سات [۷] ٭ ٭ ٭

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ○ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ○ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ○

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے رکھا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو ٭ صوقا

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو ٭ تفسیر ٭ حروف مقطعات کے معنی مین صحیح قول یہی ہی کہ اللہ ہی جانے کہ مراد انسے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اوترے تھے ٭ اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف عطاے حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک ممدود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین ہو چکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کر دیتی ہی اوس مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوسپر اسلیے کہ وہ انکی لغت اور اسلوب پر ہی یا یہ معنی ہین کہ واضح ہی متدبرین کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور جدا کر دین ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کر دیا اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت درباب دین کے اور یہ جو فرمایا اِنَّا جَعَلۡنٰہُ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قراءت اس کتاب کی عربی ٭ اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو ٭ اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا ٭ اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے اوسکا کہا جاتا ہی جَعَلَ فُلَانٌ زَیۡدًا اَعۡلَمَ النَّاسِ یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے وَجَعَلُوا الۡمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا وَجَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِیۡنَ ○ اور فرمایا اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَۃَ الۡحَآجِّ ٭ پس یہ سب بمعنی وصف اور نام رکھنے کے ہین ٭ اور روایت کی ابن مردویہ نے طاؤس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے پاس حضرموت سے اور کہا اوسنے اے ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی مخلوقون سے اونھون نے کہا بلکہ کلام ہی اوسکے کلامون مین سے کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے وَاِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ + یعنی اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجھسے تو پناہ دے اوسکو یہان تک کہ سنے کلام اسکا پس کہا ابن عباسؓ سے اوس شخص نے کہ کیا دیکھا ہی تونے قول اللہ تعالی کا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا یعنی ہمنے گردانا اور پیدا کیا اوسکو قرآن عربی گویا لفظ جَعَلْنَا سے پیدا ہونا قرآن کا نکالنے لگا + کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہی کہ لکھا اوسکو اللہ تعالی نے لوح محفوظ مین زبان عربی مین کیا نہین سنا تونے اللہ تعالی کو فرماتے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ + مجید کے ہی معنی تو ہین کہ وہ عزیز ہی نزدیک لکھنے والون اللہ کے لوح محفوظ مین ؟ کہا مقاتل بن حبان نے کہ کلام آسمان والون کا عربی ہی پھر پڑھی یہ آیت حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا آخر دو آیتون تک تو کہ تم یعنی اہل مکہ سمجھو یعنی معانی اوسکے + ملؔ درمنثور معا +

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور یہ | بڑی کتاب مین | ہم پاس ہی اونچا | محکم + موؔ

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہی لوح محفوظ مین نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر باحکمت ہی مترجم کہتا ہی قسم کہانی ساتھ ایک چیز کے واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اوس چیز کے کنایہ ہی ساتھ اسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہی جیسے کہ کہتے ہین قسم لب میگون تو وزلف شبگون تو کہ تو معشوق دلربائی واللہ اعلم + تفسیرؔ یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ مین دلیل اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ مین لکھا گیا ہی + اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہی کہ اوسمین سب کتابین لکھی ہوئی ہین اوس سے نقل کی جاتی ہین اور لکھی جاتی ہین ؟ کہا ابن عباسؓ نے اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لکھے جو کچھ کہ چاہتا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہی پھر پڑھی یہ آیت وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ بلند قدر ہی یعنی سب کتابون سے مرتبہ اسکا زیادہ ہی باحکمت ہی یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہی خبر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی تم جھٹلاتے ہو اوسکو اے اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اور شریف اور محکم ہی باطل سے + ملؔ معا +

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پھیر دینگے ہم | تمھاری طرف سے یہ سمجھوتی | ٹالکر | اس سے کہ تم ہو | لوگ | جو حد پر نہیں رہتے + موؔ

کیا باز رکھینگے ہم تمسے پند کو اعراض کر کر واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے + تفسیرؔ یعنی اس سبب سے کہ تم نہین مانتے کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا + موؔ یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی مین حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے باز رکھینگے ہم تمسے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تمسے یہ کبھی نہین ہونیکا حاصل یہ کہ بسبب کفر و شرک تمھارے کے کیا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہی یعنی یہ کبھی نہین ہونیکا + کہا قتادہ نے قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگون نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ بحسب عادت و رحمت اپنی کے بار بار اوتارتا رہا اوسے قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک + ملؔ معا +

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور بہت بھیجے ہین ہمنے | نبی | پہلون مین | اور نہین آتا لوگون کو کوئی پیغام لانیوالا جس سے | ٹھٹھا نہین کرتے + موؔ

اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر بیچ پہلون کے یعنی تمسے پہلے لوگون مین اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + تفسیرؔ یعنی تھے اسی عادت بد پر اور اوسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمھاری قوم جو تمسے ٹھٹھا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی کچھ دلگیر ہو کہ قدیم سے گمراہون کا یہی معاملہ رہا ہی اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ + ملؔ تنبیہ اور ایسے ہی آنحضرت

۵۷

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی امت کے اہل حق کے لیے بھی اسمین تسلی ہی کہ اگر کوئی گمراہ و بدعتی تمسے ٹھٹھا کرے اور ایذا دے تو بددل اور نجیدہ نہو ؤ بلکہ خوش ہو ؤ کہ کہان نصیب ہمارے زہے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث ہاتھہ لگے ✣

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ○

پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے اور چلی آئی حقیقت پہلون کی ✣ موٓ

پس ہلاک کیے ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد و ثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہو ئے قصے پہلون کے ✣ **تفسیر** یعنی قرآن مین بہت جگہہ مذکور ہوئے قصے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے بسبب جھٹلانے رسولون کے پس انجام تیری قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی پس اسمین وعدہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہی مشرکون کے لیے ✣ مل

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے بنائے آسمان و زمین تو کہین بنائے اوس زبردست خبردار نے وہی ہی جسنے بنا دی تمکو

الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○

زمین بچھونا اور رکھدین تمکو اسمین راہین شاید تم راہ پاؤ ✣

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین البتہ کہین گے پیدا کیا انکو خدا غالب دانا نے وہ ایسا ہی کہ کیا تمھارے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہہ قرار کی اور کین واسطے تمھارے زمین مین راہین تاکہ تم راہ پاؤ ✣ **تفسیر** یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفرون مین اقرار کیا مشرکون نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوسکی عزت و علم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بعث پر بسبب یا وقتی جہل اپنے کے پس الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ تک تمام ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان فرمائین شروع کین اللہ تعالی نے صفتین اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ الخ ✣ معا

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○

اور جسنے اوتارا آسمان سے پانی ماپ کر پھر اوبھارا ہمنے اوس سے ایک دیس مردہ اسی طرح تمکو نکالین گے ✣ موٓ

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارا آسمان سے پانی ساتھہ اندازے کے پس زندہ کیا ہمنے ساتھہ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ گے تم یعنی قبرون سے زندہ کر کے ✣ **تفسیر** ساتھہ اندازے کے کہ جسمین بندے سالم رہین اور حاجت ہو اوسکی شہرون کو اور لفظ علیم پر وقف نہین ہی اسلیے کہ الَّذِي صفت اوسکی ہی اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنا بر تقدیر هُوَ الَّذِي کے اسلیے کہ یہ اوصاف کفار کے مقولے سے نہین اسلیے کہ وہ منکر تھے نکالنے کے قبرون سے پس کیونکر کہتے كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ بلکہ آیت حجت ہی اونپر بیچ انکار بعث کے ✣ مد

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ○

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنا دیے تمکو کشتی اور چوپائے جسپر سوار ہوتے ہو ✣ موٓ

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح طرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمھارے کشتیون اور چار پایون سے اوس چیز کو کہ اوسپر سوار ہوتے ہو ✣

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

تا چڑھ بیٹھو اوسکی پیٹھہ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھہ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہی وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ○ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ○

بس مین کیا ہمارے یہ اور ہم نتھے اوسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی ✣ موٓ

تو کہ سیدھے بیٹھو تم اوپر پیٹھ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جسوقت کہ سیدھے بیٹھو تم اوسپر اور کہو پاکی ہی خدا کو کہ جسنے مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہر گز نتھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے + **تفسیر** اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے + مو + علی ظہورہ کے معنی ہین اوپر پیٹھون اوس چیز کے کہ سوار ہوتے ہو اور وہ کشتی اور چارپائے ہین پھر یاد کرو تم یعنی ساتھ دلون اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھ زبانون اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے کہا بعضون نے یاد کرتے ہین نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے پانون اپنا رکاب مین کہتے بسم اللہ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے الحمد للہ علی کل حال سبحن الذی سخر لنا ھذا لفظ لمنقلبون تک اور تکبیر کہتے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہتے تین بار + اور کہا اصحاب نے جب سوار ہوتے آنحضرت کشتی پر کہتے بسم اللہ مجرىها ومرسىها ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتھ نام اللہ کے چلنا کشتی کا ہی اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہ رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی اور منقول ہی کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا اونہون نے سبحن الذی سخر لنا آخر آیت تک اور اونمین ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہین جنبش کرتی تھی وہ مارے دبلاپے کے پس کہا اوسنے بلاشبہ مین طاقت پانے والا ہون اسپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گر پڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوسپر قادر ہوتا ہی + اور لائق ہی یہ کہ نہو سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اوس سے سواری جنازے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوسپر سوار ہونا ہی اور تامل کرے اوسوقت کہ مین مرنے والا ہون بالضرور اور جانے والا ہون طرف اللہ تعالی کے نہین بازگشت اوسکی قضا سے + مع + روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تو کہ سوار ہون اوسپر پس جب کہ رکھا پانون اپنا رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکھنے کا کہا بسم اللہ پس جب کہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوپر نعمتون سوار ہونے کے اور سوا اوسکے کے پھر کہا سبحن الذی سخر لنا لفظ منقلبون تک پھر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار سبحنک انی ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت یعنی پاک ہی تو بلاشبہ ظلم کیا مینے اپنی جان پر پس بخش میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے پھر ہنسے حضرت علی پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم ای امیر المومنین کہا حضرت علی نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینے پھر ہنسے پس کہا مینے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنے بندے سے جب کہتا ہی رب اغفر لی ذنوبی یعنی ای رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جانتا ہی یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا میرے + **مشکوۃ** + **معا** + **ف** + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے + م + اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ لگاؤ ہی کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے ہی اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہی پس گویا اشارہ ہی اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوس سے غافل نہو اور مستعد خدا تعالی کے ملنے کے لیے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ آخر کار سواری چوبی یعنی جنازے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہی ایسا کام نکرے کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یاد کرنے والا اوسکا + **فتح** +

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ○

اور ٹھہرائی ہی انھون نے اوسکو اولاد اوسکے بندون سے | تحقیق | انسان | بڑا ناشکرا ہی | صریح + مو +

اور مقرر کیا اونھون نے واسطے خدا کے اوسکے بندون مین سے اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکر ظاہر ہی ✤ **تفسیر** ✤ یہ آیت متصل ہی ساتھ قول اللہ تعالی کے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ الخ یعنی اور اگر پوچھے تو اونسے کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہین حال آنکہ مقرر کر رکھے ہین اونھون نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندون مین سے اولاد یعنی کہتے ہین فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین پس مقرر کیا اونھون نے فرشتون کو جز یعنی ٹکڑا اوسکا جیسے کہ ہوتا ہی فرزند جز اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکر ظاہر ہی اس لیے کہ نسبت فرزندگی اوسکی طرف کرنی کفر ہی اور کفر اصل و پوری ناشکری ہی ✤ مل ✤ **تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا کہ شرک و کفر بڑی ہی بات اسی لیے جابجا کلام اللہ مین برائی اور ممانعت اسکی آئی ہی اور طرح بطرح کے عذاب کا ڈر کا دیا ہی اور حدیث شریف مین بھی بہت منع آیا ہی کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کچھ اگرچہ مار ڈالا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر مان باپ اپنے کی اگرچہ حکم کرین تجکو یہ کہ نکلے تو اپنے اہل سے اور مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور مت پی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہر برائی کا ہی اور بچا اپنے تئین گناہ سے اس لیے تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگرچہ ہلاک ہو وین لوگ ✤ اور جب پہنچے لوگون کو موت یعنی وبا و قحط اور تو اونمین ہو وے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی اولاد پر اپنا مال اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے کچھ مار کر اور ڈرا اونکو اللہ کی نافرمانی سے ✤ مشکوۃ

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○

کیا رکھ لین اپنی پیدایش مین سے بیٹیان اور تمکو دیے چنکر بیٹے ✤ مو ✤

کیا پکڑا خدا نے اپنی مخلوقات سے بیٹیون کو اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹون کے ✤ **تفسیر** ✤ اَمْ بمعنی ہمزۂ انکار کے ہی اور قول مقدر ہی یعنی تقدیر اسکی یہ ہی اَتَقُوْلُوْنَ اتَّخَذَ الخ یعنی کیا کہتے ہو تم کہ پکڑا خدا نے الخ یعنی کیا بکتے ہو کہین ہو بھی سکتا ہی کہ تمکو فضل اولاد دے اور اپنے لیے ناقص اختیار کرے ہرگز یہ بات متصور ہی نہین ہو سکتی باوجودیکہ خدا خالق تمام چیزون کا ہی اور کسیکے ساتھ جنسیت نہین رکھتا اور اولاد کو باپ کے ساتھ ہم جنس ہونا شرط ہی پس جھوٹ کفار کا کہنے اور اقرار کرنے اونکے سے ساتھ خالقیت کے ظاہر ہی ✤ جلا ✤ بحر ✤

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○

اور جب اونمین سے کسیکو خوشخبری ملے اوس چیز کی جو رحمن پر نام دھرا سارے دن رہے اوسکا موںہہ سیاہ اور وہ دل مین گھٹ رہا ہو ✤ مو ✤

اور جب خبر دیا جاوے ایک اونمین سے ساتھ تولد اوس چیز کے کہ مثل کی ہی واسطے خدا کے یعنی اگر کوئی بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر دے کہ تیرے ہان بیٹی پیدا ہوئی واللہ اعلم تو ہو جاتا ہی موںہہ اوسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب کسیکو خبر دی جاوے اوس جنس کے پیدا ہونے کی کہ کیا ہی اوسکو واسطے اللہ کے مثل یعنی مشابہ اور مشابہ کرنا اسلیے ہوا کہ جب کیا ملائکہ کو جزو اللہ کا تو کیا اونکو اوسکی جنس سے اور مشابہ اوسکے اسلیے کہ فرزند نہین ہوتا ہی مگر جنس والد سے اور مشابہ اوسکے تو ہو جاتا ہی موںہہ اوسکا سیاہ الخ یعنی ان کفار نے نسبت کیا طرف اللہ کے اس جنس کو یعنی بیٹیون کو اور انکا حال یہ ہی کہ جب کہا جاوے کسیکو اونمین سے کہ تیرے ہان بیٹی ہوئی ہی تو غمگین ہوتا ہی اور موںہہ اوسکا کالا ہو جاتا ہی مارے غصے اور تاسف کے اور بھر جاتا ہی رنج سے یعنی نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر نسبت کیا اونھون نے بیٹیان طرف اللہ تعالی کے ✤ مل ✤

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ○

اور ایسا شخص کہ پلتا ہی گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے ✤ مو ✤

کیا اسکو کہ پالی جاتی ہی بیچ زیور کے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہین ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی عورتین ایسی ناقص بری ہوتی ہین کہ زینت و نعمت مین پرورش پاتی ہین اور جب جھگڑنے لگتی ہین تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہین دے سکتین اور اپنا

نہین لاتین کہا مقاتل نے کہ نہین کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہو دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولٹی ہی دلیل لاتی ہو پس فرماتے ہین کہ جالیسی ہی صفتین رکھتی ہون اونکو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہین بڑے ہی احمق ہین اور جمع کیے اونھون نے اپنے کفر مین تین کفر ایک تو یہ کہ نسبت کیا طرف اللہ کے فرزند کو حال آنکہ وہ پاک و بے پرواہی اولاد سے اور دوسرے یہ کہ نسبت کیا طرف اوسکے خسیس تر کو دو قسمون مین سے یعنی بیٹا اور بیٹی دو قسمین ہین او خسیس تر بیٹی ہی اوسکو منسوب کیا اللہ تعالی کی طرف کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین اسکی اور تیسرے یہ کہ گردانا اوس خسیس تر کو ملائکہ کرام سے پس حقارت کی اونکی اور اس آیت مین اشارہ ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے گردانا پرورش پانے کو زینت مین عیبون سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے اس سے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقوی کے اور مجاہدے سے ہی کہ کہا اونھون نے رخصت دی اللہ تعالی نے عورتون کو حریر اور سونا پہننے کی اور پڑھی یہ آیت اومن ینشؤا فی الحلیۃ ✤ مل درمنثور ✤

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝

اور ٹھہرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا بننا اب لکھ رکھینگے اونکی گواہی اور انسے پوچھ ہوگی ✤ موضح

اور بیٹیان مقرر کیا ہی مشرکون نے فرشتون کو کہ وہ سب بندے خدا کے ہین کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہونے اونکے کے لکھی جاویگی یہ گواہی اونکی اور پوچھے جاوینگے وہ ✤ تفسیر ✤ یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہین یعنی بیٹیان نہین اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بول مردانی بولیے ✤ موضح ✤ عباد جمع عبد کی ہی بمعنی بندے کے یعنی فرشتے بندے خدا کے ہین اور مشرک اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اور بندے بیٹے نہین اور اولاد ہونے مین منافات کلی ہی پس اہل عناد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہی کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندون کو بیٹیان بناتے ہو اور مکی اور مدنی اور شامیون نے عباد الرحمن کی جگہ عند الرحمن پڑھا ہی یعنی نزدیک رحمن کے ہین منزلت و مرتبے مین نہ منزل و مکان مین کیا حاضر تھے الخ یہ زجر و توبیخ ہی اونکے لیے یعنی وہ کہتے ہین یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کے کہ نہ اونکو خبر پہونچی ہی اسکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے اونکے کے تو کہ خبر دین مشاہدے سے یہ گواہی اونکی کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین جھوٹی ہی اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت مین پس مترتب ہوگا اوسپر عذاب اور یہ وعید ہی اونکے لیے ✤ مل ✤ جلا ✤

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

اور کہتے ہین اگر چاہتا رحمن ہم نہ پوجتے اونکو کچھ خبر نہین انکو اسکی یہ سب تکلین دوڑاتے ہین ✤ موضح

اور کہا کافرون نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتون کو نہین ہی اونکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہین ہین وہ مگر دروغگوی ✤ تفسیر ✤ خبر نہین یعنی یہ تو سچ کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہین پر اوسکا بہتر ہونا نہین نکلتا اوسنے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کون کھاتا ہی ✤ موضح ✤ اگر چاہتا خدا الخ چھٹے ہین معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے نہین چاہا کافر سے کفر اور نہین چاہا ہی اوس سے مگر ایمان اسلیے کہ کفار نے دعوی کیا اسکا کہ اللہ تعالی نے چاہا اوسنے کفر اور نہین چاہا اوسنے ترک کرنا عبادت بتون کا اس جہت سے کہ کہا اونھون نے لو شاء الرحمن ما عبدنٰھم یعنی اگر چاہتا اسسے یہ کہ ترک کرین ہم عبادت بتون کی تو البتہ باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے ولیکن چاہا ہمسے پوجنا بتون کا اور اللہ تعالی نے رد کیا اونکے قول کو اور اونکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے ما لھم بذٰلک من علم یعنی نہین ہی اونکو ساتھ اس بات کے علم سے نہین ہین وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ نکالا کہ کفر اللہ کا چاہا نہین ہی والا اونکے قول کو کاہیکو رد کرتا اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہین کہ اونھون نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا اگر راضی ہوتا اللہ ساتھ اسکے تو البتہ جلدی کرتا ہمکو عذاب یا باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے زبردستی اور خواہ مخواہ اور جب نکیا اوسنے یہ تو بلاشبہ راضی ہوا ساتھ اسکے پس رد کیا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ساتھ قول اپنے کے ما لھم بذٰلک من علم یا کہ کفار نے یہ قول از راہ استہزا کے نہ قصد و اعتقاد کے

پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے اسمین اور نسبت جہل کی کی اونکی طرف اس جہت سے کہ نہین کہا اونھون نے اعتقاد سے جیسے کہ کہا ازراہ خبر دینے کے اونکی طرف سے اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ٭ یعنی کیا کھلاوین ہم اوسکو کہ اگر چاہتا خدا کھلاتا اوسکو اور یہ بات حق ہی اصل مین ولیکن جب کہا اونھون نے ازراہ استہزا کے تو جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے اور جملہ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ یعنی نہین ہو تم مگر گمراہی مین اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالی نے قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ٭ یعنی کہا منافقون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہ تو البتہ رسول اسکا ہی پھر فرمایا وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ٭ یعنی اور اللہ جانتا ہی کہ بلاشبہ منافق البتہ جھوٹے ہین اسلیے کہ نہین کہا اونھون نے یہ اعتقاد سے یا کہا اونھون نے مشیت کو حجت اپنے لیے بیچ اوس چیز کے کہ کی اپنے اختیار سے اور گمان کیا اونھون نے کہ اللہ نہین عذاب کرنے کا اونکو ایسی چیز پر کہ کی اوسکی مشیت سے اور ٹھہرایا اونھون نے اپنے نفس کو معذور اسکے کرنے مین پس رد فرمایا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ٭ ص ٭ اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم فرشتون کو پس پوجنا ہمارا اونکو اللہ تعالی کی مشیت سے ہی یعنی اوسکی رضی ساتھ اسکے فرمایا اللہ تعالی نے نہین ہی اونکو علم ساتھ اس بات کے کہ وہ راضی ہی اونکے پوجنے سے نہین ہین مگر جھوٹے اسمین پس عذاب کیے جاوینگے بسبب اسکے ٭ جلا ٭

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝

کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہی اونکو اس سے پہلے سو یہ اوسپر مضبوط ہین ٭ مو ٭

کیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے پس انھون نے ساتھ اوسکے چنگل مارا ہی ٭ تفسیر ٭ پہلے قرآن سے یا پہلے اونکے اس قول سے چنگل مارا ہی یعنی عمل کیا ہی اور بعضون نے کہا اسمین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر اوسکی یہ ہی اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فِيْهِ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثٌ ٭ یعنی کیا حاضر تھے یہ وقت پیدا ہونے فرشتون کے اور یا دی ہی ہمنے انکو کتاب کہ اوسمین لکھا ہی یہ کہ فرشتے بیٹیان ہین ٭ ص ٭ کیا دی ہی ہمنے انکو کتاب پہلے قرآن سے کہ اوسمین ہی کہ عبادت کرین غیر اللہ کو یعنی نہین واقع ہوا یہ ٭ جلا ٭

بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

بلکہ کہتے ہین ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر ہین راہ پائے ٭ مو ٭

بلکہ کہا اونھون نے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم چلنے والے ہین اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین بسبب اونکے ٭ تفسیر ٭ ایک دین پر پس پیروی کی ہمنے اونکی اور لفظ امت مشتق ہی ام سے بمعنی قصد کے فالامۃ الطریقۃ التی تؤم یعنی پس امت ایک طریقہ ہی کہ قصد کیا جاوے اور ظرف یعنی عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ صلہ ہی واسطے مُّهْتَدُوْنَ کے یعنی ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین یا دونون یعنی عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ اور مُّهْتَدُوْنَ خبرین ہین اِنَّا کی اس صورت مین معنی وہی ہونگے جو اوپر ضمن ترجمے مین لکھے گئے ٭ ص ٭ راہ پانے والے ہین بسبب اونکے اور وہ پوجتے تھے غیر اللہ کو پس ٹھہرایا اونھون نے اپنے تئین راہ پانے والا بسبب اتباع باپون اپنے کے کہ شرک تھے ٭ جلا ٭ مع ٭

وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى

اور اسی طرح جو بھیجا ہمنے تجھسے پہلے ڈر سنانے والا کسی گانوٗن مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝

راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین ٭ مو ٭

اور اسی طرح نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھسے کسی گانوٗن مین ڈرانے والے کو مگر کہا اوس گانوٗن کے چین والون نے یعنی مانند قول قوم تیری کے کہ تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم اونکے قدمون پر متابعت کرنے والے ہین ٭ تفسیر ٭ ڈرانے والے کو یعنی نبی کو چین والون نے اور وہ وہ لوگ ہین کہ تکبر مین ڈالا اونکو نعمت نے پس نہین دوست رکھتے مگر شہوات کو اور آلات لہو کو یعنی ستار طبلے وغیرہ کو اور نفرت کرتے ہین

دین کی سختیون اور تکلیفون سے اور اسمین تسلی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہی اسکا کہ تقلید باپ دادون کی قدیم کی عادت ہی مد

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

وہ بولا اور جو مین لادون تمکو اوس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے تو بولے کہ ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا + موضح

کہا اوس پیغمبر نے کیا اپنے باپون ہی کی متابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہون مین تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا ہی اوس چیز سے کہ اوسپر پایا تمنے اپنے باپون کو کہا اونھون نے بلاشبہہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین تفسیر یعنی ہم اپنے باپ دادون ہی کے دین پر ثابت رہینگے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا + مل

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

پھر ہمنے اون سے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا + موضح

پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والون کا + تفسیر یہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ ای محمد تمہارے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین میں دھسائے گئے بعضے سور بندر وغیرہ بنائے گئے بعضون پر پتھر برسائے گئے وغیر ذلک پس جو تمکو جھٹلاتے ہین اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایسا ہی حال اونکا بھی ہو + مل تنبیہ + ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ رسول کے ہون اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہی پس کیا بری بات ہی جو بعضے شادی غمی مین طریقہ مسنون چھوڑ کر باپ دادون کی پیروی کرتے ہین کہ کوئی شادی مین کنگنا باندھتا ہی کہ رسوم مجوس و ہنود سے ہے اور اونکے بیاہ کے شعائر سے ہی چنانچہ عند التحقیق بعضے پنڈتون سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا بحکم شاستر ہی مانند پیلے کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب علم الہدی مین لکھا ہی کہ کنگنا باندھنا کفر ہی انتہی + اور کوئی سنڈھا اور بندھن وار باندھتا ہی اور گھر مین چھاپے مینہدی وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ رنگ ناد وغیرہ کرواتا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمین شادی مین برتتا ہی باتباع باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس غمی مین کہین نوحہ ہی اور کہین تیجا اور دسوان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے انکے باپ دادون نے اخذ کین ہین اونکی پیروی مین یہ بھی ڈوبے مومن کو چاہیے کہ تمام واہیات و مزخرفات سے پرہیز کرے شادی غمی مین اور وہی باتین اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہون ورنہ مستحق انھین خرابیون کا ہوگا جو مذکور ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ ابغض الناس الی اللہ کے گنا ہی اوسکو کہ جو اسلام مین ڈھونڈھے طریقہ جاہلیت کا نعوذ باللہ من ذلک +

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو مین الگ ہون اون چیزون سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجھکو بنایا سو وہ مجھکو راہ دیگا + موضح

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق مین بے تعلق و بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجھکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجھکو + تفسیر بیان یہ قصہ اسپر کیا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھکر چھوڑی تم بھی ہی کرو + موضح اس آیت کو اوپر کی آیتون سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین اونکو قصہ سناؤ کہ تمہارے جد اعلی تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونھون نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور تمسک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اسیلیے یہ قصہ سنایا کہ اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہی تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمہارے سارے باپ دادون مین اشرف ہین دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو وہ ہدایت کریگا یعنی ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر + بیضاوی + مل

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد مین شاید وہ رجوع رہین ۔ مو

اور کیا خدا نے تعالی نے کلمہ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندون اوسکے کے تو ہووینگے کافر رجوع کرین یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا ہوئے ۔ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی اور کیا ابراہیم نے یا خدا نے تعالی نے انتہی ۔ اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو کہ جو اوپر مذکور ہوا اِنَّنِي بَرَاءٌ سے لیکر سَيَهْدِينِ تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد مین پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمین ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگون کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو مشرک ہوگئے ہین اونمین سے رجوع کرین بسبب بلانے موحد کے اونمین سے اور یا ضمیر لَعَلَّهُمْ اور يَرْجِعُونَ کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمہ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھون نے کہا یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ ہی کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول اِنَّنِي بَرَاءٌ الخ سے ۔ مل

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ○ وَلَمَّا جَاۗءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

کوئی نہین پر مینے برتنے دیا انکو اور انکے باپ دادون کو یہان تک کہ پہنچا اونکو دین سچا اور رسول کھول سنانے والا اور جب پہنچا اونکو سچا دین کہنے لگے یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ مانینگے ۔ مو

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو تا وقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھون نے یہ جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ۔ تفسیر بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو یعنی مکے کے مشرکون کو اور یہی وہ ہین کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس انکو بہرہ مند کیا ساتھ درازی عمر کے اور نعمت کے اور نہ جلدی گرفتار کیا مینے انکو عذاب مین پس مغرور ہوئے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہو گئے بیچ چین مین اور اتباع شہوات مین اور طاعت شیطان مین اور باز رہے کلمہ توحید سے اور حق سے مراد دونون جا قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتون واضحہ کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہین ۔ مل

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ○

اور کہتے ہین کیون نہ اوترا یہ قرآن کسی بڑے مرد پر ان دو بستیون کے ۔ مو

اور کہا مشرکون نے کیون نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانون والون مین سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والون مین سے کسی پر اوترا ۔ تفسیر اور کہا یعنی از راہ حکومت باطل کے اور هٰذَا الْقُرْاٰنُ کہتے ہین حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور عَلٰي رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ کی تقدیر یہ ہی عَلٰي رَجُلٍ عَظِيْمٍ مِّنْ اِحْدَى الْقَرْيَتَيْنِ یعنی ان دونون گانون مین سے ایک گانون کے سردار و رئیس پر کیون نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ یعنی ایک دریا جو ہی دونون دریاؤن مین سے اوسمین سے نکلتے ہین موتی اور دونون گانون سے مراد مکہ اور طائف ہین اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروۃ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال و جاہ کا ہی یہ فہم ناقص اونکا تھا عظیم حقیقت مین وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو ۔ مل

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا

کیا وہ بانٹتے ہین تیرے رب کی مہر ہمنے بانٹی ہی ان مین روزی انکی دنیا کے جیتے اور اونچے کیے

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

درجے ۔ ایک کے ایک سے کہ ٹھہراتا ہے ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہے ان چیزوں سے جو سمیٹتے ہیں

کہا یہ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہے درمیان انکے گذران انکی کو بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہے بعضے کو بعض پر تو کہ ٹھہرا لیوے بعض انکا بعض کو یعنی چشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہے اون چیزون سے کہ جمع کرتے ہین

تفسیر ❊ اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہین بانٹی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر ❊ موضح ❊ اول رحمت سے مراد نبوت ہی کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ مین کنجیان رسالت کی ہین کہ رکھین اوسکو جہان چاہین اور معیشت کہتے ہین اوس چیز کو کہ جیتے ہین لوگ بسبب اوسکے یعنی رزق اونکے ہمنے بانٹا ہے الخ یعنی نہین سپرد کیا ہے ہمنے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہے پس کیونکر سپرد ہو انکے نبوت کہ جسکو چاہین اوسکو ملے یا یہ معنی ہین کہ جیسے فضیلت دی ہے ہمنے بعض کو بعض پر رزق مین پس ایسے ہی خاص کرتا ہون مین ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہون اور بلند مرتبہ کیا ہمنے الخ یعنی بعضون کو قوی کیا ہے اور غنی اور آقا اور بعضون کو ضعیف و فقیر اور خادم اور لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پکڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کروا دے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے غنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دیکر کام کروا دے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہین فقرا سے پس یہ بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک مدت تک باقی رہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی کار و خدمت کسیکی نکرتا اور مال نخرچتا اور انتظام دنیا نرہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھ کہ تابع ہے اوسکے یعنی ملنا جنت وغیرہ کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین یعنی دنیا مین مال و متاع دنیا کے ❊ معالم ❊ مسئلہ ❊ قسمت یعنی بانٹنا ہر چیز کا کہ قابل قسمت کے ہو جائز ہے چارون اماموں کے نزدیک اسلیئے کہ شرکا کو شرکت مین کبھی ضرر بھی پہونچتا ہے اور قسمت نزدیک حنفیہ کے معنی بیع کے ہے اوس چیز مین جو متفاوت ہو مانند زمین اور کپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہین ہے اور جو کچھ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات اور موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہین مانند چیز کے پس قسمت اوسمین یعنی افراز اور تمیز حق کے ہے حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہے اور اگر کوئی شریکون مین سے طلب قسمت کی کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت مین کچھ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھ قسمت کے وہی طالب ہے تو قسمت نکرین والا مانع پر جبر اوپر قسمت کے کرینا اور اجرت قاسم کی ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد رؤس شرکا کے ہے اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصون کے ❊ بحر ❊ تنبیہ ❊ آٹھ مسئلے جامع احیاء العلوم مین خوب آئے ہین کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ کے متعلق ہے چونکہ وہ بہت مفید ہین بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے نقل ہوئے ہین آیا ہے کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیاء اللہ مین ہین اونکے اوستاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہے حاتم نے کہا تینتیس برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تو نے اس مدت مین حاتم نے کہا آٹھ مسئلے سیکھے ہین شقیق نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوئی اور تو نے آٹھ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا اے اوستاد جھوٹھ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہین سچی بات تو یہی ہے کہ نہین سیکھے مینے سوا آٹھ مسئلون کے کہا شقیق نے کہ بیان کر اون آٹھ مسئلون کو تا سنون مین کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہے کہ مینے جو نگاہ کی اس خلق کی طرف تو دیکھا مینے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہے اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلا کوئی مکان کو دوست رکھتا ہے کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی باغ کو کوئی بچون کو کوئی کسی چیز کو کوئی کسی چیز کو لیکن وہ محبوب اوسکا تا دم زیست ہے اوسکے پاس ہے بعد مرنے کے قبر مین کچھ ساتھ نہین جاتا

جب قبر مین جاتا ہی تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہی اوس سے پس مینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب بکھون پس نیکیون کو مینے اپنا محبوب کیا
کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے کہ خوب سیکھا تو نے یعنی واقعی یہی نیکیان یعنی نماز
روزہ حج زکوۃ صدقہ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ذلک ساتھ جائینگی اور جو روپیہ مال متاع تادم زیست ہی محبوب ہین مرے پر
کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَ اَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے
ہونے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلا شبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ
وتعالی کا حق ہی کچھ شبہ نہین آمین پس کوشش کی مینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہانتک کہ خوب مضبوط و مستقر ہوا
مین طاعت آلہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین
بات یہی ہی کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر
مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا حیف ہی کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر
نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو
اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ ◆ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی
اوسکو صرف کیا مینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی
یہ محض بیجا ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانۂ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اسکے کام آوے
ابدالآباد کو کیا خوب کہا ہی کسینے **شعر** ◆ ہرچہ داری صرف کن در راہ او ◆ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ◆ چوتھا
مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس مینے جو خیال کیا
تو جانا کہ یہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرماتا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بہت بزرگ
و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی مینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ ہوؤن مین اللہ کے نزدیک
بزرگ و عزیز حاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین اس سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ جتنا تقوی زیادہ ہوگا
اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ◆ یعنی جسکے عمل نے
تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسینے ہندی مین شعر کہا ہی **شعر** ذات بھات پوچھے نہین کوے ◆ ہر کو بھجے سو
ہر کا ہوے ◆ پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا مینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی
مینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ◆ یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان اونکے
معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا مینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلا شبہ قسمت اللہ تعالی کی جانب
سے ہی کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ پہونچتا ہی پھر حسد کر کر کیون کسیکو لعن و طعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ مینے دیکھا خلق کو کہ ظلم و زیادتی
کرتے ہین بعضے اونکے بعض پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ◆ یعنی بلا شبہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن پس فقط اوسی سے
دشمنی باندھی مینے اور کوشش کرتا ہون مین اوس سے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی ہی کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی مینے

دوسرا مسئلہ

تیسرا مسئلہ

چوتھا مسئلہ

پانچوان مسئلہ

چھٹا مسئلہ

عداوت خلق کی ہو اسطے اور ساتوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک اونمین سے طالب ہی کثرت مال کا پس ذلیل کرتا ہی اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہی اوس چیز مین کہ نہین حلال ہی اوسکے لیے یعنی بوجہ حرام سے مال کماتا ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی کے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہین ہی کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق اوسکا پس سمجھا مین کہ مین بھی تو ایک اونھین زمین پر چلنے والون مین سے ہون کہ جنکا رزق ہی اللہ تعالی پر پس مشغول ہوا مین اون چیزون مین کہ اللہ تعالی کے لیے ہی مجھپر یعنی اوسکی طاعت مین کہ مجھپر لازم ہی مشغول ہوا مین اور ترک کی مینے وہ چیز کہ میرے لیے اوسکے پاس ہی یعنی میرا رزق کہ وہ متکفل ہی اوسکے لیے کچھہ سعی نہین کرتا مین اور آٹھوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا اونکو کہ کوئی بھروسا کرتا ہی اپنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بھروسا کیے ہوئے ہین مخلوق پر یعنی زمین وغیرہ سب چیزین اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہین اونپر بھروسا کرتے ہین پس مینے رجوع کی اللہ تعالی کے اس قول کی طرف وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس بھروسا کیا مینے اللہ ہی پر پس وہ کافی ہی مجھکو پس جب حاتم یہ مسائل بیان کر چکے تو شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے حاتم توفیق دیوے تجکو اللہ تعالی مینے نظر کی علم توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم مین یہ مسائل خلاصے انکے ہین پس جسنے عمل کیا ان مسائل پر عمل کیا چارون کتابون مذکورہ پر تمام ہوئے مسائل احیاء العلوم مین سے * اور یہ ہو گا کہ قلیل و حقیر فرمایا امر دنیا کو اوسکے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا کہ جس سے ثابت ہو قلیل و حقیر ہونا دنیا کا نزدیک اوسکے پس فرمایا * مدل

وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ

اور اگر یہ نہوتا کہ لوگ ہو جاوین ایک دین پر تو ہم دیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گھرونکو چھت روپے کی

وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ○ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ○ وَزُخْرُفًا

اور سیڑھیان جن پر چڑھین اور اونکے گھرونکو دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھین اور سونے کے * مو

اور اگر نہوتا خطرہ کہ ہو جاوینگے سب لوگ ایک گروہ یعنی کفر پر جمع ہو جائینگے تو البتہ کرتے ہم واسطے اون لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے واسطے گھرون انکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان بھی کہ اوپر انکے چڑھتے ہین اور واسطے گھرون انکے کے دروازے بھی چاندی کے اور تخت بھی کہ اونکے اوپر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہین اور کرتے ہم تجمل بہت * تفسیر * اگر نہوتا الخ یعنی اگر خطرہ اسکا نہوتا کہ سب لوگ کفر پر جمع ہو جائینگے تو کرتے ہم بسبب حقارت دنیا کے نزدیک اپنے کافرون کے لیے چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم اونکے لیے زخرف یعنی زینت ہر چیز سے اور زخرف کہتے ہین سونے کو اور زینت کو اور جائز ہی یہ کہ ہو اصل اسکی سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَزُخْرُفٍ یعنی بعضی چھتین چاندی سے اور بعضی سونے سے * مل * یعنی یہ سب چیزین چاندی اور سونے کی کر دیتے اور یا یہ معنی ہین کہ باوجود اسکے سونا بھی دیتا مین اور یا تجمل بہت دیتا مین یعنی اگر نخوف ہوتا سب لوگون کے جمع ہونیکا کفر پر اور طلب دنیا پر تو مین کافرون کو ایسی آرایش اور مال دیتا اور اسمین تحقیر اور بیان مردود ہونے ان چیزون کا ہی نزدیک حق تعالی کے کہ بسبب نہایت مردود اور بُرے ہونے کے سوائے کافرون کے لیے بنایا ہین چنانچہ اسی لیے فرماتا ہی کہ دنیا اتنی کافرون کے لیے دیتا کہ چھتین و سیڑھیان اور دروازے اور تخت اونکے تمام سونے اور چاندی کے ہوتے لیکن نہین دیتا مین تو سبب لغزش اور باز رہنے بعضے اہل ایمان کے عبادت اور اطاعت میری سے نہون بسبب میل کرنے کے طرف انکے بحسب جبلت آدمی * بحر

وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ○

اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان انھین کو ہی جو ڈر رکھتے ہین * مو

نصف ع ۳/۱۰ ۹

اور نہین ہی سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگارون کے لیے ہی **تفسیر**
آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگارون کے لیے ہی یعنی جو کہ بچتے ہین شرک سے + **حل** مراد آخرت سے بہشت ہی اور چاہیئے اوسکا کہ پرہیز
کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پونہچیگا اس لیے کہ اونھون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی
اوسکو دور کرنے والا خدا سے جان کر اور اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُوْھَا کِلَابٌ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر قدر ہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشے کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ کہا راوی نے تھا مین ان لوگون مین کہ کھڑے رہے ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل و خوار ہوا
اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونھون نے کہ اسکے ذلیل و خوار ہونے سے تو ڈال دیا ہی اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس دنیا خوارتر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک روایت کین یہ دونون حدیثین معالم مین مع اسناد کے + اور کچھ احوال دنیا کا
اور مثلا اوسکا سورۂ نساء مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالی اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ
حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود حب دنیا کے وصل یا کرامت سے خیر کو پہونچے
پس اجتناب اوس سے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال و قوت کے دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَفَافًا
یعنی یا اللہ کر رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسیکی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلکہ اکثر
فقرا دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو مخل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین **نکتہ** + ایک محقق
فرماتے ہین کہ آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری اور باطنی
اور بے غیرتی کا ہی تو راہ خدا کی پاوین اور آیت وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ○
سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالی کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جگہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ
یعنی بہت بزرگ و عزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین ضعیف اور ذلیل اور محتاج ہو اور اَھُمْ
یَقْسِمُوْنَ الخ سے معلوم ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت
اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند انکے سے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی
اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہین اور آیت لَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ الخ سے صریح معلوم ہوا کہ پہونچنا تمام
کمالات کو مشروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسی نے کہا **نظم** ہر کس
رخ از متاع فانی بر تافت + واندر طلب دولت باقی بشتافت + آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید + وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت + **بحث**
ابن مسعود سے آیت یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ الخ کی تفسیر مین منقول ہی کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے
تقسیم کیا درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہہ اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو پس جسکو دیا اللہ نے
دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو + **درمنثور** + دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کر کے
اب گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابد الآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے چین کروگے اختیار کرو

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ○

اور جو کوئی آنکھین چرا دے رحمن کی یاد سے ہم اوسپر تعین کر دیتے ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی **مق**

اور جو کوئی غافل ہو یاد خدا سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے ایک شیطان پس وہ شیطان اوسکے لیے ہمنشین ہوتا ہی ❊ تفسیر ❊
معنی ومن یعش کے یہ ہین کہ دیدہ و دانستہ اندھا بنتا ہی ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہی کہ وہ حق ہی اور پھر تجاہل کرتا ہی مانند قول
اللہ تعالی کے وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم یعنی انکار کیا اوسکا حال انکہ بالیقین جانا اوسکو سو انکے
حاصل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اوس چیز سے کہ اوسمین ہی قسم حلال اور حرام اور احکام سے منہ موڑتا ہی اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتا اور
اوسکی رحمت کا امیدوار نہین ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہی اور اوسکو بہکاتا رہتا ہی تو کہ مستحق اوسکے عذاب کا ہو
کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی بیچ تفسیر نقیض کے کہ مسلط کرتے ہین ہم اوسپر شیطان کو پس وہ اوسکے ساتھ رہتا ہی دنیا
اور آخرت مین باعث ہوتا ہی اوسکو گناہون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مداومت کرتا ہی قرآن پر نہین پاس آتا اوسکے اور نہین مصاحب
ہوتا اوسکا شیطان اور روایت ہی محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپسمین کہ متعین کرو واسطے ہر شخص کے اصحاب محمد سے
ایک شخص کو کہ پکڑے اوسکو پس متعین کیا اونھون نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اللہ کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس کتنے ایک آدمیون کے ساتھ پس
کہا ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہی تو مجھکو کہا طلحہ نے کہ بلاتا ہون مین تجھکو طرف عبادت لات وعزی کے کہ نام بتون کا ہی کہا ابو بکر نے کون ہی
لات کہا طلحہ نے کہ وہ رب ہمارا ہی کہا ابو بکر نے اور کون ہی عزی کہا بیٹیان اللہ کی کہا ابو بکر نے پس کون ہی مان اونکی پس چپ ہو رہا طلحہ اور
نہ جواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یارون سے کہ جواب دو اس شخص کو پس سکوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھ اے ابو بکر اشهد ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ومن يعش عن ذكر الرحمن
نقيض له شيطانا الخ یعنی مصداق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اونھون نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اور نیز
شیطان مسلط تھے کہ وہ راہ حق پر نہین آنے دیتے تھے اونکو ❊ من معالم ❊ در منثور ❊

وانهم ليصدونهم عن السبيل ويحسبون انهم مهتدون ○

اور وہ انکو روکتے ہین راہ سے اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین ❊ مو ❊

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہین آدمیون کو راہ خدا سے اور آدمی جانتے ہین کہ وہ راہ پانے والے ہین ❊ ۱ ❊

حتى اذا جاءنا قال يليت بيني وبينك بعد المشرقين فبئس القرين ○

یہان تک کہ جب آوے ہم پاس کہے کسی طرح مجھ مین اور تجھ مین فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی ❊ مو ❊

اوس وقت تک کہ آدمی آوے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھ شیطان اپنے کے ای کاش کہ درمیان میرے اور درمیان تیرے مسافت مشرق
اور مغرب کی ہوتی پس برا ہمنشین ہی تو ❊ تفسیر ❊ یعنی دنیا مین شیطان کے مشورے پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سے
پچھتاویگا اس طرح کا ساتھی شیطان کسیکو جن ملتا ہی کسیکو آدمی ❊ مو ❊ سعید جبیر سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
نقيض له شيطانا کہ کہا پونہچا ہمکو کہ کافر جب اوٹھایا جاویگا اپنی قبر سے ہاتھ مین ہاتھ ہوویگا اوسکے شیطان کا اور نہین
جدا ہوویگا اوس سے یہان تک کہ لیجاویگا اون دونون کو اللہ تعالی طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا يليت بيني و
بينك بعد المشرقين فبئس القرين کہا اور [illegible] متعین ہوگا [illegible]
درمیان لوگون کے اور لیجایا جاوے طرف جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم [illegible]
شیطان ہی کہا اصحاب نے اور آپکے ساتھ بھی ہی یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی ہی لیکن اللہ تعالی نے [illegible]
پس سلامت رہتا ہون مین [illegible] گیا [illegible] اور روایت [illegible] مگر خیر کا [illegible]

کہ کہا نہین ہی آدمیون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہ متعین ہی اوسپر ایپر کافر پس کہاتا ہی شیطان ساتھ اوسکے طعام اوسکے سے اور پیتا ہی ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہی ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور ایپر مومن پس الگ رہتا ہی اوس سے شیطان منتظر رہتا ہی کہ کب غافل ہو یا فریب مین آوے پس جھپٹ کرتا ہی اوسپر اور بہت محبوب آدمیون مین سے طرف شیطان کے بہت کہانے والا بڑا بخیل ہی * در منثور *

وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝

اور کچھ فائدہ نہین تمکو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے اس کے کہ تم مار مین شامل ہو * مو *

اور کہینگے ہم ہرگز نہ نفع کریگا تمکو آج از بسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب مین باہم شریک ہو * **تفسیر** یعنی کافر کہین گے خوب ہوا کہ انھون نے ہمکو عذاب مین ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا * **مو** اِذ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہین کہ جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمہارا اور ظاہر ہوگیا اور نہ باقی رہا تمہارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہہ اس بات مین کہ تم ظالم تھے اور اِنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ الخ کے معنی یہ ہین کہ نہین نفع دیگا تمکو اشتراک تمہارا عذاب مین یا ہونا تمہارا مشترک عذاب مین جیسا کہ تھا عموم بلوی خوش کرتا دل کو دنیا مین سل اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ ہرگز نہین نفع دیگی تمکو یہ آرزو یا عذر و ندامت کرنی اسلیے کہ تم عذاب مین مشترک ہو بسبب شریک ہونے تمہارے کے اوسکے سبب مین کہ وہ کفر ہی * **صل** *

أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

سو کیا تو سُنا دیگا بہرونکو یا سمجھا دیگا اندھونکو اور صریح غلطی مین بھٹکتون کو * مو *

ای محمد کیا تو سُنا سکتا ہی بہرون کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھون کو اور اوسکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی * **تفسیر** بہرون کو یعنی جو کہ سماع قبول نہین رکھتے اور اندھون کو یعنی جو کہ ہیئے کے اندھے ہین اور اونکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنی جو کہ اللہ کے علم مین ایسے ہین کہ مرینگے گمراہی پر یعنی پس یہ نہین ایمان لانے کے * **مو** *

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ۝

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اون سے بدلا لینا یا تجکو دکھا دین جو اونکو وعدہ دیا ہی تو یہ ہمارے بس مین ہین * مو *

پس اگر اس عالم سے لیجاوین ہم تجکو پس البتہ ہم اس جماعت سے بدلا لینے والے ہین یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہمنے ساتھ انکے پس تحقیق ہم اونپر قادر ہین * **تفسیر** یعنی اگر وفات دینگے ہم تمکو پہلے اسکے کہ مدد دین ہم تمہاری اونپر اور ٹھنڈک دالین مومنون کے سینون مین اونکی جانب سے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت مین یا دکھاوین الخ یعنی پہلے وفات دینے تمہارے کے سو ہوا روز بدر کے اور بیان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ پھر ذکر کا دیا دنیا اور آخرت کے عذاب کا ساتھ قول پاک اپنے کے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ آخر دس آیتون تک * **صل** یعنی اگر وفات دین ہم تمکو پہلے اسکے کہ عذاب کرین ہم اونکو پس ہم اونسے بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمہارے یا دکھاوین ہم تمہاری حیات مین عذاب جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونسے پس ہم قادر ہین جب چاہین عذاب کرین اونپر اور مراد ہین انسے مشرکین مگر بدلا لیا اللہ تعالی نے اونسے روز بدر کے اور یہ تو قول اکثر مفسرین کا ہی اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ مراد اس سے اہل اسلام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے کہ ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الہی اونکی امت مین پس اکرام کیا اللہ نے اپنے نبی کا کہ لے گیا اونکو اس عالم سے اور نہین دکھائی اونکی امت مین مگر وہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھ کو اور بچایا عتاب سے بعد حضرت کے کہا انس نے کہ سدھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی نقمہ یعنی عتاب الہی دیتا ہو پس نہین دکھائی اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اونکی

امت مین کوئی چیز کہ ناگوار معلوم ہوا ونکو یہان تک کہ وفات پائی اور نہین تھا کوئی نبی کبھی مگر کہ دیکھا عذاب اپنی امت مین مگر نبی تمھارے صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھائے گئے وہ چیز کو کہ پہنچیگی امت اونکی کو بعد اونکے پس نہین دیکھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے خوشی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی * معا * در منثور *

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

سو تو مضبوط رہ اوسپر جو تجکو حکم آیا ہے تو ہے بیشک سیدھی راہ پر * موضح *

پس محکم پکڑ اوس چیز کو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیرے یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر تحقیق تو اوپر راہ ایسے کے ہے یعنی ایسے دین پر کہ نہین کجی اوس مین *

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝

اور یہ مذکور رہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تمسے پوچھ ہوگی * موضح *

اور تحقیق قرآن نصیحت ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے * تفسیر * ابن عباس نے کہا کہ یعنی شرف کا ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ وہ تراہی اونکی لغت مین اور پوچھے جاؤ گے یعنی قیامت کو پوچھا جاوگا کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کہا عدی بن حاتم نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ میرے دل مین ہے یعنی محبت اپنی قوم کی پس خوش کیا مجکو اونکے حق مین پس فرمایا وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ * پس کیا ذکر و شرف میری قوم کے لیے اپنی کتاب مین پھر فرمایا وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کرین تیرا مومنون مین سے مراد ہے قوم میری پس شکر ہے اللہ کا کہ نکالا صدیق میری قوم سے اور امام میری قوم سے بلاشبہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا بندون کو پیٹھ کے بل اور پیٹ کے بل پس نہین خوب غور سے انکو ملاحظہ فرمایا پس ہوئے بہترین عرب قریش اور وہ درخت بارک ہے جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ * یعنی اور مثال کلمہ طیب کی مانند درخت پاک کے ہے مراد اس سے قریش ہین أَصْلُهَا ثَابِتٌ یعنی جڑ اوسکی ثابت ہے یعنی فرماتا ہے کہ جڑ اوسکی کرم ہے کہ وہ ثابت ہے وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین یعنی فرماتا ہے وہ شرف ہے کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اونکو واسطے اوسکے اور گردانا انکو اہل اوسکا پھر اوتاری اونکے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ہے آخر تک کہا عدی بن حاتم نے کہ نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے ہون اونکے سامنے قریش ساتھ خیر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اونکو یہانتک کہ حضرت کو یہان تک کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت اکثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ * طا * در منثور *

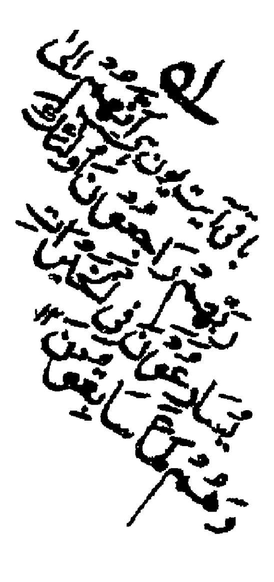
وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝ ع

اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجھسے پہلے کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین * موضح *

و پوچھ احوال اونکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجھسے پیغامبرون مین سے کیا کیے تھے ہمنے سوا رحمن کے معبود دوسرے کہ پرستش کیے جاوین * تفسیر * یعنی دین مین شرک نہین جائز رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی بسبب اونکی امت سے ملاقات ہو یا اونکے احوال کی کتابون سے تحقیق کر * موضح * نہین ہے ڈر درست ہونے کی سوال کرنے سے تحقیقت سوال کرنے کی لیکن یہ بہر حال رہے اونکا دین مین اور دریافت کرنے سے اوسکے

ع ۱۰

دین والون سے کہ آیا عبادت بتون کی کبھی کسی ملت مین ملتون انبیا کے سے ہوئی بھی ہی اور حضرت کو کفایت کیا نظر کرنے اور تفحص کرنے سے نظر کرنا کتاب اللہ مین کہ معجزہ اور مصداق ہی اگلی کتابون کی اور کافی ہوئی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالی کی اس بات مین ساتھ اس آیت کے وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا یعنی کفار عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ساتھ اوسکے دلیل اور خود یہ آیت کافی ہی حاجت اور آیت کی نہین اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت کے لیے آدم کو اور رسولون کو کہ اونکی اولاد مین ہین پھر اذان دی جبرئیل ع نے پھر تکبیر کہی اور کہا ای محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو پس نماز پڑھائی آنحضرت ص نے اونکو پھر جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبرئیل ع نے سَلْ یَا مُحَمَّدُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پوچھتا مین کفایت کرتا ہی مجکو یعنی فرمانا اللہ تعالی کا اور یہی قول زہری اور سعید بن جبیر اور ابن زید کا ہی کہ کہا اونھون نے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج مین اور حکم کیا سوال کرنے کا اونسے پس نہین شک کیا حضرت نے اور نہین پوچھا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ اَرْسَلْنَا یعنی رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصاری ہین پوچھو کہ اونسے پوچھنا گویا انبیا سے پوچھنا ہی کہ وہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہی بت پرستون کے لیے کہ وہ باطل پر ہین ❊ **حل معا ❊ تنبیہ** ❊ مقصود تمام رکوع کا یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑ دے پکا موحد اور متبع سنت کا ہو رات دن اپنی اوقات ایسی باتون مین مصروف رکھے کہ جنکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی رہے اور ہر دم وہر ساعت لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا رہے اور اوسکی یاد مین مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا رہے والا شیطان مسلط ہوگا ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی خلوص و توحید سے یا ڈرا مجسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل اونکے ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین ای بیٹی صدیق کی ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اُذْكُرُوا اللهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور آیا ہی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہی پس تحقیق نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلا شبہہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اونمین سے کہ چلتے ہین مجپر پس جب ناکم ہوئی مین تجپر آج اور آیا تو طرف میرے پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ کافر یا فاجر کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَآ اَهْلًا یعنی نہ فراغت ہی تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اونمین کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجپر اور آیا تو طرف میری



پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر کی اودھر نکلیاتی ہین پسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونگلی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار اژدہے اگر تحقیق ایک اونمین سے پھنکار امارے زمین میں تو نہ اگاوے زمین کچھ جب تک باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْحُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوا اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ✤ کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک ہین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے ای عایشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اونکے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مجکو میرے رب نے ساتھ نو باتون کے ساتھ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھ بات عدل کے غصے اور خوشی مین اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھ اس بات کے کہ صلہ رحم کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجھسے اور دون مین اوسکو کہ محروم رکھے مجکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور ساتھ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ✤ **مشکوۃ** ✤ **تنبیہ** ✤ اب کچھ دعائین نہایت مفید بتعریف ذکر اللہ کے کہ اس کوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بہائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّرَسُوْلًا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کردے اوسکو یعنی روز قیامت کے ✤ اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند حسن کے منذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا پس مین ضامن ہون کہ البتہ پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین ✤ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پہونچا بحقیقت ایمان کو ✤ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ صبح کرے تو تین بار اور جس وقت کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلا شبہہ یہ کلمہ شفا ہی بیناتوین بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ✤ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھ سند حسن کے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسنے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ✤ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس بیان کی مینے یہ حدیث پس کہا اونھون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھ انکے ہر روز سات بار پس نہین مانگتے تھے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو وہ ✤ داعي الفلاح في اذكار المساء والصباح للسيوطي رحمة الله عليه فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہی تو اوس دن رات مین نا گہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے

اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی اور صحیح مسلم میں ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی میںنے فرمایا اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ آخر تک تو ضرر نہ پہنچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہ پڑھے تو ضرر نہیں کرتی کوئی چیز جب تک کہ کوچ کرے وہ اعوذ یہ ہی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین تین بار پڑھے صبح و شام أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ پھر پڑھے یہ آیتین هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور مع تین آیتون اخیر سورہ حشر کے پڑھتا ہی صبح کو تو متعین کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتا ہی اور فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا صبح و شام مین تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونون آیتین یعنی آیت الکرسی اور آیت ابتدائے سورہ غافر کی صبح کو پڑھتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیت الکرسی تو مشہور ہی اور آیت ابتدائے غافر کی یہ ہی حٰمٓ ۞ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۞ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۞ اور فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہی حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۞ یہ سب روایتین مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہ احادیث کی کتابون مین ہین اور جسکو زیادہ شوق ذکر اسکا ہو وہ ظفر جلیل اور وظیفہ مسنونہ مین سے دیکھکر ورد مقرر کرے رد مشرکون کا کرکر اب آگے قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا بیان ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتے ہو باوجود جاننے حقیقت انکی کے اور دیکھنے معجزات اونکے کے ایسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسوقت کے کفار باوجود دیکھنے معجزات اونکے کے لیکن اونکے نہ ماننے سے تباہ وخراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمھارا حال بھی ہو تو کیا عجب ہی ✝

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِآيٰتِنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۞

اور ہمنے بھیجا موسی اپنی نشانیان فرعون اور اوسکے سردارون پاس تو کہا مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا ✝ مو

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسی نے تحقیق مین پیغمبر ہون پروردگار عالمین کا ✝ **تفسیر** ✝ نشانیون سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسی علیہ السلام کے ہین اور مَلَائِهِ سے قبط ✝ اور حضرت موسی علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھون نے اونکو یہ محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا ✝ مل

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيٰتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۞

پھر جب لایا انپاس ہماری نشانیان وہ تو سہ لگے اونپر ہنسنے ✝ مو

پس جب کہ آیا موسی اونکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اون نشانیون سے ہنستے تھے ✝ **تفسیر** ✝ یعنی تمسخر کرتے تھے ساتھ اونکے اور کہتے تھے اونکو سحر ✝ مل

وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۞

اور جو دکھاتے گئے ہم اونکو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اونکو تکلیف مین شاید وہ باز آوین ✝ مو

اور نہین دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتار کیا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھر آوین ✝ **تفسیر**

قرینت یعنی ساتھی اپنے سے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی مرتبہ نقض عادت کے اور ظاہر نظم دلالت کرتا ہی اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھین ساتھ برائی کے متفاوت نہین تھین برائی مین یعنی سب بڑی ہی تھین اور اسپر محمول ہی کلام لوگونکا کہ کہا جاتا ہی کہما اخوان کل واحد منہما اکرم من الآخر یعنی وہ دو بھائی ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہی اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون ہو جانا پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط پس تھین یہ چیزین نشانیان واسطے موسیٰ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھین یہ ہر ایک بزرگتر دوسری سے اور توکہ رجوع کرین یعنی کفر سے طرف ایمان کے ✣ من معا ✣

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ○

اور کہنے لگے ای جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو ہم مقرر راہ پر آوینگے ✣ مو ✣

اور کہا اونھون نے ای جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب مین ساتھ اون ناموس کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہو وینگے ✣ تفسیر ✣ ای جادوگر کہتے تھے وہ عالم ماہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بڑا جانتے تھے علم جادو کو اور اونکی بما عہد عندک کے یہ ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجھسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یا یہ معنی ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ معنی ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پائے ✣ مد ✣

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ○

پھر جب اوٹھالی ہمنے اونپرسے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے ✣ مو ✣

پھر جب دور کیا ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہان وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا نکرتے اوسکو ✣

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا ای قوم میری بھلا مجھکو نہین حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے ✣ مو ✣

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین کہا ای قوم میری کیا نہین ہی میرے ہاتھ مین بادشاہی مصر کی اور یہ نہرین چلتین مین میرے محل کے نیچے کیا نہین دیکھتے تم ✣ تفسیر ✣ اوس گردو پیش کے ملکون مین مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہرین اوسنے بنائین تھین دریائے نیل کا پانی اپنے باغ مین لایا تھا کاٹ کر ✣ مو ✣ پکارا یعنی فرعون نے آپ پکارا قبط کے سردارون کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اوسنے پکارا اور ہارون رشید سے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہا حاکم کرونگا مین مصر کا خسیس تر کو اپنے غلامون مین سے بس حاکم کیا اوسکا خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اوسکو اور عبد اللہ بن طاہر سے منقول ہی کہ ہارون رشید نے حاکم ہوا مصر کا پس نکلا طرف اوسکے پس جب قریب پہونچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہی کہ افتخار کیا ساتھ اوسکے فرعون نے یہان تک کہ کہا الیس لی ملک مصر واللہ کہ یہ میرے نزدیک حقیر تر ہی اس سے کہ داخل ہوؤن اسمین پس پھیری اوس سے باگ اپنی انتہی ✣ کہا نہین دیکھتے تم یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا ✣ مد ✣

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۵ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ○

بھلا مین بہتر ہون اس شخص سے جسکو عزت نہین اور صاف نہین بول سکتا ✣ مو ✣

نزدیک ہمارا فرعون اس شخص سے کہ جو خوار ہے یعنی موسیٰ اور نزدیک نہیں ہے کہ بات واضح کرے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی انگارا ڈال لینے کے سبب سے بچپن میں واللہ اعلم ✦

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

پھر کیوں نہ آ پڑے اوسپر کنگن سونے کے یا آتے اوسکے ساتھ فرشتے پرا باندھکر ✦ مو

پس کیوں نہ اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیوں نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر ✦ تفسیر ✦ فرعون آپ کنگن پہنتا جواہر کے تکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پرا باندھکر ✦ ف ✦ مراد رکھا فرعون نے ساتھ اوتارنے کنگنوں کے موسیٰ پر اوتر نا ملک کی کنجیوں کا طرف اونکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سردار کرنا کسی شخص کو کنگن اور ہار سونے کے پہناتے تھے اوسکو تو کہ دلالت کرے اوسکی سرداری کا پس کہا فرعون نے کیوں نہ اوتارے رب موسیٰ نے اوسپر کنگن سونے کے اگر تھا سردار واجب الاطاعت اور مقترنین کے معنی ہیں چلتے فرشتے ساتھ اوسکے پرا باندھکر تو کہ مددگار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر ✦ ص ✦ معا

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بیحکم ✦ مو

پس بے عقل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونھوں نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق ✦ تفسیر ✦ یا معنی اسکے یہ ہین کہ بہلا دیا فرعون نے اپنی قوم قبط کو سیبات لکر اور تاثیر کیا اونمین اوسکے کلام اور مکر اوسکا یعنی جھٹلانا موسیٰ کا جو چاہتا تھا فاسق یعنی خارج دین خدا سے ✦ ف ✦ جلا

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝

پھر جب ہمکو بے چین کیا (غصہ دلائی) تو ہمنے اون سے بدلا لیا پھر ڈوبا دیا اون سب کو پھر کر ڈالا اونکو گئے گزرے اور کہاوت پچھلوں کے واسطے ✦ معا

پس جب غصے میں لائے وہ ہمکو بدلا لیا ہمنے اون سے پس ڈوبا دیا ہمنے اون سبکو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہانی واسطے پچھلون کے ✦ تفسیر ✦ معنی اسکے یہ ہین کہ اونھوں نے جب غلط کی گناہوں میں مستحق ہوئے اسکے کہ جلدی اوتارین ہم اوپر عذاب اپنا اور بدلا لینا اپنا اور نہ عذر گذار ہین ہم اونسے اور مثلا کے معنی ہین بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت و ضرب المثل کے کہا جاتا ہے کہ کہاوت تمھاری ایسی ہے جیسے قوم فرعون کی اور آخرین سے مراد ہین جو کہ آوینگے بعد اونکے اور معنی اسکے یہ ہین کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافرون کے لیے کہ پیروی کرین اونکی بیچ مستحق ہونے عذاب کے مانند اونکے اور اوترنے عذاب کے اونپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھوں نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت ✦ ف ✦ اور یا جعلناہم سلفا کے یہ معنی ہین کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا تو کہ نصیحت پکڑین ساتھ اونکے پچھلے لوگ اور مثلا کے معنی یہ ہین عبرت و نصیحت ✦ معا ✦ عقبہ بن عامر سے روایت ہے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہے بندے کو جو کچھ چاہیے اس حال میں کہ وہ مقیم ہے گناہوں پر پس اسکے نہیں کہ استدراج ہے اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی یہ آیت فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ کہا طارق بن شہاب نے کہ تھا میں نزدیک عبداللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھوں نے کہ وہ تخفیف ہے مومن پر اور حسرت ہے کافر پر سے کہ فرمایا اللہ تعالی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ✦ د منثور مترجم کہتا ہے یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے پر کہ کوئی سوائے خدائے تعالی کے معبود نہیں ہے مشرکوں نے اعتراض کیا کہ نصاری عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اگر وہ بھی معبود نہ تھے راضی ہوئے ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسیٰ کے ہوں اور گمان کیا کہ ساتھ دلیل غالب آئے خدائے تعالی نے کشف شبہے کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝

اور جب کہاوت لائے مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیرے لگتے ہیں اوس سے چلانے ✦ مو

ع ۱۱

[illegible] بیان کی گئی ساتھ [illegible] آواز بلند کرتے ہیں [illegible]
قرآن مین [illegible] ذکر [illegible] اعتراض کے سنتے ہیں [illegible] ہوا اور ہمارے [illegible]
اور جب کہاوت بیان کی گئی اور جب پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے آگے یہ آیت انکم وما تعبدون من دون
اللہ حصب جہنم یعنی تم اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ایندھن جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کیا یہ حکم خاص
ہمارے ہی لیے اور ہمارے معبودون کے لیے ہے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام نے کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے معبودون کے لیے ہے اور سب
امتون کے لیے پس کہا عبد اللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہیں کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم انکی اور مریم کی اور
اور تم جانتے ہی ہو کہ نصاری اون دونون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ میں گئے تو ہم راضی ہین
یہ کہ ہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ انکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسنے کا غلغلہ ڈال دیا اور سکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوتاری
اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَہُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی ۙ اُولٰٓئِکَ عَنۡہَا مُبۡعَدُوۡنَ ۝ یعنی بلاشبہ جو لوگ کہ سبقت
لے گئی انکے لیے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ الخ اور معنی اسکے
یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون اپنے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرتے ہین از راہ خوشی اور ہنسنے کے
بسبب اوس چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ جھگڑا حضرت کو ساتھ جدال باطل لینے کے ✤ معالم ✤

وَقَالُوۡۤا ءَاٰلِہَتُنَا خَیۡرٌ اَمۡ ہُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ ہُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ۝

اور کہتے ہین ہمارے ٹھاکر بہتر ہین یا وہ · یہ نام جو دھرتے ہین تجھپر · سب جھگڑنے کو · بلکہ یہ · لوگ ہین · جھگڑالو ✤ موضح ✤

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ✤
تفسیر ✤ اور کہا الزام دیتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمہارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی ایندھن دوزخ
کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہے مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان
حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی انکی یہی ہے کہ بہت جھگڑتے ہین اور درپے ہر کسیکے ہوتے ہین اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالی نے
جو فرمایا انکم وما تعبدون تو نہین مراد رکھی اس سے مگر بت ہی اسلیے کہ ما غیر عقلا کے لیے آتا ہے لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ
لفظ کلام اللہ کا یعنی وما تعبدون احتمال رکھتا ہے وجہ عموم کو باوجود جاننے اوسکے کے اس بات کو کہ مراد اس سے بت ہی ہین لفظ کے
ظاہر کو پایا حیلے کے لیے گنجایش پس پھیرا لفظ وما تعبدون کو طرف شمول و احاطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے
اور چاہتے تھے اس بات کو کہ غالب آوین ہم پس از راہ وقار کے آنحضرت نے سکوت فرمایا یہانتک کہ جواب دیا انکو طرف سے انکے رب نے ✤ معالم ✤ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کر دیے گئے جدل یعنی جھگڑنا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوۡہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا گر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون پر اس حال مین کہ وہ جھگڑ رہے تھے قرآن
مین پس نہایت غصے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ گویا ڈالا گیا حضرت کے چہرۂ مبارک پر سرکہ یعنی نہایت ترش رو ہوئے پھر فرمایا
نہ مارو تم کتاب اللہ کو بعض اوسکے کو بعض پر یعنی ایک آیت سے دوسری آیت کی تکذیب نکرو اور آپس مین آیتون کو معارض نجانو اسلیے کہ
نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم کبھی مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑنا پھر پڑھی یہ آیت مَا ضَرَبُوۡہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کذب ایک باب یعنی قسم ہے ابواب یعنی اقسام نفاق سے اور بلاشبہ نشانی نفاق کی یہ ہے کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا ✤ درمنثور ✤

[illegible]

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

وہ کیا ہی ایک بندہ ہی کہ ہمنے اوسپر فضل کیا اور کھڑا کیا نمونا اسرائیل کے واسطے ✣ مو

نہین ہی عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھ دینے نبوت کے اور کیا ہمنے اوسکو نمونہ قدرت آلہی کا واسطے بنی اسرائیل کے ✣ **تفسیر** یعنی بغیر باپ کے جو ہمنے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوت کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے مثل ملے اونکے کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلاشبہ وہ قادر ہی اوس چیز پر کہ چاہے ✣ **معالم** ✣ منقول ہی ابن عباس سے کہ مشرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ خبر دو کہ جو پوجے جاتے ہین سوا اللہ کے کہان ہونگے وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ مین کہا اونھون نے اور سورج اور چاند کہان ہونگے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ مین ہونگے کہا اونھون نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہان ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ الخ

✣ **در منثور** ✣

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝

اور اگر ہم چاہین نکالین تم مین سے فرشتے رہین زمین مین تمہاری جگہہ ✣ مو

اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم کہ بدلے تمہارے فرشتے زمین مین خلیفہ ہون ✣ **تفسیر** ✣ یعنی عیسی مین آثار فرشتون کے سے تھے اس سے معبود نہین ہو گیا اگر چاہین تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کرین ✣ **مو** ✣ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کی تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلًا مِّنْكُمْ یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتونکو یا تقدیر یون ہی لَجَعَلْنَا بَدَلَكُمْ اور مِن بمعنی بدل کے ہی یعنی کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتون کو اور بعضون نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے ای مردون فرشتون کو کہ جانشین ہوتے وہ تمہارے زمین مین جیسے کہ جانشین کرتے ہین ہم تمہاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد تو کہ جانتے تم قدرت ظاہرہ ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام ہین کہ نہین پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہی اس سے ✣ **مل** ✣

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

اور وہ نشان ہی اوس گھڑی کا سو اوسمین دھوکھا نکرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہی ✣ مو

اور تحقیق عیسی نشانی ہی قیامت کی پس شبہہ نکرو قیامت مین اور کہہ ای محمد پیروی میری کرو یہ ہی راہ سیدھی ✣ **تفسیر** ✣ عیسی یعنی اوترنا اونکا نشانیون قیامت سے ہی کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کرو یعنی میری ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت مین وَاتَّبِعُوْنِ مقولہ اللہ تعالی کا ہی یا یہ امر ہی رسول اللہ کے لیے کہ کہہ وَاتَّبِعُوْنِ یعنی جو کچھ کہ حکم کرتا ہون مین تمکو راہ سیدھی ہی ✣ **مل** ✣ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس خدا کی کہ جان میری کا اوسکے ہاتھہ مین ہی تحقیق اوترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین مین عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کر دینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھلنے اور پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اٹھا دینگے اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھہ شرائع دین اسلام کے ہی اور بہتات ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانے مین یہان تک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہان تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہی پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت اور یہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الخ یعنی نہین ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاری سے مگر کہ ایمان لائیگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے کے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی ✣ **مشکوۃ** ✣

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہے صریح ✢ موضح

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارے حق مین دشمن ظاہر ہے ✢ تفسیر ✢ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے دشمن ظاہر ہے یعنی اوسکی دشمنی تمسے ظاہر ہے اسلیے کہ نکالا تمہارے باپ آدم کو جنت سے اور اوتروایا اونسے لباس نعمی کا ✢ مدارک ✢

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ

اور جب آیا عیسی نشانیان لیکر بولا مین لایا ہون تمہارے پاس پکی باتین اور بتانے کو بعضی چیزین جسمین تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ جو ہے وہی ہے رب میرا اور رب تمہارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہے ✢ موضح

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھ معجزون کے کہا لایا ہون مین تمہارے واسطے حکمت کو اور آیا ہون مین تو بیان کرون مین واسطے تمہارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق خدا وہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکی یہ ہے راہ سیدھی ✢ تفسیر ✢ بینٰت سے مراد معجزے ہین یا آیتین انجیل کی اور شرائع و حکمت سے مراد انجیل اور شرائع بعض وہ چیز الخ وہ امر دین کا ہے نہ امر دنیا کا اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہے ✢ مدارک ✢

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

پھر پھٹ گئے فرقے انکے بیچ سے سو خرابی ہے گنہگارون کو آفت سے دکھ والے دن کی ✢ موضح

پس اختلاف کیا جماعتون نے درمیان اپنے پس واے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن درد دینے والے کے سے ✢ تفسیر ✢ یہود اونکے منکر ہوے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بناتے کوئی خدا کو تین جگہ کرتے اور کچھ کہین ✢ موضح ✢ جماعتون نے یعنی فرقون نے بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہین اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقون نے نصاری کے آپس مین اختلاف کیا عیسی کے حق مین کہ آیا وہ اللہ ہے یا ابن اللہ یا ثالث ثلثۃ یعنی تیسرا تین مین کا ستم کیا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہ کہی عیسی کے حق مین اور دن درد دینے والا دن قیامت کا ہے ✢ مدارک جلالین ✢

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو انپر اچانک او انکو خبر نہو ✢ موضح

انتظار نہین کرتے ہین مگر قیامت کا یہ کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور وے خبردار نہوں ✢ تفسیر ✢ هَلْ يَنْظُرُوْنَ مین ضمیر واسطے قوم عیسی کے یا کفار کے اور وے خبردار نہون یعنی یا وے غافل ہون بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا کے بیچ جیسے کہ اور جگہ فرمایا تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ✢ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال مین کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ دو شخص دوہتے ہونگے اونٹنی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ✢ در منثور ✢

ع ١٣

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝

جتنے دوست ہین اوس دن دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے ✢ موضح

دوست اوس دن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ✢ تفسیر ✢ اوس دن دوست سے دوست بھاگیگا کہ اسکے سبب

مین نہ پکڑا جاؤن الْاَخِلَّاءُ جمع خلیل کی ہے یعنی دوست کے آدمی یعنی روز قیامت کے کہ جو کہ کافر تھے آپس مین
ہین یعنی منقطع ہوجائیگی اوس دن تمام محبتین کہ درمیان دو دو شخصون کی تھی بیچ غیر ذات اللہ کے او بدل جاویگی وہ محبت عداوت
مگر محبت اون دو شخصون کی کہ اللہ محبت رکھتے ہین بیچ محبت باقی رہیگی۔ حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن
منقطع ہوجائینگے ناتے اور کم ہوجائینگے اسباب اور باقی رہیگی اخوت یعنی بھائی چارہ مگر اخوت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہی ہے
اللہ تعالی کے کہ الْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مجاہد سے ہے بیچ تفسیر الْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کے کہا جو کہ دوست اللہ کے گناہ پر تھے دنیا مین وہ آپس مین دشمن ہونگے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوست
چار ہین دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہے ایک شخص دو مومنون مین سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے بارخدایا نہین
دیکھا مینے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتون کے اور بہت منع کرنے والا ہو بری باتون سے اوس سے بارخدایا ہدایت کر اوسکو
جیسا کہ ہدایت کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوسپر اور مرتا ہے ایک شخص دو کافرون مین سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے
اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے نہین دیکھا مینے کوئی دوست کہ بہت حکم کرنے والا ہو بری باتون کا اوس سے اور نہین دیکھا مینے کسی دوست
کو بہت منع کرنے والا اچھی باتون سے اوس سے بارخدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو
اوسپر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ ثنا کرے بعض تمہارا بعض پر پس اوسپر دونون
مومن ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اوسپر دونون کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کی
نہایت بری طرح ہے کہ کعب سے منقول ہے کہ کہا لایا جاویگا یعنی محشر مین رئیس فی الخیر یعنی مانند علما باعمل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس
کہا جاویگا فرمانبرداری کر اپنے رب کی چلنے مین پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہین پردہ کمین ہوگا اللہ تعالی سے پھر حکم کیا جاویگا
اوسکو جنت کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس
کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہے اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہے اللہ نے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے اور دیکھیگا مکان
اپنا افضل اونکے مکانون سے اور پہنائے جاوینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پونچھیگی اوسکو ہوا جنت کی
اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہانتک کہ ہو جائیگا جیسے چودھوین رات کا چاند پھر نکلیگا وہ پس نہین دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہ
کہینگے وہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ یعنی یا اللہ کر اسکو جنتیون مین سے یہانتک کہ آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ
اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو اے فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہے تیرے لیے جنت مین ایسا اور ایسا
پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہے اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت مین قسم بزرگی کی چیزون سے یہانتک کہ چڑھیاویگی اونکے
چہرون پر سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت ہین اور لایا جاویگا
رئیس فی الشر کو یعنی مانند گرو اور پنڈتون اور تعزیہ وغیرہ بنانے والون کے پس کہا جاویگا قبول کر حکم رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب
اوسکے کے پس پردہ کیا جاویگا اوس سے اور حکم کیا جاویگا اوسکو دوزخ لیجانیکا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یارون کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے
کا ہے اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہے اللہ نے اوسکے لیے قسم خواری سے اور دیکھیگا مکان اپنا برا اونکے مکانون سے پس
سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کرنجی ہوجائینگی آنکھین اوسکی اور رکھی جاویگی اوسکے سر پر ٹوپی آگ کی پھر نکلیگا پس نہین دیکھینگے اوسکو
کسی جماعت کے لوگ مگر کہ پناہ مانگینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پھر آویگا اپنے اون یارون کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور
مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس کہینگے وہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تمنے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا نہین یاد رکھتا تو

[illegible] پس واسطے اوتار [illegible] اور تھے وہ واسطے [illegible]
[illegible] کی کہ طیار رکھی ہے اللہ نے اونکے لیے دوزخ میں یہان تک کہ پوچھا جاویگی اونکے دشمنی [illegible]
[illegible] کافی ہیں جانتے اونکو لوگ اونکے چہرون کی سیاہی سے پس کہا ہے [illegible] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر
قول اللہ تعالی کے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین کہ دو دوست مومن ہین اور دو دوست کافر
حال مومنون کا یہ ہے کہ جب مرتا ہے ایک شخص دونون میں سے تو خوشخبری دیجاتی ہے اوسکو جنت کی پھر یاد کرتا ہے اپنے دوست کو پس کہتا ہے بار خدایا
تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجھکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجھکو بھلائی کا اور منع کرتا تھا مجھکو برائی سے
اور خبر دیتا تھا مجھکو کہ مین تجھسے ملونگا بار خدایا پس گمراہ نکر اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھائی تونے مجھکو
اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجھسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہے نزدیک میرے تو البتہ ہنستا
بہت اور روتا تھوڑا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پھر کہا جاتا ہے چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم مین سے اپنے یار کی پس
کہتا ہے ہر ایک اون دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نعم الاخ ونعم الصاحب یعنی اچھا بھائی ہے تو اور اچھا دوست ہے اور جب
مرتا ہے ایک شخص دونون کافرون مین سے تو خبر دیجاتی ہے اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہے اپنے یار کو پس کہتا ہے بار خدایا بلاشبہ دوست میرا فلانا حکم
کرتا تھا مجھکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجھکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجھکو بھلائی سے اور
خبر دیتا تھا مجھکو کہ مین نہین ملونگا تجھسے بار خدایا پس ہدایت کر تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھائی
تونے مجھکو اور خفا ہووے تو اوس پر جیسا کہ خفا ہوا تو مجھپر پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیجاتی ہین ارواحین دونون کی پس کہا جاتا ہے چاہیے کہ ثنا کرے
ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہے ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کو بئس الاخ وبئس الصاحب وبئس الخلیل
یعنی تو برا بھائی ہے اور برا یار ہے اور برا دوست ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان
ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے آج کرونگا مین اونکو اپنے سایہ مین کہ آج نہین ہے سایہ مگر سایہ عرش میرے کا اور
فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ تھا وہ اور گانون مین پس متعین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے
ایک فرشتہ کہا فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہے تو کہا اوسنے ارادہ رکھتا ہون اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ اوس گانون مین ہے کہا فرشتے
نے کیا ہے تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ مالک ہوویگا تو اوسکا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہے کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہے کہا اوسنے نہ لیکن بلاشبہ
دوست رکھتا ہون مین اوسکو واسطے اللہ کے کہا فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجھکو یہ کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا
تجھکو جیسے کہ دوست رکھا تھا تونے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہے قیامت فرمایا آپنے تجھکو اور کیا طیار کیا
تونے اوسکے لیے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا مینے اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ
اونکے ہوویگا کہ دوست رکھا تونے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے
مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے
دھونکنی کے ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجھکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور
پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلا دیگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بری فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے
محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے
آپسمین میری رضا کے لیے اور واسطے خرچ کرنیوالون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ آپسمین محبت رکھنے والے سبب بزرگی میری کے واسطے اونکے منبر ہونگے نور کے تماکرینگے انبیا اور شہدا … سنائی ہو وہ گروہ ہی باہم دوستی کیا ایمان کی جگہ کو کہا ابو ذر نے کہ سنا اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا وہ حالات ہی واسطے اللہ کے اور دوستی اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے اور فرمایا کہ جب عیادت کرتا ہی مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی پکارتا ہی اللہ تعالیٰ خوب ہو تو اور خوب ہوگی زندگی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہو چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تونے جنت کے مکان مین اور فرمایا جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دے اوسکو اپنی دوستی کی اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی نہ یاری کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار اور فرمایا آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور فرمایا جب بھائی چارا کرے کوئی کسی سے پس پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور یہہ کہ وہ کس قبیلے مین سے ہی اسلیے کہ تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہی محبت کو اور فرمایا اگر تحقیق دو بندے محبت کرین اللہ عزوجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ اون دونون کو روز قیامت کے فرماویگا یہ وہ شخص ہی کہ تھا تو دوست رکھتا اسکو میری راہ مین اور فرمایا کیا نہ بتاؤن تجکو اے ابو رزین مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو سبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین اے ابو رزین کیا جانتا تو نے کہ تحقیق مرد جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے تو پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو اسمین تو کرے اور فرمایا تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوے ہین چمکتے ہین جیسے چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون رہیگا اونمین فرمایا محبت رکھنے والے آپسمین اللہ اور بیٹھنے والے آپسمین اللہ اور ملنے والے آپسمین اللہ **درمنثور مشکوٰۃ** کہا ہی علمائے کہ محبت چار قسم پر ہی ایک تو روحانی کہ مستند ساتھ تعارف اور تناسب ارواح کے ہی اور حدیث اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ مخبر اوسی سے ہی اور اسیکو محبت ذاتی اور خلقی کہتے ہین اور آدمی کو اس جگہہ اختیار نہین ہوتا مثلاً کسیکے دل مین پانچ چھ برس کی عمر مین دوستی فقرا کی اور محبت حج کی اور تحصیل علم کی لگی ہوئی ہی اور خطرہ آتا ہی کہ اگر بڑا ہونگا تو مکے اور مدینے جاؤنگا اور علم حاصل کرونگا باوجود اسکے اوسوقت مین سواے نام علم کے اور مکے اور مدینے کے کچھ ان چیزون کی حقیقت اور شرف نہین جانتا اور نام انکا بھی محض بسبب سننے کے اور ونسے جانتا تھا محبت انبیا اور اولیا کی ساتھ خدا کے اور بعضون سے آپسمین اسی قبیل کی ہی دوسری محبت قلبی ہی کہ استناد اوسکا ساتھ تناسب اخلاق حمیدہ اور صفات کاملہ کے ہوتا ہی یعنی صاحب اچھے وصف کا اپنے مثل کو دوست رکھتا ہی اور محبت مریدونکی ساتھ مشائخ کے اور امتون صالحہ کی ساتھ انبیا کے اور محبت کاملون کی آپسمین اسی قبیل کی ہی اور یہ دونون قسمین محبت کی دارین مین ہمیشہ اور مفید ہین اور کبھی زائل نہین ہوتین مگر دوسری قسم کہ کبھی بسبب زوال بعضے صفات محب کے یا محبوب کے بعضی جگہہ مین زائل بھی ہو جاتی ہی اور تیسری قسم محبت عقلی ہی کہ استناد اوسکا بسبب حاصل کرنے فوائد دنیویہ اور اسباب معیشت کے ہی جیسے محبت حاجت والون کی ساتھ اغنیا کے اور خادمون کی ساتھ مخدومون کے اور چوتھی قسم محبت نفسانی ہی کہ نفس آدمی کا خواہشون کی چیزون کو اور لذتون دنیاوی کو دوست رکھتا ہی اور یہ دونون قسمین سریع الزوال ہین بسبب اسکے کہ جسوقت سبب محبت کا زائل ہوا محبت بھی زائل ہوئی خصوصاً تیسری قسم کہ سواے واسطہ منفعت کے نہین ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب تقوڑی سی چیز کے بغض آپسمین واقع ہو جاتا ہی اور دوست رکھنا نفس کا خواہش کی چیزون کو کہ جسکو ہواے نفس کہتے ہین جب تلک کہ آدمی زندہ ہی زائل نہین ہوتا اگرچہ وہ خواہش کی چیزین میسر نہ ہوئین اور بسبب حاصل کرنے اونکے کے رنج اور بلائین آدمی کو پہنچتی ہین لیکن جب کہ آدمی مریگا اور حقیقت کار کی اوسپر کھلیگی کہ وہی خواہش کی چیزین اوسکی موجب حساب اور عذاب کی ہونگی اونکو دشمن رکھیگا لیکن جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہی وہ ہین جگہہ بھی

فائدہ … دوستی … (حاشیہ)

اپنے سبب خیر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یا سبب جذبہ اور انکشاف الٰہی کے اونکو دشمن جانتے ہین اور اونسے پرہیز کرتے ہین اور دوست فاسقون اور گنہگارون کی آپسمین جملہ محبت نفسانی سے ہر کہ نفس دونون کے ہم جنس اور صفت ساتھ ایک صفت کے ہین اور بسبب ہم جنسیت کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہی جب کہ ضرر اوس صفت اور موصوف کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت مین تو آپسمین بغض دونون مین پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیون مجکو صفت نیک کی رغبت نہ دلائی چنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا اور اور بہت آیتین اور حدیثین بیان کرنے والی اس مضمون کی ہین اور بیچ شان فرقے پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَّغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وارد ہی اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلیٰ مراتب قرب حق کے سے ہی تفصیل و طوالت رکھتا ہی یہان محل اوسکا نہین ہی کیونکہ اختصار منظور ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کو اسمین کہ مرتبہ خلت کا افضل ہی یا مرتبہ محبت و حبیبی کا بعضے تو کہتے ہین کہ حبیبی مختص ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور چونکہ وہ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْبَشَرِ ہین حبیبی بھی اعلیٰ اور افضل سب درجون سے ہوگی اور خلت کہ مختص ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے ہی محبت کے مرتبے سے نیچی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ایک ہی مرتبے مین ہین اور دونون آنحضرت کے لیے ثابت ہین چنانچہ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا ثابت کرتی ہی مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہین بہت معروف ہی ثابت ہی + بحر

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○

اے بندو میرے نہ ڈر ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاتے ہو

کہا جاویگا اے میرے بندو نہین ہی کچھ ڈر تمپر آج اور نہ تم غمگین ہوو + تفسیر یہ حکایت ہی واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے اوس دن متقی محبت کرنے والے اللہ کی راہ مین + ص

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○

جو یقین لائے ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار + مو

یعنی وہ بندے کہ ایمان لائے ساتھ آیتون ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر سلیمان تیمی سے منقول ہی کہ کہا سنا مینے کہ لوگ جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگے نہین ہوگا اونمین سے کوئی مگر کہ ڈرتا ہوگا پس پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پس امید رکھینگے اسکی سب لوگ پھر اسکے پیچھے کہیگا فرشتہ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ پس ناامید ہوجاوینگے اس سے غیر مسلمان + معالم منثور

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○

چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین + مو

کہا جاویگا داخل ہوو بہشت مین تم اور بیویان تمہاری یعنی مومنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ

لیے پھرتے ہین اون پاس رکابیان سونے کی اور آبخورے اور وہان ہی جو دل چاہے اور جس سے آنکھین آرام پاوین

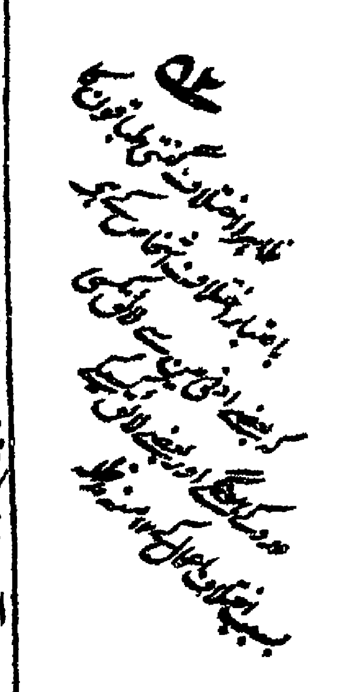
وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور تمکو اونمین ہمیشہ رہنا + مو

پھیرے جاوینگے اونپر پیالے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت مین ہی جو کچھ چاہے دل اور لذت اوٹھاوین اوسکے دیکھنے سے

آنکھیں اور تم وہاں ہمیشہ رہوگے ۔ **تفسیر** لذت اٹھاوین الخ یعنی حصر ہو واسطے انواع نعمتوں کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہونگی
کہ دلوں مین خواہش ہوتی ہی اونکی یا لذت پائی جاتی ہی اونکی آنکھوں مین آور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیچ صفت جنت کے
اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سند کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق کمترین
تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سرپر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھ مین دو دو طباق ہونگے ایک سونے کا
اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین سے مانند اوس چیز کے کہ کھاو
اونکے اول مین سے یعنی خوب بفراغت سب مین سے کھاویگا یہ نہین کہ ایک ہی سے سیر ہو جاوے اور باقی فاضل رہ جائین پاویگا اونکے آخر مین خوشبو
اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین سے پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہوکر ڈکار کی راہ مانند بوے مشک کے نکلیگا
نہ پیشاب کرینگے جنتی اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ سنکینگے مانند بھائیوں کے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ چھٹے
پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھت اور بلا شبہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح و شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے
تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا ویسا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے کہ
لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا اے رب میرے اگر اذن دیتا تو مجھکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نہ کم ہوتا کچھ
چیز سے کہ نزدیک میرے ہی اور بلا شبہ اوسکے لیے حور عین سے بہتر بیویان ہونگی سوائے دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک اونمین سے البتہ
لیویگی جگہ اپنی دس کوس زمین سے آور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین
دوزخیوں کا از روے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانوں رکھیگا اوپر انگارے کے کہ جوش مار یگا اوس سے دماغ اوسکا کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور
کیا ہوگا جرم اوسکا یا رسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے مواشی کہ چھوڑا تھا اوس سے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگوں کی کھیتیاں پامال
کروا دیتا تھا اور نسے حال انکہ حرام کیا ہی اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گردیکو بقدر سنگ انداز کے پس کرو یہ کہ زندہ رکھنا چاہو
اپنے مالوں کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کرو اپنے نفسوں کو آخرت مین یعنی بسبب چرانے اور خراب کرنے کھیتی کے کیونکہ مستحق عذاب کا کرو
اپنے نفسوں کو آور فرمایا کہ تحقیق ادنی اہل جنت کا مرتبے مین اور اسفل اونکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی کیجگہ
اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلوں مین اور موتیوں کے خیموں مین نہین ہوگی اونمین جگہ ایک بالشت کی مگر آباد ہوگی
صبح اور شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہین ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا
دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر اوترین اوسپر تمام اہل زمین البتہ کفایت کرے
اونکو جو کچھ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا آبو امامہ سے منقول ہی کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اور جی
جانور کے کھانے کی پس گر پڑیگا وہ بیچ پکا یا اوسکے ہاتھ مین پس کھاویگا اوس سے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑ جاویگا اور دل چاہیگا اوسکا
پانی کے پینے کو پس آجاویگی چھاگل اوسکے ہاتھ مین پس پیویگا اوس سے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہ کے آبو امامہ سے روایت ہی
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی
البتہ لیویگا ایک تمہارا لقمہ پس رکھیگا اوسکو اپنے موںہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کھانا کھائیگا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے موںہہ
مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہو جاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے موںہہ مین
ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

ف بہشت میں ہر طرح کی لذت حاصل کرنے کا سلسلہ ہمیشہ رہیگا کبھی ختم نہیں ہوگا ... خواہش در جنت ... پاویگا ... پاویگا



وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کا ایک ایک ایسا ہوگا کہ جمع ہوینگے اوسپر بہت سے لوگ کہ نہینگے اوس سے پھر اگر یاد آویگا کسیکو کچھ یعنی اور کہانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ جہان کہاتا ہوگا ابن مسعود سے ہی کہ کہا فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ تو البتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرندے کے جنت مین پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا آنحضرت سے ہی کہ بلا شبہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرندکی جنت مین پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے یہان تک کہ گر پڑیگا اوسکے خوان پر پہونچا ہوگا اوسکو دہوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کہاویگا اوس سے یہان تک کہ سیر ہوگا پھر اوڑ جاویگا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق فرزند جملہ ٹھنڈک آنکھ اور تمام سرور سے ہی پس آیا پیدا کیا جاویگا اہل جنت کے لیے فرزند پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جب چاہیگا فرزند جنت مین تو ہوگا حمل اوسکا اور جننا اوسکا اور سن تمیز کو پہونچنا اوسکا ایک ساعت مین جیسا چاہیگا۔ عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کیا جنت مین گھوڑا ہوگا کہ مین دوست رکھتا ہون گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت مین پس نہین چاہیگا تو سوار ہو نا گھوڑے پر یاقوت سرخ کا ہو اور اڑا کر لیجاوے تجکو جس جنت مین چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہا ایک اعرابی نے کہ کیا جنت مین اونٹ ہی کہ مین دوست رکھتا ہون اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اعرابی اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت مین تو پہونچیگا تو اوسمین جس چیز کو کہ چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر بن مرہ حضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابر البتہ گذریگا اہل جنت پر پس کہیگا کیا برساؤن مین تم پر یعنی کہو پانی کہو حورین وغیرذالک نعمتین وہان کی ابن سابط سے ہی کہ رسول یعنی فرشتہ خدا تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے درختون مین سے پھر کہیگا کہ بلا شبہہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت مین سے پس پہناویگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا جنتی کہ تحقیق دیکھے ہین مینے جوڑے بہت لیکن نہین دیکھا مینے مانند اسکے اور آیا ہی کہ جس میوے کو چاہیگا اوسکی ٹہنی جھک کر موہنہ سے لگے گی۔ **هكذا فى الدر المنثور** اور وہان کی نعمتین ایسی ہین کہ نہ کسی آنکھون نے دیکھی ہین اور نہ کسی کانون نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی طیار کر رکھین ہین اللہ تعالی نے اون بندون کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہین جیسا کہ فرماتا ہی پاک پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی جنتیون کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ کی سے بدلے اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا مین جو طاعات بجا لاتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ مَرْضِيَّاتِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ



وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کامون کے جو کرتے تھے ○

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم۔ **تفسیر** تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکورہ کے اور مشابہت دی گئی جنت اپنے باقی رہنے مین اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثون پر اور ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت مین اور ایک مکان ہی دوزخ مین پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا کہ دوزخ مین ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت مین اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ابن مسعود سے ہی کہ کہا گذرو گے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے جنت مین بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کروگے منازل بسبب اعمال اپنے کے۔ **در منثور۔ تنبیہ** اس آیت کریمہ سے

معلوم ہوا کہ عمل نیک کرنا عجب چیز ہی کہ جس سے ایسی نعمت ہاتھ لگے گی اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری کو فرمایا جَدِّدِ السَّفِينَةَ فَاِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَخُذِ الزَّادَ كَامِلًا فَاِنَّ السَّفَرَ بَعِيدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَاِنَّ الْعَقَبَةَ كَؤُدٌ وَاَخْلِصِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ ٭ یعنی نیا کر کشتی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اسلیے کہ دریا آخرت کا گہرا ہی اور لے توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اسلیے کہ سفر دور و دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا علایق دنیا کے بوجھ کو اسلیے کہ گھاٹی یعنی آخرت کی دشوار و سخت ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا بینا ہی ٭ منبہات ٭

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝

تمکو اوسمین میوے ہین بہت اونمین سے کھاتے ہو ٭ موضح

تمھارے لیے ہی یہان میوہ بہت کہ اوس سے کھاتے ہو ٭ تفسیر ٭ مِنْهَا مین مِن تبعیض کے لیے ہی یعنی نہین کھاتے ہو مگر بعض اوسکا اور درختون مین جو میوے باقی رہینگے اونسے زینت ہوگی درختون کو اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین توڑیگا کوئی شخص جنت کے اوسکے میوون مین سے مگر کہ پیدا ہوگا جگہہ اوسکے دو چند اوسکا ٭ درمنثور ٭ مؤمن اور متقی کو جو جنت اور نعمتین اوسکی ملینگی اونکا بیان فرماکر اونکے مقابلے مین کفار کا حال بیان ہوتا ہی ٭

اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝

البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہی اونپر اور اوسی مین پڑے ہین نا امید ٭ موضح

تحقیق گنہگار دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین سست نہین کیا جاویگا اونسے عذاب اور وہ اوس عذاب مین نا امید ہوکر خاموش ہونگے ٭ تفسیر ٭ سست نہین کیا جاویگا الخ یعنی عذاب ہلکا اور ناقص نہین ہونیکا اور مُبْلِسُونَ کے معنی ہین نا امید ہونگے رفع عذاب سے اور تحیر ہونگے ٭ مدارک ٭

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا هُمُ الظّٰلِمِينَ ۝

اور ہمنے اونپر ظلم نہین کیا لیکن تھے وہی بے انصاف ٭ موضح

اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر یعنی ساتھ عذاب کرنے کے ولیکن وہ تھے ظالم یعنی بسبب کرنے کفر و شرک کے ٭

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۗ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ

اور پکارینگے ای مالک کہین ہمکو فیصل کر چکے تیرا رب وہ کہیگا تمکو رہنا ہی ہم لائے ہین تمھارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ

لِلْحَقِّ كٰرِهُونَ ۝

سچی بات سے برا مانتے ہو ٭ موضح

اور پکارینگے کہ ای مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہمپر پروردگار تیرا مالک کہیگا تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق لائے ہین ہم تمھارے پاس بات سچی ولیکن اکثر تمھارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہین ٭ تفسیر ٭ مالک نام ہی فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہی کہتے ہین ہزار برس چلاوینگے تب وہ ایک جواب دیگا نا امیدی کا ٭ موضح ٭ پکارینگے الخ جب نا امید ہونگے تخفیف عذاب سے تو پکارینگے یا مالک اور معنی لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ کے یہ ہین کہ سوال کر اپنے رب سے کہ مار ڈالے ہمکو تو کہ عذاب سے چھوٹین ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی عذاب مین نہین چھٹکارا پانے کے اوس سے بسبب مرنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی ٭ اور قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ مین جو قَالَ ہی اوسمین ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہی اور لَقَدْ جِئْنٰكُمْ کلام اللہ تعالی کا ہی اور ہو سکتا ہی کہ قَالَ کی ضمیر بھی اسکی طرف پھرے کہ جب سوال کرینگے مالک سے یہ کہ سوال کرے اللہ سے اونکے مرنے کا تو اللہ تعالی اونکو جواب دیگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُونَ اور بعضون نے کہا کہ

لَقَدْ جِئْنٰکُمْ متصل ہی ساتھ کلام مالک کے اور مراد ساتھ قول مالک کے جِئْنٰکُمْ ملائکہ ہین اسلیے کہ وہ رسول اللہ کے ہین کہ انبیا کے پاس وحی لاتے ہین اور مالک بھی ملائکہ مین سے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ ڈالی جاویگی دوزخیون پر بھوک یہان تک کہ برابر ہوگی بھوک اوس عذاب کے کہ وہ اوسمین ہونگے پس کہینگے اُدْعُوْا مَالِکًا یعنی پکارو مالک کو پس پکارینگے یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ وہ کہیگا اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ اور روایت کیا گیا ہی کہ بعد اس جواب مالک کے کافر خدا کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ یعنی اے رب ہمارے غالب آئی ہمپر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے رب ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر مین تو بلاشبہ ہم ظالم ہین اور بقدر دوبرابر مدت دنیا کے کچھ جواب نہین سنینگے بعد اسکے فرمان الٰہی آویگا اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ یعنی دور ہو اور پڑے رہو دوزخ میں اور نہ کلام کرو مجسے بعد ازان کچھ کلام نہین کرینگے مگر یہ کہ مانند زفیر و شہیق کے آواز کرینگے یعنی جیسے گدہا پہلے چھوٹی آواز کرتا ہی پھر بڑی آواز کرتا ہی انتہی ✤ اور سچ بات کو ناخوش کہنے والے ہین یعنی حق کو نہین قبول کرتے اور نفرت کرتے ہین اوس سے اسلیے کہ باطل سے الفت رکھتے ہین اور حق سے رنج ✤ مدارک ✤ بحر ✤

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝

کیا اونہون نے ٹھہرائی ہی ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہراوینگے ✤ موضح ✤

کیا عزم کیا ہی انہون نے مصمم ایک کام پر پس تحقیق ہم بھی عزم مصمم کرنے والے ہین ✤ قادری ✤ کافرون نے مکر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب جو اس دین مین آوے اوسکے ناتے والے اوسکو مار کر الٹا پھیرین اور جو شہر مین اوپری آوے اوسکو سنادو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا اونکا خراب کرنا ✤ موضح ✤ اَمْ اَبْرَمُوْٓا کے معنی ہین کیا محکم کیا مشرکین مکہ نے ایک امر کو کہ وہ کید و مکر کرنا اونکا ہی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس ہم محکم کرنے والے ہین کید اپنا بیچ ہلاک کرنے انکے اور تھے کافر مجلس جماتے پھر سرگوشی کرتے بیچ امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ مین ✤ مدارک ✤

اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَکْتُبُوْنَ ۝

کیا خیال رکھتے ہین کہ ہم نہین سنتے انکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوئے انکے پاس ہین لکھتے ✤ موضح ✤

کیا گمان کرتے ہین یہ کہ ہم نہین سنتے ہین بات پوشیدہ انکی کو اور سرگوشی انکی کو ہان سنتے ہین ہم اور فرشتے ہمارے نزدیک انکے لکھتے ہین ✤ تفسیر ✤ ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہین ہر کام اوسکا لکھتے ہین ✤ موضح ✤ سِرَّهُمْ کے معنی ہین باتین نفسون انکے کی اور نَجْوٰىهُمْ کے معنی ہین باتین کہ کرتے ہین آپسمین اور چھپاتے ہین اونکو اپنے غیر ملت سے اور فرشتے ہمارے یعنی نیکی بدی لکھنے والے نزدیک انکے لکھتے ہین اوسکو اور یحیی بن معاذ سے منقول ہی کہ جسنے چھپایا اپنے گناہون کو لوگون سے اور ظاہر کیا اونکو اوسکے لیے کہ نہین پوشیدہ ہی اوس پر کوئی چھپی چیز یعنی اللہ تعالیٰ کے سے تحقیق ٹھہرایا اوسنے اوسکو حقیر تر دیکھنے والون کا نزدیک اپنے اور یہ نفاق کی علامتون مین سے ہی ✤ مدارک ✤

قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ۝

تو کہہ اگر ہو رحمن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون ✤ موضح ✤

کہہ اگر بالفرض ہو خدا کے لیے کوئی فرزند پس مین پہلا عبادت کرنے والا ہون مین ✤ تفسیر ✤ یعنی مین اول ونکا ہوؤن کہ جو تعظیم کرین اوس فرزند کی اور تمسے پہلے اوسکی طاعت و فرمان برداری کرون جیسا کہ تعظیم کرتا ہی آدمی بادشاہ کے فرزند کی بسبب تعظیم باپ اوسکے کے اور یہ کلام وارد ہوا ہی بطریق بالفرض والتقدیر کے اور مراد نفی فرزند کی ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالیٰ نے متعلق کیا عبادت کو ساتھ ہونے فرزند کے اور ہونا فرزند کا محال ہی فی نفسہ پس ہوگا متعلق بہا یعنی عبادت بھی محال مانند اوسکے ✤ اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین کہ اگر ہی کہتے ہین لیے

فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول عابدین کا ہون یعنی توحید کرنے والون کا واسطے اللہ کے جھٹلانے والا تمہارے قول کو ساتھ نسبت فرزند کے طرف اوسکے ٭ اور بعضون نے کہا کہ اگر ہی رحمن کے لیے فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول انفین یعنی انکار کرنے والون کا ہون اس سے کہ ہو اوسکے لیے فرزند اور بعضون نے کہا کہ ان نافیہ ہی یعنی نہین ہی رحمن کے لیے فرزند پس مین اول ڈرنے والا ہون کہ کہا یہ اور عبادت اور توحید کی پھر پاکی بیان کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کی فرزند کے پکڑنے سے فرمایا سبحان الخ ٭ مل

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

پاک ذات ہی وہ رب آسمانون کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتون سے جو بتاتے ہین ٭ موق

پاک ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب عرش کا اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین ٭ تفسیر ٭ یعنی وہ رب آسمانون اور زمین اور عرش کا ہی پس نہین ہی جسم اسلیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزون کے پیدا کرنے پر اور جبکہ نہوا جسم نہین ہوگا اوسکے لیے فرزند اسلیے کہ تولد صفت اجسام سے ہی ٭ مل

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

اب چھوڑ دے انکو بک بک کرین اور کھیلین جب تک ملین اپنے اوس دن سے جسکا انکو وعدہ ہی ٭ موق

پس چھوڑ اونکو تو باطل مین بحث کرین اور کھیلین یہان تک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ٭ تفسیر ٭ کھیلین یعنی دنیا اپنی مین اوس دن سے مراد وہ دن قیامت کا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ جو کچھ کہتے ہین کافر قبیل جہل اور خوض و لعب سے ہی ٭ تفسیر زاہدی مین آیا ہی کہ ایک روز نضر بن حارث بہت سے قریش کے سردارون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سردارون نے ایک آیت مین بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی ولید بن مغیرہ نے کہ اون ایام مین کچھ میل اسلام کی طرف رکھتا تھا کہا ای نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہی تو واللہ کہ محمد سوا حق کے نہین کہتا ہی نضر نے کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا اله الا الله مین بھی کہتا ہون لا اله الا الله اور زیادہ کرتا ہون کہ ملائکہ بنات اللہ ہین یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ غمگین ہوئے جبرئیل آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ لائے نضر نے یہ آیت ولید کے آگے پڑھی اور کہا خدائے تعالی اور محمد نے میری تصدیق کی ولید نے کہا ای احمق تکذیب تیری کی ہی ان كان بمعنی ما كان کے ہی یعنی نہین ہی رحمن کے لیے فرزند ٭ مل بحر ٭

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

اور وہی ہی جسکی بندگی ہی آسمان مین اور اوسکی بندگی ہی زمین مین اور وہی ہی حکمت والا سب جانتا ٭ موق

اور وہ ہی وہ کہ آسمان مین فرمان روا ہی اور زمین مین فرمان روا ہی اور وہ ہی باحکمت دانا ٭ تفسیر ٭ کہا قتادہ نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پوجا جاتا ہی آسمان و زمین مین لا اله الا هو باحکمت یعنی باحکمت اپنے اقوال و افعال مین اور تدبیر خلق مین دانا یعنی جاننے والا مخلوق کے مصالح کو یا جاننے والا اوس چیز کو کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی ٭ جلا ٭ مل

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور بڑی برکت ہی اوسکی جسکا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی اور اوسی پاس ہی خبر قیامت کی اور اوسی تک پھر جاؤ گے ٭ موق

اور بہت برکت والا ہی وہ کہ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونون کے ہی اور نزدیک اوسکے ہی علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اوسکے کا اور طرف اوسیکے پھیرے جاؤ گے ٭ ٭

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اختیار نہین رکھتے جنکو پکارتے ہین سفارش کا مگر جسنے گواہی دی سچی اور اونکو خبر تھی ٭ موق

اور نہیں شفاعت کر سکتے وہ کہ کفار پوجتے ہیں اونکو سوا خدا کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہی اور وہ جانتے ہیں توحید کو شفاعت کر سکتے ہیں
تفسیر یعنی اتنی سفارش کر سکتے ہیں کہ جسنے کلمۂ اسلام کہا انکی خبر دیتا وسکی گواہی دیتے ہیں بعضوں کے اسلام سبکے حق میں نہیں کر سکتے
سوا اتنی سفارش بھی نیک کرینگے **مو** یعنی مشرکون کے معبود کہ جنکو یہ پوجتے ہیں سواے اللہ کے شفاعت نہیں کر سکینگے جیسا گمان کرتے ہیں
یہ مشرک کہ وہ شفاعت کرینگے ہماری اللہ کے نزدیک ولیکن جنہوں نے گواہی سچی دی ہی یعنی اقرار کیا کلمۂ توحید کا اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ رب
ہمارا ہی بلاشبہ یعنی اعتقاد رکھتے ہیں اسکا وہ البتہ سفارش کرینگے **مل** یعنی روز قیامت کے معبود کفار کے بت وغیرہ شفاعت
کسیکی نہیں کر سکینگے مگر وہ معبود جنہوں نے گواہی توحید کی دی ہی یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور وہ جانتے ہیں اپنے دلوں سے اور جیز کہ جسکی گواہی دی
زبانوں سے اور وہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ ہیں پس وہ شفاعت مومنوں کی کرینگے اور اپنے پوجنے والوں سے کہ باطل پر تھے وہ بھی بیزار ہونگے **بحر جلالین**

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور اگر تو اونسے پوچھے کہ اونکو کسنے بنایا تو کہینگے اللہ نے پھر کہاں سے اولٹ جاتے ہیں **مو**

اور اگر پوچھے تو مشرکوں سے کہ کسنے پیدا کیا اونکو البتہ کہینگے خدا نے پیدا کیا ہی پس کہاں سے پھرے جاتے ہیں **تفسیر**
خدا نے نہ بتوں اور فرشتوں نے اور فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کے معنی ہیں پس کیونکر یا کہاں سے پھرے جاتے ہیں توحید سے باوجود اس اقرار کے **مل**

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

قسم ہی رسول کے اس کہنے کی اے رب یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے **مو**

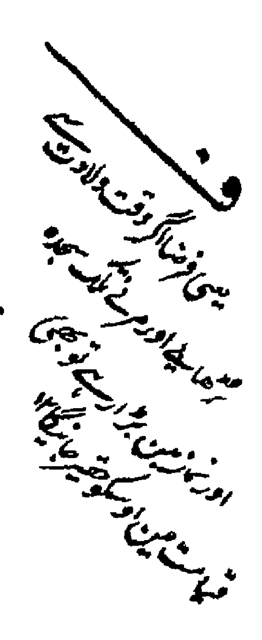
اور بہت ہی ما پیغامبر کی ای پرودگار میرے تحقیق یہ ایک گروہ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے **تفسیر** ترجمہ قِيْلِهٖ الخ کا یوں کیا جاوے
کہ نزدیک اللہ کے ہی علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یا رب **مل**

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

سو تو منہ پھیر اونسے اور کہہ سلام ہی اب آخر کو معلوم کرینگے **مو**

پس مونہہ پھیر اونسے اور کہہ سلام وداع اپنا عنقریب جان لینگے **تفسیر** مونہہ پھیر لے یعنی اعراض کر اونکے بدلہ دینے سے طرف سلام
اور نا امید ہو اونکے ایمان لانے سے اور رخصت کر اور چھوڑ اونکو اور قُلْ سَلٰمٌ کے یہ معنی ہیں کہ سلامتی دے جاہلوں کو تسبیح اور ترک ملاقات
کرتے ہیں آپ ہمیں مانند قول اللہ تعالی کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور حکم اس اعراض کا بیچ آیت سیف کے منسوخ
ہوا اور جان لینگے یہ وعید ہی واسطے مشرکین کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زخرف ہوا وہ اون لوگوں میں سے کہ کہا جاویگا اونکو روز قیامت کے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ **مل کشاف تنبیہ** یہ حدیث مناسب مضمون
اس سورت کے سنی چاہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی بندے متقی غنی گوشہ نشین کو **تحقیق** ایک شخص نے
کہا ای رسول خدا کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہوں عمل اوسکے کہا اوس شخص نے پس کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ
دراز ہو عمر اوسکی اور برے ہوں عمل اوسکے اور فرماتے تھے حضرت تین باتیں ہیں کہ قسم کہاتا ہوں میں اوپر حق ہونے کے اور بیان کرتا ہوں تمسے
ایک حدیث پس یاد رکھو اوسکو پس وہ باتیں کہ قسم کہاتا ہوں میں اونکے حق ہونے پر یہ ہیں پس تحقیق نہیں کم ہوتا ہی مال بندے کا صدقہ دینے سے **ف**
یعنی نہیں ناقص ہوتی ہی برکت مال کی بسبب صدقہ دینے کے یا نہیں ناقص ہوتا ہی ثواب اوسکا بلکہ مضاعف ہوگا دن قیامت کے سات سو حصے تک بلکہ
زیادہ اور احتمال ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہیں باقی رہتا نقصان بندے کے مال کا بدلہ دینے سے بلکہ بدلہ دینا سبب زیادتی مال کا ہوتا ہی **حق** اور نہیں ظلم کیا جاتا

بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہی اوسپر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کہ کھولتا ہی اللہ تعالی اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچنے کی پس وہ ڈرتا ہی اوسمین رب اپنے سے اور اپنے ناتے دارون سے سلوک کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہی اور دوسرا اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ سچی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا سا پس ثواب دونون کا برابر ہی اور تیسرا اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال مین جا بیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بری بات کا خیال نہین رکھتا نہین ڈرتا ہی اوسمین اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمین موافق حق کے پس یہ برے مرتبے کا ہی اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین کام فلانے کا سا یعنی جو بری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بدنیت ہی اور گناہ دونونکا برابر ہی ✤ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کام مین لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہی اوسکو یارسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ✤ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ✤ **ف** ✤ یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل و حمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیون اپنے کے صبح کی تعنے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ درازگی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزوئین ساتھ بدفعلی اپنی کے سوا اسکے نہین کہ ٹھنڈا لوہا کوٹتا ہی تو ✤ **حق** ✤ اور فرمایا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمۡ نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنۡ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ✤ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت قبول کرسکتا اوسمین وہ شخص کہ نصیحت پکڑتا اور آیا تمکو بڑھاپا ✤ کہا محمد بن ابی عمیرہ صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جسدن پیدا کیا گیا ہی یہانتک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت مین تو البتہ کم جانے گا اوسکو اوسدن کے ✤ اور البتہ دوست رکھیگا کہ تحقیق وہ پھیرا جاوے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ✤ **مشکوۃ** ✤



سُوۡرَۃُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسۡعٌ وَخَمۡسُوۡنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوۡعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان ہی دخان کہتے ہین دھوین کو چونکہ اسمین ذکر اوس دھوین کا ہی کہ آثار قیامت سے ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہی اسلیے اسکا نام سورۂ دخان کہا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین انسٹھ ہین اور کلمے تین سو چھیالیس اور حروف ایک ہزار چار سو اکیس اور رکوع تین اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین بہت آئے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ✤ اور یہ بھی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے گئے ہوتے ہین گناہ اوسکے ✤ اور ابو امامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت مین ✤ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حم الدخان

کسی رات میں بخشے جاتے ہیں اگلے گناہ اوسکے * اور ابو رافع سے روایت ہی کہ جسنے پڑھی دخان کسی رات میں صبح کرتا ہو اس حال میں کہ بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے * اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جانتا ہوں میں نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تہجد کی دس رکعتوں میں وَالذّٰرِیٰتِ وَالطُّوْرِ وَالنَّجْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الرَّحْمٰنُ وَاقِعَه نٓ اَلْحَآقَّةُ مُزَّمِّل لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ دُخَان * ابن مسعود سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب میں تم کہ جسمین ذکر کیا گیا ہی دخان * درمنثور وغیرہ *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۚ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۙ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے اوسکو اوتارا ایک برکت کی رات میں ہم ہین کہ سنانے والے اوس میں جدا ہوتا ہی ہر کام

حَکِیْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝

جانچا ہوا حکم ہوکر ہمارے پاس سے ہم ہین بھیجنے والے * مق

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے اوتارا ہی اس کتاب کو شب برکت والی میں یعنی لیلۃ القدر میں تحقیق ہم تھے ڈرانے والے اوس شب مبارک میں فیصل کیا جاتا ہی ہر کام استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھ وحی کرنیکے نزدیک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی پیغمبر کو * تفسیر * کتاب واضح سے مراد قرآن ہی اور واو وَالْکِتٰبِ میں واو قسم کی ہی اگر حٰمٓ سے ہر شی ... تو حٰمٓ کہ شمار نزد ... اور واو عطف کی ہوگی اگر حٰمٓ سے قسم ہی یعنی قسم کھائی ہی ساتھ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ... سے ... اور لیلۃ مبارکہ ... یہ رات ہی پندرہوین شب شعبان کی کہ اسکو شب برات کہتے ہین اور ... یعنی مراد لیلہ ... اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ... شب ... اوتارا قرآن کو شب قدر میں اور جگہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہی کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن اور ... اکثر قرآن رمضان ہی کے مہینے میں پھر کہا بعضون نے کہ اوتارا ... شروع ... حاجت طرف نبی اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا ... اوسکا لیلۃ القدر میں اور مُبٰرَکَةٍ کے معنی ہین کثیر الخیر یعنی بہت بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہی اوسمین خیر ... اور قبول کیجاتی ہین دعا ... اگرچہ اوسمین نہ پایا جاوے اور ترنے قرآن ... تو کافی ہی ... برکت ہونا اور اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ اور دونون جملے ... تفسیر کی ساتھ جواب قسم کی گویا کہ کہا گیا کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان ہی ڈرانا ہی عذاب سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات میں خاص اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا امور عظیمہ سے ہی اور یہ رات جگہ فیصل ہونے ہر حکیم کی ہی اور معنی یُفْرَقُ کے یہ ہین کہ فیصل کیا جاتا ہی ہر قسم ارزاق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امر ... اس رات سے لیکر اوس شب قدر تک کہ اوسکی سال آیندہ میں حَکِیْمٍ صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہی برابر موجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو حکمت ... اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے معنی یہ ہین کہ مراد رکھتا ہوا ... ساتھ امر کے کہ حاصل ہوا ہی پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے ... یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اور انبیا کو پہلے اونکے * مدارک * کما قتادہ * اور ابن ... نے ... کہ ... سے مراد لیلۃ القدر ہی اور ... قرآن لیلۃ القدر میں لوح محفوظ سے سمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ... اور ... ہی پندرہوین رات شعبان کی ... فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہی اللہ تعالی یعنی رحمت خاص اوسکی اوترتی ہی رات نصف شعبان کی طرف آسمان دنیا کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر نفس کے مگر نہیں بخشا جاتا ہی ... کہ اوسکے دل میں

بعضون معنی کسیکی طرف یا شریک کرنے والا ہوتا ہی ساتھ اللہ کے اور کہا ابن عباس نے کہ لکھا جاتا ہی ام الکتاب سے یعنی لوح محفوظ سے شب قدر
مین جو کچھ کہ ہوگا سال مین یعنی سال آیندہ مین قسم خیر و شر سے اور رزق اور اجلون سے یہان تک کہ حج کرنے والے کہ کہا جاتا ہی حج کریگا فلانا اور
حج کریگا فلانا اور کہا حسن اور قتادہ اور مجاہد نے کہ حکم قطعی کیا جاتا ہی لیلۃ القدر مین بیچ مہینے رمضان کے ہر اجل اور عمل اور پیدایش اور رزق کا
اور اوس چیز کا کہ ہوگی اوس سال مین اور کہا عکرمہ نے کہ وہ رات نصف شعبان کی ہی حکم قطعی کیا جاتا ہی اوسمین سال بھر کے امر کا اور لکھے جاتے ہین
زندے مردون مین پس نہ زیادہ کیا جاتا ہی اونمین کوئی اور نہ ناقص کیا جاتا ہی اونمین سے کوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منقطع
ہوتی ہین اجلین شعبان سے شعبان تک یہان تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہی اور پیدا ہوتا ہی اوسکے ہان بچہ حالانکہ نکالا گیا ہوتا ہی نام اوسکا موتی
مین یعنی زندون مین سے اوسکا نام نکال کر موتی مین لکھا جاتا ہی ابن عباس سے منقول ہی کہ اللہ تعالی حکم فرماتا ہی مقدمات کا بیچ رات نصف کے
شعبان سے اور سونپتا ہی اونکو طرف کرنے والون اونکے کے لیلۃ القدر مین اور روایت کی عبد بن حمید نے ابی الجلد سے کہ اوترے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے بیچ اول
رمضان کے اور اوتری توریت چھٹی شب رمضان کی مین اور اوتری زبور بارھوین شب رمضان کی مین اور اوتری انجیل اٹھارھوین شب رمضان کی مین اور اوترا
فرقان چوبیسوین شب مین ۔ ابن عمر سے ہی بیچ تفسیر فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے کہ کہا لکھا جاتا ہی کام ہر دن کا برس تک
مگر شقاوت اور سعادت کہ وہ کتاب اسی مین ہین کہ نہ متبدل ہوتے ہین اور نہ متغیر اور روایت کی ابن جریر نے عمر سے کہ غلام آزاد عفرہ کا تھا
کہا کہتے ہین کہ لکھے جاتے ہین ملک الموت کے لیے وہ کہ مرینگے اس لیلۃ القدر سے لیکر دوسری لیلۃ القدر تک اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ پڑھی یہ آیت فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ تک پس پاتا ہی تو ایک شخص کو کہ نکاح کرتا ہی
عورت سے اور سوار ہوتا ہی گھوڑے پر اور نام اوسکا موتی مین ہوتا ہی ہلال بن یساف سے منقول ہی کہ کہا تھا کہا جاتا یعنی اگلے زمانے مین
اچھے لوگ کہتے تھے کہ انتظار کرو قضا کا رمضان کے مہینے مین ۔ معالم ۔ درمنثور ۔ رات برکت والی لیلۃ القدر ہی اور بعضون نے
کہا پندرھوین شب شعبان کی اور اوسکے چار نام ہین لیلۃ المبارک لیلۃ البرات لیلۃ الصک لیلۃ الرحمۃ اور بعضون نے کہا کہ وہ مختص ہی
ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو یہ کہ اسمین تفریق ہر امر حکیم کی ہی دوسری یہ کہ اسمین عبادت کرنی فضیلت رکھتی ہی اور تیسری یہ کہ رحمت
نازل ہوتی ہی اسمین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ رحمت بھیجتا ہی میری امت پر اس رات مین بقدر گنتی بالون بھیڑ و بکریون بنی کلب
کے کہ نام ایک قبیلے کا ہی کہ اونکے ہان بکریان وغیرہ بہت تھین اور چوتھی حاصل ہونا مغفرت کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اللہ تعالی بخشتا ہی سب مسلمانون کو اس رات مین مگر کاہن کو یا ساحر کو یا دشمنی رکھنے والے کو مسلمانون سے یا دائم الخمر کو یا مان باپ کے نافرمان
کو یا اصرار کرنے والے کو زنا پر اور پانچوین یہ کہ دیے گئے اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوری شفاعت اور یہ یون ہوا کہ آنحضرت نے سوال کی
شفاعت تیرھوین رات شعبان کی اپنی امت کے حق مین پس دیے گئے تہائی حصہ شفاعت سے پھر سوال کی چودھوین رات پس دیے گئے دو تہائی
پھر سوال کی پندرھوین رات پس دیے گئے پوری شفاعت یعنی سب مومنون کے حق مین قبول ہوگی مگر جو بھاگا اللہ سے مانند بھاگنے اونٹ کے
یعنی کافر اور عادت اللہ سے اس رات مین یہ ہی کہ زیادہ ہو جاتا ہی اسمین پانی زمزم کا حضرت علی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب کہ ہو رات نصف شعبان کی یعنی پندرھوین رات پس قیام کرو اوسکی رات مین اور روزہ رکھو اوسکے دن مین اسلیے کہ اللہ تعالی
نزول فرماتا ہی اوسمین وقت غروب ہونے آفتاب کے طرف آسمان دنیا کے پس فرماتا ہی کیا نہین ہی کوئی بخشش مانگنے والا پس بخشون مین اوسکو کیا نہین ہی
کوئی رزق مانگنے والا پس رزق دون مین اوسکو کیا نہین ہی کوئی مبتلا سے بلا پس عافیت دون مین اوسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا فرماتا
رہتا ہی یہان تک کہ طلوع کرے فجر روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور معنی يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ کے یہ ہین کہ فیصل کیے جاتے ہین اور لکھے جاتے ہین
تمام امر محکم قسم رزقون بندون کے سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امور اونکے اوس شب قدر سے لیکر سال آیندہ کی شب قدر تک اور بعضون نے کہا کہ

شروع کیا جاتا ہی لکھنا لوح محفوظ سے شب برات مین اور واقع ہوتا ہی فراغ لیلۃ القدر مین پس دیا جاتا ہی نسخہ رزقون کا میکائیل کو اور نسخہ حربون کا جبرئیل کو اور اسی طرح نسخہ زلزلون اور صاعقون یعنی بجلی کے گرنے کا اور زمین مین دھس جانے کا بھی جبرئیل کو دیا جاتا ہی اور نسخہ اعمال کا اسرفیل کو دیا جاتا ہی کہ صاحب آسمان دنیا کے ہین اور وہ بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصیبتون کا ملک الموت کو دیا جاتا ہی اور بعضے علما سے منقول ہی کہ دی جاتی ہین ہر عامل کو برکتین اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہی خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلون پر ہیبت اوسکی ✚ کشاف ✚ مشکوۃ

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

مہر سے تیرے رب کی بیشک وہی سنتا جانتا ✚ موضح

اوتارا ہمنے اوسکو بسبب بخشایش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہ ہی سننے والا جاننے والا ✚ تفسیر ✚ رحمۃ کے معنی یہ ہین کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہی بھیجنا رسولون کو ساتھ کتابون کے طرف بندون اپنے کے بسبب رحمت کے اونپر سننے والا یعنی اونکی باتون کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو ✚ مدارک

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝

رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اگر تمکو یقین ہی ✚ موضح

پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اون دونون کے ہی اگر یقین کرنے والے ہو تم ✚ تفسیر ✚ معنی شرط کے یہ ہین کہ کافر اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب اور خالق ہی پس کہا گیا اونکے لیے کہ بھیجنا رسولونکا اور اوتارنا کتابون کا رحمت ہی رب کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا جاننے والا ہی جسکا تم اقرار کرتے ہو اور معترف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اگر ہی اقرار تمہارا علم و یقین سے یا ایسا ہی جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس زید کا ہی کہ سنا ہی لوگون نے کرم اوسکا اگر پہنچی ہی تمکو بات اوسکی اور بیان کیا گیا ہی تجسے قصہ اوسکا ✚ مدارک ✚ اِنْ كُنْتُمْ یعنی اگر ہو تم اہل یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالی رب آسمانون اور زمین کا ہی تو پس یقین کرو اسکا کہ محمد رسول اللہ کا ہی ✚ جلالین

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ۝

کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے جلاتا ہی اور مارتا ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا کوئی نہین وہ دھوکے مین ہین کھیلتے ✚ موضح

نہین ہی کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی وہ پروردگار تمہارا ہی اور پروردگار باپون تمہارے پہلونکا بلکہ کافر شبہے مین ہین کھیلتے ہین ✚ تفسیر ✚ یعنی اقرار مذکور اونکا نہین صادر ہوتا علم و یقین سے بلکہ ایک بات ہی ملی ہوئی ساتھ شک و کھیل کے کہ از راہ استہزا کے تجسے یہ کہتے ہین ✚ مدارک

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝

سو تو راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھوان صریح جو گھیرے لوگون کو یہ ہی دکھ کی مار اے رب کھولدے ہمسے یہ آفت ہم یقین لاتے ہین ✚ موضح

پس منتظر رہ اوس روز کا کہ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر ڈھانک لیگا لوگون کو یہ عذاب درد دینے والا ہی کہینگے اے پروردگار ہمارے دور کر ہمسے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہونگے ✚ تفسیر ✚ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر یعنی آویگا آسمان کی طرف سے ایک دھوان کہ ظاہر ہوگا حال اوسکا نہین شک کریگا کوئی اوسکے دھوان ہونے مین اور اختلاف کیا گیا ہی اس دھوین مین پس منقول ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور یہی مانا ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ یہ دھوان آویگا آسمان کی طرف سے پہلے روز قیامت کے داخل ہوگا کافرونکے کانون مین

یہان تک کہ ہوجاویگا سر ایک شخص کا اونمین سے مانند سری بھنی ہوئی کے اور مومن کا اوس سے ایسا حال ہوگا جیسے زکام مین ہوتا ہی
اور ہوجاویگی زمین ساری مانند ایک مکان کے کہ جلائی گئی ہو اوسمین آگ اور نہو اوس مکان مین سوراخ کہ جس سے دھوان نکل جاوے
یعنی گھٹ رہا ہوگا دھوان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ اول نشانیان قیامت کی یہ ہونگی دھوان اور اوترنا عیسی بیٹے
مریم کا اور آگ کہ نکلے گی درمیان عدن ابین سے ہانکے گی لوگون کو طرف محشر کے عرض کیا حذیفہ نے کہ یارسول اللہ کیا ہی دھوان پس پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ فرمایا یہ دھوان بھر جاویگا مابین مشرق اور مغرب کے
ٹھہرا رہیگا چالیس دن اور رات اور مومن کا حال ایسا ہوگا جیسے زکام سے ہوتا ہی اور کافر مانند نشا پینے والے کے ہوگا نکلیگا دھوان اوسکے
دونون نتھنون سے اور کانون سے اور دبر سے اور ابن مسعود کے نزدیک اس دھوین سے یہ مراد ہی کہ قحط سالی مین بسبب بھوک کے بہیئت دھوین کے
آسمان و زمین کے درمیان مین معلوم ہوگا چنانچہ روایت کیا گیا ہی مسروق سے کہ کہا اوسوقت کہ وعظ کہہ رہا تھا ایک شخص شہر کندہ مین کہا اوسنے کہ
یہ وہ دھوان ہی کہ آویگا روز قیامت کے پس بھر جاویگا منافقون کے کانون اور آنکھون مین اور مومنون کی ایسی حالت ہوگی جیسے زکام مین
ہوتی ہی پس ڈرے ہم اور آئے ابن مسعود کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے پس غصے ہوئے اور اوٹھ بیٹھے پھر کہا جو کوئی جانے پس چاہیے کہ کہے
جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ ہی خوب جانتا ہی اسلیے کہ بعض علم سے ہی یہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نہین جانتا ہی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین اسلیے کہ
اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کو قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○ یعنی نہین مانگتا مین اس بات
کے پہونچانے پر اجرت اور نہین مین تکلف کرنے والون مین سے پھر کہا ابن مسعود نے آگاہ ہو بیان کرتا ہون مین تمسے یہ کہ قریش نے جب
دیر کی اسلام لانے مین تو بد دعا کی اونپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا یا اللہ مدد کر میری اونپر ساتھ قحط سالی کے مانند قحط سالی
زمانے یوسف کی کے پس پہونچی اونکو مشقت یعنی بسبب قحط سالی کے یہان تلک کہ ہلاک ہوئے بعضے اونمین اور کھایا مردار اور ہڈیان اور دیکھتا
آدمی درمیان آسمان اور زمین کے دھوان اور آدمی بات کرتا تھا تو سنی جاتی تھی بات اوسکی اور نہین دیکھتا تھا اوسکو کوئی بسبب دھوین کے
پس آیا ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فریاد کی آپ سے اور قسم دی قریش نے آنحضرت کو اللہ کی اور ناتے کی اور وعدہ کیا
سبھون نے آنحضرت سے کہ اگر دعا کروگے اللہ سے اور دور کیا جاویگا ہمسے عذاب تو ایمان لاوینگے ہم پس جب دور کیا گیا اونسے عذاب یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعا سے تو رجوع کی اونھون نے طرف شرک اپنے کے اور اور روایت مین مانند قصۂ مذکورہ کے نقل کر کر قول ابن مسعود کا یون
نقل کیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے بیان کرتا ہون مین تمسے حال دخان کا کہ قریش نے جب نافرمانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیر کی اسلام
لانے مین تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بار خدایا مدد کر میری قریش پر ساتھ قحط کے مانند قحط یوسف علیہ السلام کے پس پہونچا اونکو قحط اور
مشقت یہان تک کہ کھائین اونھون نے ہڈیان پس ہوا آدمی کہ دیکھتا تھا طرف آسمان کے پس دیکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان آسمان کے بہیئت دھوین بسبب بھوک کے
پس اوتاری اللہ نے یہ آیت فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ پس آئے بعض
قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یارسول اللہ مینہہ مانگ اللہ سے واسطے قبیلے مضر کے پس دعا مینہہ کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے
پس مینہہ برسائے گئے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ○ یعنی بلا شبہہ ہم دور کرنے والے ہین عذاب
تھوڑا سا تم عود کروگے کہا ابن مسعود نے کیا دور کیا جاویگا اونسے عذاب روز قیامت کے پس جب پہونچی اونکو رفاہیت تو عود کیا اونھون نے طرف حال
اول اپنے کے یعنی کفر کے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ○ یعنی اوسدن کہ دار و گیر کرینگے
ہم دار و گیر بڑی ہم بدلہ لینے والے ہین پس بدلہ لیا اللہ نے اونسے روز بدر کے پس تحقیق گذر چکی بطشۃ یعنی دار و گیر اور دخان اور لزام یعنی قحط لازم
قریش کے لیے اور یہ بھی منقول ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا دھوان بھوک ہی کہ پہونچی قریش کو یہان تک کہ ہوا ایک اونکا کہ نہین دیکھتا تھا آسمان کو بسبب

بھوک کی سختی کا کہا ابن مسعود نے کہ تمام وہ چیزین کہ وعدہ کین تھے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق گذر گئیں مگر پانچ چیزون کے طلوع ہونا آفتاب کا آنے مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور یہہ دخان پس تحقیق گذر گیا اور یہہ ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگون پے اور یہہ چاند پس دو ٹکرے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور یہہ بَطْشَۃَ الْکُبْرٰی ہی یعنی دار و گیر بڑی پس دن بدر کے ہوئی اور یہہ بھی ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے ادبار یعنی پیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسف کے پس پکڑا انکو قحط یہان تک کہ کھائے اونھون نے مردار اور چمڑے اور ہڈیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمد تم کہتے ہو کہ مین بھیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمھاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اللہ سے انکے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسائے گئے مینہ پس گھر رہا اونپر مینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہ حضرت کے سر پر سے اور برستا رہا مینہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعود نے پس تحقیق گذر گیا مضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ پہنچی اونکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالی کے اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ○ کہ وہ عذاب بھوک کا اونسے دفع ہو گیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشۂ کبری اور ٹکڑے ہونا چاند کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۂ کبری روز بدر کے ہم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب مد معا کشاف در منثور اس دھوین میں اقوال بہت ہین بعضے مراد وہ غبار ہی کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بعضے کہتے ہین وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے بسبب بھوک کے قحط مین کہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بعضے کہتے ہین یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور صحیح حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی بحر

اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ○ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ○

کہان ملے اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا گیا بائولا موضح

کیونکر ہوا اونکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوس سے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ہی تفسیر اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان گھیریگا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر مین چڑھیگا بیہوش ہو کر گر پڑیگا موضح یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین نسبت اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آنا رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح طرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور مونہہ موڑا اونسے اور بہتان رکھا اونپر کہ عداس عجمی غلام کسی شخص کا ثقیف مین سے آکر انکو قرآن سکھا جاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف حاصل یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر پند پذیر نہوئے اور بہتان جنون کا لگایا تو ہین عذاب کے دور ہونے سے کہ بنسبت اونکے آنے کے ادنی چیز ہی کاہیکو پند پذیر ہونگے اور ایمان لاوینگے مد

اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ ○

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو موضح

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو تفسیر قَلِیْلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عَآئِدُوْنَ کے معنی ہین پھرنے والے طرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے مد بموجب اوس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا کہتے ہین کہ ابو سفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش مین سے مدینے مین آیا اور کہا ای محمد تو صلہ رحم کا حکم کرتا ہی اور

تو ہم پر سے قحط ہلاک ہوئی خدا تعالی سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرت نے دعا کی حق تعالی نے قحط کو دفع کیا کافر پھر کفر پر جا رہے ابن عباس آیت سے اوس بات سے خبر دی اور بموجب اس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ دعا و زاری کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہینگے ✦ بحر ✦

یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ○

جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین ✦ موا ✦

جسدن پکڑینگے ہم پکڑ بڑا بتحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✦ تفسیر ✦ مترجم کہتا ہے یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدا تعالی نے قریش میں سے یہان تک شدت بھوک سے یا کثرت ابخرہ جو سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور اوسکو نے خدا تعالی کی طرف رجوع کی خدا تعالی نے قحط کو دور کیا پھر کفر پر اصرار کیا حق تعالی نے روز بدر کے اونسے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سرداروں میں سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم ✦ فتح ✦ یہ دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لینگے ہم اونسے اوسدن میں ✦ مد ✦ تنبیہ ✦ ان آیتون کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی میں دنیا کی مین گرفتار ہوگا ابوذر کہتے ہین کہ عرض کیا مینے ای رسول خدا نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عز و جل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہانکنے کا واسطے شیطان کے اور مدد ہی تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی دل کو یعنی سنگدلی ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یاد مولی سے اور لیجاتا ہی نور مونھ کا کہا مینے زیادہ کرو نصیحت مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو کڑوا کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا مت ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا کہ باز رکھے تجکو عیب گیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا ✦ ف ✦ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب مت ڈھونڈ اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان ✦ حق ✦ مشکوۃ ✦

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ○ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ○ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○

اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اون پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے مین تم پاس آیا ہون معتبر اور یہ کہ چڑھے نجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تم پاس ایک سند کھلی ✦ مو ✦

اور تحقیق ہمنے امتحان کیا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل میرے حوالے کرو اور بندی ست بکرو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو خدا پر تحقیق مین لاونگا تمھارے آگے حجت ظاہر ✦ تفسیر ✦ پیغمبر یعنی حضرت موسی علیہ السلام امتحان کیا الخ یعنی ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہمنے جیسا آزمانے والا کرتا ہی تو کہ ظاہر ہوا اونکے باطن کا حال گرامیقدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک یا کریم تھے وہ فی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین بھیجا ہی کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون مین سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الہی جو نکے تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو یعنی تکبر نکرو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کے اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے طاعت اوسکی کے یا یہ معنی ہین کہ تکبر نکرو اللہ کے نبی پر حجت ظاہر یعنی موضحہ کہ دلالت کرے میرے نبی ہونے پر اور

صفت ایمان کے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ لوگ میرے مارنے کو ساتھ قتل کے دہمکی دیتے ہیں تو کہا وَاِنِّیْ عُذْتُ الخ + مدح معا +

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○

اور مین پناہ لے چکا ہون اپنے اور تمھارے رب کی اس سے کہ مجکو سنگسار کرو + موٗ

اور تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجکو + تفسیر + یعنی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہون اور اوسپر بھروسا کرتا ہون کہ وہ مجکو بچاویگا تمسے اور تمھارے کر سے غرضکہ اونھون نے کچھ خیال نکیا اونکے ڈرانے پر اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضون نے تَرْجُمُوْنِ کے معنی یہ کہے ہین کہ مار ڈالو اور بد کہا کرو کہ ساحر وغیرہ کہتے تھے + مدح معا +

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○

اور اگر تم نہین یقین کرتے مجہپر تو مجھسے پرے ہو جاؤ + موٗ

اور اگر یقین نہین لاتے ہو مجہپر تو ایک طرف ہو و مجھسے + تفسیر + یعنی اگر نہین یقین لاتے ہو تم مجہپر تو نہین موافقت ہی درمیان میرے اور درمیان اوسکے کہ نہین یقین لاتا پس الگ ہو و مجھسے یا پس چھوڑ دو مجکو جون کا تون نہ مجکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور نہ پیش آؤ مجھسے ساتھ برائی اور ایذا اہی کے پس جب نہ چھوڑا اونھون نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی + مدح +

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہین + موٗ

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہین + تفسیر + دعا کی اس حال مین کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا یا نہ پہنچ کہ یہ قوم گنہگار ہین + بعضون نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِاِجْرَامِهِمْ + یعنی یا اللہ جلدی بہیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہین اوسکے بسبب گناہون اپنے کے اور بعضون نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ یعنی اے رب ہمارے نہ کر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاَسْرِ الخ + مدح +

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○

پھر لے نکل راتون رات میرے بندون کو البتہ تمھارا پیچھا کرینگے اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین + موٗ

پس کہا ہمنے لیجا ہمارے بندون کو وقت شب کے تحقیق تمھارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہی کہ غرق کیے جاوینگے + تفسیر + ہمارے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم آگے بڑھوگے او پیچھا کریگا تمھارا فرعون اور لشکر اوسکا پھر نجات دیگا اگلون کو اور ڈبو دیگا پیچھا کرنے والون کو اور رہویگا دریا یونہین ٹھہرا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا پر عصا ماریں تو کہ ملجاوے پس حکم ہوا کہ یونہین ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچمین سے خشک ہوکر راہین بن گئین ہین اونپر عصا مار کر متغیر نکر تو کہ داخل ہون اون مین قبطی پس جب وہ دریا مین آجاوینگے تو اللہ اونپر دریا کو ملاویگا اور بعضون نے کہا رَهْوًا کے معنی ہین راہ واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے + مدح + یعنی جب لب دریا پر تو پونہچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا مین ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے اوسمین داخل ہون اور فرمان آلہی سے دریا اونکو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ جب موسیٰ نے اوس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہو جاوین یہ حکم ہوا کہ اسی طرح چھوڑ دے + بحر +

ثلثۃ ارباع

الجزء

ع ۵

دریا مین رکنے کے لیے بارہ راہین ہو گئین تھین ہر ایک سبط کے لیے جدا جدا ۔۔۔ بقوم فرعون کا ہو

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ

کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسی طرح

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

وہ سب ہاتھہ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو + صوق

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور گذران بافراغت کہ اوسمین محظوظ تھے اسی طرح ہوا اور عطا کین ہمنے یہ چیزین اور قوم کو

تفسیر + کذٰلک یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو کہ نہین تھا اونکو اون سے کچھہ علاقہ باعتبار قرابت کے اور نہ دین کے اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے + ملا

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝

پھر نہ رویا اونپر آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل + موق

پس نہ روئے قوم فرعون پر آسمان و زمین اور نہوئے مہلت دیے گئے + تفسیر + نہ روئے از اسلیے کہ مرے وہ کفر پر اور مومن جب مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین پس روتی ہی زمین سے مومن پر جگہہ اوسکی نماز کی اور آسمان سے جگہہ چڑھنے عمل اوسکے کی اور حسن بصری سے ہی کہ تقدیر یہ ہی کہ نہ روئے اونپر اہل آسمان اور اہل زمین اور نہ مہلت دیے گئے یعنی وقت دوسرے تک + معل + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مگر واسطے اوسکے ہین آسمان مین دو دروازے ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سے رزق اوسکا پس جب مرجاتا ہی تو نہین پاتے ہین دونون اوسکو تو روتے ہین دونون اوسپر اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ + اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونسے کسی نے پوچھے معنی اللہ تعالی کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا ہان نہین ہی کوئی مخلوق زمین سے مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوسمین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مرجاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا دروازہ اوسکا بسبب نہونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوسپر اور جب نہین پاتی اوسکو جگہہ اوسکی نماز کی زمین سے کہ تھا نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین روتی ہی وہ اوسپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالحہ اور نہین چڑھتی تھی طرف اللہ کے اونسے خیر پس نہین روئے اونپر آسمان و زمین + مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کے کہا نہین مرتا مومن مگر کہ روتے ہین اوسپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا کسینے مجاہد سے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھا آباد رکھتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوسمین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے + اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس صباح اور وہب سے ہی کہ کہا زمین البتہ غمگین ہوتی ہی بندہ صالح پر چالیس صباح + روایت ہی مولی ہذیل کے سے کہ کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ رکھتا ہی پیشانی اپنی کسی جگہہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہوتا ہی واسطے اللہ عز و جل مگر کہ گواہی دیگی وہ جگہہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوسپر اوس دن کہ مرتا ہی + درمنثور + تنبیہ + سبحان اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی حیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھہ قدر نہین جانتے جہان ذرا بیمار ہوئے یا کچھہ کام در پیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولٹی عقل ہی بیماری کہ اسباب موت سے ہی اوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یہ کہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام در پیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوڑیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر اور پایندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھہ سوتی ہین اور مارے شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نہا کر نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتین ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین ان مضامین

اور بعضا اہل دل کی مثال کسی حال میں بھی ہیں تو بعد مرنے کے سب لوگ روتے ہیں اور یہ شادان اور فرحان ہوتے ہیں کیا خوب کہا ہے کسی نے قطعہ
یاد داری کہ وقت زادن تو + ہمہ خندان بودند تو گریان + آنچنان زی کہ وقت مردن تو + ہمہ گریان بوند و تو خندان +

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

اور ہمنے بچا نکالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھی بیشک وہ تھا چڑھ رہا حد سے بڑھنے والا + مو

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش حد سے نکل جانے والوں سے + تفسیر
عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح طرح سے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی میں پکڑ رکھا تھا اونکو اور اونکی اولاد کو یعنی
بیٹوں کو مار ڈالتا تھا اوس سے اور اور آفتوں سے چھڑایا ہمنے اونکو + مد +

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھ کر جہان کے لوگوں سے + مو

اور تحقیق پسند کیا ہمنے بنی اسرائیل کو اوپر کمال حال کے اوپر عالموں کے + تفسیر یعنی پسند و مقبول کیا ہمنے مومنین بنی اسرائیل کو اس حال کے
کہ جانتے تھے ہم اونکے حال سے کہ وہ لائق پسند و مقبول کرنے کے ہیں عالمون پر یعنی اونکے زمانے کے عالموں اور عقلا پر + مد یعنی فضیلت
دی ہمنے اونکو اوپر کہ اونکے وقت میں تھے + درمنثور

وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝

اور دین اونکو نشانیاں جن میں مدد تھی صریح + مو

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ چیز کہ اوسمیں امتحان ظاہر تھا + تفسیر معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا
اور اوتارنا من و سلوی کا وغیر ذلک اور بلاء مبین کے معنی ہیں نعمت ظاہر ہو یا امتحان ظاہر تو کہ دیکھیں ہم کہ کیسے عمل کرتے ہیں + مد

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہیں اور کچھ نہیں ہمارا یہی مرنا ہے پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہیں + مو

تحقیق یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہے عاقبت کار مگر یہی موت پہلی اور نہیں ہم پھر جلائے گئے + تفسیر یہ ... یعنی ... قریش ...
نہیں ہے موت مگر موت ہماری پہلی یہاں اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ تھا کلام واقع بیچ حیات دوسری کے نہ بیچ موت کے پس کیوں نہ کہا گیا ان ہی
الا حیاتنا الاولی وما نحن بمنشرین + جیسے کہا گیا ہے ان ہی الا حیاتنا الدنیا وما نحن بمبعوثین + یعنی
نہیں ہے حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہیں ہم اوٹھائے جاوینگے اور کیا معنی ہیں ذکر کرنے اولی کے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے گو یا وعدہ کیے گئے ہیں
وہ موت اخیری یعنی دوسری کے یہانتک کہ انکار کیا اونھوں نے اوسکا اور ثابت کی موت پہلی اور جواب اوسکا یہ ہے کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مرو گے
مرنے کے پیچھے آوے گی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تمکو موت لاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی جب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب جان پڑی اور پیدا ہوا
حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ + یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر مار یگا
تمکو پھر زندہ کریگا تمکو پس کہا اونھوں نے کہ نہیں ہے موت مگر موت ہماری پہلی مراد اونکی یہ ہے کہ نہیں ہے ایسی موت کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ پیچھے آوے اوسکے حیات مگر موت پہلی
پس اس صورت میں نہیں فرق ہے بیچ اسکے درمیان اس قول کے اور درمیان قول اوسکے کہ الا حیاتنا الدنیا اور نہیں ہم جلائے جاوینگے یعنی بعد موت دوسری کے + مد کشاف

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادوں کو اگر تم سچے ہو + مو

پس لاؤ ہمارے باپوں کو اگر ہو تم راست گو ✤ تفسیر ✤ پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکوں نے آنحضرت ؐ کو اور مومنوں کو کہ جو وعدہ کرتے تھے تم جی
جینے کا بعد مرنے کے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات میں کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلدی جلواؤ ہمارے باپ دادوں کو جو
ہیں سوال کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ کہ وعدہ کرتے ہو تم عالم ہو قیامت کا اور جی اوٹھنے موتی کا حق ہے فرمایا اللہ تعالی نے اہم ✤ جل جلالہ

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ

اب یہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار ✤ موقوف

کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا قوم تبع حمیری کا اور وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بالشبہ وہ گنہگار تھے ✤ تفسیر ✤ یعنی قوم تبع
اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت و شوکت اور قتال اور اتباع میں بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولوں کے ہلاک کیا ہمنے تو ہلاک کرنا ان کا
کیا دشوار ہے پس چاہیے کہ عبرت پکڑیں اور ایمان لاویں کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک یمن سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع
اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے پوجتا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونہوں نے اوسکو اور
آثار میں ہے کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابوکرب اور نام اوسکا سعد بن ملکیکرب حشم اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضوں
نے اوسکو پیغمبر کہا ہے لیکن حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جانتا میں پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے
آیا ہے کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن میں مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہے نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ سات سو برس
پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار و ترپن برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہے اور کہتے ہیں کہ اوسنے نامہ اپنی
طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شامول نام یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت ؐ کو پاوے تو پہونچا دینا والا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ پہونچا دیں
اور شامول نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ابوایوب انصاری کو کہ اکیسواں فرزند نسل شامول سے ہے وہ نامہ پہونچا اور اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت بابرکت میں پہونچایا آنحضرت ؐ نے فرمایا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ یعنی شاباش ہے بھائی صالح کو اور کہتے ہیں کہ تبع تمام روے زمین پر پھرا
اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہیں اور معالم التنزیل میں ہے کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ میں پڑا اور پہلے اس سے اپنے
بیٹے کو مدینے میں چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا مدینے میں مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کعب اسد
کہ بنی قریظہ کے عالموں میں سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت کی جگہہ ہے حرمت اوسکی نگاہ رکھنی
چاہیے تبع اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے لوٹنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے
متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیوں نے قبیلہ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتلاتے ہیں ہم ایک گھر کہ اوسمیں خزانے ہیں تبع نے پوچھا کہاں ہے وہ
اونہوں نے کہا مکے میں ہے اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصہ دونوں عالموں سے کہا اونہوں نے کہا کہ زنہار
ایسا قصد نکرنا کہ وہ گھر تمام روے زمین کی جگہوں میں اشرف ہے جسنے قصد اوسکا کیا ہے ہلاک ہوا ہے تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجا لاوے اور قربانیاں
کرے تو تبع نے ایسا ہی کیا کہ چھہ ہزار اونٹ قربانی کے وہاں ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیوں کے
ہاتھ پانوں کاٹکر اونکو سولی پر کھینچا اور وہاں سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا
تبع نے ہرچند دلیلیں توحید کی اونکے آگے بیان کیں کچھ نہوا عناد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماویں اور وہ ایک آگ
تھی ایک پہاڑ کے دامن میں یمن کے پہاڑوں میں سے جب درمیان دو آدمیوں کے اختلاف ہوتا تو دونوں اوس آگ میں بیٹھتے اہل باطل جل جاتا اور
اہل حق سلامت باہر نکلتا تبع نے کہا انصاف کیا تمنے مجکو بھی قبول ہے پس وہ ساتھ بتوں اور قربانیوں اپنی کے نکلے اور وہ دونوں عالم بھی
اپنے مصحف گردنوں میں ڈالکر نکلے اور دونوں اوس جگہہ نکلنا اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر لپٹی اور اونکے بتوں اور قربانیوں کو جلا دیا اور وہ

دونون عالم سے مضمون اوسکے سلامت باہر نکلا اوسیوقت تمام لوگون مصر کے نے اسلام اور دین قدرت بسبب نعلین لعل قیمتی کے اختیار کیا + مجمع معا + تبع بادشاہ تھا یمن کا قوم اوسکی بت پرست تھی تبع کے باب دادا کی وصیت سے حضرت آرمیا پیغمبر نے آگ لگائی جسمین بت پرست اور ایمان والے سب آگ مین گھس گئے مومن سلامت اور بت پرست جلنے لگے اوسنے بت پرستی چھوڑی اوسکی قوم اوسکی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئی + موضح

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور ہمنے جو بنایا آسمان زمین اور جو انکے بیچ ہے کھیل نہین بنایا + موضح

اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان دونون کے ہے کھیلتے ہوئے + تفسیر + اور اگر ہوتا بعث اور نہ حساب اور نہ ثواب ہوتا پیدا کرنا خلق کا فنا کے لیے خاص کر کے پس ہوتا کھیل + مدارک

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

انکو تو بنایا ہمنے ٹھیک کام پر پر بہت لوگ نہین سمجھتے + موضح

نہین پیدا کیا ہمنے ان دونون کو مگر ساتھ تدبیر درست کے ولیکن اکثر کفار مکے کے نہین جانتے + تفسیر + کہا بعضون نے کہ مراد بالحق سے الحق ہے یعنی واسطے حق کے اور وہ ثواب ہے طاعت پر اور عذاب ہے گناہ پر + معالم

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا

تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہے اون سب کا جسدن کام نہ آوے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پہونچے مگر

مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہے زبردست رحم والا + موضح

تحقیق روز قیامت وعدہ ہے اون کا سب کا جسدن کہ دفع نکرے کوئی دوست دوست دوسرے سے کسی چیز کو اور نہ اونکو مدد دی جاوے مگر وہ کہ رحم کرے اوسپر خدا تحقیق خدا غالب مہربان ہے + تفسیر + يَوْمَ الْفَصْلِ روز قیامت کو اسلیے کہا کہ فیصلہ کریگا رحمن اوس مین درمیان بندون کے مِيْقَاتُهُمْ یعنی وقت ہے اونکے وعدے کا واسطے عذاب دائم کے کسی چیز کو یعنی عذاب سے اور نہ اونکو مدد دی جاوے یعنی کوئی اللہ کے عذاب کو اونسے نہین روکیگا مگر وہ کہ رحم کرے الخ اور وہ مومن ہین پس شفاعت کرینگے بعض اونکے بعض کی ساتھ اذن خدا کے غالب ہے اپنے دشمنون پر مہربان ہے یعنی اپنے دوستون کے لیے + مدارک معالم جلالین + تنبیہ + حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اونھون نے ایک دن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا حضرت عایشہ نے کہ یاد کیا مینے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس کیا یاد کروگے تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ مین کوئی کسیکو نہین یاد کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ مین ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائین ہاتھ مین پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر ہے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابو داؤد سے نقل کی ہے پس بھائیو مضمون آیت يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى کا اور اس حدیث کا دل مین لاکر شب و روز فکر اپنا ایمان کی رکھو ایسا کام یا ایسی بات نکرو کہ جس سے ایمان جاتا رہے کہ اوس صورت مین کوئی اللہ تعالی کے عذاب کو نہین دفع کر سکیگا اور گناہون سے بچتے رہو اور عمل صالح کے کرنے مین چست و چالاک رہو تو ایمان کامل ہو اور مستحق شفاعت کے بوجہ احسن ہو + وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ +

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○

مقرر درخت سینڈھ کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹون مین جیسے کھولتا پانی + موضح

ع ۱۵

تحقیق درخت زقوم یعنی سینڈھ کا کھانا ہی گنہگار کا مانند تانبے پگھلے ہوئے کے کھولیگا پیٹون مین یعنی کفار کے مانند کھولنے گرم پانی کے اور کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور وہ درخت بصورت درخت دنیا کے ہوگا لیکن وہ آگ کا ہوگا اور زقوم پھل اوسکا ہوگا اثیم بدکار بڑا گنہگار اور ابو درداؓ سے آیا ہی کہ وہ پڑھاتے تھے ایک شخص کو پس وہ کہتا تھا طعام الیتیم پس کہا ابو درداؓ نے کہہ طعام الفاجر یعنی شخص اگر تیری زبان سے الاثیم نہین نکلتا تو اوسکے بدلے الفاجر پڑھ اور یہ دلیل ہی اسپر کہ بدل کرنا ایک کلمے کا بجگہ ایک کلمے کے جائز ہی جبکہ ادا ہووین ان کلمے مین معنی اوسکے اور اسی سے جائز رکھی ہی امام ابو حنیفہ اور صاحبین نے قرأت ساتھ فارسی کے درصورت عاجز ہونے کے عربی سے بشرط اسکے کہ قاری فارسی مین معنی عربی کے پورے ادا کرے اور مُهل کے معنی ہین تل چھٹ کا سا تیل کی پھر کہا جاویگا زبانیہ کو خذوہ الخ زقوم نہایت بڑا اور کڑوا درخت ہوتا ہی مکے سے ایک جانب مین اگا ویگا اوسکو اللہ تعالی بیچ جہنم کے اَثیم ابو جہل اور یار اوسکے بڑے گنہگار ہین معالم عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوسکے کا پس اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکے زمین پر تو البتہ تلخ کردے اہل دنیا پر معیشت اونکی کو پس کیا حال ہوا اوس شخص کا کہ ہو وہ طعام اوسکا اور نہین ہوگا دوزخیون کے لیے طعام غیر اوسکے ابی مالک سے ہی کہ کہا تحقیق ابو جہل تھا لاتا کھجور اور مسکا پھر کہتا تزقموا یعنی یہ کھاؤ پس یہی زقوم کہ جسکا وعدہ کرتا ہی تمسے محمد پس اوتری یہ آیت اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ معا + در منثور

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○

پکڑو اوسکو اور دھکیل لیجاؤ بیچون بیچ دوزخ کے + موضح

کہینگے ہم اپنے فرشتون کو پکڑو اس گنہگار کو سختی سے کھینچو اسکو طرف بیچون بیچ دوزخ کے +

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ○ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○

پھر ڈالو اسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب یہ چکھ تو ہی ہی بڑا عزت والا سردار + موضح

پھر ڈالو اوپر سر اوسکے کے پانی گرم سے کہ عذاب ہی کہینگے ہم چکھ یہ عذاب تحقیق تو ہی ہی اپنے گمان مین عزت والا گرامی قدر + تفسیر ڈالو الخ کہا مقاتل نے کہ داروغہ دوزخ کا مار یگا اوسکے سر پر پس سوراخ ہو جائیگا اوسکے سر مین دماغ کی جگہ سے پھر ڈالیگا اوسمین نہایت گرم پانی عزت والا الخ یعنی نزدیک قوم اپنی کے اپنے گمان مین اور کہا ویگا یہ بطریق تمسخر اور حقارت کے اور بعضون نے کہا کہ ابو جہل کہتا تھا انا اعز اہل الوادی واکرمہم یعنی مین عزیز تر اہل وادی کا اور بزرگ تر انکا ہون پس کہینگے اوسکو نگہبان دوزخ کے بطریق حقارت اور توبیخ کے + معالم اور کسائی نے ذق انک کو زبر الف سے پڑھا ہی اوس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ چکھ اس سبب سے کہ تو کہتا تھا کہ مین عزیز تر سمجھا گیا ہون کوئی شخص مجھسے زیادہ عزیز و گرامی نہین ہی اور مقصود ابو جہل کا دنیا مین تھا بطریق توبیخ کے اوسکو یاد دلایا جاویگا + بیضاوی قتادہ سے منقول ہی کہ کہا ابو جہل نے کہ تم مجھکو ڈراتے ہو اے محمد اور مین عزیز تر اونہین کا ہون کہ چلتے ہین درمیان دونون پہاڑون مکے کے پس نازل ہوئی آیت ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ + در منثور +

إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ○

یہ وہی ہی جسمین تم دہوکا رکھتے تھے + موضح

تحقیق یہ یعنی عذاب یا یہ امر وہی ہی جو کچھ کہ تھے تم اوسمین شبہہ کرتے + +

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ○ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ○

بیشک ڈر والے گھر مین ہین چین کے باغون مین اور چشمون مین پہنتے ہین پوشاک ریشمی پتلی اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے

تحقیق پرہیزگار بیچ مقام با امن کے ہونگے بیچ باغون اور چشمون کے پہنینگے ریشمی نازک اور گاڑھے سے ایک دوسرے کے سامنے + تفسیر مقام با امن یعنی ایسی

کالبس پہنینگے اور ... سندس وہ ریشم ہے باریک ... اور استبرق وہ ریشم ہے موٹا اور ... آمنے سامنے یعنی ایک دوسرے کے سامنے ہونگے ... کہ بیٹھے ہونگے ... کی پشت ... ابن جریح نے ... اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کہا امن مین ہونگے ... عذاب سے اور ضحاک سے ہے کہ کہا امن مین ہونگے موت سے اگر مرینگے اور امن مین ہونگے بڑھاپے سے اگر بوڑھے ہو نگے یعنی ... بیمار ... اور بھوکے ہونگے اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہے کہ کہا امن مین ہونگے شیطان سے اور رنجون سے اور فکرون سے ✚ درمنثور

كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکھون والیان ✚ موضح

اسی طرح ہوگا حال اور بیاہ دینگے ہم اونکو ساتھ حورون کشادہ چشم کے ✚ تفسیر حور عورتین پاکیزہ گوری کہا مجاہد نے کہ حور وہ عورتین ہین کہ ... نظر معلوم ہوتا ہوگا گودہ اونکی پنڈلیون کا اونکے کپڑون کے نیچے سے اور دیکھیگا دیکھنے والا چہرہ اپنا ... کے مانند آئینے کے بسبب ... اور صفائی ... کے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ حور وہ عورتین ہین کہ جنکی آنکھون کی سفیدی نہایت سفید ہے اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہے یعنی ... کشادہ چشم ... صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی گئین حور عین زعفران سے ... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریا شور کے تو البتہ شیرین ہو جاوے دریا بسبب شیرینی تھوک اوسکے کے کہا ابن عباس نے اگر ایک حور ... ساتھ زینت ... معشوقون ... بسبب حسن ... اور ... اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند ... آگے آفتاب کے کہ نہ روشنی ہو اوسکے لیے ... روشن کر دے حسن اوسکا ... کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے ... فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور ... کی تسبیح سے ✚ اور مجاہد سے ہے کہ کہا البتہ پائی جاتی ہے خوشبو عورت کی یعنی حور ... کی پانسو ... کی مسافت سے ✚ درمنثور

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

منگواتے ہین وہان ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہان موت مگر جو پہلی مر چکے اور بچایا انکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہے بڑی مراد ملنی ✚ موضح

طلب کرینگے جنت مین ہر ایک میوہ ساتھ امن کے یعنی ... وہان موت ... موت ... بچایا اونکو ... عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے سے یہی یعنی ... عذاب سے ... جنت مین ... بڑی ✚ تفسیر ... امن کے امن ہوگا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بہت کھانے کے ... کہا قتادہ نے کہ امن مین ہونگے موت ... شیاطین سے نہ چکھینگے وہان موت الخ کہا قتادہ نے کہ ابن مسعود کی قرأت مین ہے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا طَعْمَ الْمَوْتِ اور انس سے روایت ہے کہ ... فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت بیچ صورت دنبہ ابلق کے پس کھڑا کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت و دوزخ کے پس پہچانینگے موت جنتیون اور دوزخیون کو ... اوسکو پس کہینگے دوزخی اَللّٰهُمَّ سَلِّطْهُ عَلَيْنَا ... اسکو ہم پر اور کہینگے جنتی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَضَيْتَ اَنْ لَّا نَذُوْقَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى یعنی ... حکم کیا تھا کہ نہ چکھینگے ہم اوسمین سوا موت پہلی کے پس ذبح کیا جاویگا وہ دنبہ درمیان جنت و دوزخ کے پس ... ہونگے دوزخی ... اور ... اہل جنت ... سے اور کہا جابر بن عبداللہ نے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا سوئینگے اہل جنت ... نہین ... موت کی ہے اور اہل جنت نہ مرینگے اور نہ سوئینگے ✚ عن معاد ✚ درمنثور

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو یہ قرآن آسان کیا ہمنے تیری بولی مین شاید وہ یاد رکھین اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہین ✚ موضح

...اسکے ہر دن کی آسمان کی طرف سے حق کو تیری زبان پر تاکہ وہ نصیحت پکڑیں پس منتظر رہ ...
یعنی اور تیرے واسطے تجھیر اور حکم ہوا پہلے اوس کے واسطے عبادت کرنے کے اوپر ❊ ص ❊ جلال ❊ ...
کے لیے کیا گیا سنین بیان فرماتے ہیں مترجم حقیقی نے یہ عنایت بڑی ہی جو کی اسکے کہ سمجھتے تھے حرام پہننا ریشمی کپڑوں کا ...
یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرما دیا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا میں تو آخرت میں نہیں پہنیگا اوسکو پس لیے اس ...
اس دنیا چند روزہ کی زینت کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہینگے نہ پہنیے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ...
حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حوریں نکورہ ملینگیں حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین میوے اور اچھی اچھی پینے کی چیزین
دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگیں بری مجلسون کے جانے سے اور میلون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین پاس ملینگیں ...
نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی راہ مین اوسکے بدلے مین حیات ابدی وہان کی پاوینگے پس غرض اس بیان فرمانے سے یہی ہی کہ لوگ ...
ایسے کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین سو ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اونکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی ❊ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ جاثیہ ہی یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین ذکر ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو
دو زانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت
مکی ہی سوائے آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الخ کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورۂ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور
اسمین سینتیس ٣٧ آیتین ہین اور کلمے چار سو اٹھاسی ٤٨٨ اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین ٢١٩١ اور رکوع چار ٤ ہین ❊

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست حکمت والا ہی ❊ ق

اوتارنا اس کتاب کا جانب خدائے غالب باحکمت کے سے ہی ❊ تفسیر ❊ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰمٓ سے کیا ہی اور بعضون نے کہا نام
سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کرنا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین ❊ جلال ❊ ص ❊

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

آسمانون مین اور زمین مین بہت پتے ہین ایمان والون کو ❊ ق

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے ❊ تفسیر ❊ یعنی دلالتین ہین اللہ تعالی کی قدرت
و وحدانیت پر اور جائز ہی یہ کہ ہوں یعنی یہ کہ بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین الخ ❊ جلال

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور تمہارے بنانے مین اور جتنے بکھیرتا ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کو جو یقین رکھتے ہین ❊ ق

اور بیچ پیدایش تمہاری کے اور بیچ پیدایش اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم جانورون سے نشانیان ہین اوس قوم کے لیے کہ یقین کرتے ہین
تفسیر ❊ بیچ پیدایش تمہاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر لوتھڑا گوشت کا یہان تک کہ ہو جاتا ہی
انسان اور دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون وغیرہم سے نشانیان ہین یعنی بعث پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اوٹھینگے ❊ جلال

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ
اور بدلنے میں رات اور دن کے اور جو کہ اتارا اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور پھیرنے میں
الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○
باؤن کے نشانیان ہین ایک لوگون کو جو بوجھتے ہین ✝ صو

اور بیچ آگے پیچھے آنے رات اور دن کے اور بیچ اوسکے کہ اوتارا ہی خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینہہ کو پس زندہ کیا بسبب مینہہ کے زمین کو پیچھے مردہ ہونے اوسکے کے اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ بوجھتے ہین ✝ تفسیر ✝ مینہہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہی اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی جنوب کی ہو جاتی ہی اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ فرمایا پھر آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ اور پھر آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ اسکا سبب یہ ہی کہ منصف لوگ جب دیکھتے ہین آسمانون میں اور زمین میں نظر صحیح سے تو جانتے ہین کہ یہ بنائے گئے ہین اور انکا کوئی بنانے والا ضرور ہی پس ایمان لاتے ہین اللہ پر پھر جب دیکھتے ہین بیچ پیدایش نفسون اپنے کے اور بدلنے اونکے کے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ پیدایش اون چیزون کے کہ ظاہر ہوتی ہین بیچ زمین پر اقسام حیوان سے ایمان اونکا بڑھتا ہی اور یقین حاصل ہوتا ہی اونکو پھر جب سمجھتے ہین تمام چیزون نئی پیدا ہونے والی کو ہر وقت میں مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینہہ کے اور تر و تازہ ہونے زمین کے بسبب مینہہ کے بعد خشک ہو جانے اوسکے کے اور بیچ ہواؤن کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہین اور مستحکم ہوتا ہی علم اونکا اور خالص ہوتا ہی یقین اونکا ✝ صل

تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ○
یہ باتین ہین اللہ کی ہم سناتے ہین تجکو ٹھیک پھر کون سی بات کو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑکر مانینگے ✝ صو

یہ نشانیان ہین خدا کی پڑھتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد نصیحت خدا کے اور آیتون اوسکی کے ایمان لاوینگے

وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ○ يَسْمَعُ آيَاتِ اللّٰهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
خرابی ہی ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتین اللہ کی اوس پاس پڑھی جاوین پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہین سو خوشی سنا اوسکو ایک دکھ کی مار کی

واے ہر دروغگو گنہگار کو کہ سنتا ہی آیتین خدا کی کہ پڑھی جاتی ہین اوسپر پھر لازم پکڑتا ہی کفر کو تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہین سنتا ہی اونکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے ✝ تفسیر ✝ تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے آیتون پر اور قبول کرنے سے حق کو کہ بولتی ہین آیتین ساتھ اوسکے درحالیکہ حقیر جانتا ہی اونکو اور خوش آتا ہی اوس چیز سے کہ نزدیک اوسکے ہی یعنی قصے کہانیان کہا ہی بعضون نے کہ اوتری ہی یہ آیت بیچ حق نضر بن حارث کے اور قصون عجم کے کہ مول لیتا تھا اونکو اور باز رکھتا تھا بسبب اونکے لوگون کو قرآن کے سننے سے اور آیت عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ ضرر پونہچانے والا اللہ کے دین مین ✝ صل

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ○
اور جب خبر پاوے ہماری باتون مین کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسون کو ذلت کی مار ہی ✝ صو

اور جب جانا کچھ آیتون ہماری سے تمسخر کیا اونکو یہ لوگ اونکے لیے ہی عذاب خوار کرنے والا ✝ تفسیر ✝ یعنی جب پونہچا اوسکو کچھ ہماری آیتون میں سے اور جانا کہ یہ اون آیتون میں سے ہی پکڑا اون آیتون کو ٹھٹھا ✝ صل

مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
پیچھے اونکے دوزخ ہی اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوا رفیق اور اونکو بڑی مار ہی ✝ صو

آگے اونکے دوزخ ہی اور دفع نکریگا اونسے جو کمایا ہی اونھون نے کسی چیز کو اور نہ وہ جنکو پکڑ رکھے ہین سوا اللہ کے رفیق اور
اور اونکے لیے ہی عذاب بڑا ✤ تفسیر ✤ جو کمایا ہی یعنی اموال کسی چیز کو عذاب خدا سے سوا خدا کے یعنی بت عذاب بڑا دوزخ ہی

ھٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

یہ سمجھا دیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھ والی ✤

یہ قرآن ہدایت ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا جنس عقوبت سخت سے
تنبیہ ✤ ابتدا اس رکوع مین جو بیان فرمایا ہی اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہہ مذکور ہی ازانجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِي الْاَرْضِ
اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ یعنی اور زمین مین قسم قسم پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوؤن اور
گھانس و زراعت وغیرہ سے دلالتین ہین اوپر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمہارے نفسون مین بھی دلالتین
ہین ابتدا سے پیدایش تمہاری انتہا تک اور ترکیب خلقت تمہاری مین جو جو عجائب ہین کیا پھر اوسکی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم
دیکھتے نہین پس یہ تو کر دلیل بڑی واسطے اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے غرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو دفع
کرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہی کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہی کسی نے بیت یک نکتہ بس است گر شعور است
ور نہ چہ چراغ پیش کور است ✤ پس سن اے عزیز اگر ساتھ ذات و صفات پروردگار اپنے کے ایمان اصح لایا تو اور اپنے تئین وظیفہ خوار سفرہ عام
اوسکے کا ✤ ملک تو نے اور کیا ارشاد چاہتا ہی تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہی تو ✤ قطعہ ✤ دی شب بچمن بخواب غفلت بودم ✤ تا آنکہ سحر شدم
نگشتم بیدار ✤ ناگاہ خروش بلبلان سحری ✤ رفت چو بگوش من رسید از گلزار ✤ برخاستم و بخود ملامت کردم ✤ صد حیف کہ من بخواب و مرغان
بیدار ✤ زین دست شکستہ برنیاید کاری ✤ یاران چہ توان شدن مرا آخر کار ✤ پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت
الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بندے کو کیا درکار ہی اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدمتگار کو ساتھ مصاحبت صاحب کے
کیا کام ✤ بیت ✤ بی دم یادش نباشی یک نفس ✤ بندۂ خدمتگذارش باش و بس ✤ پس اپنے رب کی اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھ اوسکو اور اوسکی یاد سے
اپنا دل روشن کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا او سوقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی رہے نہ سیاہی بالون کی وا سطے
اوس شخص کے حال پر کمال اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے ✤ رباعی ✤ بشنو ای پیر دکار آگاہ ✤ باید کہ کن بحال
خویش نگاہ ✤ سو اگر شد ترا چو باز سفید ✤ چہ شد ار دل بود چو زاغ سیاہ ✤ اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہی خوف الہی سے بھی ظاہر و باطن مین
اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین
اور تین چیزین باعث درجات کی ہین پس نجات دینے والی چیزین پس خوف الہی ہی باطن و ظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی
کرنی فقر و غنی مین ✤ اور ہلاک کرنے والی چیزین پس بخل شدید ہی اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور باعث درجات
کی پس افشاے اسلام ہی اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون ✤ یہ روایت منبہات مین ابوہریرہ سے منقول ہی

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ وہ ہی جسنے بس مین دیا تمہارے دریا کہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ✤

خدا وہ ہی کہ مسخر کیا تمہارے لیے دریا کو تو جاری ہوویں کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب معیشت کرو اوسکے فضل سے اور ہووے کہ تم
شکرگذاری کرو ✤ تفسیر ✤ طلب معیشت کرو یعنی ساتھ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی مونگا نکالنے کے لیے اور ساتھ نکالنے
گوشت تازہ یعنی مچھلی کے ✤ شکرگذاری کرو یعنی شکر اوسکا ادا کرو اوسکی نعمتون پر اور مسخر کرنا دریا کا یہ ہی کہ کشتی کو چلنے سے

اور تاکہ تم ڈھونڈو اوسکے فضل سے اور تاکہ تم شکر کرو یعنی اسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے
ہو کر اسباب معیشت سے کہیں ہیں مع

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سب اوسکی طرف سے اسمین بیشک نشانیاں ہیں اون لوگوں کو جو دھیان کرتے ہیں موضح

اور مسخر کیا اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ کہ آسمانون میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے سارا در حالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے تحقیق اس مدعے میں نشانیاں ہیں اوس گروہ کو کہ تفکر کرتے ہیں✤ **تفسیر**✤ جو کچھ کہ آسمانون میں ہے یعنی چاند اور سورج اور بارش وغیرہ اور جو کچھ کہ زمین میں ہے یعنی زمین پر چلنے والے اور درخت اور نہریں وغیرہ اور معنی ان چیزون کی تسخیر کے یہ ہیں کہ اوسنے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اوسنے مسخر کیا ہی ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہیں تمام چیزون سے اور سب اوسکی جانب سے ہیں گردانو اوسکے لیے امداد✤ کہا ابن عباس نے جَمِیْعًا مِّنْہُ کی تفسیر میں کہ تمام چیزیں رحمت ہیں اوسکی طرف سے کہا زجاج نے کہ تمام چیزیں تفضل ہیں اوسکی جانب سے اور احسان✤ جلا✤ معا

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

کہدے ایمان والوں کو معاف کریں اونکو جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی کہ وہ سزا دے ان لوگوں کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے موضح

کہہ مسلمانوں کو کہ درگذر کریں اوس جماعت سے کہ توقع خدا کے دنوں کی نہیں رکھتے ہیں کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہوں تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اوس سبب سے جو چیز کہ کرتے تھے✤ **تفسیر**✤ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہیں نہیں توقع رکھتے اللہ کے وقائع کی ساتھ دشمنوں اوسکے کے✤ اور بعضوں نے اسکے یہ معنی کہے ہیں کہ نہیں امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہی اونکو اللہ نے واسطے ثواب دینے مومنوں کے اور وعدہ کیا ہی اونسے مطلب یاب ہونے کا اون اوقات میں✤ کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہی یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں جس وقت کہ برا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار میں سے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے بدلا لینے کا اوس سے پس آیت اوتری اور عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے درگذر کیا✤ اور بعضوں نے کہا کہ بعضے صحابی مکے میں ایذا شدید اوٹھاتے تھے کفار سے اور اوسوقت تک حکم لڑنے کا ہوا نتھا اور شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ مغفرت کے یعنی نہیں حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا بدلا دے اللہ اونکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہیں بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان✤ جلا✤ معا✤ روایت کیا ابن عساکر نے ابی مسلم خولانی سے کہ اونھوں نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا اللہ تعالیٰ نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ✤ تو البتہ مارتا میں تجکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی ہالک شبہ میں اونمیں سے ہوں کہ توقع رکھتے ہیں ایام اللہ کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کیا ہی تجکو کہ نہیں مارتا تو مجکو پس کہا ابو مسلم خولانی نے کہ بلا شبہ اللہ علم کرتا ہی مجکو درگذر کرنے کا اون لوگوں سے کہ نہیں توقع رکھتے اللہ کے ایام یعنی حوادث کی پس جو کہ توقع رکھتے ہوں حوادث اوسکے کی بطریق اولی لائق درگذر کرنے کے ہیں جا پس تو آزاد ہی✤ **در منثور**✤

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق میں پھر اپنے رب کی طرف بھیجے جاؤ گے موضح

جو کوئی کرے کام شائستہ پس نفع یعنی ثواب اوسکے لیے ہی اور جو کوئی بدکاری کرے پس وبال یعنی عذاب اوسی پر ہی پھر طرف پروردگار اپنے کے رجوع کیے جاؤ گے یعنی طرف جزا اوسکی کے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ

اور ہمنے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ستھری چیزیں اور بزرگی دی اونکو جہان پر موضح

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہمنے اونکو نعمتون پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالمون پر ✦ تفسیر ✦ کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمت اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان لوگون کے اسلیے کہ بادشاہت بھی اونہین مین تھی اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبات سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہے یعنی من و سلوی علی العالمین یعنی اونکے زمانے کے عالمون پر کہا ابن عباس نے کہ نہین تھا کوئی عالم کے لوگون مین سے اونکے زمانے مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے ✦ مع

وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ

اور دین ہمنے اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے

رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○

تیرا رب چکوتی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین وہ جھگڑتے تھے ✦ مو

اور دین ہمنے اونکو نشانیان واضح بیچ بات دین کے پس اختلاف نکیا مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے تعدی یا کینہ کرکے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اونکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اوسمین ✦ تفسیر ✦ بینٰت سے مراد ہین آیات و معجزات من الامر یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الخ یعنی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان اونکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی اونکے پاس وہ جو کہ موجب ازالہ خلاف کی تھی اور وہ علم ہے اور نہین اختلاف کیا اونھون نے مگر بسبب سرکشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان اونکے یعنی بسبب عداوت و حسد کے اختلاف کرتے تھے اوسمین کہا بعضون نے مراد اختلاف کرنا اونکا ہے اللہ تعالی کے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے از راہ حسد اور طلب ریاست کے نہ بسبب جہل کے کہ ہوتا ہے انسان بسبب اوسکے معذور [۵۱] ✦ مد ✦

ف ۵۱ یعنی بعض صورتین [illegible] ✦ مو ظا ✦

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○

پھر تجکو رکھا ہمنے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل چاؤن پر نادانون کی ✦ مو

پھر کیا ہمنے تجکو باظاہر دین سے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے ✦ تفسیر ✦ پھر کیا ہمنے تجکو الخ یعنی بعد اختلاف اہل کتاب کے من الامر یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہے ساتھ حجتون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہے اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور اونکے دین کی کہ بنا اوسکی ہے خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جبوقت کہ کہا اونھون نے رجوع کر تو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وہ تجسے افضل تھے ✦ مد ✦ معا ✦ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر ثم جعلنٰک علی شریعۃ کے کہ مراد شریعت سے فرائض اور حدود اور امر و نہی ہین ✦ در منثور ✦

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اللہ کے سامنے کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہے ڈر والون کا ✦ مو

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت اونکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض اونکے کارساز بعضون کے ہین اور خدا کارساز متقیون کا ہے ✦ تفسیر ✦ اور متقی کا کارساز یعنی خیر خواہ خدا ہے اور ان دونون کارسازیون مین کیا کچھ فرق ہے ✦ مد

هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ○

یہ سوجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر ہے اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین ✦ مو

یہ قرآن دلیلین واضح ہین لوگون کے لیے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین ✦ تفسیر ✦ قرآن مین جو عمدہ چیزین ہین دین کی ہین اور احکام ٹھہرایا اونکو بمنزلہ بصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح و حیات کہ بصائر اور ہدایت ہے یعنی گمراہی سے اور رحمت ہے یعنی عذاب سے

ع ۱۸

واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاوے اور تصدیق کیا بعث کا یہ صو

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ

کیا خیال رکھتے ہین جنہون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے انکو برابر لوگون کے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایکسا ہو انکا جینا

وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ○

اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین ع صو

کیا گمان کیا اون لوگون نے کہ کین برائیان یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور مرنا اونکا برا ہے حکم اونکا یہی حکم + تفسیر کین برائیان یعنی گناہ و کفر برابر ہو الخ یعنی انکار ہے اسکا کہ برابر ہون بدکار و نیکوکار زندگی اور مرنے مین کیونکہ احوال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی بسر کرتے ہین مومن اللہ کی عبادت کرنے مین اور کافر برائیان کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوشخبری دی جاتی ہے اونکو رحمت الٰہی کی اور کافر مرتے ہین ناامید ہو کر اللہ کی رحمت سے اور ساتھ ندامت کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا ہے اسکا کہ برابر ہون کافر مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہوتے حیات مین بیچ رزق و صحت کے بیان تک مضمون تفسیر ابن کثیر کا ہی اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خیر و خوبی کے مانند مومنون کے یعنی جن مین برابر عیش انکے کے دنیا مین کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم بعد مرنے کے تو دیے جاوینگے ہم خیر و خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاوگے تم فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساتھ انکار اپنے کے ساتھ ہمزہ کے سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ یعنی نہین ہے امر اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش اونکے کے دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین قسم نماز اور زکوٰۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی پھر تفسیر ابن کثیر مین لکھا ہے کہ تمیم داری سے منقول ہے کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے پس پہنچے اس آیت کو پس رونے لگے اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور فضیل سے منقول ہے کہ وہ پہنچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے يَا فُضَيْلُ لَيْتَ شِعْرِي مِنْ أَيِّ الْفَرِيقَيْنِ أَنْتَ یعنی اے فضیل کاش کہ جانتا مین اپنے تئین کہ کس فریق مین سے ہون دو فریقون مین سے

وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○

اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہئین اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اون پر ظلم نہو گا ۔ صو

اور پیدا کیے خدا نے آسمان و زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آخر کار بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہے اور اون پر ظلم نکیا جاویگا تفسیر بعد لفظ بِالْحَقِّ کے اتنا جملہ محذوف ہے لِيَدُلَّ عَلَىٰ قُدْرَتِهِ یعنی اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیے ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون اوسکی قدرت پر اور تو کہ بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہے یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر ہو سکتا کافر مومن کے + صو

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ

بھلا دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاؤ کو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی

بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوائے کیا تم سوچ نہین کرتے ہو ۔ صو

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر رکھی اوپر کان اوسکے کے اور دل اوسکے کے اور پیدا کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہے کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم + تفسیر

ٹھہرایا ہی معبود اپنا الخ یعنی بہت فرمان بردار ہے خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اوس چیز کی کہ بلاتی ہی خواہش نفس جدھر لے جاتی ہے اوسکو
اوسکو جیسا کہ پوجتا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالی جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی
اور مہر رکھی اوسکے کان پر پس نہیں قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہیں اعتقاد رکھتا حق بات کا اور ڈالا اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہیں دیکھتا
عبرت کی چیزیں پیچھے اللہ کے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھلاتا ہے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہیں اوپایگا پس اصل پیروی خواہش
نفسانی کی بری ہی اور تمام بھلائیاں اوسکی مخالفت میں ہیں پس کیا خوب کہا ہی کسی نے **نظم** اِذَا طَلَبَتْکَ النَّفْسُ یَوْمًا بِشَہْوَۃٍ
وَکَانَ اِلَیْہَا لِلْخِلَافِ طَرِیْقٌ ۔ فَدَعْہَا وَخَالِفْ مَا ہَوِیْتَ فَاِنَّمَا ۔ ہَوَاکَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِیْقٌ
یعنی جب کہ طلب کرے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش نفس کے اور ہو طرف خواہش نفس کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوس خواہش کو اور
مخالف کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوائے اسکے نہیں کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یار ہی ۔ **حل** یعنی دیکھا تو نے اوس آدمی کو کہ
اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کہا قتادہ نے بیچ تفسیر اس آیت مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ کے کہ
خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہیں ڈرتا اللہ عزوجل سے اور بعضوں کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اپنے معبود ساتھ آرزو
اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوس سے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے
اور مراد عَلٰی عِلْمٍ سے یہ ہی کہ خدا نے گمراہ کیا اوسکو بحسب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب اس آیت کا محذوف ہی یعنی جو لوگ
ہیں صفت ہو ہدایت کو کیونکر سمجھے اور درپیش پکڑے ۔ **بحر درمنثور تنبیہ** ۔ غور کرو بھائیوں اس آیت کریمہ میں کہ
خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالی نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کر گناہوں میں گرفتار ہوتے ہیں وہ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہوتے ہیں یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے میلے تماشوں میں جاتے ہیں اور بعضے زناکاری اور بعضے قماربازی اور بعضے
شراب خواری کرتے ہیں اور بعضے ناچ رنگ میں مشغول ہوتے ہیں و غیر ذلک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہیں اور یہ خواہش نفسانی ایسی بری ہی کہ سارے
گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہیں اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ دریا چار ہیں ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہوں کا اور
دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسری موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ندامتوں کا انتہی ۔ اور کسی بزرگ سے منقول ہے
کہ نہیں پائی جاتی رضا مولی کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ
عَنِ الْہَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ۔ یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے
پس بلا شبہہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں فتوح الغیب میں کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی
ایسا شرک ہی کہ اس سے بہت لوگ غافل ہیں حال انکہ اللہ تعالی فرماتا ہی اس آیت مَنِ اتَّخَذَ اِلٰہَہٗ ہَوَاہُ انتہی ۔ اور کلام اللہ اور حدیث
شریف میں جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہوں میں اوسکو یعنی شریعت کے ۔

منبہات و مشکوۃ

وَقَالُوْا مَا ہِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُہْلِکُنَا اِلَّا الدَّہْرُ وَمَا لَہُمْ بِذٰلِکَ

اور کہتے ہیں اور نہیں یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور مرتے ہیں ہم سو زمانے سے اور اونکو کچھ خبر نہیں

مِنْ عِلْمٍ اِنْ ہُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ○

اسکی نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں ۔ صق

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہیں ہے زندگانی مگر یہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہے انکو ساتھ اس عقیدے کے کچھ علم نہین ہین وہ مگر گمان کرتے ۞ **تفسیر** یعنی زمانہ نام ہے دہر کا وہ کچھ کام کرنے والا نہین ہے کسی اور چیز کو کہتے ہین جو معلوم نہین ہے تی اور دنیا مین تصرف اوسکا چلتا ہے پھر اللہ ہے کوئین شک نہین اسی معنی پر حدیث مین آیا کہ دہر اللہ ہے اوسکو برا نہ کہیے ۞ **مو** نہین ہے زندگانی الخ یعنی کفار وعدہ دیے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پس اوسکا انکار کیا مگر یہی زندگانی اس جہان کی کہ جسمین ہم ہین ہم مرتے ہین اور جیتے ہین یعنی مرتے ہین ہم اور جیتی ہے اولاد ہماری یا مرتا ہے بعضا اور جیتا ہے بعضا یا ہوتے ہین ہم مردہ نطفے ہوتے ہین اصلاب مین اور جیتے ہین ہم بعد اسکے یا ہوتے ہین ہمکو دو امر موت اور حیات یعنی دنیا مین جیتے رہتے ہین پھر مر جاتے ہین اور نہین ہے بعد اسکے حیات اور بعضو نے کہا کہ یہ کلام اونکا ہے کہ قائل ہین تناسخ کے یعنی مرتا ہے ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ایک فرد مین پس زندہ کیا جاتا ہے وہ بسبب اسکے اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرنا دنون اور راتون کا بھی موثر ہے بیچ ہلاک ہونے نفسون کے اور منکر تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے کے ارواحون کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو کہ پیدا ہوتا ہے طرف دہر یعنی زمانے کے اور دیکھے جاتے ہین اشعار اونکے متضمن زمانے کے شکوے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لا تسبوا الدهر فان اللہ هو الدهر یعنی برا نہو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہے یعنی اللہ ہی لاتا ہے حادثے نہ زمانہ نہین ہین مگر گمان کرتے یعنی نہین کہتے ہین یہ علم و یقین سے لیکن کہتے ہین ظن و تخمین سے ۞ **ف** یعنی نہین جانتے ہین کہ خالق سبکا اور پھیرنے والا تمام امور کا خدا ہے اور زندہ کرنا اور مارنا اوسکے امر و قدرت سے ہے دہر کو کسی کام مین اختیار نہین ہے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہ کہے ابن آدم یا خیبۃ الدهر یعنی ای خرابی زمانے کی اسلیے کہ مین ہی ہون دہر بھیجتا ہون رات اور دن کو اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے ایک تمھارا زمانے کو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہے اور نہ کہے عنب کو کرم اسلیے کہ کرم مرد مسلمان ہے نقل کین یہ دونون حدیثین معالم مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھ قسم مصائب و مکارہ سے اونکو پہونچتے اونکو نسبت دہر کی طرف کر کر برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین خداے تعالی ہے اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالی نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ۞ **بح**

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین اونکو مگر یہی کہ کہتے ہین لے آو ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ۞ **مو**

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری واضح نہین ہے شبہہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہین لے آو ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ۞ **تفسیر** آیتین ہماری یعنی وہ آیتین قرآن کی کہ جسمین ذکر بعث یعنی جی اوٹھنے کا ہے بعد مرنے کے لے آو یعنی جلا دو اگر ہو تم سچے بیچ دعوی کرنے بعث کے ۞ **ف**

قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

ع ۵ ۱۹

تو کہہ اللہ جلاتا ہے تمکو پھر مارے گا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمین کچھ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے ۞ **مو**

کہہ خدا زندہ کرتا ہے تمکو پھر مارتا ہے تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھ شبہہ نہین اسمین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ۞ **تفسیر** زندہ کرتا ہے تمکو یعنی دنیا مین پھر مارتا ہے تمکو وقت پورا ہونے عمرون تمھاری کے پھر جمع کریگا تمکو الخ یعنی جلا اوٹھاویگا تمکو روز قیامت کے سبکو اور جو کہ ہو قادر اسپر ہوگا قادر اوپر لے آنے باپ دادون تمھارے کے خواہ مخواہ کچھ شبہہ نہین اسمین یعنی جمع کرنے مین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے قدرت اللہ تعالی کی جلا اوٹھانے پر بسبب نہ سوچنے کے دلیلون مین ۞ **ف**

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ○

اور اللہ کا راج ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جسدن اوٹھیگی قیامت اوسدن خراب ہونگے جھوٹے ۞ **مو**

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور جس روز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے ✤ تفسیر
یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا باین نہج کہ پھر ینگے طرف دوزخ کے ✤ جلالین

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہین ہر فرقہ بلایا جاتا ہی اپنے اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے ✤ موضح

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال و جواب کے لیے طیار ہو کے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہین گے ہم
جزا دی جاویگی تمکو بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✤ تفسیر یعنی دنیا مین زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک ویسی ہی ہی آگے حاکم کے
پس اسطرح بیٹھینگے بانتظار حکم کے کہا سلمان فارسی نے کہ بلاشبہہ قیامت مین ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھینگے لوگ اوسمین دو زانو
یہانتک کہ ابراہیم ؑ پکارینگے اپنے رب کو لَآ اَسْئَلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ یعنی نہین مانگتا مین تجھسے مگر نفس اپنا ✤ معالم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہ ہمارا دفتر ہی بولتا ہی تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ✤ موضح

کہینگے ہم یہ نامہ ہمارا ہی کہ اظہار حقیقت کرتا ہی تمپر سچ سچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے ✤ تفسیر يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ الخ
کے یہ معنی ہین کہ گواہی دیتا ہی تمپر یہ نامہ تمہارے عملون کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی و نقصان کے اور نَسْتَنْسِخُ کے معنی یہ ہین کہ حکم
کرتے تھے ہم فرشتون کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکے ثابت کرنے کا تمپر اور بعضون نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہی کہ لکھتے ہین
فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہوتے ہین اعمال بنی آدم سے اور ضحاک نے کہا کہ نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہین نثبت یعنی ثابت رکھتے ہین ہم اور کہا
سدی نے نکتب یعنی لکھتے ہین ہم اور حسن نے کہا نحفظ یعنی یاد رکھتے ہین ہم اور اِلٰى كِتٰبِهَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف امت کے
اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمین اور هٰذَا كِتٰبُنَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ وہ مالک ہی اوسکا
اور حکم کرنے والا اپنے فرشتون کو کہ لکھین اوسمین اعمال اوسکے بندون کے ✤ معالم ✤ تنبیہ ✤ غور کرو بھائیو ان آیتون وغیرہا
کے مضامین مین کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا اور اور انبیا اور صلحا کا یہ حال ہو تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار مین
ہین ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے سوال کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوس دن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف مین یون
آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی جو کچھ کہ اوسمین ہی وہ شرک
کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ
یعنی بلاشبہہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین چھوڑتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا بندون کا آپ
آپسمین یہانتک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے ✤ مشکوۃ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○

سو جو یقین لائے ہین اور بھلے کام کیے سو اونکو داخل کریگا اونکا رب اپنی مہر مین یہ جو ہی یہی ہی صریح مراد ملنی ✤ موضح

پس اب جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت مین یعنی جنت مین یہی ہی مراد ملنی ظاہر ✤

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھین باتین میری پھر تمنے غرور کیا اور رہو ہے تم لوگ گنہگار ✤ موضح

اور اوپر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہینگے کیا نہین پڑھی جاتی تہین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے اور تہے تم قوم گنہگار تفسیر کیا نہین پڑھی جاتی تہین الخ یعنی کیا نہین آئے تہے تمہارے پاس رسول میرے پس نہین پڑھی جاتی تہین تمپر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے یعنی ایمان لانے سے اونپر معا

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اوس گھڑی مین دھوکا نہین تم کہتے ہمنہین سمجہتے کیا ہے وہ گھڑی ہمکو آتا ہے تو

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝

ایکخیال سا اور ہمکو یقین نہین ہوتا موضح

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہے اور قیامت کچھ شبہہ نہین ہے بیچ اوسکے کہتے تہے تم نہین جانتے ہم کیا چیز ہے قیامت تصور نہین کرتے ہم اوسکو مگر ساتھ احتمال ضعیف کے اور نہین ہم یقین کرنے والے تفسیر اور جب کہا جاتا یعنی تمکو اے کافرون کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث وجزا کے ہونیکا سچا ہے اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہے اور زبر سے بھی اور ان نظن الا ظنا کی اصل ہے نظن ظنا اور نہین ہم یقین کرنیوالے کہ قیامت ہونے والی ہے مدارک

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور کھلین اونپر برائیان اون کامون کی جو کیے تہے اور الٹ پڑی اونپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تہے موضح

اور ظاہر ہوئین اونکو سزائین اون چیزون کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تہا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تہے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تفسیر ظاہر ہوئین اونکو یعنی ان کافرون کے لیے یعنی آخرت مین برائیان اعمال اونکے کی یا سزائین بجز عملون اونکے کی کہ دنیا مین کرتے تہے اور حاق نزل کے معنی ہین اور اوتری اونپر سزائین ٹھٹھا کرنے اوسکے کی مدارک معا

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

اور حکم ہوا کہ آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تمہارا دوزخ ہے اور کوئی نہین تمہارے مددگار موضح

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جاگہ تمہاری دوزخ ہے اور نہین ہے واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا تفسیر فراموش کرینگے ہم الخ یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب مین جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباسؓ نے اسکی تفسیر مین کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑونگا مین تمکو دوزخ مین معا

درمنثور تنبیہ سوچنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر وطاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہے افسوس ہے کہ بعضے صاحب اللہ تعالی کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہین اور اپنی خواہش نفس کی چیزون کو ترجیح دیتے ہین یہ محض اقتضاء غفلت ہے

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا

یہ تمپر اسواسطے کہ تمنے پکڑا اللہ کی باتون کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالنا ہے وہان سے

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

اور نہ اونسے چاہین توبہ موضح

یہ عذاب بسبب اوسکے ہے کہ پکڑا تہا تمنے اللہ کی آیتون کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے رضامند کرنا خدا کا طلب کیا جاویگا تفسیر فریفتہ کیا تمکو الخ یہان تک کہ کہا تمنے نہ مرینگے ہم اور نہ جئینگے اور نہ ...

رضامند کرنا الخ یعنی ساتھ توبہ اور طاعت کے اسلیے کہ یہ نہیں نفع دیگا اوسدن * جلالین *

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

سو اللہ کو ہی سب خوبی جو رب ہی آسمانون کا اور رب ہی زمین کا اور رب سارے جہان کا * موضح *

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالمون کا * تفسیر * یعنی پس تعریف کرو اسکی جو رب ہی تمھارا اور رب ہر چیز کا قسم آسمانون اور زمین اور عالمین سے اسلیے کہ اسی ربوبیت عامہ واجب کرتی ہی حمد اور ثنا کو ہر مربوب پر یعنی جنکو پرورش کرتا ہی * مدارک *

وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اوسیکو بڑائی ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی زبردست حکمت والا * موضح *

اور اوسکے لیے ہی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ ہی غالب حکمت والا * تفسیر * اوسکے لیے ہی بزرگی یعنی بڑائی ہی ایسی کہ ہو اوسکی اسلیے کہ ظاہر ہی کبریا اور عظمت اوسکی آسمانون مین اور زمین مین غالب ہی اپنے بدلا لینے مین حکمت والا ہی اپنے احکام مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل اَلْكِبْرِيَاۗءُ رِدَاۗئِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور بزرگی صفاتی ازار میری ہی یعنی یہ دونون صفتین خاص میری ہین پس جسنے چھینی مجھسے ایک ان دونون مین سے یعنی متصف ہوا ساتھ ایک صفت کے ان دونون مین سے داخل کرونگا مین اوسکو دوزخ مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کرین اللہ کو مگر کہ بیٹھتے ہین ساتھ اونکے بقدر شمار اونکے کے فرشتے پس اگر حمد کی اللہ کی قوم نے حمد کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تسبیح کرتے ہین قوم اللہ کی تسبیح کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تکبیر کہتے ہین قوم اللہ کی تکبیر کہتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر بخشش مانگتے ہین قوم اللہ سے آمین کہتے ہین فرشتے پھر چڑھتے ہین فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہی اللہ اونسے یعنی حال اونکے جاننے کا پس کہتے ہین وہ اے رب ہمارے بندے تیرے اہل زمین سے یاد کرتے تھے تجکو پس یاد کیا ہمنے بھی تجکو فرماتا ہی اللہ کہ کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین فرشتے اے رب ہمارے حمد کرتے تھے تیری پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین اول اونکا ہون کہ عبادت کیے جاتے ہین اور آخر اونکا ہون کہ تعریف کیے جاتے ہین یعنی سب سے پہلے میری ہی بندگی کی ہی مخلوق نے اور تعریف جو کوئی کسیکی کرتا ہی انتہا مجھی پر ہوتی ہی عرض کرتے ہین فرشتے کہ تسبیح بھی کرتے تھے وہ تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مدح میری نہین لائق ہی کسیکے لیے سوا میرے یعنی تعریف پاکی کے سزاوار مین ہی ہون اور کوئی لیاقت اسکی نہین رکھتا عرض کرتے ہین فرشتے کہ اے رب ہمارے ساتھ بزرگی کے یاد کرتے تھے تجکو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میرے ہی لیے ہی کبریا یعنی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور مین عزیز حکیم ہون عرض کرتے ہین فرشتے کہ اے رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ یعنی بلاشبہہ مین گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشا مینے اونکو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اللہ کے لیے تین کپڑے ہین یعنی صفتین خاص ہین تہبند باندھا عزت کا اور کرتا پہنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریائی پس جسنے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت دی اللہ نے پس وہ ایسا شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ یعنی چکھ عذاب تو تو عزت والا بزرگ تھا یعنی دنیا مین اپنے گمان مین اور جسنے رحم کیا لوگون پر رحم کریگا اوسپر اللہ پس یہ ایسا ہی کہ پہنا کرتا اپنا جو لائق تھا اوسکو اور جسنے تکبر کیا تحقیق چھینی اللہ سے چادر اوسکی کہ لائق اوسکے تھی پس بلاشبہہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہی نہین لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ چھینے چادر مجھسے یہ کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین * مدارک * تنبیہ * مناسب آیت وَغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا کے ایک بزرگ نے کہ اللہ رحمت کرے اونپر کیا خوب مضمون لکھا ہی کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہی اونکے حق مین جو آخرت سے غافل ہوے ہین ... اپنی خواہش مین لگ رہے ہین اونکے دلونکو دنیا کی محبت نے گھیر رکھا ہی آخرت کو بالکل بھول گئے ہین اور یہان کی نکمی چیزون پر

ع ۲

پھول رہے ہین جو ان باتون کا اثر اونکے کامون مین خوب پایا جاتا ہی اور اونکے کارخانہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ شرعی حکمون کو دنیا کے کام کے لیے
چھوڑ دیتے ہین اور جب خواہش ہی اور خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف اونکے آگے آتا ہی تو دنیا کے نفع کو خالق کی خواہش پر
غالب کرتے ہین اور جو لوگ اس دنیا ناپائدار کی محبت مین پھنسے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے اور یہ کلام اونکی جانب پایا نہین جاتا
سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہی بے ثبات اور بے بنیاد و نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ
نسا مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ یعنی کہدے ای پیغمبر دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے
مقابلے مین بہت تھوڑی ہی اور فرمایا حق سبحانہ تعالی نے سورۂ یونس مین إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ
لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہو جانے مین
اور جھٹ پٹ متغیر ہو جانے مین مثل پانی کے ہی کہ برسایا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جس سے آدمی اور
چارپائے کھاتے ہین یہان تک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہین جو چاہین سو کرین
پونہچا اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کے واسطے رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوئے کھیت کے مانند گویا کہین نام و نشان آبادی کا نتھا
کل اسی طرح بیان کرتے ہین ہم مثالون سے دلیلین اپنی قدرت کی اون لوگون کے لیے جو سوچتے ہین اور نفع اوٹھاتے ہین یہ ایک آدمی اس
جگہ مثال مزدور کی ہی کہ مزدوری کو بیچکے گھر آتا ہی اور آسایش بھی اوسکی انتہا آسایش فرو جھکا کر کے لگا دیتے ہوئے گھڑی بھر ایک ذرہ بیٹھکر دم لے لیتا ہی
پھر محنت مین لگتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا لِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا یعنی کیا ہی میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار کے ہین کہ چھاؤن مین ٹھہرا اسوار درخت کی
پھر چل کھڑا ہوا اور اوسے چھوڑ گیا سچ جانو تم یہ مکان آدمی کے کمال حاصل کرنے کا ہی نہ کھانے اور سونے کا اور یہ جگہ محنت اور کمائی کی ہی نہ
کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی نہ یہان کی عمارت کو اعتبار ہی نہ امارت کو نہ سلطنت کو پائداری ہی نہ دولت کو چنانچہ اسی جہان کی بادشاہت
نے فرعون اور شداد کو غضب الہی مین ڈالا دنیا اور آخرت مین ذلیل و خوار بنایا لعنت کا طوق لوگون کی طرف سے اونکی گردنون مین پہنایا
اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دھسایا اور ہزارون کو یونہین نیست و نابود کیا ہلاکت کو پونہچایا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ مرسلات مین أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ○ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ○ كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ○ یعنی کیا ہلاک
نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچا دینگے ہم پچھلون کو جو اونکا طریق رکھتے ہین اور ایسا ہی سلوک کرتے ہین
ہم سب گنہگارون سے یارو اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض دھوکا ہی بے منفعت فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ کہف مین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○
یعنی کہدے اے محمد کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھ کام نہ آئی بگڑ گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچھے کام کرتے ہین یعنی
جیسے قوم یہود اور نصاری کے بہت گنیش اور رہبان کہ اکثر اپنی عبادتگاہ مین نماز و روزہ کرتے ہین اور اونکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب سے باطل ہو گئے ہین
اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین اور علما نے کہا ہی کہ مراد ایسے گروہ سے اس امت مین وہ لوگ ہین کہ جنھون نے عقائد اپنے ٹھیک نہین کیے کفر اور
بدعت مین لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفہ طول طویل پڑھتے ہین و نماز و روزے مین خوب مشغول ہین مگر نیت مین
اونکی دنیا کی عزت اور دولت کی آرزو ہی دکھلانے کو سب کچھ نیک کرتے ہین پر سبب بے اعتقادی کے اور نہ رہنے کے اونکا عمل کچھ حساب مین نہ

بالکل برباد ہوگئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالی کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا رنج اپنے اوپر اوٹھایا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمین ہی مگر اللہ کا ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی ✣ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ

سورة الاحقاف مكية وهي خمس وثلثون اية واربعة ركوعات

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا چونکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوائے آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ آخر آیت تک کے اور آیت فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ آخر آیت تک کے اور آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ سے تین آیتون تک کے کہ یہ مدنی ہین اور آیتین اسمین ۳۵ پینتیس ہین اور کلمے ۶۴۴ چھ سو چوالیس اور حروف ۲۶۰۰ دو ہزار چھ سو اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ جاثیہ کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوائے اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین ✣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ✣ موق

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خدائے غالب با حکمت کے سے ہی ✣

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○

ہمنے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین ڈر سنایا نہین دھیان کرتے ✣ موق

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ درمیان دونون کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کہ کافر ہوئے اوس چیز کو ڈرایا گیا اونکو سو منہ پھیرنے والے ہین ✣ تفسیر ✣ ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہمارے کے ساتھ ایک وقت مقرر کے یعنی روز قیامت کے اور وہ ایسا وقت ہی کہ نہ پہنچینگے اوس تک آسمان زمین یعنی جب تک باقی رہینگے پھر فنا ہو جائینگے پس اشارہ ہی طرف فنا ہونے انکے کے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو کہ وہ ہول اوس دن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہونچنا ہی طرف اوسکے یا مراد بعث و حساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے قرآن مین تو منہ پھیرنے والے ہین یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طیار کرنے کا ✣ معا ✣

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھاؤ تو مجکو اونھونے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہو تم سچے ✣ موق

کہکیا دیکھا تمنے اوس چیز کو کہ پوجتے ہو تم سوائے خدا کے دکھا دو مجھکو کیا پیدا کیا ہی زمین سے یا واسطے اونکے کچھ ساجھا ہی آسمانون مین لیجا تو میرے پاس کوئی کتاب کہ آئی ہو پہلے اس سے یا بقیہ علم سے اگر ہو تم سچے ۔ **تفسیر** ۔ اَرَاَیْتُمْ کے معنی ہین خبر دو مجھکو اور سوا خدا سے مراد بت ہین اور اَرُوْنِیْ کے معنی بھی خبر دو مجھکو مین یہ تاکید ہے اَرَاَیْتُمْ کی کیا پیدا کیا ہی الخ یعنی کون سی چیز پیدا کی ہی اونھون نے اون چیزون مین سے کہ زمین مین ہین اگر ہین وہ معبود یا واسطے اونکے ساجھا ہی الخ یعنی یا ساجھا ہی اونکو ساتھ اللہ کے آسمانون کے پیدا کرنے مین پہلے اس سے یعنی پہلے اس کتاب سے کہ وہ قرآن ہی یعنی یہ کتاب ناطق ہی ساتھ توحید کے اور باطل کرنے شرک کے اور نہین اوتاری گئی کوئی کتاب اسکی اس سے پہلے مگر وہ ناطق ہی ساتھ مثل اسکے پس لے آؤ بھلا ایک تو کتاب اوتری ہوئی پہلے اس سے کہ گواہی دیتی ہو ساتھ صحت اوس چیز کے کہ تم اوس پر ہو یعنی پوجنا غیر اللہ کا یا بقیہ علم کے باقی رہا ہی تمپر علوم اولین سے اگر ہو تم سچے یعنی اس بات مین کہ اللہ نے حکم کیا ہی تمکو بتون کے پوجنے کا ۔ **ف**

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوا سے ایسے کو کہ نہ پہنچے اوسکی پکار کو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین انکے پکارنے کی ۔ **صق**

اور کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہی سوائے خدا کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکار اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود جاہل انکے پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو ۔ **ف**

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور جب لوگ جمع ہونگے وہ ہونگے انکے دشمن اور ہونگے انکے پوجنے سے منکر ۔ **صق**

اور جب جمع کیے جاوینگے لوگ ہونگے یہ معبود اونکے دشمن اور ہونگے یعنی معبود اونکی عبادت کے انکار کرنیوالے ۔ **تفسیر** ۔ یعنی کہینگے معبود اونکے کہ نہین بلایا ہمنے اونکو اپنی عبادت کی طرف اور معنی استفہام کے بیچ مَنْ اَضَلُّ کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہی اونھون نے ایسے خدائے تعالی کو کہ وہ شاہنشاہ ہی سنتا ہی اور قبول کرتا ہی دعا اور قادر ہی ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے غیرون کو کہ جو جماد ہین نہ قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین کسیکے جواب دینے پر جب تک کہ دنیا قائم ہی اور یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور جب قائم ہوگی قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود انکے دشمن انکے اور ہونگے مخالف انکے اور انکی عبادت کا انکار کرینگے غرضکہ وہ ہر صورت باعث انکی مضرت و خرابی کے ہین ۔ این مین ۔ **ف** ۔ **تنبیہ** ۔ آیت وَمَنْ اَضَلُّ الخ سے یہ سمجھا گیا کہ پکارنا بزرگون کو وقت پیش آنے حاجتون وغیرہ کے ہر جگہ اور ہر مکان سے بہت برا ہی بلکہ شرک ہے بعضے کم فہم یہان پر دو طرح غلطی مین پڑے ہین اور اورون کو بھی مغالطہ دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اسکے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری ہین نہ بزرگون کے پکارنے والون کے حق مین اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین نے یہان يَدْعُوْا کو ساتھ يَعْبُدُ کے تفسیر کیا ہی نہ بمعنی پکارنے اور ندا کرنے کے جواب شبہ اول کا یہ ہی کہ قاعدہ اصول کا ہی اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ ۔ یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا پس بموجب اس قاعدے کے جیسا پکارنا بتون کا برا ہی ایسا ہی بزرگون کا اور درصورتیکہ لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ صریح اس آیت مین اور اور آیتون مین کہ آگے آتی ہین واقع ہو کیا مجال دم زدن ہی اور **جواب** دوسرے شبہے کا یہ ہی کہ اصلی معنی دعا کے پکارنے اور مانگنے ہی کے ہین اور مجازی عبادت کے چنانچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہی اَلدُّعَآءُ وَالنِّدَآءُ وَاحِدٌ الخ یعنی دعا اور ندا ایک ہی ہین اور عبد الحکیم نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہی اَلدُّعَآءُ وَالنِّدَآءُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَقِيْلَ الدُّعَآءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَآءُ لِلْبَعِيْدِ انتہی یعنی دعا اور ندا معنی واحد کے ہی اور بعضون نے کہا کہ دعا قریب کے لیے ہی اور ندا بعید کے لیے اور امام راغب مذکور نے اور جگہ مفردات قرآن مین دعا کو بمعنی سوال اور استغاثہ کے لیا ہی اور کتنی آیتین قرآن مجید کی اپنے مدعا پر سند لائے ہین پس کہا دَعَوْتُهٗ اِذَا سَاَلْتُهٗ وَاسْتَغَثْتُهٗ

یعنی عرب میں بولتے ہیں دَعَوْتُہٗ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استغاثہ کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالی نے اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ
یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ
اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ + یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمھارے پاس قیامت
کیا غیر اللہ سے سوال کروگے یعنی امان اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کروگے آگاہ کیا ہمکو کہ تمکو جب پہونچتی ہے شدت تو نہیں التجا کرتے تم
مگر طرف اوسی کے اور اور رجا کے فرمایا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا یعنی مانگو اوس سے از راہ خوف و طمع کے اور اور رجا کے فرمایا وَادْعُوْا
شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یعنی اور پکارو اپنے شہدا کو سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا وَاِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے اپنے رب سے رجوع کر کر طرف اوسکے
اور فرمایا وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖ یعنی اور جب پہونچتا ہے انسان کو ضرر دعا کرتا ہے ہمسے اپنے پہلو پر
پڑا ہوا اور فرمایا وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ + یعنی اور نہ پکار سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع
پہونچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا + یعنی نہ پکارو آج کے دن
ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتیں اور یہ جو آتا ہے دَعَا عَلَى الشَّيْءِ یا اِلَى الشَّيْءِ اوسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ رغبت لائی اوسکے قصد
کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ یعنی اے رب میرے قیدخانہ بہت پیارا ہے میرے
نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ یعنی اور اللہ رغبت
دلاتا ہے طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہ کہا اوسنے يٰقَوْمِ
مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ یعنی کیا ہے مجکو کہ رغبت دلاتا ہوں تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کاموں
کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا + اور تفسیر نیشاپوری میں تحت آیت کریمہ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ الخ کے لکھا ہے کہ جاننا چاہیے کہ دعا مصدر دَعَوْتُ اَدْعُوْ کا ہے اور کبھی ہوتا ہے اسم کہ کہتا ہے تو سَمِعْتُ
دُعَاءً جیسے کہتا ہے تو سَمِعْتُ صَوْتًا اور حقیقت دعا کی ہے استدعا کرنی بندے کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا جمہور
عقلا نے کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہے اور وہ شعار صالحین سے ہے اور آداب انبیا اور رسولوں کے سے انتہی اور تفسیر جلالین میں
لکھا ہے وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ عِبَادَتُهُمُ الْاَصْنَامَ وَحَقِيْقَةُ الدُّعَآءِ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ + یعنی نہیں ہے دعا کافروں
کی یعنی پوجنا اونکا بتوں کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی
وغیرہ میں بھی ہیں غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہیں اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہیں اور قاعدہ اصول
فقہ کا ہے کہ لَا يُصَارُ اِلَى الْمَجَازِ اِلَّا عِنْدَ تَعَذُّرِ الْحَقِيْقَةِ یعنی نہیں پھیرا جاتا ہے کلام طرف مجاز کے مگر وقت نہ بننے حقیقت کے اور
جہاں معنی حقیقی بنتے ہوں تو کیا ضرورت ہے کہ رجوع کریں ہم طرف معنی مجاز کے اور بعضے مفسرین نے جو یدعو کو یعبد کر تفسیر کیا ہے تو اوسکی وجہ
یہ ہے کہ ندا دور سے وقت حاجت کے کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہے اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہے اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ یعنی دعا
مانگنی بڑا جز عبادت کا ہے اور اس شبہہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہے ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا میخواند اور پکارتا ہے
وغیر ذلک کیا ہے بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہے کہ جہال
کہتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شَيْئًا لِلّٰهِ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہیں ہے اور اگر کہے یا الٰہی بحرمت

ل ... امام راغب

خواہ پیغمبر ہون یا ولی ہون ترک پکارنا ہی کے مضایقہ نہین کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ یعنی جنسے تم دعا چاہتے ہو سواے خدا کے وہ بندے ہین مانند تمہارے ہین اونکو کیا قدرت ہی کہ حاجت کسیکی بر لاوین اگر کوئی کہے کہ پیغمبرون کا اور نیک بندون کو یاد کرتے تھے تو کہا جاویگا کہ لفظ عام ہی اور عموم لفظ معتبر ہی خصوص محل اور جو کچھ حدیث مین آیا ہی کہ ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصّٰلِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ وَذِکْرُ الْمَوْتِ صَدَقَۃٌ وَذِکْرُ الْقَبْرِ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ رَوَاہُ صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہی اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہی اور ذکر کرنا موت کا صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قریب کرتا ہی تمکو جنت سے نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے معاذ سے اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہی نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے عائشہؓ سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہی اور ذکر کرنا احوال اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہی تو پیروی کرین لوگ اونکی اور مخالفت اوضاع اونکی سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ذکر خدا تعالی کے اذان مین اور تکبیر مین اور تشہد مین اور ما سند اونکی کے عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ پس اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور ساتھ اوسکے ساتھ علی ولی اللہ یا ابوبکر ولی اللہ عمر زیادہ کیا جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ کا بھی اوس طرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی بطور وظیفے کے یا محمد یا محمد کہتا ہی جائز نہین ہوگا تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا جون کا تون اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحق صاحب علیہ الرحمۃ نے مائۃ مسائل مین لکھا ہی کہ بیچ ندا کرنے غائب کے درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پہونچانے ثواب درود وسلام کے ظاہرا جائز ہوگا وسبب ایک تو یہ کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ ملائکہ حق تعالی کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ یا سلام بھیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے ہین دوسرے یہ کہ التحیات مین خطاب واسطے پہونچانے سلام کے وارد ہوا ہی پس بنا بر اوسکے اگر کوئی یا رسول اللہ کہے واسطے پہونچانے درود وسلام کے جائز ہی اور بیچ حق اور شخص کے سوا نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہی پس ندا بیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیجاویگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہی کہ جسوقت مین ندا کرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقل بیچ حاجت بر لانے کے رکھتا ہی یا عالم مین تصرف ہی یا شرکت تدبیر کی بیچ کارخانجات الہی کے رکھتا ہی تو اس صورت مین شریک کرتا ہی ساتھ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے کسیکو بیچ علم غیب کے اور قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امور عالم کے شریک ساتھ خدا تعالی کے نکرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر وشرک کا ہی چنانچہ آیتین قرآن کی اور حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ○ یعنی نہین جانتے جو لوگ کہ آسمان وزمین مین ہین غیب کو سوا اللہ کے اور نہین جانتے وہ کہ کب اوٹھائے جاوینگے یعنی نہین جانتے ہین پس مرنے کے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا الخ یعنی یہی آیت کہ جسکی تفسیر مین یہ بیان ہو رہا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ اسکا ترجمہ ابھی لکھا جا چکا ہی لفظ وَلَا یَضُرُّکَ تک اور اوسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بلاشبہ تو اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَہُمْ فِیْہِمَا مِنْ شِرْکٍ وَّمَا لَہٗ مِنْہُمْ مِّنْ ظَہِیْرٍ○ یعنی کہہ اے محمد مشرکون سے کہ پکارو اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم سواے اللہ کے نہین [illegible]

ع
[illegible] سے [illegible] اور [illegible]

ع
[illegible]

برابر دے کے آسمانون مین اور زمین مین اور نہین ہے اونکے لیے اونمین کچھ بھی شرکت اور نہین ہے واسطے اللہ کے کوئی مددگار اور ایسی بہت ہین اور ایسے حدیثین پس ایک تو اونمین سے یہ ہے قَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ مِصْرَ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هٰذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ یعنی کہا ایک نے عورتون مین سے اور ہم مین نبی ہے کہ جانتا ہے جو کچھ کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے یہ کہنا اور کہہ جو کچھ کہتی تھی تو اور یہ بھی حدیث شریف مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ کہا اونھون نے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد جانتے ہین پانچ چیزین جو فرمائین ہین اللہ تعالی نے اس آیت مین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ پس تحقیق بڑا بہتان بنایا یہ روایت مسلم مین ہے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاللّٰهِ لَا اَدْرِي وَاللّٰهِ لَا اَدْرِي وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ یعنی قسم خدا کی نہین جانتا مین قسم خدا کی نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور اور حدیثین بہت ہین یہ بطریق نمونے کے ذکر کی گئین اور یہ روایتین فقہ کی پس ایک تو یہ ہے ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا الخ یعنی پھر جان تو کہ انبیا نہین جانتے تھے ہین غیب کی چیزین مگر جو کچھ کہ معلوم کروادیا اونکو اللہ نے کبھی کبھی اور کہا ہے حنفیہ نے صریحا کہ کافر ہوتا ہے اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب معارضہ قول اللہ تعالی کے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ اسکا ابھی اوپر لکھا جاچکا ہے یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کی مین ہے اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاوون مین کہ مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ یعنی جو کوئی کہے کہ ارواح مشائخ کی حاضر ہین جانتی ہین یعنی جو کچھ ہوتا ہے کافر ہوتا ہے اسی طرح کہا شیخ فخر الدین ابو سعید عثمان جیانی بیٹے سلیمان حنفی کے نے اپنے رسالے مین اور بحر الرائق مین ہے وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ اور جسنے گمان کیا کہ مردہ تصرف کرتا ہے امور مین سوا اللہ کے اور اعتقاد کیا یہ کافر ہوا تمام ہوا کلام مولانا رحمہ اللہ کا اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلون کے کلام مین اور مولانا صاحب کی تحقیق مین کہ حاصل مطلب سبکا ایک ہی ہے کوئی از راہ بغض و حسد کے آپ کی تحقیق مین جرح قدح کرے تو پڑا کیا کرے اِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ اور غرض اس عاجز کی اس تقریر طول و طویل کے لانے سے یہ ہے کہ تو مسلمان بھائی اسکو دیکھکر متنبہ ہون اور جانین کہ جو یا علی یا پیر یا مدار یا سالار یا بھیک وغیر ذلک پکارتے ہین سراسر گمراہی و غلطی مین پڑے ہین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری باتین کھلی کہتے ہین منکر سچی بات کو جب اون تک پہنچی یہ جادو ہے صریح

اور جب پڑھی جاتی ہین اہل مکہ پر آیتین ہماری ظاہر یعنی قرآن کہتے ہین یہ کافر یعنی اہل مکہ مین سے بات درست کو جب آیا اونکے پاس یہ سحر ظاہر ہے
تفسیر بَيِّنٰتٍ جمع بینہ کی ہے بمعنی حجت اور شاہد کے اور مراد حق سے آیتین ہین اور الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے وہ کہ جنپر پڑھی جاتی ہین آیتین جب آیا اونکے پاس یعنی سنتے ہی انکار کرنے لگے بلا تامل بغیر تدبر و تفکر کے سحر ظاہر ہے یعنی ظاہر ہے امر اوسکا بطلان مین نہین شبہ ہے اوسمین

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ

کیا کہتے ہین یہ بنالیا توکہہ اگر مین بنالایا ہون تو تم میرا بھلا نہین کرسکتے اللہ کے سامنے کچھ اوسکو خوب خبر ہے جن باتون مین لگے ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

وہ بس ہے حق بتانے والا میرے تمھارے بیچ اور وہی ہے گناہ بخشنے والا مہربان

بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہے اسکو پیغمبر نے کہہ اگر باندھ لیا ہے مینے اسکو پس نہین تم مالک واسطے میرے اللہ سے کسی چیز کے خدا خوب جانتا ہے تمھاری

گفتگو کو قرآن مین بس ہی خدا اظہار حق کرنے والا ہو ہمارے تمہارے درمیان اور وہی بخشنے والا مہربان ہی تفسیر باندھ لیا ہی یعنی اپنی طرف سے
بنا لیا ہی اور نسبت کیا ہی اوسکو اسکی طرف جھوٹ سے اور ضمیر افتراہ کی حق کی طرف پھرتی ہی اور مراد حق سے آیتین ہین اگر باندھ لیا مین
نے اوسے یعنی اگر بنا لیا ہی مینے اسکو اپنی طرف سے بالفرض والتقدیر تو اللہ جلدی بھیجیگا مجھپر عذاب افترا کرنیکا اوسپر پھر باز نہین رکھ سکنے کے
تم اوسکو میرے اوپر عذاب جلدی کرنے سے اور نہین طاقت رکھنے کے تم دفع کرنیکی اوسکے عذاب سے کچھ پس کیونکر افترا کرون مین اوسپر اور
مستحق ہون اوسکے عذاب کا اور شَهِيدًا کے معنی یہ ہین کہ وہ گواہ ہی میرے سچ پر اور رسالت کے پہونچانے پر اور گواہ ہی تمہارے انکار پر اور
یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہی اور گواہ ہی مراد اس سے وعید ہی کہ وہ انکی گفتگو کرنے پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہی یہ وعدہ
مغفرت اور رحمت کا اگر باز آوین کفر سے اور ایمان لاوین ۞ ف نہین تم مالک یعنی نہین دفع کر سکتے تم مجھسے عذاب اوسکا اگر عذاب کرے
مجکو افترا پر پس کیونکر افترا کرونگا اللہ پر تمہارے سبب سے ۞ معا ۞ تنبیہ ۞ بھائیون خیال تو کرو اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو
پہلے ظاہر ہونے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پہونچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر بہتان افترا لگاتا یا ایسے
ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی مین یہ مضمون کیا خوب لکھا ہی کہ اس دنیا کی تمنا مین اوقات کاٹنی محض شرمندگی اور رسوائی حاصل
کرنی ہی فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ شوری مین مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ
یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہی دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے اور نہین ہی اوسکو آخرت مین کچھ حصہ جیسے بدینون کو یہان بڑی فراغت
ہوتی ہی چین اور آرام سے گذرتی ہی جو انکی تقدیر مین لکھا ہی یہان ملتا ہی مگر وہ لوگ وہان کی نعمتون سے محروم ہین اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا ہی
اپنا حصہ دنیا مین یہان پاتا ہی پھر زیادہ اس سے وہان فیض اوٹھاتا ہی اور پہلون کو مال و اولاد کچھ کام آئے نہ عزت او حشمت یہان کی وہان کے
دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہی ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اسہی سے کام پڑیگا دنیا کے مزے چھوڑنے پڑینگے یہان کے نام و نشان
کام نہ آوینگے گھر بار زن و فرزند کو اگر تم خود نہ چھوڑوگے چھڑا دینگے موت کی گھڑی جب آ پہونچیگی ایک دم کی فرصت نہ دینگے فرماتا ہی اللہ تعالی
سورۂ یٰس مین فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۞ یعنی جب آ گھڑی ہوگی موت قیامت کے دن
نہ فرصت ملیگی اونکو کہ اپنے لوگون کو وصیت کرین اور نہ طاقت پاوینگے کہ اوکی طرف پھر سکین جہان کے تہان رہ جاوینگے کھیت مین ہون
یا بازار مین وہین مرجاوینگے اچھے عالم اچھے عاقل بڑے بڑے طبیب کامل ہزارون ویدکی دوائین موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور
خوشی کا مہیا رہتا ہی اور وہ بیچارہ مرنے والا قابض الارواح کے پنجے مین گرفتار سیکڑون دوست آشنا اپنے بیگانے گرد و پیش حاضر
اور وہ عزیز سکرات موت کی کشاکش مین مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حکیم حاذق جمع ہون ایک ذرہ بھر اوسکو جنبش نہ دے سکینگے
ایک سر مو اوسکی بہتری نہ کر سکینگے فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ مین فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۞ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ
تَنظُرُونَ ۞ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۞ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۞
تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۞ یعنی پھر کیون نہین جب جان پہونچے گلے تک مرنے کے وقت اور تم دیکھتے ہو مرنے کو اور ہم
بہت نزدیک ہین اوس مرنے کے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے نہین پھیر لیتے پس جو تم نہین ہو جزا پانے والے قیامت کے دن نہین پھیر لیتے جان کو
بدن کی طرف یعنی بعد پہونچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافرون کے لیے یہ دنیا آرام کی جگہ ہی خوشی سے گذرتی ہی اور مومنون کو
اور انتظار لگا رہتا ہی پھر اوسمین رنج اور تکلیف ہی ہتی ہی اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ۞ یعنی دنیا قید خانہ ہی مومن کے حق مین اور باغ و بہار ہی بیدینون کے حق مین تمام جہان پچھم سے پورب اور اُتر سے
دکھن اور ابتدا سے انتہا تک سب کا سب اگر کسیکے ہاتھ آوے پھر وہی نجس و ناپاک ہی حقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار مین کچھ نہین اوسکی

قدر و منزلت جیسا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین لَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى
قبول نہ کیا جاویگا کسی اون نافرمانون مین سے زمین بھر سونا کہ اپنے بدلے دیکر عذاب سے چھوٹے رہائی پاوے اللہ تعالی کی رضامندی اور
کے مقابل مین یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہین رکھتی بلکہ اوس سے بھی کمتر گنی جاتی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَتِ
الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ❊ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے
برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوسمین سے ایک گھونٹ پانی ❊

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ وَمَا اَنَا
تو کہہ مین کچھ نیا رسول نہین آیا اور مجکو معلوم نہین کیا ہونا ہے مجھسے اور نہ تمسے مین اوسی پر چلتا ہون جو حکم آتا ہے مجکو اور میرا کام یہی
اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
ڈر سنا دینا کھول کر ❊

کہ نہین ہون مین نیا آیا ہوا پیغامبر ون سے اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یعنی دنیا مین اور پیروی
نہین کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میرے اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا آشکارا ❊ تفسیر ❊ نیا آیا ہوا یعنی
نہین ہون مین اول رسل کہ انکار کرو تم نبوت میری کا پہلے گذر چکے ہین مانند میرے بہت سے رسول ہین کیونکر جھٹلاتے ہو تم مجکو کیا کیا جاویگا یعنی کیا
کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے زمانہ آیندہ مین اور کلبی سے ہے کہ تنگ ہوئے صحابہ مشرکون کی ایذا سے پس عرض کیا اونھون نے
آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ یعنی مین نہین جانتا
کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے آیا مکے ہی مین چھوڑا جاؤنگا یا حکم کیا جاویگا مجکو نکلنے کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجکو
یعنی خواب مین ایک زمین دکھائی گئی کہ اوسمین درخت کھجور کے ہین اور طرح بطرح کے درخت ہین ❊ ۵ کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا مین آیا
نکالا جاؤنگا مین اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کیا گیا ساتھ اون نبیون کے کہ پہلے مجھسے تھے اور آیا مارے جاوینگے تمکو پتھر یا دھسایا جاویگا
تمکو مانند جھٹلانے والون کے کہ پہلے تمسے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے الخ یعنی قرآن کی اور نہین نکالتا مین اپنی طرف سے کچھ ❊ جب
جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا قسم ہے لات وعزی کی امر ہمارا اور امر محمد کا
اللہ کے نزدیک ایک ہی سا ہے اور اونکو ہمپر کچھ فضیلت نہین جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہین جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہین جانتے اگر پیغمبر خدا
کے ہوتے تو چاہیے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ❊ یعنی بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ وغیرہا کے فتح ہونے کا زمانہ آیندہ مین بزبردستی بسبب
جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ سابق گذرا ہے اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ واسطے رغبت دلانے
امت تیری کے جہاد مین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تمکو دریافت کرنا اپنے جو کچھ کہ خدا تمھارے ساتھ کریگا لیکن نہین جانتے ہم کہ ہمارے ساتھ
کیا کریگا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
یعنی تو کہ داخل کرے اللہ مومن مرد اور عورتون کو باغون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور اوتری آیت وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ❊ یعنی اور خوشخبری دے مومنون کو اسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہے پس بیان
کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنون کے اور یہ قول انس اور قتادہ اور حسن اور عکرمہ کا ہے کہا اونھون نے کہ آیت
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ فرمائی اللہ تعالی نے پہلے اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہون اونکے کے اور خبر دی بخشش

گناہون اونکے کی معاف ہوئے اسی حدیبیہ میں پس منسوخ کیا اسنے اوسکو اور روایت کی احمد اور بخاری اور نسائی اور ابن مردویہ نے ام العلاء سے اور یہ عورت بیعت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے کہا جب مر گئے عثمان بن مظعون تحت میں رہا اسکی تجہیز ابو السائب گواہی دیتی ہون مین تجہ کو بالتحقیق اکرام کیا اللہ نے تیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے معلوم کروایا تجہکو کہ اللہ نے اکرام کیا اوسکا لیکن اوسکا یہ حال تھا کہ وہ ایمان لایا تھا اپنے رب پر اور مین امید رکھتا ہون اوسکے لیے بھلائی کی قسم اسکی نہین جانتا مین حال اپنا کہ مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے کہا ام العلاء نے پس قسم خدا کی نہین تعریف کرونگی مین بعد اسکے کسیکی اور اور روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ کہا اونھون نے جب مر گئے عثمان بن مظعون کہا اونکی بیوی نے یا اور کسی بیوی نے هَنِيْئًا لَّكَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ بِالْجَنَّةِ یعنی گوارا اور مبارک ہو جیو تجہکو جنت ای ابن مظعون پس دیکھا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر غضب سے اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجہکو قسم خدا کی مین رسول خدا کا ہون اور نہین جانتا مین کہ کیا کریگا اللہ ساتھ میرے کہا ابن عباس نے اور یہ معاملہ ہوا پہلے اوترنے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ وہ تھا یار آپکا اور سوار آپکا اور آپ ہی خوب حال جانتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین اوسکے لیے رحمت رب اوسکے کی اور ڈرتا ہون مین اوپر اوسکے گناہ سے ✽ **معا تنبیہ** ✽ اور بعد اسکے صاحب معالم نے بھی مانند مضمون مذکور کے نقل کیا ہی کہ ایک جماعت کے نزدیک قول اللہ تعالی کا مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ حکم ہی دنیا کے پہلے اور آخرت کا حال معلوم ہو چکا کہ وہ جنت مین ہونگے اور جھٹلانے والے اونکے دوزخ مین پھر بطور مضمون مذکور کے مفصل بیان کیا بعد اور ام العلاء وغیرہ کا خبر نا اچھا لگنا ہیت مذکور کو جو حضرت کو ناگوار گذرا کلام مذکور فرمایا ایسی ہی ایک روایت اور ترمذی مین آئی ہی کہ ایک شخص کا صحابہ مین سے انتقال ہوا پس کہا ایک شخص نے اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی خوش ہو تو اے میت ساتھ جنت یعنی بسبب برکت تشریف لانے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے یہ کہتا ہی تو اور نہین جانتا تو یعنی حقیقت حال کی پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو لا یعنی یعنی بیفائدہ یا بخل کیا ہو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کم کرتا ہی اوسکو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو انتہی ✽ پس جو جب ایسی ہی روایتون کے اہل عقائد لکھتے ہین کہ کسیکو یقینی جنتی یا دوزخی نہ کہے جب تک کہ نص سے جنتی یا دوزخی ہونا اوسکا ثابت نہو ہان باعتبار ظن غالب کے کہنا چاہیے کہ گمان غالب ہم لوگون کے شخص کے جنتی ہونے کا یا دوزخی ہونے کا ✽

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے ہان سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب کی

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

پھر وہ یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا گنہگارون کو ✽ ع

کہہ آیا دیکھا تمنے اگر ہو قرآن نزدیک خدا کے سے اور منکر ہوئے تم ساتھ اوسکے اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے بنی اسرائیل مین سے قرآن پر پس وہ ایمان لایا اور سرکشی کی تمنے البتہ ظالم ہوؤ گے تم تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی گروہ ستمگارون کو ✽ **تفسیر** ✽ اَرَءَيْتُمْ کے معنی ہین اَخْبِرُوْنِيْ اَيْ مَاذَا تَقُوْلُوْنَ یا مَاذَا حَالُكُمْ یعنی خبر دو مجھکو کہ کیا کہتے ہو تم یا کیا ہے حال تمہارا اور منکر ہوئے تم یعنی ای مشرکون اور شاہد یعنی گواہ سے مراد عبد اللہ بن سلام ہین جمہور کے نزدیک اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ یہ آیت مدنی ہی اسلیے کہ اسلام لائے ہین عبد اللہ مدینے مین روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین یعنی ایک زمین مین ہے وہان یہ خبر پہنچی تھی آنحضرت کا تشریف لانا سنکر دیکھا طرف چہرہ مبارک آپکے کے پس جانا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہین اور کہا آنحضرت سے کہ مین پوچھتا ہون تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اونکو مگر نبی ایک تو یہ پوچھتا ہون کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہی اور دوسری یہ کہ اول طعام کہ کھاوینگے وہ لوگ

اور جب کہا کہ اوس شخص کو ... کیا حال ہے فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہے اپنے باپ یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے اول نشان
قیامت کی ایک آگ ہی کہ جمع کریگی اور ہانک کر لیجاویگی لوگوں کو مشرق سے طرف مغرب کے اور ایسے پہلا کھانا کہ کھاوینگے اہل جنت
مچھلی کا جگر گوشہ ہی کہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور ایسے فرزند پس جب سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکا اور اگر
سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی
تو رسول اسکا برحق ہی اور ایک روایت میں یون ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا یا
رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہین اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اس سے کہ پوچھین آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے
مجکو یعنی بعد پوچھنے کے پھر آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبد اللہ بن سلام تم مین کہا اونھوں نے خَیْرُنَا وَابْنُ
خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا فرمایا
آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھوں نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اس سے
پس نکلے عبد اللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا یہود نے
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم مین اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اوسکا کہا عبد اللہ نے کہ یہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا
یا رسول اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ سعد کے جھگڑنے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے
موسی علیہ السلام ہین ۞ اور عَلٰى مِثْلِهٖ مین ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اوسکے معنی مین اور وہ مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اسکا
مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیرہ ذلک سے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی علیہ یعنی اوپر قرآن کے گواہی دی
اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تم نے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے
نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہین ہو تم ظالم اور دلالت کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الخ ۞ ص۱۰

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَیْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَیَقُوْلُوْنَ

اور کہنے لگے منکر ایمان والون کو اگر یہ کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اسپر ہم سے پہلے اور جب راہ پر نہین آئے اسکے بتانے سے تو یہ اب کہینگے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِیْمٌ ۝

یہ جھوٹھ ہی مدت کا ۞ ص

اور کہا کافروں نے بیچ حق مومنوں کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے مومن ہمپر طرف اوسکے اور جب راہ نپائی ساتھ اوسکے کہینگے
یہ قرآن ایک جھوٹ ہی قدیم ۞ تفسیر ۞ یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتین کہا کرتے ہین ۞ ص ۞ اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار مکہ
کا ہی کہ کہا اونھوں نے اکثر اتباع کرنے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہین یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ
اِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی
جب راہ نپائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ یعنی اگلون کی
کہانیاں ہین ۞ ص ۞ آیا ہی کہ جب قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے مومنون
پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت مین مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضوں کے نزدیک مراد کفار سے یہودیان اور
مومنون سے عبد اللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا مکہ کے مشرکون کے حق مین ہی کہ مسلمانون کو کہا کہ فلانا اور فلانا
ہمپر قبول اسلام مین سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور شریف سب سے ہین ریاست و سبقت ہماری سب امور مین مقدم ہی ۞ بحر ۞

ف المعنی وان یکون ... کان من عند اللہ ... وکفرتم به ... سبب ... ص۱۰

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اور اس سے پہلے کتاب موسی کی راہ ڈالتی اور مہر اور یہ ایک کتاب ہے سچا کرتی عربی زبان میں کہ ڈر سناوے

ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ

گنہگاروں کو اور خوشخبری نیکی والوں کو ۔ع

اور پہلے قرآن سے کتاب موسی کی تھی پیشوا اور بخشایش اور یہ کتاب ہے باور رکھنے والی زبان عربی میں آئی ہوئی تو کہ ڈراوے یعنی کتاب ظالموں کو اور واسطے خوشخبری دینے کے نیک کاروں کو ۔ تفسیر ۔ کتاب موسی کی یعنی توریت پیشوا تھی کہ پیروی کیجاتی ہے اوسکی اسکے دین میں اور شرائع میں جیسے کہ پیروی کیجاتی ہے امام کی اور بخشایش ہے یعنی اوسکے لیے کہ ایمان لایا اوسپر اور پیروی کی اوسکی اور عمل کیا اوس چیز پر کہ اوس میں ہے اور یہ کتاب یعنی قرآن باور رکھنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسی کی یا سب کتابوں کی کہ آگے گذریں ہیں ظالموں یعنی کافروں کو نیک کاروں کو یعنی واسطے مومنوں مطیعوں کے ۔ ف ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مقرر جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہے اونپر نہ وہ غمگین ہونگے ۔ ع

تحقیق اون لوگوں نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہیں ہے اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔ تفسیر ۔ قائم رہے یعنی اسکی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہیں ہے یعنی قیامت میں اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنی موت کے وقت ۔ ف ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

وہ ہیں بہشت کے لوگ سدا رہینگے اوس میں بدلا اوسکا جو کرتے تھے ۔ ع

یہ لوگ اہل بہشت کے ہیں ہمیشہ رہینگے اوس میں بدلہ دیے جاوینگے بسبب اون چیزوں کے کہ کرتے تھے ۔ تنبیہ ۔ ابتدا کرتے ہیں ہم یہاں تک کچھ مناسب مضمون لکھا جاتا ہے گوش ہوش سے سننا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کر دیتا ہے کہ آدمی دولتمند کسیکو خیال میں نہیں لاتا دھیان کرو ابتدا رکوع میں کہ کافروں نے مومنوں کو نظر حقارت کیا سمجھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا اور رسول کی ٹھہری ہے دنیا کی زینت کافروں کو چاہیے نہ مومنوں کو فرمایا اللہ صاحب نے سورہ زخرف میں لَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــــُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی اگر یہ نہ ہوتا کہ ہو جاوینگے لوگ ایک ہی دین پر تو ہم کر دیتے اونکے لیے کہ منکر ہیں رحمن سے اونکے گھروں کی چھت روپے کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھیں اور اونکے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا بیٹھیں اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہیں مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہاں ڈر والوں کے لیے ہے یہی دنیا کا مال ہے کہ بڑائی کرنے والوں کو اپنے ذلیل کریگا اور یہی نقد روپیا پیسا ہے کہ اپنے چاہنے والوں کے حق میں عذاب کا سامان بنیگا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ توبہ میں يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی جس دن دہکاوینگے آگ اوسپر یعنی سونے روپے پر جو جمع رکھا ہے جہنم میں پھر داغینگے اوس سے اونکی پیشانیوں کو اور اونکے پہلوؤں کو اور اونکی پیٹھوں کو یعنی جنہوں نے نہیں ادا کیا مال کی زکوۃ کو اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہے جو ڈھیر کر رکھا تھا تمنے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کر رکھنے کا یعنی سونا روپا ہے کہ جبکہ اوسکے اپنی عزت نہیں جانتا تھا وہ آخرت میں کالا سانپ بڑا زہردار ہو کر قیامت کے میدان میں سبکے سامنے اوسکے گلے میں

اون جو کرکاایگا عزہ اوسکا سبب شیطنت ہو گئے اور کبھی اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کا [illegible] کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اوٹھاتا تھا اون اونکی محبت سب قیمتی ہو جاوینگی بلکہ اونسے دور بھاگیگا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ عبس مین یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ۝ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیۡهِ ۝ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیۡهِ ۝ یعنی اوس دن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا پانے لگیگا اور غضب الٰہی اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جاویگا تو اپنی خلاصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب میرے عوض پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ معارج مین یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡهِ ۝ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیۡهِ ۝ وَ فَصِیۡلَتِهِ الَّتِیۡ تُـْٔوِیۡهِ ۝ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ ثُمَّ یُنۡجِیۡهِ ۝ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بدلے مین دیکر کسی طرح اوسدن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھرانے کو جسمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو پھر بچ جاوے یہ بدلا دیکر اور سکو یہی دوست آشنا ہین کہ جنسے بدکاری بداطواری کی مجلس رونق تھی اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر رہتے ہین اوسدن دشمنی ہی پر کمر باندھینگے مجھے چھوڑکر اوس عذاب مین سب الگ ہو جاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ۝ یعنی جتنے دوست ہین اوسدن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو اللہ محبت رکھتے ہین آپسمین اونکی دوستی برقرار رہینگے ایک دوسرے کا مددگار رہوگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے چھڑاویگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایک دم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدری اوسکی اونکی نظرون مین چھاویگی فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ احقاف مین کَاَنَّهُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ ۙ لَمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا سَاعَۃً مِّنۡ نَّهَارٍ ؕ یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو جنگے وہ گویا رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی وہان کا عذاب دیکھکر یہان کی مدتون کا آرام و عیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت مین کچھ سکھ نہ تھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اوٹھانا پڑا غرض برائی اس دارنا پائدار کی جب یہان سے جا کر اپنے اقربا سے کہ بیگانون گنہگار ہین معلوم کرینگے اور جو خوبی اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آئی ہو وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ الخ سے سمجھا جاتا ہے ربط آیتونکا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنونکا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اسپر مستقیم ہو کر مستحق جنت کے ہون پس فرمایا ✣

وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡهِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ کُرۡهًا وَّ وَضَعَتۡهُ کُرۡهًا ؕ وَ حَمۡلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ

اور ہمنے تاکید کیا ہی انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ

ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَۃً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ

تیس مہینے مین ہو یہان تک کہ جب پہونچا اپنی قوت کو اور پہونچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے میری قسمت مین کر کہ شکر کرون احسان تیرے کا

الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ

جو تجھپر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجکو اولاد میری سے مین توبہ کی

اِلَیۡکَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝

تیری طرف اور مین ہون حکم بردار ✣

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اور [illegible]

[illegible] کے تحت رجوع کی بعض [illegible] اور [illegible] ہوئی * تفسیر * میں ہے [illegible]

اور دودھ [illegible] تیس مہینے میں دودھ چھڑانا [illegible] مہینے ہیں [illegible] کا بیان [illegible]

[illegible] صدیق اکبر چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور انکے ماں باپ بھی [illegible]

کو نہیں میسر ہوا [illegible] اوسوقت نہیں [illegible] یہ احوال فرضی ہے یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں * موضح القرآن *

[illegible] کم سے کم مدت حمل کی چھ مہینے ہیں اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جبکہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالی

حولین کاملین باقی رہا حمل کے لیے چھ مہینا اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان

اوٹھانے کے ہے [illegible] اور لفظ اشد جمع ہے کہ نہیں واحد اوسکے لیے لفظ میں اور معنی اوسکے ہیں کمال قوت اور عقل کے

اور اول اشد کے تینتیس برس ہیں اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہے اور یہ کہ کام نیک کرون [illegible]

کہا بعضوں نے کہ وہ پانچون نمازین ہیں رجوع کی میں نے یعنی تمام گناہوں سے اور اسلیے ہے کہ مسلمین ہوں میں [illegible] کہا [illegible]

نازل ہوئی یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں جب پہنچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے

ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے ماں باپ انکے پھر بیٹا اونکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق * جلالین *

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○

وہ لوگ ہیں جن سے ہم قبول کرتے بہتر سے بہتر کام جو کیے ہیں اور معاف کرتے ہیں ہم برائیاں اونکی جنت کے لوگوں میں سچا وعدہ جو اونکو ملتا تھا * موضح *

یہ لوگ وہ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم اونسے بہتر اوس چیز کا کہ کیا اونھوں نے اور گذرتے ہیں ہم برائیون اونکی سے بیچ اہل بہشت کے ہونگے موافق وعدے سچے کہ وعدہ دیے جاتے تھے * تفسیر * وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا میں بیچ قول اللہ تعالی کے وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ * جلالین * اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں ہے کہ چھ مہینے ماں کے پیٹ میں رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھارہ برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت میں پہنچے اور اوسوقت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی تھی اور اوسیوقت سے سفر شام میں اور ہمیشہ صاحب آنحضرت کے رہتے تھے اور جب آنحضرت بعد چالیس برس کے مبعوث ہوئے عمر صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رَبِّ أَوْزِعْنِي آخر آیت تک اور قبولیت اونکی دعا کی ظاہر ہوئی چنانچہ نو بردے مومن کفار کے عذاب سے چھڑا کر آزاد کیے اور مددگار ہر خیر اور عمل صالح کے رہے اور تمام اولاد اونکی اور باپ انکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور ماں اونکی ام الخیر بیٹی صخر بیٹے عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہیں ہے سوائے ابو بکر صدیق کے کہ ماں باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہو کر داخل صحابہ میں ہوئے ہوں اور بعضوں کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق میں اوتری ہے اور قصہ اوسکا سورہ عنکبوت اور لقمان میں گذرا * بحر * حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت میں ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پس وہ چھ مہینے بعد جنی اپس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

اونھوں نے حکم کیا اوسکے سنگسار کرنے کا پس پونہچی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پس آئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ کیا کرتے ہو تم اونھوں نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہی بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہی تو نے اللہ کو فرماتا ہی کہ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ✤ اور فرمایا حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور ابن عباس سے روایت ہی بطریق مرفوع کے کہ جسپر آئے چالیس برس پھر نہ غالب ہوئی خیر اوسکی اوسکے شر پر پس چاہیے کہ سامان درست کرے طرف دوزخ کے ✤

درمنثور **تنبیہ** ✤ جاننا چاہیے کہ مان باپ کا بڑا حق آیا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے یعنی سلوک بہتر احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون ہی فرمایا مان تیری کہا اوس شخص نے پھر کون ہی فرمایا مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کے فرمایا مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے بعد سونے کے دلیل پکڑی ہی کہ مان کے لیے تین حصے احسان ہی بنسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق مان کا اور یہ بھی مان باپ کے حقوق مین سے ہی کہ ایسی تواضع اور تملق اور خدمت کرے کہ راضی ہون وہ اور مباح چیزون مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو اونکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہی بیچ نصیحت کرنے حضرت ابرٰہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو ✤ **حسم** ✤ اور آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے مان باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو انمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نرکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی ✤ کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس مان میری یعنی مکے سے مدینے مین اور وہ تھی مشرک بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوسوقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مان میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے ✤ **ف** ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مان باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ✤ **حم** ✤ فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہی جو قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلائے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اسی طرح سے ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا مان باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا بنسبت اور لوگون کے ساتھ مان اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہی ✤ **ف** ✤ اور ایسا ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ✤ ع ✤ آیا ایک شخص ابودردا کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہی ایک عورت اور تحقیق مان میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکے پس کہا ابودردا نے

کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبھون دروازون بہشت کے سے محافظت فرمانبرداری
باپ کی ہی پس جو کوئی چاہے کہ داخل ہووے بہشت مین اس دروازہ سے کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس تجکو اختیار ہی
اگر چاہے تو محافظت کر اوس دروازے پر یا ضائع کر دے ف یعنی اگر طلاق دی تو نے رضاء والد کی نگاہ رکھی تو نے اور اگر نہ دی ضائع کی تو نے اور اس
حدیث سے اور دوسرے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا
مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ح + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان
رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا + ف + یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرے اور دیکر احسان
جتانا بہت برا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى + یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا
ساتھ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پانے والون کے ساتھ نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے
نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدہ اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ + ع + ح + ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہی
واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب اوسکے رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہی واسطے
تیرے مان کہا نہین فرمایا کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے + ف + یعنی تو بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا
کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق میں وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ
اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ مان کا سا
حکم رکھتی ہی + ح + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے پاہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف
ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کردیا اوس نے دروازہ غار کا پس کہا اونھون نے آپس مین کہ
دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے اون
عملون کے امید ہی کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے
بچے بھی تھے چھوٹے اور تھا مین چراتا بکریان تو کہ خرچ کرون مین دودھ اونکا اونپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس
اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور لے گئے مجھکو
درخت یعنی ایک درکہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہان تک کہ شام ہو گئی
پس پایا مینے مان باپ کو سوتے پس دودھ دوہا مینے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین پاس اون
کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مینے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مینے یہ کہ دودھ پہلے بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے
مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس یہی ہی حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا
یہان تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین کھولنا
کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آسمان + ف + گویا اوس
قوم کی شریعت میں حق نفقہ کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو + ح + کہا دوسرے نے یا الہی
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو جیسا کہ مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس طلب کیا مینے اوسکے نفس
اسکے کو یعنی خواہش کی مینے اوس سے صحبت کرنے کی اوس نے انکار کیا [illegible]

سو دینار پس کسب و کام کیا مینے یہان تک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھ اون دیناروں کے پس جب کہ بیٹھا مین
درمیان دونون پانون اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے اے بندۂ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مُہر امانت کو یعنی ازالۂ بکارت نکر
بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے
طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے ہمارے لیے اس پتھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی ✤ اور کہا تیسرے نے
یا الٰہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مینے
اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولون کی یہانتک
جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر
مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جا تو طرف ان بیلون کے اور اونکے چرانے والون کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا
مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے پس لے تو ان بیلون کو اور اونکے چرانے والون کو پس لیا اوسنے اونکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ
تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے اون سب سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ✤ ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اس سے
اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت
سلوک کرنے کی مان باپ سے اور ترجیح دینا اونکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت
نیند کی لذیذ اور خوش آیند زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً
وقت قدرت کے اور ہونے مانع کے اور ہونے خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی
عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے
جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا
کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالیٰ کے اور معلوم ہوا کہ دعا بندگی
بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ
مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ✤ حم ✤ آیا جاہمہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو
جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے مان کہا ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی ✤ ف ✤ یعنی مان کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور
یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ✤ یعنی اور
پست کر اونکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحمت کے ✤ حم ✤ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی مان باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا
وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ✤ ف ✤ یعنی حق مان باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نکرنا
نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین مان باپ اوسکے یا ایک
اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ مان باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی
واسطے اونکے یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ✤ ف ✤ یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ کرتا ہی

کہ اگر ناراض ہو گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کے
اور رضا جوئی اونکے کے ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمان برداری کرنے والا ہو خدا کی
بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اوںکا ادا کرتا ہو صبح کرتا ہو اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو
ایک ماں باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہو اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہو خدا کی
بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہو اس حال میں کہ کھلے ہیں اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہو یعنی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ چونکہ طاعت و معصیت الدین کی بمنزلہ وہ حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت
اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر
ف ✤ تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغے کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر
مخالف دین کے ہو تو روا نہیں ہے ✤ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف
ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونوں میں سے دیکھنا محبت شفقت کا مگر کہ لکھتا ہو اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی
ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہو اور بہت پاکیزہ ہو یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے
گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی
اللہ تعالی اون میں سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی کرتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی
دنیا کے پہلے مرنے کے ✤ ف ✤ یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اونکے کے اور ممکن ہی کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی
والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی کہ ہوں بیچ حکم اونکے کے تمام حقوق بندوں
سے اسلیے کہ مشابہ ہیں وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و غلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں
باپ کے ✤ یہ حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں ہیں اب بعد سننے فضائل خدمت گذاری والدین و عقوق اونکے کے سننا چاہیے کہ اس آیت
میں بزرگی اور فضیلت حضرت ابوبکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا انکے حق میں
اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡہُمۡ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم اچھے عمل اونکے اور درگذر کرتے ہیں ہم اونکی برائیوں سے
اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت میں موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی ✤ بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی نے
جنتی فرماوے اونکو جو اشقیا برا اور دوزخی جانیں کیا حال ہوا ہی اونکا اور اونکو کیونکر مسلمان کہیے آگے اونکے مقابلے میں اونکا کا فر کا حال بیان ہوتا ہی

وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡہِ اُفٍّ لَّکُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیۡۤ اَنۡ اُخۡرَجَ وَ قَدۡ خَلَتِ الۡقُرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلِیۡ ۚ وَ ہُمَا
اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تم سے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاونگا قبر سے اور گذر چکی ہیں بہت سی سنگتیں مجھ سے پہلے اور وہ دونوں
یَسۡتَغِیۡثٰنِ اللّٰہَ وَیۡلَکَ اٰمِنۡ ٭ۖ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوۡلُ مَا ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ
فریاد کرتے ہیں اللہ سے کہ اے خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر کہتا ہی یہ سب نقلیں ہیں پہلوں کی ✤

اور او جس شخص نے کہا اپنے باپ ماں سے تنگ آ گیا ہوں میں بہ نسبت تمہارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاونگا میں اور تحقیق گذر گئے ہیں بہتیرے
لوگ بیچ مجھ سے اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں جناب خدا میں اور کہتے ہیں اوسکو وائے ہو مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہی پس
کہتا ہی نہیں ہی یہ وعدہ مگر کہانیاں پہلوں کی ✤ تفسیر ✤ مراد اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا
ہوگا اور حسن بصری سے ہی کہ ایک کافر نافرمان ماں باپ کا جھٹلانے والا بعث کا تھا اوسکے حق میں یہ آیت اوتری ہی ملخصاً

وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡہِ اُفٍّ الی قولہ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ✤ ع

کہا کہ نازل ہوئی ہی یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے انکے کے اور یہ قول باطل ہی رد کرتا ہی اسکو یہ قول اللہ تعالی کا اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ الخ اسمین معلوم کروادیا اللہ تعالی نے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور عبدالرحمن فضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہو نگے اونمین سے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور رد کرتی ہی اسکو یہ روایت بھی کہ مروان حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کرین اسکے لوگ بعد مرنے باپ اوسکے کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے عبدالرحمن عایشہؓ کے گھر مین پس قادر نہوئے لوگ اونکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہی کہ جسکے حق مین اوتری ہی یہ آیت وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ پس کہا عایشہؓ نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھ قرآن سے سوائے اسکے کہ اللہ نے اوتارا عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت عایشہؓ نے یہ سنکر کہا کہ ای مروان تو عبدالرحمن کو کہتا ہی ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہی تو واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہی فلانے بیٹے فلانے کے حق مین آیمان لا یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا یعنی بعث کا سچا ہی ✝ در منثور ✝ مد

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ
وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ۝
تھے ٹوٹے مین آئے ✝ مو

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اونپر وعدہ عذاب کا جملہ امتون سے کہ گذر گئے ہین پہلے انسے جنون اور آدمیون مین سے تحقیق وہ تھے ٹوٹا پانے والے ✝ تفسیر ✝ وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ✝ مد

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِیُوَفِّیَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝
اور ہر فرقے کئی درجے ہین اپنے کیے کامون سے اور تا پورے دے اونکو کام اونکے اور اونپر ظلم نہوگا ✝ مو

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا عملون اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوین ✝ تفسیر ✝ اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومن کے جنت مین عالی ہین اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین ✝ جلالین ✝ مو

وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
اور جسدن لائے جاوینگے منکر آگ کے سرے پر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت چکے
بِهَا ۚ فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ
اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ ع
اور اوسکا جو تم بیحکمی کرتے تھے ✝ مو

اور اوسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیا وی اپنی کے اور بہرہ مند

یعنی بصورۃ ترجمۂ ... بہشت کے ... بعضون
عـہ قولہ درجات
ای منازل و مراتب
من جزاء ما عملوا من الخیر والشر ... منھا وقیل درجات ... درجات ... دَرَکَات
عـہ قولہ وہم لا یظلمون
ای لیوفیہم اعمالہم و لا یظلمہم حقوقہم ... جزائہم علی مقادیر اعمالہم فجعل الثواب درجات

ہوئے تم ساتھ اوسکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین میں ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری کرتے تھے تم ❊ **تفسیر** مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہی حال سعید اور شقی کی پس سعید خوف خدا تعالی کا اور حق ماں باپ کا بجالاتا ہی اور طرح بطرح کی خوشی سے محظوظ ہوتا ہی اور تمام امور میں حق تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی اور شقی جمع کرتا ہی درمیان کفر اور نافرمانی والدین کے اور انکار معاد کے اور صورت سعید کی منطبق ہی حضرت ابوبکر صدیق پر اور اوروں پر بھی واللہ اعلم انتہی ❊ مراد کافروں کے پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اونکا ہی ساتھ آگ کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہی اونپر ضائع کیں تمنے یعنی نہیں لکھا گیا تمہارے لیے حصہ نعمتوں سے مگر جو کچھ کہ پہنچے تم اوسکو دنیا اپنی میں اور تحقیق لے گئے تم اسکو اپنی دنیا میں اور لے لیا تمنے اوسکو پس نہیں باقی رہا تمہارے لیے کچھ اونسے بعد پورا لیجانے حصے اپنے کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ أَطْيَبَكُمْ طَعَامًا وَأَحْسَنَكُمْ لِبَاسًا وَلَكِنِّي أَسْتَبْقِي طَيِّبَاتِي ❊ یعنی اگر میں چاہتا تو بہت اچھے کھانے کھاتا بنسبت تمہارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا بنسبت تمہارے ولیکن میں چاہتا ہوں کہ باقی رکھوں نعمتیں اپنی انتہی یہ مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر معالم میں لکھا ہی کہ جب سرزنش کی اللہ تعالی نے کافروں کو بسبب فائدہ اوٹھانے کے طیبات یعنی نعمتوں سے دنیا میں اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اور اچھے لوگوں نے پرہیز کرنا لذتوں سے دنیا میں بامید ثواب آخرت کے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھری چارپائی پر تحقیق نشان کر دیے تھے چارپائی نے آپکے پہلوے مبارک میں رکھے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما کا تھا پس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر کیونکہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی ہی اونپر حالانکہ وہ نہیں عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر میں ہی تو اے بیٹے خطاب کے یہ قوم ہیں کہ جلدی دی گئیں اونکے لیے لذتیں اونکی زندگانی دنیا میں اور ایک روایت میں ہی کیا نہیں راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں سیر ہوئے حضرت محمد کے گھر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر مہینا کہ نہیں جلاتے تھے ہم اوسمیں آگ اور نہیں ہوتا تھا ہمارے لیے مگر پانی اور کھجور غیر اسکے کہ جزا خیر دے اللہ انصار کی بیویوں کو اکثر طرح تھے کہ بھیجتیں تھیں ہمارے لیے کچھ دودھ اور ابن عباس نے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتیں گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گھر کے لوگ نہیں پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی کثر روٹی آپکی جو کی روٹی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں اللہ کی راہ میں اور نہیں ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں اللہ کی راہ میں اور نہیں ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات دن اس حال میں کہ نہیں تھا میرے لیے اور بلال کے لیے کھانا کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھے میں نے ستر صحابی اہل صفہ کہ نہیں تھا اون میں سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند تھا اور یا فقط کملی تھی باندھتے تھے گردن اپنی میں پس بعضی اونمیں سے تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمیں سے وہ تھی کہ پہونچتی ٹخنوں تک پس اکٹھا کرتا تھا اوسکو ہاتھ سے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہی کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی کے آگے لایا گیا کھانا یعنی شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی ان کو بتا کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے اور کفنائے گئے بیچ چادر میں کہ وہ ایسی تھی کہ اگر ڈھانپا سر اونکا کھل جاتے پانوں اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانوں اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہوں میں عبدالرحمن کہ کہا اور قتل کیے گئے حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبدالرحمن نے کہ دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھ کہ دیے گئے

اور تحقیق ڈرتے ہین ہم یہ کہ ہوئین نیکیان ہماری جلدی کی گئین یعنی اوسکے بدلے مین جو یہ نعمتین دی گئی ہین پس شروع کیا عبد الرحمن نے رونا یہان تک کہ چھوڑ دیا کھانا اور دیکھا اوسکو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جابر رضی اللہ عنہ گوشت مول لے کر اپنے ہاتھ مین لیے جاتے ہین پوچھا کہ یہ کیا ہی جابر نے کہا کہ دل چاہا تھا میرا گوشت کھانے کو پس خرید لیا مینے اوسکو پس کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ کیا جب دل چاہتا ہی تیرا کسی چیز کو اوسی جا پر خرید تا ہی تو اوسکو کیا نہین ڈرتا ہی تو اس آیت سے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا اور پانی مانگا ایکدن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پس حاضر کیا گیا پانی ملا ہوا شہد کا پس کہا کہ تحقیق یہ خوب ہی لیکن مینے سنا ہی اللہ عزوجل کو کہ عیب کیا اوسنے ایک قوم سے خواہشون اونکی کا پس فرمایا اللہ تعالی نے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی لے گئے تم خواہشین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنی کے اور فائدہ اوٹھایا تم نے ساتھ اونکے پس ڈرتا ہون یہ کہ ہووین ثواب نیکیون ہماری کے جلدی دیے گئے ہو واسطے ہمارے پس نہ پیا وہ **ف** یعنی جیسے کافرون کو اللہ تعالی فرماویگا کہ تم دنیا ہی مین فائدہ اوٹھا چکے ڈرتا ہون کہ مجکو بھی عوض نیکیون کے یہ نعمتین یہان نہ ملجاوین اور وہان کے ثواب سے محروم رہون اور ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب کے بعد اپنے اہل بیت مین سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے اور جب سفر سے آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کو آتے پس ناگہان چلے گئے ایکبار جہاد سے تو آئے اونکے ہان پس ناگہان دیکھا ایک پردہ ٹاٹ کا اونکے دروازے پر اور دیکھے حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے ہاتھ مین دو کڑے چاندی کے پس پھر گئے حضرت اور تشریف نہ لائے اونکے گھر مین پس جب دیکھا یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ بلا شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین آئے اونکے پاس بسبب اوس چیز کے کہ دیکھی پس پھاڑ ڈالا اونھون نے پردہ اور اوتار ڈالے کڑے صاحبزادون کے ہاتھون مین پھر کاٹ ڈالے وہ کڑے پس رونے لگے صاحبزادے پس تقسیم کر دیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دونون کو پس گئے دونون صاحبزادے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے ہوئے پس لیے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف بنی فلان کے یعنی نام لیا ایک شخص کا اپنے اقربا مین سے کہ مدینے مین رہتے تھے اور مول لے واسطے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک ہار عصب کا اور دو کڑے ہاتھی دانت کے اسلیے کہ یہ اہل بیت میرے ہین اور مین نہین دوست رکھتا یہ کہ کھاوین یعنی برتین وہ طیبات یعنی نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیا اپنی کے تمام ہوا مضمون معالم کا اور مشکوۃ مین ہی کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا پس کھول کر دکھائے ہم نے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے تھے دکھائے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ اپنے سے دو پتھر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ یعنی بچا تو اپنے تئین چین سے اسلیے کہ تحقیق بندے اللہ کے نہین ہوتے ہین چین والے اور فرمایا کہ جو کوئی راضی ہوا اللہ سے تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے اور ابو ہریرہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھون نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال مین کہ نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے اور فرمایا رشک مت لیجا فاجر پر ساتھ نعمت کے کیونکہ تحقیق تو نہین جانتا اوس چیز کو کہ وہ ملنے والا ہی بعد مرنے اپنے کے تحقیق واسطے اوسکے پاس اللہ کے مارنے والا ہی کہ نہین مرنے کا یعنی آگ اور فرمایا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی اور آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو نماز اپنی مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی یعنی

بالتنہا اوس شخص سے کہ چھوڑ دے اوسکو اور وہ اچھی طرح عمل کرے اور نہ قبول ہو بات کہ عذر کرے اوس سے کل کو یعنی قیامت کے دن رب کے آگے اور قصہ کو تنہا سیدی کا اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی طمع مال کی کرے اور معنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فمن یرد اللہ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہتا ہے کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہے سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہے سینے مین کھل جاتا ہے وہ یعنی نفس قبول کرتا ہے اوسکو اور صاف ہو جاتا ہے بری باتون سے پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہے کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان جدا ہونا گھر غرور سے یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا ام درداء نے کہا میرے ابی درداء نے کیا ہی تجھکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہے فلانا پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق آگے تمھارے گھاٹی سخت ہے یعنی موت قبر حشر نہین گذرینگے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے انتہی ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہے کہ آیت وَوَصَّيْنَا سے یہان تک اشارہ ہے اسپر کہ سالک کو متصف ہونے سے ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شریعت کے سے چارہ نہین ہے بدون اسکے درجہ صلاح اور انابت کو نہین پہونچتا ہے اور لائق وارد ہونے الہام الٰہی کے نہین ہوتا ہے اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور اکمال اوسکے کا بعد چالیس برس کے ہے اور جو کوئی متصف ساتھ احسن صفت کے اور متوجہ الی اللہ ہوا اور منہمک بیچ لذتون اور شہوتون نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاویگا وہ آگ طرد اور حرمان مین اور اسی جگہ سے ہے کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب لذتون دنیا کی سے اختیار کیا ہے تو قرب الٰہی کو اور درجات جنت کو پہنچین ✤ **تنبیہ** ✤ غور کرو بھائیو ان مضامین مین اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس و نفس کے جال سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابلیس آگے تیرے ہے اور نفس داہنے تیرے اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہے تجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہے تجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہے تجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہے تجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہے تجکو جنت اور مغفرت کی طرف جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی یہ کفار بلاتے ہین آگ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس سے خدائے تعالیٰ اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا اعضا کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا گئین اوس سے ساری برائیان اور پہونچا ساری بھلائیون کو ✤ **فائدہ** ✤ بزرگون نے فرمایا ہے دنیا کی مثال دریا کی ہے اور آخرت کی مثال کنارے کی ہے اور تقوے کی مثال کشتی کی ہے جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتین درست ہونگی ✤ **بیت** ✤
شب تاریک و بیم موج گردابی چنین حائل ✤ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✤ پس متعلق کفار کا حال بیان فرما کر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو انھون نے اپنے نبی کا کہنا نہ مانا آخر کو خراب و ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے ✤

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اور پیچھے سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

کہ بندگی نکرو کسیکی اللہ کے سوائے مین ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی

اور یاد کر قوم عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں اور تحقیق گذرے تھے ڈرانے والے آگے سونہہ اوسکے کے اور پیچھے اوسکے یعنی ہر جانب سے یا ان مضمون کو کہ عبادت نکرو مگر خدا کو تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو عذاب دن بڑے کے سے ✤ **تفسیر** ✤ عاد کے بھائی کو یعنی حضرت ہود علیہ السلام کو اور احقاف جمع حقف کی ہے بمعنی ریت کے تھل کے پس احقاف ایک ریگستان ہے ولایت یمن میں قریب حضرموت کے کہ وہان قوم عاد رہتی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ احقاف ایک جنگل ہے درمیان عمان اور مہرہ کے آگے سونہہ اوسکے کے اگر یعنی پہلے ہود سے اور بعد اوسکے آئے تھے رسول ڈرانیوالے اطراف قومون اپنی کے ڈراتا ہون تمکو اگر پوجوگے تم غیر اللہ کو اور معنی ساری آیت کے یہ ہیں اور یاد کر ہود کے ڈرانے کو اپنی قوم کے تئین بخلاف کار شرک اور عذاب عظیم سے اور بلاشبہ گذر چکے ہیں رسول بھی پہلے اوسکے اور پیچھے اوسکے مانند اسکے یعنی تمام انبیا ساتھ اسی امر کے مبعوث اور حکم کرنے والے ہوئے ہیں ✤ **مد جلالین** ✤

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

بولے کیا تو آیا ہے ہمپاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکرون سے سو لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہے تو اگر ہے تو سچا ✤ **موضح** ✤

کہا قوم ہود نے کیا آیا ہے تو سامنے ہمارے تو باز رکھے تو ہمکو ہمارے معبودون کی پرستش سے پس لا جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو اگر سچون سے ہے تو ✤ **تفسیر** ✤ وعدہ دیتا ہے یعنی جلدی عذاب آنے کا شرک کرنے پر سچون سے ہے یعنی اپنے وعدے میں ✤ **مد** ✤

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○

کہا یہ خبر تو اللہ ہی کو ہے اور میں پونہچا دیتا ہون جو کہدیا میرے ہاتھ لیکن میں دیکھتا ہون تم لوگ نادانی کرتے ہو ✤ **موضح** ✤

کہا ہود نے سوا اسکے نہیں کہ علم نزدیک خدا کے ہے اور پونہچاتا ہون میں تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون میں ساتھ اوسکے یعنی ڈرانا و لیکن دیکھتا ہون میں تمکو ایک گروہ ہو کہ نادانی کرتے ہو ✤ **تفسیر** ✤ علم یعنی وہی جانتا ہے کسوقت عذاب آویگا مجکو کچھ علم اوسکا نہیں نادانی کرتے ہو کہ جلدی عذاب چاہتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ رسول بھیجے گئے ہیں ڈرانے والے نہ یہ کہ علم غیب رکھتے ہیں اور نہ یہ کہ پوچھیں اللہ تعالی سے وہ چیز کہ اذن نہیں دیا ہے اوسکے پوچھنے کا ✤ **مد** ✤

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ

پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا اونکے نالون کے بولے یہ ابر ہے ہمپر برسے گا کوئی نہین وہ ہے جسکی تم شتابی کرتے تھے

بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰىٓ اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ

باؤ ہے جسمین دکھ کی مار ہے اوکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سوائے اونکے گھرون کے

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○

یون ہم سزا دیتے ہیں گنہگار لوگون کو ✤ **موضح** ✤

پس جب دیکھا اونھون نے عذاب کو بصورت ابر کے متوجہ اونکے میدانون پر بولے یہ ابر ہے برسنے والا ہمپر بلکہ حقیقت میں وہ ابر وہ چیز ہے کہ جلدی طلب کرتے تھے تم اوسکو ایک ہوا ہے کہ اوسمین عذاب درد دینے والا ہے تباہ کرے ہر چیز کو ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے پس ہوئے اس حال پر کہ دیکھی نہین جاتی تھی کوئی چیز سوائے گھرون اونکے کے اسی طرح سزا دیتے ہیں ہم گنہگارون کے گروہ کو ✤ **تفسیر** ✤ منقول ہے کہ مینہ نہ برسنے تھا تحط سالی تھی پس دیکھا اونھون نے ابر سیاہ کنارہ آسمان میں کہ سامنے آیا اونکے نالون کے پس کہا اونھون نے کہ یہ ابر ہے کہ مینہ برساویگا ہمپر اور بڑی خوشیان کین اوسکو دیکھکر پس فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ✤ یعنی یہ ابر مینہ نہین برسانیکا بلکہ یہ وہی عذاب ہے کہ جسکی جلدی کرتے تھے تم بھر تفسیر کی مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ کی کہا رِيْحٌ تباہ کرے یعنی ہلاک کرے اکثر قوم عاد کی

جانتے اور اسوال پس مراد کل شَیْءٍ سے اکثر ہی تعبیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل اسکے سزا دیتے ہین ہم اونکو کہ جرم کرتے ہین جرم اونکے اور یہ ڈرانا ہی مشرکین عرب کو + ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ گوشہ نشین ہوئے ہود اور ساتھی اونکے ایک جگہ مین نہین پہونچتی تھی اونکو ہوا سوائے ایسی ہوا کہ خوشگوار ہوا اونکی جانون کو اور قوم عاد پر اس طرح کی پہونچتی تھی کہ اوڑا لیجاتی تھی اونکو درمیان آسمان و زمین کے اور دے مارتی تھی اونکو پتھرون پر ** ف ** وہ ہوا دبور یعنی پچھوا تھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور انکے مرد و نکو کہ باہر گھرون سے تھے اوڑا کر درمیان زمین و آسمان کے لیجاتی ہی مانند پر و نکے اون سبھون نے گھرون مین آ کر دروازے بند کر لیے ہوا نے حکم الہی سے دروازے اونکے کھول کر تھل ریت کے اونپر لا ڈالے سات رات ۸ دن اوس ریت کے نیچے رہے اور آہ آہ کی آواز اونکی سنائی دیتی تھی بعد اسکے حق تعالی نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت اونکے اوپر سے دور کر کر بدن اونکے دریا مین ڈال دے پس یونہین کیا + اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا نہین بھیجی اللہ تعالی نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے میرے کے یہ ہی + اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ چلتا ہوا کا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی یا اللہ بلاشبہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اوس مین ہی اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہی ساتھ اوسکے اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہوا ساتھ اوسکے پھر جب ابر آتا آسمان پر متغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے گھر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور پیٹھ پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ ہو یہ جیسا کہ کہا قوم عاد نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا + اور روایت ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ پھاڑ کر ہنستے یہان تک کہ دیکھون مین کوّا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا نشان اوسکی فکر کا حضرت کے چہرہ مبارک مین پس کہا مینے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہین ابر کو خوش ہوجاتے ہین باُمید اسکے کہ ہو اسمین مینہ اور آپ جب دیکھتے ہین اوسکو تو پہچانی جاتی ہی آپ کے چہرہ مبارک مین کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کون سی چیز امن میں کرے مجکو اس سے کہ ہو اسمین عذاب بلاشبہ عذاب کی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلاشبہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا اونھون نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک + **معالم + درمنثور + تنبیہ** + غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ انسے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے بہرحال ڈرتا رہے طرح بطرح سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُهَا اَنَّهٗ تَعَالٰی یَاْخُذُهٗ بِالْاِیْمَانِ بَغْتَةً وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ یَّكْتُبُوْا عَلَیْهِ مَا یَفْتَضِحُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطٰنِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَهٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَهٗ فِیْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّغْتَرَّ بِهَا فَتَشْغَلُهٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِهِمْ فَیَشْغَلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ + **منبہات**

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے

وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین کیونکہ تھے اسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے

اور تحقیق جگہ دی تھی ہمنے قوم عاد کو بیچ اون چیزون کے کہ جگہ نہین دی ہی ہمنے تمکو اوسمین اور بنائے تھے ہمنے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھین

اونہ دل پس نہ فائدہ کیا اونسے اونکے کانون نے اور اونکی آنکھون نے اور اونکے دلون نے کسی چیز کو اسلیے کہ انکار کرتے تھے خدا کی نشانیون کا اور
گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے + اور بیشک ہمنے مقدور دیا تھا اونکو جو تمکو مقدور نہین دیا اور اونکو دیے تھے کان اور
آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین اسپر کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر
جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے + تفسیر + اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام مین عقلمند تھے وہ عقل کام نہ آئی
مو + سمجھ دی تھی ہمنے الخ یعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہین دی اور کان الخ یعنی آلات ادراک
وفہم کے دیے تھے تا دلیلین توحید حق کی دیکھین اور کلمات اوسکے سنین او سمجھین چونکہ نہ سمجھے ہلاک کیا ہمنے اونکو باوجود اوس
قوت بدنون اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمہارا ای قریش کہ بہ نسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہی پس ڈرو
اور ایمان لاؤ اور گھیر لیا اونکو الخ یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اونپر اوتری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہی کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید
اونکی ساتھ قول پاک اپنے ولقد اھلکنا الخ کے + بحر + مص + معا +

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمہارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھر آوین + صق

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے جو کچھ کہ گرد تمہارے ہین گانؤن سے اور طرح بطرح بیان کین ہمنے نشانیان جو شاید کہ وہ پھرین + فتح + اور ہم
کھپا چکے ہین جتنی تمہارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھرین + مو + تفسیر + گرد تمہارے
ہین یا اہل مکہ گانؤن سے یعنی بستیان ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے کے اور مراد بستی کے والے ہین اسی لیے فرمایا وصرفنا الآیات یعنی بار بار
بیان کین ہمنے اونپر دلیلین اور طرح بطرح کی عبرتین تاکہ پھرین وہ کفر و سرکشی سے طرف ایمان کے پس نہ پھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو + مل + معالم +

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

پھر کیون نہ مدد پہونچی اونکی جنکو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانے کو پوجنا کوئی نہین گم ہوئے اونسے اور یہی جھوٹھ تھا اونکا اور جو باندھتے تھے + مو +

پس کیون مدد کی اونکی اونھون نے کہ معبود پکڑے تھے سوائے خدا کے قرب خدا ڈھونڈھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی
جھوٹھ اونکا اور جو کچھ کہ افترا کرتے تھے + فتح + تفسیر + اونھون نے الخ یعنی بتون سے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور
شفیع قرب خدا ڈھونڈھتے تھے ساتھ اونکے کہتے تھے ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ + یعنی یہ سفارشی ہمارے ہین نزدیک اللہ کے
کیون نہ مدد کی اونکی گم ہوئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہی جھوٹھ یعنی نہ مدد کرنا معبودونکا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہی
اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود ٹھہرانا بتون کا ہی اور ثمرہ شرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا + مل + نکتہ + ایک محقق کہتا ہی
کہ آیت واذکر اخا عاد سے یہان تک اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کرین توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہی
کہ ہلاک ہون جسم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتون سے کہ محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہی وہی سبب عذاب و ہلاکت کی ہی اور الہہ
باطلہ اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بد مدد اونکی نہین کر سکتے + بحر + بیت + اشکہا ایم رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد +
طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد + تنبیہ + ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلون کے احوال سنکر ڈرے

ف فقد آمنوا والعود الی الذین المحذوف ای اتخذوہم ... قربانا ... + مص + ف قربانا ... الی اللہ ... + معا + ... شفعاء ... + مص +

غیر سے او نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی نیکبخت وہ ہی کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بُری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نکرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل کہ اقتضا عقل یہ ہی کہ خدا تعالی کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان قہاری سے ڈرے اور شیطان کا کہا نہ مانے اور دولت اسلام غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّۃَ خِصَالٍ لَمْ یَدَعْ لِلْجَنَّۃِ طَلَبًا وَلَا لِلنَّارِ مَہْرَبًا اَوَّلُہَا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَطَاعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَہَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَہَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاہُ یعنی جسنے جمع کین چھہ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالی کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے بچاو اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اَلنِّعَمُ سِتَّۃٌ اَلْاِسْلَامُ وَالْقُرْاٰنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَۃُ وَالسَّتْرُ مِنَ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ یعنی نعمتین چھہ ہین اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ✣ **منبہات** ✣ اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرتؐ کی طرف خطاب فرماکر کہ دیکھو قرآن کو جنون نے بھی سنکر ہدایت پائی تم کفار ایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہین ✣

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہونچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِہِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ✣ **مو** ✣

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے طرف تیرے ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے آگے پیغمبر کے آپسمین کہنے لگے خاموش رہو پس جب تمام کیا گیا پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ✣ **فتح** ✣ اور جب متوجہ کردیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہونچے بولے چپ رہو پھر جب تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ✣ **تفسیر** ✣ حضرت نکلتے تھے حج کے دنون مین شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یارون کے ساتھہ اوسوقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اس بار حضرت سے نہین ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سبنے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورہ جن مین اونکی باتین مفصل مذکور ہین اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنون پر خبر آسمان سے بند ہوئی اونکو سبب معلوم تھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوتا ہی اس سے خبر بند کی ہی ✣ **موا** ✣ خاموش رہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرتؐ قرآن پڑھنے سے ڈراتے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نلاوین روایت کیا گیا ہی کہ جن چوری سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب نگہبانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اونپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھون نے آپسمین کہ نہین ہی یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہی پس اوٹھے اونھین مین سے سات نفر یا نو نفر اشراف جن نصیبین کے سے یا نینوا کے سے کہ اونمین زوبعہ بھی تھا کہ نام ہی ابلیس کے بیٹے کا پس چلے وہ یہان تک کہ پہونچے وہ تہامہ مین پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سنی اونھون نے قراءت آپ کی ✣ اور سعید

بن جبیر سے منقول ہے کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ جب پڑھتے تھے اپنی نماز مین
پس گذرے جن حضرت پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرت کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضون نے
کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین اونپر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرت کے ایک جماعت
کو اونمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا
یہ تین بار پس چپ رہے سب سوائے عبد اللہ بن مسعود کے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ نہین حاضر ہوا حضرت کے ساتھ شب جن مین کوئی سوائے میرے
پس چلے ہم یہان تک کہ جب پہونچے ہم جانب اعلی مکے کے بیچ درہ حجون کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا کہ
نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھرون مین طرف تیری پھر شروع کیا حضرت نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور و غوغا بہت پس فرمایا مجھسے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان کالے کالے شخص دیکھے مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے
اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونپر اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیارہ کے نبوت سے ❊ من درمنثور ❊ جلالین ❊
منقول ہے کہ رسول خدا علیہ السلام بعد مرنے ابو طالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کرین
جب وہان پہونچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور اپنے بیوقوفون کو
ورغلایا وہ آپکے درپے ہوئے گالی گلوج دینے لگے اور شور و غوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے
بیٹون کے باغ مین پہونچے اوس وقت وہ بیوقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھر سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور
کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلۂ رحمی اپنے کے
تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرت کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کر کر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلامون مین سے نہین ہی آنحضرت نے اوس سے
پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرت نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
بن متی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپ کے
پاے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا و عداس جب مسلمان ہو کر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا ای عداس
کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا ای سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجکو
اوسنے خبر کی کہ سواے پیغمبر کے نجانے کہا اونھون نے واے تجپر ای عداس نجا ہیے کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہی اوسکے دین سے
بعد ازان حضرت مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین مین یا نینوا
مین سے کہ یمن کو جاتے تھے آنحضرت پر گذر پڑا قرارت آنحضرت کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاصر ناصر
دس مس ازد اینا احقم اور بقول بعض کے نو تھے زدیعہ بیٹا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول
بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرت کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام
نے اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہو کر ہمراہ اونکے جناب آنحضرت مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت کو اونکے آنے کی خبر کی آنحضرت
نے رات کو عبد اللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درۂ پہاڑ حجون کے مین کہ بیچ اعلاے مکہ کے ہی گئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ کو اوسمین بٹھایا

[illegible] اس دایرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ نے دایرے مین جاکر قرآن پڑھنا شروع کیا عبد اللہ بن مسعود اوس دایرے مین بیٹھے ہوے ہجوم و بہت لوگون کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہان تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبد اللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سوے تو عبد اللہ نے کہا سویا نہین ہون بلکہ ہجوم کرنے دیکھکے سے ایسا خوف کرتا تھا مین اصابہ یا چاہتا تھا کہ لکونکو آوازدون مین جسوقت کہ آپ لوگو اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھو آنحضرت نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجکو اوچک لیجاتے پھر فرمایا آپ نے کہ ای عبد اللہ کچھ دیکھا تو نے کہا عبد اللہ نے کہ مرد سیاہ سفید کپڑے نہین دیکھے مینے فرمایا کہ یہ جماعت نصیبین کے جنون کی تھی مجھسے متاع و توشہ طلب کیا مینے ہڈیان او رگوبر اونہون نے مانگیان متاع و توشہ اونکا اور اونکے جانورون کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنون کو استنجا کرنے سے ساتھ ہڈی اور گوبر کے تا خوراک جنون کی گہناؤنی نہو اور پھر عبد اللہ نے اونکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمین بیچ قتل ایک مقتول کے نزاع رکھتے تھے اونکے درمیان مین حکم حق کیا مینے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضا کی اور عبد اللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے طلب کیا عبد اللہ نے کہا پانی میرے پاس نہین ہی چھاگل مین کچھ نبیذ ہی فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہی پس عبد اللہ نے نبیذ آپ کے دست مبارک پر ڈالی اور وضو کروایا ان آیتون مین اور سورۂ جن مین بیان اس قصے کا ہی ✤ **بحر من المعالم مختصرا**

قَالُوا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچا کرتی سب اگلیون کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ **مو**

کہا جنون نے ای قوم ہماری تحقیق ہمنے سنی ہی ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی بعد موسی کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے اوس سے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہی طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے ✤ **فتح** ✤ بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسی کے بعد سچی کرتی ہی سب اگلیون کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی ✤ **تفسین** حضرت سلیمان کے وقت سے توریت و انجیل مشہور تھی ✤ **مو** ✤ کہا بعد موسی کے اسلیے کہ وہ تھے ملت یہود پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ جنون نے نہین سنا تھا امر عیسی کا یعنی رسول ہونا اونکا اسلیے اس طرح کہا ✤ **مد**

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

ای قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے ✤ **مو**

ای قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوسپر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے اور پناہ دیوے تمکو عذاب دردینے والے سے ✤ **تفسین** بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یا اسلیے فرمایا کہ حقوق لوگون کے نہین بخشے جاوینگے بدون رضا حق والون کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین ثواب ہی جنکے لیے سوا ے نجات کے آگ سے تسبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اونکے لیے ثواب اور عذاب اور ضحاک سے ہی کہ وہ داخل ہونگے جنت مین اور کھاوینگے اور پیوینگے بسبب قول اللہ تعالی کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ✤ **مد** ✤ کہا ابن عباس نے پس کہا مانا اونکا اونکی قوم مین سے قریب ستر شخصون نے پس پھرے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا مین پس پڑھا حضرت نے اونپر قرآن اور امر و نہی کی اونکو اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہوکر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ نہین مبعوث ہوا کوئی اور نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہے علماء نے مومن جنون کے حق مین کہا لیث نے کہ جنون کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاویگا انکو کہ ہو جاؤ مٹی مانند جانورون کے اور ابو زناد نے کہا کہ جب حکم کیا جاویگا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنون کو کہ ہو جاؤ مٹی پس ہو جاوینگے مٹی پس اوسوقت کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا اور کہا عمر بن حبیب نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور یہی آیت لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ کہا ضمرہ نے پس انسان عورتین انسان کے لیے ہونگی اور جنیات جن کے لیے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ۔ معالم ۔ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدمؑ کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حورعین زعفران سے اور ابی الدرداء سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نے جن کو تین قسم پر ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور زمین کے کیڑے ہین اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم پر کہ اونپر حساب و عذاب ہے اور پیدا کیا اللہ نے انسان کو تین اقسام پر ایک قسم مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن تو اونکے آدمیون کے سے ہین اور روحین اونکی شیطانون کی سی اور ایک قسم اللہ کے سایہ مین ہونگے اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا اور یہ جو فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اونپر حساب و عذاب ہوئیگا اسمین اشارہ ہے طرف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اونکے کے جنون کے حق مین بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ۔ مرقات

وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ

اور جو کوئی نمانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اسکو اوسکے سوائے مددگار وہ لوگ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

بھٹکتے ہین صریح ۔ مو

اور جو کوئی کہا نمانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہین ہے عاجز کرنے والا زمین مین اور نہین ہین اوسکے لیے سوائے خدا کے دوست وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہین ۔ فتح ۔ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکتے ہین صریح ۔ تفسیر ۔ بھاگ کر زمین مین اوپر سے فرشتے مارتے ہین تو زمین ہی کو بھاگتے ہین ۔ مو ۔ نہین ہے عاجز کرنے والا الخ یعنی نہین عاجز کریگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہین نکل جاوے دوست یعنی مددگار کہ دفع کرین اوس سے عذاب ۔ جلالین ۔ تنبیہ ۔ جاے غور ہے کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہے کہ اثر اسکا جنات کے دلون مین بھی ہوا اور افسوس آدم زاد پر کہ اسکی قدر نجانین اور اسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر متوجہ نہون روایت ہے حارث اعور سے کہا گذرا مین مسجد مین یعنی کوفے کے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتون مین یعنی قصون وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علیؓ کے پاس اور خبر دی مینے اونکو اسکی پس فرمایا حضرت علیؓ نے کیا تحقیق کی اونھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اونھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علیؓ نے خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور برے مذاہب نکالینگے کہا مینے کس طرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ پر اوسمین خبر ہے پہلون تمھارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہے اوس چیز کی کہ پیچھے تمھارے ہے یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت کے اور اوسمین حکم ہے اوس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمھارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام اور معاملات آپسکے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق و باطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈھی

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ
رسّی اللہ کی ہی استوار یعنی رسّی قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور با حکمت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین
بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا بسبب
کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سُنا اوسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے اوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور
عمل کرنے کے اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے **مشکوٰة** + جس شخص نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور
نہ عمل کیا اوسپر کہا طیبی نے جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمے پر ایسی آیت وکلمہ کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قراءت
اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہو جاتا ہی اور جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل وضعف کے باوجود اعتقاد وتعظیم اوسکے کے پس نہین گنہگار ہو
ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض وخوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین **جواب**
یہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اونھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا
معلوم ہوتا ہی اور تقلید کی اونھون نے اونکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس نہ پہچانا اونھون نے
قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی **بیت** + زانکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی + این ست جوابش کہ جوابش ندہی +
اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ لکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہو ہمارے
طریقے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب وسنت کے
اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے اور نہین سیر ہوتے اوس سے
علما یعنی نہین احاطہ کر سکتے اسکی کنہون کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین اوسکی طلب سے مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے
بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت
قراءت اوسکے کی اور سننے اخبار واذکار اوسکے کی باربار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ ترپاتا ہی حلاوت
بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے **ع** + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سِتَّةُ اَشْيَاءَ هُنَّ غَرِيبَةٌ
فِي سِتَّةِ مَوَاطِنَ اَلْمَسْجِدُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَا يُصَلُّونَ فِيهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيبٌ فِي مَنْزِلٍ
لَا يَقْرَؤُنَ فِيهِ وَالْقُرْاٰنُ غَرِيبٌ فِي جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيبَةٌ فِي
يَدِ رَجُلٍ ظَالِمٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيبٌ فِي يَدِ امْرَاَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيبٌ فِيمَا بَيْنَ
قَوْمٍ لَا يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ مِنْهُ + **منبہات** + یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین
کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتے اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان
صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد ظالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بد کے ہاتھ مین اور عالم غریب ہی اوس
قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی + اب آگے مشرکون کو کہ جو منکر قیامت وحشر کے تھے سمجھانا
شروع کیا +

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِۦَ

کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا انکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ جلاوے

الْمَوْتٰى بَلٰۤى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی + مو

کیا نہین یقین کیا منکرون نے یہ کہ جس خدا نے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین توانا ہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہی + فتح + کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ کر سکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی + مو +

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا

اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہی ہمارے رب کی کہا تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

مار بدلا اوسکا جو تم منکر ہوتے تھے + مو

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہینگے کافر ہان قسم پروردگار ہمارے کی درست ہی کہیگا خدا پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم + فتح + اور جسدن سامنے لائیے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلے اوسکے جو تم منکر ہوئے تھے + مو + پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کیطرف کہ ای نبی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اور تیری ایذا رسانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا +

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ

سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی

لَمْ يَلْبَثُوْۤا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن یہ پہنچا دینا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین + مو

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون نے پیغمبرون مین سے اور شتاب نکر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پہنچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار + فتح + سو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول او شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہی جیسے ڈھیل نپائی تھی مگر ایک گھڑی دن پہنچا دینا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین + تفسیر + ڈھیل نپائی تھی دنیا مین یعنی اب تو دیر سمجھتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا اوسدن جانینگے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا جو مدت گذری تھوڑی معلوم ہوتی ہی + مو + اب جاننا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّإِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ + اور جب لیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے + اور یونس نہین ہین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی اور نہو تو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس کے اور ایسے ہی آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا + اور نہین پائی ہمنے

واسطے اونکے عالی ہمتی یا حسن بیان کے لیے ہی پس ہو گا اولو العزم صفت سارے رسولون کی شتاب طلب نکر انکو یعنی کفار قریش کے لیے
عذاب یعنی دعا نکر انکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی
کفار او سوقت کم جانینگے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہان تک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلغ کی تقدیر یہ
ھٰذَا بَلٰغٌ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یا یہ تقدیر ہو ھٰذَا تَبْلِیْغٌ مِّنَ الرُّسُلِ یعنی یہ پہنچانا ہی رسولون سے اور
ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی شرک کے خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بموجب اوسکے ❊ ف ل ❊ شتاب طلب نکر
واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اوترنا عذاب کا اونپر گویا حضرت تنگ ہوئے اونسے پس چاہا اوترنا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ صبر کرنے کے اور ترک کرنے
جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جس دن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے
باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بَلٰغٌ یعنی یہ قرآن
تبلیغ یعنی پہنچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمہارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر ❊ ج ❊ اور بعضون نے کہا کہ
اولو العزم چھہ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسی جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعرا مین اور کہا مقاتل نے کہ وہ یہ چھہ
ہین نوح کہ صبر کیا اونھون نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اونھون نے آگ پر اور اسحق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حضرت
یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جاتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اونھون نے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب کہ صبر کیا
بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ وہ اٹھارا ان تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی چھہ تو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور باران یہ داود
اور سلیمان اور موسی اور ہارون اور زکریا اور یحیی اور عیسی اور الیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمعیل ❊ کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین
کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور لڑے وہ دشمنان دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھینگے کفار عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین
اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے
نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب کے جب کہ اوتریگا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالی کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہی کہ نہین
ہلاک ہونگے ساتھ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہی بیچ امیدواری رحمت خدا کے
کوئی آیت قوی تر اس آیت سے ❊ معا ❊ روایت ہی حضرت عایشہ رض سے کہ کہا روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رہے خالی
پیٹ پھر روزہ رکھا پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپ نے اِنَّ الدُّنْیَا لَا تَنْبَغِیْ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ یَا عَائِشَۃُ
اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَرْضَ مِنْ اُولِی الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰی مَکْرُوْھِھَا وَالصَّبْرِ عَنْ مَحْبُوْبِھَا ثُمَّ لَمْ یَرْضَ
مِنِّیْ اِلَّا اَنْ یُّکَلِّفَنِیْ مَا کَلَّفَھُمْ فَقَالَ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَصْبِرَنَّ
کَمَا صَبَرُوْا وَلَاَجْھَدَنَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ❊ یعنی بلاشبہہ دنیا نہین لائق ہی محمد
کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے اے عایشہ رض بلاشک اللہ نہین راضی ہوا عالی ہمت رسولون سے مگر ساتھ
صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجکو
اوس چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیا کو پس فرمایا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ الخ اور بلاشبہہ قسم اسکی مین البتہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اور انبیا نے
اور البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر اسکی مدد سے ❊ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دوست رکھے تو یہ کہ روا کیجاوے حاجت پس کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ف ۵ اور معالم مین یون ہی روایت ہی فواللہ لا بد لی من طاعۃ واللہ لا اصبرن والسلام صبرن کما صبروا ۱۲

فوائد

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞ درمنثور ۞

تنبیہ ۞ باب صبر

صبر لغت میں بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہی ایک چیز سے اوسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیۂ حق کا
اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا
اور باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف میں لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدائے تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام
مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطروں کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جو ہم
نفل ہے صبر کرنا ہی فقر وشدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال
وکرامات کا اور اقسام صبر فرض ونفل کے بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی ۞ اور صبر بھی باوجود کثرت
اقسام کے استعمال میں مخصوص ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤں اور مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہی ۞ ح ۞
صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول ہو سکے کہ ساتھ خشوع وخضوع اور تاسکے عبادت نہیں میسر ہو سکتی
اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فتح یابی ہی دشمنوں پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۞ پس صبر کر بلاشبہ انجام بخیر ہی متقیوں کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا ۞ اور تیسرے مقدم وامام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ
بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۞ اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝
اور پانچویں بشارت ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو ۞ اور چھٹے محبت خدائے تعالی کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۞ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والوں کو اور ساتویں پانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالاخانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھویں بزرگی اور سلام پہونچنا ہی اللہ تعالی
کی طرف سے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی تم پر بسبب صبر کرنے تمہارے کے اور نویں پانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ
فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ سوائے اسکے نہیں کہ پورے دیے جاوینگے صابر ثواب بے حساب پس
کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے میں اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا
نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم
کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمیں کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہیں ہوتا
اور نہ کم وبیش اور نہ مقدم ومؤخر اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جاننا چاہیے کہ صبر چار قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا
استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہوں کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر
شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجالاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہیگا اور دنیا کی بلاؤں سے
اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت

۵ اور پوری ہوئی بات رب تیرے کی اچھی بنی اسرائیل پر بسبب اسکے کہ صبر کیا اونہوں نے
۶ اور کیا ہم نے بنی اسرائیل کو پیشوا کہ راہ بتاتے ہیں ساتھ حکم ہمارے جبکہ صبر کیا اونہوں نے
۷ تحقیق پایا ہم نے اسکو صبر کرنے والا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنے والا ہی ۱۲

نہین کرسکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کریگا بھی تو بسبب نہ صبر کرنے کے نابود ہوجائیگا ✽ بحث ✽ کہا بعضون نے کہ صبر تین قسم پر ہی ایک تو صبر عوام کا اور وہ روکنا نفس کا ہی جزع فزع سے ناگوار چیز پر اور دوسرا صبر خواص کا اور وہ یہ ہی کہ تلخی و سختی کو پی جاوے بغیر تیوری چڑھانے کے اور تیسرا صبر اخص الخواص کا اور وہ یہ ہی کہ لذت پاوے ساتھ بلا کے اور اسکو بہو نچتا ہی مرتبہ شکر اور نہایت عطا یا قضا کو اور وارد ہوا ہی کہ عبادت کر اسکی رضا پر پس اگر نہو سکے تجسے تو صبر کرنا اوس چیز پر کہ مکروہ جانتا ہی اوسکو خیر کثیر ہی فرمایا اللہ تعالی نے

عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

یعنی بسا اوقات یہ ہی کہ مکروہ رکھتے ہو تم ایک چیز کو حالانکہ وہ بہتر ہوتی ہی تمہارے لیے اور بسا اوقات یہ ہی کہ دوست رکھتے ہو تم ایک چیز کو حالانکہ وہ بری ہوتی ہی تمہارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اب جاننا چاہیے کہ اسی کو مقام رضا کا کہتے ہین اور یہ اعلی مقام سلوک کا ہی جیسے تو با اولی مقام سلوک کا ہی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فوق مقام رضا کے قدمگاہ نہین ہی مگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تلخی ظاہر کی منافی حلاوت باطن کے نہین اگر کسیکا معشوق اوسکو مارے تو ظاہر مین تو چوٹ لگے لیکن ضَرْبُ الْحَبِيْبِ زَبِيْبٌ اوسکو راحت ایسی پہونچتی ہی کہ اوسیکا دل جانتا ہی نفحات مین لکھا ہی کہ ایک بزرگ کی عیادت کو گئے دوسرے بزرگ کی دیکھا تو تمام رانین اونکی سوج رہی ہین اور اون مین چیرے دیے ہین اور پیپ لہو جاری ہی پوچھا کیا حال ہی بولے دیکھ لو جو حال ہی لیکن ابتک رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ نہین کہا ہی ✽

سورۃ محمد مدنیۃ وهي ثمان او تسع وثلثون اٰیۃ الا وکابن من اٰیۃ الاٰیۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسلیے کہ ابتدا ہی مین اسکے حضرت کا اسم مبارک ہی صلی اللہ علیہ الف الف صلوات ابدا ابدا اور اسکا نام سورۃ قتال بھی ہی اسلیے کہ اسمین قتل و قتال کا بہت مذکور ہی اور یہ سورت مدنی ہی سوا آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الخ کے یا مکی ہی اور اوتری ہی یہ بعد سورۂ حدید کے اور آیتین اسمین اڑتیس ۳۸ ہین یا انتالیس ۳۹ اور کلمات اسمین پانسو اٹھاون ۵۵۸ ہین اور حروف اسمین دو ہزار چارسو چھتر ۲۴۷۶ اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ حدید کے اور مناسبت اس سورت کو اوپر کی سورت کے ساتھ یہ ہی کہ اوسکے اخیر مین تنبیہ کفار کی مذکور ہی اور اسکے اول مین اور طرح بطرح سے مضمون انکے آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے ✽ مو ✽

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا لوگون کو راہ خدا سے نابود کیے خدا نے اعمال اونکے ✽ فہ ✽ وہ لوگ جو منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے ✽ مو ✽ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے معنی ہین اعراض کیا اور باز رہے داخل ہونے سے اسلام مین یا باز رکھا اور ونکو اسلام سے اور وہ کھانا کھلانے والے ہین روز بدر کے یا مراد ہین اہل کتاب یا عام ہی ہر شخص کے حق مین ہی کہ جو کفر کرے اور روکے اسلام سے نابود کیے یعنی باطل کیے اعمال اونکے اور نہ قبول کیے اور اعمال سے مراد وہ کام ہین کہ کیے حالت کفر مین قسم صلۂ رحم سے اور کھانا کھلانے سے اور بنانے اور آباد کرنے مسجد حرام کے سے یا اعمال سے مراد بدخواہی اور مکر کرنا ہی رسول خدا سے اور روکنا اللہ کی راہ سے ✽ ف ✽ مراد انسے سردار قریش کے ہین مانند ابوجہل اور نضر وغیرہ کے کہ صفت کھانا کھلانے کی اور صلۂ رحم کی اور چھڑانے قیدیون کی اور محافظت حقوق ہمسایہ کی اور اچھی طرح کرنے ضیافت کی رکھتے تھے سب یہ اعمال خیر اونکے

بسبب نہ ایمان لانے کے نابود ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد مکر وکید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا اسد تعالی نے بلکہ اولٹے وہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے ✣ **بحر من المعالم وغیرہ** ✣

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ

اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

اونسے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال ✣ **مو**

اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اسد علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہی آئی اونکے پروردگار سے دور کین اونسے برائیان اونکی اور سنوار احوال اونکا ✣ **فتح** ✣ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین برائیان اونکی اور سنوارا انکا حال ✣ **تفسیر** پہلے زمانے مین سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہی اب سچا دین یہی ہی اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہین اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہی کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ✣ **مو** وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کتنے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے الخ کہ وہ قرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہی اسلیے کہ نہین منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہی اور دینون کا دور کین بسبب ایمان او عمل صالح اونکے کے برائیان جو کچھ کہ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اونسے اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا احوال اونکا ساتھ توفیق دینے کے امور دین مین اور ساتھ مسلط کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مدد تائید کے ✣ **مد**

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹھی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

اسد لوگون کو اونکے احوال ✣ **مو**

یہ بسبب اسکے ہی کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی دین سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا واسطے لوگون کے مثالین اونکی ✣ **فتح** ✣ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اسد لوگون کو اونکے احوال ✣ **مو تفسیر** ✣ ذٰلِكَ مبتدا ہی اور ما بعد اوسکا خبر اوسکی یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فریق کا ہی دونون فریق مین سے اور دور کرنا برائیون دوسرے فریق کا ہی ہوا بسبب اتباع کافرون کے باطل کا کہ وہ شیطان ہی اور بسبب اتباع مومنون کے حق کا کہ وہ قرآن ہی اسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اسد لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے عمل نابود کیے جاوینگے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے ✣ **مدج** ✣ **تنبیہ** ✣ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اسد کی راہ سے روکنا سبب ہین نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سبب ہین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی اور مجاہدہ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جنسے برائیان دور ہون پس اقتضا عقل یہ ہی کہ خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدہ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہون اور نعمتین دارین کی ہاتھ لگین چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ مَنْ لَمْ يَخْشَ اللّٰهَ لَمْ يَنْجُ مِنْ زَلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَمْ يَخْشَ قُدُوْمَهُ عَلَى اللّٰهِ

ف وتخصیص الایمان بالمنزل علی رسول دین بین ما یجب الایمان به تعظیما له ...
س ۲ ... ای اشکالهم ... الضمیر راجع الی الناس او الی المذکورین من الفریقین ...
س ... اتباع الباطل ... اتباع الحق ...

لم ینج قلبه من الحرام والشبهة ومن لم یکن عن الخلق آیسا لم ینج من الطمع ومن لم یکن حافظا عمله لم ینج من الریاء ومن لم یستعن بالله علی احتراس قلبه لم ینج من الحسد ومن لم ینظر الی من هو افضل منه علما وعملا لم ینج من العجب ومن لم یجاهد نفسه فی طاعة الله لم ینج من ابطال العمل +

منبہات + یعنی جو نڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو نڈرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے سے اور جو نا امید نہوا خلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ حفاظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نمانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہو اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے مشقت مین نہ ڈالا اپنے نفس کو اوسکی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے +

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا

سو جب تم بھڑو منکروں سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتا ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر

مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ

یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جبتک کہ رکھدے لڑائی اپنا راجھ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے

وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ○

پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین نہ کھو ویگا وہ انکے کئے + **مو**

پس جب صف جنگ باندھو تم ساتھ کافرون کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی بہت کی تمنے اونمین پس محکم کرو تم قید کو یا پھر از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے یا کچھ مال بعوض لینا یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو و احتیاج ہتیار کی نرہے واللہ اعلم یہی حکم او اگر چاہتا خدا آپ بدلا لیتا اونسے ولیکن چاہتا ہی کہ امتحان کرے بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے او وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا عمل اونکے + **فتح** + سو جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کتا ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا اجھ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پھر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھو ویگا وہ انکے کیے + **مو** + مارو تم گردنین گردنون کے مارنے سے مراد ہے قتل کرنا نہ یہ کہ واجب ہے مارنا گردنون کا خاص کر نہ سواے اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہی ساتھ مارنے گردن اوسکی کے پس ہے مراد اس سے قتل کرنا اگرچہ مارا جاوے غیر گردن اوسکی کا پس محکم کرو تم قید کو یعنی بندھن وغیرہ قیدیون کے تا نہ بھاگ جاوین تمہارے پاس سے یا از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے الخ یعنی بعد قید کرنے تمہارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہی بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دے اونکو اور چاہے کچھ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم مشرکین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہی اور بندی مین پکڑ لینا اور از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھ قول اللہ تعالی کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ اسلیے کہ سورۂ براءت اخیر مین نازل ہوئی ہی اور مجاہد سے ہی کہ نہین ہے اب منّ اور نہ فداء یعنی از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا مراد ساتھ منّ کے یہ ہی کہ منت رکھی جاوے اونپر ساتھ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے کے یا منت رکھی جاوے اونپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے کے جزیے کو اور مراد فداء سے یہ ہی کہ مومن جو قید مین مشرکون کی پھنس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ طحاوی نے مذہب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا ہی

اور یہی قول صاحبین کا ہے اور مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ نہیں قائل ہین فداء کے نہ ساتھہ مال کے اور نہ ساتھہ غیر اوسکے
تاکہ پھر نہ جڑ ھیاوین وہ ہم پر لڑنے کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین
رکھنا اور عوض ساتھہ قیدیون مسلمین کے اور منت اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور بعضون نے کہا اوزار کے معنی مین آثام کا
یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہو جاوین اور لفظ حتی نہین خالی ہی اس سے کہ متعلق ہو ساتھہ ضرب
وشد کے یا ساتھہ من وفدا کے پس معنی بر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہان تک
کہ نہو حرب ساتھہ مشرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب نہ باقی رہے اونکے لیے شوکت اور بعضون نے کہا جب اوترین عیسیٰ علیہ السلام اور نزدیک
ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جب کہ متعلق کیا جاوے حتی ساتھہ ضرب وشد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک
کہ رکھے جنس ضرب اوزار یعنی ہتیار وغیرہ اور یہ اوسوقت ہی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے مشرکون کے اور جسوقت کہ متعلق کیا جاوے حتی
ساتھہ من اور فدا کے پس معنی یہ ہین کہ منت رکھی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ بدر ہتیار اپنے مگر یہ کہ
تاویل کیے جاوین من اور فداء ساتھہ اوس تاویل کے کہ ذکر کی ہمنے خدا آپ بدلا لیتا اونسے یعنی بغیر قتال کے ساتھہ بعض اسباب ہلاک کے
مانند خسف یا زلزلہ وغیرہ کے ولیکن حکم کیا تمکو ساتھہ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمھارے کو ساتھہ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین پس جو
قتل کیا جاوے تم مین سے اوسکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا الخ نازل ہوئی
روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے ٭ ف ٭ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ
کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً کہ کہا یہ منسوخ ہی نسخ کیا اسکو اس آیت نے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ آخیر آیت تک ٭ بعد اسکے بعینہ یہی مضمون قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ٭ اور ضحاک اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً کہا کہ نسخ کیا اسکو اس آیت نے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ٭ اور روایت مین ہی
مجاہد سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے صغیر اور عورت اور شیخ فانی کے سے ٭ **در منثور** ٭ یہان تک کہ رکھے
جنگ ہتیار اپنے یہی حکم یعنی لگا رکھو اسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہہ پونہچے یا غالب آوے ٭ اور حدیث شریف
مین ہی کہ آخر قتال امت میری کا ساتھہ دجال کے ہی اور حکم من اور فداء کا منسوخ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا مخصوص
ہی ساتھہ جنگ بدر کے اور اب سوائے قتل یا استرقاق کے اور کچھہ جائز نہین ہی یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے ازراہ احسان کے بلاعوض چھوڑ دینا
یا کچھہ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہی اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے یہ آیت محکمہ ہی اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار
کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھہ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور
اسپر عقد ذمہ بھی ساتھہ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہی اور وہ آزاد
ہو جاتے ہین بعد عقد کے ٭ **بحر** ٭ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی
اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احوال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بچایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح عود کرتی ہے
طرف اصلاح اعمال اونکے کے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ کے معنی ہین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غالب آئے تم
اونپر پس محکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمھارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ٭ نہین لائق ہی نبی کو یہ کہ ہوین اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی
کیجاوے زمین مین ٭ پھر ازراہ احسان کے خلاص بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا یو نہین بلاعوض اور یا کچھہ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہی

[illegible] ہین کہ ایک غضب کی آ کر سیر ہو [illegible] قول اللہ تعالیٰ کا حَتّٰى اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ [illegible]
اور یہی قول کہتے ہین قتادہ اور ضحاک سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب ابی حنیفہ [illegible]
یعنی نزدیک اوسیر کے واقع ہو قید مین کافر سے اور نہ فدا اور گئے ہین اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکم ہے اور امام اختیار رکھتا ہے
بیچ مردون عاقلین کے کافر سے جبکہ پڑین وہ قید مین درمیان قتل کرنے یا استرقاق یعنی غلام بنانے کے اور گئے ہین طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطانے اور اکثر صحابہ اور علمانے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا ہے کہا ابن عباس
نے جبکہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا اونکا نازل کی اللہ عز و جل نے بیچ حق قیدیون کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً اور
یہی صحیح ہے اور مختار ہے اسپر عمل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفانے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام اسکا
ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا پس باندھا اوسکو لشکر نے بیچ ایک ستون کے ستونون مسجد نبوی کے سے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا گمان تیرا مجھکو کیا معاملہ
کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کروگے تم یعنی مجھکو قتل کروگے خون والے کو یعنی ہو گا وہ
مستحق قتل ہے پس اسمین ملامت نہین اور یہی تقصیر کا بدلہ ہے اوسکو مارنے کا کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلا لیگی پس اسمین دعوی ہے اپنی
ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے قدردان پر یعنی سلوک کا وہ اوسکا بدلا میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس کہو دیجاوے
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہان تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے کیا ہے
نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا اوسنے کہ نزدیک میرے وہی ہے جو کہ کہی مینے واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل
کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہے نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی جو کہی مینے
واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ کھجور کے درختون کی طرف کہ نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ای محمد
قسم خدا کی تھا روے زمین پر کوئی موہنہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے موہنہ آپ کے سے پھر بلا شبہ ہو گیا یعنی اب موہنہ تمہارا
محبوب تر سارے موہنون سے طرف میرے قسم ہے خدا کی تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپ کے سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر سارے
دینون کا طرف میرے قسم ہے اسکی تھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میرے شہر آپ کے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرون کا طرف
میرے اور تحقیق آپ کے لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنے کو
پس جب آیا ثمامہ مکے مین کہا اوسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین و لیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بد دین نہین ہوا مین قسم ہے اللہ کی نہین پونہچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہان تک کہ اذن دین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کی بخاری نے ✲ اَوْزَارَهَا کے معنی ہین اثقالہا و احمالہا یعنی یہان تک کہ رکھ دین اہل حرب
ہتھیار پس باز رہین لڑائی سے اور اصل وزر کی وہ چیز ہے کہ اوٹھاوے اوسکو انسان پس ہتھیارون کو اوزار اسلیے کہا کہ وہ اوٹھائے جاتے ہین

ف دفعی الاوزار ہم اصحاب یون کاز فہرہ و رکیب ۱۲ مصا

اور بعضون نے کہا ایسے معاد اوسکا وہین تک ہی یعنی یہان تک کہ نہین رہتے لڑائی کے اور بعضون نے کہا یہان تک کہ اوتر آوین حضرت عیسی علیہ السلام
اور بعضون نے کہا یہان تک کہ رکھدے یعنی دور کرے لڑائی اور قتل کے ہتھیار اور بوجھ مشرکون کا ورنہ مسلمان ہو جاوین
اور یعنی ہمیشہ کے یہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہوجاوین سارے دین والے اسلام مین اور
ہر زمانہ کے جہاد اور قتل اور یہ وقت اوترنے عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ جہاد جاری
ہے جہاد جاری رہیگا اوس وقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری دجال سے ۔ معا

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

اونکو راہ دیگا اور سنوار دیگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو ۔ مو

راہ دکھاویگا خدا اونکو اور نیک کریگا حال اونکا اور داخل کریگا اونکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہی اونکو ساتہ اوسکے ۔ فتح راہ دکھاویگا اونکو
اور سنواریگا اونکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہی وہ اونکو ۔ تفسیر جب تک کافر زور مین ہے تبتک
قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہی پھر اگر مسلمان ہون یا احسان کرکے چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مین اور دین کی
محبت رکھے یا بچھڑ والی لیکر چھوڑیے تو وہ فائدہ اب اختلاف ہی کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر جیسے بنے
اس طرح کر رعیت ہو کر رہے ۔ مو راہ دکھاویگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے بیچ جواب منکر و نکیر کے اور نیک کریگا حال اونکا یعنی
راضی کریگا اونکے خصما یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال اونکے شناسا کیا ہی یعنی بیان کیا ہے کہ معلوم کرا دیگا اونکو مکان اونکے جنت مین تاکہ
نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خوشبودار کیا ہی بہشت کو اونکے لیے ۔ مد راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور
آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہی الخ یعنی تعریف کی ہی اونکے لیے بہشت کی تا مشتاق ہو کر اعمال واجب کرنے
اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہونگے ۔ معا
وحی تنبیہ ۔ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہی روایت ہی معاذ سے کہ کہا کہا مینے
یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے
اور تحقیق یہ البتہ آسان ہی جسپر آسان کرے اللہ اوپر اوسکے وہ یہ ہی بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدھا کر نماز
کو اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب سے بھلائی
کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی یعنی اوسکے سبب سے بچتے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی یعنی مٹا دیتا ہی گناہ کو جیسا
بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہی پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہونچے يَعْمَلُونَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سرا امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود
نہین پکڑتا جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے ستون سے چھت اور بلندی
کوہان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہووے کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہی اوس سے
اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہی اور بلندی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبر دار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک ہی اور جڑ
ان سبکی کہا مینے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا مینے ای نبی خدا کے
اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماں تیری ای معاذ اور نہین گرا دینگی
لوگون کو یعنی اکثر بیچ آگ کے اوپر مونہہ اونکے کے یا فرمایا اوپر ناکون اونکی کے مگر باتین زبانون اونکے کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

[illegible]

[illegible]

[illegible] بہشت مین [illegible]

معلق [illegible] کے لیے جہاد کرے اسکی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے وطن مین [illegible]

کہا [illegible] ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین طیار کیا ہے [illegible] اللہ نے واسطے [illegible] اسکی

مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہے جیسا آسمان و زمین کے درمیان ہے پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جب [illegible] تو مانگو اوس سے

فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس [illegible] بہشت ہے یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہے اور بلند تر بہشتون کی [illegible] عرش

[illegible] بہشت کی ہے اور فردوس سے نکلتی ہین نہرین بہشت کی یعنی اصل چار نہرون کی پانی اور دودھ اور شراب و شہد

ہین [illegible] کی بیماری ہے ف یعنی ذکر نماز روزے کا کیا اور حج و زکوة کا نکیا اسمین شبہہ ہے اوپر اسکے کہ [illegible] کی شان بہت

بڑی ہے اور بسبب واجب ہونے اونکے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوة کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت

رکھتا ہو تو شامل ہے [illegible] کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی [illegible]

اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ

اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * اور فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ

أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ نکلا

اسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا

اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ پایا ہے ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت

کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے

پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہے اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ * اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتا

ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقرا خوش نہین ہوتے نفس اونکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا

ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر تو پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہے راہ خدا مین قسم ہے خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون

یہ کہ مارا جاؤن مین راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر

مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدا پاؤن * ف یعنی

مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہے کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے

اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اوسپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن اور مسلمان

بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین مگر نہ محبت

جہاد کی مجکو اسقدر ہے کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون * اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رِبَاطُ يَوْمٍ

فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہے دنیا سے

اور اوس چیز سے کہ دنیا پر ہے یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہے اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا جزا اوسکی بہتر ہے دنیا اور اوس چیز سے

[illegible] اللہ کی راہ مین [illegible]

ایک شخص کو جانا اللہ کی راہ مین ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہے [illegible]
دنیا کی ہے اسلیے کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہین اور نعمتیں آخرت کی باقی ہین اور فرمایا چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی راہ خدا مین بہتر ہے
ایک مہینے کے روزے سے اور شب بیداری اوسکی سے اور اگر مرجاوے وہ چوکیدار جاری رہتا ہے اوسپر ثواب اوس عمل کا کہ
کرتا تھا [illegible] بہتا رہتا ہے ثواب اوسکے عمل کا کہ تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا یعنی [illegible]
کے ساتھ اور امن مین رہتا ہے فتنے سے [illegible] فرشتہ عذاب قبر کا [illegible] اور فرمایا بہترین زندگانی لوگون کی
واسطے اونکے زندگانی اوس شخص کی ہے کہ پکڑے [illegible] اللہ کی راہ مین [illegible] اوسکی پیٹھ پر جب
سنتا ہے آواز [illegible] سوار ہوکر گھوڑے پر اپنے طرف اوس آواز و فریاد کی [illegible] ڈھونڈھتا پھرتا ہے
قتل اور مرنا جگہ گمان ہوتی ہے اوسکی یعنی ڈرتا نہین ہے اور بھاگتا نہین اوس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اوسکو یا زندگانی
اوس شخص کی کہ [illegible] بکریون مین رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالے کے ان نالون مین سے
قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ یعنی اگر وہ بکریان حد نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے
اوسکو موت نہین ہے لوگون سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے ✤ ف ✤ مگر بیچ بھلائی کے کہ نگاہ رکھتا ہے اونکو اپنی شر سے
اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئین [illegible] اور ساتھ اونکے خیر مین شریک ہے [illegible] حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلانا ہے اور جہاد کرنے
دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض کے استیفا لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہے اسپر کہ اگر مخالطت کرے لوگون سے بیچ تائید
دین اور تقویت شریعت کے نہ رکھے والا گوشہ گزینی اختیار کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اونکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین
گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمین اختلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ امید سلامتی کی فتنون سے
اور مذہب ایک جماعت کا زاہدون سے یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے اونھون نے ساتھ احادیث کے اور جواب دیا ہے جمہور
نے کہ محمول ہے اوپر زمانے فتنون کے یا اوس شخص کے حق مین ہے کہ نہ سلامت رہین لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر
اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے
منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازے اور عیادت مریض اور مانند انکے کے ✤ ع ✤ اور فرمایا ہمیشہ رہیگا
یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہیگا روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین تا رہیگا یہانتک
کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ✤ اور فرمایا نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص خدا کی راہ مین اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے
اوسکی راہ مین مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی سی نقل کی
یہ بخاری مسلم نے ✤ اور فرمایا نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور سوا اوسکے لیے وہ چیز نہین
مین ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کے
نقل کی یہ بخاری مسلم نے ✤ اور روایت ہے مسروق سے کہا پوچھا ہمنے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الاية ✤ اور نہ گمان کر تو ان لوگونکو
کہ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا ابن مسعود رضی نے کہ تحقیق
پوچھے ہمنے معنی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح انکی شہدا کی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے اونکے

[illegible] ہیں پھر [illegible]

اون کی طرف [illegible] پروردگار کا [illegible] اور [illegible] کچھ چاہتے ہو عرض کرتے ہیں شہدا کس چیز کی خواہش

کریں حالانکہ ہم سیر کرتے ہیں بہشت میں جہاں سے چاہتے ہیں پس کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ انکے یعنی پوچھتا ہیں بار پس جب دیکھتے ہیں

شہدا یہ کہ نہ چھوڑے جاوینگے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہیں کہ مراد پروردگار تعالیٰ کی یہ ہے کہ کچھ مانگیں عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمارے

چاہتے ہیں ہم یہ کہ پھیر تو جانیں ہماری بیچ بدنوں ہمارے کے یعنی اور دنیا میں بھیجے تاکہ مارے جاویں ہم تیری راہ میں پس جب کہ دیکھا

اللہ تعالیٰ کا نہیں ان کو حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی انہوں نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہے چھوڑے جاتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے +

ف + نہیں ان کو حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار میں اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسیکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں

اسلیے کہ ثواب شہید کا اکمل ہے [illegible] وہ حاصل ہے چھوڑ دیے جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ پوچھنا چھوڑ دیتا ہے اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی

قتل پہلے ہی کا ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہے سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنوں میں تا مارے جاویں خدا کی راہ میں دوبارہ جواب اسکا

علما نے یہ دیا ہے کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہے ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی ہے اللہ تعالیٰ نے اونکو

یہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ انکے خیال میں آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر ہو جاویگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد

و مناسبت کے ولیکن حق تعالیٰ نے جانا جاری ہونا عادت کو کہ مثل اوسیکے ہوگی نہیں پایا کہ حاجت اسکی تعین ہو پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے

تنبیہ + لکھا ہے علما نے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانوروں کے بدنوں میں مانند رکھنے جواہر کے ہے صندوقوں میں بسبب اکرام و بزرگی

اور مقصد داخل کرنے اونکے کے بہشت میں ساتھ اس صورت کے نہ متعلق ساتھ ان بدنوں کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے جانوروں کے بدنوں میں

جگہ رکھتے ہیں بہشت میں [illegible] اور دیکھتے ہیں انوار وہاں کے اور لذت پاتے ہیں اور خوش حال ہوتے ہیں

ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت عرش کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کی اس آیت میں يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ + اور اس سے اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہیں اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہیں

کہ رجوع کریں ارواح بدنوں میں اس عالم میں نہ آخرت میں اسلیے کہ وہ منکر ہیں آخرت کے اور جنت و دوزخ کے اور اس حدیث سے یہ بھی

معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے [illegible] + اور فرمایا اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ

شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ + مارے جانا راہ خدا میں جھاڑ دیتا ہے ہر گناہ کو سوا دین کے + **ف** + یعنی سوا حقوق آدمیوں کے اور سیوطی نے

لکھا ہے کہ مگر شہدا دریا کے کہ اونکے دین بھی جھاڑے جاتے ہیں [illegible] اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ

مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے پہنچاتا ہے

اللہ اونکو شہیدوں کے مرتبے کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدوں کا سا پاتا ہے + اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم اور صحابی آپ کے یعنی مدینے سے غزوہ بدر کے لیے یہاں تک کہ سبقت کی مشرکوں پر طرف بدر کے یعنی پہنچے بدر میں پہلے کفار کے اور آئے

مشرک یعنی بعد پہنچنے مسلمانوں کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑائی آسمان و زمین کے ہے

کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہے اللہ

کی یا رسول اللہ نہیں کہا میں نے یہ مگر بامید اسکے کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہے کہا راوی نے پس نکالیں عمیر نے

کتنی ایک کھجوریں اپنے ترکش میں سے اور شروع کیا کھانا اونمیں سے پھر کہا اگر زندہ رہا میں یہاں تک کہ کھاؤں میں اپنی کھجوریں یعنی

سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکیں کھجوریں کہ تھیں ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے +

بدر نام کنوئیں کا ہے وہاں لڑائی ہوئی تھی ۱۲ منہ مدظلہ

ف * کھڑے ہوئے طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب ہی بہشت کے داخل ہونے کا کہ وہ جہاد ہی اور چوڑائی سے مراد بیان کرنا ہی کی فراخی کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ خلق کے فہم میں کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑائی ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہی حیرت سے بدون نیت اور فکر و تامل کے مشابہ اوس شخص کے قول کے کہ ہزل و مزاح سے کہتا ہی یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہا قسم ہی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کھجوریں کھانے کا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئے حاصل یہ کہ بسبب شوق حاصل ہونے شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا * ح * ع * اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * یعنی جو شخص مرا اور جہاد نکیا اور نہ گذرا اوسکے دل مین خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے * ف * نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نکیا اور نہ کہا کا شکے ہوتا مین جہاد کرنے والا پس یہ شخص مشابہ ہوا منافقون کے کہ جہاد سے رہجاتے ہین بموجب اس حدیث کے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ * پس واجب ہی مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے ایک عبادت کرنے کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اوسکی اور اختلاف کیا ہی ہمارے علمانے یعنی شافعیہ نے اوس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پھر تاخیر کرے اوسکو نیت پڑھنے اوسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار ہوتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونون صورتون میں اور بعضون نے کہا کہ گنہکار ہوتا ہی حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہی * ع * اور فرمایا جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ * یعنی جہاد کرو مشرکون سے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور زبانون اپنی کے * ف * زبان کا جہاد یہ ہی کہ مذمت کرے اونکے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے اونپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اونکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند انکے کے اور دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی * ح * اور فرمایا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ * افشا کرو سلام یعنی سلام علیک کرو آشنا و ناآشنا سے اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے یعنی بہشتین ملینگی * اور فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنے کے نہین رہتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کے اللہ کی راہ مین پس تحقیق بڑھایا جاتا ہی واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی قبر کے فتنے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد دارمی نے * ف * بڑھایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہونچتا ہی اوسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی اوس چیز مین کہ عود کرتا ہی نفع اوسکا طرف مسلمانون کے کہ وہ زندہ کرنا دین کا ہی ساتھ دفع کرنے دشمنون اونکے کے کہ وہ کفار ہین * غ * اور فرمایا عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ * دو آنکھین ہین کہ نہین لگے گی اونکو آگ جہنم کی ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتے ہوئے راہ خدا مین یعنی رات کو نگہبانی کرتی رہین کفار سے * کہا ابوہریرہ نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے بیچ درے ایک پہاڑ کے کہ اوسمین تھا ایک چشمہ چھوٹا سا شیرین پانی کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکے الگ ہو وین لوگون سے اور رہون اس بہاڑ کے درے مین پھر ذکر کی گئی یہ بات واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نکر تو یہ اسلیے کہ تحقیق

یعنی جبکہ جنت کی یہ وسعت ہی ... دو لو ... بین ... ۵۲ ... یعنی ... جاتا ... اور اگر ... نہین آیا تو ... گنہگار ... فتح القدیر ۵۳ ... اس ...

گھڑی لگانا تمہارا اللہ کی راہ میں بہتر ہے نماز اوسکی سے گھر میں ستر برس کیا نہیں دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تمہارے لیے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت میں یعنی امل ہی جہاد کرو تم اللہ کی راہ میں جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں بقدر ٹھہرنے کے دودھ دوہنے میں اونٹنی کے واجب ہوئی اوسکے لیے بہشت ٭ ف ٭ ستر برس سے مراد کثرت ہے نہ تحدید پس نہیں منافی ہے اس روایت سے کہ فرمایا حضرت نے مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگوں سے اور بسبب عبادت کے کوہستان میں مغفرت نہیں حاصل ہوتی اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں علما کہ جہاد اوس زمانے میں واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہے کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ حمل کیا جاوے اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگوں کے جو پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنے کے اور فرمایا عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ٭ روبرو لائے گئے میرے اول تین شخصوں کے کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک تو شہید اور دوسرا بچنے والا حرام سے سوال کرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنے مالکوں کی ٭ ف ٭ مراد اون تین شخصوں سے یعنی تین شخص جنت میں داخل ہونگے اور نہیں ہے یہ کہ تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہیں کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد تین شخصوں سے تین جماعتیں ہیں ٭ آور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں یعنی نماز کے عملوں میں افضل ہے فرمایا طول القیام کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش مشقت کے دے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوپر یعنی ہجرت اگرچہ معنی نکلنے کے دار الکفر سے طرف دار الایمان کے بھی ہے ولیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسی موت یعنی جہاد میں بزرگتر ہے فرمایا موت اوس شخص کی کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور کونچیں کاٹی جاویں اوسکے گھوڑے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے ٭ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک اوسمیں اور جہاد کہ نہو خیانت اوسمیں یعنی غنیمت میں اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز میں افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابوداؤد باقی حدیث میں ٭ ف ٭ ساتھ مال و جان اپنی کے کہ مال اپنے غازیوں کے سامان جہاد میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثوں میں بیان اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع یعنی تطبیق کا درمیان حدیثوں کے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمیں کہ نشان تکبر اور سختی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے مانند افشائے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور اگر کاہل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل اعمال نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال سائل کے حق میں ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے ٭ اور فرمایا واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ چیزیں ہیں بخشش کیجاتی ہے اول دفعہ میں یعنی اول قطرہ خون میں کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا بہشت میں سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر کے سے اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمیں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دی جاوینگی بہتر بیبیاں حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیوں کے حق میں اوسکے قرابتیوں میں سے

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا مَنْ لَقِيَ اللهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه
یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہے نقل کی ترمذی
اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر علامت ہے یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا خرچ کرنا
مال کا یا طیار کر دینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ادنی درجہ یہ ہے کہ دل مین نیت ضرور ہو اور ظاہرًا
کہ آیا ہے نیت کرنی بہتر ہے اوسکے عمل سے اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ طیاری
اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہے
ح + ع + اور فرمایا اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ + یعنی شہید نہین پاتا دکھ
قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمھارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے
نفس اوسکا ساتھ اوسکے + ع + اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے
دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو نکلا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان
پس ایک نشان اللہ کی راہ مین اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان اثر مانند قدم رکھنے
یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے اثر مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پاؤن کے بسبب وضو کے جاڑے
مین اور گھٹے پیشانی کے بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونہہ کی بو اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے
حج مین + ع + اور فرمایا اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ + سر پھرنے والا دریا مین کہ پہونچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہید کا ہے + ف
ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اوس صورت مین ہے کہ کشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند انکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حاصل کرنے قوت
نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہے + ع + کہا ابو امامہ نے نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہرے اوسمین
اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین
نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذت مطلقًا و لیکن بھیجا گیا ہون ساتھ دین حنفیت [1] کے کہ آسان ہے یعنی
نہین اوسمین حرج اور مشقت زائد قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا
کے بہتر ہے دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا [2] مین ہے البتہ کھڑا ہونا ایک تمھارا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہے
ساٹھہ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے
بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا ای ابو موسی تم نے سنا ہے پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تم نے بطریق
جزم و یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی
تلوار کا اور پھینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اوسکے یہان تک
کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دل و جان من فدای تو باد + سری کہ بر تن من ہست خاک پای تو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ
در ہوای تو مرد + برای مردن او غم مخور بقای تو باد + ف + دروازے بہشت کے اثر یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر اوسکے
تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئی ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اوسکے + ع + اور

[1] یعنی ملت ابراہیمی [illegible] طرف اللہ کے [illegible]
[2] یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون کا اگر مالک ہووے اور صدقہ کرے تو اسکے ثواب سے اسکا ثواب بڑا ہے

ہے کہ احادیث جہاد کی فضیلت مین اور جہاد پر خرچ کرنے کی فضیلت مین آئی ہین جو باب ہے مشکوٰۃ اور اوسکے سوا کتب علماء حق مین سے دیکھے اور شہید کا ثواب بیان فرما کر اب مومنون کو حکم فرمایا دین کی مددگاری کا جہاد وغیرہ کر کر ✣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ○

اے ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جما دیگا تمہارے پاؤن ✣ مو

اے مسلمانون اگر مدد کروگے دین خدا کی مدد کریگا خدا تمہاری اور ثابت کریگا قدم تمہارے ✣ **فتح** ✣ اے ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کریگا اور جما دیگا تمہارے پاؤن ✣ **تفسیر** ✣ اللہ چاہے تو آپ ہی کافرون کو مسلمان کر ڈالے پر یہی منظور نہین بلکہ یہ منظور ہوا کہ سب بندگی کی طرف سے کمر باندھنی اور اسکی طرف سے کام بنانا ✣ **مو** ✣ اگر مدد کروگے دین خدا کی اور اوسکے رسول کی مدد کریگا خدا تمہاری تمہارے دشمنون پر اور ثابت کریگا قدم تمہارے یعنی لڑائی مین سامنے کفار کے کہ بھاگو نہین یا ثابت قدم رکھیگا راہ اسلام پر ✣ **مف** ✣

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ○

اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے ✣ مو

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہلاکت ہو جیو اونکو اور نابود کیے خدا نے عمل اونکے ✣ **فتح** ✣ اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھو دیے اونکے کیے ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ معنی تعس کے بقول بعض کے بُعد اور بقول بعض کے سقوط اور بقول بعض کے خرابی اور بقول بعض کے شقاوت اونکو فساری ہین اور ابن عباس سے ہی کہ مراد تعس سے دنیا مین قتل ہی اور آخرت مین پڑنا دوزخ مین اور کہا قتادہ نے کہ حق ہی اللہ پر کہ دیوے اوسکو کہ سوال کرے اوس سے اور مدد کرے اوسکی کہ مدد کرے اوسکے دین کی ✣ **معالم** ✣ **در منثور** ✣ **تنبیہ** ✣ مددگار دین کے مجاہد ہین اور علماء باعمل اور صوفیۂ کرام متشرع رحمہم اللہ کہ مددگار دین کے ہین بسبب ظاہر و باطن آراستہ کرنے خلائق کے کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لَوْلَا الْأَبْدَالُ لَخُسِفَتِ الْأَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا وَلَوْلَا الصَّالِحُونَ لَهَلَكَ الطَّالِحُونَ وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَبَقِيَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ وَلَوْلَا السَّلَاطِينُ لَأَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَوْلَا الْحُكَمَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا وَلَوْلَا الرِّيحُ لَأَنْتَنَ الدُّنْيَا ✣ یعنی اگر نہوتے ابدال تو البتہ دھس جاتی زمین ساتھ اون لوگون کے کہ اوسپر ہین اور اگر نہوتے نیک کار تو البتہ ہلاک ہو جاتے بدکار اور اگر نہوتے علما تو رہ جاتے لوگ مانند چارپایون کے اور اگر نہوتے پادشاہ تو البتہ کھا جاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اور اگر نہوتے حکما تو البتہ خراب ہو جاتی دنیا اور اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑ جاتی دنیا ✣ **منبہات** ✣

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ○

یہ اسپر کہ انھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کر دیے اونکے کیے ✣ مو

یہ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے ناپسند کیا اوس چیز کو کہ اوتاری ہی خدا نے پس نابود کیے عمل اونکے ✣ **فتح** ✣ یہ اسپر کہ اونھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کر دیے اونکے کیے ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ یہ یعنی ہلاکت اور نابود ہونا اونکے عملون کا اوتاری خدا نے یعنی قرآن کہا قتادہ نے کہ آیت وَالَّذِينَ كَفَرُوا الخ نازل ہوئی اون کفار کے حق مین کہ مارے گئے روز بدر کے اور یا یہ آیت تمام کفار کے حق مین اوتری پھر ڈرایا اللہ تعالیٰ نے کفار کو پس فرمایا أَفَلَمْ يَسِيرُوا الخ

✣ **مد** ✣ **در منثور** ✣

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے انسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین * مو

کیا سیر نہین کی کفار نے زمین مین تو دیکھین کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے اونسے تھے برہم مارا اللہ نے اونکو اور کافرون کیلیے ہونا ہی اس عذاب کے * فتح * کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین * مو * تفسین * کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مارا یعنی ہلاک کیا اونکو اور جو کچھ پیرے اونکے ہیں مارا اور کافرون کیلیے یعنی مشرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہی * معل * پہلے اونسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور اوسکے کافرون کیلیے یعنی اہل مکہ کو بھی ویسا ہی عذاب پہونچیگا اگر ایمان نہ لاوینگے * بحر

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی * مو

یہ سبب اوسکے ہی کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہی اور بسبب اوسکے ہی کہ کافرون کی کارساز نہین ہی اونکے لیے * فتح * یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی * مو * تفسین * یہ یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام بد کافرون کا اس سبب سے ہی کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہی اور کافرون کا کوئی مددگار نہین ہی * پھر ذکر کیا انجام کار دونون فریق کا * معل * معا

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیان اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا * مو

تحقیق خدا داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہ اونکی ہی * فتح * مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی ندیان اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا * تفسین * جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو * مو * فائدہ لیتے ہین ساتھ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہی اونکو یعنی نحر اور ذبح سے * معل * فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور نہین ہی اونکے لیے ہمت سوائے پیٹون اور سترون اونکے کے اور وہ غافل بیخبر ہین اوس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہی کہا کسی بزرگ نے اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْمُنَافِقُ يَتَزَيَّنُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ * یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہی راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہی اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہی * معا * تنبیہ * اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھاوے تو شکر منعم کا بجا لاوے اور چست و چالاک رہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہی کسی نے * بیت * خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست * تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست * سعدی فرماتے ہین * قطعہ * ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کاراند * تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری * ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار * شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری * ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ کھانا کھانا یہ کہ کھانا تجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہرگز وہ کھانا نہ کھاتے جسکو کسی نے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہی یعنی اخلاق رندون کے کھانے والون مین پیدا ہوتے ہین اور شیخ علاء الدولہ سمنانی

[illegible]

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○

اور کتنی تھیں بستیاں جو زیادہ تھیں زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار

اور بہت گانون کہ قوی تر تھے تیرے گانو سے کہ جسنے تجکو جلاوطن کیا ہمنے ہلاک کیا اونکو بس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا + فتح + اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار + مو + تفسیر + مراد گانون سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنٰهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے کہ جنھون نے نکال دیا تجکو یعنی سبب تیرے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہے کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ جب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا اَنْتِ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَلَوْ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُخْرِجُوْنِيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْكِ + یعنی تو محبوب تر ہے طرف میرے اللہ کے سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نکالتے مجکو تو نکلتا مین تجھسے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ + مل معا +

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ○

بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر + مو +

کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور مانند اونکے پیروی کی خواہشون اپنی کی + فتح + بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر + مو + تفسیر + بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ کے ہین کہ آراستہ کر رکھا تھا اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی خواہشون اپنی کی بتون کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے + مل معا + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ + جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی باُمید ملنے ثواب کے اور بد لاوے غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی + اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی چنانچہ اوسکو پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق شرک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ + یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ + پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت + اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جابجا وحدہٗ لا شریک لہ نے شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اس لیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہی + معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مت کر اپنے مان باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصدًا اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

نماز فرض قصداً تو الگ ہوجاتا ہی اوس سے عہد وامان اسکا اور حمت پی شراب اسیلیے کہ وہ سرہی ہر بُرائی کی اور نہ بچا اپنے کو گناہ سے اسیلیے گناہ سے اوتر آتا ہی غضب اسکا اور نہ بچا اپنے تئین جہل کے بھل گئے سے اگرچہ ہلاک ہون لوگ اور جب پہونچے لوگون کو موت یعنی وبا یا قحط سے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنے سے اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکا تا رہ اونکو واسطے ادب سکھلانے کے بالکل ڈھیلی ڈوری نہ چھوڑ دے اور ڈراتا رہ اونکو اللہ کے امر و نہی کی مخالفت میں ⁂ **مشکوۃ** ⁂ مومن اور کافر کا فرق بیان فرما کر اب انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا ⁂

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہوا ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین کر گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ

اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی

مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ○

اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکلا اونکی آنتین ⁂

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہی اور نہرین ہین دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھرا نہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور انکے لیے وہان ہر جنس کے میوے ہین اور انکے لیے ہی بخشش اونکے پروردگار سے کیا یہ جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کر ڈالیگا اونکی آنتون کو ⁂ **فتح** ⁂ احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین کر گیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکلا اونکی آنتین ⁂ **تفسین** ⁂ وہان کی شراب بامزہ ہی نہ جیسے یہان کی ہی مزہ بہشت مین ہر ایک کے گھر مین چار نہرین مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ ⁂ **موضح** ⁂ **تفسیر** ⁂ متقی یعنی بچنے والا شرک سے غَيْرِ آسِنٍ وہ پانی کہ نہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور نہ مزہ اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہو جاتا ہی اور شراب لذیذ و خالص ہوگی کہ اوسکے پینے سے عقل نہین جاتی رہیگی اور نہ خمار ہوگا اوس سے اور نہ درد سر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون میں سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا ہوا ہوگا مکھیون سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ ⁂ **معالم** ⁂ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات اور نیل سب جنت کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر دجلہ اہل جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر سے اور نہر سیحان انکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چارون نہرین نکلین ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکائی جاتی ہی دوزخ جیسے کہ پیدا کی گئی ہی اور پانی اوسمین کھول رہا ہی جب قریب لایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سر کا پھر جب پہونچینگے تو آنتون کو کاٹتا ہوا مقعد کی راہ سے نکل جاویگا ⁂ **معا** ⁂ **تنبیہ** ⁂ مقصود جناب باری تعالیٰ کو اس بیان سے یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل اس سبکی اطاعت خدا اور رسول کی ہی کہ ہر کام بموجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت و نار کا پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی اَلْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ⁂ یعنی ایمان درمیان خوف اور امید ہی کہ اللہ کی رحمت و بخشش کا امیدوار بھی رہے

اور دوزخ ہو قہر الٰہی سے ڈرتا بھی رہے نہ ایسا کہ اپنے کو قطعی یعنی دوزخی جانے اور نہ ایسا معصوم پاک یعنی پاکیزہ وولی خدا رسیدہ کہ ہیچ اوکو گناہ نہیں ہے نیست
بیت ہیچ مشہور ہی کہ زمین کے گلے کو چھری یا بلا سمجھے کہ میں نہایت بہا ہوں گنہگار ان اوسکی رحمت کا امیدوار ہوں کیا خوب کسی بزرگ نے
کہا ہی قطعہ گہ رشک برد فرشتہ بر پاکی ما + گہ خندہ زند دیو ز ناپاکی ما + ایمان چو سلامت بلب گور بریم + معلوم شود چالاکی ما +
سچ کہا جسنے یہ کہا اور حقیقت میں یہ ترجمہ ہی اس حدیث شریف کا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ + حافظ فرماتے ہیں بیت عیب رندان مکن
ای شیخ گزین کہ نہ بر ما ہو بکس نہ دانست کہ رحلت بچہ سان خواہد بود + پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو بھی مد نظر رکھے اور دیکھا اور غور کرے ان
حدیثوں کے مضمونوں میں کہ لکھی جاتی ہیں جنت و دوزخ کے احوال کی تا بہشت حاصل کرنے کا حیلہ ہو طاعات میں اور بچے برے کاموں سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ متفق علیہ
طیار کی ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں کہ نہ کسی آنکھ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکے صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت
اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی یہ آیت کو پس نہیں جانتا کوئی نفس اوس چیز کو جو چھپائی گئی
اور رکھی گئی ہی واسطے شب بیداروں اور مال خرچ کرنے والوں کے قسم اوس چیز سے کہ سبب خنکی آنکھ اونکی کی ہی + اور فرمایا جگہہ ایک
کوڑے کی بہشت میں یعنی تھوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمیں بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی + ف اس لیے کہ جنت
اور نعمتیں اوسکی باقی ہیں اور دنیا اور اوسکی چیزیں فانی ہیں اور ذکر کوڑے کا بحسب عادت کے ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنے کا ارادہ کرتا ہی
تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسپر اور وہاں کوئی اوترے نہیں + ح + اور فرمایا ایکبار اول روز میں جانا راہ خدا میں یا ایکبار
آخر روز میں جانا اوسمیں بہتر ہی یعنی جزا اور ثواب در مآل میں دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی اور اگر ایک عورت بہشتیوں کی عورتوں میں
سے جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کر دے اوس چیز کو کہ درمیان جنت اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان
اون دونوں کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اوسکے سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہی + ف + اول روز میں الخ تخصیص
ان دونوں وقتوں کی بطریق عادت کے ہی اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہی اگرچہ اول و آخر وقت میں نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور
ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اوسمیں تقرب الٰہی ہو اور واسطے خدا کے ہو یہاں تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کے نفقہ عیال
کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت میں راہ خدا ہی اور جب فکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا میں تو معلوم ہوا کہ ثواب
اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیاں بہشت کی بیان کیں کہ فرمایا اور اگر ایک عورت الخ + ح + اور فرمایا بلاشبہہ بہشت میں
ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار اوسکے سایہ کے نیچے سو برس ہنوز قطع نکرے اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ بمقدار کمان
ایک تمھارے کی بہشت میں بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب اور غروب ہوتا ہی یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں + اور فرمایا
بلاشبہہ مومن کے لیے بہشت میں البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اوسکی یعنی لمبائی اور ایسی ہی لنبان جیسا کہ اور روایت میں ہی
ساٹھ کوس کی ہی اور ہر کونے میں اوس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی مومن کی بیبیاں وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونے والی اور گھر والے
کے اور کونوں میں ہیں گی پھرا کریگا اون سب گھر والوں پر مسلمان اور دو بہشتیں ہیں یعنی مسلمان کے لیے چاندی کے ہیں باسن اونکے اور
جو کچھ کہ اونمیں ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذلک کے اور دو بہشتیں ہیں کہ سونے کے ہیں باسن اونکے
اور جو کچھ کہ اونمیں ہی اور نہیں مانع درمیان بہشتیوں کے اور درمیان نظر کرنے اونکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی
عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن میں نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں

ع یعنی ... [illegible]
ع اول ... اور دوسری ... [illegible]
ع اور تیسری ... [illegible]

فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دوسرے کی اور اور حدیث مین جنت کی عمارت کے وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی
پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت
جنت کی دیوارون کی اور کہا بیہقی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب وسنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورۂ الرحمن مین فرمایا
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سے منقول
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَنَّتَانِ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا مِنْ ذَهَبٍ وَجَنَّتَانِ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا مِنْ فِضَّةٍ انتہی *
اور مؤید ہی اسکی یہ روایت جَنَّتَانِ مِنَ الذَّهَبِ لِلسَّابِقِينَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ اور بعید نہین
کہ مراد جنات سے آیت مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک قسم دونون کی سونے کی اور دوسری چاندی کی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیے
دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکے محلون کے زینت کے لیے نہ بسبب مفقود ہونے سونے کے اور یہ مراد
جنات سے بنا بر اسکے ہی کہ کبھی مراد تثنیہ سے کثرت ہوتی ہی اور مؤید ہی اسکو یہ کہ دروازے جنت کے اور طبقے اوسکے آٹھ ہین جنت عدن
جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامہ اور نہین مانع الخ یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل
ہوسے تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کہ درمیان بندے کے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جاوینگی مگر پردے جلال اور کبریائی و
عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگے سو وہ بھی از راہ مہربانی اور تفضل رب کے اوٹھ جاوینگے اور اوسکو عیانا دیکھینگے ہم *اور فرمایا بہشت مین
سو درجے ہین درمیان ہر دو درجے کے اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس یعنی جنت کا اوسکا نام فردوس ذکر کیا ہی
قد افلح المؤمنون کے اول مین اُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ سب جنتون سے بلند تر ہی از روے
نسبت کے یعنی درجات اوسکے بلند ترین درجات کے ہین سورۃ و معنی جنت الفردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی اور اوپر
فردوس کے عرش ہی پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہ ترمذی نے + ف
سو درجے ہین ممکن ہی کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی بیہقی کی روایت مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بطریق مرفوع کے
عَدَدُ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَدَدُ آيِ الْقُرْآنِ فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ فَلَيْسَ فَوْقَهُ دَرَجَةٌ + یعنی شمار
جنت کے درجون کا بقدر شمار قرآن کی آیتون کے ہی پس جو کوئی داخل ہوگا جنت مین اہل قرآن سے پس نہین ہوگا اوپر اوسکے درجہ اور
ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکے ہون یعنی کم یا زیادہ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جنت
مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچینگے اوسکو مگر متفکر + ع + اور فرمایا کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش
کی گئین مین جمع ہونگے اوسمین بہشتی ہر جمعے مین پس چلے گی ہوا شمال کی پس ڈالے گی وہ ہوا یعنی شکلین اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکے مونہون
یعنی بدنون پر اور کپڑون پر پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگے حسن و جمال مین پس پھرینگے یعنی بازار سے طرف گھر والون اپنے
کے اس حال مین کہ زیادہ ہوگئے ہونگے خوب صورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسے گھر والے اونکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے
ہمسے حسن و جمال کو پس کہینگے بہشتی گھر والون سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن و جمال کو نقل کی یہ مسلم نے *اور فرمایا تحقیق
اول جماعت کہ داخل ہونگے بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودھوین رات کے چاند کے ہونگے پھر وہ لوگ کہ قریب اس جماعت کے ہونگے یعنی دوسرے
مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگے مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کے روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند و آفتاب کے
اور تارون سے روشن ہو اوسکے مانند ہرایک روشن و چمکتا ہوگا دل بہشتیون کے ایک شخص کے دل پر ہونگے یعنی متفق اور یکدل و یکجان اور دوست
آپسمین جیسے کہ تفسیر کی اسکی ایسے نہ ہوگا کچھ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی رکھینگی آپسمین ہر شخص کے لیے بہشتیون مین دو دو بیبیان ہونگی

اوسکے بیچ سے اور معلوم ہوتا ہے گودا اونکی پنڈلیوں کی ہڈیوں کا ہڈی اور گوشت کے بیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کے ساتھ پانی کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ سنکینگے باسن اونکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیاں اونکی سونے کی اور اینٹھن اونکی انگیٹھیوں کا اگر ہوگا اور پسینا اونکا مشک کا یعنی خوشبو اوسکی مشک کی سی ہوگی اونکی خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور ترک بغض اور اختلاف رکھنے والے آپس میں ہونگے اور صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہیں ساٹھ گز کے جانب آسمان میں یعنی دراز قد میں نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا مَن يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رواہ مسلم + یعنی جو بہشت میں داخل ہوگا چین میں رہیگا اور محتاج نہ ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جیسے طراوۃ الشباب ہے تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمیں نہیں + اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والوں کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں یعنی باقی رہا ہوا افق میں بعد پھیلنے روشنی فجر کے اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور یہ بلندی بالاخانوں کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیوں کے ہوگا کہ مرتبہ بعضوں کا بلند اور مرتبہ بعضوں کا پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبروں کے ہونگے کہ نہیں پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبر فرمایا کہ ہاں پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبروں کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہے خدا کی پیچ جس کے ہاتھ میں جان ہے انکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہیں اور سچا جانا پیغمبروں کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رواہ مسلم + داخل ہونگی بہشت میں کتنی قومیں کہ دل اونکے مانند دلوں پرندوں کے ہیں یعنی نرمی اور صفائی اور خالی ہونے میں حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا خوف و ہیبت میں کہ پرند بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانوروں کے + اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیوں کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیوں پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہیں ہم ای رب ہمارے اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت و ارادے میں ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالی کیا راضی ہوئے تم یعنی مجھسے کہ داخل کیا میںنے تمکو بہشت میں پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دوں میں تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی میںنے پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہے اس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا میں تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا میں تمپر بعد اسکے کبھی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + **ف** + جب مولی بندے سے راضی ہوا تو تمام نعمتیں اور سعادتیں حاصل ہوئیں اور دولت دیدار بھی اثر اسی کا ہے اول پوچھا اونسے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی تو رضا اپنی اونسے اوسپر مترتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندے سے رضا بندہ کی ہے مولی سے پس اپنے حال میں نگاہ کر اگر اپنے تئیں راضی پاتا ہے اپنے پروردگار سے تو جان کہ وہ بھی تجھسے راضی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر پہچانیں ہم کہ حق تعالی ہمسے راضی ہے آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اوس سے راضی ہیں تو یقین ہے کہ وہ بھی ہمسے راضی ہے ... رضا اوسکی اونسے دائم و ہمیشہ ہے بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی کی ... اور ... اوس میں ہے جیسے کہ فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ + یعنی تھوڑی سی رضامندی اوسکی بہت بڑی چیز ہے چہ جائیکہ ہمیشہ ... اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنَّا وَارْضِنَا عَنْكَ + اور روایت ہے عتبہ بن غزوان سے ...

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاتا ہے دوزخ کے کنارے ...

قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہم سے کہ درمیان دو بازو
دروازے کے جنت کے دروازون سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہے اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا سبب ازدحام لوگون
کی علیہ وسلم نے * اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کی مینے جنت
کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پتھر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص
تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی ہین مثل انکے رنگ و صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار ہے جو کوئی کہ داخل ہوگا
اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور مرنے کا نہین اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے * اور فرمایا ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب * یعنی نہین ہے جنت مین
کوئی درخت مگر ہے تنہ اوسکا سونے کی ہے * ف * اور ٹہنیان اونکی مختلف ہین کسیکی سونے کی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی
کی یا ہین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اوسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے اونکے نہرین جاری ہین * ع * اور فرمایا بہشت
مین سو درجے ایسے ہین کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
وفرش مرفوعۃ * علیٰ جگہ بلندی اونکی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے درجون کے بچھونے ایسے
بلند ہونگے * اور فرمایا دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے جماع کرنے سے کتنی ہی عورتون سے مثلا سو سے
عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردون کی یعنی اسپس کیون نہ طاقت رکھیگا
اتنی عورتون سے جماع کرنے کی * اور فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے اوسکو ناخن اون چیزون میں سے ہے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور
آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت والی ہو جاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہے اور اگر
تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے یعنی دنیا مین پس ظاہر ہون کڑے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ
مٹا دیتا ہے سورج ستارون کی روشنی کو * اور فرمایا بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اونکی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور
نہ پرانے ہونگے کپڑے اونکے * اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگے بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین
تیس برس کے یا فرمایا تینتیس برس کے یعنی جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اس وقت مین ہے * اور کہا اسماء نے
کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ
شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اوسکے سایے مین سو سوار شک کیا ہے راوی نے کہ وہ فرمایا یا یہ اوس درخت پر ٹڈے ہین
سونے کے گویا کہ میوے اوسکے مانند مٹکون کے ہین * ف * سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہے جنت مین اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا ہے
بہشت مین ہے کہ منتہی ہوتا ہے اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہے اور نہین گذرا
کوئی اوس سے سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہے کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور وہ ایک روایت مین چھٹے
آسمان پر ہے اور مشہور یہ ہے کہ ساتوین آسمان پر ہے اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہے کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان مین ہے اور شاخین
ساتوین مین * واللہ اعلم * ح * اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہے کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ دی مجکو خدائے تعالی نے وہ نہر
یعنی بہشت مین نہایت سفید ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیرین ہے شہد سے زیادہ اوس نہر مین یعنی اوسکے کنارون مین
پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کے ہین یعنی وہ طیار ہین ذبح کے لیے تاکہ کھاوین اونسے اوس نہر والے
کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تحقیق وہ پرندے ستھرے اور فربہ و خوش حال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے اونکے بہشتی

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] جو بہشت مین [illegible]

[illegible] جو چاہے تجکو جہان [illegible] تیری طلب [illegible] ہوگا [illegible] بہشت مین ہر کوئی جو جاہیگا پاویگا [illegible]

[illegible] ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہوگا کہا راوی نے پس نہ جواب دیا آنحضرت نے اوس شخص کو جیسا

کہ جواب دیا تہا اوسکے یار کو یعنی جیسا پہلے شخص کو جواب دیا تہا دیسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کیگا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ

سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر [illegible] فرمایا بطریق کلیے کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ

چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکہ تیری اور فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسی صفین اونمین سے اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون سے

ف پس معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت کے دو چند ہونگے نسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ باب شفاعت مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوو گے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہے کہ امید ہی

آنحضرت کی اللہ تعالیٰ سے وہ ہو بعد ازان زیادتی دی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اوس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی

فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اونکی کے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اور فرمایا تحقیق بہشت مین

ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد و عورت کی پس جب چاہیگا مرد یعنی اور

اسی طرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کے اور آیا ہی کہ سعید بن مسیب تابعی نے

ملاقات کی ابوہریرہ سے یعنی مدینے کے بازار مین پس کہا ابوہریرہ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے مجکو اور تجکو بازار

بہشت مین یعنی جیسے کہ جمع کیا ہمکو مدینے کے بازار مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی

تجارت کے لیے کہا ابوہریرہ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہی خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے

بہشت مین اوترینگے اوسمین یعنی اوسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل

اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جائیگا اونکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنون دنیا کے سے یعنی جس روز کہ دنیا مین روز

جمعے کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالیٰ کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کے نکلین پس نکلینگے اور زیارت کرینگے

اپنے پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ اونکے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ بہشتیون کے لیے ایک بڑے باغ مین

بہشت کے باغون مین سے پس رکھے جاوینگے اونکے لیے منبر نور کے اونپر بیٹھینگے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے

اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے اور بیٹھیگا ادنی یعنی کمترین اونکا مرتبے

و منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ یعنی ادنی کہ کہا سو معنی اقل و کمتر کے مرتبے مین بہ نسبت اعلیٰ اور اکثر کے مراد کہا ہے

نہ متصف ساتھ دناءت و خساست کے فی نفسہ کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہوگا بیٹھے گا یہ ادنی مرتبے کا مشک و کافور کے

ٹیلون پر گمان نہین لیجانے کے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اونسے از روے جگہ کے کہا

ابوہریرہ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اوس دن فرمایا آنحضرت نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہ رکھتے ہو تم

بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کرو گے

تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ بے واسطہ اور اوٹھاویگا

[illegible] یہان تک کہ فرماویگا حق تعالیٰ [illegible] فرشتے [illegible]

اور ایسا ہی اون چیزون [illegible] ہمارا شرع مین پس [illegible] کہ یاد کریگا وہ شخص [illegible]

پس یاد دلاویگا اللہ تعالیٰ اوسکو بعضی لغزشیان اوسکی کہ کین تھین دنیا مین اور اسکے [illegible]

کا ہے پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تو نے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے

تو نے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجسے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری پہنچا تو

اس مرتبہ کو پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برساویگا وہ ابر اوپر خوشبو

کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ اوٹھو طرف اوس چیز کے کہ مہیا کی ہے مینے

تمہارے لیے قسم بزرگی سے پس لیجاؤ جو چاہو ہم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اوس

بازار مین اور چیز کو کہ نہین دیکھا ہے آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہے کانون نے مانند اوسکے اور نہ گذرا ہے خطرہ دلون پر مانند اوسکے

پس اوٹھا لیجاوینگے اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حال آنکہ نہین بیچی جاوینگی اوس بازار مین

اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرتؐ نے پس آویگا اور متوجہ ہوگا

ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور

سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس سے پس نہ تمام ہوگا آخر

کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوسکو اوسکے رتبے پر لباس کہ

بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور یہ بطور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھر جاوینگے

ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے

اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجپر جمال بہتر ہے اوس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اور پھر

کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا حالون کا ہے اور درست کرنے والا شکلون کا

ہے اور لائق ہے اور یہ پہنچتا ہے ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہین ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص

ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور

زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ انکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض

ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہے جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہو جاوینگے بہشت مین بیچ

تیس برس کی ہی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی

اونکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض و التقدیر

ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین

البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کے کہین گی ہم

ہمیشہ زندہ رہینگے پس ہلاک نہین ہونگے اور ہم ہین چین کرنے والے پس نہین دیکھین گے شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنے رب سے

یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونگے خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات مین

اور فرمایا تحقیق جو مرد کہ بہشت مین ہوگا البتہ لگ کر بیٹھیگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

[illegible]

[illegible] اور عورت [illegible]

دوزخ کے یعنی اگر ہو دنیا مین [illegible] سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو [illegible] جواب دیگا [illegible] اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون

پس کہیگی وہ کہ انا من المزید یعنی مین ہون جو زیادتی ہی [illegible] کہ وعدہ کیا اللہ تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا لَهُمْ

مَا يَشَاؤُنَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ یعنی بہشتیون کے لیے ہی جو کچھ چاہینگے اور ہمارے پاس ہی زیادتی یا اوس چیز پر جو چاہینگے

اور فرمایا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ یعنی نیک کارون کے لیے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادتی کی دیدار الہی

کی بھی کی ہی اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حسنی وہ جنت ہی کہ [illegible] اللہ تعالی نے اپنے فضل سے جزا اعمال مین [illegible]

[illegible] اور تحقیق البتہ ہونگے اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے [illegible] اون کپڑون [illegible]

نظر اوس مرد کی یعنی پاویگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس کپڑے

کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہوئیگی اور بلا شبہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی

اون تاجون سے روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی تمام ہوئین حدیثین جنت کے بیان کی مشکوۃ سے اب شروع ہوئین

حدیثین دوزخ کے بیان کی مشکوۃ ہی سے ❀ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک جز ہی ستر جزون

آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی اونہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت

کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینے مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر

اونہتر جز دہرا ایک اون اونہتر جز مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہی

اللہ تعالی نے اوسمین اوسدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار

فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کم سے کم دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکے لیے دو پاپوشین یعنی نیچے

قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا ان دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ [illegible] نہین

گمان کریگا وہ شخص کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے حال غیر اپنے پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص

سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا خوشحال اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ

دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے

کیا دیکھی تھی تونے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھ پر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے

یعنی درد سے دوزخ کے جلنے مین تمام ناز نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نہ تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روے

محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تونے محنت

کبھی اور کیا گذری تھی تجھ پر سختی کبھی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھ پر محنت کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مینے

سختی کبھی اور فرمایا جھگڑین آپسمین جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا

مجھکو کہ نہین داخل ہونگے مجھمین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنی بدن مین اور مال مین اور حقیر و کم نام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے

یعنی اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور اللہ کے نزدیک اونکی

ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ۱۲

بڑی قدر ہی اور ایسے ہی اونکے نزدیک جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حصر سے اکثر وا غلب ہی یعنی اکثر وا غلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگے یا مراد کہین ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے مجہین مگر بھولے فریب کھاجانے والے فرمایا اللہ تعالی نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن و کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اوپر وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی اسکی وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بھری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے پس اوپر دوزخ پس نہین بھریگی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس اَلْمَآلُ مَآلُ بانون کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید او یمین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی اوسسے حق ہی اور درپے دریافت کرنے کیفیت اونکی کے نہو مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کرنے کا اللہ تعالی اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور اوپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ✽ اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سے کیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھٹاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا اللہ سبحانہ چاہا تھا مینے تجھسے اور حکم کیا تھا مینے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال انکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس توڑا تونے عہد او فرمان برداری کی تونے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس اب قبول نہین کرنیکا اگرچہ لاوے ساری چیزین مین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا مقدار مسافت سیر تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے جہنم مین انتہی ظاہر ان دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون کے ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر بڑے ہو جاوینگے اوسمین بدن اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ✽ اور فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنے اوسکے کی دوزخ میں مقدار تین دن کی مانند بیٹھنگا اور فرمایا تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندینگے اوسکو لوگ یعنی قدمون سے اور چلینگے اوسپر اور فرمایا ابن مسعود نے کہ قرآن مین واقع ہی سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس وہ دوزخمین ہمیشہ چڑھنے اوترنے مین رہیگا اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ طَعَامُ الۡاَثِیۡمِ کَالۡمُهۡلِ یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡنِ کَغَلۡیِ الۡحَمِیۡمِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش مارےگا پیٹون مین مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس آنحضرت نے بیچ بیان معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کے تو گر پڑیگا پوست اوسکے مونہہ کا اوسمین یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پر پس پہنچیگا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکل جاویگا اوسکے دونون قدمون مین سے اور یہی صہر سا تہہ زبر صاد حطی اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِیۡمُ یُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی اوس سے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور جلائے جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے یُسۡقٰی مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ یَّتَجَرَّعُهٗ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی کہ زرد آب دوزخیون کا ہوگا درحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکل جاویگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوۡا مَآءً حَمِیۡمًا فَقَطَّعَ اَمۡعَآءَهُمۡ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اونکی آنتون کو اور فرمایا ہی وَاِنۡ یَّسۡتَغِیۡثُوۡا یُغَاثُوۡا بِمَآءٍ کَالۡمُهۡلِ یَشۡوِی الۡوُجُوۡهَ ؕ بِئۡسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند پگھلے ہوئے تانبے کے یا زرد آب کے بھون ڈالیگا مونہون کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی اور فرمایا لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرۡبَعَةُ جُدُرٍ کِثۡفُ کُلِّ جِدَارٍ مِّسِیۡرَةُ اَرۡبَعِیۡنَ سَنَةً یعنی واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیوارین ہونگی موٹا پا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب کہ دوزخیون کے زخمون سے بہیگا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا اور تحقیق آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا یعنی جیسا کہ لائق ہی یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو برائیون سے اور ابن مسعود نے تفسیر کی ہی اسکی ساتھ قول اپنے کے هُوَ اَنۡ یُّطَاعَ فَلَا یُعۡصٰی وَیُشۡکَرَ فَلَا یُکۡفَرَ وَیُذۡکَرَ فَلَا یُنۡسٰی وہ یہ ہی کہ اطاعت کیا جاوے اللہ پس نافرمانی کیا جاوے اور شکر کیا جاوے پس کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس نہ بھلایا جاوے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نے پس یا تو تفسیر ہی کمال تقوے کی پس اسمین کچھ اشکال ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس گئی یہ آیت منسوخ ساتھ قول اللہ تعالی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعضے مفسرون نے اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین یعنی مسلمان ہوکر اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب کا اور ذکر کیا اوسکو اوسی سے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سینہنڈ کے سے ٹپکے دنیا کے گھر مین تو البتہ تباہ کرے دنیا والون پر اسباب
زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ سینہنڈ خوراک اوسکی ہو اور فرمایا دوزخی دوزخ مین تیوری چڑھے اور دانت کھلے ہونگے
فرمایا آنحضرت نے اور بھون دیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہان تک
کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہان تک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا ای لوگو روؤ یعنی
خوف خدا سے پس اگر نہ رکھو تم قدرت رونے حقیقی کی تو تکلف کرو رونے مین اور تصور احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق
دوزخی رووینگے دوزخ مین یہان تک کہ بہینگے آنسو اونکے خون ہوکر گویا کہ وہ آنسو نالیان ہونگے یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پھر
بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھین پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون اور فرمایا ڈالی جاویگی یعنی مسلط
ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے پس فریاد کرینگے الم بھوک
کے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے
کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے پس یاد آویگا اونکو
کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے
اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے
اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائک کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون
ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اون چیزون کے کہ اونکے ظروف مین ہونگے قسم زرداب وریم وغیرہ سے اونکے
پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو ای نگہبانون دوزخ کے
اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کیا نہین آتے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور
دلیلون واضحہ کے کہینگے دوزخی کہ ہان آتے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو
ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو
اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اورکسیکی اور یہ نہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافر کی اونکی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہے اس سے بعضے
علما نے حال انکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو
مالک کو کہ نام ہے داروغہ دوزخ کا یعنی جب مایوس ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ
اب ہمکو خلاصی نہین ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو پھر نوع پس کہینگے دوزخی
ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف
سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے
موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے اونکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بانتظار جواب کے
عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات اوس سے اپنی اسلیے کہ نہین ہے
کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری
یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظالم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

اِخْسَئُوا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۞ یعنی دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین تو
ہرگز دوزخ مین ہوئے کافر فرمایا آنحضرتؐ نے پس اوسوقت ناامید ہونگے ہر بھلائی سے دوزخ کے نگہبانون کو پکارا کچھ سودمند نہوا اور اکثر سے جالا
کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین اور نزدیک
اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین او حسرت کھانے مین اور آہ اور واویلا کرنے مین ۞ اور کہا نعمان بن بشیرؓ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے
یعنی خبر دی مینے تمکو اوسکے ہونے کی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ بچو اوس سے یہان تک کہا مینے
اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کھجور ہی کا دیکر سہی پس متصل و مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمۂ
مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور ہلتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرتؐ اس جگہ مین کہ مین ہون سنتے آواز اونکی
بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تھی حضرتؐ کے کندھون پر حضرتؐ کے پاؤن کے
پاس یعنی بسبب ہلنے کے جذبۂ الٰہیہ سے ۞ اور فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ
کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے واسطے بیان کرنے اشارہ هٰذِهٖ کے طرف مانند کھوپری سر کے
چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت پانسو برس کی ہی البتہ پہنچے وہ شیشہ زمین کو
پہلے رات کے یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پہنچے زنجیر کی
جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تھاکو یہ شک راوی ہی اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہی کہ جو کلام اللہ مین مذکور ہی اس آیت مین ثُمَّ فِیْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۞ پھر باندھو کافر کو زنجیر مین کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین
ڈالی جاویگی اور نتھنے مین سے نکالی جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہی کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اسمین کہان سے ہوئی جواب
اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے حد مخصوص نہین ہی بلکہ مراد کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا
نچاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل اُحد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر ہاتھون کا ہوگا اور ہر ہاتھ بعید تر ہوگا اوس مسافت سے
کہ درمیان تیرے اور درمیان مکے کے ہی اور تھے نوف بکالی کوفے کے شہر مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کون گز ہوگا
اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان سے چھوڑا جاوے تو باوجود بُعد مسافت پانسو برس تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہنچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پہنچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ
اور فرمایا اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ لَوَادِیًا یُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ یَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ بلاشبہہ دوزخ مین ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب
رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید ۞ اور فرمایا بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین
کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد و اثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند
خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم و اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ۞ اور روایت ہی حسن بصریؒ سے کہ کہا
حدیث کی ہمسے ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے
پس کہا حسن بصریؒ نے اور کیا گناہ ہی آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو گئے حسن
یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنے کی بیان کرو ابوہریرہؓ نے جواب مین کہا کہ مینے حدیث جو حضرتؐ سے سنی تھی بیان کر دی

اس سے زیادہ مجکو علم نہین اور بعضے علما نے لکھا ہی کہ سبب اونکے ڈالے جانیکا دوزخمین یہ ہی کہ دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو
اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہین اور
پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے
کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا نہین
داخل ہوگا دوزخمین مگر بدبخت پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت
یعنی واجبہ اور نہ چھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جا اور
دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مینے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی
اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھین ہین کہ نکسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نکسی کان
نے سنین ہین اور نکسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی
نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے
مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو
پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے مراد ہین انسے تکالیف شرعیہ قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کے
گھیر دیا کہ جب تک کوئی اونمین نہ پڑے بہشت کو نہ پہونچے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ
اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکے
گھرا ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود
مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جب
پیدا کیا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اسکے کہ کیا ڈراتی اور بری چیز پیدا کی مینے فرمایا آنحضرت نے پس گئے
جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت و جلال کی نہین سنیگا وصف اسکا دوزخ
کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگا اوسمین پھر گھیرا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت
اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا
جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی یہ شہوات و
معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس و طبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہو اور یہ
حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ڈھانکی گئی
اور گھیری گئی جنت ساتھ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھ خواہشون نفس کے ✽ تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ کے
احوال کی مشکوٰۃ شریف سے ✽ اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہی

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا

اور بعضے اونمین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ○

یہ وہی ہین جنکے دل پر مُہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤن پر ✽

اور بعضے لوگون مین سے وہ لوگ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب باہر جاتے ہین تیرے پاس سے کہتے ہین ساتھ اون لوگون کے کہ دیا گیا اونکو علم کیا چیز کہی تھی اس نے اب یہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھدی ہی خدانے اونکے دلون پر اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی ۞ **فتح** اور بعضے اونمین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہان تک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی یہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاون پر ۞ **تفسیر** یعنی کُند ذہن جنکو سمجھ نہ یاد ۞ **مو** حال منافقون کا ہی کہ حاضر رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یاد نہین رکھتے تھے اوسکو اور دل اوسکی طرف متوجہ نہین کرتے تھے سہل و سبک جانکر پھر جب نکلتے کہتے صحابیون علم والون سے از راہ استہزا کے کہ کیا کہا آنحضرت نے ابھی ۞ **مل** کہا مقاتل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے اور سرزنش کرتے منافقون کو پس جب نکلتے منافق مسجد سے تو پوچھتے عبد اللہ بن مسعود سے از راہ تمسخر کے کہ کیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا گیا مین اون لوگون مین کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ سے پوچھتے تھے منافق اسی طرح مجھسے بھی پوچھتے تھے مہر کردی اللہ نے پس ایمان نہ لائے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی یعنی کفر اور نفاق مین ۞ **معا** پھر اونکے مقابل کا ذکر فرمایا ۞

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝

اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوسی سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا ۞ **مو**

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے زیادہ کی خدانے اونکو ہدایت اور دیا اونکو تقویٰ اونکا ۞ **فتح** ۞ اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوس سے سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا ۞ **تفسیر** یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہون سے بچ چلنے لگے ۞ **مو** راہ یاب ہوئے ساتھ ایمان اور سننے قرآن کے ہدایت یعنی علم و بصیرت یا کھولدیا سینہ اونکا اور دیا اونکو الہام یعنی مدد کی اونکی تقوے پر یا دی اونکو جزا اونکے تقوے کی یا بیان کردین واسطے اونکے وہ چیزین کہ بچین اون سے ۞ **مل** وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی مومن زیادہ کی اونکو اوس چیز نے کہ کہی رسول نے دیا اونکو تقوی اونکا یعنی توفیق دی اونکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور یہ تقوی بچنا کہا سعید بن جبیر نے اور دیا اونکو ثواب اونکے تقوے کا ۞ **معا** ۞

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝

پس منتظر نہین ہین مگر قیامت کے کہ آوے اونکو ناگہان پس تحقیق آئی ہین علامتین قیامت کی پس کہان سے ہو واسطے اونکے نصیحت پکڑنی جسوقت کہ آوے قیامت اونکو ۞ **فتح** ۞ اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آ کھڑی ہو اونپر اچانک کیونکہ آچکی ہین اوسکی نشانیان سو کہان ملیگی انکو جب وہ آ پونہچی سمجھ پکڑنی ۞ **تفسیر** بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی ۞ **مو** ۞ علامتین الخ وہ بھیجنا محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور آنا دھوین کا اور بعضون نے کہا قطع ارحام اور کمی اچھے لوگون کی اور کثرت بدون کی ۞ **مل** مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۞ **معا** ۞

یعنی نہین انتظار کرتا ایک تمہارا دنیا سے مگر تونگری گمراہ کرنے والی کا یا محتاجگی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی بسبب جبر کے بھلا دیتی ہی یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہان آنے والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہی کہ انتظار کیا جاتا ہی یا انتظار کرتا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ ۞ حاصل یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہین گنتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی بحالت فقر تمنی کرتا آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر ہنسا چاہتا ہی کہ طغیان لاوے اور ناشکرا کرے

حالت غنا میں کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کی نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں کرتا مگر فقر چاہتا ہے کہ سب عبادتیں اور بھلائیاں بھلا دے
ایسے ہی حال اور باقی چیزوں کا سمجھنا چاہیے انتہی ✦ تفسیر در منثور و مشکوٰۃ ✦ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ
فَقَدْ جَاۤءَ اَشْرَاطُهَا ✦ کہ تھا وجود باجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتوں قیامت کے سے ✦ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ یعنی بھیجا گیا میں اور قیامت مانند ان دونوں کے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہونے کی قیامت یہاں تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں یعنی مسجدیں نمود کے لیے
بنائینگے ✦ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہیں دوست رکھتا فحش گو کو اور نہ بتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ میں ہے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ظاہر ہو فحش اور بتکلف فحش گوئی اور برائی پہنچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتوں کا
اور یہاں تک کہ خیانت کرے امین اور امین پکڑا جائے خائن ✦ اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں حذیفہ بن الیمان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتوں قرب قیامت کے سے بہتر چیزیں ہیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ فوت کریں نماز کو اور ضائع
کریں امانت کو اور کھاویں بیاج اور حلال جانیں جھوٹ کو اور سہل جانیں خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناویں اور بیچیں دین
کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاویں ناتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو ظلم اور بہت ہوں طلاقیں
اور موت ناگہانی اور امانتدار کیا جاوے خائن اور خائن امانتدار ٹھہرایا جاوے اور سچا کیا جاوے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاوے سچا اور تہمت
بہتان لگانا اور مینہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہوں بدلوگ اور جاتے رہیں بخشش کرنے والے
اور ہوں امیر اور وزیر جھوٹے اور امانتدار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنیں پوستین دنبے کی دل اونکے سڑے
ہوئے زیادہ ہونگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہونگے ایلوے سے ڈھانک دیگا اونکو اللہ تعالیٰ فتنے میں متحیر رہینگے وسمیں جیسے کہ متحیر ہوئے یہود
اور ظالم ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہوں گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاویں
مصحف اور صورتیں کاڑھی جاویں مسجدوں میں اور لنبے بنائے جاویں منارے اور خراب ہوں دل اور پی جاویں شرابیں اور معطل کیے جاویں
حدیں اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنی لونڈی بچے ہونگے اور دیکھے تو ننگے پانوں ننگے بدنوں کو کہ ہوگئے ہیں بادشاہ اور شرکت کرے
عورت اپنے خاوند سے سوداگری میں اور مشابہت کریں مرد عورتوں کی اور مشابہت کریں عورتیں مردوں کی اور قسم کھاویں غیر خدا کی
اور گواہی دے مومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ فقط نفع دنیوی کے لیے
اور فقہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور بگڑ جاوے غنیمت دولت اور امانت
غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہو وے سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بد کہے اپنی ماں کو اور نیکی کرے اپنے
یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہوویں آوازیں فاسقوں کی مسجدوں میں اور مقرر کیجاویں گائنیں اور رواج ہو باجوں کا
اور پی جاویں شرابیں راہوں میں اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنی جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہوں
پیادے ظالموں کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے لحن پر پڑھیں اور پہنیں پوست درندوں کے چمڑوں کے اور لعنت کریں اخیر اس امت کے
اول اوسکے کو یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصداق اسکے روافض اور خوارج ہیں پس چاہیے کہ منتظر ہوں لوگ نزدیک اسکے ہوا سرخ کے
اور خسف کے اور قذف کے اور اور نشانیوں کے ✦ اور آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگوں نے کہ کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہا کہ پوچھا تمنے مجھسے ایسا امر کہ نہیں جانتے اوسکو جبرئیل اور نہ میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دوں میں تمکو کتنی ایک چیزوں کی کہ
جب وہ ہونگی تو قیامت کے آنے میں بہت عرصہ نہیں ہونے کا وہ یہ ہیں ہونگی زبانیں نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا میں اور ظاہر ہونگے

مکان مدوّرے زمین پر یعنی بڑے بڑے مکان بناوینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی آپس مین ہوگی خوبصورتی دونون کی بڑی آدمی بیچا جاویگا حکم
خداکا یعنی رشوتین لے کر حکم خلاف حق کرینگے یا مراد بیچنے حکم خدا کے سے یہ ہو کہ مفتی اور قاضی حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع کے واللہ
اعلم ۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ علامتون قرب قیامت کے سے یہ ہے کہ ظاہر ہونگے مکان مدور زمین پر اور
کاٹے جاوینگے ناتے اور ایذا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہ ہے کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اونکے کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبے
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرنے والا ۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جس وقت کہ ضائع کیجاویگی امانت
پس منتظر رہ قیامت کا مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرعی کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا عرضنا الامانۃ الخ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکے وقت کا سوائے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہے
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کس وقت مین ہوگا فرمایا جس وقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین
سے ہو اور یہ ہے خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امارت اور شان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امامت اور خطابت اور مانند انکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالے گا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہان تک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ بہار اور نہرین نقل کی مسلم نے
اور بیچ اور روایت مسلم کے یون ہے کہ فرمایا پہنچیگی عمارت آبادی اہاب یا یہاب تک ۔ اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہے برائی
پہنچانی ہمسایون کو اور کٹنا ناتون کا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھ دین کے ۔ اور فرمایا ہوگا اخیر زمانے مین
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور
نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار ۔ اور فرمایا قریب ہے کہ فرات کھلجاوے گی گنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہو جائیگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات کوفے کی نہر کا نام ہے پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس مین سے کچھ اسلیے کہ لینا
اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہے ۔ اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھلجاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہے اور روایتین متعدد ہین پس معنی یہ ہونگے کہ کھلجاویگی فرات گنج عظیم سے کہ بمقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہے کہ ہووے غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی لڑینگے لوگ اوسپر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوے اور کہیگا ہر شخص اون مین سے کہ شاید مین ہوون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤن گا اور مال لونگا ہر وقت
لڑینگے اور مارے جاوینگے ۔ اور فرمایا باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے یعنی گنج مدفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

که مارڈالا ہوگا اوسنے لوگون کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اوسکے کے قتل کیا مینے لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا
یعنی بازرکھنے والا سلوک واحسان کا اہونسے پس کہیگا وہ واسطے اسی مال کے کاٹا مینے حق اپنے ناتے دارون کا اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مال
اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا پھر چھوڑ دینگے اوس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینے کے اوس سے کچھ ۞ اور فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان
میری ہاتھ مین اوسکے ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکے ہوتا مین جگہہ
اس قبر والے کے اور نہین اوسکو آرزو ہوگی بسبب دین کے مگر بلا اوس عبارت سے کے دو معنی کہے ہین علمانے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور
دین بمعنی عادت کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور
نہین ہے وہ کی باعث اوسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اوسکے یہ کہ نہین ہوگا وہ
لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب کسی امر اور فتنے کے کہ پہونچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور فرمایا
نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنین اونٹون کی بصرے مین بصرہ ساتھ پیش ب اور جزم صاد
کے ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکے اور مدینے اور گرد نواح اونکے کا
اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچے ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات کی سے اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چھ سو پچاس مین
روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کے سے روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون ۵۲ روز ہوئے اور پہونچنا اوسکا جانب حجاز سے تھا
مانند ایک شہر بڑے کے کہ اوسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت ہے آدمیون کی کہ اوسکو کھینچتے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچتی تھی
خاک کردیتی تھی اور مانند شیشے کے پگلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اوسکے اندر سے
ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اوس طرف سے مدینے کے آتی تھی اور لکھا ہے علمانے
کہ اوس آگ کی روشنی اطراف جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینے کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ رات کو
اوسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب و چاند کی اون ایام مین معطل اور مدھم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی
یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اوس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اوس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور
کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اوسکا داخل حرم مدینے مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچی
تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی وزاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور
شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین لپٹ رہے اور گرد حجرہ شریف کے ننگے سر عاجزی وزاری کی پروردگار تعالی
نے مونہہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئے اور بیچ سال
دوسرے کے بعد اوس سے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنے کی بھڑکی ۞ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے برائی ہمسائگی
کی ہے اور کٹنا ناتون کا اور یہ کہ معطل کیجاوے تلوار جہاد سے اور یہ کہ کمائی جاوے دنیا ساتھ دین کے ۞ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی
کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے ۞ مراد یہ ہے کہ جو علامتین متصل قیامت کی ہین اونمین اول یہ ہوگی ورنہ وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
اس آگ سے تھی ۞ اور فرمایا جسوقت کہ ٹھہرائی جاوینگی غنیمتین دولت یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہین تمام
غازیون مین لینگے اور اپنے تصرف مین لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹینگے اور فقیرون اور ضعیفون کو اوس سے محروم کرینگے اور جب ٹھہرائی جاوے
امانت غنیمت یعنی امانت مین کہ لوگون کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اوسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ گویا کافرون سے لی ہے اور حق اونکا ہے

ف یعنی یہ مال بیچ چیز کے نہ بیچ محبت اور خواہش اوسکی ...
ف شاید مہینا پہلا ...

اور ٹھہرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان یعنی دینا زکوٰۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا از راہ ظلم اور جبر کے اونسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ
سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور بغیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ و
عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمان برداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسکے حکم مین ہوگا جو حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکی مخالفت امر خدا
اور ہدایت اوسکی سے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو اور اپنے نزدیک کریگا یار دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور ہمنشینی
کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہین رکھیگا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور بامین مسجدون مین
اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اون مین اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور بد اور کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے
ڈر برائی اوسکی سے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے تو لوگون کو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم و اطاعت سے اور ظاہر ہونگی
درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور ظاہر ہونگے باجے یعنی ساز
گانے کے کہ جنکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور تنبورہ اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر او مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور
لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو انتہیٰ اشارہ ہے اسکی طرف کہ یہ خصلت بدا سی امت کے خصوصیات سے ہے اگلی امتون مین
نتھی اور یہ علامت نابکار رافضیون مین ظاہر ہے کہ اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ + یعنی اور سبقت لیجانے والے اول مہاجرین
اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھون نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اونسے + اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ + یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی اونھون نے
تجھسے نیچے درخت کے + بھلا خیال تو کرو جنسے اللہ تعالیٰ راضی ہووے جو اونسے ناراض ہو کیا شقی ہے اور سوائے اسکے کتاب و سنت بھری ہوئی
ہین انکے مناقب اور فضائل سے اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ چاہیئے اور فتح کیے شہر
اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ + یعنی ای رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ جو سبقت لے گئے ہین ہمپر
ساتھ ایمان کے + اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین اکتفا کی ہے لعن و طعن ہی پر اونکے حق مین بلکہ نسبت
کی ہے اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کے کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا
حالانکہ یہ باطل ہے ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہے اونکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نص اوپر خلافت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پھر جسنے مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ مین سے ایام خلافت اونکے مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہے وہ مستحق لعن و طعن کا
نہایت یہ کہ وہ مخطی تھا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کر کر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت
ببرکت اگلی صدق کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مرفوع کہ قریب ہے میرے اصحاب کے لئے لغزش یعنی
لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکے لیے بسبب اونکے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے قسم صغائر و کبائر سے
جبکہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیون نہین اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہے
لوگ کہ باز رکھین اونکو عیب اونکے لوگون کے عیبون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مردے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور
فرمایا آنحضرت نے جبکہ ذکر کیے جاوین صحاب میرے پس روکو تم زبان اپنی اور فرمایا محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہے اور بغض کرنا
ان دونون سے کفر ہے اور حب انصار کا ایمان سے ہے اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان ہے اور بغض اونکا کفر اور جسنے برا کہا میرے صحابہ کو

اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے محافظت کی میرے حکم کی اونکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے پس منتظر رہو نزدیک
ہونے ان چیزون کے کہ کوئی سے ایک ہے اسرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین مین دھس جانے کے اور صورت
بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کے پے درپے پہونچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے
ڈورا اوسکا پس گرنے لگین پیہم دانے اوسکے یہان تک بعینہ مضمون حدیثون کا تفسیر درمنثور اور مشکوۃ سے مع شرح کے لکھے گئے
اب بخوف درازگی کے تفسیر مذکور سے کچھ مضمون منتخب حدیثون علامات قیامت کی کے بحذف مکرر لکھے جاتے ہین وہ یہ ہین اور بہت
سوداگری اور نوکر رکھے جاوین جہادین اور رگڑے مرد ساتھ امانت کے جیسا رگڑتا ہی اونٹ ساتھ درخت کے اور فخر کرین لوگ
مسجدون کے بنانے مین اور سنہری کیجاوین مسجدین اور محرابین اور اوٹھ جانا علم کا اور ظہور جہل کا یہان تک کہ اوٹھاوے مرد اپنی ماں پر
تلوار اور بہت ہونا زنا کا اور بہت ہونا ولد حرام کا اور ظاہر ہونا بیحیائیون کا اور تکلف کر کر بیحیائیون کا اور کفایت کرنا مردون کا
ساتھ مردون کے اور عورتون کا ساتھ عورتون کے اور یہ کہ جھگڑا کیا جاوے اوپر لڑکون کے جیسے جھگڑا کیا جاتا ہی اوپر عورت جوان کے
اور یہ کہ برسے مینہ لوگون پر برسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھ اور نکلنا فریبیون جھوٹون کا قریب تیس کے ہر ایک اونمین کا کہیگا
کہ مین نبی ہون اونھی مین ہی صاحب یعنی حاکم یمامہ کا یعنی مسیلمہ کذاب اور صاحب صنعا کا یعنی اسود عنسی اور صاحب حمیر کا اور
بنائی جاوین بیچ تیشین پیغمبر خدا کی اور موجود ہونا چھتر بلانے والون کا کہ جو بلاوینگے لوگون کو طرف آگ دوزخ کے اور ویران ہونا
آبادی کا اور آباد ہونا ویرانی کا اور بہت ہونا بدگویون کا اور عیب لگانے والون کا اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا نجبا لوگونکا
اور پاس پاس ہونا بازارونکا اور جلد جلد آنا زمانونکا یہان تک کہ ہوگا برس مانند مہینے کے اور یہ کہ ظاہر کیے جاوین قول اور بند کیے
جاوین عمل اور پڑھنا دینون باطل کی کتابون کا اور بیکار ہونا چاندونکا یہان تک کہ دیکھا جاویگا چاند پہلی تاریخ کا سامنے
پس کہا جاویگا دو رات کا ہی اور ہو جاوے علم جہل اور جہل علم مثلاً منطقی لوگ اہل فقہ وحدیث کو جاہل سمجھین اور اپنے آپ کو عالم
اور ظلم کرنا حاکمون کا اور جھٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم کا اور بہت اختیار کرنا بیحیائی کا اور بگڑنا مسجدونکا راہین یعنی
مسجدونمین راہین آنے جانے کی ٹھہرانی اور کھوٹا ہونا سوداگرونکا اور تعظیم کرنا مالوالون کا اور یہ کہ گفتگو کرے ناچیز اور حج کرنا
بادشاہونکا واسطے سیر کے اور دولتمندونکا واسطے سوداگری کے اور مسکینونکا واسطے سوال کرنے کے اور قاریون کا واسطے
دکھلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارے دمدار کا اور آنا لوگونکا مشرق ومغرب سے بدن اونکے بدن آدمیون کے سے ہونگے اور دل
اونکے دل شیطانون کے سے نہ رحم کرینگے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرینگے بڑون کی اور یہ کہ آپسمین دفع کرینگے لوگ امامت کو نہ پاوینگے امام
کو کہ پڑھاوے نماز واسطے اونکے اور نکلنا قوم ترک کا اور قوم تتار کا اور یہ کہ جماع کرین لوگ راہونمین مانند جفتی کرنے گدھون کے اور بہت
لکھنے کا اور ظاہر ہونا جھوٹی گواہی کا اور چھپانا گواہی سچ کا اور یہ کہ ہووے بوڑھا قاصد واسطے لڑکے کے اور سوار ہونا مردونکا اوپر
غاشیون سرخ کے اور پیدا ہونا ایسی عورتونکا کہ کپڑے پہنین گی ایسے کہ گویا ننگی ہین یعنی باریک سر اونکے مانند کوہان اونٹ کے ہونگے
جھکے ہوئے یعنی جوڑے باندھین گی جیسے بانکی عورتین یہان باندھتی ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا کہ اونکے ہاتو مین کوڑے ہونگے مانند بیلونکی
دم کے عذاب کرینگے اونسے لوگون کو اور سوار ہونا عورتونکا زینون پر اور بہت ہونا گانسون کا اور پہننا مسلمانون کا سونے کو اور کہانا
چاندی کے باسنون مین اور یہ کہ ہووے سلام علیک درمیان یارون کے ساتھ لعنت کے اور وفات پانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فتح
ہونا بیت المقدس کا اور ہونا طاعون عمواس کا اور بہت ہونا مال کا بیچ زمانہ عثمان کے راضی ہوا اللہ اونسے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی
گرمی اوسکی یعنی فساد اوسکا ہر گھر مین عرب کے اور وہ آفت شہید ہونے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی اور چلی گئی حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے تک

اور دجال کے نکلنے تک اور نہیں قائم ہوسکی قیامت مگر اوپر بد لوگوں کے اور نہیں قائم ہوسکی قیامت یہاں تک کہ ہلینگے چوتڑ قبیلہ دوس کی عورتوں کے اوپر ذی الخلیفہ کے کہ نام بت کا ہی یعنی ان پر بوجہ بتکی پوجنے کو انتہی ہلکنا کو آنے قیامت کے سے ڈرا کر اب اعراض کیا اور دوسرے اور خطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تاکہ شاید اس طرح متنبہ ہوں کفار

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہیں سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایمان دار مردوں کو اور عورتوں کو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمہاری

وَمَثْوٰىكُمْ ۝۱۹

اور گھر تمہارا ۝ ع

پس یقین کر کہ نہیں ہی معبود مگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہوں اپنے کے اور بیچ حق مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے بھی اور خدا جانتا ہی جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اور جگہہ رہنے تمہارے کی ✤ **فتح** ✤ سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہیں سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردوں کو اور عورتوں کو اور اللہ کو معلوم ہے گشت تمہاری اور گھر تمہارا ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جتنے شہروں بھرو گے پھر بہشت یا دوزخ میں پہونچو گے اپنے گھر میں ✤ **مو** ✤ حاصل ان آیتوں کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی ہی کہ علم کی مجلس میں آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پہنچے بسبب ہجوم ہوائے نفس کے اوسکے دل پر اور محتاج استفسار اور ذکا ہووے اور ڈراتا ہی ساتھ قیامت کے مثل اس شخص کو واللہ اعلم ✤ **فتح** ✤ اور معنی یہ ہیں کہ پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوس پر ہے یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور تواضع سے اور کسر نفسی کے ساتھ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہوں اوسکے سکہ تیرے دین پر ہیں اور مراد گناہ سے انبیا کے حق میں ترک کرنا افضل کا ہی نہ کرنا برائی کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیوں کا ہی خواہ صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ جگہہ آمد و رفت الخ یعنی وجہ معاش و تجارتوں کی جگہوں میں جو آمد و رفت کرتے ہو اوسکو جانتا ہی اللہ تعالیٰ جگہہ رہنے تمہارے کی یعنی مکان یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی حالت زندگی میں اور جگہہ رہنے تمہارے کی قبروں میں یا جگہہ آمد و رفت تمہارے کی اپنے کاموں میں اور جگہہ رہنے تمہارے کی جنت اور دوزخ میں پس ایسا شخص لائق ہی اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچے گناہوں سے اور بخشش مانگے اپنے گناہوں کی اور پوچھی کیسے ابن عیینہ سے فضیلت علم کی پس کہا کیا نہیں سنا تو نے قول اللہ تعالیٰ کا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ✤ کہ حکم کیا ساتھ عمل کے بعد علم کے ✤ **مو نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ سے یہاں تک اشارہ ہی اسکی طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھ دنیا کے اور اختیار کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار سے اور دور کرنے والے خدا سے اور موجب ہلاکت کے ہیں طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب سے لازم ہی تو قرب حق سے جنت میں پہونچے ✤ **بحر** ✤

فاعلم الخ یعنی ہمیشہ رہ ای محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت میں اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہوں کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم ہونے ذات کے اسلیے کہ تا پیروی کریں اونکی امت اونکی اور حضرت نے اسپر عمل کیا کہ فرمایا اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ یعنی بلا شبہہ میں البتہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار ✤ اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمیں بزرگی معلوم ہوئی اونکی کہ وہ ایسے ہیں کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اونکے نبی کو اور مُتَقَلَّب سے مراد ہی پھرنا تمہارا کاموں کے لیے دن کو اور مَثْوٰی سے مراد ہی ٹھکانا پکڑنا تمہارا بستروں کی طرف رات کو یعنی وہ جانتا ہی تمہارے سارے احوال کو اور پھر کچھ پوشیدہ نہیں اوسپر ✤ اور خطاب مومنوں کو اور غیر اونکے کو ہی ✤ **ج** ✤ فاعلم الخ کہا بعضوں نے خطاب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہی غیر اونکے اور بعضوں نے کہا پس زیادہ کر علم کو اوپر علم اپنے کے اور بعضوں نے کہا کہ یہ لگتا ہی ماقبل سے معنی اسکے یہ ہیں کہ جب آوے اونکو قیامت

معا * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہتر ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور بہتر دعا استغفار ہے پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ * اور فرمایا عَلَیْکُمْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاَکْثِرُوْا مِنْھُمَا فَاِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَھْلَکْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَھْلَکُوْنِیْ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ اَھْلَکْتُھُمْ بِالْاَھْوَآءِ وَھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُھْتَدُوْنَ * اور فرمایا نہیں مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ درحالیکہ رجوع رکھتا ہے وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہے جنت میں اور ایک روایت میں ہے مگر کہ بخشتا ہے اللہ اوسکو * اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ * یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ * اور فرمایا نہیں ہے کوئی چیز مگر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہے سوائے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور دعا باپ کی یعنی فرزند کے لیے پس جلد قبول ہوتی ہیں یہ دونوں چیزیں * اور فرمایا نہیں کہتا بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے یہ کلمہ طرف عرش کے * اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کنجیان تو کہ جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی داخل ہوگا جنت میں * اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور اسکی کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس ہرگز نہیں کھاویگی اوسکو آگ * اور کہا سہیل بن بیضا نے کہ جسوقت کہ ہم سفر میں تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں حضرت کے ساتھ سوار تھا ایک سواری پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سہیل بن بیضا اور بلند کی آواز اپنی پس جمع ہوئے لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی بیہقی نے بیچ کتاب اسماء وصفات کے یحییٰ بیٹے طلحہ بیٹے عبید اللہ کے سے کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجھکو یعنی غمگین کیوں ہے کہا طلحہ نے کہ میں نے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ میں جانتا ہوں ایک کلمہ کہ نہیں کہتا ہے کوئی بندہ اوسکو وقت مرنے اپنے کے مگر کہ دور کرتا ہے اللہ اوس سے سختی کو اور روشن کرتا ہے رنگ اوسکا اور دیکھتا ہے وہ چیز کہ خوش کرتی ہے اوسکو یعنی کفن وغیرہ جنت کے اور نہیں مانع ہوئی مجھکو اس سے کہ سوال کروں میں آپ سے اوس کلمے کو مگر قدرت اوپر یہاں تک کہ وفات پائی آپ نے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں جانتا ہوں وہ کلمہ کہا طلحہ نے پس کیا ہے وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں جانتا میں کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہو اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے اوسکے پڑھنے کا اپنے چچا کو یعنی ابوطالب کو کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہے اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی ہو آخر کلام اوسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ داخل ہوگا جنت میں اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حرام کریگا اللہ اوس پر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طُلِسَتْ مَا فِیْ صَحِیْفَتِہٖ مِنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مِثْلِھَا * یعنی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ پاک کر دیتا ہے یہ کلمہ اون برائیوں کو کہ اوسکے نامۂ اعمال میں ہوتی ہیں یہاں تک کہ پھر ویسی ہی برائیاں کرے روایت کی یہ بیہقی نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی دیتا ہوا مر داخل ہوگا بہشت میں اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزہ ایک دن کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں اور جسکا خاتمہ ہو نزدیک مرنے کے ساتھ کھلانے مسکین کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت میں [illegible] تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی

[illegible] وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

اللّٰہُ لَکَ یا رسول اللہ یعنی بخشے اللہ آپکو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے وَلَکَ یعنی اور تجکو بھی اللہ بخشے پس کہا میں نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبد اللہ نے اور تیرے لیے بھی پھر کہا اسنے یا ان لوگوں کے لیے بھی بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبد اللہ نے ہاں او تمھارے لیے بھی بخشش مانگی اور پڑھی یہ آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ * اور روایت ہے عبد اللہ بن [illegible] سے کہا سنا میں نے حذیفہ سے کہ پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِکَ کہا حذیفہ نے کہ تھا میں زبان دراز یعنی بدزبان اپنے اہل پر پس کہا میں نے یا رسول اللہ بالتحقیق میں ڈرتا ہوں اس سے کہ داخل کرے مجکو زبان میری دوزخ میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ * یعنی پس کہاں ہے تو استغفار سے یعنی استغفار میں کیوں نہیں مشغول ہوتا کہ اس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہیں بلاشبہ میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار * اور فرمایا ای لوگون بخشش مانگو اللہ سے اور توبہ کرو طرف اوسکے پس تحقیق میں استغفار کرتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر روز میں سو بار * کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہ کہتے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ * اور ایک روایت میں اَلْغَفُوْرُ بدلے الرحیم کے * درمنثور * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوکوئی بخشش مانگے مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے لکھتا ہے اللہ تعالی بدلے ہر مومن مرد اور مومن عورت کے ایک نیکی اور فرمایا جوکوئی بخشش چاہے مومن مردوں کے لیے اور مومن عورتوں کے لیے ہر دن میں ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عدد دونوں کا ہوتا ہے اون لوگوں میں سے کہ قبول کیجاتی ہے دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہیں بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور برگزیدہ انہیں سے ہوتا ہے

حصن حصین عن الطبرانی * اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ * یعنی بلاشبہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے میرے دل پر اور تحقیق میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالی سے بیچ دن کے سو بار * اور فرمایا یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ * یعنی ای لوگون توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اوسکے دن میں سو بار * یعنی پس تمھیں بطریق اولی چاہیے کہ توبہ کرو ایک ساعت میں ہزار بار * اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثوں کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند قدر سے یعنی حدیث قدسی ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای میرے بندوں تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہوں میں ظلم سے پس وہ میرے حق میں ایسا ہی ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس میں ای میرے بندوں سب تم گمراہ ہو مگر میں جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا میں تمکو ای بندوں میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤں میں یعنی اور فراخ کروں اوسپر رزق اور بے پروا کروں اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا میں تمکو ای بندوں میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا میں نے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا میں تمکو ای بندوں میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور میں بخشتا ہوں گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا میں تمکو ای بندوں میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گے میرے ضرر کو تا ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچو گے نفع میرے کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت میں کچھ نقصان نہیں اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندوں میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہوں اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم میں سے

نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے حضرت ہین ویسے ہو جاؤ تو تمہارے
ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب یعنی ملکر ہون
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو ای بندون میرے اگر اگلے
تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق
مانگنے اوسکے کے یعنی ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی
یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریاے شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر
پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ
تعریف کرے اسکی اور جو پاوے سواے بھلائی کے یعنی برائی تو نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے نفس سے ✤
ف ✤ سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ سے مگر جسکو مین ہدایت کرون مراد یہ ہی کہ اگر چھوڑے جاوین لوگ اوس حالت پر کہ
اونکی طبیعت مین ہی گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ
الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ ✤ یعنی اللہ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر چھڑکا اونپر نور اپنا اور یہ منافی نہین ہی
ساتھ اس حدیث کے کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ ✤ یعنی ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہی استعداد اسلام پر اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہی
اور مراد ضلالت سے نہ جاننا ہی تفصیل احکام ایمان کی کو اور حدود اسلام کی کو اور بخشتا ہون گناہ سب یعنی ساتھ توبہ و استغفار کے یا مراد یہ ہی
کہ سواے شرک کے بخش دیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی کہا طیبی نے کہ گھٹانا سوئی کا محسوس اور قابل اعتماد کے نہین
عقل کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہی اسلیے اوسکے ساتھ مشابہت دی والا اللہ کے خزانے مین کمی کا کیا بانٹیے ✤ اور کہا ابن ملک نے کہ یا کہا جاوے
کہ یہ قبیل بالفرض والتقدیر کے ہی یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانے مین تو اسقدر ہو ✤ ع ✤ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ
بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ
مَّغْرِبِھَا رواہ مسلم ✤ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا رات کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا
دن کو کہ توبہ کرے گناہ کرنے والا رات کا یہان تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سے ✤ ف ✤ پھیلانا ہاتھ کا کنایہ ہی طلب کرنے سے
اسلیے کہ عادت ہی لوگون کی کہ جب کسی سے کچھ مانگتے ہین تو ہاتھ پھیلاتے ہین اوسکے آگے پس معنی یہ ہین کہ بلاتا ہی گنہگارون کو توبہ کی طرف
اور بعضون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سے اور یہان تک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب کی طرف سے تو دروازہ
توبہ کا بند ہو جاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہونے کی ✤ ع ✤ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ✤ تحقیق بندہ جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالی توبہ اوسکی اور فرمایا کہ تحقیق ایک بندے نے
یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا مینے پس بخش اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار اوسکے نے
یعنی فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہی بخشتا گناہونکو یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی اور پکڑتا ہی
ساتھ گناہون کے یعنی جب چاہتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے
پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ پس بخش اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے
پروردگار ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا
ای پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخش اوسکو واسطے میرے پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہی

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا مینے سبب اپنے کو پس چاہیگا کرے جو چاہے ✚ **ف** ✚ عکس جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہ ہو نہین نہ امر ساتھ گناہ کے ✚ ع ٣ ✚ اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشنے کا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی مجھپر کہ نہ بخشونگا فلانے کو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے ✚ **ف** ✚ کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات از راہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مینے قسم تیری حاصل یہ کہ قسم کھانیوالے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہین اونکو کہنا ✚ ع ✚ اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ✚ یا الہی تو ہی ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور ثواب اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو ✚ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو یعنی سید الاستغفار کو دن مین یقین کر کر انکے معنون پر پھر مرے اوس دن پہلے شام ہونیکے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون انکے کے پھر مرے پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی ✚ اور فرمایا اسنا ہی اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگیگا مجسے یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھیگا مجسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بھاری چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہنچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجسے بخشونگا مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنگا مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے اندر وے بخشش کے ✚ اور کہا انحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَآ اُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا ✚ یعنی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت کا ہون اوپر بخشنے گناہون کے بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو ✚ **ف** ✚ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر کہ جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ ✚ یعنی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ رکھتا ہی ساتھ میرے ✚ اور منقول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاوے درمیان حساب لینے اللہ کے مجسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ بہت زیادہ رحم کرتا ہی میرے حال پر ...

وہ ارحم الراحمین ہی ٭ ع ۳ ٭ اور فرمایا مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ٭ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کر دیتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا ٭ ف ٭ لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا ٭ خوشی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت اور یہ فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس وہ بیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ٭ اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے کر دیتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو ٭ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ٭ یعنی پس کہا مینے بخشش مانگو رب اپنے سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ٭ منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا اونھون نے کہ استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدایش کا زمین اپنی مین پس ان سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنے کا پس پڑھی اونھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ع ۴ ٭ اور فرمایا مَآ اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ٭ نہین اصرار کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے ٭ ف ٭ اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی جو استغفار نہ کرے اور نادم نہووے ٭ مخ ٭ اور فرمایا كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّآئِيْنَ التَّوَّابُوْنَ ٭ سب بنی آدم خطاکار ہین یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہتر ہین خطا کرنے والون کے توبہ کرنے والے ہین ٭ اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہ ہی رَان یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٭ یعنی ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی او نمین خیر ہرگز ٭ ف ٭ چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والی سے اور حکمتون فائدہ مندی سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فتنے کے اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ٭ ع ٭ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ٭ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جب تک کہ نہین غرغرہ لگتا ہی ٭ ف ٭ یعنی جب تک کہ یقین نہین ہوتا موت کا تب تک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لَيْسَتِ اللّٰهِ

رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ

رواہ الترمذی وابو داؤد

رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

رواہ الترمذی وابن ماجۃ

سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ توبہ گناہون سے صحیح ہی نہ کفر سے پس اونکے نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہون سے توبہ کرنے کا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا لے یا ایسی حالت مین توبہ صحیح ہی شرح✤ اور فرمایا کہ تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیرے بندون کو جب تک کہ ارواح اونکے بدنون مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت و بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے✤ اور فرمایا تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گناہگار کہ خَلِّنِي وَرَبِّي یعنی چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا یعنی کیا بھیجا گیا ہی تو مجپر داروغہ پس کہا عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف اون دونون کے فرشتہ پھر قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکٹھی ہوئین دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتونکو یعنی جو کہ دوزخ پر تعین مین لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے✤ ف✤ اس شخص نے جو عجب اختیار کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین ہو بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو✤ ع✤ **تنبیہ**✤ اسیواسطے فقہا ہمارے لکھتے ہین کہ نا امید ہونا رحمت الہی سے کفر ہی کیا خوب کسی نے کہا ہی✤ **رباعی**✤ زاہد نکند گنہ کہ قہاری تو✤ ما غرق گناہیم کہ غفاری تو✤ او قہارت خواند و ما غفارت✤ آیا بکدام نام خوشداری تو✤ انتہی✤ اور آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ✤ یعنی وہی صاحب ہی تقوی کا اور بخشش کا اور فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تفسیر اسی آیت کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شریک کرنے سے ساتھ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون اوسکو✤ ف✤ مضمون اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ✤ ع✤ یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی نہین بخشتا ہی اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہی سوای اسکے جسکے لیے کہ چاہتا ہی✤ اور فرمایا جو کوئی کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ✤ یعنی بخشش مانگتا ہون اوس خدا سے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہون اوسکی طرف✤ بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی✤ ف✤ جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال مین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ✤ ع✤ اور فرمایا بلاشبہہ اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ بندے نیکبخت کے لیے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ ای پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند تیرے کے واسطے تیرے✤ اور فرمایا نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کہ پہنچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جس وقت کہ پہنچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پیاری اوسکو دعا

بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پونہچاتا ہی قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کی مانند پہاڑون
کے یعنی ثواب بڑا اور رحمت و بخشش اور تحقیق تحفہ زندون کا طرف مردون کی استغفار کرنا ہی واسطے انکے ✽ اور فرمایا طُوبٰی لِمَنْ وَجَدَ
فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا ✽ خوشحالی ہی واسطے اوس شخص کے کہ پاوے اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت ✽ ف یعنی
استغفار مقبول ✽ روایت کی بزار نے انس سے بطریق مرفوع کے کہ نہین دونون فرشتے اعمال لکھنے والے اوٹھا لیجاتے ہین اعمال نامہ
بندے کا ہر دن پھر دیکھتا ہی اللہ تعالی اول اعمال نامے مین اور آخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک و تعالی بخشے مینے واسطے بندے
اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونون طرفون اعمال نامے کے ہین حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی ✽ ع ✽ اور فرماتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا ✽
یا الہی کر مجکو ان لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین ✽ اور روایت ہی حارث بن سوید سے کہ کہا
بیان کین مجھسے عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثین ایک اونمین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری نقل کی اپنی طرف سے
کہ وہ یہ ہی کہ کہا تحقیق مومن دیکھتا ہی اپنے گناہون کو گویا کہ بیٹھا ہوا ہی نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہی اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق
فاجر دیکھتا ہی اپنے گناہون کو مانند مکھی کے کہ اوڑے اوسکی ناک پر سے پھر اشارہ کیا ساتھ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھ سے
پس اوڑایا اوسکو اپنی ناک سے یعنی مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہی اسکا کہ پکڑا جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنے کی پروا نہین
ہوتی پھر کہا عبداللہ نے یعنی حدیث جو حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی
بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے اپنے بندے مومن کے بنسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہی درخت اور گھانس سے جگہ ہی
ہلاکت کی ساتھ اوسکے تھی سواری اوسکی اوسپر تھا کھانا اوسکا اور پینا اوسکا پس رکھا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھ سونا
پس جاگا اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہان تک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو
چاہا اللہ نے یعنی رنج و بلا سوا گرمی و پیاس کے کہا پھر جاؤنگا مین طرف مکان اپنے کے کہ تھا مین اوسمین پس سو رہون یہان تک کہ مرجاؤن پس رکھا
سر اپنا اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہی اوسپر ہی توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالی
بہت خوش ہوتا ہی بسبب توبہ کرنے بندے مومن کے اس شخص سے ساتھ سواری اپنی کے اور توشے اپنے کے یعنی جیسے یہ شخص خوش ہوتا ہی اپنی سواری
اور توشے کے ملنے سے اس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہی بندے کے توبہ کرنے سے ✽ ف اس حدیث مین اشارہ ہی اس آیت کی طرف اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ ✽ کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ منقول ہی بڑے عالم باعمل استاد ابی اسحق اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اونھون نے
کہا دعا کی مینے اللہ سبحانہ و تعالی سے تیس برس تک یہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا مینے اپنے دل مین
اور کہا مینے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی اب تک پس دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہی مجکو
آیا تعجب کیا تم نے اس سے یہ بھی جانتا ہی کہ کیا مانگتا ہی تو اللہ تعالی سے یہ کہ دوست رکھے تجکو کیا نہین سنا تونے اللہ تعالی سے کہ فرماتا ہی
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ✽ ع ✽ اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ ✽
بالتحقیق اللہ دوست رکھتا ہی اوس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہی گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہی ✽ ف ✽ مثنوی مین مولوی رومی رحمۃ اللہ علیہ
نے نقل کی ہی کہ حضرت معاویہ کو ابلیس نے اکبار نماز صبح کو جگایا آپ نے پوچھا ای ملعون تجکو اس بات سے کیا علاقہ کہا تمھاری نماز قضا ہوا اسواسطے
تمکو اوٹھایا فرمایا مجکو کبھی یقین نہین آویگا کہ تجسے خیر ہو خدا پاک جھوٹا نہین غرض بعد رد و کد کے اقرار کیا کہ اگر نماز تمھاری جاتی تو تم روتے
اللہ کی نظر رحمت تمپر ہوتی مین سے اسواسطے رنج مین پڑتا فرمایا سچ کہا تونے اب ✽ اور فرمایا نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے

اس آیت کے قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ یعنی ای ایسے بندون میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی بسبب کرنے گناہون کے نہ نا امید ہو وُ اللہ کی رحمت سے بلا شبہ اللہ بخشتا ہی گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی ✤ پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہورہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم آلہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اوسکے جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو وُ اور جسنے شرک کیا یعنی اور توبہ کی اپنی زندگی مین تو بعد اسکی قبول ہوتی ہی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ✤ ف ✤ نہین دوست رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اونکو صرف کرون اور لذت اوٹھاؤن اوسکی لذت کی چیزون سے اسلیے کہ اسمین خوشخبری ہی مغفرت گناہونکی آور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ان شعرون مین باندھا ہی ✤ **قطعہ** ✤

أَيَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ✤ فَإِنَّ الْإِلٰهَ رَؤُوفٌ رَؤُوفٌ ✤ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّةٍ ✤ فَإِنَّ الطَّرِيقَ مَخُوفٌ مَخُوفٌ ✤

اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی ✤ **قطعہ** ✤ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ✤ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ✤ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✤ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✤ ع ✤ **وغیرہ** ✤ اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی بخشتا ہی واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی قسم گناہون سے اور ایک روایت مین ہی اگرچہ ہون گناہ برابر پہاڑ کے جب تک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا ✤ اور فرمایا التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ یعنی توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے آور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے اَلنَّدَمُ التَّوْبَةُ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ ✤ پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے ✤ **مشکوۃ** ✤ ف ✤ جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبر کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ آلہی کے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ ✤ اور وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے ✤ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوس پر البتہ حاصل یہ کہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ہی ✤

تنبیہ ✤ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے آور بخشش اللہ تعالی کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین نہ مطلع کرے کسیکو اوس پر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے اسنتی اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا کے ✤ یعنی اور توبہ کرو طرف اللہ کے سب ✤ ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا عیوب سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہو تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہ کے توفیق سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل گھیر نلے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین اگر توبہ صحیح ہے تو آگے

ع روادابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ النہرانی وہو مجہول ۱۲

اور بسبب تعظیم امر اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری
یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ
ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہے کہ ابتداے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تدارک
ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے
مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کین ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے
اونسے درگاہ خداے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور بعد دے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ
کیا ہے اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ ٭ وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنے
بندون سے اور عفو کرتا ہے برائیان ٭ اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے
حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک اونکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو
تو ادا کرے یا بخشواوے اور اگر سواے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر
ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواوے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خداے تعالی سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال
خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر
صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشواوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بعد دے اور توبہ و استغفار مین
دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو گناہ
اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین
نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہنکر دو رکعت
پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کر کر عذاب الہی سے
ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہے اور عذر کرتا ہے گناہ میرے
بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ
کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہے اور تو ہی بخشنے والا ہے بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ تو عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا
مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ کا ہوتا ہے اور توبہ خواص کی یہ ہے کہ برے اخلاق سے
واجب ہے پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہے چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین وَلَوْ خَطَرَتْ لِي فِي سِوَاكَ إِرَادَةٌ عَلَى قَلْبِي خَطْرَةً حَكَمْتُ بِرِدَّتِي یعنی اگر میرے دل پر سواے تیرے اور خطرہ گذرے
تو حکم کرون مین ساتھ ارتداد اپنے کے ٭ اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ
و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہے تامل کرنا اونمین پر ضرور ہے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہے اور بحسب مذہب
مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ
کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار
کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہے لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو
اور کپڑا اڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے

حد ضرورت سے اور ساتھ وسعت کرنیکے مباح مین پڑنا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہی
اور بیان سچا اسلام کی تمام ہوتی ہی اور دین اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ✦ عجب ہو تفسیر بحر العلوم ✦

ف ✦ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث مین یا اطلاق شرع مین
اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ✦ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس
ہو یا منع آیا ہو اوس سے ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو لیکن جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین
بعضے بہت بڑے اور بڑے ہین بعض سے ✦ اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین کہ شریک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین
کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا سکے کہنے مین
یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگوں کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین ویسے اور کو بھی جاننے اور نیت
اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور اور نشے کی
چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا
باوجود مقدرت کے اور غلبہ کفار کے اور سیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا
اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا
کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ناپ تول مین
خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھنا اور برا کہنا رسول کو اور
قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور روزۂ رمضان کا اور زکوۃ
اور حج کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ سے
کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہ ہونے
اور رغبت لانی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین لوگون کے روبرو اور بخل کرنا ادا کے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا
ایک عضو کا اعضا اپنے سے یہ گناہ بہت زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور بے باکی کرنی پیشاب پینی سے اور ایذا دینی ساتھ صدقہ دیے کے
اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پائجامے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگونکو
اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ کرنا مسلمان بھائی کی طرف ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے
سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑے سے ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی
کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا
درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلق کرنا اور صحبت کرنی حائضہ سے اور گرانی غلے سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم
کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور صحبت بنالی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور
دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنی اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور جانداروں کو جلانا اور
عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی
اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہ مشکوۃ شریف کے ترجمے مین حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی ✦ اور
کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھتے ہین پس یہ اعمال ظاہر ہین اور بہت چیزین متعلق ہین باطن سے جسکو شوق ہو اور اللہ توفیق دے

تو حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مین دیکھنا اور بیان بسبب طول ہونے کتاب کے نہین لکھی گئین علاقہ آیت فاعلم انہ لا الہ الا اللہ کا تمام ہوا اب جاننا چاہیے کہ چونکہ اوسمین حکم ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا مومنین و مومنات کے لیے اوس سے تقریب سے کچھ خوبی مومنین کی اور برائی اونکے مخالفون کی مذکور ہوتی ہی کہ فرمایا ؛

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝

اور کہتے ہین مسلمان کیون نہ بھیجی گئی ایک سورت پس جب بھیجی جاتی ہی ایک سورت واضح المعنی اور ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا دیکھے تو اون لوگون کو کہ اونکے دلون مین بیماری ہی دیکھتے ہین طرف تیرے مانند دیکھنے اوس شخص کے کہ اوسکو بیہوشی ہو بھی ہو بسبب حاضر ہونے موت کے پس وائے اونکو ؛ **فتح** ؛ اور کہتے ہین ایمان والے کیون نہ اوتری ایک سورت پھر جب اوتری ایک سورت جانچی ہوئی اور ذکر ہوا اوسمین لڑائی کا تو تو دیکھتا ہی جنکے دلمین روگ ہی تکتے ہین تیری طرف جیسے تکتا ہی کوئی بیہوش پڑا مرنے کے وقت سو خرابی ہی اونکو ؛ **تفسیر** ؛ مسلمان سورت مانگتے تھے یعنی کافرون کی ایذا سے عاجز ہوکر آرزو کرتے کہ اللہ حکم دے جہاد کا تو جو ہو سکے کر گذرین جب حکم آیا جہاد کا تو کچے لوگون پر بھاری پڑا مردے کی طرح بے رونق آنکھون سے دیکھتے ہین کہ ہمکو کاشکے اس حکم سے معاف رکھین بھہ خوف مین آنکھ کی رونق نہین رہتی جیسے مرتے وقت ہو جاتی ہی ؛ **مو** ؛ ایک سورت کہ اوسمین حکم ہو جہاد کا واضح المعنی غیر متشابہ کہ اوسمین نہو احتمال کسی معنی کا سوائے واجب ہونے قتال کے اور قتادہ سے ہی کہ جس سورت مین ذکر قتال کا ہی پس وہ محکم ہی اسلیے کہ پہلے اس سے درگذر کرنا تھا پھر قتال نے اوسکو نسخ کیا اور یہ منسوخ نہین ہونے کا روز قیامت تک ذکر کیا جاتا ہی اوسمین لڑائی کا یعنی حکم ہوتا ہی اوسمین جہاد کا دلون مین بیماری ہی یعنی نفاق ہی یعنی دیکھے تو منافقون کو کہ آپسمین تنگدل ہوتے ہین اوس سے دیکھتے ہین الخ یعنی پھر جاتی ہین آنکھین اونکی از راہ نامردی اور گھبراہٹ کے جیسے کہ دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوشی پڑی اوسکو بیہوشی وقت موت کے حاصل یہ کہ ڈرتے ہین لڑنے سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو ؛ **مل** ؛ ج ؛

طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

حال اونکا بحسب ظاہر کے فرمان برداری ہی اور بات اچھی کہنی پس جب مصمم ہوا کام پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے ساتھ خدا کے بہتر ہوتا انکے لیے ؛ **فتح** ؛ حکم ماننا ہی اور بھلی بات کہنی پھر جب تاکید ہو کام کی تو اگر سچے رہین اللہ سے تو اونکا بھلا ہی ؛ **تفسیر** ؛ یعنی حکم شرع کا نہ مانے سے کافر ہو ہر طرح ماننا ہی چاہیے پھر رسول بھی جانتا ہی کہ نامردونکو کیون لیجائیے اور جو بہت ہی تاکید آپڑے اوسوقت ضرور ہوگا اگر نہ نہین تو لڑنے والے بہتر ہین ؛ **مو** ؛ یہ کلام الگ ہی پہلے کلام سے اور بعضون نے طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ کا ترجمہ یہ کیا ہی کہ جیسے منافق پہلے حکم ہونے قتال کے سے کہتے تھے امرنا طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ یعنی کام ہمارا فرمان داری طاعت اور بات اچھی ہی یعنی ہی اور بھلی بات کہنی اور جب حکم جہاد کا آیا متحیر ہوئے اور بقول بعض کے معنی آیت کے یہ ہین کہ طاعت خدا و رسول کی انکے لیے بہتر ہی اگر کرتے اور بقول بعض کے یہ آیت متصل ہی ماقبل سے یعنی فَأَوْلَىٰ لَهُمْ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ اس صورت مین اولی لھم پر وقف نہین رہینگے اور اولی کے معنی بہتر کے ہونگے یعنی پس لائق و بہتر ہی انکے لیے طاعت خدا و رسول کی اور بات اچھی فرمان برداری کی اگر کرین پس جب مصمم ہوا الخ یعنی فرض و لازم ہوا قتال اور مومنون نے قصد کیا اوسکا ان منافقون نے خلاف کیا پس اگر وعدہ اپنا سچا کرتے یعنی ایمان و طاعت مین بہتر ہوتا مکروہ جاننے جہاد کے سے ؛ **بحر** ؛

مد ؛

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

پس اے ضعیف ایمانون اگر کار پرداز لوگون کے کامون کے ہوؤ تم تو البتہ نزدیک ہو واسکے کہ تباہ کاری کرو زمین مین اور قبیلہ داری کو قطع کرو
فتح * پھر تمسے یہی توقع ہے اگر تمکو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑو اپنے ناتے * تفسیر ثنائی یعنی آیندہ کرتے ہو جہاد کی جان
سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب کرے تو فساد نکرو * موضح اور صاحب مدارک و جلالین نے معنی آیت کے یہ لکھے ہیں کہ پس شاید تم
اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور اونکی سنت سے رجوع کروگے تم طرف اوس چیز کے کہ تھے تم اوسپر جاہلیت مین کہ فساد کرنا ہی زمین
ساتھ لوٹنے مارنے اور کاٹنے ناتون کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب کے بعض کو اور گاڑ دینے بیٹیون کے انتہی اور صاحب معالم نے
اول یہی معنی لکھے ہین اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہین * کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فَهَلْ
عَسَيْتُمْ الخ کے کہ کیسا دیکھا تمنے ایک قوم کو جسوقت روگردانی کی اونھون نے کتاب اللہ سے کیا نہین گرائے اونھون نے خون حرام
اور کاٹے ناتے اور نافرمانی کی رحمن کی * اور عبد اللہ مزنی سے ہے بیچ تفسیر فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ کے کہا نہین جانتا مین اس
آیت کو کہ اوتری ہے مگر حرورؔیہ کے حق مین * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے مخلوق کو پس جب پیدا کر چکا اونکو
کھڑا ہوا رحم یعنی قرابت پس پکڑی کمر اللہ تعالی کی پس فرمایا کیا کہتی ہے کہا اوسنے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہے ساتھ تیرے
قرابت کے کاٹنے سے * فرمایا اللہ تعالی نے اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ * یعنی کیا نہین راضی
ہوتی ہے تو اسپر کہ ملاؤن مین اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے تجکو اور توڑون مین اوس سے کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہان ای رب مین راضی ہون
فرمایا پس یہی ہے تیرے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا
فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ○ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ ○
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ○ اور فرمایا نہین ہے ملانے والا بدلہ دینے والا ولیکن ملانے والا
وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو * ف یعنی سلوک کرنے والا ناتے دارون سے عوض مین اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہین ہے سلوک
کرنے والا وہ ہے کہ ناتے دار اوس سے انقطاع کرتے ہون اور وہ سلوک کرے * حق * اور آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ ای رسول خدا
کے تحقیق میرے لیے ناتے دار ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہین مجسے اور نیکی کرتا ہون مین اونسے اور وہ برائی
کرتے ہین مجسے اور مین دانائی خرچ کرتا ہون اونسے اور وہ جہالت کرتے ہین مجپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا ہی ہو
جیسا کہ کہتا ہے تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہے تو اونکے مونہو مین خاک گرم اور ہمیشہ ہوگا تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے فرشتہ مددگار اوپر اونکے جب تک
کہ تو اس خصلت پر ہے * اور فرمایا لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ * یعنی نہین اوترتی ہے رحمت اوس قوم پر
کہ اونمین ناتا کاٹنے والا ہوتا ہے * اور فرمایا نہین کوئی گناہ کہ لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ جلدی دے اللہ کرنے والے اوسکے کو عذاب دنیا مین
ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت مین اطاعت نکرنے حاکم کے سے اور ناتے کے کاٹنے سے * ف یعنی
ان گناہون کے کرنے سے دنیا اور آخرت مین گرفتار عذاب کا ہوتا ہے * سید * اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے
اوسکے رزق مین اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اوسکی اجل مین پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے قرابتیون سے * اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے
اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے اقربا سے اسلیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہے اقربا مین سبب زیادتی کا ہے مال مین سبب
تاخیر کا ہے اجل مین * اور فرمایا کہ ناتا لٹکایا گیا ہے ساتھ عرش کے کہتا ہے یعنی بطریق خبر یا دعا کے مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ *
یعنی جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے * اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ + یعنی جاری کرو سلام کا اور کھلاؤ کھانا اور ملاؤ ناتون کو اور نماز پڑھو رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون داخل ہوگے تم جنت مین ساتھ سلامتی کے اور فرمایا تین چیزین لٹک رہی ہین عرش مین ایک رحم ناتا کہتا ہی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے پس کاٹا جاؤن نہین اور امانت کہتی ہی یا اللہ مین پناہ مانگتی ہون ساتھ تیرے پس نہ خیانت کیجاؤن مین اور نعمت کہتی ہی یا اللہ مین پناہ مانگتی ہون ساتھ تیرے پس ناشکری کیجاؤن مین آور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنے والا ناتے کا + ف یعنی جو کوئی کاٹے ناتے کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکی کے وہ بہشت مین نہین داخل ہونے کا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پانے ہونے کے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا + ۶ + اور فرمایا اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الخ یعنی لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی لفظ رحمٰن سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجکو یعنی رعایت تیرے حق کی کرے ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم رکھونگا + اور فرمایا کہ بلاشبہ رحم کے لیے زبان ہوگی روز قیامت کے عرش کے نیچے پس کہیگا ای رب میرے کاٹا گیا مین ای رب میرے ظلم کیا گیا مین ای رب میرے برائی پہونچائی گئی طرف میری پس جواب دیگا اوسکو رب اوسکا کیا نہین راضی ہوتا ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے تجکو اور کاٹون مین اپنی رحمت سے اوسکو کہ کاٹے تجکو + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهٗ یعنی رحم کرنے والون پر رحم کرتا ہی خدا رحمٰن رحم کرو زمین والون پر رحم کریگا تم پر آسمان والا یعنی خدا تعالی رحم مشتق ہی رحمٰن سے پس جو کوئی وصل کرے اوسکو وصل کریگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کوئی قطع کریگا اوسکو قطع کریگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو + کہا ابن عباس نے کہ عرض کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نصیحت کیجیے مجکو کچھ فرمایا کہ برپا کر نماز اور ادا کر زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر بیت اللہ کا اور عمرہ ادا کر اور سلوک واحسان کر اپنے مان باپ سے اور سلوک کر ناتے دارون سے اور ضیافت کر مہمان کی اور حکم کر اچھی باتونکا اور منع کر بری باتون سے اور جا ساتھ حق کے جہان جاوے + کہا ابو ہریرہ نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ جب دیکھتا ہون مین آپ کو تو خوش ہوجاتا ہی جی میرا اور ٹھنڈی ہوجاتی ہین آنکھین میری یعنی کمال راحت حاصل ہوتی ہی پس خبر دیجیے مجکو ہر چیز کی پیدایش سے فرمایا ہر چیز پیدا کی گئی ہی پانی سے عرض کیا مینے کہ خبر دیجیے مجکو ایسے کام سے کہ جب کرون مین اوسکو داخل ہوون مین بہشت مین فرمایا پھیلا اسلام کو اور کھلا کھانا اور سلوک کر ناتے دارون سے اور قیام کر رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون پھر داخل ہو تو بہشت مین سلامتی سے + اور فرمایا تین چیزین نیچے عرش کے ہین قرآن اوسکے لیے ظہر اور بطن ہی جھگڑیگا بندون سے اور رحم ندا کریگا کہ ملا اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملایا مجکو اور قطع کر اوس سے کہ قطع کیا مجکو اور امانت یعنی وہ بھی ایسا ہی کچھ کہیگی کہ جسنے میری رعایت کی تو بھی اوسپر نظر عنایت کر اور جسنے میری رعایت نکی یعنی خیانت کی تو بھی اوسپر عنایت نکر + اور کہا ابن عباس نے کہ رحم لٹک رہا ہی ساتھ عرش کے پس جب آتا ہی اوس پاس سلوک کرنے والا ناتے دارون سے خوش ہوتا ہی بسبب اوسکے اور کلام کرتا ہی اوس سے اور جب آتا ہی اوسکے پاس ناتا کاٹنے والا چھپ جاتا ہی اوس سے اور فرمایا نہین داخل ہوگا جنت مین دائم الخمر اور نہ نافرمان مان باپ کا اور نہ منان یعنی کاٹنے والا ناتے کا + کہا ابن عباس نے کہ دشوار ہوا یہ مومنون پر کہ کرتے ہین گناہ یہان تک کہ پایا مینے یہ کتاب اللہ مین سورۂ قتال مین فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ + اور فرمایا اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى + اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ آخر آیت تک مشکوۃ و درمنثور

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰىٓ اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

یہ جماعت وہ ہی کہ لعنت کی انکو خدا نے پس بہرا کر دیا انکو اور اندھی کر دین آنکھین انکی کیا تامل نہین کرتے ہین قرآن مین یا دلون پر قفل اوسی لوگون کے ہین ✝ **فتح** ✝ ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکار اللہ نے پھر کر دیا انکو بہرے اور اندھی انکی آنکھین کیا دھیان نہین کرتے قرآن مین یا دلون لگ رہے ہین انکے قفل ✝ **تفسیر** ✝ یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسیکا سمجھایا نہ سمجھے ✝ **موضح** یہ جماعت یعنی جنکا ذکر اوپر ہوا لعنت کی الخ یعنی دور کیا انکو اپنی رحمت سے بہرا کر دیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے آور اندھی کر دین الخ کہ راہ حق دیکھتے نہین تو کیون ترجمل مین کہ سمجھنے نہین نصیحتین قرآن کی اور احکام اوسکے تامل نہین کرتے ہین الخ یعنی قرآن مین جو مین تو پہچانین جو کچھ کہ اوسمین ہین یعنی نصیحتین اور ممنوع چیزین اور ڈرے گنہگارون کے پھر جرأت نکرین گناہون پر اور لفظ اَمْ بیچ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ کے معنی بل کے ہے ✝ **معالم** ✝ آیا ہے کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا پس کہا ایک نوجوان نے کہ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا بَلٰی وَاللّٰهِ عَلَيْهَا اَقْفَالُهَا یعنی سچ ہی قسم خدا کی دلون پر قفل انکے لگ رہے ہین اللہ ہی کھولے تو وہ کھلین پس جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ عامل کرین اوسکو کہین کا پس لوگون نے کہا کہ وہ مر گیا حاصل یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات اوسکی پسند آئی تھی اسی سبب اوسکو اب تلاش کیا ✝ خالد بن معدان صحابی نے کہا کہ نہین کوئی بندہ مگر کہ اوسکے ہین چار آنکھین دو آنکھین تو اوسکے موہنہ پر ہین دیکھتا ہی اونسے دنیا اپنی اور وجہ معیشت اپنی کہ سنوارتی ہی حال اوسکا اور دو آنکھین اوسکے دل مین ہین کہ دیکھتا ہی اونسے دین اپنا اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھول دیتا ہی وہ دونون آنکھین کہ اوسکے دل مین ہین پس دیکھتا ہی اونسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہی اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ برائی کا تو چھوڑتا ہی دل کو اوس حالت پر کہ غلطان پیچان ہی اوسمین اور پڑھی خالد نے یہی آیت اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ✝ **درمنثور** ✝ **تنبیہ** ✝ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر دل روگ مین گھر رہے ہین علاج کرنا اونکا ضروری ہی ظاہر بدن کی بیماریون سے زیادہ دل کی بیماریون کا علاج کرنا چاہیے تا راہ حق دیکھے ✝ عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پانچ چیزین دل کی دوا ہین مجالسۃ الصالحین و قراءۃ القرآن و خلاء القلب و قیام اللیل والتضرع عند الصبح ✝ یعنی ہمنشینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سمجھ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکرون زائدہ سے اور محبت ماسوی اللہ سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی ✝ منہاج العارفین مین لکھا ہی کہ غم دنیا نکھا کہ دل تیرا تباہ نہووے ✝ صحبت اہل دنیا سے پرہیز کر تا تیرا دل بہووے تو ✝ دل کسی مین نلگا کہ جان ہلاکت مین پڑے ✝ ای عزیز ہرگز خدائے تعالی کے سوا پر بھروسا اور تکیہ مت کر تو آخر کو نہ پچھتاوے ✝ اور دل سے اللہ تعالی کو مت بھول تو شیطان کے پھندے مین نہ پھنسے ✝ اور دل کو حرص سے خالی کر تو سکھ پاوے ✝ اور دل کو اوس تعالی شانہ کے کام مین لگا تو تیرے سب کاروبار سنور جاوین ✝ اور حق تعالی کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے ✝ اور دل کو کسی سے مت لگا کہ آخر کو تیرا نقصان ہوگا ✝ اور طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا نہووے ✝ اور اپنے دل مین سمجھ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیان ہی حاصل کرے ✝ اور سب دل کو اوٹھا کر امید ہو تو تیری سب آرزوئین بر آوین ✝ اور دل کو سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر خلوص سے کام کیا کر تو اوسپر ثواب پاوے ✝ اور دنیا کی طرف سے غم مت کھا تو دل تیرا نہ اوجڑ جاوے ✝ اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے ✝ اور جہان کہین تو ہووے خدائے تعالی کو اپنے سامنے جان ✝ اور بیہودہ مت بک ✝ اور اگر دنیا والون کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول ✝ اور اپنے دل مین کچھ قدر اپنی مت جان تو لوگون مین قدر والا ہو جاوے تو ✝ اور دنیا والون کی صحبت سے بچتا رہ تو تیرے دل پر میل نہ جمے ✝ دل کسی اور سے مت لگا تو مصیبت زدہ نہو جاوے ✝ اور لوگون کے دلون کو دھیان مین رکھا کر اگر تو ہشیار ہی کہ اوسمین خدائے تعالی کی خوشنودی دیکھے ✝ اور حق کی ہر وقت یاد رکھ تیرا دل سیاہ نہو جاوے ✝ غرض جو تجکو چاہت ہی تو خدا کا دھیان کیا کر ✝ اور دنیا نہ دھیان سے درگذر تو پریشان نہووے تو ✝ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ✝

شعر ✝ دل کہ آئینہ شاہیست غباری دارد ✝ از خدا میطلبم صحبت روشن رایی ✝ آور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہی

اسمین صحیح و فکر نکرنا اور اسکی تلاوت نکرنی بڑی بے نصیبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین چھ ہین الاسلام والقرآن ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیہ والستر عن العیوب والغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے **منبہات وغیرہ**

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اس سے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا اونکے لیے اور مہلت دی ہے اونکو **فتح** بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اس سے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی اونکے دین اور دیر وعدے دیے **تفسیر** یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فائدے ہین اور قرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی مین جاوینگے تو دیر تک جیوینگے **مو** جو لوگ الخ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پوشیدہ بعد واضح ہونے حق کے اونکے لیے اور املی لہم کے معنی ہین مدّ لہم فی الآمال والامانی یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوؤن اور امیدون مین اور ابو عمرو نے املی لہم پڑھا ہے یعنی مہلت دی گئی اور عمر دراز کی گئی **مل** مہلت دی یعنی شیطان نے اونکو دراز کی آرزوئین اور اوسکی تسویلات یعنی فریبون کے اتباع مین ہین اور بصرے کی قرائت کا ترجمہ یہ ہے کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی نہوئی اور بقول بعض کے ضمیر املی کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہے یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہے مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب ہین کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپ پر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لاکر پھر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ھدی سے آنحضرت کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے توریت و انجیل مین بتیان مین لکھا ہے کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت کی توریت سے معلوم کر کر ایمان آپ پر رکھتے تھے اور اوسکو اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کر کر مدینے کو آئے اونسے اور اونپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی **بحر العلوم معا**

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝

یہ سب بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے کہا ساتھ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہے اوس چیز کو کہ خدا نے بھیجی ہے یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ فرمان برداری تمھاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہے اونکی پوشیدہ بات کہنے کو **فتح** یہ ہوا اسلیے کہ اونھون نے کہا اونسے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمھاری بات بھی مانینگے بعضے کام مین اور اللہ جانتا ہے مشورہ کرنا **تفسیر** منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہین لیکن تمسے نہ لڑینگے **مو** بعضے کامون مین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھ رہنے مین اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے باز رکھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمھاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ پر ظاہر کر دیا اوسکو اللہ تعالی نے **مل ح**

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝

پس کیا ہوگا حال جسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارینگے اونکے مونہون کو اور اونکے پیٹھون کو **فتح** پھر جب کیا ہوگا فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیٹھ پر **تفسیر** یعنی تب موت سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے **مو** کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس سے منقول ہے کہ نہین مرتا ہے کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے مونہہ اور پیٹھ پر مجاہد سے منقول ہے کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے مونہون پر اور اونکی مقعدون پر ولیکن

اللہ کریم ہی کہ اسطرح ہنکایا یعنی پیٹھون پر انکو مارا ✤ مدثر منسوخ ✤

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهٗ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝

ع ۹

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ انھون نے پیروی کی اوس چیز کی کہ غصے مین لاوے خدا کو اور ناپسند کیا اوسکی خوشی کو پس خدا نے نابود کیا اونکے اعمال کو ✤ فتح ✤ یہ اسپر کہ وے چلے اوس راہ جس سے اللہ بیزار ہی اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اوسنے اکارت کر دیے اونکے کیے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے مین لاوے چھپانا امر رسول کا ہی اور مدد کرنی کافرون کی ہی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اونکی اور مدد کرنی مومنون کی ✤ مد بحر ✤

تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کامون سے بچے کہ جن سے پروردگار تعالیٰ غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو اور وہ غصے ہوتا ہی گناہون کے کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی فَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ ✤ یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ مشکوٰۃ مین ہی اور راضی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ✤ یعنی بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہترین مخلوق کے ہین جزا انکی جنتین ہمیشہ رہنے کی ہین جاتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ ہمیش کو رہینگے اونمین راضی ہوا اللہ اونسے یعنی بسبب طاعت اونکی کے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کے یہ اوسکے لیے ہی کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوتا ہی وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اسکے ڈر سے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزین نہین پائی جاتی ہین مگر بسبب چار چیزون کے نہین پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتین مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ✤ یعنی بلکہ اختیار رکھتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حالانکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا یعنی خوشی اللہ تعالیٰ کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلاشبہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا مین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہین ہم اونکے لیے کہ نہین چاہتے ہین بڑائی زمین مین اور نہ فساد اور خوبیان آخرت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی ہی جنت مگر بسبب مشقت کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھلاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ محسنین کے ساتھ ہی انتہی اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہین اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزین جنت مین بہتر ہین نفس جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت مین بہتر ہی جنت سے اور رضا اللہ تعالیٰ کی جنت مین بہتر جنت سے اور حرمت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اونکا جنتیون کو جنت مین بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور یہ چار چیزین

دوزخ مین بُری ہین دوزخ سے خلود دوزخ مین بُرا ہو دوزخ سے اور ہمسائگی شیطان کی دوزخ مین بُری ہو دوزخ سے اور ترش
ملائکہ کی دوزخ مین بُری ہو دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ مین بُرا ہو دوزخ سے **مدہوب**

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ○

کیا گمان کیا ہو اون لوگون نے کہ اونکے دل مین بیماری ہو کہ ظاہر نکریگا خدا کینے اونکے ✦ **فتح** ✦ کیا خیال رکھتے ہین جنکے دل مین روگ ہو کہ اللہ نہ کھولیگا
اونکے جیون کے بیر ✦ **موضح** ✦ **تفسیر** یعنی کیا منافقون نے یہ گمان کیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نہین ظاہر کریگا بغض و عداوت اونکی کہ نبی علیہ السلام سے
اور مومنون سے رکھتے ہین ✦ **حل** ✦

وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ○

اور اگر چاہتے ہم دکھا دیتے ہم اونکو تیرے تئین پس پہچانتا تو اونکو اونکے قیافے سے یعنی ظلمت نفاق کی اونکے مونھون پر ظاہر ہوتی واللہ اعلم
اور البتہ پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام مین اور خدا جانتا ہو عمل تمہارے ✦ **فتح** ✦ اور اگر ہم چاہین تجکو دکھاوین سو پہچان تو چکا ہو تو اونکے چہرون
سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہین تمہارے کام ✦ **موضح** ✦ **تفسیر** دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو اونکے تئین
اور رہنمائی کرتے تجکو اونپر قیافے سے یعنی اونکی علامت سے اور وہ یہ ہو کہ کچھ اونکی نشانی بنا دیتا اللہ تعالیٰ کہ جس سے وہ معلوم ہوتے اور اونکے سے ہو کہ نہین
پوشیدہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافقون مین سے پہچان لیتے تھے آپ اونکو اونکی نشانیون سے پہچانیگا تو اونکو
اسلوب کلام مین اسلیے کہ نہین قادر ہوتے ہین اوپر چھپانے اوس چیز کے کہ اونکے جیون مین ہو ✦ **حل** ✦ اسلوب کلام مین کہ جس سے حقارت حضرت کی
اور مومنون کی نکلے اور سمجھا گیا لحن سے اور معین المعانی مین انس سے روایت کیا ہو کہ ایک جہاد مین منافق جب سوتے سے اوٹھے تو اونکی پیشانی
پر لکھا ہوا تھا ہذا المنافق اور تفسیر معالم مین ہو کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہین کرتا تھا مگر کہ آپ
اوسکو پہچان لیتے تھے ✦ **بحر** ✦ پھر بتا دیا اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقون کے تئین پس تھے حضرت پکارتے
نام لیکر ایک شخص کا منافقون مین سے اور ابن مسعود سے ہو کہ کہا نہین پہچانتے تھے ہم منافقون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین
مگر بسبب بغض رکھنے اونکے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ✦ **در منثور** ✦

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ ۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمکو تا پہچانین ہم مجاہدون کو تمسے اور صابرون کو اور آزماوین ہم احوال تمہارے ✦ **فتح** ✦ اور البتہ تمکو
جانچینگے تا معلوم کرین جو تم مین لڑائی والے ہین اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کرین تمہاری خبرین ✦ **موضح** ✦ **تفسیر** یعنی حکم کرتا ہون مین تمکو
جہاد و صبر کا تا خلق پر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہو اور مخالف کون ہو ✦ **بحر** ✦ امتحان کرینگے ہم الخ یعنی ساتھ قتال کے از راہ اعلام کے
نہ استعلام کے یعنی تا خلق پر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کرین ہم عالم الغیوب ہین ہمکو کیا حاجت ہو معلوم کرنے کی یا اعلام کے
ہم تمسے امتحان کرتے ہین اونکا سا تاکہ خوب اظہار عدل ہو جاوے اور صابرون کو یعنی صبر کرنے والون کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہو اسرار
اور فضیل سے منقول ہو کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَبۡتَلِنَا فَاِنَّكَ اِنۡ بَلَوۡتَنَا فَضَحۡتَنَا
وَهَتَكۡتَ اَسۡتَارَنَا وَعَذَّبۡتَنَا ✦ یعنی یا اللہ نہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا تو ہمکو اور پھاڑیگا
پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو ✦ **حل** ✦ مجاہد سے منقول ہو کہ اونھون نے پڑھی یہی آیت پھر کہا اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسۡتُرۡنَا وَلَا تَبۡلُ
اَخۡبَارَنَا ✦ یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہماری اور مت آزما احوال ہمارے ✦ **در منثور** ✦

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡهُدٰى ۙ

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ○

بیشک جو لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہو چکی واسطے انکے ہدایت کچھ نقصان نہ پہنچا سکینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا عمل انکے ❊ **فتح** ❊ جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف کیا رسول سے بعد اسکے کہ سوجھ چکی انکو راہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اکارت کریگا اونکے کیے ❊ **موضح** ❊ **تفسیر** ❊ عمل انکے یعنی جو کیے تھے رسول کی مخالفت میں باطل کر دیگا اونکو یعنی نہ پہنچینگے اوسکے طرف غرضون اپنی کے ❊ **معالم** ❊ نابود کریگا ❊ پس نہین ثواب انکو ثواب آخرت مین اور مراد انسے یہود ہین کہ از راہ ظلم کے صفت پیغمبر کی توریت سے جانکر منکر ہوئے اور لوگون کو اوپر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک مراد وہ لوگ ہین کہ جو کفار قریش تھے اور کھانا کھلایا تھا اور تقویت دی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے ❊ **موضح** ❊ اور یہ سورت کہ کافرونکا اعمال سے کید و مکر لڑنے ہین ساتھ نبی علیہ السلام اور مومنون کے حق مین کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے حق مین اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ❊ **تفسیر** ❊ **لذا ہدای** ❊ کفار و منافقین پر غصہ فرما کر اب انکے مقابل مین مومنون کو خطاب ہوتا ہی ❊

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○

اے مسلمانون فرمان برداری کرو اسکی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نہ کرو عمل اپنے یعنی بسبب ریا اور دکھاوا اور سمعت کے ❊ **فتح** ❊ اے ایمان والون حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے ❊ **تفسیر** ❊ یعنی جہاد کرنا کچھ محنت کی بات نہین جب تک کہ موافق حکم کے ہو اپنی چاہ پر نہ کرو ❊ **موضح** ❊ باطل نہ کرو یعنی بسبب کرنے گناہون کے مثلا ❊ **ج** ❊ بسبب نفاق یا ریا کے ❊ **معالم** ❊ کہا عطا نے بسبب شک و نفاق کے کہا کلبی نے بسبب ریا و سمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری نے بسبب معاصی اور کبائر کے ❊ **معالم** ❊ **فائدہ** ❊ ہیچ تفسیر اس آیت کے کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ کرے اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے ولا قوۃ الا باللہ ❊ پس بلا شبہہ خیر دور کرتی ہے شر کو اور مدار اعمال کا خاتمے پر ہے ❊ کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین ضرر کرتا ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ساتھ شرک کے کوئی عمل یعنی نیک یہانتک کہ اوتری یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○ پس ڈرے اس سے کہ باطل کرے گناہ عمل کو اور بعض روایت مین ہی کہ پس خوف کیا اس سے یہ کہ باطل کر دین اونکے اعمال کو ❊ کہا ابن عمر نے کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے یہ کہ نہین ہی نیکیون سے کچھ مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہی یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ○ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہمنے کہ کیا ہی وہ ایسی چیز کہ باطل کرتی ہی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہین جو لازم کرنے والے ہین عذاب کو اور باتین بیحیائی کی ہین پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو کہتے تھے ہم کہ بلا شبہہ یہ ہلاک ہوا یہانتک کہ اوتری یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ❊ یعنی بلا شبہہ نہین بخشتا اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہی سوا اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہی ❊ پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمین اور تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نکیا انمین سے کچھ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت کی ❊ **درمنثور** ❊ **تنبیہ** ❊ بھائیون غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر دھن باندھو اور بچو شک و نفاق و گناہون سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار رہو اوسکی رحمت و مغفرت کے ❊ اب کچھ آیتین اور حدیثین آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی سنو اور تامل کرو انمین فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ❊ یعنی اور جسنے اطاعت کی

اللہ کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق پڑی ہی مراد کو پونہچا اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو
اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری
کرتے ہین اللہ ورسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول
کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہو جاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن کے اور فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنی کہہ فرمان برداری کرو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرونکو
اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس
چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى الخ یعنی ساری
امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہا نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کسنے نہ کہا مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین
اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق کہا نہ مانا ف کہا گیا کسنے کہا نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب مین
سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے ہم کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ
سوتے تھے پس کہا فرشتون نے آپسمین کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے اسکے
کہاوت کو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ بلاشبہہ آنکھ اوسکی سوتی ہی
اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے
کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا
پھر کہا فرشتون نے آپسمین کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اسکے لیے تا کہ یہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضون
نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے
فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے
والے ہین درمیان لوگون کے ف کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو
طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے
ح اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت کے مانند مثل
ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق دیکھا مینے لشکر اپنی آنکھون سے اور بلاشبہہ مین ڈرانیوالا ہون
ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات
پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا
پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اور اوسکو
اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین ف ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی
یہ ہی کہ عرب مین جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہو جاوے قوم بعد اوسکے یہ مثل ہو گئی ہی

رواہ البخاری

بیعنی ایک شخص ... بلانے والا

رواہ البخاری و مسلم

ہر امر ناگہانی وحشت ناک کے پیش آنے میں پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے میں ح * مسن اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کی ہی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا آگ میں گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی اسکے منع کرنے سے باز نہین ہوتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم چھٹے جاتے ہو اوسمین یہ حدیث روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسکے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مثل میری اور مثل تمھاری ہی کہ مین پکڑتے ہون کمرین تمھاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجھپر چھٹے جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے * ف * یعنی بیشتر امر اور منع چیزین واضح بیان کین مین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون ح * اور فرمایا مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہ بہت کے ہی کہ پہونچا زمین کو پس تھا اوسمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر اگائی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہونچا اوس زمین سے ایک ٹکڑے اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھانبا پانی کو اور نہ جمایا گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے * ف * اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہین ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح فائدہ مند ہین دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ علّم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس اوگائی اور اونکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اوسنے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلّم غیر عامل کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول ہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ نہین سمجھ یہ اوسکی پس یہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے مسائل استنباط کیے جو فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پہونچا کر فائدہ مند کیا اور جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نکی اور ہرگز نہ سنا اور نہ عمل کیا اور سپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین میں آیا یا نہ آیا یا کافر ہوا یہ مثل اوس زمین شور کے ہی کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ح * اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ * یعنی نہین پورا مؤمن ہوتا ایک تمھارا ایمان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین و شریعت * ف * یعنی تابع ہوا شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات مین اور عبادات مین کمال خوشی سے یہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس وہ روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین سید پس جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوسکی غذا ہوجاتی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اگر مجھکو اختیار دین بہشت او مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد مین حکم اوسکا ہی میرے نزدیک شعر * دوزخ شود اگر جنت بہوس باشد مرا * یک وجب باز در کوی تو لبس باشد مرا * ہان جنت محل صفا ہے ولی ہی اسلیے اولیا اوسکی طرف نسبت کرتے ہین واسطے نفس کے

اور فرمایا یعنی انسؓ کو یَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ الخ رواہ الترمذی یعنی ای چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہو تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہہ سنت میری اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے بہشت مین ۞ **ف** ✽ اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہی آنحضرتؐ کی محبت اور رفاقت کا چاہیے عمل کرنا او میرای بھائیو خیال کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت رکھنے والون کا سب نعمتین دین کی ایک طرف ہین یہ ایک طرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ۞ **ح** ✽ اور فرمایا مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ الخ رواہ الترمذی ✽ یعنی جسنے کھایا مال اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن مین رہے لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور رہینگے بعد زمانے میرے کے بھی ✽ **ف** ✽ اگر ایک مال کھاوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی پہلے اوسکے کمانے کے یا عین کمانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جب بچے گناہ سے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہی مثال طیب ہونیکی یہہ ہی کہ مثلا کسینے بیع کرنیکا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول بموجب شرع کے ہوا یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگاوے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگاوے مثلا کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی مجھے دیا کر پس چاہیے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل مین ساتھ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان تک کہ پائخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث کے بجالاوے البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین بھی بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے حال حضرت کے ارشاد کا یہی کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہونے کی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانے مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے ✽ **ح** ✽ ٤ ✽ اور فرمایا تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهٖ رواہ فی الموطا ✽ یعنی چھوڑین ہین مینے تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہو گے تم جب تک پکڑے رہوگے اون دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث ✽ اور فرمایا مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رواہ احمد ✽ یعنی نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے ✽ **ف** ✽ یعنی چنگل مارنا ساتھ سنت کے اگرچہ تھوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیئے کہ اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتھ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پائخانے جانا بموجب آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا او مدرسے کے سے اسلیئے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف بمقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہی اوس سے اور یہ باعث ہوتا ہی اور سے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبے کو پہونچتا ہی کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور اسی طرح سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اہمین سر یہہ ہی کہ جسنے مثلا رعایت پائخانے کے آداب کی تو اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا ترقی کی طرف اوس چیز کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور فضل چیزون کے ترک کرنے کا یہان تک کہ پہونچیگا رین طبع کے مقام کو انتہی ✽ او مثل اسی کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھد لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت و عتاب کا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعت کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی او نمین سے لازم نہین آتی اور جابرؓ روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت پھر شروع کیا حضرت عمرؓ نے پڑھنا اوسکا اور چہرۂ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو گم کریں تجھکو گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا تو وہ جو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کی طرف پھر کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے
غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ محمدؐ کی جان اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ تو پیروی
کرتے تم اونکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری تو البتہ پیروی کرتا میری فقط
گم کریں تجھکو گم کرنے والیاں یہ بددعا ہے موت کے لیے لیکن عرب اپنے محاورے میں اصل معنی اسکے مراد نہیں رکھتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ
عجب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نکرے مانند کتابوں یہود اور
نصاری اور حکما اور فلاسفہ کی کے جسطرح سمجھا ہوں جب تم نے یہ حدیثیں حضرتؐ کے اتباع کی سنیں تو یہ بھی خوب دل کے کانوں سے سنو کہ جیسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع افعال میں لازم ہے ویسا ہی حضرتؐ کے اقوال و اخلاق کا بھی اتباع لازم ہے یہ نہیں کہ جبہ و دستار تو سنت کی طرح کا
پہن لیا اور پھر جو چاہے منہ سے بکتے رہے اور دل میں نجاستیں بغض و حسد اور کینہ اور ریا اور بد اعتقادی وغیرہ ذلک کی بھر رکھیں نہ زبان
کو لگام دی جس طرح حکم ہے خدا اور رسول کا اوس طرح بولے اور دل کو منور کیے اخلاق محمدی سے صلی اللہ علیہ وسلم ابدا ابدا کیا خوب فرمایا ہے
حضرت ابو سعید مخرمی نے رباعی خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز برون کن ز درون سینہ ۔ حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ اور فرمایا ہے رباعی خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ دہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم ۔ صاحب مجالس الابرار فرماتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وَاتَّبِعُوهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۔ یعنی پیروی کرو محمدؐ کی تو کہ تم راہ پاؤ اور پایا گیا ہے صحابہؓ کے طریقے سے کہ وہ اتباع کرتے تھے آنحضرتؐ کا بیچ
افعال و اقوال و اخلاق اونکے میں بلا توقف و بلا تردد مگر جو حکم کہ مخصوص تھے حضرتؐ کے لیے اونہیں معذور رکھتے ہیں یہانتک کہ اونہوں نے اوتار ڈالین جوتیان
اپنی جس وقت کہ اوتار ڈالی حضرتؐ نے جوتی اپنی یعنی نماز میں اور اوتار ڈالین اونہوں نے انگوٹھیان اپنی جس وقت کہ اوتار ڈالی حضرتؐ نے انگوٹھی
اپنی اور تھے صحابہ بہت کوشش کرتے بیچ حضرتؐ کے نشست و برخاست اور سونے اور کیفیت کھانے اور پینے وغیرہ ذلک کا پیروی کرنا آپ کی اور تحقیق ارادہ کیا [illegible]
تبتل اور انقطاع کا عبادت کے لیے شب و روز فرمایا آنحضرتؐ نے اونکو کہ میں کھاتا بھی ہوں اور پیتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح کرتا ہوں
عورتوں سے پس جو کوئی اعراض کرے میری سنت سے پس نہیں ہے میری جماعت سے پس دیکھ کہ کیونکر پھیرا اونکو ساتھ نفل پڑھنے کے اور روزے رکھنے سے
کی تھی اونہوں نے باوجودیکہ پہلے تامل کے معلوم ہوتا تھا کہ مداومت اسکا اکبر طاعات اور افضل عبادات سے تھا اور اسی لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
دین ہمارا اسی ہی منقول پر بنا اور پر مناسبات معقول کے اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] مین [illegible] کرے تو
ساتھ عقل اپنی کے اور کہے تو کہ جو چیز اچھی اور نافع ہے پس وہ جسقدر زیادہ ہوگی بہت نفع دیگی اسلیے کہ عقل تیری نہیں [illegible] طرف بعضی
امور الٰہیہ کے نہیں سمجھتی ہے اونکو مگر عقل نبی علیہ السلام کی پس لازم کر تو اپنے پر اونہیں کا اتباع اسلیے کہ بلاشبہ خاصیتیں [illegible] نہیں معلوم
ہوتی ہیں قیاس سے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کیونکر اذن دیا گیا تجھکو نماز کا اور منع کیا گیا تجھکو نماز سے تمام دن میں یعنی حکم کیا گیا تو [illegible] کرنے کا
بعد صبح اور بعد عصر اور وقت طلوع اور غروب اور زوال کے اور یہ پہونچتا ہے تہائی دن کی قدر کو کیونکر تیری سمجھ میں آئے [illegible] ہیں کہ
اثر فساد کا ظاہر ہے تیرے قیاس میں پس یہ ایسا ہے کہ جیسے کہے تو کہ دوا نافع ہے مریض کے لیے پس جسقدر زیادہ ہوگی ہوگی بہت منافع اور
یہ بات معلوم ہے کہ کثرت دوا کی بعض اوقات ہلاک کر دیتی ہے اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں بیچ بیان سبب حاذق

جیسا مطلع ہوتا ہی علاج کرنے مین ہمارے مرض پر حال انکا بعید جانتے ہین اوسکو جو کہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی انبیا طبیب دلون کے ہین
اور عالم اسباب حیات اخروی کے پس حکم کرتے اونکی سنت پر اپنی عقل سے کہ ہلاک ہوجائیگا تو بعض اتفاقات جو کسی شخص کی انگلی مین کچھ خلل
آجاتا ہی تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہی کہ سینے اوسکو یہان تک کہ آگاہ کرتا ہی اوسکو طبیب حاذق کہ علاج اسکا یہ ہی کہ ملا جاوے مونڈھا بدن
کی دوسری جانب کا پس بعید جانتا ہی وہ اوسکو اس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی پٹھون کے نسا جال کی کیفیت کو ایسا ہی معاملہ ہی طریق
آخرت مین اور انبیا کی سنت کے دقائق مین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کر سکتی جیسے کہ پتھرون کی خاصیتین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہی
کہ کس سبب سے کھینچتا ہی مقناطیس لوہے کو اور عجائب عقائد و اعمال مین زیادہ تر ہین بنسبت انکے کہ دواؤن مین ہین پس جیسے کہ عقلین
قاصر ہین دواؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اسکے کہ تجربہ راہ ہی اونکے معلوم کرنے کی پس ایسی ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے
اون چیزون کے سے کہ نفع دے حیات آخرت مین معہذا تجربہ بھی رہنما نہین ہو سکتا تجربہ جبہی اسمین رہنما ہو سکتا تھا کہ اموات پھر آتے ہماری
طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو کہ ان عقائد و اعمال سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور انسے دوری سو یہ محال ہی پس کیونکر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی
منفعت سے یہی کافی ہی کہ رہنمائی کرے ہمکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کی طرف اور سمجھا دے ہمکو موارد انکے اشارات کے پس اعراض کرے تصرف کرنے سے
اور لازم کرے اتباع کو کیونکہ تو سلامتی نہین ہی آفت سے کہا بعض علما نے کہ عقل پہونچا دیتی ہی ہمکو نبی علیہ السلام کے صدق کی طرف پھر چھوڑ دے تو
اوسکو اور پیروی کر تو نبی علیہ السلام کی انکے افعال مین اور تروک مین یعنی جو افعال کہ ترک کیے ہین آپنے جیسے کہ گھوڑا تیرے سفر ظاہر مین کہ وہ
پہونچا دیتا ہی تجکو دریا کی طرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تابعداری کرتا ہی ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور
ٹھہرنے مین اور کہا شیخ کلاباذی نے کہ اللہ تعالی نے نہین موقوف رکھے ہین امور دین کے بندونکی عقلون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو اکثر
شرائع کہ حکمتین اونکی سمجھ مین نہین آتی ہین دشوار ہوتے اونکی عقلون کے نزدیک مثلا اللہ تعالی نے واجب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے کہ جو
طاہر ہی بعضے صحابہ اور اکثر فقہاے امت کے نزدیک اور واجب کیا دھونا اطراف کا یعنی ہاتھ مونہہ پانون کا بسبب نکلنے پاخانے کے کہ
نہین اختلاف ہی اوسکی نجاست مین پس عقل کیا جانے اسرار شرع کو بہر نوع تابعدار ہو احکام شرع کا بیچون و چرا جیسے مردہ غسل دینے والے کے
ہاتھ مین انتہی ✤ اور مولوی روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **مثنوی** علم معقولات علم اشقیاست ✤ علم نا معقول علم انبیاست ✤ پاے استدلال
یان چوبین بود ✤ پاے چوبین سخت بے تمکین بود ✤ گر باستدلال کار دین بدے ✤ فخر رازی راز دار دین بدے ✤ اور حضرت عبد الاحد یعنی حضرت مجدد
رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ بیٹھے ہوئے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی دیر تک
جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کی پوچھی فرمایا اسوقت امام فخر الدین رازی کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس نے آکے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو
کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانی شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لائے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو وہ دلیل
لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تھا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہگئی تھین جو مین پہونچا اور کہا جواب دو اس ملعون کو کہ مینے خدا کو بے دلیل پہچانا ہی
تو بلے ابلیس اوسکے کہنے سے بھاگا اور وہ ایمان سلامت لے گئے لوگون نے شمار رکھا وہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حاصل ہوئی تھی
اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہو جاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہی عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ ✤ یعنی بوڑھیا عورتون کا دین اختیار کرو ✤
تمام ہوا بیان اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا والسلام ✤ اب سنو کچھ بیان وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ کا ✤ یعنی باطل نکرو اپنے
عملون کو بسبب ارتداد کے یا ریا و سمعہ کے یا گناہون کے پس برائی ارتداد کی تو ظاہر ہی قرآن و حدیث مین بہت جا برائی اوسکی مذکور ہی لیکن
گناہ اور ریا و سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ نہین ہوتا اوس سے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ منہاج السالکین مین
لکھتے ہین کہ ریا و عجب آفت عظیم ہین ایک لحظے مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نوے برس کی عبادت باطل کر دیتے ہین منقول ہی کہ ایک شخص نے

سفیان ثوری اور اونکے یارون کی دعوت کی اوسنے اپنے اہل کو کہا کہ وہ طباق کہ پہلے حج مین لایا ہون لا بلکہ وہ طباق لا کہ دوسرے حج مین
لایا ہون جب اوسنے یہ کہا تو سفیان ثوری نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ ای مسکین دو حج ساتھ دو کلمون کے باطل کیے تونے اور ایک شخص نے مسلما
مین سے کہا کہ ایک رات مین سحر کے وقت کوٹھے کے اوپر کہ سہواہ تھا سورہ طٰہٰ پڑھ رہا تھا مین جب سورت تمام کی مینے تو سو رہا ایک شخص کو مینے
خواب مین دیکھا کہ آسمان سے اوترا اس حال مین کہ اوسکے ہاتھ مین ایک کاغذ ہے میرے سامنے اوسکو کھولا دیکھا مینے کہ سورہ طٰہٰ لکھی ہوئی ہے اور
ہر کلمہ یعنی ہر حرف کے نیچے دس دس نیکیان لکھی ہین سوا ایک کلمے کے نیچے کہا مینے کہ واللہ اس کلمے کو بھی پڑھا ہے مینے کسلیے اس کلمے
کے نیچے ثواب نہین ہے اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتا ہے تو پڑھا ہے تونے اور ہمنے بھی ثواب اوسکا لکھا تھا ولیکن منادی نے ندا کی عرش کے نیچے
سے کہ اسکو مٹا ڈالو پس اوسکو مٹا ڈالا مینے وہ شخص کہتا ہے کہ خواب ہی مین مین رویا اور کہا مینے کہ ایسا کیون کیا تمنے کہا جب اس کلمے
کو پہونچا تو تو ایک شخص راہ مین گذرتا تھا اوسکے سبب سے تونے آواز اپنی ساتھ اس کلمے کے بلند کی ثواب اس کلمے کا برباد کیا تونے اور
رابعہ بصری نے کہا کہ جو کچھ کہ ہمارے عملون مین سے ظاہر ہوتا ہے نہین گنتی ہون مین اوسکو کچھ اور کہا اور ایک بزرگ نے کہ نیکیان اپنی ایسی پوشیدہ رکھ
کہ جیسے اپنی برائیون کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اور ایک بزرگ نے کہا کہ اگر کچھ بھلائی چھپائے تو تو کر یعنی اچھی بات ہے انتہی غرض سے ریا برتی
بلا ہے اوسکی برائی قرآن شریف مین اور بہت حدیثون مین وارد ہوئی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اپنے محل مین تفصیل سے مذکور ہوگی اسکا اقسام اوسکے
کے آب بیان ہونا ہے سبب ولا تبطلوا اعمالکم کے کچھ حدیثین متضمن ریا وغیرہ گناہون کی مذکور ہوتی ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم یعنی بیشک اللہ نہین دیکھتا ہے تمہاری
صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون اور عملون کی طرف اور فرمایا من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی
اللہ بہ یعنی جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو اور جو کوئی دکھاوے دکھاویگا اللہ اوسکو یعنی جو کوئی [illegible]
اللہ تعالیٰ قیامت کو فضیحت [illegible] اوسکو اور فرمایا جب جمع کریگا اللہ لوگون کو روز قیامت کے [illegible]
پکاریگا پکارنے والا جو کوئی شریک کیا ہو [illegible] عمل مین کہ کیا تھا اوسکو واسطے [illegible] ثواب [illegible]
کے [illegible] بہت بے پروا شریکون کا [illegible] اور فرمایا جو کوئی [illegible] طلب آخرت کرتا [illegible]
بیچ دل اوسکے یعنی دل اوسکا غنی کر دیگا بسبب اسکے کہ قانع کریگا اوسکو ساتھ رزق ضروری کے [illegible]
یعنی [illegible] ہوتی ہے [illegible]
کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب [illegible] اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] پریشان [illegible]
اوسپر [illegible] اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہے اوسکے لیے اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مینے یا رسول اللہ [illegible] اپنے گھر مین تھا
اپنے مصلے پر کہ ناگاہ ان [illegible] ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجھکو وہ حال کہ دیکھا اوسنے مجھکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے
تجکو اللہ ای ابوہریرہ تیرے لیے دو اجر ہین اجر پوشیدگی کا اور اجر ظاہر کا ف اگر عمل اس نیت سے ظاہر کرے کہ لوگ دیکھکر میری
پیروی کرین اور اوسمین بھی ثواب پاویگا چنانچہ ابوہریرہ ظاہرا اسی نیت سے خوش ہوتے تھے کہ اس غلبہ کی بشارت دیے گئے ہ ج
اور فرمایا نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو آخرت کے عمل سے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے چمڑے بھیڑ کے اپنی پوشاک
وغیرہ واسطے ظاہر کرنے نرمی و تواضع کے زبانین اونکی شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اونکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
کیا میری مہلت دینے سے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین
حیران یعنی وہ اوسکے دفع کا علاج نہین جانتے کا اور فرمایا ہر چیز کے لیے زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہے پس اگر صاحب اوسکا

میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے پس نہ گنو اوسکو اہل فلاح سے
اور فرمایا کفایت ہی آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو بچاوے
اللہ تعالی ✦ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اونکے یارون کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا سنا ہی
تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سناوے سناویگا
اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گرا دے اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ✦ آیا ہی کہ نکلے حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو کہا معاذ نے کہ رلایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی تھی مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہ تھوڑا سا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہون نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہین ہدایت کے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے
ف ✦ یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین سیوطی ✦ اور فرمایا کہ بلاشبہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہی ✦ اور
فرمایا ہووینگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کے طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے ✦ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا ✦ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کیا رسول اللہ کیا ہی جب الحزن فرمایا نالہ ہی دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہی اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنی پڑھے ہوئے جو نمود کرنے والے ہین ساتھ
عملون اپنے کے ✦ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونکا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خواہشون اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ✦ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برآمد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ✦ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ ہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھ کہ ہوگا ✦ ف ✦ پس حاجت اظہار کی کیا ہی کہ ظاہر کر کر ناحق ریاکار ہووے ✦ سیوطی ✦ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے اچھی خصلت
اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ✦ ف ✦ پس حاجت اظہار کی نہین ہی کہ ظاہر کر کر گنہگار
ریا مین گرفتار ہووے ✦ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون مین ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیچ طاعت میری کرتا ہوں میں خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اگرچہ نہ کلام کرے ❊ ف ❊ اس لیے کہ اوسکے دل میں محبت وحدہ میری تھی تو گویا ہی ❊ پس مدار نیت پر ہی ❊ حق ❊ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ❊ کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ پیتے ہیں شراب اور چُراتے ہیں فرمایا نہیں اے بیٹی صدیق کی ولیکن یہ وہ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور خیرات کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہیں کہ جلدی کرتے ہیں بھلائیوں میں ❊ اور فرمایا یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ ❊ یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر اوس چیز کے کہ مرا ہی اوسپر یعنی کفر یا ایمان ❊ اور فرمایا مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا یعنی نہیں دیکھی مینے کوئی چیز سختی میں مثل دوزخ کے کہ سووے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی میں کہ سووے طلب کرنے والا اوسکا ❊ ف ❊ یعنی جبکوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہی تو سوتا نہیں پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو بھی چاہیے کہ سووے نہیں اور کوشش کرے بھاگنے میں یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہوں کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے میں اور غافل نہووے ❊ حق ❊ اور فرمایا بلاشبہہ میں دیکھتا ہوں وہ چیز کہ نہیں دیکھتے تم اور سنتا ہوں وہ چیز کہ نہیں سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچر بولتا ہی آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی نہیں ہی اوسمیں جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی اس حال میں کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہوں میں تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف راہوں کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالی کے کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ای کاشکے میں ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا یعنی تا گناہ نہ ہوتا ❊ فرماویگا اللہ کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی فرشتوں کو اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی ساتھ اخلاص توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہ میں یعنی باز رکھا نفس کو گناہوں سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات اوٹھتے اور فرماتے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ ❊ یعنی ای لوگوں یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے اویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہی یعنی عذاب و ثواب ❊ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگوں کو کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو و بلاشبہہ تم اگر بہت کرتے یاد توڑنے والی لذتوں کی یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ پس بہت کرو یاد لذتوں کی توڑنے والی کی کہ موت ہی اسلیے کہ نہیں گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ ❊ یعنی میں گھر غریبی کا ہوں اور میں گھر تنہائی کا ہوں اور میں گھر مٹی کا ہوں اور میں گھر کیڑوں کا ہوں اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّاَهْلًا یعنی فراغت کی جگہ آیا تو اور اپنے اہل میں آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اون میں کہ چلتے ہیں مجھپر پس جب حاکم ہوئی میں تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ فاجر یا فرمایا کافر تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا نہ فراغت ہی تیرے لیے اور نہ اپنے اہل میں آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت بُرا طرف میرے اون میں کہ چلتے ہیں مجھپر پس جب حاکم ہوئی میں آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہی کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہاں تک کہ ادھر سے ادھر نکل جاتی

پسلیاں اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے
فرمایا حضرتؐ نے اور تعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر اژدہے اگر بالتشبیہ ایک اونمین سے پھنکارا مارے زمین مین تو نہ اوگاوے زمین کچھ جب تک
کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین وہ اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ۔ یعنی سوا اسکے نہین کہ
قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ۔ عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بالتشبیہ آپ تو بوڑھے ہو گئے
فرمایا شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا ۔ یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورۂ ہود نے اور اوسکی بہنون نے ۔ ف ۔ یعنی جن سورتون مین
احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے ۔ سید ۔ کہا انس رض نے بالتشبیہ تم
البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہین تمھاری آنکھون مین یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات یعنی مہلکات سے ۔ فرمایا ای عائشہ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا ۔
یعنی بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہی یعنی ملائکہ ۔ اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے نو باتونکا
ڈرنے کا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی مین اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا مین اور یہ کہ صلہ رحم
کرون مین اونسے کہ کاٹین مجسے اور دون مین اونکو کہ محروم رکھین مجکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور یہ کہ خاموشی میری فکر اور گویائی
میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ۔ ف ۔ پہلے نو فرمائین اور ذکر کین دس گویا امر بالمعروف اجمال
تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہی سب بھلائیون کو ۔ سید ۔ اور فرمایا کہ نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلین اوسکی آنکھون سے آنسو اگرچہ ہو مکھی کے
سر کے برابر خوف خدا سے پھر پہونچے کسی چیز کو بہتر جگہہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر ۔ ف ۔ مظہر قدس اللہ سرہ
فرماتے ہین بیت شفیعم روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد ۔ ازین آب روان آخر حسابم پاک خواہد شد ۔ اور فرمایا کہ نہین ظاہر ہوتی خیانت
کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانے اور ترازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونسے رزق اور نہین حکم
کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے اونمین خونریزی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن ۔ اور آیا ہی کہ جب اوتری
آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۔ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین ۔ پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس
جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلا ای بنی کعب بن لوی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے یہان تک کہ فرمایا یا فاطمہ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ۔ پس بالتشبیہ نہین مالک ہون مین واسطے تمھارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوا اسکے کہ تحقیق تمھارے لیے
قرابت ہی سلوک و احسان کرونگا بسبب قرابت کے ۔ پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین مین اور گناہون سے اپنے کو بچا کر طاعت الہی مین ہمیشہ
سنت کے مشغول رہے کہ عافیت دارین اسی مین ہی ۔ معلوم ہوا چاہیے کہ پاک پروردگار نے مومنون کو تعلیم کر کے پھر کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی اور فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝

بالتشبیہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو ۔ فتح ۔ جو لوگ منکر ہوئے
اور روکا اللہ کی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ ۔ موضح تفسیر ۔ راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا
بعضون نے کہ اوتری یہ آیت اون کفار کے حق مین کہ بدر کے کنوین مین مار کر ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہی یعنی سب کفار کے حق مین ۔ معا
لم ۔ بحر ۔ پھر خطاب مومنون کو فرمایا بطور تسلی کے ۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

پس سستی کرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا ساتھ تمہارے ہی اور ضائع نہیں کریگا عمل تمہارے + فتح + سو تم بودے ہو جاؤ اور نہ پکارنے لگو صلح اور تمہیں رہو گے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہی اور نقصان نہ دیگا تم کو تمہارے کاموں میں + تفسیر + محبت سے بھاگ کر صلح نہ چاہیے اور اگر صلح نظر آوے تو درست ہے آگے آویگا بیان اسکا سورۂ فتح میں + موضح + پس نہ ہو ضعیف اور نہ ذلیل ہو دشمنوں کے لیے اور لفظ سلم کو حمزہ اور ابوبکر نے سین کے زیر سے پڑھا ہی اور سَلم اور سِلم کے معنی ہیں صلح کے یعنی نہ بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے تو اللہ تمہارے ساتھ ہی یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہی وَلَنْ یَّتِرَکُمْ کو اونکے معنی ہیں ہرگز نہیں ناقص دیگا تم کو اجر تمہارے عملوں کا + مدارک + اے مومنوں ضعیف نہ ہو جاؤ اور کافروں سے صلح نچاہو اور اونکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح چاہنی اوسوقت چاہیے کہ تم کو کچھ ضعف ہو تم تو غالب ہو اور پیر کہا کلبی نے کہ آخر الامر غلبہ تمہیں کو ہی اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہوں اور یہ اس سبب سے ہی کہ خدا مددگار تمہارا ہی اور یہ وعدہ نصرت کا اس دنیا میں ہوا اور آخرت میں تمہارے عملوں کا ثواب نہیں ناقص کریگا پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا الخ + معالم + زاہدی

اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝

سوا اسکے نہیں کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تم کو مزدوری تمہاری اور نہ مانگیگا تم سے مال تمہارے یعنی سب مال + فتح + یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہی اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤگے اور بچ چلوگے دیگا تم کو تمہارے نیگ اور نہ مانگیگا تم سے مال تمہارے + تفسیر + حق تعالی نے ملک فتح کر دیے مسلمانوں کو زر خرچ کرنا تھوڑے ہی دنوں پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو ہاتھ لگا اسیواسطے فرمایا ہی کہ اللہ کو قرض دو + موضح + زندگانی دنیا کی الخ یعنی مشغول ہونا دنیا میں کھیل تماشا ہی یعنی منقطع ہو جائیگی دنیا تھوڑی سی مدت میں اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا اور نہ مانگیگا یعنی اللہ یا رسول سب مال تمہارے بلکہ چالیسواں حصہ یعنی زکوٰۃ + مدارک + لعب اور لہو سے مراد ہی باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی خواہش سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے اعمال کی آخرت میں اور نہ مانگیگا رب تمہارا مال تمہارے واسطے دینے اجر کے بلکہ حکم کرتا ہی تم کو ساتھ ایمان و طاعت کے تو کہ دیوے تم کو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۝ یعنی نہیں چاہتا میں اونسے رزق اور نہیں چاہتا میں یہ کہ کھلاویں وہ مجکو کچھ اور بعضوں نے کہا نہیں مانگتا تم سے محمد مال تمہارے جیسے کہ اور جگہ فرمایا قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ یعنی کہہ نہیں مانگتا میں تم سے ابلاغ رسالت پر مزدوری + اور بعضوں نے کہا معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں مانگتا تم سے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات میں بلکہ مانگتا ہی تھوڑا سا مال یعنی چالیسواں حصہ فرض کیا ہی تا خوشی سے ادا کرو دلالت کرتا ہی اس معنی پر سیاق آیت کا + معالم + اوپر کا مضمون بیان فرما کر حرص دلائی مومنوں کو لڑنے پر اور مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر گویا فرماتا ہی کہ ہمیشہ تم کو اس دنیا میں رہنا نہیں ہی کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہی اور مشغولی اوسمیں ایک آرائش ہی جیسے آرائش عورتوں کے اور کھیل لڑکوں کے کہ ایک چشم زدن میں گذر جاتا ہی پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہوگے ثواب دیگا تم کو اور بعضوں نے کہا کہ تَتَّقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ اگر خداوند عزوجل سے ڈروگے اور پرہیز کروگے گناہوں سے اور بخل سے یوں ہی تو دیگا تم کو ثواب تمہارے اعمال کا چند در چند کہ کبھی فنا منقطع ہی نہیں ہونے کا اور باوجود ان وعدوں کے تم کو نہیں فرمایا ہی سب نے کہ خرچ کرو سب مال اللہ کی راہ میں جیسا کہ اگلوں کو فرمایا تھا + زاہدی + تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات نکرے کہ فنا ہونے والے اور کھیل تماشا ہی تبھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دل میں یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں پس آئے ہمپر مصعب بن عمیر صحابی بایں حال کہ نہیں تھی اونپر مگر ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوستین کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو روئے آپ بسبب اوس نعمت کے کہ تھے مصعب اوسمین پہلے اور بسبب اوس حال کے
کہ اب دیکھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس مین اور شام کریگا
اور لباس مین اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک رکابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیری ہوگی اور دیوار گیریان لگاؤگے تم اپنے گھرون مین جیسا کہ ڈھانکا
جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوسدن بہتر ہونگے آج کے دن سے فارغ ہوینگے ہم عبادت کیلیے اور باز رہینگے ہم محنت سے
فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوسدن سے ✽ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین عَلَامَاتُ الْعَارِفِيْنَ ثَمَانِيَةٌ قَلْبُهُ مَعَ الْخَوْفِ
وَالرَّجَاءِ وَلِسَانُهٗ مَعَ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ وَعَيْنَاهُ مَعَ الْحَيَاءِ وَالْبُكَاءِ وَاِرَادَتُهٗ مَعَ التَّرْكِ وَالرِّضٰی ✽ مشکوۃ منہ بات

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمہارا یعنی سلیے مال پس مبالغہ کرے سوال مین اوسوقت بخل کروگے تم اور برے کار لاوے وہ بخل کینے تمہارے
فتح ✽ اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو بخیل ہوجاؤ اور کھولدے تمہارے دل کی خفگیان ✽ موضح ✽ تفسیر ✽ برے کار لاوے
اللہ یا بخل کینے تمہارے وقت نہ دینے یا وقت مانگنے سارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت و کینہ ✽ مدارک ✽
اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمہارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے
اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال ہین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے ✽ زاہدی ✽

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝

آگاہ ہو تم ہی جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم مین سے وہ شخص ہی کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سوائے اسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے سے
یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے باز رکھتا ہی اور خدا تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر منہ موڑو بدل لاوے اللہ ایک جماعت اور کو سوائے تمہارے
پھر نہووین وہ جماعت مانند تمہارے ✽ فتح ✽ سنتے ہو تم لوگ تمکو بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی
نہ دیگا سو ندیگا آپکو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤگے بدل لیگا کوئی لوگ سوائے تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کے ✽ تفسیر ✽
تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو کیا پروا ہی
اور اوسکے رسول کو ✽ موضح ✽ لفظ ها تنبیہ کے لیے ہی اور هٰۤؤُلَآءِ موصول ہی بمعنی اَلَّذِيْنَ کے صلہ اوسکا تُدْعَوْنَ یعنی تم وہ ہو کہ
بلائے جاتے ہو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہا گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر مبالغہ کرے تمسے طلب مین
تو بخل کرو اور مکروہ جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلائے جاتے ہو طرف ادا کرنے چالیسوین حصے کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ
مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ صدقے کے اور ادائے فریضہ کے پس سوائے اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین داعی نفس اپنے کے سے نہ داعی رب
اپنے کے سے اور بعضون نے کہا بخل کرتا ہی اوپر ضرر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تونگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہی دینے کا اپنی
حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پروا ہی حاجتون سے ولیکن فرماتا ہی محض تمہارے ہی فائدے کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے
اور اگر منہ موڑو اے عرب اللہ کی طاعت سے اور اوسکے رسول کی اطاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین بدل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ
ایک قوم کو کہ بہتر ہوں تمسے اور نہایت فرمان بردار اللہ و رسول کے بنسبت تمہارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپ کے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپ نے ہاتھ اونکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ ہی اور قوم
اسکی وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ ✽ یعنی قسم اوس ذات کی

کہہ جائے میرے پاس اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ہو ایمان متعلق ساتھ ثریا ستارے کے توالبتہ حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے یعنی بیٹے اونکے نہ ہونگے وہ طاعت مین برابر تمہارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون بنسبت تمہارے ۔ م ل **تنبیہ** ۔ اگر انصاف سے دیکھے آدمی تو اکثر فقہا اور محدثین اور قرّا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرّا مین عاصم حفص ابو بکر کسائی حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابو بکر غزاق شقیق سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری حلاج حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر سب کے لکھیے تو دفتر ہوجاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہے اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے مین بہت ہی بری بات ہے ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۔ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا توالبتہ خوش کرتا مجھکو یہ کہ نہ گذرین مجھ پر تین راتین اور ہو میرے پاس اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادا دین کے لیے ۔ **ف** ۔ یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین راتکے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادا دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادائے دین مقدم ہے صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہے اور ترغیب ہے امت کو اوسپر ۔ ع ۔ ج ۔ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہے ایک اونکا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ۔ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جابجا خرچ کرتا ہے اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہے دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہے یا بمحل خرچتا ہے اوسکا مال تلف ہو ۔ **ف** ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرے بے محل نہ خرچ کرے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلنے کے جگہ سے قدم ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ۔ اور کہا بعضے اللہ والے علمانے کہ نہین تمام ہوتا ورع یہان تک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پرہیز کرنا بدگمانی سے اور تیسرے پرہیز کرنا ٹھٹھے بازی سے اور چوتھے بازرکھنا نظر کا محارم سے یعنی جن چیزون کا دیکھنا حرام ہے مانند اجنبیات وسیر و تماشے خلاف شرع کے اور پانچوین راست زبانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز پنجگانہ اور دسوین استقامت سنت وجماعت پر ۔ **مشکوۃ و مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما**

اور فرمایا خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ گنتا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجھ پر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھسے اوسپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال جو زیادہ ہو حاجت سے پس روک لیگا اللہ تجھسے زیادتی اپنی ارضخی ما استطعت یعنی دے جو ہوسکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۔ اور فرمایا حضرت نے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ۔ یعنی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ [illegible] ... [illegible] کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال باقیہ عقبیٰ [illegible]

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ﴿ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ﴿ ع ﴾ اور فرمایا اے بیٹے
آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے
نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت تیری
سے ساتھ عیال اپنے کے ﴿ ف ﴾ یہ قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہے اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے
اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضونکا زیادہ اور اسی طرح بعضے
دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجپر لازم ہے پہل دینے مین
اونہین سے کر جب اونسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اورونکو دیوے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ
اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ﴿ م ﴾ ﴿ ع ﴾ اور فرمایا اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ الحدیث رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴿ یعنی بچو ظلم سے اسلیے کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخیلی سے
اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کیا ہے اون لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو ﴿ ف ﴾
معنی ظلم کے ہین رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہہ اوسکی کے پس شامل ہے سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہے وہ ظلم ہے اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی نے
کہ یہ محمول ہے ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا سبب اونکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے
اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور یہ محمل ہے کہ وہ بھی
ایک نوع ہے ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہے اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہے کہ خرچ کرنا اول کا
اور خبر گیری مسلمان بھائیون کی سبب ہے آپس کی محبت و ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہے ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین
لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی عورتون او مال کو اور آبروریزی
وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہے ﴿ م ع ﴾ اور فرمایا صدقہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہیگا ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجھکو اسکی ﴿ ف ﴾ لہذا دو یعنی
غنیمت جانو اب صدقہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین اور ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کرنیکا بسبب اسکے کہ
سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی کے
زمانے مین ہوگی ﴿ م ع ﴾ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہے از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو
تندرست ہو حرص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکر یہانتک کہ جسوقت پونہچے
جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے ﴿ ف ﴾ یعنی اللہ دے
تندرستی کی حالت مین کہ اوسوقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہے مال کے جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور ڈرتا ہے محتاجی
سے کہ اگر صدقہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہے تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہے اور دینے مین ڈھیل نکر یہانتک
کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہو گیا ہے فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق
ہو گیا ہے حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہے اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو بہت ثواب نہین ﴿ م ﴾
کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ پونہچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبے کے سائے مین پس جب کہ دیکھا مجھکو
فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین مین قسم ہے کعبے کے پروردگار کی پس کہا مینے قربان ہون تمھارے ماں باپ کیے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے

رواہ مسلم

رواہ ابن ماجہ

رواہ ابن ماجہ

مال کے کہا ان نے مگر فال ھٰکذا و ھٰکذا و ھٰکذا ✤ یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے اور کم ہیں وہ ✤ اور فرمایا سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے یعنی سب دوست رکھتے ہیں اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے لوگون سے نزدیک ہے آگ سے وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ ✤ یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے ✤ اور فرمایا البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے اللہ دینے سو درہم سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی میں تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ✤ اور فرمایا دو خصلتین نہیں جمع ہوتین مومن میں ایک بخل اور دوسری بدخلقی

ف ✤ یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہے کہ اوسمین نہیں پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجے کی کہ اوس سے جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو اونسے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد از ان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے تو منافی کمال ایمان کے نہیں اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون میں مشہور ہے جھگڑنا اور سہو کرنی اور یہ اسلیے کہ بعض اللہ ایمان کی شاخون میں سے ہے ✤ ع ✤ م ✤ اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں مکار اور نہ بخیل اور نہ اللہ دیکر احسان جتانے والا ✤

ف ✤ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہیں داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال میں سے نہ ادا کرے ✤ ع ✤ اور فرمایا شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ✤ یعنی بدترین خصلتون کی کہ آدمی میں ہوتی ہیں دو خصلتین ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی ✤ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک شخص نے یعنی بنی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دونگا میں کچھ اللہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی سبکی نیت کی تھی تا کہ دے کسی مستحق اوسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ یعنی بغیر جاننے اوسکے کہ وہ چور ہے مستحق اوسکا نہیں پس صبح کی لوگون نے اسی بابت میں کہ باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس تخی نے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ ✤ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا میں کچھ اللہ یعنی اور صدقہ دونگا تا کہ وہ مستحق کو پہنچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زناکار عورت کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات زناکار عورت پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر دینے کے زنا کرنے والی کو البتہ خیرات کرونگا میں اور خیرات پس نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ میں پس صبح کی لوگون نے کہ باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے کے چور کو اور زنا کرنے والی کو اور دولتمند کو پس دکھایا گیا وہ خواب میں پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب مقبول ہوئے ایپر خیرات کرنی چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہیں پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق یا نہ رہے یا جب تک کہ وہ مال اکتفا کرے اور ایپر زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور ایپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمین سے کہ دیا اوسکو اللہ نے ✤

ف ✤ حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے اللہ کو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ اللہ دینا بھر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ✤ ح ✤ اور فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ جنگل کے زمین میں سے پس سنی ایک آواز ابر میں کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھر ونکی زمین میں پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون میں سے یعنی جو کہ اوس زمین میں تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی میں سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ میں پانی پہنچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا بیچ باغ میں پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام کہ سنا تھا

رواہ الترمذی ✤ رواہ ابوداود ✤ رواہ الترمذی ✤ رواہ ابن ماجہ

ابر مین پس کہا باغ والے نے پوچھنے والے کو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہی مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مین نے ایک آواز اوس ابر مین کہ یہ پانی اوسکا ہی پس کہتی تھی وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ یعنی پانی دے فلانے کے باغ کو واسطے نام تیرے کے پس کیا کرتا ہی تو یعنی اپنے باغ مین کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اوسنے اسپر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تونے یہ تو کہتا ہون مین تجھسے کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہی باغ مین سے پس صدقہ دیتا ہون تہائی اوسکا اور کھاتا ہون مین اور کنبہ میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی ✽ ف ✽ پانی دے فلانے شخص کے باغ کو لفظ فلان کنایہ کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسے کہ آگے آیا صریحا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا تھا حضرت نے اسطرح فرمایا اوسواسطے نام تیرے کے یعنی کہتا ہو نہین فلانا واسطے نام مخصوص تیرے کے اور بدلے اوسکے حاصل یہ کہ ہاتف نے نام لیا تھا اور سامع نے کنایہ کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کردیا کہ مینے تیرا نام سنا تھا اوسکو لفظ فلان کر کے تعبیر کیا ✽ ع ✽ اور فرمایا کہ بلاشک تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سے ایک کوڑھی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس چاہا اللہ تعالی نے یہ کہ آزماوے اونکو کہ شکر نعمت کا ادا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا اونکے پاس ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین کے پس آیا وہ کوڑھی کے پاس اور کہا اوسنے کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا کوڑھی نے کہ رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہے مجھسے وہ چیز کہ گھنیاتے ہین مجھسے لوگ یعنی کوڑھ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوئی اوس سے گھن اوسکی یعنی کوڑھ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا اونٹ یا کہا گائین شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑھی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اونمین سے اونٹ اور کہا دوسرے نے گائین یعنی شک فقط تعین مین ہی کہ اوسنے کیا کہا اور اوسنے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا وہ اونٹنی گابھن پھر کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالی تجھے بیچ اسکے فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس اور کہا کیا چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا بال اچھے اور جاتی رہے مجھسے یہ چیز کہ گھن کھاتے ہین مجھسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکے سر پر پس جاتا رہا اوس سے گنج فرمایا حضرت نے اور دیا گیا وہ بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا گائین پس دیا گیا گائین گابھن کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تجھکو اسمین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس اور کہا کونسی چیز بہت پیاری ہی تیرے نزدیک کہا یہ کہ دے اللہ مجھکو بینائی میری پس دیکھون مین اوس سے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے اوسکو بینائی اوسکی کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی تیرے نزدیک کہا بکریان پس دیا گیا بکریان بہت بچے دینے والیان پس بچے لیے کوڑھی نے اور گنجے نے اونٹون سے اور گایون سے اور بچے لیے اندھے نے بکریون سے پس ہوا کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لیے ایک جنگل گایون کا اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریون کا فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس بیچ صورت اپنی کے اور ہیئت اپنی کے یعنی جس صورت و ہیئت مین پہلے اوس پاس آیا تھا اوسی طرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین ہون جاتا رہا مجھسے اسباب بیچ سفر میرے کے مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطے اوس ذات کے کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون ایک اونٹ کہ پہونچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنے کے مقصود اپنے کو پس کہا کوڑھی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوسنے یہ بات جھوٹ کہی اوسکے ٹالنے کے لیے پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑھی کہ گھنیاتے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ نے صحت و مال پس کہا کوڑھی نے سوا اسکے نہین کہ وارث کر دیا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو پھیرے تجکو اللہ طرف اوس حالت کے کہ تھا تو یعنی کوڑھی محتاج فرمایا حضرت نے کہ آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی مین پس کہا اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑھی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا تھا کوڑھی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہی تو جھوٹا تو پھیرے تجکو اللہ

۷ رواہ البخاری ومسلم

۵ اسیطرح جاننا چاہیے کہ پہنچ سکتا ہون حاجت اپنی کو مگر ساتھ عنایت اللہ تعالی کے پھر سبب تیرے اور پیوست نہین کہ عوض سزاوار ہون اللہ تعالی کے اور ۶ ✽ ۱۲ منہ ✽

جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت او شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر مین پس نہین پہونچنا ہو سکتا مجھے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے واسطے اوس ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی مانگتا ہون مین ایک بکری کہ پہونچون مین بسبب اوسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے کہ بیشک تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس جو چاہے تو لے اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اسکی نہین تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے کسی چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے کہ آیا تمکو اپنا حال یاد رہا یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور غصے ہوا اوپر دونون یارون تیرے کے یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے انکے کے ✤ اور کہا ام بجید نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی ہون اپنے گھر مین کچھ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحَرَّقًا ✤ یعنی دے اوسکے ہاتھ مین اگرچہ سم کھر جلا ہوا ✤ آیا ہے کہ کسی نے حضرت ام سلمہؓ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہؓ نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے مین اور آیا مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا ای گھر والون اسد و برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی جواب دیا سائل کو جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہؓ نے کہ ہان کہا لونڈی کو جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس پایا طاقچے مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے کے سائل کو ✤ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہت بدتر آدمیون مین از روئے مرتبے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا

اَلَّذِيْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ ✤ یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے ✤ ف

یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے نہ دیا اوسنے تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبے مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہوگا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار رہیگا اگر سائل مستحق اوس مال کا ہو اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو ✤ م ✤ کہا عقبہؓ بن حارثؓ نے کہ پڑھی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرتؐ نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی گئے طرف بعضے حجرون بیبیون اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرتؐ کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرتؐ اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا اونکی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجھکو ایک ٹکڑا سونے کا میرے پاس تھا پس مکروہ جانا مینے یہ کہ روکے مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ٹکڑا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین اوسکو ✤ کہا حضرت عایشہؓ نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری مین چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اونکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی فرصت نپائی انکے بانٹنے کی حضرتؐ کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرتؐ نے حال اونکا کہ کیا ہوئین وہ چھ دینار یا سات کہا حضرت عایشہؓ نے کہ نہین بانٹین مینے قسم خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرتؐ نے اون دیناروں کو پھر رکھا اونکو اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور ہون یہ دینار پاس اوسکے یعنی ہونا انکا نبی کے پاس

رواہ مسلم
رواہ احمد
رواہ البخاری

سنانی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رض کے پاس اس حال مین کہ بلال رض کے پاس ایک تودہ تھا کھجور کا
پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ ای بلال رض کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو ای بلال رض اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے
نفر کا + ف + کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پہونچیگا طرف تیرے پس یہ
کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور آخر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ خرچ کر اور محتاجگی
نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پہونچا دیگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال رض کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے
یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو ورنہ جائز ہی ذخیرہ کرنا برس روز کے قوت کا عیال کے لیے + ع + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص سخی ہو پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ
اخیر مین ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس نہ چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی
اوسکو دوزخ مین + ف + درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت
بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی
ایک قسم قسمون سخاوت کی سے + ع + اور فرمایا بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا یعنی جلدی کرو ساتھ
صدقہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلا شک بلا نہین بڑھتی صدقے سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی اور فرمایا
مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ الخ یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین یا قیمت مین
کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو
واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمھارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے + ف +
کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی
یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسی نے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا
اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر صدقہ دیتا تھا
تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہہ مین پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا ای شیخ چاہتا ہون کہ
کچھ صدقہ دون پس بتا مجکو مستحق کہا اونھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پہونچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوس نے اس بات مین غنی
نے کہا اونھون نے نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم آوے اوسپر دل تیرا تو دے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن آیا
گذرا اوسنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو
شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کا
اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک دولتدار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم
ہوتا تھا پس ڈرا اوسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا وہ راہ اپنی سے اور پیچھے
چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ
غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے
حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا

رواہ البیہقی ۱۲

رواہ البیہقی ۱۲

رواہ رزین ۱۲

متفق علیہ ۱۲

جسنے یہکو ترمرا ہوا لے لیا جسنے اوسکو لوگونکے لیے بہر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو پھینکدیا جسنے یہکو ترجبان کیا تھا پس معلوم ہوا یعنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جگہ خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جگہ اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سودخوار وغیرہ کے تو وہ رقص و سرود و شراب خمر مین جیسے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہوجاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے سعادت مند دیکھنے مین آئے ہین اور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اوسکو داہنے ہاتھ مین لینا اسلیے کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ع + ح + اور فرمایا صلعم مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ + یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندہ کو بسبب معاف کرنے کسیکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا + ف + یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی قصور کسی کا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکے اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے امید قربانی کے نہ واسطے کسی غرض کے تو اللہ تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین + ح +

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعَةُ رُكُوْعَاتٍ

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۴۳۸ اور رکوع ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورہ جمعہ کے اور ربط اس سورت مین اور سورۂ محمد مین یہ ہی کہ سورۂ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان لڑائی کا ہی اور سورۂ فتح مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر فتح کا ہی تفصیل اوسکی آگے آتی ہی + اُبی بن کعب سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ فتح پس گویا کہ حاضر ہوا اون لوگون کے ساتھ کہ بیعت کی اونھون نے نیچے درخت کے + زاھدی + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ صحابہ کے ساتھ مکے مین داخل ہوئے اور خاطر جمعی سے حلق و قصر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوئے اور جب حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہ کا قریب مکے کے ہی پہونچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آئے اور بہت سی تشویش کے بعد کفار سے صلح کرکر بغیر پہونچنے کے کعبے مین پھر خدا تعالی نے اوس عمل کو اونسے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اثنا تشویش مین واسطے تاکید عزم کے آنحضرت سے کی تھی راضی ہوا اور اوس عمل کے ثواب مین بہت سی فتوح مین اونکو نصیب کین خصوصا فتح خیبر کہ بعد اس سفر کے جلد واقع ہوئی اور غنیمتین خیبر کی خاص حاضران حدیبیہ کے لیے مقرر کین اور غیر اونکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آئندہ ظاہر ہوا پس بیچ باب وعدہ فتوح اور شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تہدید متخلفون کے سفر حدیبیہ سے اور بیچ بیان خوشی اپنی کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم + ف + ہجرت سے چھٹے برس حضرت نے خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن بھی حج اور عمرے سے مانع نہوتے تھے اور حرم مین بیر نہ لیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھ چلے قریش نے لوگ جمع کیے شہر سے باہر لڑنے کو جب حضرت پہونچے قریب جہان سے کہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھ گئی ہر گز نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھالی کہ مین ادب کعبے کا رکھونگا اگرچہ یہ لوگ چڑھ چڑھ بولین تب اوٹھی حضرت نے مقابلہ چھوڑکر حدیبیہ کے میدان مین [illegible] صحابہ کو [illegible]

دم لوٹاتے ہم اور رون کو مسلمان کرین بھر جا ہو سکے مسلمان ہوجیوا در جا ہو سکے لڑیو آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نکرنے پایا اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اتری ۔ مو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ○

بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہی کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیچھے رہے اور تمام کرے نعمت اپنی تجپر اور تو پہلے دکھاوے تجکو راہ سیدھی اور تو مدد دیوے تجکو خدا مدد قوی ۔ **فتح** ۔ ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست مدد ۔ **تفسیر** ۔ یعنی تجکو اس تحمل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہین بخشے اسمین نذر کر دینا ہی ۔ **مو** ۔ کہا بعضون نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہی نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت کے پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ مین از راہ وعدے کے آنحضرت سے مکے کے فتح ہونے پر اور بعضون نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہی اور نہین ہوا اوسمین قتال شدید ولیکن ہوئی آپسمین پھینکا پھانکی پتھرون اور تیرون کی پس تیر مارے مسلمانون نے مشرکون کو یہان تک کہ بھگا دیا انکو شہر مین اور چاہی انھون نے صلح پس یہی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ مین معجزہ بڑا کہ پانی کنوین مین ہو چکا ایک قطرہ باقی نرہا پس کلی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوین مین پس جوش مارا پانی نے یہان تک کہ پیاسا لوگون نے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس فتح سے فتح خیبر کی ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قَضَيْنَا لَكَ قَضَآءً مُّبِيْنًا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ داخل ہوگے تم اور اصحاب تمھارے مکے مین سال آیندہ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ۔ **ف** ۔ بموجب قول اکثر مفسرون کے مراد فتح سے صلح حدیبیہ کی ہی کہ حقیقت مین مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور سبب فتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوسوقت مین واقع ہونا صلح کا مشرکون سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت کو پہنچی تب مشرک صلح پر راضی ہوئے اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے فتح مکے کی ہی اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہی کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہین کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی نہی اسلیے کہ اوسوقت مین مشرک مسلمانون کے ساتھ مختلط ہوئے اور قرآن اور کلام مسلمانون کا سنا اور اکثرون کے دلون مین اسلام نے جگہہ پکڑی اور اوس تین برس مین بہت خلق مسلمان ہوئی اور سلام کے پھیلنے مین بہتایت ہوئی اور تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجری مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اپنے بعضے صحاب کے ساتھ مکے مین گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال یہ ظہور مین آویگا اور تہیہ سفر کا کیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرہ کا باندھکر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکون کو پہنچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہوکر مکے سے باہر نکلے آنحضرت نے اونکے اس قصد سے آگاہ ہوکر حدیبیہ مین منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہی کہ پانی اوسکا بسبب صرف لشکر مبارک کے ایک قطرہ نرہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پہنچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین مین ڈالا بہت سے پانی نے اوس کنوین مین سے جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہان رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ مین آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہین لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے کفار یہ خبر سنکر بھی اونھی ہو آنحضرت کے آنے سے مکے مین پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکون کے پاس بھیجا تا اونکو منع کرنے سے باز رکھین مشرکون نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے اونکے کے عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا لشکر مین ہمارے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین جانے کا مین جب تک کہ کفار کو سزا
نہ دونگا اور اصحاب کو طلب کیا لڑائی پر ثابت رہنے کی بیعت کے لیے اور اسی سبب بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ بیچ آیت لقد رضی اللہ
کے ذکر اسکا ہے پس کفار نے بیعت کی خبر سنکر شورش ہوکر سہل بن عمرو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین بھیجا اور صلح کی اس طرح پر کہ مسلمان
اس سال میں پھر جاوین اور متعرض لڑائی کے نہوں اور سال آئندہ مین آکر عمرہ کی قضا ادا کرین آنحضرت نے وہین حلق کیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹون کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیے اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکہ کو بھیجے تا مروہ مین ذبح کر کر فقرا کو تقسیم کر دین
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کر کر احرام سے نکلے اور ساتھ غم و ملال کے وہان سے مدینے کو پھرے اور ایک رات بیچ اونہین ایام مراجعت کے یہ
سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آج کی رات مجھپر ایک سورت اوتری ہے کہ بہت دوست رکھتا ہون مین اسکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور جب اصحاب نے سنا آپسمین مبارکبادیان دین اور خوش ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آج کی رات مجھپر ایک آیت اوتری ہے کہ میرے نزدیک پیاری زیادہ ہے دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا الخ پڑھی بعض
صحابہ نے کہا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ یعنی مبارک و میمون ہے آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپ کو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واللہ اعلم ہمارے ساتھ کیا کریگا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي الخ نازل ہوئی انتہی پھر بیچ اس باب
وعدہ فتوح کے اور رسوا ہونا منافقون کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تمہید پیچھے رہے ہوؤن کے سفر حدیبیہ سے اور
بیان خوشنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اوتری اور بیچ لام لیغفر کے اقوال بہت ہین بعضون کے نزدیک لام جنس کے ہے
یعنی فتح دی ہمنے تجکو تا مجتمع ہون تیرے لیے تمام نعمتین ساتھ مغفرت کے اور بعضون کے نزدیک فاستغفر مقدر ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو پس بخشش مانگ
تا بخشے خدا تجکو اور بعض کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا اور بعض کے
نزدیک لیغفر راجع ہے اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کہ اوپر کی سورت مین ہے اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ ایام ہین کہ
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَأَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک ہین اور یہ اون علما کے قول کے بموجب ہے کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہین اور یا یہ کہ حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ ہو اور بعضے ما تقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ما تأخر گناہ امت کے ہین اور مراد نعمت سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہرون کا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہے اور چلاوے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر ✲ **معا** ✲ یہ قصہ حدیبیہ کا مشکوۃ مین یون مذکور ہے کہ نکلا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے قلادہ یعنی گنڈا
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان مین مار کے خون بہایا اور بیان مفصل اسکا کتاب الحج مین ہے
اور احرام باندھا ذو الحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہان تک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہے کہ وہان سے راہ مکہ کو
جاتی ہے بیٹھ گئی اونٹنی حضرت کی لوگون نے حل حل کہا اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اور کہا قصوا نے اڑ کی
حضرت کی اونٹنی کا نام تھا پس فرمایا حضرت نے نہین اڑ کی قصوا نے اور نہین عادت اسکو اڑنے کی ولیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتھی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتھی ابرہہ کے کو کہ ایسے وقت کعبہ ڈھانے کو لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور
خونریزی حرم مین بیچ اس وقت اور سکت [illegible]
[illegible]
[illegible]

حدیبیہ کے ایک کنارے مین ایک جگہہ پر کہ تھوڑا اسا تھا پانی اوسمین یعنی ایک گڑھے مین تھوڑا پانی تھا اوسپر اوترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ دیر کی لوگون نے یہان تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑی سی دیر مین سب پانی کھینچ ڈالا اور شکایت لائے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ اکثر پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہان تک کہ پھرے پانی سے یعنی پھر ے اور ہنوز پانی باقی تھا پس اوسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے کہ ناگہان آیا یعنی صلح کے لیے بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہان تک کہ کہا ناگہان آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علیؓ کو لکھہ تو یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم ہی خدا کی اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ کے ہو تو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ کے آنے سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ کا ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھہ ای علی محمد بن عبد اللہ اور اور روایت مین ہی کہ اوس صلحنامے مین لکھا تھا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اوسپر قریش نے کلام مذکور کیا پھر حضرت نے حضرت علی کو اوسکے مٹانے کا حکم کیا اوسپر حضرت علی نے عذر کیا کہ قسم خدا کی مین آپکا نام نہین مٹانے کا پس حضرت نے نامے سے کر وہ عبارت مٹائی اور لکھا یعنی از راہ معجزے کے هٰذَا مَا قَاضٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ انتہی پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت نے اور یہان بھی حدیث مین اختصار ہوا ہی پایا یہ اور روایت ہی بخاری سے کہ اوسمین اسی قدر مذکور ہی پس جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت یا حضرت علیؓ صلح نامے کے لکھنے سے فرمایا پیغمبر خدا نے اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الخ یعنی ای مومنون جسوقت کہ آوین تمہارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہ کہ پھیر دیوین مہر پھر پھرے حضرت طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اونکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیر کو لیکر یہان تک کہ جب پونہچے وہ ذوالحلیفہ مین اوترے وہ اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اچھی ہی ای فلانے دکھلا تو مجکو تا دیکھون مین اسکو پس قدرت دی اوس شخص نے ابو بصیر کو تلوار کے دیکھنے پر پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مرگیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہان تک کہ آیا مدینے مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابو بصیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہو مان اسکی کو یہ ابو بصیر گرم کرنے والا لڑائی کا ہی اگر ہوتا کوئی اسکے لیے مددگار تو مدد کرتا اسکی پس جب سنا ابو بصیر نے یہ کلام تو معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابو بصیر مدینے سے یہان تک کہ آیا کنارے دریا کے کھاری کے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتھہ پس ہوا یہ حال کہ نکلتا تھا قریش مین سے کوئی شخص مسلمان مگر کہ ملتا تھا ساتھہ ابو بصیر کے یہان تک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلے کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ قسم دیتے تھے

حضرتؐ کو اسکی اور حق قرابت کی کہ اونہین اور حضرت مین تھی کہ نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کہ آوین مدینے
مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہلا بھیجا حضرتؐ نے اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس تو جو کوئی آتا ہے حضرتؐ کے پاس مکے سے ہم مین سے
مسلمان ہو کر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اوس شرط سے
باز آئے پس بھیجا پیغمبر خداؐ نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اونہین منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ
حدیث بخاری نے ✽ **ف** ✽ اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہی ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ کاش کہ کوئی ہوتا اور
معلوم کروانا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے
اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے
قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرتؐ نے پھیر دیا تھا بہت سی تاکید اسکے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ
بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ✽ **ع** ✽ **م** ✽ اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین
باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان ہو کر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو نہ پھیر دین
اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرتؐ مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اوسمین تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین
کہ ہتھیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے لے کر بصورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ ہی مین ابو جندل اس حال مین
کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اوسکو طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے
قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آیا حضرتؐ نے بسبب عہد کے اونکو حوالے مشرکون کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر
اے ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان
شرطون کو تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے
تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری
امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ✽ **مشکوۃ و شرحہا** ✽ اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ چہرہ مبارک اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر
دیکھا ہوتا کسینے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرتؐ نے ایکدن ہمسے
کہ آیا تم مین سے کسینے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونو
ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی
لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو شخص بیٹھے ہوئے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چیرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے
دوسرے اوسکے کے مانند اسی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکے یعنی ہر بار
کلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونو
شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر
کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تاکہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے
پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے موہنہ اوسکا
تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اٹھتی آگ اوپر اٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا
کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین لوگ اور تھے اوسمین کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین
ننگی پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اور اوسمین
ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے
پس جسوقت ارادہ کرتا ہی وہ یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ موہنہ اوسکے کے پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہی تاکہ نکلے پھینکتا ہی
کنارے والا بیچ موہنہ اوسکے کے پتھر پس پھرتا ہی ویسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پونہچے ہم طرف
ایک باغ سبز کے اور اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڈھا تھا اور لڑکے اور ناگہان ایک شخص نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ ہی کہ جلاتا ہی
اوسکو پس چڑھا لے گئے مجھکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایسے گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے ایک
مرد تھے بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے مجھکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجھکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا
مجھکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون شخصون کے کہ تحقیق
تمنے بہت پھرایا مجھکو آجکی رات پس خبر دو مجھکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اسپر وہ شخص کہ دیکھا تمنے
اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلّے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین
اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی
کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے غافل ہوکر رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اوس
چیز کے کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڈھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے گرد اونکے
پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا
یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین عام مومنین ہونگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم
سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی پر اور ایک روایت مین مانند ابر سفید کے
کہا اون دونون شخصون نے کہ یہ مکان آپکا کہا مینے چھوڑ دو مجھکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نے کہ تحقیق
باقی رہی ہی عمر تمھاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کروگے تم اوسکو تو داخل ہوگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے اور تفسیر در منثور
مین بھی بروایت ابن عساکر کے ساتھ تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی بعض عبارات کے نقل کی ہی چنانچہ اوسکے اخیر مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
پھر پکارا گیا مین اپنے اوپر کی جانب سے یا محمد سَلْ تُعْطَہْ کہا حضرت نے کہ کہا مینے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُثَبِّتَ شَفَاعَتِیْ
وَاَنْ تُلْحِقَ بِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ وَاَنْ اَلْقَاکَ وَلَا ذَنْبَ لِیْ یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے یہ کہ ثابت رکھ شفاعت میری اور یہ کہ ملا
مجھسے میرے اہل بیت کو اور یہ کہ ملون مین تجھسے اس حال مین کہ نہ گناہ ہو میرے لیے پھر وارا گیا ... اور یہ آیت اِنَّا
فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ... فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible]
[illegible]

بسبب بو کے کہ پائی میںنے اونمین سے کہا میںنے کون ہین یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پھر میںنے دیکھا ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوسپر
کتنے ایک لوگ ہین دیوانے سے پھونکی جاتی ہی آگ اونکی مقعدون مین پھر نکلیاتی ہی اونکے منہون اور نتھنون اور کانون اور آنکھون سے کہا مینے
کون ہین یہ کہا اونھون نے چلے چلو پھر دیکھی میںنے ایک آگ بندکی گئی کہ متعین ہی اوسپر فرشتہ نہین نکلتا ہی اوس سے کچھ مگر کہ پیچھا کرتا ہی وہ فرشتہ اوسکا
یہان تک کہ پھیر دیتا ہی اوسکو آگ مین اور اسکی تعبیر مین کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اوسکے اعلی سے اور اوسمین کتنے ایک
لوگ ننگے ہین اور جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے پکڑ لی ہین وہ زناکار ہین اور وہ بدبو اونکے سترون کی ہی عذاب
کیے جاتے ہین یہان تک کہ جاوینگے آگ دوزخ مین اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہین کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل ومفعول
اس عذاب مین گرفتار ہین یہان تک کہ جاوین دوزخ مین اور وہ آگ بندکی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہی + **ف** + سو رہا اوس سے
غافل ہوکر رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا
قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر ونواہی قرآن
کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی
یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہوکر سو رہا اور بعض اوقات باعث بھولجانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور ترک عمل کرنیوالا
قرآن کے اوامر ونواہی پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی اور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے
یعنی اعراض کیا اوس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اوس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی + اور شہیدون کا
یعنی خاص مومنین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر + اور کہا
نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ مستحب ہی متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیون پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر مبادرت تعبیر
کہنے والے کی طرف تعبیر خواب کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے + ۶ + ۷ + روایت کی سلفی نے طیوریات مین
یزید بن ہارون کے طریق سے کہ کہا سنا مینے مسعودی سے کہ کہتا تھا پہونچا مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب مین اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِينًا نفل مین محفوظ رہا اوس سال مین یعنی سب بلیات سے + روایت کی ابن منذر نے عامر اور ابی جعفر سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ سے مراد ہین لغزشین جو جاہلیت مین ہوئین اور مَا تَأَخَّرَ
سے جو اسلام مین ہوئین + اور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پہونچا مجکو بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت مین اور مَا تَأَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام مین اور جو کچھ کہ نہین کیا اب تک +
روایت کی ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِينًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت مین پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ مشقت کرنی کیسی ہی آپکے تو اللہ تعالی
نے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکرگذار + اور روایت کی ابن مردویہ نے
اور بیہقی نے اسماء وصفات مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی اور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ + تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہان تک
کہ پھول گئے آپکے دونون قدم مبارک اور عبادت کی یہان تک کہ ہوگئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہوگئے
اور خشک ہوگیا بدن آپکا پس عرض کیا لوگون نے کہ کیا کرتے ہین آپ یہ اپنے دل سے اور اللہ نے تو بخشدیے ہین آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿درمنثور﴾ اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہرون کا ہی آنحضرتؐ کی اسکے ہاتھ پر کہ بسبب شہر فتح ہوئے اور آفتاب سعادت کا اطراف روے زمین پر چمکا اور بعضون نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہی کہ ابواب معرفت کے آپکے دل پر کھلے اور مشکل باتین حل ہوئین اور بعضون نے کہا کہ مراد فتح سے وہ فتح باطنی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تدبیر سے دین کی درستی کی اور اپنے دیو ہمزاد کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اَسْلَمَ شَیْطَانِیْ فِیْ یَدِیْ یعنی مسلمان ہو گیا شیطان میرا میرے ہاتھ پر قولہ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ الخ یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنون کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھسے اوٹھا لیا اور وہ غم زلت یعنی لغزش قدم کا ہی کہ تجھکو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھا لیا ہمنے ساتھ بیان کرنے اس آیت کے لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنی تیری زلت گذشتہ و ناگذشتہ سب بخشدین اور عوض اوس رنج کے امن مین کر دیا تجھکو قولہ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجپر ساتھ آشکارا اور غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینون پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ یعنی وہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت اور دین حق کے تا کہ غالب کرے دین حق کو سارے دینون پر اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ یعنی آج کے دن پورا کیا مینے تمھارے لیے دین تمھارا اور تمام کی مینے تمپر نعمت اپنی قولہ وَیَهْدِیَكَ یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجھکو راہ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ثابت رکھ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وَیَنْصُرَكَ اللّٰهُ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی یکار ہو نہین نہین رہنے کا مین تیری اور مومنون کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤگے کفار پر ﴿زاہدی﴾

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝

وہ ہی وہ کہ اوتارا اطمینان مسلمانون کے دلون پر تا زیادہ ہو ایمان اونکا ساتھ ایمان پہلے اونکے کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے اور ہی خدا دانا باحکمت ﴿فتح﴾ وہی ہی جسنے اوتارا چین دل مین ایمان والون کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور اللہ ہی خبردار حکمت والا ﴿تفسیر﴾ یعنی چین سے رسولؐ کے حکم پر رہے ضدیون کے ساتھ ضد نہ کرنے لگے اسمین اونکا ایمان کا درجہ بڑھا ﴿مو﴾ یعنی اوتارا اللہ نے مومنون کے دلون مین سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تا کہ زیادہ کرین یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضون نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہی امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے واسطے امر خدا کے اور خدا کے لیے ہین لشکر الخ کہ مسلط کرتا ہی بعض کو بعض پر بموجب اقتضا علم و حکمت اپنے کے ﴿مل﴾ کہا ابن عباسؓ نے کہ بھیجا اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اور جب لوگون نے تصدیق اونکی کی اس امر مین نماز کو اوسپر زیادہ کیا پھر زکوۃ کو پھر روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہان تک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جو جو ن علم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی تصدیق ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہین لشکر آسمانون اور زمین کے الخ پس اپنے لشکرون کو کہ مومن ہین نصرت دیگا ﴿معالم﴾ یہ بیان فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی منت کا مومنون پر کہ دیکھو توفیق دی ہمنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کار نفرمایا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کر لی حاصل یہ کہ ہمنے سکینہ اوتاری تمھارے دلون پر کہ رسولؐ نے کہا ہمنے صلح کی ہی حکم خدا سے تمنے گردن رکھدی زیر حکم اوسکے کے اور آنحضرتؐ و مومنون کے دلون پر یہ بھی سکینہ اوتاری کہ مکے والون نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اونھون نے کہا ہم نہین جانتے رحمن مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھون نے کہا نہین اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھون نے کہا جو کوئی تم مین سے ہمارے پاس آوے نہ پھیرینگے ہم اوسکو اور جو ہم مین سے تمھارے

پاس جاوے پھیر دینا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا بستا کافر جہالت مین بڑہتے جاتے تہے آنحضرتؐ نے پیار اونکا آرام دل اور علم پر جمع تہے اور یہ جو فرمایا وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہے موسنون کے لیے یعنی تمہاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان زمین کی میرے لیے ہے یہ خبر دینی ہے اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے تصرف مشیت کی **زاہدی** اور ابن عباسؓ سے ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ الخ کہا سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ کہا ابن عباسؓ نے کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی موسنون نے زیادہ کی اونکو نماز پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کہا ابن عباسؓ نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا اور زمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان بسبب گواہی دینے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہے **در منثور**

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

انجام کار اوترنے سکینہ کا یہ ہے کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہے یہ مقدمہ نزدیک خدا کے مطلب پانی بڑی **فتح** تا پہونچاوے ایمان والے مردون کو اور عورتون کو باغون مین نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اونمین اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان بڑی مراد ملنی **تفسیر** جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہے یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہے **موضح** ذکر کیا گیا ہے انسؓ رضی اللہ عنہ سے کہ جب نازل ہوئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کہا اصحاب نے هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے پس اوتری آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ **معا** یعنی اوتاری سکینہ تا کہ زیادہ کرین وے ایمان کو اور تا کہ داخل کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین حاصل یہ کہ صلح کروائی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ کیا ہمنے اور اگر تمکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پہونچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ کہا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ الخ اور ہے یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہے اور فوز کے معنی ہین پہونچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈرتا ہے **زاہدی**

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرنیوالے ہین خدا پر گمان بد اونپر ہو جیو مصیبت بد اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیار کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہے دوزخ **فتح** اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین اونہین پر پڑے پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ پہونچے **تفسیر** بری اٹکلین یہ کہ ہم سے چلتے وقت منافق بہلانے کر کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے وطن سے دور ہین اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر کو لے لین **موضح** یعنی تسکین دی موسنون کے دلون کو ساتھ صلح

حدیبیہ کے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانین مومن نعمت اللہ کی صلح ہونے مین اور شکر کرین اوس نعمت کا یعنی ثواب دیکے اونکو اور عذاب کرے کافرون اور منافقون کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان بد سے یہ ہے کہ اللہ نہین دیگا رسول کی اور مومنون کی یاوری اور پھر نہین لائیگا اونکو طرف مکے کے کہ یہان آوین اور فتحیاب ہوین از راہ قہر و غلبہ کے اور عَلَیۡہِمۡ دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ کے یہ معنی ہین جو کچھ کہ گمان کرتے ہین کافر اور منتظر ہین مومنون کے حق مین سو وہ اونہین کے آگے آنے والا ہے اور وہی لوگ اوسمین گرفتار ہونگے ﴿مـ﴾ مومنون کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافرونکی یاد کی منافقون نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اوسپر فرمایا اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو اور مشرک عورتونکو اور گمان بد کے وبال مین آپ ہی گرفتار ہونگے ﴿زاهدی﴾

وَلِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ○

نصف

اور خدا ہی کے لیے ہین لشکر آسمانون کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب با حکمت ﴿فتح﴾ اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ﴿موضح تفسیر﴾ پس دفع کریگا مکر اون لوگون کا کہ دشمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنون سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمین سے چاہیگا ہے اللہ زبردست پس نہین پھیر سکتا کوئی عذاب اوسکا حکمت والا یعنی اون کامون مین کہ تدبیر کی ﴿مـ﴾ یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین مین ہے مملوک و مسخر خدائے تعالی کا ہے جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار ہوتے ہین پس مومنونکو فتحیاب اور کافرونکو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہے ﴿بحر﴾ مکرر بیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے مشرکین مکہ کے بیان فرمایا اور پھر بعد ذکر کرنے منافقون کے بیان فرمایا کہ مین قادر ہون ہلاک پر ﴿زاهدی﴾

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُعَزِّرُوۡہُ وَ تُوَقِّرُوۡہُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ○

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا تا ایمان لاؤ تم ای مسلمانون ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ بزرگی کے اعتقاد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام ﴿فتح﴾ ہمنے تجکو بھیجا احوال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو صبح اور شام ﴿موضح تفسیر﴾ شاہد یعنی گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنون کو جنت کی ڈرانے والا یعنی کافرون کو دوزخ سے اور لِتُؤۡمِنُوۡا مین خطاب ہے رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تُعَزِّرُوۡہُ کے معنی ہین قوت دو اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینون ضمیرین یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ مین جو ہین اللہ عز و جل ہی کی طرف پھرتی ہین اور مراد اللہ کی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی اور رسول کی ہے اور جسنے تفریق کی ہے ضمیرون مین کہ پہلی دونون ضمیرین نبی علیہ السلام کی طرف پھیرین ہے وہ دور ہی عقل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہے اور شام سے چارون نمازین ﴿مـ﴾ گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عز و جل نے وَجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا ○ یعنی اور لاوینگے ہم تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر ذکر دو طرح کے لوگونکا تھا مومنونکا اور منافق و مشرکونکا فرمایا مُبَشِّرًا یعنی خوشخبری دینے والا مومنونکو اور نَذِیۡرًا یعنی ڈرانے والا کافرونکو ﴿زاهدی﴾ کہا قتادہ نے کہ آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب نبیون علیہم السلام پر کہ اونھون نے احکام الہی پہونچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہین اللہ کی ﴿درمنثور تنبیہ﴾ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپکے ڈرانے کا ہو حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرنے چاہیئین تا اونکی برکت سے ڈر اور ہلاکت کی جگہون سے بچے **بیت** ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ع

بلاشبہہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین ساتھ تیرے سوا اسکے نہین ہو کہ بیعت کرتے ہین ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہی اوپر ہاتھ اونکے کے پس جو کہ عہد توڑے پس سوائے اسکے نہین ہو کہ توڑتا ہی اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوسپر ساتھ خدا کے عہد کیا ہی دیگا اوسکو مزدوری بڑی **فتح** جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے بُرے کو اور جو کوئی پورا کرے جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا **تفسیر** ہاتھ ملانے وقت قول کے وقت اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا اوپر ہوتی جیسے قتل پر مرتے دم تک نہ بھاگنے کا **موضح** بیعت کرتے ہین یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہی اوپر اونکے مراد یہ ہی کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والون کے ہاتون کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ کا ہی اور اللہ پاک ہی جوارح یعنی اعضا سے اور صفتون اجسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہی کہ عقد میثاق یعنی بیعت عہد کرنا ساتھ رسول کے مانند عقد میثاق کے ہی ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہین اون دونون مین یہ ایسا ہی ہی جیسے فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہ کہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ جسنے بیعت کی رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے اور پھر انکار کرے بیعت سے پس نہین عود کرتا ہی ضرر اوسکے توڑنے کا مگر اوسپر کہا جابر بن عبداللہ نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اوپر موت کے اور اسپر کہ نہین بھاگین گے ہم پس نہین توڑی ہم مین سے کسینے بیعت مگر جد بن قیس نے کہ ایک منافق تھا جا چھپا تھا اونٹ کی بغل کے نیچے اور نہین گیا ساتھ قوم کے مزدوری بڑی یعنی جنت **معالم** بیعت کرتے ہین تجھسے یعنی حدیبیہ مین جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت نہ بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ لڑتے رہین گے ہم آگے آپکے جب تک کہ نہ قتل کیے جاوینگے ہم بیعت کرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ بیچا اونھون نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ بدلے جنت کے ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتون اونکے کے کہا ابن عباس نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہی اوسنے اوپر ہی ہاتون اونکے کے اور کہا سُدی نے کہ صحابہ پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھے اونسے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے مین اور کہا کلبی نے کہ نعمت اسکی اونپر ہدایت مین فوق تھی اوس بیعت سے کہ کی **معا** یہ تعریف اون بیعت کرنے والون کی ہی یعنی بیعت تمھاری تیر پسندیدہ ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنین سے جب کہ بیعت کی تجھسے درخت کے نیچے پس زہے نصیب اون لوگون کے کہ خبر دی اللہ تعالی نے اپنی رضا کی اونسے دنیا ہی مین پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھون نے جو بیعت حضرت سے کی اوسکو جناب باری نے اپنی طرف منسوب کیا اسمین کمال بزرگی بیعت کی اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والون کی ثابت ہوئی **بیت** خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ دران گرد سواری باشد ہو اور یہ جو فرمایا کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ مراد یہ ہے تصرف قوی ہی جیسے کہا جاتا ہی فلان کا ہاتھ زبردست یعنی فلان قوی تر ہی [illegible]

اور قفال [illegible] لکھتے ہین کہ [illegible] مراد اوس احسان لیتے ہین [illegible]

پس معنی آیت کے یہ ہین کہ آنحضرت کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنی مین ہاتھ [illegible] اور [illegible]

اور ہاتھ سکے آگے آنحضرت کے رضا مولی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی جو کچھ کہ مینے وعدہ کیا ہی اونسے ثواب کا دنیا او
آخرت مین وہ زیادہ ہی اوس سے کہ اونھونے فدا کیا او نھونے فانی اور دیا ہمنے اسیر افدا کیا اور مینے باقی دیے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّكَثَ
یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اوس عہد توڑنے کا اوسپر ہی خدائے عز وجل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو کہ
خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہی پس دیگا اللہ اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی + **زاهدی** + **تنبیہ** اس
آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون اشقیا کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ پاک پروردگار تو فرماوے
فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اللہ اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھک مارین گویا معاذ اللہ اللہ صاحب کو
جھٹلاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاش گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر نہو تی
صدق اللہ وصدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویائی ہی کے ساتھ
لگی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کر کے اپنے لیے نصیحت حاصل کر سکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
اِنَّ ذَا الْكَرَدَ فِي الْمَعَادِ یعنی اس بات نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پونہچایا مجکو اللہ بچاوے سبکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے
ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِيَّاكَ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنْهُ وَمِنَ
الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ یعنی بچا اپنے کو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پونہچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے +

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ
نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

کہینگے تجسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہینگے مشغول کیا ہمکو ہمارے
مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کر سکتا ہی تمھارے لیے
خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پونہچانا تمکو یا چاہے تمھارے حق مین فائدہ پونہچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم +
فتح + اب کہینگے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالون مین اور گھرون مین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دلمین
تو کہہ کسی کا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمھارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمھارے کام سے خبردار + **تفسیر**
ایا ہی کہ جب آنحضرت عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل
کو طلب فرمایا تا رکاب سعادت مین حاضر رہین وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر بہانہ مشغولی اہل و مال کا کر کے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت
اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ کے سفر سے پھر وگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر
اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ پروا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو
یا نہ کرے تو + **بحر** + بہانہ کیا کہ ہم اہل و مال کی خبرگیری مین مشغول ہین کوئی خبرگیران ہمارے ہان نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تاکہ بخشے اللہ
ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمھارے ساتھ سے پس انکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا انکا اس سبب سے نہین ہی کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب
شک و نفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین صادر ہی حقیقۃً کون کر سکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی تمکو اللہ کی مشیت و قضا سے
اگر چاہے ضرر پونہچانا تمھارا قسم قتل و شکست سے یا چاہے تمکو نفع پونہچانا قسم ملنے غنیمت و فتحیابی سے پس پیچھے رہنا تمھارا بسبب خوف
ضرر کے محض سستی ایمان تمھارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار الخ کہ تم یہ عذر نہین رکھتے تھے + **بل** + یعنی اونھونے گمان کیا کہ پیچھے رہجانا

ع ۵ قرار ہونا بجمیع مسلمان ۱۲ مدارک

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا ہمسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہینگے جانون اور مالون ہمارے بس خبر دی اللہ تعالی نے انکو کہ اگر اللہ کچھ ضرر پونہچانا چاہے تو کوئی قادر نہین ہی اوسکے دفع پر ✤ **معالم** ✤ یہ معجزہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے اللہ عزوجل کی طرف سے کہ وہ یون کہینگے قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نگئے کہ تا مال و اہل ہمارے ضائع نہون اوسپر یون حکم ہوا حضرت کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر نفع کو کون دفع کر سکتا ہی مالک نفع و ضرر کا وہی ہی تم بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا یعنی مالک نفع و ضرر کا کوئی نہین ہی سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا ز یان ہین کچھ اصل نہین اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہی اوس سبب کی کہ جس سے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمہاری ہی ساتھ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ ظَنَنْتُمْ الخ **زاہدی** ✤

تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جو مال و اولاد کے سبب سے اسکی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل عتاب الٰہی کا ہو سکتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ یعنی ای مسلمانو نہ باز رکھین تمکو اموال اور اولاد تمہارا اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی تو ٹوٹا پانے والے ہین اور یہ بھی اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوا خدا عزوجل کے کوئی نہین ہی تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھ بلا و مصیبت درپیش آوے تو اوسکی طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھ غرض نہ رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور حضرت فریدالدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین ✤ **مثنوی** ✤

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس — زانکہ نبود جز خدا فریادرس
ہیچ مورا زحرص ناسودہ مرو — پند ناصح را بگوش جان شنو
ہر کجا تہمت بود آنجا مرو — در رہ حق ہیچ نابینا مرو
در فسق و ہوا مرکب مستاز — خویشتن را مسخرۂ شیطان مساز
ای پسر اندیشہ از اغلال کن — نفس خود را از لگد پامال کن
کشتی در پیش داری ای فقیر — فہم کن خوف ست از نار سعیر
یارب آن ساعت کہ جان بر لب رسد — جسم پژمردہ بتاب و تب رسد
چون ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو میباشی مرا فریادرس
جای گریہ ست این جہان بیہودہ مخند — چشم عبرت برگشا و لب بہ بند
نفس خود را بالگہ یاری مدہ — عمر برباد از تبہ کاری مدہ
دشمنی داری از وامین مباش — زیر سقف بی ستون ساکن مباش
چون سفر در پیش داری ادگیر — عمر خود را سر بسر برباد گیر
چون کسان را ہست بر دوزخ گذر — جای غفلت نیست با چندین خطر
عقبہ در راہ ہست و بارت بس گران — نگذرد بارت ز سعی دیگران
شربت شہد شہادت نوشیم — خلعت رادو سعادت پوشیم

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

نہ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہین پھرینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والون کی طرف ہرگز اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمہارے دلون مین اور گمان کیا تمنے گمان بد اور ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے ✤ **فی** ✤ کوئی نہین تمنے خیال کیا کہ پھر کر نہ آویگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا نظر آیا تمہارے دل مین یہ اور اٹکل کی تمنے بری اٹکلین اور تم لوگ تھے کھپنے والے ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ کافر غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہوگا اور فساد ظاہر ہوگا وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا کے معنی یا تو یہ ہین کہ اور ہوئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسون مین اور دلون مین اور نیتون مین نہین تھی خیر تم مین یا یہ معنی ہین کہ ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب بد نیتی کے ✤ **جمل** ✤ **بحر** ✤

تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالیٰ سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے انا عند ظن عبدی بی یعنی میں مومن نزدیک گمان بندے اپنے کے کہ رکھتا ہے مجھ سے یعنی اگر گمان نیک مجھ سے رکھتا ہے بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہوں اوس سے اور اگر گمان بد رکھتا ہے ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہوں اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بری باتیں شیطان آدمی کے نفس میں اچھی کر کر دکھاتا ہے یہی سبب ہے کہ ناچ و رنگ و غیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہے آدمی کو جب ایسی بلا میں گرفتار ہو تو اعوذ و لاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہے

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝

اور جو کہ ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہے واسطے ان کافروں کے آگ کو **فتح** اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہے منکروں کے واسطے دہکتی آگ **مو**

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہے خدا بخشنے والا مہربان **فتح** اور اللہ کا ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا بخشے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان **مو** **تفسیر** خدا کے لیے ہے بادشاہی الخ یعنی تدبیر کرتا ہے آسمان و زمین میں موافق قدرت و حکمت کاملہ اپنی کے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے الخ یعنی بخشتا ہے اور عذاب کرتا ہے اپنی مشیت و حکمت سے بخشنا اوسکا مومنوں کو فضل اوسکا ہے اور عذاب کرنا کافروں کو عدل اوسکا ہے بخشنے والا مہربان سبقت لے گئی ہے رحمت اوسکی غضب اوسکے پر **ملذا ھب**

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

اب کہینگے تجھسے پیچھے چھوڑے ہوئے جس وقت کہ روانہ ہوؤگے تم طرف غنیمتوں کے یعنی خیبر کی غنیمتوں کے تا لو تم اونکو چھوڑ دو ہمکو تو پیچھے چلیں ہم چاہتے ہیں کہ مخالفت کریں خدا کے وعدے کو کہہ ہمارے پیچھے نہیں چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہے خدا نے پہلے اس سے پس کہینگے نہ بلکہ حسد کرتے ہو تم ہم پر بلکہ ہمیشہ سے نہیں سمجھتے مگر تھوڑا **فتح** اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتیں لینے کو چھوڑو ہم چلیں تمہارے ساتھ چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یونہیں کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہیں تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے کوئی نہیں پر وہ سمجھتے نہیں ہیں مگر تھوڑا **تفسیر** جب مکے سے پھرے وہاں سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور اون لوگوں کے سوا کوئی ساتھ نہ چلے مدینے میں تین دن رہ کر ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر میں ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر میں لالچ کو طیار ہوئے اونکو اسکا منع سنا دیا **مو** پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے خیبر میں جو یہود تھے جو جنگ احزاب میں قوموں کو چڑھا لائے تھے چاہتے ہیں الخ یعنی چاہتے ہیں یہ کہ تغیر کریں اللہ کے وعدے کو کہ جو حدیبیہ والوں سے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اون کے لئے غنیمتوں کے عوض میں تمکو خیبر کی غنیمتیں دینگے جب کہ پھر وے مکے والوں سے صلح کر کر سوائے تمہارے اور کسی کو وہاں کی غنیمت نہیں ملنے کی ہمارے پیچھے نہیں چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور پیغمبر نے اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ نہ جانے کی اور اللہ کی بات بدل جاتی ہے نہیں پہلے اس [illegible] سے [illegible] فرما دیا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونہیں کو ملیگی جو حدیبیہ میں حاضر تھے نہ اوروں کو [illegible] یعنی اللہ نے یہ حکم نہیں کیا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہم پر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہے تمکو کہ شریک ہوویں ہم تمہاری غنیمت میں سمجھتے نہیں تھے الخ

عبد اللہ بن مسعود [illegible]

۵۲ [illegible]

۵۳ [illegible]

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ✦ ف۱ل آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے مین چھٹے سال حدیبیہ سے
پھر کر مدینے مین آئے اور ماہ محرم مین ساتوین سال غزوہ خیبر کو متوجہ ہوئے اور حکم الٰہی آیا کہ سوائے حاضران حدیبیہ کے اس غزوے مین کوئی
تمہارے ساتھ باہر نہ نکلے تا غنیمتین سب انکی غنیمتوں کے عوض مین خاص انہین کو ملین اور جب عزم بالجزم ہوا مخلفون نے کہا کہ چھوڑ دو ہمکو
تا ہمراہ تمہارے چلین ہم حکم الٰہی آیا قل لن تتبعونا الخ پہلے اس سے یعنی پہلے تہیہ کرنے تمہارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے مدینے
مین بل کانوا الخ یعنی بلکہ ہین کہ نہین جانتے کہ امر دین مین کیا چیز مفید ہی اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے
خدا اور رسول کے ہین اور یا یہ معنی ہین کہ نہین پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ✦ معا بحث

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا

کہہ اے محمد پیچھے چھوڑے ہوؤنکو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والون کے کہ لڑو تم اونسے یا یہ
مسلمان ہون وے پس اگر فرمانبرداری کروگے دیگا خدا تمکو مزدوری اچھی اور اگر منہ موڑو تم جیسے کہ منہ موڑا تھا تمنے پہلے اس سے عذاب کریگا تمکو عذاب
درد دینے والا ✦ فق ✦ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگوں پر بڑے سخت لڑویتے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے
دیگا تمکو اللہ نیگ اچھا اور اگر پلٹ جاؤگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دکھ کی مار ✦ تفسیر ✦ بڑے ڈرنے حق تعالیٰ فرماتا ہی واقع ہی
کے لوگوں نکو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہان
غنیمتین بہت ہاتھ لگین ✦ مو ✦ مراد مخلفین سے یہان بھی وہی ہین کہ جو پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والون سے بنی حنیفہ قوم
مسیلمہ کے ہین اور مرتد کہ جنسے لڑے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ مشرکین عرب اور مرتدین ہی ایسے ہین کہ نہین قبول کیا جاتا ہی اونسے مگر اسلام یا سیف
اور بعضون نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والون سے فارس ہین کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے اور تم اونسے یا یسلمون یعنی ایک دونون امر ہوگا
یا مقاتلہ یا اسلام اور ہونگے معنی یسلمون کے اس تاویل پر ینقادون یعنی تابعدار ہون اسلیے کہ فارس مجوس ہین قبول کیا جاتا ہی اونسے جزیہ اور یہ آیت
مین دلالت ہی اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اوپر فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والے کے وقت بلانے اوسکے کے نہ
قول اپنے مین فان تطیعوا الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کرو اوسکی کہ بلاتے ہوے تمکو قتال کی طرف دیگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہوا کہ
ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل یہ کہ بموجب اسکے شیخین کی طاعت فرض ہی پس اس سے حقیت اونکی خلافت کی ہو
ہوئی جیسے کہ منہ موڑا تھا پہلے اس سے یعنی حدیبیہ مین عذاب درد دینے والا یعنی آگ کا آخرت مین ✦ مل ✦ مراد سخت لڑنے والون سے یا اصحاب مسیلمہ کذاب
کے ہین یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن و غطفان کہ جنھون نے وادی حنین مین آنحضرتؐ سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے
تھے اس آیت کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہین یہان تک کہ بلایا ابوبکرؓ نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہی ہین اور
کہا ابن جریج نے کہ بلایا اونکو عمرؓ نے طرف قتال فارس کے اور جب اتری یہ آیت تو کہا معذوروں نے کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ پس
اوتاری اللہ تعالیٰ نے آگے کی آیت لیس علی الاعمی الخ ✦ معا

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا

ع نصف

نہین نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

خدا کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ مونہہ موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب درد دینے والا ✦ **ف** ✦ اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان نہریان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مارے دکھ کی مار ✦ **تفسیر** ✦ یعنی جہاد ان معذور لوگون پر فرض نہین ✦ **مو** ✦ فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور مونہہ موڑے یعنی طاعت سے آیا ہے کہ جب پہلی آیت اوتری تو ضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہو یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین **ملا بحر** ✦ اوس وقت کے لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرت کے ساتھہ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصدًا بلا عذر پس رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ آخر آیت تک اور جو کہ قصدًا بلا عذر نہ گئے تھے اونکے حق مین فرمایا ازراہ وعید کے وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر نہ گئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ آخر آیت تک ✦ **زاہدی** **تنبیہ** ✦ جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسول کی یہ ہی کہ اپنے کو گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اَطْوَعُ النَّاسِ لِلّٰهِ اَشَدُّهُمْ بُغْضًا لِّلْمَعْصِيَةِ ✦ یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا لوگون مین وہ ہی کہ اپنے گناہ کو نہایت برا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ نے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ خدا وہان جا کے کیجیو جہان خدا نہ دیکھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِنَّ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ عُيُوْنًا تَرَاكَ ✦ یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھہ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسلیے کہ خدا عز و جل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہی اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہی حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ✦ **نظم**

ای پسر مگذار راہ شرع را	اصل یابی گر نگیری فرع را	از شریعت گر نہی بیرون قدم	در ضلالت او فتی از رنج و غم
ہر کہ در راہِ ضلالت میرود	از جہالت در بطالت میرود	حق طلب ز کار باطل دور باش	در سخا و مردمی مشہور باش
ہر کہ بگریزد ز راہِ مستقیم	در عذاب آخرت ماند مقیم	در رہ شیطان مزن گام ای اخی	تا نگردی خوار و بدنام ای اخی
ہر کہ در راہِ حقیقت شاکر ست	روز و شب خائف ز قہر قاہر ست	بر خلاف نفس کن کار ای پسر	تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مراد نفس رفتن ابلہی ست	نفس را تابع شدن از گمرہی ست	کار نفس بد ہمہ شور و شر ست	جنگ با نفس جہاد اکبر ست
نفس را اگر باز داری از ہوا	دین و دنیا حاجتت گردد روا	جای آنکس را کند حق در بہشت	کو ہوای نفس شومش را بہشت

نکتہ ✦ ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سیقول سے یہان تک اشارہ ہی بوالہوسون کے احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدۂ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہی تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لا کر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو ٹال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھہ مغرور ہو کر بیچ عذاب سعیر بعد و حرمان کے مبتلا ہوتے ہین کہا ای عارف کامل کہ بغیر تابعدار ہونے نفس و ہوا کے ساتھہ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین مگر کہ معذور ہو اوستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهٗ عُذْرٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ مَعَ النَّفْسِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى رُخْصَتُهٗ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى عَزَائِمُهٗ ✦ **بحر** ✦ یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھہ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہی رخصت پر عمل کرنے کو جیسے کہ دوست رکھتا ہی عزیمتون پر عمل کرنے کو ✦

ف — مگر یہ کہ گناہ نہ کیجیو کہ خدا ... [illegible]

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

تحقیق خوش ہوا اللہ مسلمانوں سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھسے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہے پس اوتاری خاطر جمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہے اللہ غالب باحکمت ❊ **فتح** ❊ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ❊ **تفسیر** ❊ جب صلح کا سوال جواب تھا حضرت نے بھیجا مکے مین حضرت عثمانؓ کو یہان خبر جھوٹی اوڑی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب مجکو ٹلنا محال ہوا کہ پہل اونھون نے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسّی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جدّ بن قیس اوسکے سوا کوئی نہین رہا وہ بیعت اللہ کے ہان قبول پڑی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی نباہ کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی یہ فتح خیبر اوس سے مسلمان آسودہ ہوئے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجاویگا دوزخ مین ❊ **مو** ❊ پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہے یعنی اخلاص اور صدق دل اوس چیز مین کہ بیعت کی ہے پس اوتاری خاطر جمعی اور اس سبب صلح کے اونکے دلونپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اوسکا اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس مکان پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگے کہ کہان تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب کہ بہت ہوا اختلاف اونکا تو کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ الْأَرْضِ یعنی تم بہتر ہو روے زمین والون کے ہو اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو خراش بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابو سفیان کے پاس مکے کو ایلچی کرکر اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پہونچاوے اشراف قریش کو آپ کی طرف سے پیغام کہ عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونچین کاٹ ڈالین اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا خراش کے قتل کرنے کا پس بچایا اوسکو بعضے مکے والون نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہ بھیجین اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجکو اور قریش جانتے ہین میری سختی اور دشمنی کو جو اونسے رکھتا ہون ولیکن بتادیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجسے زیادہ عزت رکھتا ہے اور نہین وہ عثمان ابن عفان ہے پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اور بھیجا اونکو ابو سفیان اور اشراف قریش مکہ کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرت نہین آئے ہین لڑنے کے لیے بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم و حرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمانؓ طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہونے اونکے کے اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری سے اور سوار کیا اونکو آگے اپنے پھر آپ پیچھے بیٹھا اونکے اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پہونچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ابو سفیان نے اور قریش کے اور سرداران نے عثمان سے جسوقت کہ فارغ ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پہونچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہو تو بیت اللہ کا طواف کر لے کہا عثمان نے کہ نہین طواف کرونگا مین یہان تک کہ طواف کرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس روکا عثمان کو قریش نے اس قصے کے وقت پس خبر پہونچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلنے کے ہم یہان تک کہ لڑین ہم قوم قریش سے اور بلایا لوگون کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھون نے حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اسپر کہ لڑینگے ہم قریش سے اور بھاگنے کے نہین اور بیعت کرنے والے چودہ سو تھے ✣ **ف معا تنبیہ** ✣ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اللہ کی رضامندی اور سبب انعام کی ہوتی ہے کہ خلوص دل سے کرے نہ لوگون کے دکھلاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے تو بیہودہ نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہون پر مستعد ہو گئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت مین جا کھڑے ہونگے اب تو جو چاہین سو کرین یہ بیعت فقط نمود کے لیے ہو باعث تباہی ہین کی حدیث شریف مین آیا ہی اَلرِّیَاءُ یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی ریا باعث ہوتا ہی محتاجگی کا پس مرد ہون تو اونکو لحاظ اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کر کے خدا تعالیٰ سے جو عہد کیا ہی اس عہد کو پورا کرین اور عورتین ہون تو اسکی رعایت کرین یہ نہین کہ پیر کو باپ سمجھ کر خلا ملا ہون آمنے سامنے بلکہ پانون تک دباوین اور خاوند بیچارہ اگر منع کرے تو کہین کہ صاحب وہ ہمارا باپ ہی اوسکی خدمتگذاری سے منع کرتے ہو حالانکہ اسکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ یعنی جہاد عورتون کا یہ ہی کہ اپنے خاوند سے معاملہ نیک رکھین یعنی تابعدار و فرمانبردار ہونا اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر مشقت اوٹھانی عورتون کا یہی جہاد ہی ✣ اور جو پیر ایسی باتون کو روا رکھین وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبویا ✣

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کیا ہی خدا نے تمسے غنیمتین بہت کہ لوگے تم اونکو پس جلدی عطا کین یہ غنیمتین یعنی غنیمتین خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے یعنی خیبر مین اور تو کہ ہووے یہ مقدمہ نشانی مسلمانون کے لیے اور تو کہ دکھاوے خدا تمکو راہ سیدھی مترجم کہتا ہی کہ کفار قریش جمع ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پہونچاوین خدا تعالیٰ نے اونکے ہاتون کو قتال سے باز رکھا اور جھگڑے کا انجام بصلح ہوا ✣ **فتح** ✣ وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا تم لوگے اونکو سو شتاب ملاویگا تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ ✣ **تفسیر** ✣ یہ بھی الہام مین داخل ہی روکے لوگون کے ہاتھ یعنی لڑائی نہونے دی ✣ **مو** ✣ غنیمتین بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگین اور بعد آپ کے قیامت تک جو ملینگے اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے یعنی خیبر والون کے اور اونکے ہم قسمون کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والون کی مدد کو ڈالا اللہ نے اونکے دلون مین رعب پس پھر گئے اور بعضون نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکے والون کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینے کو اور تو کہ ہووے یعنی یہ باز رکھنا نشانی و عبرت مومنون کے لیے کہ پہچانین وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہی اور وہ ضامن ہی ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کیا یہ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر ✣ **مل** ✣ باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے تمہارے عیال مین جب کہ نکلے تم اور قصد کیا تمہارے عیال کے تباہ کرنے کا یہود نے پس ڈالا اللہ نے رعب اونکے دلون مین وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً عطف ہی مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوسکا اور تو کہ ہو یہ معجلہ نشانی الخ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے ✣ **ج** ✣

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کین خدا نے اور غنیمتین بھی کہ اب تک قدرت نہین پائی ہی تمنے اونپر جانا ہی خدا نے اونکو اور ہی خدا ہر چیز پر توانا ✣ **فتح** ✣

اور ایک فتح اور جو تمھارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✤ تفسیر یعنی اس بیعت کے انعام مین فتح
خیبر دی اور فتح مکہ جو اوس وقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل رہی گئی ہی ✤ صوفی لفظ اُخریٰ کا عطف ہی لفظ هٰذِهٖ پر یعنی جلدی دین تمکو
غنیمتین خیبر کی اور اور غنیمتین اور وہ غنیمتین ہوازن کی ہین کہ غزوہ حنین مین ہاتھ لگین ✤ ملا وہ غنیمتین فارس و روم کی ہین جنکا
خدا نے وعدہ تمکو دینے کی کر جب اب تک تم قادر نہیں ہوئے ہو اوسکے لینے پر جیسا کہ وَعَدَكُمْ غَنِيمَةً اُخْرٰى اور جائز ہی کہ تقدیر وقف
یا اٰتٰی بِهٖ اُخْرٰى ہو اور بعضون نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا ہی نے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم ہنوز قادر نہیں ہوئے ہو اوپر
اور تم نہیں جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہی اور خدا عزوجل جانتا ہی قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا اَیْ عَلِمَ اللّٰهُ بِهَا اور بعضون نے کہا اَعَدَّهَا
لَكُمْ وَحَبَسَهَا عَلَيْكُمْ كَالشَّيْءِ الْمُحَاطِ لَا يَفُوتُ عَنْكُمْ اور خداوند عزوجل قادر ہی اوپر وفا کرنے ان وعدون کے اور اوپر
فتح کرنے ان شہرون کے اور قبیلون کے تمھارے ہاتھون پر ✤ زاہدی وَاُخْرٰى الخ یعنی وعدہ کیا تمسے اللہ نے فتح ہونا اور
شہر کا کہ نہیں قادر ہوئے تم اوپر قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا حَتّٰى يَفْتَحَهَا لَكُمْ كَاَنَّهٗ حَفِظَهَا لَكُمْ وَمَنَعَهَا مِنْ غَيْرِكُمْ حَتّٰى
تَاْخُذُوْهَا یعنی تحقیق گھیر رکھا ہی اللہ نے اوسکو یہان تک کہ فتح کریگا اوسکو تمھارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہی اوسکو تمھارے لیے
اور باز رکھا ہی اوسکو غیر تمھارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباس رضی نے معنی اسکے یہ ہین کہ جانا ہی اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمھارے لیے
اور اختلاف کیا ہی علما نے اوس شہر مین کہ وہ کونسا شہر ہی کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہین اور نہیں قادر
تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہان تک کہ قادر ہوئے اوپر سبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ
وہ خیبر ہی وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ پہنچین اوسکو اور نہین امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے
کہ وہ مکہ ہی اور کہا عکرمہ نے حنین ہی اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہین کہ فتح ہوئے اب تک ✤ معا ✤ آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم مین سال تو بین سال غزوہ خیبر کے لیے چودہ سو آدمیون کے ساتھ باہر نکلے اور عامر یہ رجز یعنی عبارت
مقفی پڑھتے تھے رجز تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ✤ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ✤ وَنَحْنُ مِنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا ✤ وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ✤ یعنی قسم خدا کی اگر نہوتا اللہ یعنی مدد اسکی نہ راہ پاتے ہم اور نہ
دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہیں بے پروا ہین پس ثابت رکھ قدم اگر ملین ہم دشمنون سے اور اوتار خاطر جمعی ہم پر
اور سحر کے وقت خیبریون کے قلعون مین پہنچے اور وہ بیخبر تھے بسبب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لے کر زراعت کی طرف چلے
ناگہان لشکر رسول علیہ السلام کا دیکھا اور پھر کر اپنے قلعے مین پناہ پکڑی آنحضرت نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ یعنی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلاشبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین
تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی یعنی ہمارا پہونچنا موجب اونکی بربادی کا ہوتا ہی اسکی مدد سے پس اول نطاۃ کے ساتھ نطاۃ
قلعے کا ہی جنگ شروع ہوئی اور مسلمانون نے وہ قلعے لے لیا بعد اوسکے قلعہ شق فتح ہوا اور محمد اسحق کی حدیث مین آیا ہی کہ اول قلعہ
ناعم بعد اوسکے نطاۃ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ سعد بہت سی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتین بہت ہاتھ لگین بعد اوسکے
قلعہ قموص کو گھیرا اور اوس وقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک مین درد تھا آپ سوار نہیں ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب
لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب وہ پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایسے شخص کو
دونگا کہ دوست رکھتا ہی وہ خدا و رسول کو اور دوست رکھتے ہین خدا و رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل
حضرت علی کو اپنے پاس بلایا اور انکی آنکھین دکھتی تھین رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر ڈالا

حضرت نے خیبر والوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دہر دیا تھا اور پھر انہیں جب تک کہ قلعہ فتح ہوں علی رضی اللہ عنہ تو پہلوان کے ہاتھ مرحب خیبر والا
کہ سردار یہودیوں کا تھا قلعے سے مقابلے کے لیے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علی کے ہاتھ سے فتح ہوا اور اوسی جگہ
حضرت علی نے دروازہ آہنی خیبر کا اوکھیڑ کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور صلح کی اور انکی شرط یہ تھی کہ ہتیار
مسلمانوں کے ہاتھ آئیں اور صفیہ بیٹی حیی ابن اخطب کی منجملہ بندیوں خیبر کی سے تھیں آنحضرت نے اونکو آزاد کرکے اپنے نکاح میں لائے
اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئیں اور صفیہ نے خواب میں دیکھا تھا اس حال میں کہ وہ دلہن تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی
کہ چاند آسمان سے اونکی گود میں اوترا اونسے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہیں ہی یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی کہ محمد ہیں پھر
طمانچہ مارا صفیہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہوگئیں آنکھیں اوسکی اور اوسی اثر سے پھر لائی گئیں صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کنانہ کا
مونہہ پر نشان تھا طمانچہ کا پس پوچھا آنحضرت نے اوسسے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اونھوں نے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرت کے پاس خاوند اونکا
کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرت نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ میں نہیں جانتا جگہ اوسکی پھر حضرت کے
پاس لایا گیا ایک شخص یہودیوں سے اوسنے کہا آپ سے کہ میں نے دیکھا ہی کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر میں ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر پاویں ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کریں ہم تجکو اوسنے کہا ہاں پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اوس میں سے کچھ خزانہ اونکا پھر مانگا اوس سے باقی خزانہ پس نہ ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکے
قتل کا محمد بن مسلمہ نے گردن ماری اوسکی اور آیا ہی کہ اول دحیہ صحابی آنحضرت سے صفیہ کو بندی میں مانگ کر لے گئے تھے پھر ایک شخص نے آنکر عرض کیا
کہ یا رسول اللہ آپ نے دحیہ کو صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہی دے دی اور وہ تھی آپ کے لائق پھر آنحضرت نے اونکو دحیہ سے لے لیا
اور اونکے بدلے اور لونڈی دحیہ کو دی اور اونکو آزاد کیا آنحضرت نے اور نکاح کیا اونسے اور آزادی ہی مہر ٹھہرایا یہاں تک کہ جب راہ میں پہنچے تو
ام سلیم نے سامان صفیہ کا درست کرکے رات کو حضرت کے پاس بھیجا صبح کو حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھ ہووے لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس شروع کیا
لوگوں نے کہ کوئی لاتا تھا کھجوریں اور کوئی گھی اور کوئی ستو پس بنایا حیس یعنی مثل حلوے کے پس یہ ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی
غزوے میں گوشت گدھے کا حرام ہوا اور جب خبر اس فتح کی فدک والوں کو پہنچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کر امان چاہی اور آنحضرت نے اونکو
امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اونپر پس مال و خراج خیبر کا سب مسلمانوں کے لیے ہوا اور مال و خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے اور اوسی جگہ
زینب بیٹی حارث کی نے کہ یہودیہ تھی بکری کے دست میں زہر بہت سا ملا کر آنحضرت کو دیا اور آنحضرت نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت
بولا کہا کہ میں زہر آلودہ ہوں مجھے مت کھائیے آنحضرت نے وہ لقمہ ڈال دیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرت پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت
رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپنے صلی اللہ علیہ وسلم تا جامع نبوت و شہادت کے ہوں اور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو
آنحضرت نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرت نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ میں نے امتحان کیا تھا کہ اگر بادشاہ ہونگے تو مر جاوینگے
ہم آرام پاوینگے اور اگر نبی ہونگے تو معلوم کر لینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت میں سے
بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مر گئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لینگے
اور آدھا آپکو دینگے حضرت عمرؓ کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمرؓ نے اونکو جلا وطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہاں رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے * **بحر معا تنبیہ**
ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضائے مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے
راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدوں کو پہونچتا ہی اور لوگوں کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہی من التمس

رضی اللہ عنہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس
یعنی جو کوئی ڈھونڈھے رضامندی اللہ کی لوگون کے غصے مین بازرکھتا ہی اوسکو اللہ لوگون کے رنج پہونچانے سے
اور جو کوئی ڈھونڈھے لوگون کی رضامندی اللہ کے غصے مین سپرد کرتا ہی اوسکو اوسی طرف لوگون کی اونھین مین خوار و ذلیل ہوجاتی
اور جاننا چاہیے کہ تیر قضا کے لیے کوئی سپر الٰہی رضا سے بہتر نہین اور جسنے کہ سر آستانۂ رضا و تسلیم پر رکھا بلند ہو اوسی اور سرفرازی
پہنچا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یہ گویا اس حال کا ہی اور مضمون الرضاء بالقضاء
باب اللہ الاعظم گویا اسی حال کا ہی ✦ بیت ✦ تقدیر چو سابق است تسلیم چہ سود ✦ جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود ✦ آیا ہی کہ ایک
نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا کہ الٰہی مجھکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو خطاب آیا کہ خوشنودی میری تجھسے
موقوف ہی تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجھسے تو مین بھی تجھسے راضی ہونگا ✦ بیت ✦ ہر کہ راضی شد از قضا
بہرہ ہی یابد از رضا [illegible] حق تعالیٰ سے ہو جو سمجھیگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ
الفت پکڑیگا اور جو سمجھے کہ قضا قدر سے اوسکو پہنچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور اوس سبب سے غم و رنج
اوسکی کے پہنچیگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا ✦ نظم ✦ ہر عزیزے کہ با رضا خو کرد ✦ فرح و عیش رو باو کرد ✦ خوش و شاد
از صفاے ضمیر ✦ با قضا و قدر چو شکر و شیر ✦ اخلاق محسنی ✦ رباعی حافظ ✦ خواہی بوصال شادمان دار مرا
خواہی بفراق در فغان دار مرا ✦ من با تو نگویم کہ چسان دار مرا ✦ ہر نوع کہ خواہی تو چنان دار مرا ✦ ✦

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

اور اگر لڑتے تم سے کافر البتہ پھیرتے پیٹھین پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مددینےوالا ✦ فتح ✦ اور اگر لڑتے تم سے
کافر تو پھیر دیتے پیٹھ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار ✦ مو ✦ تفسیر ✦ لڑتے تم سے کافر یعنی مکے کے اور صلح کرتے یا کافرون [illegible]
پیٹھ پھیرتے مغلوب ہوتے یا بھاگ جاتے ✦ مل ✦ ساتھ آیت پہلی کے خوشخبری ہی مومنون کو فتح مکہ کی ساتھ اس آیت کے [illegible] ✦ زاہدی ✦

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○

مانند آئین خدا کے کہ گذرا ہی پہلے اس سے اور نہ پاویگا تو آئین خدا مین تبدیلی ✦ فتح ✦ رسم پڑی اللہ کی جو چلی آتی ہی پہلے سے اور
تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی ✦ مو ✦ تفسیر ✦ یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہی کہ اپنے دوستون کو غالب اور کافرون کو
مغلوب کرتا ہی اوسمین تبدیلی نہ پاویگا تو ✦ بحر ✦ یعنی آئین بادشاہ جل جلالہ کا بیچ ہلاک اور عذاب اگلون کے یہی جاری رہا ہی
کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسیکو مدد نہین کی ہی اونکی اور نہ کوئی عذاب اونسے دفع کرسکا ہی ✦ زاہدی ✦

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ○

اور وہی ہی وہ کہ باز رکھے ہاتھ کافرون کے تمسے اور ہاتھ تمھارے کافرون سے بیچ درمیان مکے کے بعد اسکے کہ فیروزمند کیا تمکو اونپر اور ہی خدا ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ✦ مترجم کہتا ہی یہ اشارہ ہی ساتھ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے ستر تن نے قریش کے اوباشون مین سے
چاہا کہ بیخبر صحابہ پر چڑھ جاویں صحابہ نے سبھون کو قید کر کر آنحضرت صلعم کے پاس لیائے اور آنحضرت صلعم نے عفو فرمایا واللہ اعلم ✦ ظاہر نزدیک بندۂ ضعیف کے
یہ ہی کہ یہ آیت بشارت ہی ساتھ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہی ✦ فتح ✦ اور وہی ہی جسنے روک رکھے
اونکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمھارے ہاتھ لگادیے وہ اور ہی اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ✦ تفسیر ✦

وہ اسّی آدمی جو پکڑے گئے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہے ✦ **موضح** باز رکھے ہاتھ تمھارے کافروں سے یعنی مکے والوں یعنی تمھارے درمیان مین اور اونمین ڈر کا تو کردیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پونہچاوے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اونپر اور غلبہ اور یہ دن فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃً یعنی لڑکر نہ صلح سے اور بعضوں نے کہا کہ ہوا یہ غزوہ حدیبیہ مین اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابو جہل کا نکلا پانسو آدمیون مین پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگون کو کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغون مین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانون کو اونپر ساتھ پتھراؤ کے یہان تک کہ داخل کردیا مسلمانون نے اونکو گھرون مین اور بطن مکہ سے مراد ہی مکہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم کے اور اظفرکم کے یعنی ہین کہ قادر و مسلط کیا تمکو ✦ **فل** ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ مین اور عفو کرنا واسطے تعظیم خانہ کعبہ کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول مین یون روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسّی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے اوترے اور شبخون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھون کو قید کرکے جناب نبوت مآب مین لیے آئے آنحضرت نے اونکو چھوڑ دیا یہ آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی مکہ ہی کہ حدیبیہ ہو اور صحابہ نے وہان اون اسّی آدمیون پر فتح پائی ✦ **بحر** یہ آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنون کے اور تحقیق و تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ باز رکھے ہاتھ کیون کے لڑنے سے اور مارنے تمھارے سے اور باز رکھے ہاتھ تمھارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف کے اور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی اور کہا سدی نے بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مِنۢ بَعۡدِ اَنۡ اَظۡفَرَكُمۡ یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہمنے تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب اوترے آنحضرت حدیبیہ مین تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمھاری طرف پانسو سوار ونمین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوارونمین پس کہا خالد نے اَنَا سَیۡفُ اللّٰہِ پس اوس دن سے آنحضرت نے اونکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ مین حاضر ہون بھیجدیجیے مجکو جہان چاہیے پس متوجہ کیا آنحضرت نے اونکو لشکر مذکور پر پس ملا عکرمہ سے بھگا دیا خالد نے اوسکو یہان تک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھون کو پتھراؤ کرکر بھگایا نہ ہتیار سے اسلیے کہ محرم تھے پس یہ آیت اوتری وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيۡدِيَهُمۡ الخ ✦ **زاهدی**

هُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَالۡهَدۡيَ مَعۡكُوۡفًا اَنۡ يَّبۡلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوۡلَا رِجَالٌ مُّؤۡمِنُوۡنَ وَنِسَآءٌ مُّؤۡمِنٰتٌ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡهُمۡ اَنۡ تَطَـئُوۡهُمۡ فَتُصِيۡبَكُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۚ لِيُدۡخِلَ اللّٰهُ فِيۡ رَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ لَوۡ تَزَيَّلُوۡا لَعَذَّبۡنَا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝

یہ کفار قریش وہ ہین کہ کافر ہوئے اور باز رکھا تمکو مسجد حرام سے اور باز رکھا قربانی کو موقوف رکھے گئے اس سے کہ پونہچے اپنی جگہہ اور اگر نہوتے مرد مسلمان اور عورتین مسلمان کہ نہین جانتے ہو تم اونکو اگر نہوتا خوف اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پونہچے تمکو اونسے گناہ نادانستہ یعنی تعجیل رؤیا بالفعل تحقق ہوتی اور فتح جلدی میسر ہوتی واللہ اعلم فتح کو موخر کیا خدا نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت مین اگر ایک دوسرے سے جدے ہوتے یہ دونون فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافرون کو اہل مکہ سے عذاب دردناک ✦ **فتح** ✦ وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پونہچے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار ✦ **تفسیر** ✦ یعنی اس برس مین ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی اونھین سے ہوئی تھی اللہ نے اونھون نے عمرے والون کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی وہ قابل تھے کہ اوسی وقت تمھارے ہاتھ سے فتح ہوتے مگر بعضے مسلمان چھپے تھے مرد و زن اور بعضے ابھی

مسلمان ہونیوالے مقدر تھے اس روز کی فتح مین وہ پیسے جاتے آخر دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہو چکے اور نکلنے والے نکل آئے
تب اللہ نے مکہ فتح کروایا ✦ **موضح** ✦ ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ
لے گئے تھے قربانی کے لیے اور محلہ سے مراد ہے وہ جگہ کہ حلال ہے یعنی واجب ہے نحر اوسمین یعنی ذبح اوسکا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محصر کی ہدی
کی حلال ہونے کی جگہ حرم ہے اور مراد جگہ معہود ہے یعنی منا بغیر علم یعنی نادانستہ لوحنی یہ ہے کہ تھے مکے مین کتنے ایک لوگ مسلمان ملے ہوئے ساتھ مشرکون کے
غیر متمیز اونسے پس کہا گیا کہ اگر نہ ناگوار ہوتا ہلاک کرنا تمھارا مومن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین مشرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پھر
پہونچے تمکو بسبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ باز رکھتا اللہ تعالی ہاتھ تمھارے اونسے لیدخل اللہ ✦ یہ علت ہے محذوف
کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا باز رکھنا تمھارے ہاتھون کا اونسے اور منع کرنا عذاب کرنے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین
یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے مومنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین مشرکین
اونکے سے ✦ **حل** ✦ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ کفار مکہ بسبب کفر کے اور منع کرنے تمھارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ
ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال ہمکو اونکے قتل کرنے سے باز رکھتا ہون اسلیے کہ بعضے مومن ضعیف مکے مین ملے ہوئے
کفار کے ساتھ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو اونمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مومن
بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہے مفسرین نے کہ وہ نو مرد دو زن تھے کہ مکے
مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مومن کا نادانستہ دار الحرب مین اور بقول
بعض کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم و اندوہ ہین اور بقول بعض کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو ہے کہ انھین مسلمانون نے اپنے اہل دین کو
مار ڈالا لیدخل اللہ ✦ یعنی امر تاخیر قتال کا اس سبب سے ہے کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے
پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور بقول بعض کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہے کہ مسلمانون کو پہونچی بسبب
اتباع امر الٰہی اور نبوی کے ✦ **بحث** ✦

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○

اوسوقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین غیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا نے خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر اور
مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر ساتھ اوسکے اور اہل اوسکے اور ہے خدا ساتھ ہر چیز کے دانا
یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے آخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر
راضی ہوئے واللہ اعلم ✦ **فتح** ✦ جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پیچ کہ نادانی کی ضد ہے پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول
اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور وہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ✦ **تفسیر** ✦ یعنی ضد
یہ کہ اوس برس عمرہ نکرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے پھیر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتیار کھلے نہ لاؤ
حضرت نے یہ سب قبول کر لیا ✦ **موضح** ✦ مراد کافرون کی حمیت سے کہ وہ انفت ہے اور مومنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہے ہے کہ روایت کیا گیا ہے
کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور خویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص کو آپکے کہ نبی علیہ السلام
سے عرض کرین جاکر کہ اس سال مین پھر جائیے اس شرط پر کہ سال آئندہ کفار قریش تین روز تک مکہ تمھارے لیے خالی کر دینگے جیسا کہ اوپر ذکر
ہو چکا ہے یہ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیوں نے نہیں جانتے ہیں ہم یہ ولیکن لکھ باسمک اللّٰھم پھر فرمایا آنحضرت نے لکھ ھٰذَا مَا صَالَحَ
عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَھْلَ مَکَّۃَ پس کہا اونھوں نے کہ اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے
ہم تم سے ولیکن لکھو ھٰذَا مَا صَالَحَ عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَھْلَ مَکَّۃَ پس فرمایا علیہ السلام نے علی کو کہ لکھ دے
جو کچھ یہ چاہتے ہیں فَاَنَا اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ پس ارادہ کیا مسلمانوں نے کہ انکار کرین
اسکا اور باز رہیں ایسی صلح سے پس اوتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ یعنی وقار وحلم اختیار کیا مسلمانوں نے اور جمہور اسپر ہیں کہ مراد کلمہ
تقوی سے کلمہ شہادت ہے اور بعضوں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھ اسکے بہ نسبت غیر اپنے کے
اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کرنے اللہ کے اونکو اور ہے خدا عالم یعنی پس جاری کرتا ہے موافق مصلحت کے ٭ حاصل یہ ہے کہ تھے مومن لائق تر ساتھ
اوسکے یعنی علم الٰہی میں اور اسی سبب سے مشرف ساتھ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمہ تقوی کلمہ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے اور مراد سکینت سے رضا ساتھ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہے بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہ تھی
کہ صلحنامے میں اوپر لکھنے بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو اور اونکے یاروں کو مکے میں داخل نہونے دیا
اور کہا کہ عرب ہمکو کہیں گے کہ محمد علیہ السلام برخلاف اہل مکہ کے مکے میں آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہے اور بیچ آخر ذکر قصۂ صلح
حدیبیہ کے صاحب معالم لایا ہے کہ ابو بصیر مسلمانوں میں سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے میں آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح میں مقرر ہوئی تھی سو قریش نے
کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کے لیے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھ کردیا اخیر قصے تک ذکر کیا کہ جو اوپر تفصیل سے
مذکور ہو چکا ہے یہانتک کہ قریش نے آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ آپ اونکو بلا بھیجیے اب جو کوئی مکے سے تمہارے پاس آویگا امن میں ہے آنحضرت نے اونکو
بلا بھیجا اپنے پاس مدینے میں اور جانیں امن میں ہوئیں آیت وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ تک نازل ہوئی
کہا ابن عباس نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیوں میں اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر میں یعنی
ناک میں نتھنی تھی چاندی کی تاکہ جلیں کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن آئے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں ہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں آنحضرت
نے فرمایا ہاں کہا عمر نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں یعنی بسبب صلح کے اور پھر جاویں حال انکہ نہیں حکم کیا ہے اللہ نے درمیان
ہمارے اور درمیان اونکے کچھ پس فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ میں رسول خدا کا ہوں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمر غصے کی
حالت میں پھر نہ صبر کیا یہانتک کہ آئے ابو بکر کے پاس اور کہا اے ابو بکر کیا نہیں ہیں ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکر نے ہاں کہا عمر نے کیا
نہیں ہیں مقتول ہمارے جنت میں اور مقتول اونکے دوزخ میں کہا ہاں کہا عمر نے پس کیوں ڈالیں ہم نقصان اپنے دین میں اور پھر جاویں ہم کہا
ابو بکر نے بلاشبہ وہ رسول خدا کے ہیں اور ہرگز نہیں ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمر کے پاس کسیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا فتح ہے یہ فرمایا آنحضرت نے ہاں ٭ اور کہا ابن عباس اور
مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمہ تقوی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور روایت کیا گیا ہے ابی
بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمہ تقوی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہے اور کہا عطا بن رباح نے کہ وہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے اور کہا عطا
خراسانی نے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور کہا زہری نے کہ وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے کہا ابن عباس
نے بیچ تفسیر وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کے کہ وہ گواہی دینی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہے اور وہ سر ہے تقوی کا ٭ در منثور

معا تنبیہ: جو الزمھم کلمۃ التقویٰ ہی سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے
بندونپر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیثین جا بجا تقوی کی تاکید ہو فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوصِیکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَأْسُ اَمْرِکَ وَعَلَیْکَ بِالْجِھَادِ فَاِنَّہٗ رَھْبَانِیَّۃُ اُمَّتِیْ
وَلْیَرُدَّکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِکَ وَاخْزُنْ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّکَ بِہٖ تَغْلِبُ
الشَّیْطٰنَ: یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ بیشک وہ سر ہے تیرے امرونکی اور لازم کر
جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہے میری امت کی: ف: رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندو ٔون مین جوگ ہے کہ دنیا کا
کاربار سب چھوڑ کر اپنے پر محنت و مشقت اختیار کرتے ہین بیوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کر ڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑ دیتے ہین
وغیر ذلک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہے اور چاہیے کہ باز رکھے تجھکو لوگون کی عیب گیری سے وہ چیز کہ
جانتا ہے تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب تو اپنی ذات مین جانتا ہے وہ سب اورونکو کیا عیب کرتا ہے اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے
کہ تحقیق تو اس سے غالب ہوگا شیطان پر اور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا
مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو اور دو خیر اپنی مومنون کو: ف: خیر و احسان مومنون
کے ساتھ کرنا واجب ہے جتنا تقوی زیادہ او تنا ثواب احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید و فضیلت آئی ہے تقوے کی چنانچہ اوپر
کچھ مذکور ہو چکا ہے اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا حاصل کرے سر کا آنکھ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھ کا ستر کا پانون کا
تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھاوے جیسا کہ پاک پروردگار فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ: یعنی اے مومنون بچاؤ اپنے نفسون کو
اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہے کہ اسکے سبب سے بچتا ہے آدمی
دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی
الْقَبْرِ یَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ: یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہے قبر مین گواہی دیتا ہے
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو جو
کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے: ف: یعنی اس آیت مین
مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہے کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس اس
شہادتین مین جواب تینون کا ہے اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہے اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا اور آخرت مین سو
ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہے کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہے جب
امتحان کیے جاتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہہ نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَکَانُوْۤا اَحَقَّ
بِھَا وَاَھْلَھَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذاً باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر یا بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے
اس قول کے کہ وہ تو فرماتا ہے وَکَانُوْۤا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا اور یہ ایسا کچھ جھک مارتے ہین اور اسمین سے یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہے کہ جب اللہ
نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گو یون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین
منافقون کا سا کلمہ نہ پڑھین کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھ عظمت خدا اور رسول و شریعت کی نہ رکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی اونکے

حق مین جب ہو کہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچین پاک پروردگار فرماتا ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً یعنی ای مومنون پورے داخل ہو اسلام مین پس اس ایک حدیث پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبوا الی ربکم من قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الزاکیۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی بینکم وبینہ بکثرۃ ذکرکم ایاہ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کامون کی طرف پہلے مشغول ہونے سے یعنی بیماری مین مشغول ہو جاؤ یا اور کسی صدمے مین گرفتار ہو جاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کامون کی طرف دوڑو اور ملائے جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث کتاب شہاب مین ہی ف یعنی تم مین اور پروردگار مین جو نسبت ہی اوسے ملائے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دوگے تو وہ بات جاتی رہیگی اور زیادہ غفلت ہوگی تو نسبت بالکل جاکر کراہت اور عداوت پیدا ہوگی نعوذ باللہ من غضب اللہ غفلت بہت بُری چیز ہی جب غفلت جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر مین مشغول ہو

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب مطابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہو وُگے تم مسجد حرام مین اگر خدا نے چاہا ہی با امن سر مونڈانے والے اپنے سرون کو اور کترانے والے نڈر پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہین جانا تمنے پس مقرر کی آگے اس سے ایک فتح نزدیک ف اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے ادب والی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک مو یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے سچ خواب اونکے اور نہین جھوٹ فرمایا اوسنے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب مین بیچ مدینے کے پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ مین اور میرے اصحاب داخل ہوئے ہین مسجد حرام مین با امن اور سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے کے وقت کرتے ہین پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا اونھونے کہ داخل ہونگے مکے مین اسی برس اور رکھا اونھون نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوسمین اور حدیبیہ سے صلح کر کر پھرے تو کہا عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقون نے واللہ ماحلقنا ولا قصرنا ولا رأینا المسجد الحرام یعنی قسم خدا کی نہین سر منڈایا ہمنے اور نہ کتروائے بال ہمنے اور نہ دیکھا مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب اوسکا سچا ہی ولیکن بنابر حکمت کے اس سال مین تاخیر ہوئی اور سال آیندہ مین ظہور اوسکا ہوگا جیسا کہ فرمایا لتدخلن المسجد الحرام الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن جاریۃ انصاری سے کہ کہا حاضر ہوئے ہم حدیبیہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط مین لاتے تھے اونٹون کو سرعت سے سو کہا بعضونے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہا لوگونے کہ وحی کی گئی ہی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کانپتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اونٹنی پر نزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پس کہا عمر نے کیا یہ فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہی اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ مین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ خبر دی کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ وہ اور اصحاب اونکے داخل ہونگے مسجد حرام مین صدق و حق ہی اور بالحق یعنی ساتھ حکمت بالغہ کے اور حکمت اوسمین یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ اوسکے دلمین مرض ہی

یعنی شک کا اتفاق اور جائز ہی یہ کہ ہو بالحق قسم پھر یا تو قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہی باطل کی یا قسم ہی اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہی
پس جانا جو کچھ کہ نہ جانے تم یعنی حکمت تاخیر فتح مکہ کی سال آئندہ تک فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ یعنی ورے فتح مکے کے فتح قریب وہ فتح ہونا خیبر کا ہی تا کہ تسکین
پاوین اوس سے دل مومنون کے میسر ہونے سے فتح موعود تک ✤ **معا بحر** ✤ متعلق مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ انکے ابن عمر سے منقول ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی بال کترنے والو
کے لیے بھی ایسا ہی فرمایئے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ
عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والون کی وقت نکلنے کے
احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والون کے لیے دعا کی آنحضرت نے اور چوتھی بار مین کترانے والے بالون کے لیے اور بعضی روایت
مین تیسری بار مین انکے لیے دعا کرنی آئی ہی ✤ اور روایت مین آیا ہی کہ دعا کی آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ تین بار لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ اور کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ عَلَى
النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ ✤ **در منثور** ✤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بمعنی تحقیق کے ہی نہ بمعنی تعلیق کے پس اگر
کہے تو کہ سب چیزین اسکی خواہش سے ہوتی ہین پس یہان انشاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھے اس خواب کے کہتے تھے
ظہور اسکا نہین ہوگا خداوند تعالیٰ نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر چند یہ کلمہ
شرط کا ہی لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب مین یا تساع جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ اور بعضون
نے کہا کہ یہ بندون کے ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر دین کسی امر کی زمانہ آئندہ مین جب تک کہ نہ ملاوین ساتھ اوسکے انشاء اللہ تعالیٰ
اور تیسرے یہ کہ استثنا راجع ہی طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَدَّمَهٗ وَاِنْ شَآءَ اَخَّرَهٗ اور
بعضون نے کہا کہ اِنْ بمعنی قد کے ہی اے قَدْ شَآءَ اللّٰهُ اور اِنْ بمعنی قد کے بہت آیا ہی یعنی تحقیق مسجد حرام مین داخل ہوگے اور بعضون نے یہ معنی
کہے ہین کہ مسجد حرام مین داخل ہوگے اور تحقیق خدائے عز وجل نے چاہا ہی کہ داخل ہوگے مسجد حرام مین اور بعضون نے کہا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ استثنا داخل ہونے سے نہین ہی ولیکن استثنا بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ اور بعضون نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ خطاب ہی آنحضرت کے سب یارون کو کہ تحقیق تم داخل ہوگے
اور چاہا ہی خدائے عز وجل نے کہ ان یارون مین سے بعضے جیتے رہینگے اوس وقت تک اور بعضے نہین جینے کے یہ استثنا واسطے ہی کہ نہین
جینے کے اور نہین رہینگے اوس وقت تک ✤ **زاہدی** ✤

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہ ہی وہ کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت کے اور دین راست کے تو کہ غالب کرے اوسکو سب دینون پر اور بس ہی خدا اظہار کرنے والا حق کا
فتح ✤ وہی ہی جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا ✤ **تفسیر**
اس دین کو اللہ نے ظاہر مین بھی سب سے غالب کر دیا آیات اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ✤ **موضح** ✤ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینون پر یعنی مشرکین اور اہل کتاب وغیرہما کے دینون پر اور غلبہ دین اسلام کا متحقق کیا اللہ سبحانہ نے دیکھیتا
تو کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے ہی کہ یہ دین تمام دینون حق کو نسخ کرنے والا ہی اور باطل دینون کو
باطل کرنے والا اور بعضون نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگا کہ جس وقت نہین باقی رہیگا روئے زمین پر
کوئی کافر اور بعضون نے کہا کہ مراد غلبہ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلون کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اور بس ہی اللہ

گواہی دینے والا اسپر کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی حق ہی + **مل بحر** + یہ زیادہ وعدہ ہی مومنون کی مدد کرنے کا اور دور کرنا وحشت کا مومنون کے دلون سے کہ فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بھیجا اپنا رسول ساتھ دین حق کے تا راہ چلین مومنون کو اس راہ سے آسانی سے اور اوسکے دین کو غالب و آشکارا کرے سب دینون پر وکفی باللّٰہ شہیدًا یعنی رسول آیا اور دعوت کی کافر منکر ہوئے اونکی رسالت کے خدا تعالی نے گواہی دی کہ اگر کافر تجکو راستگو نہین جانتے ہین دعوی نبوت مین اور گواہی نہین دیتے ہین تیری رسالت کی تو تجکو خدا تعالی گواہ بس ہی ساتھ اسکے کہ تو رسول خدا کا ہی جیسا کہ خدا فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی جانو کہ محمد رسول میرا ہی اور بھیجا ہوا میرا خلق کی طرف اور رسول اللہ پر وقف ہی + **زاہدی** +

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۠

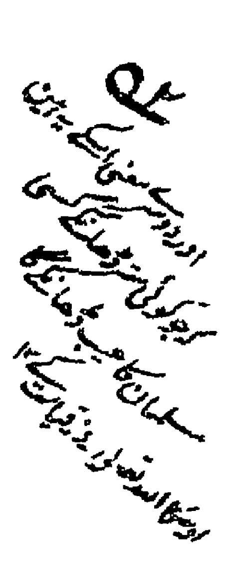
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کا ہی اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہین سخت ہین کافرون پر مہربان ہین درمیان اپنے دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو نشانی صلاح اونکی بیچ چہرون اونکے ہی اثر سجدے سے جو کچھ کہ مذکور ہوا مثال اونکی ہی بیچ توریت کے اور مثال اونکی بیچ انجیل کے یہ ہی کہ وہ مانند ایک کھیتی کے ہین کہ نکالے گھانس سبز اپنی پس قوی کیا اوسکو پھر موٹی ہوئی پھر کھڑی ہوئی اپنی پنڈلیون پر یعنی جڑون پر خوش کرتی ہی زراعت کرنے والون کو مترجم کہتا ہی حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ اسلام اول سال ہین ضعیف تھا اور مسلمان کم تھے رفتہ رفتہ غالب اور بہت ہوئے واللہ اعلم عاقبت حال علیہ السلام کا یہ ہی کہ غصے مین لاوے خدا تعالی بسبب دیکھنے اونکے کے کفار کو وعدہ دیا ہی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین اون مین سے بخشش اور مزدوری بڑی کا + **فتح** + محمد رسول اسکا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اسکا فضل اور اوسکی خوشی پانا اونکا اونکے مونہہ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر یعنی تنہ پر خوش لگتا کھیتی والونکو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا + **تفسیر** + جو تندی اور نرمی اپنی خو ہو وہ سب جگہ برابر چلے اور جو ایمان سے سنور کر آوے وہ تندی اپنی جگہہ اور نرمی اپنی جگہہ اونکا پانا یعنی تہجد کی نماز سے صاف نیت سے چہرے پر اونکے نور ہی حضرت کے اصحاب لوگ نہین چھپائے پڑے تہرے کے توریت اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت بڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفون کے وقت اور یہ کہ وعدہ دیا اونکو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہین حضرت کے صحاب ایسے ہی تھے مگر جانے کا اندیشہ رکھا حق تعالی اپنے بندونکو ایسی خوش خبری نہین دیتا کہ نڈر ہو جاوین مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہی + **موضح** + اور وہ لوگ الخ یعنی اصحاب اوسکے اور اَشِدَّآءُ جمع شدید کی ہی بمعنی سخت کے اور رُحَمَآءُ جمع رحیم کی ہی بمعنی مہربان کے اور اسی کے مانند یہ آیت ہی اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور سختی اونکی کافرون پر اس درجے کو پہنچی تھی کہ بچاتے تھے کپڑے اپنے اونکے کپڑون سے کہ کہین لگ نجاوین اور بچاتے تھے بدن اپنے اونکے بدنون لگنے سے اور آپسکی مہربانی کی یہ حالت تھی کہ نہین دیکھتا تھا مومن مومن کو مگر کہ سلام علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اور سے اثر سجدے کے سے یعنی اوس تاثیر سے

کہ جو ہوتی ہی بسبب سجدے کے اور علامت سے مشغول ہیکر روشن ہیں چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتون کو بسبب فرمانے آنحضرت علیہ
السلام کے من کثر صلاتہ باللیل حسن وجہہ بالنہار مثال اونکی یعنی صفت اونکی توریت میں ہو یعنی پہلے پتلا تھا پھر موٹا ہو گیا
خوش لگتا الخ یعنی خوش ہوتے ہین اوسکی توریت سے اور کہا بعضون نے کہ لکھا ہوا ہی انجیل مین کہ قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم کہ اوگینگے مانند بڑھنے
کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتون کا اور منع کرینگے بری باتون سے اور عکرمہ سے ہی کہ نکالا پٹھا ساتھ ابی بکر کے پس قوی کیا ساتھ عمر کے پھر
موٹا ہوا ساتھ عثمان کے پھر کھڑا ہوا الخ ساتھ علی کے اور یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ تعالی نے ابتدا امر اسلام کی اور ترقی اوسکے کی
زیادتی مین یہان تک کہ قوی و مستحکم ہوا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوٹھے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالی نے بسبب اونکے کہ ایمان لائے
ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہی پہلا پٹھا بسبب ورطہ زراعت کے پھوٹ کے کہ جو پھوٹتے ہین اوسکی جڑ مین سے یہان تک کہ خوش لگتا ہی کسان کو
پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی و قوت مین اسلیے ہوئی کہ تا کافر اونکو دیکھکر جلین اور یہ آیت تدارک ہی روافض کے قول کو کہ
وہ جو کہتے ہین کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہین ہوتا ہی مگر جب کہ
ثابت رہین اسلام پر حالت حیات مین ف اشداء علی سخت ہین الخ مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہین رحم کرتے کافرون پر جیسے رحماء الخ
یعنی چاہتے ہین بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہی باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ اور
کہا ہی علما نے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہی اور یہ بھی ہی کہ ہر کلمے سے اشارہ ہی شخص معین کی طرف صحابہ مین سے چنانچہ کلمہ مَعَهُ اشارہ
ہی طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ دلیل اوسکی ہی اور اَشِدَّاءُ کنایہ ہی ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرنے
کفار کے ساتھ اونکے برابر نہین تھا اور رُحَمَاءُ اشارہ ہی ساتھ ذی النورین کے کہ رحم و مہربانی اونکی مشہور ہی اور رُكَّعًا سُجَّدًا
اشارہ ہی علی مرتضی کی طرف کہ اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے تھے اور يَبْتَغُونَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہین
اور تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنے کی اوسپر طلب کرتے ہین فضل کو الخ یعنی طالب اسکے ہین
کہ داخل کرے اللہ تعالی اونکو جنت مین اور راضی ہو اونسے اور لفظ سِيمَاهُمْ جو بمعنی نشانی اور علامت کے ہی اختلاف کیا ہی علما نے کہ
مراد اس سے کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہی کہ صحابہ کے چہرون مین ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ
اونھون نے سجدے کیے تھے دنیا مین یہ روایت عطیہ عوفی کی ہی ابن عباس سے اور کہا عطا بن ابی رباح اور ربیع بن انس نے کہ روشن ہوویگے
چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشب نے کہ ہونگی اونکے چہرون پر سجدون کی جگہ مانند چودھوین رات چاند کے اور کہا
اورون نے کہ وہ سمت حسن اور خشوع او تواضع ہی اور یہ روایت والبی کی ابن عباس سے ہی اور یہی قول مجاہد کا ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ
سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہی کہ پہچانے جاتے ہین اوس سے اور کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہی بسبب بیداری
کے اور کہا عکرمہ اور سعد بن جبیر نے کہ وہ اثر مٹی کا ہی پیشانیون پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کپڑون پر کہا عطا
خراسانی نے کہ داخل ہین اس آیت مین تمام وہ لوگ کہ محافظت کرین پانچون نمازون پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار
حال انکہ نہین ہین وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہین الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے
اور ضعیف تھے رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہو گئے كَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے زرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَ
شَطْأَهُ ابوبکر فَآزَرَهُ عمر فَاسْتَغْلَظَ عثمان یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ علی بن ابی طالب
کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علی کے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مؤمنون اور یہ تمثیل کرنا خدا تعالی کا اونکو بسبب اسکے ہی کہ کفار دیکھ کر
غصے مین آوین ... اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی اصحاب پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار ہی

اہم امور سے بھی اثبات کرنا فضیلت کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر فی الجنۃ وعمر
بن الخطاب فی الجنۃ وعثمان بن عفان فی الجنۃ وعلی بن ابی طالب فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن
بن عوف فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ اور فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم
فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان وافرضہم زید بن ثابت الخ یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابو بکر ہین اور بہت
سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور سب سے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب
اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال و حرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہی اور امین اس امت کے ابو عبیدہ بن الجراح اور بڑے
قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہی طرف
آپکے فرمایا عایشہ پس کہا مینے کہ مردون مین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون پس فرمایا عمر
بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ پیروی کرو اون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابو بکر و عمر ہین اور
طریق اختیار کرو عمار کا اور چنگل مارو ساتھ عہد عبد اللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور اوسپر تھے نبی علیہ السلام اور ابو بکر
اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبت احد یعنی ٹھہر اے احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا
تجکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی زمین مین مرے گا روز قیامت کے نور اور قائد اونکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے
ساتھ لیجاویگا اور عشرہ مبشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی حدیثین بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اللہ فی
اصحابی لا تتخذوہم غرضا بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن
اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ یعنی ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے میرے
صحابہ کے مقدمے مین مت پکڑنا تم اونکو نشانہ لعن و طعن کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے
بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی
اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی یہ کہ ماخوذ کریگا وہ اوسکو پس جب انکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور انکے
حق مین یہ بھی آیا ہی ومن سبہم فقد سبنی یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا صحابہ کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجکو پس اس سے معلوم ہوا
کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین و بالاتفاق کفر ہی تا بحدیکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی
قبول نہین ہی سوائے قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا بیچ کتاب فتح القدیر کے کہ فقہ حنفی مین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاوے از راہ حد ہمارے نزدیک پس نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی
بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہی ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے پس وہ قتل کیا
جاوے اور نہ معاف کیا جاوے اوس سے کذا فی البزازیۃ اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوہرۃ سب الشیخین ولعنہما کفر الخ یعنی کتاب
جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکو کفر ہی اور واجب ہی قتل اسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام
کی کرے تو آیا قبول کیجاوے توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اسپر عمل کیا ہی فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے
اور ابو نصر دبوسی نے اور یہی مختار ہی کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور غایۃ البدایہ مین بیچ کتاب امامت کے لکھا ہی وہو المختار
للفتوی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکے ہی چارون اماموں کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل اوسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے

صحابہ کے سب امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہین اوپر کفر اور قتل کرنیکے سب شتم کے ساتھ روایت مشہور ہے چنانچہ بیچ اقوال فتح علی
کے کہ عیث وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے فاسق او مبتدع ہین لیکن مارنا تو بھی چاہیے اور ایک روایت مین ہی کہ
تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونون مذہبون کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ
کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر اونکا سوائے خیر کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد بخدا کرے اوسنے خبر دی ہی
کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو انکے سینون سے نکالدالونگا مین اور سوائے شغوف کے آپسمین ہونگے اور تفسیر نہم کی بیچ آیت وعد
اللہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت منھم جسکے صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بعوسے منھم یعنی اس امت سے اور بعوسے مین
صلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین اصحابی اجمعین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ جب مر سعد بن معاذ
تو حاضر ہوئے اونکے جنازے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہہ
البتہ پہچانتی تھی رونا ابوبکر کا جدا اور عمر کا رونا جدا اس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
رحماء بینھم کسی نے کہا پس کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے پس کہا کہ نتھی بہتی آنکھ آنحضرت کی کسی پر ولیکن وہ جب غمگین
و غصے ہوتے تو پکڑ لیتے داڑھی اپنی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا
اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ولم یعرف حق کبیرنا فلیس منا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے
ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر ۔ اور فرمایا لا تنزع الرحمۃ الا من شقی یعنی
نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے ۔ اور فرمایا انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء یعنی نہین رحم کرتا اللہ اپنے بندون
مین سے مگر رحیمون پر ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماھم کہا آگاہ ہو کہ اس سیما سے وہ نشانی نہین مراد ہی
کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت و خو اور خشوع ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول
اللہ تعالی کے سیماھم فی وجوھھم کہا السمت الحسن (رہ و روش نیک) ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ انبیا فخر کرینگے
آپسمین کہ کون اونمین سے یار بہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہوون مین اوس دن اکثر اونکا یعنی بہت یار
بہت ہونگے اور سب وارد ہونگے یعنی میدان محشر مین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھ مین عصا ہوگا بلاویگا
اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اونکو نبی اونکا اوس سے ۔ سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا
اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے کہ تحقیق خراب کیا اسنے اپنے مونہہ کو آگاہ ہو قسم خدا کی نہین ہی وہ سیما کہ
اللہ صاحب نے بیان فرمائی اور تحقیق نماز پڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسی برس نہین نشان پڑا سجدے کا میری پیشانی پر ۔ اور ابن عباسؓ حضرت سے
نقل کرتے ہین بیچ تفسیر سیماھم کے کہ فرمایا کہا میرے لیے جبرئیلؑ نے کہ جب دیکھتا ہون مین طرف ایک شخص کے آپکی امت مین سے تو پہچانتا
ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشان وضو کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی
ای محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت ۔ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صاحب موسی واخیہ المصدق لما جاء بہ موسی یعنی
محمد رسول اللہ کی طرف سے کہ جو یار ہی موسیٰ کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسیٰ آگاہ ہو ای یہود بلا
اللہ نے فرمایا تمکو ای گروہ اہل توریت کے اور بلاشبہہ تم البتہ پاتے ہو اسکو اپنی کتاب مین محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینھم آخیر سورت تک ۔ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذلک مثلھم فی التوراۃ انکے کہ مراد ہی

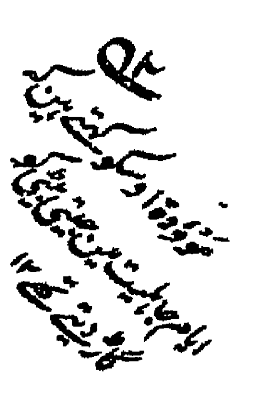
لکھی گئی ہین یہ دونون مثالین توریت و انجیل مین پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان و زمین ❊ عمار مولی بنی ہاشم سے منقول ہے
کہ کہا پوچھا مینے ابوہریرہؓ سے حال تقدیر کا کہا ابوہریرہؓ نے اکتفا کر اس سے ساتھ آخر سورۂ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالی نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنے اونکے ❊ حضرت عائشہؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہین استغفار کرنے کا پھر برا
کہتے ہین اونکو لوگ ❊ **درمنثور تنبیہ** ❊ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافرون سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیون پر
رحم اگر بدعتی و گمراہ ہو تو بھی اوسپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق مین آیا ہی مَنْ وَقَّرَ
صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہی کہ توقیر اور چیز ہی اور رحم کرنا اور چیز ہی توقیر کے معنی ہین تعظیم
کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی
مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہوسکتی ہی ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرے تو اوسکو
ظلم سے پس یہی مدد کرنی تیری اوسکو پس حاصل یہ ہی کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہی کہ حتی الوسع اوسکے سمجھانے کے درپے ہو بسہولت و خفیہ
بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور کوسے بیچارے پر مار کر نفرت دلاوین ای بھائیون ہرگز یہ راہ حق
نہین ہی تامل کرو آمین کہ اللہ صاحب فرماتا ہی اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ پس جب تک دائرہ اسلام مین داخل ہی بموجب اسکے
واجب الرحم ہی اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تری الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ
تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى
یعنی پاوے تو مومنون کو آپسکے رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو
اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے ❊ **ف** ❊ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیے
مثل عضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت مین لکھا ہی ❊ **بیت** ❊ بنی آدم اعضاے
یک دیگر اند ❊ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند ❊ چو عضوے بدرد آورد روزگار ❊ دگر عضوہا را نماند قرار ❊ اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ
كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ یعنی مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض
اوسکا بعض کو پھر ڈالین اونگلیان اپنی اونگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملے رہنا چاہیے ❊ اور آیا ہی کہ آنحضرت کے پاس جب آتا سائل
یا حاجتمند فرماتے آپ صحابہ کو اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے ❊ **ف** ❊ اور یون سمجھو کہ دیکھیے
ہماری سفارش حضرت قبول کرین یا نہ کرین تم بہر نوع ثواب پاؤگے آگے قبول کرنا نہ کرنا میرا حکم الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ فرمایا وَيَقْضِي اللّٰهُ
آخر تک ❊ **سبل** ❊ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ
اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی
بھائی اپنے کے ہوتا ہی اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون روز قیامت
کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اوسکی اللہ دن قیامت کے ❊ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ
وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ
اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی



نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑ دے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اس جگہ ہے اور اشارہ فرمایا طرف سینہ اپنے کے تین بار ف یعنی جگہ تقوی کی دل ہے اور وہ پوشیدہ ہے تجھسے پس کیونکر حقیر جانتا ہے تو بھائی مسلمان کو باوجودیکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہے وہ اوسسے بہت بزرگ ہوتا ہے اللہ کے نزدیک مسیل کافی ہے آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی + اور فرمایا جنتی تین ہین صاحب حکومت کا کہ عادل ہے صدقہ کرنے والا اخلاق پر توفیق دیا گیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا سوال سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہین ضعیف وہ جو نہین عقل ہے اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہین نہین خواہش رکھتے بیبی کی اور نہ مال کی ف + یعنی عقل نہین رکھتے ہین کہ بچا دے ونکو حرام سے اور بی بی اور مال کی نہین خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی پروا نہین رکھتے بلکہ مائل حرام کی طرف ہین حق + اور خائن وہ جو نہ پوشیدہ ہے اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہے اوسمین ف یعنی وہ ڈھونڈھ نکالتا ہے طمع کی چیز اور نہین چھوڑتا ہے اوسمین مگر کہ خیانت کرتا ہے اوسمین سیل اور وہ شخص کہ نہین صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہے مگر حال یہ ہے کہ وہ فریب دیتا ہے تجھکو تیرے اہل سے اور مال تیرے سے ف یعنی ظاہر کرتا ہے پارسائی اور امانت اور ہے درپے خیانت کے اہل و مال تیرے مین حق + اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹ کا اور بدخلق و بدگو + اور فرمایا قسم ہے اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگون نے کون اے رسول اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے + اور فرمایا جب ہو تم تین پس سرگوشی کرین دو آدمی بغیر تیسرے یہانتک کہ تم ساتھ لوگون کے ملیے اسلیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو اور فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ یعنی ستون دین کا خیرخواہی کرنی ہے فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور مسلمانون کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی + ف خیرخواہی اللہ کی یہ ہے کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت مین اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت مین اور خیرخواہی کتاب اللہ کی یہ ہے کہ سچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیرخواہی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اونکی اوامر و نواہی مین اور خیرخواہی مسلمانون کے حاکمون کی یہ ہے کہ اطاعت کرے اونکی حق باتون مین اور خروج کرے اونپر اور خیرخواہی عوام مسلمین کی یہ ہے کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتون کی طرف نہایہ + کہا جریر نے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیرخواہی کرنے کے ہر مسلمان کے لیے + اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ + یعنی رحم کرنیوالون پر رحم کرتا ہے رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین رحم کریگا تمپر وہ کہ آسمان مین ہے یعنی اللہ تعالی کہ کارخانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہے + اور فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی نہین ہے ہمارے تابعین مین وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑون کی اور نہ حکم کرے اچھی باتون کا اور نہ منع کرے بری باتون سے + اور فرمایا کہ نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہے اوسکی + اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہے بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے والے کی کہ غلو نہین کرتا ہے اوسمین اور نہ الگ ہے اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی + اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون کے وہ گھر ہے کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہے کہ اوسمین یتیم ہو کہ برائی پہنچائی جاوے

طرف اوسکے + اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے سر یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی سے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان
بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہو نگا مین
اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو او نگلیان اپنی + اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے
واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین
پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین اوسکی
اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی + اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا
بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے + اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ
حَسَنٍ یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے + اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی گاڑدی اور نہ
اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین + اور فرمایا مَنِ اغْتِیْبَ
عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ الخ یعنی جسکے پاس غیبت کیا جاوے
مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کر سکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا
اور آخرت مین پھر اگر نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہو اوسکی مدد کرنے پر مواخذ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین + اور فرمایا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِیْهِ الخ
یعنی جسکو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے یعنی کسینے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا ہو تو ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو
آگ دوزخ سے + اور فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ الخ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ دور کرے
اوس سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنونکی
اور فرمایا مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا الخ یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہ
مین کہ ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی یعنی کوئی کسیکی غیبت کرتا ہی اور برا کہتا ہی اور سننے والے
نے منع نکیا مگر کہ چھوڑیگا مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی
مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی
اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی + اور فرمایا مَنْ رَاٰی عَوْرَةً فَسَتَرَهَا کَانَ کَمَنْ اَحْیَا مَوْءُدَةً
یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو + اور فرمایا اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ
اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آیینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے
کہ دور کرے اوس سے + ف + یعنی جیسے آئینے مین چہرے کا عیب معلوم ہو جاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس چاہیے
کہ آگاہ کر دے اوسکو تا وہ چھوڑ دے + اور فرمایا مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا
اللہ فرشتے کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے
عیب اوسکا روکیگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا یعنی وسقدر عذاب ہو لیگا یا دشمن کو
راضی کریگا جب نجات ہوگی + اور فرمایا خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے
اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے + ترغیب ہمسایہ ایک شخص نے رسول صلی اللہ علیہ

ف صاع نام ایک پیمانہ کا ہی جسمین ساڑھے تین سیر غلہ آتا ہی

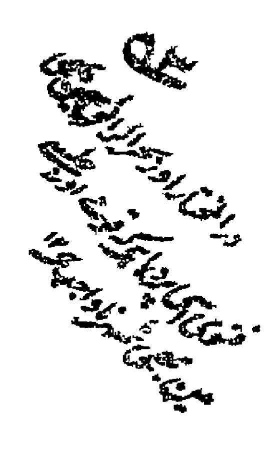


کہ ای رسول خدا کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسایون اپنے
سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جب سنے تو اونکو کہتے ہین تحقیق برائی کی تونے پس تحقیق برائی کی [illegible]
حکم اوس صورت مین ہی کہ ہمسایہ اہل حق اور انصاف کے ہوو ین اور زیادہ محبت و عداوت نرکھتے ہون + حق + اور فرمایا اَنْزِلُوا
النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے [illegible]
رذلے اور شریف مین اور درمیان خادم و مخدوم کے + اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ
یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ الخ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن پس شروع کیا اصحاب اونکے نے کہ مونھ پر ملتے تھے پانی
پانی وضو اونکے کا پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا
پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسائیگی اوسکی [illegible]
اوسکا ہی + اور فرمایا لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ یعنی نہین ہی مومن کامل وہ شخص [illegible]
اور ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے + کہا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کثرت نماز
اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن ایذا دیتی ہی ہمسایون اپنے کو [illegible]
زبان اپنی سے فرمایا وہ دوزخ مین ہی کہا اوس شخص نے ای رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کمی [illegible]
نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہی چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور نہین ایذا دیتی [illegible]
اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہی + اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ [illegible]
وسلم کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بھلے تمہارے [illegible]
اور برے لوگون ہی تا بھلا معلوم ہو جاوے برے سے [illegible]
خبر دیجیے ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا [illegible]
برائی سے اور برا تم مین کا وہ ہی کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی برائی سے [illegible]
تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمہارے اخلاق تمہارے جیسے کہ بانٹے درمیان [illegible]
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہی [illegible]
اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہی [illegible]
کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی + ف + اسلام دل کا یہ ہی کہ پاک [illegible]
اور اسلام زبان کا یہ ہی کہ باز رکھے اوسکو ہر چیز سے کہ اوسمین آفات اوسکی ہین [illegible] اور فرمایا [illegible]
وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ یعنی نہین ہی بہتری [illegible]
الفت کیا جاتا ہی + اور فرمایا مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ [illegible]
اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو [illegible]
اوسکو اللہ جنت مین + اور فرمایا مَنْ [illegible]
ایک مین [illegible]

الخلق عیال اللہ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اللہ کی نیکی سے
ف اللہ تعالی پاک ہی عیال سے مگر یہان مجازًا فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی اللہ اپنی مخلوق کو ✤ حج
ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو ✤ اور فرمایا الا ادلکم
عَلٰی اَفْضَلِ الصَّدَقَۃِ اِبْنَتُکَ مَرْدُوْدَۃً اِلَیْکَ لَیْسَ لَھَا کَاسِبٌ غَیْرُکَ یعنی کیا خبر دون مین تمکو اوپر افضل
صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری پر ہی کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر نہ ہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوا
تیرے ✤ یہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ✤ اور اخلاق محسنی مین لکھا ہی بادشاہون پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا
و خلائق پر اسلیے کہ زیر دستان امانت حضرت کردگار کے ہین کہ اختیار و اقتدار والون کو سپرد کیے ہین تا اونکی رعایت سے حال زیردستون
اور عاجزون کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب اہتمام رعیت پروری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلاے
جبارون و ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہوین پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون پر بخشش
کرے ✤ نظم ✤ در شفقت ہر کہ علم برافراخت ✤ کار خود و جملہ خلائق بساخت ✤ از شفقت ہر کہ سرفراز شد ✤ دیدۂ دولت بخوش
باز شد ✤ سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین باپ سلطان محمود کا کہ اوائل حال
مین طالب تھا سوا ایک گھوڑے کے اپنے پاس نرکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو
جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل مین چرتی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی
بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا تھا ماں کے ساتھ سے رہگیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھکر زین کے آگے رکھلیا اور راہ شہر
کی لی جبکہ ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے
کے کھولکر جنگل مین چھوڑدیا اوسکی مان نے اوسکو آگے اپنے کرکر مونہہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان مین مناجات کی ✤ مصرع ✤ آنکہ زبان بے
زبانان دانی ✤ سبکتگین خالی ہاتھ شہر مین آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ اوس سے فرماتے ہین اے سبکتگین بواسطے اوس شفقت
و رحمت کے کہ تجسے وجود مین آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بچہ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تونے حضرت حق مین تمام قرب
پایا تونے اور ہم تجسے خوش ہوئے اور حق سبحانہ نے تجکو شرف بادشاہی عطا کیا ہی چاہیے کہ بندگان خدا پر اسی طرح شفقت و مرحمت بجالاوے تو
اور اپنی رعیت کے معقد مین طریقہ مرحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بواسطہ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی
پاتے ہین اگر بسبب مرحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہین ✤ نظم ✤ دستور رعایت ز رعیت مدار ✤ کار تو رعیت
برعایت سپار ✤ مرحمتی کن کہ جگر خستہ اند ✤ در کرم و لطف تو دل بستہ اند ✤ حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے سے یہ ہی
کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے اونپر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی مال
و جان اپنی اوس سے دریغ نرکھینگے جو کچھ ہو فدا اوسپر کرینگے اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاوینگے
اور جتنا کہ اوسکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی ✤ نظم ✤ ببخشا تا ببخشا یند بر تو ✤
دری از غیب بکشا یند بر تو ✤ اگر رحمت ز حق داری تمنا ✤ تو ہم بر دیگران رحمے بفرما ✤ آردشیر بابک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اے
فرزند شفقت کرنا بسبب شفقت عام اور مرحمت مالاکلام کے رعیت کو مرتبہ رعیتی سے درجۂ دوستی کو پہونچاوے تو تا دل اونکے تیری طرف
سے ہون کہ اے چنیرین تابع دل کی ہین اور ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار کرنا رعیت کے
دلون کا بہت ہی خوش شکار ہی اسلیے کہ جب اونکے دلون کو اپنی طرف راہ دیویگا سب چنیز تابع دلون کی ہوگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

رعیت کے دل پر جمہ گئی کسی تدبیر سے نہ مٹ سکی معین کہ کیا نئے ایک شعبون پر ہے یہ کہ جتنا ہو سکے لوگون کو زراعت و عمارت کی طرف رغبت دلاوے اور ہر طرح رعیت کو بساوے اور مددگار ہو کہ رعایا کا ایسی چیزون کے بنانے مین آیا ہے کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر تیری ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروعہ پاؤنگا تو حکم کرونگا کہ تجکو سولی پر کھینچین اور حکمت اسمین یہ ہے کہ فائدہ بادشاہ کا خراج سے ہوتا ہے اور خراج اوسوقت مین بہت ہوتا ہے کہ ملک آباد ہو اور آبادی مین بعج نی ہے مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور چشم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو **بیت** مملکت معمور خواہی خلق را معمور دار * وز سر ایشان بلای ظالمان را دور دار * عہد سلطان ابوسعید خدا بندہ کے امیر لوگ اسکے رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لے لیتے تھے ایک روز سلطان نے امیر چوپان سے کہا کہ مین آج تک جانب داری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس عایت کو برطرف کیا مینے اگر تم مصلحت جانو تو آؤ سبکو لوٹ لین ہم اور کوئی چیز انکے اسباب میں سے نہ چھوڑین ہم لیکن بشرط اسکے کہ اور کچھ مجھسے روزینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اسکے کوئی تم مین سے اس طرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیر چوپان نے کہا ہم بغیر روزینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور بغیر وجہ معین کے کیونکر خدمت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ اونکی سے ہے جب انکو غارت کرین ہم تو یہ توقعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری دنبے رعیت سے لو اور غلے انکے کہا جاؤ تو انکو ناچار ترک زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت نکرینگے اور محصول نحاصل ہو تو تم کیا کہاؤگے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت و پرورش کی طرف ہوئے * **نظم** شنیدم از بزرگان سخن سنج * کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج * کزان گنج ار شود آخر سر آید * وزین ہر لحظہ دخلے نو در آید * اور جملہ شفقتون سے یہ ہے کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور داد خواہ کا حال خوب دریافت کیا کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغاؤن وغیرہ پر سپرد نکرے کہ بسبب طمع کے جس سے کچھ ہاتھ لگے گا اوسکو جانے دینگے آیا ہے کہ حرمین کے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہی اور سلطنت تجکو نچاہیے کہ متعلق و تابعدار تیرے لوگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح بطرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو اسکی خبر نہین اونھون نے پھر جواب لکھا کہ عذر تیرا بدتر ہے گناہ سے بزرگون نے لکھا ہی کہ جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور سکے حوالے مت کر تو نے مہمات رعایا اپنے ذمے پر لین ہین تجکو بوقت سوال کے عہدہ جواب سے باہر آنا چاہیے بیخبری و غفلت نچاہیے اور یہ عذر تجسے کون سنیگا اور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجسے رکھتی ہی ایک بیل ٹوٹ جاوے اور راہ بگڑ جاوے اور بیل کا پاؤن کسی بکری کا ایک سوراخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پاؤن کو ضرر پہنچے تو فردا قیامت اللہ تعالی مجسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال پر اور خبرگیری کرنے اونکی مین مشقت لینے پر اوٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضرور ہی * **قطعہ** بفراز تخت حکومت نشستن آسان است * در آن مقام بسی احتیاط باید کرد * مراد حاجت محنت رسیدہ باید داد * غم فقیر مشقت کشیدہ باید خورد * تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا اور بعد سننے مضمون رحم کے کچھ بیان رکوع و سجود کا کہ متعلق تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے ہے لکھا جاتا ہی تا لوگ راغب ہون بہت سے رکوع و سجود کے ضمن صلوۃ مین * اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰىكُمْ مِنْ بَعْدِيْ یعنی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نکرو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے * اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا ہے کہ تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سوا کھڑے رہنے اور

بیٹھنے کے بیچ دونون سجدون کے قریب قریب برابر تھے ۔ ف یعنی قیام کو اوسمین قرأت پڑھتے تھے الحمد اور سورت پڑھتا اور قعود
کو جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے
مقدار مین ۔ ح ۔ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کھڑے
رہتے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا
سہو ۔ ف یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کر دی اور قیام از
سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ درازگی نوافل مین
ہوتی ہوگی یا فرضون مین بھی کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ۔ ح ۔ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم
نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا
پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا
بولنے والا ابھی یعنی ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے اوپر تیس فرشتون کو کہ جلدی کرتے ہین کونسا
اونمین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے ۔ اور روایت کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ فرمایا لَا تُجْزِئُ
صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ یعنی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہان تک کہ
سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع اور سجدے مین ۔ ف شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع و سجدون مین اتنا
ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہی نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور تینون امامون کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار
اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہی اور واجب ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ
دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہین اور ابن ہمام
نے کہا ہی لائق ہی کہ ہو قومہ اور جلسہ واجب ۔ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا شقیق نے کہ حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع
اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے مَا صَلَّيْتَ یعنی نہین نماز پڑھی تو نے یعنی پوری
کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت کے
یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ۔ ف وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی
واجب ترک کرتا تھا اوسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً تو وہ کافر
ہوتا ہی اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثرون کے نزدیک جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکے وعید مین



تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نہ سمجھے ۔ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً
الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ یعنی بہت برا لوگون مین باعتبار چرانے کے وہ شخص ہی کہ چوری کرے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سے فرمایا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا یعنی نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا
ف چور نماز کا مال کی چوری سے برا اسلیے ہی کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکے
مالک سے یا ہاتھ اوسکے کاٹے جاتے ہین پس نجات پاتا ہی عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنے کا ثواب
سے اور بدل کرتا ہی اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوا ضرر کے ۔ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندہ کا اپنے رب سے مستحق ہی اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین

ہو اور بہت سجدے کر ۔ ف ۔ استدلال کیا ہے ساتھ اس حدیث کے کہ سجدہ بہت زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے اوسی سے کہ سجدے اور دعا قبول کیے جاتے ہیں اس لیے کہ دعا کا ذکر بعد اوسکے آیا ہے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ الخ یعنی جب پڑھتا ہے آدمی آیت سجدہ کی پھر سجدہ کرتا ہے تو الگ ہوتا ہے شیطان روتا ہوا کہتا ہے وائے افسوس مجھ پر حکم کیا گیا آدم کا بیٹا سجدہ کا پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہے اور حکم کیا گیا میں ساتھ سجدے کے پس انکار کیا میں نے پس میرے لیے آگ ہے ۔ اور روایت ہے ربیعہ بن کعب سے کہا میں رات کو رہتا تھا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا تھا پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک وغیرہ پس کہا مجھکو سوال کر یعنی مانگ بھلائی دنیا اور آخرت کی پس میں نے کہا اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی مانگتا ہوں آپ سے رفاقت آپ کی بہشت میں فرمایا آپ نے اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ یعنی یا سوا اسکے بھی سوال کر یا سوا اسکے اور بھی میرا یہ مطلب ہے کہ تو چاہتا ہو بہت بڑا بہتر اور جیسا کہا میں نے هُوَ ذَاكَ یعنی مطلب میرا وہی ہے کہ عرض کیا میں نے فرمایا فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے ۔ ف ۔ فرمایا اسکے سبب خوش ہو کے فرمایا یہ مقام مکافات کے یعنی بدلے نعمت کے پس مدد کر میری یعنی اگر میں راضی ہوں تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون میں قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی میں دعا کرتا ہون لیکن حاصل ہونے شفا تیری میں کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہے ۔ شعر ۔ فتح قفل اجابت کلید ای عزیز جنبش از دست تو میخواہ سیر ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہے خصوصاً رضا سید کائنات کی خلاصہ موجودات ہیں صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا آخرت کی نعمتون کے کہ باقی اور دائم ہیں نرکھے اور دنیا فانی کی لذتون کی طرف التفات نکرے لیکن شرط یہ ہے کہ بندگی میں اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہیں کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے ۔ شعر ۔ کار کن کار بگذر از گفتار ۔ کہ درین راہ کار دارد کار ۔ اور روایت ہے معدان بن طلحہ سے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا میں نے خبر دو مجھکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون میں اوسکو تو داخل کرے مجھکو اللہ بسبب اوسکے بہشت میں پس چپ رہا ثوبان پھر پوچھا میں نے اوسکو پس چپ رہا پھر پوچھا میں نے اوس سے تیسری بار پس کہا پوچھا تھا میں نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو نہیں سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجھکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجھسے بسبب اوسکے گناہ کہا معدان نے پھر ملاقات کی میں نے ابو درداء سے پس پوچھا میں نے اونسے پس کہا واسطے میرے مانند اوس چیز کے کہ کہا ثوبان نے ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان میں دو سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ۔ اور اور روایت میں آیا ہے کہ دونون سجدون کے بیچ میں حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ۔ اور آیا ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کرے آدمی مسجد میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ ۔ ف ۔ ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی اوٹھا لیا کرے جیسے کہ کوا دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اوٹھا لیتا ہو اور بچھانا درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت ہاتھ زمین پر بچھاوے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہیں

مثل گتے بھیڑیے وغیرہ کے اور یہ کہ جگہہ الخ یعنی مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک جگہہ خاص مقرر کرنی اور اوروکو اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہی اور حلوائی سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ کوئی مسجد مین جگہہ معین کرا اوسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہی اوسمین اور بھاری ہوتی ہی اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اوسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہ مقرر کرے واسطے فخر و فساد کے ۱۲ مترجم اور فرمایا لا ینظر اللہ عز و جل الخ یعنی نہین دیکھتا اللہ تعالیٰ طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا + **مشکوۃ**

سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ مَدَنِیَّۃٌ وَّهِیَ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّ رُکُوْعَانِ

اس سورت کا نام سورہ حجرات ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین مذکور ہوا اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا اور یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو تینتالیس اور حروف ایکہزار چار سو چھہتر اور رکوع دو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورہ مجادلہ کے اور یہ بعد سورہ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ سورت فتح مین بیان ہی مطیعون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہی منافقون کے احوال و اوصاف کا اور انکی مذمت اور وعید کا اور اس سورت مین بیان ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے مطیع اور تہدید ہی اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے فاسق + **زاهدی وغیرہ** + مترجم کہتا ہی کہ خدا تعالیٰ نے یہ سورت واسطے سکھانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر فاسق کچھہ کہے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس صورت مین کہ درمیان اونکے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کسطرح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت کرنے اور ظن بد لیجانے سے اور بسبب عالی نسب ہونے کے اور روپیہ فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو ضعف ایمان پر تنبیہ فرمائی واللہ اعلم **فتح**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ای مسلمانون پیش دستی نکرو روبرو خدا اور رسول اوسکے کے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہی + **فتح** + ای ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی جانتا + **تفسیر** یعنی مجلس مین کوئی کچھہ پوچھے تو حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ بیٹھو + **موضح** یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین روبرو اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنی بغیر اذن اونکے + **جلالین** یعنی پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے سبقت و پیش دستی نکرو یا امر و نہی مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین بغیر کہے اونکے کے شتابی نکرو اور کچھہ اپنی طرف سے نکہو کہ وہ بہت جانتا ہی تمسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام کے سے قربانیان اپنی ذبح کین اور رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہی پس حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی مین منع فرمایا + **بحر ناقلا عن المعالم مختصرا** + اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہی کہ کتنے ایک لوگون نے ذبح کین قربانیان

عید اضحی کو پہلے نماز کے پس نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کریں اور قربانیاں
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اتری یہ آیت بیچ نہی کے صوم یوم الشک سے تو ڈرو اللہ سے اسلیے کہ اگر ڈرو گے تم اس سے
تو منع کریگا تمکو ڈرنا پیشدستی ممنوع سے سننے والا ہی اوس کلام کو کہ کہتے ہو تم جاننے والا ہے اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم اور جو ایسا ہو وے پس لائق
اسکے کہ ڈرے اوس سے ۔ حل کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ کے کہ لَا تَقُولُوا خِلَافَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ یعنی نکہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ۔ درمنثور يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ یعنی ای وہ لوگو کہ اقرار کیا ہے
اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا مت بڑھو تم آگے اللہ کے اور رسول اوسکے کے یا نہ بڑھاؤ تم اقوال اور افعال
اپنے آگے اقوال افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گویا بڑھانا ہی اللہ امر سے اسی لیے
فرمایا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ حاصل یہ کہ ای مومنو سبقت نکرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و بزرگی رسول
کے اول نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت مین فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اور مانند اسکے بہت جا وارد ہوا ہی یعنی جو حکم
کرو اوسکے حکم سے کر و تمکو اجتہاد اوسوقت روا ہو کہ رسول تم مین نہو اور جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس سے پس نہ چاہیے
اجتہاد کرنا اور اپنی رای سے کام کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق مین ہی کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دیتے پہلے
جانے سے نماز عید کو اور اسیکا حکم فرماتے یاروں کو جیسے کہ فرمایا علیہ السلام نے اَغْنُوْهُمْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ
یعنی صدقہ فطر کا جو کہ ہے ادا کرو لوگوں کو سوال کرنے سے ایسے دن مین جب یہ حکم صحابہ نے سنا تو بجا لانے اور جب عید اضحی آئی تو بعضے
یاروں نے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی تا جلدی فقیروں کو پہنچاوین خدا تعالی نے یہ آیت
بھیجی لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ آخر بیضاوی اور اور بھی کچھ اسکی شان نزول لکھی ہی واللہ اعلم ۔ زاہدی
تنبیہ ۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نے اربعین
کی اصل دوسری مین کہ بیچ اتباع سنت کے لکھی ہی لکھتے ہین کہ جانا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہی اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی جمیع افعال اقوال اور حرکات و سکنات اونکے کے بیان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام
کرنے اونکے کے اور نہین کہتا مین کہ یہ پیروی فقط عبادات ہی مین کرے اسلیے کہ نہین کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتوں کی جو وارد ہوئین
عادات مین بلکہ پیروی کرے عادت کے کاموں مین بھی اسمین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تمکو اللہ پس اس سے مطلق پیروی کرنی ثابت ہوئی
اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت مین بیشک
اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تمکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھکر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے
جوتی پہنتے مین اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور ترشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو تراشنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے
اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پاؤن مین شروع کرے تو تراشنا داہنے پاؤن کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائیں پاؤن کی چھنگلیا پر
اور اسی طرح تمام اپنے حرکات و سکنات مین پیروی حضرت کی کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا
محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطیخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہین نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر بایان موزہ پہلے پہنا اوسکے کفارے مین ایک کر گیہوں کا صدقہ دیا پس نہین لائق ہی

بلکہ جو سستی کرے تو ایسے کاموں میں ٹھکانا ہو کہ وہ اوس قبیل سے ہیں جو متعلق عبادات ہیں اور اسمیں پیروی کرنے کے کیا معنی ہیں تو
بند کر دیتی ہے مجھپر ایک بڑے دروازہ کو سعادت کے دروازوں میں سے **ف** ۔ روشن ہو آنحضرت کی خواہ بسبیل عادت کے ہو یا عبادت کے
اونکی پیروی سے حسنات میں کا ندہ حاصل ہوتے ہیں اور دروازے سعادت کے کھلتے ہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ عادات کی پیروی کیا حاصل
اسلیے اس سعادت سے محروم رہنا **فصل** ۔ شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہے
کاموں میں اور توحید جانتا ہے کہ ہر بڑے کے نیچے کوئی امر ضروری ہے مقتضی اور جس ہیں اس سنت کو مخالف کرنے میں جان لے
کہ تحقیق یہ چیز ایک ہے ان بھیدوں میں سے جو دراصل بیان و دشوار ہے یہ کتاب لائق کی شرح کو لیکن لائق ہو تجھکو کہ سمجھے تو کہ بہت سی
قسموں میں سے **ف** ۔ عاقل ہو کہ عجب ہے سے تاکید کی تجھکو آنحضرت کی پیروی کرنے کی عادات میں تو شاید تجھکو ایسی فکر ہو
کہ یا ہی اشتباہ اس باب میں کیسے ہو اور فائدہ اسمیں کیا ہے سو حال یہ ہے کہ ہر سنت کے نیچے ان قسموں میں سے بہت راز ہیں کہ جنکی
شرح دراز ہے پر تیری تسلی کے لیے بطور مثال کے ہم بعض راز بیان کرتے ہیں ہم پہلا راز یہ ہے کہ ہم نے آگاہ کر دیا ہے تجھکو بہت جگہ
اوس علاقہ پر جو درمیان ملک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہے اور دل کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے
اور دل مثال ایک آئینے کے ہے کہ نہیں ظاہر ہوتیں اوسمیں حقیقتیں حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے جو صیقل کرنا
اوسکا ساتھ دور کرنے ناپاکی شہوتوں اور کدورت بری عادتوں کے ہے اور روشن کرنا اوسکا ساتھ نور دل ذکر اور معرفت کے ہے اور
میسر ہوتی ہیں اوسکے لیے عبادتیں خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح
ہوئی کہ جاری ہوں سب حرکتیں اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھ نہیں پہونچتا ہے دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا
پس پیدا ہو جاوے اوسمیں ایک صورت ٹھیک صحیح کہ نہو کجی اوسمیں پس نہیں تصرف ہوتا ہے دل میں مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے
اور حرکتوں انکی کے اور اسی سبب سے ہوئی دنیا جگہ کھیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہے حسرت اوس شخص کی جو مرگیا پہلے درست
کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ تعدیل یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہوگئے علاقے دل کے اعضا سے پس جسوقت کہ
ہونگی حرکتیں اعضا کی بلکہ خطروں کی وزن کی گئیں ساتھ ترازو عدل کے پیدا ہوگی دل میں ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہوگی
واسطے قبول کرنے حقیقتوں کے اور صفت صحت و استقامت سے جیسے کہ مستعد ہوتا ہے آئینہ درست و اچھا واسطے دکھانے صورتوں صحیحہ کے
بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکھنا چیزوں کا ہے اپنے محل پر اور مثال اسکی یوں ہے کہ تحقیق طرفیں چار ہیں اور خاص کرلی گئی اونمیں سے
جہت قبلہ کی ساتھ بزرگی کے پس عدل یہ ہے کہ مونہہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور پھیرے تو مونہہ کو اوسکی
طرف سے وقت پاخانہ پھرنے اور ستر کھولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور داہنے کو فضیلت ہے
بائیں پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہے بائیں پر سو استعمال کر تو داہنے کو اچھے کاموں میں مثل لینے قرآن
اور کھانے کے اور چھوڑ رکھ بائیں کو استنجے اور چھونے ناپاکیوں کے لیے اور ترشنا ناخن کا مثلا پاک کرنا ہے ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہے پس
لائق ہے کہ شروع کرے تو ساتھ افضل کے اور اگر نہیں ٹھکانے ہوتی عقل تیری ساتھ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے اور کیفیت شروع
کرنے اوسکی کے سو پیروی کر اسمیں سنت کی اور شروع کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اسلیے کہ ہاتھ افضل ہے پانوں سے اور داہنا
افضل ہے بائیں سے اور شہادت کی انگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہیں کلمہ توحید میں افضل ہے سب انگلیوں سے پھر بعد اسکے دور کر تو اوس انگلی
شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہتھیلی کے لیے پشت ہے اوس جہت کو جو اوسکے مقابل ہو پس جسوقت کہ کرے تو
ہتھیلی کو ہاتھ کی مونہہ کی طرف تو ہوگا دایاں انگلی شہادت کا بیچ کی انگلی سے پس ٹھہرا دونوں ہاتوں کو سامنے مونہہ اونکے کے

ملک عالم دنیا ۱۲ — ملکوت عالم آخرت ۱۲

ع جیسے کہ حضرت نے فرمایا ہے الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۱۲

اور تصویر اعضوں کو گویا کہ وہ اشخاص رہ بہن پھر تو عرض کو شہادت کی انگلی سے یہان تک کہ تمام کر دا مین ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین یہ ہی جو ہمنے ذکر کی اور جب عادت کرے گا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیوں حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت اور صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے دل میں اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فاذا سویتہ ونفخت فیہ من
روحی یعنی پھر جب ٹھیک بنا چکوں آدم کو اور پھونکوں اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازوں
اور نہ ہوا پھونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنیکے اور معنی تسویہ کے پھرتے ہین تعدیل کی طرف اور اسکے سوا ہے اور بھید کہ دراز ہی
بیان اوسکا اور ہم نہیں ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہیں اوسکی حقیقت سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمانا
نفع دیگی تجکو پس خیال کر جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہی خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچ نے پیدا کر دی اوسکے دل مین ایک
صورت سچی کہ پالیتی ہی جھلک غیب کی سونے مین اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہی خواب جھوٹے کا یہان تک کہ خواب شاعر کا
جسنے عادت ڈالی ہی جھوٹے خیالوں کی سوچ ہو گئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیحیائی کے کامون کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہان تک کہ دل کی باتون مین بھی اور دوسرا راز یہ ہی کہ معلوم کرے تو اسبات کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتی ہین
تیرے بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہی ساتھ ایک قسم کی مناسبت کے طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند
تیرے کے یہ کہ شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہی ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ نہین معلوم ہوتین
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام یا تجربے سے
پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہے کو اور جال گو کے کھینچتے ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہین معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کے یا تجربے کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین دواؤن وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہین پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل مین منقسم ہوتی ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہی وجہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرنی خواہشون نفس کی مضبوط کرتی ہی اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہی دنیا سے اوندھے
سر کیے ہوئے اپنا مونہہ طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمین ہی محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اسکی لازم کرتی ہی انس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہی محبت کو یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہی وقت چھوڑنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے ہین
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتی قیاس سے نہین واقفیت ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے ایک مباح کو چھوڑ کر دوسرا مباح اختیار کیا ہی اور ترجیح دی ہی ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اونکی کے دونون پر تو جان لے کہ وہ مطلع ہوئے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اوسمین ہی
اور کھل گیا ہی اونپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگون اللہ عزوجل نے حکم کیا ہی مجکو
یہ کہ سکھاؤن مین تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہی مجکو اور ادب دون مین تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہی اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہی
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم مین سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہی اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم مین سے طرف

بالاکے لیے کہ آنحضرت سچا اوسپر عمل ہے مثال بیان کی ہے اچھے آدمی امور دنیا یا امور آخرت کو پس اگر تو
کہ تصدیق کرے تو اطبا کے قول کو سچ بیان کرے خواص اشیا کے اور تصدیق کرے تو تمام بشر کے سرداروں کے قول کو
کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچ اون چیزون کی کہ خبر دی ہی اوںھون نے اور تو جانتا ہی کہ اس بات کو کہ
کھول دیے ہین تمام اسرار عالم اعلی سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزون مین کہ اوںھون نے خبر دی ہی اور او ن کے
کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ف یعنی بڑا عجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور جو کچھ
وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمہ دین مین آنحضرت سے خبر دینے والے کی تصدیق نہین کرتا اور اوس مین
شک شبہہ نکالتا ہی حال انکہ آنحضرت تمام جنس انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہین اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے اور تیسرا
راز یہ ہی کہ سعادت انسان کی اسمین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتون کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے
نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایون کے سے کہ کرتے ہین جو کچھ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جب کہ عادت
انسان کو اپنے تمام امور مین یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے
اوپر صفت بہیمی تو مصلحت اوسکے لیے یہہ ہی کہ سو اپنی تمام حرکتون مین لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے
تو کہ چھوڑے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر ہر حرکت مین اسلیے کہ نہین چلیگا
کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہین جدا ہونے کا تمام احوال اپنے مین ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
کے بعض پر اور جسنے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ مین مثلا یہان تک کہ نہین ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی
اپنی باگ ہاتھ مین خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانورون کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا
حاصل یہ کہ فائدہ اسمین ہی کہ جو شارع نے مقرر کر دیا ہی اوسپر عمل کرے مخلی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتی ہین
تجکو یہ تینون تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات مین **فصل** یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہین
تو عادات مین ہین اوپر عبادات مین پس نہین پہچانتا ہون مین بلا عذر سنت کے چھوڑنے مین مگر کفر خفی یا حمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا
اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اسمین یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق
جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا
اوس چیز مین کہ وہ ستون ہی دین کا اور کنجی ہی سعادت ابدی کی اور اوپر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی مین یہ بات کہ یہ ایسا نہین
یعنی جماعت مین اتنا ثواب جو بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت لانے کے جماعت مین اور نہین تو
کیا مناسبت ہی درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددون مین سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر جی
اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید ہین
اس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کھولنے والے بھیدون ملکوت کے ہین پس اگر نجومی کہے تجسے کہ جب گذر جائین گے
ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو پونہچیگی تجکو کچھ سختی و آزار سوچ اس دن سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین پس ہمیشہ اس مدت مین
ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجکو کہ یہ واہیات ہی سچ نہ جان اسکو تو نہین جائیگا ڈر تیرے دل سے اور تو

کرنا کہ ہمیشہ کاموں میں حماقتیں ہیں کہ اونکی مناسبات نہیں معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی مناسبتیں ہوں جو سمجھ میں نہیں آتیں اور تو
وہان بیماری [illegible] ہے اور تحقیق پا اثر [illegible] اگرچہ معلوم ہو سکے مناسبت [illegible] امر طرف [illegible] کے غیب ہے انکار کیا تو نے
اسکا اور طلب کی تو نے مناسبت صریح پس نہیں ہے اسکے لیے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کھلا ہوا اسلیے کہ نہیں کوئی عمل
اوسکے لیے سوائے اسکے اور [illegible] بس سب سستی کا یہ ہے کہ نہیں [illegible] کرتا تجھکو امر آخرت تیری کا یعنی تجھکو کچھ آخرت کا اندیشہ نہیں ہے
پس امر تیری دنیا کا ہرگاہ کہ [illegible] کرتا ہے تجھکو احتیاط کرتا ہے تو اوس میں نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور اون کاموں پر جو نہایت
بعید ہیں مناسبت سے اور [illegible] کرتا ہے [illegible] اور اگر دھیان کرے تو تجھکو معلوم ہو جاوے کہ یہ احتیاط امر
آخرت کے لیے بہت لائق تر ہے رعایت اسکی پس اگر کہے تو کس طرح کے کاموں میں لائق ہے پیروی کرنی سنت کی سو میں کہتا ہوں جس
چیز میں وارد ہوئی سنت اور حدیثیں اس باب میں بہت ہیں فرمایا آنحضرت نے جو پچھنے لگاوے دن ہفتے اور چہار شنبے کے پھر ہو جاوے
اوسکو بیماری برص کی سو ملامت کرے مگر اپنے جی کو اور [illegible] بعض محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے
سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل ہوئی اوس پر پس دیکھا آنحضرت کو خواب میں اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا آپ نے
کیوں پچھنے لیے تو نے بولا راوی ضعیف تھا فرمایا کیا نہیں نقل کی تھی مجھسے یعنی آخر یہ منع مجھسے ہے تو اوس نے نقل کیا تھا پھر کیا
وجہ تھی اوسکے نہ ماننے کی پس بولا وہ کہ توبہ کی میں نے ای رسول اللہ پس دعا کی آنحضرت نے آرام ہو جانے کی سو صبح کی اوس نے اس حال
میں کہ جاتی رہی تھی بیماری اوسکی اور فرمایا آنحضرت نے جو پچھنے لگاوے منگل کو جو سترہویں [illegible] ہو دوا ہی ایک سال کی بیماری کی اور
فرمایا جس وقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ تمہاری جوتی کا تو نہ چلے ایک جوتی پہن کر یہاں تک کہ درست کرے اوسکے تسمے کو اور فرمایا جس وقت
کہ جنے عورت [illegible] کھاوے سب سے پہلے [illegible] کو پھر اگر [illegible] تو [illegible] اسلیے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اس سے تو کھلاتا
اللہ تعالی اوسکو حضرت مریم [illegible] جس وقت کہ جنا اونھوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جس وقت کہ [illegible] کوئی تم میں کا
[illegible] تو چاہیے کہ [illegible] جس وقت [illegible] اور مثل ان حدیثوں کے عادات
بہت ہیں اور نہیں [illegible] حدیث [illegible] ہر ایک میں [illegible] سیدھی ہے

خاتمہ بیچ بیان میں ترتیب وظیفوں
کے جو راجع ہوتے ہیں پس اصل پر بیان یہ کہ عبادتیں کہ جنکی تفصیل بیان کی ہم نے بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ ممکن ہے جمع کرنا
درمیان اونکے جیسے روزہ اور نماز اور قراءت اور بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ نہیں ممکن ہے جمع کرنا درمیان اونکے مثل قراءت اور ذکر کے
اور مثل مستعد ہونے کے واسطے حقوق پہنچانے لوگوں کے اور نماز کے پس لائق ہے یہ کہ ہووے بہت ضروری کاموں میں سے تقسیم کرنا
اپنے وقتوں کا طرح طرح کی بھلائیوں پر صبح سے لیکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر ہر نیکی کے لیے مقرر ہو اور جاننا تو تحقیق
مقصود عبادت سے مضبوط کرنا انس کا ہے ساتھ ذکر اللہ کے واسطے رجوع کرنے کے طرف گھر ہمیشگی کے اور الگ ہونے کے غرور کے گھر سے
یعنی دنیا اور نہیں سعید ہوتا ہمیشگی کے گھر میں یعنی آخرت میں مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور وہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور نہیں
ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہے اللہ کو اور بہت کرتا ہے اوسکی یاد اور نہیں حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو
اور نہیں ہوتی ہمیشہ ذکر دل میں مگر ساتھ ذکر اوسکی اور عبادتوں میں جو [illegible] گھیر لیا ہے وقتوں کو نوبت بنوبت اور اونکے اقسام کے مختلف
ہونے کو زیادہ تاثیر ہے ذکر میں اور نہ ہونے ملال میں اور نہ ساقط ہو جانے میں اوسکے اثر کے دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے جو منتہی ہوے
عادت کی طرف ہاں اگر ہو تو جانے والا اسکی ذات میں اور مستغرق اوسمیں نہیں حاجت تجھکو ترتیب وظیفوں کی بلکہ تیرا وظیفہ ایک ہی ہے
اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہے اور میں نہیں گمان کرتا تجھکو کہ ہووے تو ایسا پس تحقیق یہ باتیں بہت نادرات سے ہیں پس جب کہ نہو تو فریفتہ اور شیفتہ

ہے لازم ہے تجھکو یہکہ ترتیب دے تو اپنے وظیفون کو پس ایک وظیفہ ہے جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک اور اس میں تجھ کو چاہیے کہ تمام مشغول رہے بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قرات اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو ان میں سے اثر ہے دل کے روشن کرنے میں اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو مجلد کتاب احیاء العلوم کی ہے اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان مغرب اور عشاء کے بعض اوقات سے بیچ اسلیے کہ خوشی سوائے اسکے نہیں کہ زیادہ ہوتی ہے ساتھ تغیر کرنے وظیفے ہر وقت کے تاکہ ہووے ہر وقت میں ایک عبادت دوسری منتقل ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کی اور یہ اوسوقت ہے جب کہ ہو تو عابدون میں سے اور اگر ہے تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہو ساتھ انکے روشنی میں دل کی افضل ہے عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین میں علم دینی ہی ہے کہ جس سے حاصل ہوتی ہے بڑائی اللہ کے حکم کی اور نفع پہنچانا اور ہوناہی مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور ایسے ہی اگر ہو تو صاحب عیال بیٹھنے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہے عبادت بدنی سے لیکن تجھکو ان سب حالتون میں نہیں لائق ہے کہ جدا ہووے تو اسکی یاد سے بلکہ ہو تو مانند عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول جس شغل میں کہ ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہے بدن سے اور غائب ہے لیکن کام حاضر ہے اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے منقول ہے ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے سحاۃ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہیں ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہے اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے ✤ **ف** ✤ اعلی درجہ وظیفون میں یہ ہے کہ دل سے مشغول بذکر ہو اگرچہ ظاہر میں کچھ کام کاج کرتا ہو اسیلیے کہا ہے کسی بزرگ نے دل بیار و دست بکار تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے مسلمانون بلند نکرو آوازیں اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمہارے کے ساتھ بعض کے واسطے بچنے کے اسسے کہ نابود ہون عمل تمہارے اور تم خبردار نہو ✤ **فتح** ✤ اے ایمان والون اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور اوس سے نہ بولو کہل کر جیسے کہلتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہوجاوین تمہارے کیے اور تمکو خبر نہو ✤ **تفسیر** ✤ اس سورت میں حق تعالی نے آداب سکہائے رسول کے اور آپکے ایک ادب یہ ہے کہ مجلس میں شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کر ادب سے کہل کر نہ بولو ✤ **موضح** ✤ پہلی آیت میں حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا کہ اونکے حکم سے بڑھو نہیں اور اس آیت میں حکم ہے کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آوازیں اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھاؤ اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو اونکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام اونکا بلند تمہارے کلام اور جہر اونکا ظاہر تمہارے جہر پر یہان تک کہ ہو آواز اونکی واضح اور ظاہر تمہاری اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے اس حال میں کہ وہ چپکا ہو تو بچاؤ اپنے تئین شماتت اوس چیز کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہے بلکہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ پہنچاوس پکارنے کو کہ معمولی ہے درمیان تمہارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے میں قول نرم کو کہ قریب ہے جو کہ ضد ہے جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوس سے یا نبی کر اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہیں کلام کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر چپکے سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں کہ اونکے کان میں گرانی تھی اور آواز اونکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعض اوقات حضرت سے جو کلام کرتے تھے تو آپ ایذا پاتے تھے اونکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا بیچ محل نصب کے ہے یعنی لا تجہروا لہ جہرا مثل جہر

نہ کرو بعض اور اسی سے معلوم ہوا کہ بعض عرب کے گنوار بھی گئے تھے مطلق پکار کر بولنے سے اگر چہ اونکا قصد بھی نہ ہو اونکو پکار کر کلام کرنیکی حالت ہو کلام کرنے اپنے بیچ میں سے کہ بیٹھے میں یا رسول اللہ کہنے کے کہنے سے منصوص ہے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے بعض جاہل ہیں کہ ایسا کلام پکار کر کرتے ہیں اوسمین نہایت بزرگی نبوت کی ہو **فائدہ** یعنی پیغمبر کے آگے باادب ہو اور تعظیم اونکی بجا لاؤ اور اونکے حضور میں باادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اونکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام لیکر کے ساتھ اونکو نہ پکارو بلکہ یوں کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کرو گے تو عمل تمہارے نابود ہو جاوینگے عبد اللہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرو قعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر میں دونوں نے آپسمیں نزاع کی حتیٰ کہ آوازیں اونکی بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت میں یہ شان نزول دونوں آیتوں اول سورت کی ہیں اور تیسری آیت

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہیں کہ آزمایا ہی خدا نے اونکے دلوں کو واسطے ظہور تقویٰ کے اونکے لئے بخشش ہی اور مزدوری بڑی **فائدہ** جو لوگ دبی آواز بولتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہی ہیں جنکے دل جانچے ہیں ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیک بدلہ **موافقین** مسلم وغیرہ کی حدیث میں آیا ہی کہ جب آیت پہلی اوتری تو ثابت بن قیس اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہا کہ میں اہل دوزخ سے ہوا جب کتنے ایک دن آنحضرت علیہ السلام کی خدمت میں نہ آئے تو آنحضرت نے احوال اونکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تجکو یاد فرماتے ہیں ثابت نے کہا کہ آیت لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ اوتری اور تم جانتے ہو کہ میں بلند آواز ہوں اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کر کے بات کرتا ہوں میں پس دوزخی ہوا میں سعد نے حال اونکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپ نے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا وَتُقْتَلَ شَهِيدًا وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ ثابت نے کہا رَضِيتُ بِبُشْرَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَا أَرْفَعُ صَوْتِي أَبَدًا عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ آیت اوتری اور روایت کیا گیا ہی کہ ثابت مذکور بیچ جنگ مسیلمہ کذاب کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول خدا سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت کے ثابت کو خواب میں دیکھا کہا فلانے شخص نے زرہ میری بعد مرنے کے میرے بدن سے نکال کر لے لی ہی اور لشکر کے ایک جانب میں اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہی خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہی جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے پاس کہ ابوبکر ہیں پہونچا دے اور کہہ کہ مجپر فلانے شخص کا کچھ قرض ہی اوسکو ادا کریں اور فلانا غلام میرا آزاد ہی پس اوس شخص نے یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابوبکر کے آگے رکھی اور ابوبکر نے موافق وصیت ثابت کے عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہیں جانتے ہیں ہم کہ وصیت مردے کی جائز ہوئی ہو مگر یہ اور ایک روایت میں ہی ابوبکر اور ایک دوسری روایت میں عمر بعد اوترنے آیت لَا تَرْفَعُوا کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہیں ہوتا تھا تب آیت إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ الخ نازل ہوئی **مسئلہ** کہا صاحب مواہب نے اپنی کتاب کے چھٹے مقصد میں بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب ہی حبط ہونے اعمال کا پس کیا ہی گمان اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلوں اور فکروں کو اونکی سنت و شریعت پر پس ادب حضرت کا مقتضی اسکو ہی کہ شکل بنجانے حضرت کے قول کو

بلکہ مشکل جانے عقلون کو انکے قول حضرت کیے اور مقابل کرے اونکی نص کے قیاس کو بلکہ ساقط کردے قیاسون کو اور سارے اونکے نصوص کو اور نہ منحرف ہو لوگون کے کلام سے بسبب خیال کے کوئی مخالف کہ جسکو معقولی کہتے ہین بلکہ وہ مجہول ہی اور صواب سے معزول اور نہ موقوف رکھے اونکی شریعت کے قبول کو کسیکی موافقت پر پس یہ بسبب قلت ادب کے ہی نسبت اونکی اور بڑی ہی جرأت ہی اور بڑا ادب نسبت اونکے یہ ہی کہ دل سے مانے اونکو اور فرمانبردار رہے اونکے حکم کا اور بڑے اونکے قول کو ساتھ قبول و تصدیق کے نہ یہ کہ معارض جانے اونکے قول کو اپنے خیال باطل سے اور کہے اپنے کو معقولی یا نام رکھے اوس خیال کا شبہہ یا شک اور نہ یہ کہ مقدم کرے اونکے فرمانے پر لوگون کی عقلون کو اور اونکے ذہنون کے واہیات کو پس توحید کرے تحکیم اور تسلیم اور انقیاد اور اذعان کی جیسے کہ توحید کرتا ہی اونکے بھیجنے والے کی یعنی اوسکی عبادت اور خضوع اور انابت اور توکل کی یعنی نرا آنحضرت ہی کو حاکم اپنا جانے اور اونھین کی فرمانبرداری کرے جیسے نری کرتا ہی عبادت اور جھکنا اور رجوع اور توکل اللہ تعالی کا پس یہ دونون توحید ہین کہ نہین نجات بندے کو اللہ کے عذاب سے بدون انکے یعنی ایک توحید مرسل یعنی اللہ تعالی کی اور ایک توحید متابعت رسول کی پس نہ حکم دے غیر اوسکے کو اور نہ راضی ہو ساتھ حکم غیر اوسکے کے انتہی ملخصا من مدارج السالکین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ یعنی مومن نہین ہوگا کوئی تم مین یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو اور حق تعالی نے بھی نفی کی ہی اوسکے ایمان کی کہ رسول کے حکم سے دل مین تنگی پاوے جیسا کہ فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی قسم ہی تیرے رب کی مومن نہین ہونگے لوگ یہان تک کہ حکم بدین تجکو آپسکے تنازع مین پھر نہ پاوین اپنے نفسون مین تنگی اوس حکم سے کہ جاری کرے تو اور جی جان سے مان لین مان لینے کر۔ اور جب کہ ہوا بلند کرنا آواز کا آنحضرت کی آواز پر حبط کرنے والا اعمال کا اور پانا تنگی کا رسول کے حکم سے بے ایمانی مقدم کرنا عقل کا اونکے قول و فعل پر بوجہ اولی مانند اوسکی کے ہوگا ہر مومن کو اجتناب اوس سے واجب ہی۔

بحر العلوم امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی کے معنی یہ ہین کہ خالص کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ معنی منقول ہین کہ دور کردین اللہ تعالی نے شہوات اونکے دلون سے اور کہا ہی بعضون نے کہ اوتری یہ آیت شیخین رضی اللہ عنہما کے حق مین جب کہ وہ چپکے سے بولنے لگے یعنی بعد اوترنے اوپر کی آیت کے۔ **قال** کہا محمد بن ثابت بن قیس نے کہ جب اوتری یہ آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ الخ ثابت راہ مین بیٹھکر رونے لگے پس گذرے اونپر عاصم بن عدی بن عجلان اور کہا کہ کیون روتا ہی تو اے ثابت کہا ڈرتا ہون مین کہ یہ آیت میرے ہی حق مین اوتری ہو اس حال مین کہ میری آواز بڑی ہی پس گئے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو اسکی پس فرمایا آپ نے کہ جا اور بلا لا ثابت کو میرے پاس پھر آئے ثابت پس فرمایا حضرت نے کہ کیون روتا ہی تو اے ثابت پس کہا اونھون نے کہ آواز میری بڑی ہی اور ڈرتا ہون مین یہ کہ یہ آیت اوتری ہو میرے حق مین پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو تعریف کیا گیا یا قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو جنت مین کہا اونھون نے کہ راضی ہوا مین اور نہین بلند کرونگا آواز کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس اوتری یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ الخ اور روایت مین ہی کہ ثابت بن قیس نے کہا یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ ہلاک ہون مین فرمایا کیون عرض کیا ثابت نے کہ منع فرماتا ہی اللہ آدمی کو اس سے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ اوس عمل کے کہ نہین کیا ہی اور مین اپنے کو پاتا ہون کہ دوست رکھتا ہون تعریف کو اور منع فرماتا ہی اللہ تعالی تکبر یعنی اترانے سے اور پاتا ہون مین اپنے کو کہ دوست رکھتا ہون جمال کو اور منع فرماتا ہی اللہ اس سے کہ بلند کیجاوین آوازین ہماری آپ کی آواز پر اور مین بلند آواز والا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ثابت کیا نہین راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو بہشت میں **درمنثور**

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہیں تجکو حجروں کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہیں **فتح** جو لوگ پکارتے ہیں تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے **تفسیر** بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر میں تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی بانی خبر کرتے **موضح**

پہلی آیت تعظیم کے نفع کے بیان میں تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان میں ہی سمجھتے نہیں یعنی ادب تیرا اور بے عقل ہیں اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے آنا لشکر کا سنکر اپنے گھروں سے بھاگ گئے عیینہ نے وہان جا کر عیال و اولاد اوس قوم کی قید کر کے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے بعد اوسکے مرد اوس قوم کے واسطے آزاد کروانے عیال و اولاد اپنی کے مدینے میں آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولے میں تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپوں کو دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مردوں نے چاہا کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاویں اور بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آؤ یہان تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھیں ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھوں نے کہا کہ ہمسے فدیے لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمین سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اوسنے فیصلہ کیا کہ آدھے قیدیوں سے فدیہ لیں اور آدھوں کو بغیر فدیے کے آزاد کریں رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اعور تھا اور اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول میں نقل کیے گئے ہیں حاصل سبھوں کا یہی ہے کہ ناہی پکارنے سے ساتھ نام پیغمبر کے کہ بے ادبی ہی بلکہ مومنوں کو چاہیے کہ تعظیم اونکی ملحوظ رکھیں اور ساتھ خطاب یا رسول اللہ اور مانند اسکے کے مخاطب کریں اور واسطے نکلنے کے گھر سے اونکے تحکم نکریں بلکہ منتظر رہیں تاکہ وہ آپ نکلیں پاس ادب اسیمین ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا الخ **بحر** اوتری ہی یہ سورت بنی تمیم کی جماعت کے حق میں کہ آئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت دوپہر کے اس حال میں کہ آپ آرام فرماتے تھے اور اونمین اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن بھی تھے اور پکارا اونھوں نے نبی علیہ السلام کو اونکے حجروں کے پیچھے سے اور کہا نکل طرف ہمارے ای محمد پس تحقیق مدح کرنی ہماری زینت ہی اور مذمت کرنی ہماری عیب ہی پس بیدار ہوئے حضرت اور نکلے اور مراد حجروں سے آنحضرت کی بیویوں کے حجرے ہیں کہ ہر ایک بیوی کے پاس ایک ایک حجرہ تھا اور پکارنا اونکا حجروں کے پیچھے سے شاید کہ اس طرح ہو کہ وہ متفرق ہوئے اوان حجروں کے پیچھے تلاش کرتے ہوں حضرت کو یا پکارا ہو اونھوں نے حضرت کو اوس حجرے کے پیچھے سے کہ تھے حضرت اوسمین لیکن اوسکو ساتھ لفظ جمع کے یعنی حجرات کہا واسطے تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فعل یعنی پکارنا اگرچہ منسوب ہی سبکی طرف لیکن جائز ہی یہ کہ پکارا ہو بعض اونکے نے اور ہوں باقی راضی اوسپر پس گویا کہ سبنے پکارا اور اکثر اونکے الخ احتمال ہی یہ کہ بعضے اونمین سمجھدار بھی ہوں اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اکثر سے سب ہوں کہ سب ناسمجھ ہیں اور اس آیت میں طرح طرح کی بزرگیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکور ہوئیں ایک تو یہ کہ جنھوں نے حضرت کو بے ادبی سے پکارا اونکو اللہ تعالیٰ نے بے وقوف فرمایا اور دوسرے یہ کہ حضرت کے قیلولہ اور آرام کرنے کی جگہ کو بیویوں کے ساتھ حجرات فرمایا ازراہ تعظیم کے اور اگر تامل کرے کوئی تامل کرنے والا اول سورت سے آخر اس آیت تک تو پائیگا ایسا ہی یعنی حضرت کی بزرگیوں سے بھرا ہوا پس تامل کر کہ اول ہی سورت میں واجب کردی یہ بات کہ جو امور منسوب ہیں اللہ و رسول کی طرف وہ مقدم ہوں تمام امور پر اور پھر اسکے بعد منع کیا اوس چیز سے کہ وہ جنس تقدیم سے ہی یعنی بلند کرنا آواز کا اور پکارنا پھر تعریف کی پست آواز کرنے والوں کی تاکہ دلالت کرے حضرت کی بڑائی قدر پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر ہجو کی اونکی کہ جنھوں نے حضرت کو حجروں کے پیچھے سے پکارا جیسے پکارتے ہیں ادنیٰ آدمیوں کو

تاکہ معلوم ہو جاوے لوگون کو کہ بہت بڑی بات پر اونھون نے دلیری کی اسلیے کہ جبکی اللہ نے ایسی قدر بلند کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز نہ بلند کرے تو حجرون کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت برا ہوگا ✤ **علم** روایت کی ابن سعد نے اور بخاری نے کتاب ادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھو لیتا تھا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داؤد بن قیس نے کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون کے اور اونکے دروازون پر پردے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون عرض گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور گھیر اگیا تھا گھر اندر سے دس ہاتھ اور روایت کی ابن سعد نے عطا خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے کھجور کی ٹہنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے حجرون کے داخل کرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھے مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوسدن کے برابر پس سنا مینے سعید بن المسیب کو کہتے اوسدن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑین لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ اہل مدینہ سے اور آوینگے لوگ جوانب و اطراف سے پس دیکھین وہ اوس چیز کو کہ اکتفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہو ن لوگ بے رغبت مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوسدن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کاشکے حجرے بحال خود چھوڑے جاوین اور ڈھائے نجاوین تاکہ لوگ اونچے مکان نہ بناوین اور دیکھین اوس چیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لیے حال انکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اونکے ہاتھ مین تھین ✤ **منثور**

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اور اگر وہ صبر کرتے تاوقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ✤ **مترجم** کہتا ہے یعنی حضرت شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک مہم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد مین نپایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین تشریف رکھتے ہین نزدیک حجرون کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ✤ **فتح** ✤ اور اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہے مہربان ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم ✤ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو ان لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ✤ اور کہا بعضون نے الصَّبْرُ مُرٌّ لَا يَتَجَرَّعُهُ إِلَّا حُرٌّ ✤ یعنی صبر کڑوا ہے نہین پیتا اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیہ کے چھوڑ دیتے تم اگر بے ادبی سے جلدی نکلنے تمھارے کے نکرتے غفور رحیم بڑی ہی مغفرت والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی مغفرت و رحمت اوسکی اگر توبہ و رجوع کرینگے اوسکی طرف ✤ **علم** ✤ **تنبیہ** ✤ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑ کر اپنے باپ دادا کی رسمون کو پکڑنا کہان جائز رہا اسنے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سبکی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر و باطن مین سبکی تعظیم پر غالب کرے خصوصا جو رسمین کفر کی شادی غمی مین برتی جاتی ہین تلاش کرکر اونکو ترک کرے تا اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً یعنی داخل ہو اسلام مین پورا ✤ پر عمل ہو اور مُنجملہ أَبْغَضُ النَّاسِ جو حضرت نے مُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یعنی ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانونکا حال دیکھکر اکتفا کرے مکان پر ✤ نصر بن یحیی نے شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور سنت یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند

اور طول و عرض زمین بقدر اپنی حاجت کے ہو یعنی جو کوئی اس سے زیادہ بناوے آویگا روز قیامت کے اوٹھانے ہوے اوسکو یعنی باعث حساب کا ہوگا اور وقت بنانے کے نیت کرے کہ عبادت کرونگا اللہ تعالی کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور خرچ کرنا مکان بنانے مین مال کثیر نہین خیر ہے اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان مین اسلیے کہ یہ اسراف ہے مال و وقت کا کہا محمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اوسکا کہ دفعت الطین وخفضت الدین یعنی بلند کیا تو نے مٹی کو اور پست کیا تو نے دین کو اگر ہو یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہے واللہ لا یحب المسرفین یعنی اور اللہ دوست نہین رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہے یہ مال غیر تیرے کے سے تو تو ظالمین سے ہے واللہ لا یحب الظالمین اور منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آتے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا اونسے کہ کیون کیسا بنا ہے یہ مکان اور کیا خوب بنا ہے اور آیا اسمین کچھ عیب ہے یا نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہے اسمین یہان تک کہ داخل ہوئے دو عابد ایک ان مین سے اونسے بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھونے کہا کہ بڑا عیب عیبون کا یہ ہے کہ خراب ہوگا یہ مکان اور مر جاوینگے رہنے والے اسکے یعنی فانی چیز پر کیا نازان ہوتا ہے تو پاک پروردگار فرماتا ہے ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہے فانی ہے اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہے باقی ہے انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان شعرون مین فرمایا ہے قطعہ الا یا ساکن القصر المعلی ۔ ستدفن عن قریب فی التراب ۔ لہ ملک ینادی کل یوم ۔ لدوا للموت وابنوا للخراب یعنی اے رہنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاویگا تو مٹی مین انسان کے لیے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے ہر روز کہ جنو مرنے کے لیے اور بناؤ تم خراب ہونے کے لیے آداب نسبت حضرت کے تعلیم فرما کر ایک بد بات کام کی مومنون کو تعلیم فرماتے ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ○

اے مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو پس دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اس سے کہ ضرر پہونچے تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے پس پشیمان ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے ✤ فتح اے ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچتانے ✤ تفسیر ایک شخص کو بھیجا ایک قوم پر زکوۃ لینے کو وہ نکلے اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈر کر سمجھا مارنے کو نکلے اولٹا پھا مدینے مین آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اونپر فوج بھیجتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جسے بے شرع کام عیان ہون ✤ موضح مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہے کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے لینے کے لیے بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور اوسمین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے جب اونکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے ولید نے وسوسہ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتال کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈر کر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ بنی مصطلق نے انکار زکوۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد اونکے قتل کا کیا اودہر وہان جب خبر ولید کے پھر جانے کی اوس قوم کو پہونچی تو اونھونے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین آکر عرض کیا کہ [illegible] آنے کی خبر پاکر اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے [illegible] پھر کر چلا آیا ڈرے ہم [illegible] اوسکے نکالنے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہمپر غصے ہوے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے غصہ اونکے سے اور [illegible]

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے مقدمے مین جلدی نکرنا بلکہ تجسس کرنا اگر ایمان او صدق اونکا معلوم ہوے تو تو زکوۃ اونکے مالون کی لینا والا معاملہ کفار کا سا اونکے ساتھ کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہان گئے اور زکوۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور اونکے ایمان کی خبر دی پس یہ آیت نازل ہوئی ﴿ **مسئلہ** کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بنا بر ضرورت کے لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلا کہ یہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی مینے مسلمان کو کھانا اوسکا حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی مینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر پانی کی نجاست کی خبر دی تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور مانند اوسکے مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو کچھ کہ اوسکی رای پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اور اماموں کے مذہب مین بعضوں کے نزدیک قول اونکا مطلق مقبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہہ مقبول ہی اور بعضی جگہہ نہین تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی ﴿ **بحث** ایک فتوی دہلی مین مثل اسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی **سوال اول** ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور یہی کسی قریے مین مثلا عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کروا کر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوای قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی **جواب اول** حکم قرینے وغیرہ نہین کیا جاتا ہی تا وقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیاس پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی در المختار مین لکھا ہی قَوْلُ الْکَافِرِ مَقْبُوْلٌ بِالْاِجْمَاعِ فِی الْمُعَامَلَاتِ لَا فِی الدِّیَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن شیبانی نے موطا مین فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ وَذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ لَمْ یُصَدَّقْ وَلَمْ یُؤْکَلْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدر الدین ۱۲	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد نذیر حسین ۱۲	نوازش علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲	محمد کریم اللہ ۱۲	احمد علی گل جلال ۱۲	فقیر احمد سعید ۱۲

جواب صحیح ست و از قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب تحریات البتہ اعتبار آن داشتہ اند واللہ اعلم بالصواب حسبنا اللہ حفیظ اللہ ۱۲ **سوال دوسرا** کیا فرماتے ہین علماء دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لمحے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تونے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین **جواب دوسرا** جب تک گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ بِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اِذَا کَانَ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِھَا اَیْ بِتِلْکَ اللُّحُوْمِ وَفِیْ نُسْخَۃٍ بِذٰلِکَ مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اَیْ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَکَانَ عَرَبِیًّا اَوْ صَارَ کِتَابِیًّا فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ اَیْ عَابِدُ نَارٍ وَفِیْ مَعْنَاہُ الْوَثَنِیُّ وَھُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ اَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ اَوْ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَاب

ف معلوم ہوا کہ فعل رسول اللہ مین ... قول کافر کا ... بلکہ تفصیل اوسکی عالمگیری مین یہ ہی لکھی ہی کہ قبول کیا جاوے قول کافر کا دیانات مین اگر ... ہو مقبول قول ... کا معاملات مین ... قبول اوسکے ... دیانات مین پس اسوقت ... معاملات ... دیانات کے ضمن ... معاملات کے ... قبول کیا جاویگا قول اوسکا دیانات مین بضرورۃ ... مثلا ... گوشت ... خادم ... ایسے ... گوشت خریدا اور ... اور کہا کہ خریدا ہی ... یہودی یا نصرانی ... مسلمان ... جائز ہی ... کھانا اوسکا اور اگر کہا ... نہین جائز ... انتہی اوس ...

أي ذبحة لم يصدق فيها ذكر وَلم يُمكن يقول لانه ليس من اهل الديانات بل من ارباب الخداع والخيانة ۞ شرح ملا علي قاري بر موطاء امام محمد

سعادت علی | محمد روشن علی | نوازش علی | ابو شیخ مشتاق

الجیب مصیب ظهورحسن اسباب من اجابت شیخ محمد عبد الله الجیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کر لیا کرو فاسق کی بات پر اعتماد نکرو اسلیے کہ جو پرہیز کرتا ہوگا تمام فسقون سے وہ پرہیز نہین کریگا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم ہی فسق کی اور اس آیت مین دلالت ہی اوپر قبول کرنے ایک عدل کی خبر کے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہی فسقت الرطبة عن قشرها یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چھلکے سے پھر استعمال کیا گیا فسوق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کبائر کے اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ ہی کہ غم کرے تو اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہو تجھسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور غم ایسا ہی کہ ہمیشہ رہتا ہی آدمی کے ساتھ ۞ **فصل**

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمھارے رسول خدا کا ہی اگر فرمان برداری کرے تمھاری بہت سے کامون مین تو رنج مین پڑو تم ولیکن خدا نے دوست کیا ہی نزدیک تمھارے ایمان کو اور آراستہ کیا اوسکو تمھارے دلون مین اور ناخوش کیا آگے تمھارے کفر و فسق کو اور نافرمانی کو یہ جماعت ہی ہین راہ پانیوالے بسبب احسان کے خدا کی جانب سے اور بسبب نعمت کے اور خدا دانا باحکمت ہی ۞ **فتح** ۞ اور جان لو کہ تم مین رسول ہی اللہ کا اگر تمھاری بات مانا کرے بہت کامو مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمھارے دل مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ۞ **تفسیر** ۞ یعنی تمھارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول عمل کرتا ہی اللہ کے حکم پر اوسی مین تمھارا بھلا ہی اگر تمھاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کسکی بات پر چلے ۞ **موضح** ۞ درمیان تمھارے رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوسکے آگے اسلیے کہ اللہ خبر کر دیگا اوسکو تمھارے احوال کی اور رسوا ہوؤگے یا یہ مراد ہی کہ تم مین رسول خدا کا ہی پس رجوع کرو اوسکی طرف اور طلب کرو رائے اوسکی پھر فرمایا از راہ تنبیہ کے یعنی جدا جملہ لَوْ يُطِيعُكُمْ اور لَعَنِتُّمْ کے معنی ہین البتہ پڑوگے تم مشقت و ہلاک مین اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے مومنون نے زینت یعنی رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے مومنون نے پرہیز کیا اس سے اور سچا ثابت کرتے تھے بنی مصطلق کا اور باز رکھا اونکو اونکے تقوی کامل نے دلیری کرنے سے اسپر اور وہ وہی لوگ ہین کہ جنکو مستثنی کیا اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ امتحان کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کرنے کبیرہ گناہون کے اور عصیان کے معنی ہین فرمانبرداری نکرنی شارع کے حکم کی أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ یعنی یہ جو مستثنی کیے گئے مین وہی ہین راشدون یعنی پہنچے راہ حق کو اور نہین مائل ہوئے استقامت سے اور رشد کے معنی ہین استقامت راہ حق پر ساتھ سختی یعنی مضبوطی کے اور حق مین مشتق ہی رشادت سے کہ بمعنی صخرہ یعنی ٹکڑے پہاڑ کے ہی اور فضل اور نعمت بمعنی افضال اور انعام کے ہین عَلِيمٌ یعنی جاننے والا ہی احوال مومنین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان اونکے تمیز و فضیلت ہی حَكِيمٌ یعنی دانا ہی جس وقت کہ فضیلت دیتا ہو اور انعام کرتا ہی

ساتھ تو مین دینے کے افضل چیزون پر ہے ف ل ۔ اور فاسق وہ ہے جو کبیرہ کرتا ہی یا ہمیشہ صغیرہ پر رکھتا ہے اور کبیرہ جو حدیث مین آئے ہین ستر کے قریب ہین اور ابن عباس کہتے ہین سات سو کے قریب ہین اور تحقیق اسکی کتب فقہ و حدیث و تفسیر مین لکھی ہے ۔

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ○

اور اگر دو گروہ مسلمانون مین سے آپسمین جنگ کرین تو صلح کروا دو درمیان اونکے پس اگر تعدی کی ایک نے ان دونون مین سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہی یہان تک کہ رجوع کیے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کی صلح کرا دو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اور داد دو تحقیق خدا دوست رکھتا ہی داد دینے والون کو ۔ ف ۔ اور اگر دو فرقے مسلمانون کے آپسمین لڑ پڑین تو اونمین ملاپ کروا دو پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمین دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کروا دو اونمین برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہین انصاف والے ۔ تفسیر ۔ یعنی جب حکم شرع کے تابع ہون تو انصاف سے صلح کروا دو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہی خانہ جنگی کا جو مسلمان آپسمین لڑ پڑین ف ۔ آیا ہی کہ بعض انصار کی مجلس پر ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ آپ حمار پر سوار تھے پس پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حمار نے پس پکڑی ابن ابی منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑ دے راہ اپنے گدھے کی یعنی چلا جا کہ ایذا دی ہمکو اسکی بدبو نے پس کہا عبداللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بلاشبہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبودار زیادہ ہی تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی مین اور عبداللہ مین لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بدکہائی سے گذر کر نوبت مارکٹائی کی پونہچی اور آئین قومین ان دونون کی کہ وہ اوس و خزرج تھی اور شریک ہوئے لڑائی مین پس پھر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کروائی اونمین پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہین گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِىۡٓءَ یعنی رجوع کرے اور فی کے معنی ہین رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فی کہتے ہین اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہی بعد ڈھلنے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہی کہ رجوع کرتی ہی اموال کفار سے طرف مسلمانون کے طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہی اوسکی کتاب مین یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا عداوت کا پس اگر رجوع کی یعنی بغی سے طرف حکم خدا کے بِالۡعَدۡلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقۡسِطُوۡا اور عدل کرو اور یہ امر ہی ساتھ استعمال کرنے قسط کے بطریق عموم کے بعد لوم چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ اصلاح آپس کے یعنی عدل سے خاص کرنا صلح مین مراد ہی اور اقسطوا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال و ہر امر مین ف ل ۔ اور عبداللہ بن ابی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی حمیت شاید اوسکے قوم کے مومنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الخ ۔ مسئلہ ۔ صلح آپسکے ہر تنازع مین مشروع و جائز ہی اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے ذمے پر کسی شخص کا حق ہی اور اوس شخص کے ساتھ اور بعض کے اوس حق سے صلح کرے حلال نہین ہی چارون امامون کے نزدیک اسلیے کہ ہضم کرنا غیر کے حق کا ہوتا ہی اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہین رکھتا ہی اور وہ دعوی کرے اور مدعی علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ مصالحت صحیح ہی مگر نزدیک شافعی کے صحیح نہین اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر شافعی کے نزدیک جائز نہین ہی اور تینون اماموں کے نزدیک جائز ہی اور مالک کو جو تصرف کرنا چاہیے اپنے ملک مین جائز ہی چارون اماموں کے نزدیک اگر مضر ہمسایہ کو نہو اور اگر مضر ہو تو روا نہین ہی امام مالک اور احمد کے نزدیک اور روا ہی ابوحنیفہ اور شافعی کے نزدیک ۔ مسئلہ ۔ باغی اوس گروہ کو کہتے ہین کہ صاحب شوکت اور سردار ہو اور بسبب تاویل مشتبہ کے مسلمانون کے امام پر خروج کرین اور

اوسکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو لڑنا اونسے جائز ہی تاکہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہوون تو اونکے قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور جزیے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہو ضمان یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آتا یہ احکام متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین اور جو کچھ کہ باغی قسم مال یا نفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی کے اور ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونھین کے مال ہین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ ہتھیار اور سواری اونکے کے اونکی لڑائی پر روا نہین ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو پھیر دے اور سب کا اتفاق ہے کہ مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اسپنے شہرون اپنے مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر اور نائب اور مجنون کی روا نہین اور سبھون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک گناہ کا حکم نکرے ✤ **بحث**

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

سوا اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کروا دو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تمپر رحم کیا جاوے ✤ **ف** مسلمان جتنے ہین سب بھائی ہین ملا اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو ✤ **تفسیر** مسلمان آپسمین بھائی ہین اگر یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب یہ کروگے تو امید ہوگی اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمھاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کردیتی ہی ایمان کے نام کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومن فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ✤ **ف** امام محی السنہ معالم التنزیل مین فرماتے ہین کہ اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ خدا تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل و صفین کو فرمایا اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہی کہ امام اونکو اپنی اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مظلمہ ظاہر کرین تو اوسکو اونسے دفع کرے اور اگر مظلمہ نظاہر کرین اور اپنی بغاوت پر مقرر رہین تو اونکے ساتھ جنگ کرے تاکہ مطیع ہون اور حکم حالت قتال مین یہ ہی کہ اونکے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو مارین اور جس گروہ مین کہ شرطین بغاوت کی نہون اور وہ بغی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق کہتے ہین اور شرطین بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہو کر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل و شبہہ سے ہو جیسے جمل و صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت قلیل بدون بیعت اور بے امام و بے تاویل کے کہ خروج کرے باغی نہین ہونگے ✤ **مسئلہ** جاننا چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور آپس کی محبت کہ محض للہ ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے اونکے نور کے منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا پس اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوین اور یہ بھی فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت للہ یہ ہی کہ کسیکا بسبب کچھ ہنر دینی کے دوست رکھے جیسے محبت اوستاد کی

شاگرد کے ساتھ اور محبت شاگرد کی اوستاد کے ساتھ بشرطیکہ وہ تحصیل علم واسطے رضا خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلی درجات اس مقام کا یہ ہی کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہی اور کچھ غرض و سبب نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی چاہتے ہین اور شفیق ہوتے ہین اونپر محض اسلیے کہ بندے خدا کے محبوب ہین اور بغض لله کو عکس معاملہ سابقہ سے سمجھنا چاہیے ❋ بحر ❋

تنبیه ❋ لله محبت کی فضیلت مین بہت روایتین آئی ہین کچھ اونمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ کیا نہ بتاؤن تمہین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پہونچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر الله والون کی اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی کر الله کی راہ مین اور دشمنی کر الله کی راہ مین ای ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے تو اپنے بدن کو بیچ اسکے تو کر ❋ اور فرمایا بلاشبہ بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسا چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کے کون رہین گے اونمین فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ یعنی لله محبت رکھنے والے آپسمین اور لله بیٹھنے والے آپسمین اور لله ملنے والے آپسمین ❋ اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی نیارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار ❋ ف مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہی ورنہ کھانا بھوک کی حالت مین سب کو دینا درست ہی ❋ اور فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اسکو کہ دوست رکھتا ہی یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی اوسکی تاثیر ہوتی ہی پس اچھے کی دوستی کرے ❋ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہی مسلمان مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی الله تعالی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا یعنی خوب ہوئی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہ پکڑی تو نے جنت کے مکان مین ❋ مشکوة ❋

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ای مسلمانون ٹھٹھا نکرین ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے احتمال ہی کہ وہ گروہ بہتر ہون اونسے نفس الامر مین اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین عورتون سے احتمال ہی کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درمیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہی فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنی بسبب اوس گناہ کے کہ جاہلیت مین کیے ہون بعد اسلام کے نشان نکرنا چاہیے ❋ فتح ❋ ای ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نام نڈالو چڑ ایک دوسرے کی برا نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی ہین بے انصاف ❋ تفسیر ❋ جہان کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا مومن اوسپر عیب لگا یا نہ لگا ❋ موضح ❋ آیا ہی کہ ایک جماعت بنی تمیم مین سے ساتھ فقرا صحابہ کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب اور مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اوتری اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ثابت بن قیس قرہ اونچا سنتے تھے جب آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین

آتے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہہ دیتے تا کلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر مین ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھہ پائی پھر بعد سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوگئے اتنے مین لوگ گرد آنحضرتؐ کے آ بیٹھے اور ثابت کے لیے جگہہ نہ رہی جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو جگہہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آ کر ایک شخص کے پیچھے بیٹھہ گئے جب صبح روشن ہوئی تو ثابت نے اوس شخص کو ٹہوکا اور پوچھا کہ کون ہی تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہون پھر ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانی کا یعنی اوسکی ماں کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی ماں کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی ام سلمہ کو قصیر یعنی ٹھنگنی کہتین تھین اور ساتھہ اوسکے عیب کرتین تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتین تھین اوسپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند ای فاسق اور ای یہودی اور ای کتے اور مانند انکے کے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھہ برائیون پہلی کے عیب نکرے برا نام ہی فاسقی الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند انکے کے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھہ پکارنے سے باز نرہے تو فاسق ہی یہ کام کر کر مستحق اسم فسوق کے ہوئے نہ ہونے انصاف یعنی اپنے نفسون پر سبب کرنے منہیات خدا کے + مسئلہ ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا مَنْ ضَحِکَ ضُحِکَ یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوسپر ہنستے ہین انتہی پس ہر مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اور اوس سے کہ رنجیدہ نہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضایقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نکہے اور بہت نہنسے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو باعث بغض و عداوت کی ہوتی ہی + **معالم بحر** + مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوام یعنی خبرگیران ہین عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے صوم اور زور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہونے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نسا اگر داخل ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی وَلَا نِسَآءٌ الخ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو علما کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین تو مراد اوس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر کرنا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتون کا اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات ہوتا ہی وہ اللہ کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا اونکو علم نہین اور اللہ کے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا پس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ حقیر جانتی ہی اوسکو آنکھہ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے پس شاید کہ وہ اخلاص دل مین خوب رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے ہو پس ظلم کریگا اپنے نفس پر بسبب حقیر جاننے اوس شخص کے کہ توقیر کی ہی اللہ نے اوسکی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْقَوْلِ لَوْ سَخِرْتُ مِنْ کَلْبٍ لَخَشِیْتُ اَنْ اُحَوَّلَ کَلْبًا یعنی بلا سونپی گئی ہی ساتھہ بولنے بات کے اگر ٹھٹھا کرون مین کتے سے تو ڈرتا ہون مین اس سے کہ پھر جاؤن مین کتا وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ کے معنی ہین نہ طعن کرو تم

اہل دین اپنے کو عیب کرنے کے معنی ہیں طعن کرنا اور زبان کی اور یعقوب نے تُلْمِزُوا میم کے پیش سے باب نصر سے پڑھا ہے اور سب مومن مانند نفس واحد کے ہیں پس جب عیب کیا ایک مومن نے دوسرے مومن کو تو گویا کہ عیب کیا اپنے نفس کو اور بعضوں نے کہا معنی اسکے یہ ہیں کہ نہ کرو تم ایسا کام کہ طعن کیے جاؤ تم بسبب اوسکے اسلیے کہ جسنے کیا ایسا کام وہ مستحق ہوا بسبب اوسکے طعنے کا پس طعن کیا اوسنے اپنے نفس کو حقیقت میں اور وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ کے معنی ہیں بلانا برے لقب سے نبز کے معنی ہیں لقب بد اور لقب بد سے پکارنا جو منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جو ناگوار گذرے اوسکو کہ جسکو پکارتا ہے اور جسکو وہ خوش لگے اوسکا مضایقہ نہیں اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ میں جو لفظ اسم کا ہے بمعنی ذکر کے ہے تو یا کہ کہا گیا برا ہے ذکر مرتفع ہو واسطے مومنین کے بسبب ارتکاب ان جرائم کے یہ کہ ذکر کیے جاویں ساتھ فسق کے یعنی ٹھٹھا وغیرہ کرنا مشہور بفسق ہونا اور یہ برائی ہو مومنوں کے لیے اور لفظ بَعْدَ الْإِيمَانِ سے قبح بیان کرنا ہے جمع ہونے ایمان اور فسق کا کہ مانع ہے اوسکو ایمان اور بعضوں نے کہا کہ بعضے یہودی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو بعضے لوگ یا یہودی یا فاسق کہتے تھے پس منع کیے گئے اس سے اور کہا گیا اونکو کہ برا ہے یہ کہ ذکر کرو تم آدمیوں کو ساتھ فسق و یہودیت کے بعد ایمان لانے اونکے کے ۞ف۞ کہا عکرمہ نے بیچ تفسیر وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ کے کہ وہ کہنا ہے آدمی کا ایک آدمی کو ای فاسق ای کافر ای منافق اور کہا حسن نے کہ بعضے یہودی اور نصرانی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو کہا جاتا تھا بعد اسلام کے ای یہودی ای نصرانی پس منع کیے گئے اس سے اور کہا عطا نے کہ وہ یہ ہے کہ کہے تو بھائی مسلمان کو ای کتے ای گدھے ای سور اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تنابز یہ ہے کہ ایک شخص برائیاں کرتا تھا پھر توبہ کی اب اوسکو عار دلاوے پہلے گناہوں پر پس منع کیے گئے کہ گناہ گذشتہ پر عار مت دلاؤ اور بعضوں نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو اکثر لوگوں کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعضے اون ناموں میں ایسے تھے کہ اونکے ذکر کرنے سے برا مانتے تھے پس یہ آیت اوتری حاصل یہ کہ کسیکو اس طرح نہ پکارے کہ اوسکو ناگوار گذرے کہ یہ بہت ہی برا ہے ۞ معاد منقول ۞ تنبیہ ۞ جاننا چاہیے کہ کسی سے ٹھٹھا کرنا اور کسی پر طعن کرنا اور حقارت و برے نام سے پکارنا یہ ساری باتیں شاخیں ہیں تکبر کی جب اپنے کو اچھا جانتا ہے اور اور کو برا تب ہی اوس سے یہ باتیں سرزد ہوتی ہیں اور اگر اپنے کو حقیر و برا جانے تو کاہیکو یہ باتیں سرزد ہوں پس مومن کو چاہیے کہ اپنے تئیں حقیر و برا جانے اور بچاوے اپنے کو اس آفت سے کہ برائیاں تکبر کی قرآن و حدیث میں بھر رہی ہیں دعا کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي صَبُورًا وَاجْعَلْنِي شَكُورًا وَاجْعَلْنِي فِي عَيْنِي صَغِيرًا وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيرًا ۞ یعنی یا اللہ کر مجھکو صبر کرنیوالا اور کر مجھکو شکر کرنیوالا اور کر مجھکو میری آنکھ میں چھوٹا اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ۞ اور کتاب ملتقی الابحر وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو کوئی بہتان لگاوے محصن مرد یا محصن عورت کو ساتھ صریح زنا کی تو حد لگایا جاوے یعنی اسی درے اوسکو مارے حاکم بسبب طلب کرنے اوسکے کہ جسکو بہتان لگاوے اور محصن سے یہاں یہ مراد ہے کہ وہ مکلف ہو آزاد ہو مسلمان ہو پاک ہو زنا سے اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان لگاوے مملوک یعنی بردے کو یا کافر کو زنا کا یا بہتان لگاوے مسلمانکو اسطرح کہ کہے ای فاسق ای کافر ای خبیث ای چوٹے ای فاجر ای منافق ای لوطی ای لونڈے باز کہ دونوں لفظوں سے مراد اغلامی ہے یا کہے ای بیاز خور ای شرابی ای مرتد ای بوشی ای مخنث ای خائن ای قحبہ زادے ای بدکار زادے ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزانی ای العروس یعنی تو ایسا ہے کہ تجھکو ... ہیں تیرے پاس ... یا کہے ای حرام زادے ان سب صورتوں میں تعزیر دیا جاوے انتہی ۞ اور فرق حد اور تعزیر میں یہ ہے کہ حد شارع کی طرف سے مقرر ہوتی ہے اور تعزیر راے حاکم پر موقوف ہوتی ہے کہ جس طرح مناسب جانے اوسطرح سزا دے لیکن درّوں سے سزا دے تو چالیس سے کم ہی کم مارے اور اربعین میں امام غزالی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ٹھٹھے بازی میں بہت ہنسنا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور ہیبت و وقار او جاتا ہے ... فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِکَ بِہٖ جُلَسَآءَہٗ فَیَھْوِیْ بِہٖ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ تا ہنسا وے اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اسکی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ آور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ یعنی جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جاننا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو مضایقہ نہین اوسکا خصوصاً عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرما دیا کہ اِنِّیْ لَا اَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور اور کو دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی بولے آور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے ہین آور فرمایا ایک بڑھیا کو لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّۃَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہ بات واقع مین سچی تھی کیونکہ داخل ہونے جنت کے سب جوان ہونگے آور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر کہ نام ایک جانور کا ہی کہ مثل لعل کے ہوتا ہی وہ لڑکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو حضرت نے یون پوچھا آور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھاتے تھے اَتَاْکُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتین ہین پس کہا اونھون نے اِنَّمَا اٰکُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی مزاح ہو آپسمین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرلے اسکی ❊

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان سے بدتحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہو تم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی ❊ فتح ای ایمان والون بچتے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بدنکہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین سیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آتی ہی تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی مہربان ❊ تفسیر تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے برا کہنا کسی جگہ نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ❊ موضح جس بدگمانی سے بچنے کا حکم ہی وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی بچو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بد لیجانا تیرا ہی بنسبت اہل خیر کے سے لیکن اہل فسق پس جائز ہی ہمکو یہ کہ گمان رکھین ہم ساتھ اونکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا اونسے یا معنی یہ ہین اِجْتَنِبُوْا اِجْتِنَابًا کَثِیْرًا یعنی پرہیز کرو پرہیز کرنا بہت یا یہ معنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تاکہ واقع ہو بچاؤ بعض سے آور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ تلاش کرو عیب مسلمانون کے اور مجاہد سے منقول ہی یعنی لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ خُذُوْا مَا ظَھَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰہُ یعنی لو جو کچھ ظاہر ہوا اور چھوڑ دو اوسکو جسکو چھپایا ہو اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَجَسَّسُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَایِبِ مَا سَتَرَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو اون عیبون کے طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر آور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا اسکے پس پشت آور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ عیب اوسمین ہو تو غیبت ہی والا بہتان ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَةُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ تمثیل و تصویر بد ہی اوس چیز کی کہ پہونچتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبرو ریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور اسمین
کئی طرح کے مبالغے ہین ایک تو اونمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور اور مبالغہ یہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب محبت کیا اور
اور یہی کہ نہ اکتفا فرمایا اوپر تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ ٹھہرایا انسان کو اخ یعنی بھائی اور قتادہ سے منقول ہی
کَمَا اَنَّکَ لَوْ وَجَدْتَّ جِیْفَةً مَّدُوْدَةً اَنْ تَاْکُلَ مِنْهَا کَذٰلِكَ فَاکُلْ لَحْمَ اَخِیْكَ وَهُوَ حَیٌّ یعنی اگر پاوے تو
مردار کیڑے پڑا ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی
غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اونکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی
اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہ بھی ثابت ہو
کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ الخ تواب کے معنی ہین بہت قبول
کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ کے یہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھ ترک کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے
بچنے کا اور ڈرو ساتھ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسمین سے پس بلا شبہہ اگر ڈروگے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری
اور دیگا تمکو ثواب متقیون توبہ کرنے والون کا ۞ ف ۞ منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور
پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو رہے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر خدا کے پاس بھیجا تا
آنحضرت صلعم سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہی تو دیگا اور اسامہ داروغہ تھے رسول خدا
کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی
اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ اگر کنوین سمیحہ مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون تجسس مین
پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت صلعم کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی
تمھارے مونہون مین دیکھتا ہون مین اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور
اسامہ کی اور جسنے غیبت کی مسلمان کی پس بلا شبہہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ
یہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ لیجاؤ اور لوگون کے عیوب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھ کہ خدا تعالی نے
پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوسکے اور دوسرا
ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نہ کرے تو ساتھ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو مامور بہ اور موجب
ثواب کا ہی اور وہ حسن ظن ساتھ خدا کے اور مومنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہی
ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھ
خدا کے اور رسول کے اور مومنون کے ہی اور وہ موجب عذاب کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی
اور چوتھا مباح ہی اور وہ ظن امور دنیا اور مہمات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی انتہی
اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے

ف وتبہا اسنادہ الفعل الی الحکم والاشعار بان اصداہ من اللائف لا یجب ذلک ۱۲ ص
ف مردود مجہول ... ۱۲
سم ... ۱۲
زاہدی ...

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمین اور نہ حسد کرو آپسمین اور نہ
نزاع کرو آپسمین اور بعضون نے کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہوؤ بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین بجاے لفظ
وَلَا تَجَسَّسُوا کی وَلَا تَحَسَّسُوا بھی ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لَا تَجَسَّسُوا کے معنی یہ ہین کہ نرمی سے
کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے
پس فرمایا یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ
يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ یعنی ای گروہ لوگونکے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ایمان طرف دل
اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو
اور آیت مین مراد فَكَرِهْتُمُوْهُ سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے کراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے
بھی کراہیت رکھو اور تنفر کرو ✽ مسئلہ ✽ غیبت اوس کلام کو کہتے ہین کہ کوئی کسیکے غائبانہ ایسی بات کہے کہ اگر وہ سنے
تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہوگی تو وہ بہتان ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ
مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی
غیبت عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے
کسی نے کہا خبر دیجیے ہمکو یہ کہ اگر ہو میرے بھائی مین وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی تو بھی غیبت ہوگی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق
غیبت کی تو نے اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق بہتان کیا تو نے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا عُرِجَ
بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ یعنی جب اوپر لے گیا
مجکو رب میرا یعنی معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے
کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنی غیبت
کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی
حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال غیبت کرنے والے کو ایسا شاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیون کو اور نیکیاں اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی
دیتے ہین اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہین نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور موجب عذاب دردناک کی
مومن کو احتراز اوس سے واجب ہی اور بچنا اور چھٹکارا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید مین تامل کرے
کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اور دوسرے کے فضل کا اور غصہ
اور تہمت بازی اور مانند اونکے سے ہین ان سب سے دور رہنا چاہیے کہ حقیقت مین عداوت کرنی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ہو
ندامت اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سے اور بخشوانا دشمن سے ہی تا گناہ خدا اور بندے کے سے پاک ہو اور اگر دشمن مرگیا ہو تو اوسکے لیے
خیرات اور استغفار کرے اور بخشوانے مین جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کر کر عفو کروا دے مگر کہ خوف زیادتی شر کا ہو تو
وہان مجمل کہے اور اگر اسمین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوانے مین بہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا فہو المراد

والا ثواب اس بخشوانے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت سب جگہہ حرام ہی مگر چہ جگہہ معاف ہی
گنہگار نہین ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نرکھے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے
بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مددگار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا آگے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے
چوتھے اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کہ اوس سے وہ رنجیدہ نہو جیسے اعمی کو
نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدع کا آگے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ دور ہونا
اس عمل بد سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین
الا ماشاء اللہ باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو برا ہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب اسکے
گناہ مین آفت سخن چینی اور چغل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ نَمَّامٌ یعنی نہین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اوسکی کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیان ہوتی ہین
پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکا رسے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلون اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین
نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اور مال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ
سے بچا اور جو کوئی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہی کہ بات ہر ایککی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے
ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا بیچ وعید دو رویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت اور چغل خوری کے
سننے والے پر چھہ چیزین لازم ہین تا گنہگار نہوں ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے
یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد
نلیجاوے کہ ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نپڑے پانچوین یہ کہ چغل خوری چغل خور
کے سے کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے • [illegible] • حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بیچ شرح
حدیث اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ الخ کے لکھا ہی جاننا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بنسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا
ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے
اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا مان باپ مین
یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی
اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا اسکے مین جو کچھہ کہ تعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ
کے ہو یا کنایہ سے یا رمز یا اشارے سے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے
سمجھا جاوے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے مونہہ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیحیائی
اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائے اوس سے کہ جسکے غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو
پہونچ گئی ہی اور اگر نہیں پہونچی ہی اور وہ مرگیا ہی یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل
سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی مینے بخشدے وہو الصحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرے نہین
بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی • فائدہ • ذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضایقہ ہی اور
ذکر [illegible] نہین کہ ارادہ کرتا ہو [illegible] نقصان کا [illegible] ایک شہر والون کی [illegible] کی تو نہین [illegible]

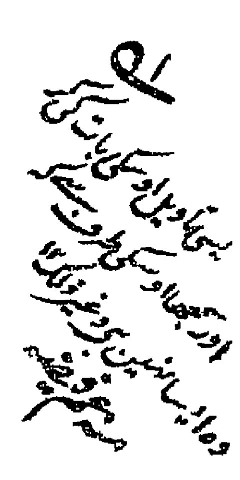
وہ غیبت یہانتک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ✽ ایک شخص روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو لیکن ضرر پونہچاتا ہو لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس عیب کے کہ اوسمین ہو نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پونہچاوے سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہو اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ✽ عالمگیری ✽ روایت کیا ہو محمد نے بیچ کتاب کے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا اونھون نے لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ اَخِيْكَ سُوْءً وَّاَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا ✽ اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الظَّنَّ يُخْطِئُ وَ يُصِيْبُ یعنی بلاشبہ گمان خطا کرتا ہو اور صواب کو بھی پونہچاتا ہو ✽ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید بن مسیب سے کہ کہا لکھا طرف میری بعضے بھائیون میرے نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اَنْ ضَعْ اَمْرَ اَخِيْكَ عَلٰى اَحْسَنِهٖ مَا لَمْ يَاْتِكَ مَا يَغْلِبُكَ وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ شَرًّا وَّ اَنْتَ تَجِدُ لَهٗ فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا الخ یعنی رکھ امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب آوے تجپر یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ عاجز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمتون کے لیے پس نہ ملامت کرے مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہوتا ہو اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر بھید مونہہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا نرہا جو چاہو گا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ بدلا لیا تو نے اوس سے کہ نافرمانی کی اسکی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری کرے تو اسکی اوسکے حق مین یعنی جو تجھسے بدی کرے بڑا بدلا اوسکا یہی ہو کہ تو درگذر کر اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم پکڑ دوستی کرنی سچون سے پس رہ تو ایسے دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین اسلیے کہ وہ زینت ہین حالت فراخی و چین مین اور بڑے سامان ہین وقت آنے بلاے عظیم کے اور سہل و حقیر سمجھ تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کر تو اوس چیز سے کہ نہین ہوا یہان تک کہ ہو یعنی جس امر مین کچھ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھ حکم معلوم ہو اور نہ کہہ بات مگر نزدیک اوس شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور ڈر تا رہ اپنے یار سے مگر کہ امین ہو اور نہین ہوتا ہو امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین اون لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے بن دیکھے ✽ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانۂ کعبہ کا اس حال مین کہ فرماتے تھے مَا اَطْيَبَكِ وَاَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْكِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہو تو اور کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہو تو اور کیا بزرگ ہو حرمت تیری قسم ہو اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہو البتہ حرمت مومن کی بہت بڑی ہو نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہو اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان نہ لیجایا جاوے اوسپر سواے خیر کے ✽ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز رکھین تو مہر کر دیا کرین اور ماپ اور گن کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم مین سے بدگمانی لیجاوے ✽ اور روایت کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثٌ لَّازِمَاتٌ لِّاُمَّتِيْ الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوْءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جسمین یہ چیزین ہون تو کون سی چیز انکو دفع کرے فرمایا اِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ
وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمان کرے
تجھکو کسی کی طرف سے پس تحقیق نکر یعنی بس عادت چھوٹ جائیگی اور جب شگون بد واقع ہو تجھکو تو خیال اوسکی طرف نکر اور جو کام کرتا ہے
اوسکو کر یہ روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَسَاءَ بِاَخِیْهِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ
یعنی جسنے بدگمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر پس تحقیق بدگمانی کی اوسنے اپنے رب عز وجل سے فرماتا ہی اللہ تعالی بچو تم بہت بدگمانی سے
یہ روایتین تفسیر درمنثور کی ہین اور کتاب نصاب الاحتساب مین کہ کتاب معتبر ہی لکھا ہی کہ من جملہ ادب احتساب سے یہ ہی کہ جو روایت کیا
ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھون نے ایک چراغ دروازے کی درزون مین سے پس جھانکا تو دیکھے کیا ہین
کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہین شراب پر پس انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوئے مسجد مین اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے
اونکو طرف اوسی دروازے کے پس دیکھا دونون نے اور کہا حضرت عمر رض نے عبد الرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کرین ہم پس کہا
عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلاشبہہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع
ہوئے ہم اوپر عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھون نے ہمسے اور نہین لائق تھا ہمکو یہ کہ کھولین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے
کہ نہین گمان کرتا مین تجھکو مگر کہ سچ کہا تونے پس پھر آئے دونون اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت
کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہی عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہی یہ کہ مشورہ کرے اپنے یارون سے اوس امر مین کہ
دشوار ہوا اوسپر جیساکہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی اور روایت کیا گیا
ہی مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا انھون نے ایک دروازے کی
درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہی اور گائنین گا رہی ہین پس چڑھے یہ دونون دیوار پر سے اور کہا کہ نہین
برا جانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المومنین قسم دیتا ہون
تجھکو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تونے یہان تک کہ کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اسکو ہی کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی ہی مینے اللہ تعالی کی ایک امر مین تو تمنے نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر نے کہ وہ کیا ہین
اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حال انکہ اللہ تعالی نے منع کیا تجھکو اوس سے کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حال انکہ اللہ تعالی
نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین انکے دروازون سے یعنی اور نہ آؤ گھرون مین انکی پشتون سے
واسطے فرمانے اللہ تعالی کے لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُھُوْرِھَا یعنی نہین ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین انکے
پشتون کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن کے حال انکہ فرماتا ہی اللہ تعالی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا
وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سوائے اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والون پر
پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تونے پس آیا تو بخشتا ہی مجھکو پس کہا اوسنے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے
ہوئے اور وہ کہتے تھے وَیْلٌ لِّعُمَرَ اِنْ لَّمْ یَغْفِرِ اللّٰہُ لَهٗ یعنی وائے ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ پاوے
ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سوائے اسکے کہ کہے دیکھا مجھکو امیر المومنین نے دلالت کرتی ہی یہ روایت بھی
اسپر کہ محتسب بیاحتی نکرے اور نہ دیوار پر سے چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھر مین بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب من

يطهر البدع في البيوت کے یہ کہ جائز ہے محتسب کو داخل ہونا یعنی گھرون مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت
مین ہے کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہے کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مذکور مین یہ ذکر کی ہے کہ امام
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز مزامیر و معازف کی کہا کسیکو کہ داخل ہوا وہ بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع
کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہے اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے
ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا مضمون احتساب کا اب پھر شروع ہوتی ہین
روایتین درمنثور کی درباب غیبت کے ٭ ابن عباسؓ سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا کہ کہا
حَرَّمَ اللهُ أَنْ يُغْتَابَ الْمُؤْمِنُ بِشَيْءٍ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ یعنی حرام کیا اللہ تعالی نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ
کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو ٭ روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہا ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی
پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جمال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہوتی ٹھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تونے اوسکی ای عایشہ پس کہا عایشہؓ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اوسمین تھی فرمایا حضرت نے اے عایشہ
جسوقت کہ کہی تونے ایسی بات کہ وہ اوسمین تھی پس یہی تو غیبت ہے اور جسوقت کہ کہتی تو ایسی بات کہ اوسمین نہوتی تو بیشک بہتان
باندھتی تو اوسپر ٭ آیا ہے کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذَاكَ الْأَسْوَدُ یعنی وہ کالا پھر کہا أَسْتَغْفِرُ
اللهَ أَرَانِي قَدِ اغْتَبْتُهُ یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بلا شبہہ غیبت کی مینے اوسکی ٭ بیہقی وغیرہم
نے روایت کیا ہے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی
اسلیے کہ مین تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ
إِنَّهَا لَطَوِيلَةُ الذَّيْلِ یعنی دامن اسکا دراز ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الْفِظِي فَلَفَظْتُ بِضْعَةَ اللَّحْمِ یعنی
تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے ٭ آیا ہے کہ پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تَخَلَّلُوا یعنی خلال
کرڈالو پس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنِّي لَأَرَى
لَحْمَ فُلَانٍ بَيْنَ ثَنَايَاكُمْ وَكَانُوا اغْتَابُوهُ یعنی بلا شبہہ مین البتہ دیکھتا ہون گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمہارے کے
اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی ٭ روایت کی ضیاء مقدسی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفرون مین
اور تھا ابوبکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سوئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے
کھانا پس کہا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے إِنَّ هٰذَا لَنَئُومٌ یعنی بلا شبہہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہے پھر جگایا دونون صاحبون نے
اوسکو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپسے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپکو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین آپسے
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہے کا سالن کھایا ہمنے فرمایا
اپنے بھائی کے گوشت کا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى لَحْمَهُ بَيْنَ ثَنَايَاكُمْ یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھ مین ہے بلا شبہہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمہارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے
ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا مُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمَا یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمھارے لیے ٭ آیا ہے کہ دو عورتون نے
روزے رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک ان دونون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونون نے کھانا لوگون کے
گوشت کا یعنی لوگون کی غیبت کرنے لگین آپسمین پس آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان

دو عورتون نے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پہونچین مین یعنی مارے پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دے آؤ میرے پاس اون دونون کو پس آئین وہ دونون پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونون مین سے کہ قی کر پس قی کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچھ لہو یہان تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قی کر پس قی کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچھ لہو یہان تک کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونون نے روزے رکھے تھے اوس چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اوپر انکے بیٹھی ایک اون دونون کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگون کے گوشتون کا + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَحْمُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّاْكُلَهُ يَغْتَابُهُ بِالْغَيْبِ وَعِرْضُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّخْرِقَهُ وَوَجْهُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّلْطِمَهُ یعنی مومن حرام ہی مومن پر گوشت اوسکا اوسپر حرام ہی کہ کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبرو ریزی اوسکی اوسپر حرام ہی اور مونہہ اوسکا اوسپر حرام ہی کہ طمانچہ مارے اوسپر + روایت کی بیہقی اور بخاری وغیرہ نے سند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا ہی ایک دوسرے سے کہ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے یہان تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہہ سے اور گذرے ایک گدھے مردہ پر پس فرمایا کہان ہی فلانا اور فلانا اترو تم دونون یعنی سواری سے اور کھاؤ اس گدھے مردہ سے پس کہا اونھون نے کہ آیا یہ بھی کھایا جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پہونچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہی اسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہہ ماعز اب البتہ جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہی یعنی نہاتا ہی اور خوشیان کر رہا ہی + بخاری نے بیچ ادب مین اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گذرے مع چند یارون کے ایک خچر مردہ پر پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمھارے کا اس سے پیٹ بھر کر بہتر ہی اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے + روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پہونچے آپ ایک دو قبرون پر کہ عذاب کیے جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونون نہین عذاب کیے جاتے ہین کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک انمین کا غیبت کیا کرتا تھا لوگون کی اور دوسرا نہین بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپنے ایک ٹہنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونون سے جب تک کہ تازی رہین گی یعنی دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی + روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اسنے اوسکی جزا دے خیر دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور جسکے پاس کوئی غیبت کیا گیا پس نہ مدد کی اوسنے اوسکی جزا بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین اور نہ کھایا کسینے کوئی لقمہ بدتر اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہی تو بلاشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق مین وہ عیب کہ نہین جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر + روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سڑے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیسی ہی یہ بدبو یہ بدبو اون لوگون کی ہی کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی + روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال مین کہ تو اوس جماعت مین ہی پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اور قوم کو ڈانٹنے والا اور اوٹھ کھڑا ہو اونسے پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

۵ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ چغل خوری کرنا بھی منع ہے



روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اِنَّ الرِّبٰوا نَیِّفٌ وَّسَبْعُوْنَ
بَابًا اَهْوَنُهُنَّ بَابًا مِثْلَ مَنْ نَّكَحَ اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَدِرْهَمُ الرِّبٰوا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً
وَاَشَدُّ الرِّبٰوا وَاَرْبَى الرِّبٰوا وَاَخْبَثُ الرِّبٰوا انْتِهَاكُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِهٖ یعنی بلاشبہ بیاز کھانے کے گناہ کے
کچھ اوپر ستر جزو ہین ادنی اوسکا یہ ہی کہ جیسے اپنی مان سے زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس زنا سے اور اشد
بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت اوتارنی اوسکی ہی؛ بیہقی وغیرہ نے
روایت کی ہی ابن عباسؓ سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تو فرمایا اَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیرو وضو اپنا اور نماز
اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑ نہ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یارسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانے کی
روایت کی بیہقی نے عایشہؓ سے کہ کہا نہین وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمہ خبیثہ کے کہ کہتا ہی اوسکو واسطے بھائی اپنے کے
اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے؛ بیہقی وغیرہ نے روایت کی ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت
ٹھنگنی اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عایشہ نے پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِيْهَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تونے اوسکی؛ روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک
شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی
فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَكَلْتُمُ الرَّجُلَ وَاغْتَبْتُمُوْهُ یعنی بلاشبہ کھایا تمنے اس شخص کو کہ غیبت
کی تمنے اسکی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یارسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا لَوْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ
بَهَتُّمُوْهُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اسکو؛ ابوداود وغیرہ نے روایت کی
ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ حائل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے حدود خدا
سے یعنی ایک مستحق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اس حال مین کہ اوسپر
دین ہی پس نہین ہی وہان دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین دیدہ و دانستہ
پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہے مومن کے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو
اللہ ردغۃ الخبال مین یعنی دوزخیون کے پیپ لہو مین یہان تک کہ نکلے بہدے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی بغیر
بدلا لینے کے؛ اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت کے قُمْ فَخُذْ
حَقَّكَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھ اور لے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی تیرا
ذکر کیا تھا فلانے فلانے دن ایسا اور ایسا؛ روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ
الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی
پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشش کی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت
کی ہی؛ روایت کی بیہقی نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس نہ خبر کرے اوسکو لیکن بخشش مانگے واسطے
اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ
لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو واسطے اوسکے کہ جسکی غیبت کی ہی [illegible]

اوسکو پہونچ گئی ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ ضرور ہی اوسکے بخشوانے مین اوسکا بیان کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہی کافی ہی کہ کہے غیبت کی
مینے تیری بخش اوسکو اور نہین اعتبار ہی وارثون کے بخشنے کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پہونچی نہین ہی تو کفایت ہی
ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ تخفیف ہو جاوے گناہ مین ❊ سیل ❊ روایت کی بیہقی نے سفیان
بن عُیینہ سے کہ کہا تین شخص ہین کہ نہین منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے
لوگون کو اپنی بدعت کی طرف ❊ روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نکرے ❊
روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت کے
پھر رکھی جاوینگی نیکیان اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیان اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیان
پھر لائی جاویگی ایک چٹھی اور رکھی جاویگی نیکیون کے پلڑے مین پس غالب ہو جائیگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ ای رب
میرے کیسی ہی چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات و دن مین مگر کہ حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ھٰذَا مَا قِیْلَ
فِیْكَ وَاَنْتَ مِنْہُ بَرِیْٓءٌ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کہی تھی کسی نے تیرے حق مین یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات
پاویگا وہ بسبب اوسکے ❊ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اَلْبُھْتَانُ عَلَی الْبَرِیْٓءِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ
یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی ❊ **در منثور** ❊ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا در حق
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سو رہنے کے پھر حضرت کے
پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپ نے اُسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب کو رد دیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین کلام مذکور
کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نرہا تھا وہ نہین گمان بدلے گئے تھے پس جبرئیل آئے یہ آیت لیکر
یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ الخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون مین
دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھاتے کہان سے حضرتؐ نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت
نہین کہتا ہون مین لیکن گوشت آدمی کا کہتا ہون مین تھوکو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک سرخ ہی یہ آیت آپ نے پڑھی یَآ اَیُّھَا
الَّذِیْنَ الخ اس آیت مین تین چیزین مذکور ہوئین بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ
جب بدگمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے
حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی مین اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ لفظ فَکَرِھْتُمُوْہُ
ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو
اور یہ مثل بدگوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین
فُلَانٌ مُضَّاغٌ یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کر ہی کہ غیبت وہ ہوتی ہی
کہ غائبانہ کسیکا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہ کھایا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع
کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے
دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پوچھے اور کھاوے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسُوْا آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل
ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان
کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل و تغیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

مومنون کا ہی تجسس کرنا حلال و حرام سے نہین بچتا ہی تو کہ خدا ے تعالی فرماتا ہی کُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا یعنی کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی اور درمیان مین انکے امور مشتبہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے مین ڈالے تجکو اب جاننا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین جو کہ فاسق معلن اور بیباک و متہتک ہو جو کچھ کہ لوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت نہین ہی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاۤءِ عَنْ وَّجْهِهٖ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ یعنی جو کوئی ڈالے چادر حیا کی اپنے مونہہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہین ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ كَيْ يَحْذَرَهُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا كَانَ فَاسِقًا مُّحْتَجِبًا مُّسْتَتِرًا فَلَا تَذْكُرُوْهُ وَيَكُوْنُ غِيْبَةً عَنْهُ یعنی فاجر مین جو عیب ہی اوسکو بیان کردو تاکہ بچین اوس سے لوگ لیکن جبکہ ہو فاسق چھپا ہوا پردہ کرنے والا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کروگے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرے عیب کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہین جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے جسوقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابو جہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجھے بھیجا ہی پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ صُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ كَانَ لَا يَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَهْلِهٖ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ یعنی معاویہ پس مرد مفلس ہی نہین مال اوسکے پاس اور ایسا ابو جہم نہین اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بد مزاج ہی مار پیٹ کرتا رہتا ہی اپنے گھر والون پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور ارادہ کیا نبی علیہ السلام نے اس سے معلوم کروا دینا اون دونون کے حال کا فاطمہ کو تاکہ فریفتہ نہ ہو انکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا ٹھگنا ہی یا طویل ہی یا لنگڑا ہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے بطریق تعریف کے تو نہین ہوگی غیبت جیسا کہ حدیثون کے راویون سے آیا ہی عَنْ جَمِيْلَةَ الطَّوِيْلَةِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْاَصَمِّ اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیون کے حق مین ایسا جانورون کے حق مین نہین ہوگی غیبت لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہوا مضمون تفسیر زاہدی کا ✦ تنبیہ ✦ سوچنا چاہیے ان مضامین مین کہ غیبت ایسی آفت ہی اور سواے اسکے اور آفتین زبان کی بہت ہین حتی کہ کافر کر ڈالتی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی بیس آفتین ہین پس کچھ حدیثین سواے حدیثون مذکورہ کے جو محافظت زبان مین آئی ہین مع شرح کے لکھی جاتی ہین اور بعد اسکے اقوال علما رحمہم اللہ کے تا لوگ مضمون وَاَمْسِكْ لِسَانَكَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَذْكُرْهُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ کا کہ یہ قول ہی ایک نبی علیہ السلام کا بنی اسرائیل مین سے اختیار کرین ✦ روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور برے سے اور دانتون کو روکے کھانے اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانوون اوسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا و اغلام اور چپٹی بازی سے تو ضامن ہوتا ہون مین اوسکے لیے بہشت کا ✦ ف ✦ یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت مین درجات عالیات کے اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندون کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہین ✦ ۶۷ ✦ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ

مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ الخ یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ بات اللہ کے نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اسکی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین یہ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان سمجھا ایک بات بندے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین ہوتی ہی ج اور فرمایا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی یعنی اگر حلال و مباح جانکر اوسکو مارے اور فرمایا اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا یعنی جو شخص کہ کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمۂ کفر کے ایک اون دونون کا ف یعنی کہنے والا اس کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون مین سے ہی کہ گنا ہی اونکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت کیجاوے مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتال و زنا کے اور کہنے اوسکے اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی یہ اوپر حلال جاننے والے اسکے پس اس صورت مین معنی بَاءَ بِهَا کے یہ ہونگے کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین مومنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے کافر نکیے جاوین انتہی کہتا ہون کہ یعنی کافر کہنا اونکا سچ حق غیر روافض و خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سے پس یہ کافر ہین بلانزاع ع م اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کا کہنے والے پر اگر نہویا اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ف یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا م اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس چیز کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بھی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک نہ تجاوز کرے مظلوم ف پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ع اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی بلاشبہ بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے ف گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین انپر پیغمبرونکی
گواہی دینگے کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام الٰہی کر دیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہم نے تمکو امت فضل تا کہ ہو تم گواہ لوگون پر پس فرماتے ہین کہ
لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خواہش کی ہے درجہ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب
نہین ہونے کا روز قیامت کے پس اسی لیے خصلت پسندیدۂ اہل سنت و جماعت کی ترک کرنا لعن و طعن کا ہے کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا
ہو اور اپنی زبان کو آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھ اوسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جبکہ ملعون ہونا بندے کا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک کیا حاجت ہے کہ اور کوئی اوسکو لعنت کرے شعر حافظا از خصم خطا گفت نگیریم بر او * ور بحق گفت جدل با سخن حق نکنیم *
مگر جائز ہے لعنت اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو اوسکے مرنے کی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور
دور کرنا ہے رحمت الٰہی سے اور ناامید مطلق کرنا ہے اوسکے فضل نامتناہی سے یہ تو مخصوص کافرون ہی کے لیے ہے اور دوسری دوری
اور محرومی مقام قرب و رضا حق سے ہے کہ عائد اور راجع ترک اولیٰ اور احوط پر ہے پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہے بیچ ترک کرنے بعضے عمال
وا اور اونکے اور بعضے صحابہ وغیرہم سے بھی منقول ہے سب اسی قبیل سے ہے نہ قسم اول سے ع ح اور روایت کیا مسلم نے
کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ یعنی جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ
کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے ف یعنی جو کوئی کہے یہ بقصد عیب جوئی اور حقارت اور ناامید کرنے کے
لوگون کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال اونکے تو وہ کہنے والا اونسب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا
ہے کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ پیش ہے
کاف کو بصیغہ تفضیل اور اَهْلَكَهُمْ ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اوسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمے کو کہے
ہلاک کرتا ہے لوگون کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک ہونے کے معاصی مین ڈالتا ہے اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے
شکستہ دل اور ناامید و بےشوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت
و مغفرت الٰہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہے پس بیان اشارہ ہے اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت
کا کرنا چاہیے ح ج اور فرمایا تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ
وَّهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ یعنی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ ہے منافق صفت وہ کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طرح
کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے ازراہ خوشامد کے ایسی باتین کرتا ہے کہ موافق مرضی اونکے ہے
رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین
یعنی نجات پانیوالون کے ساتھ چغل خور کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے بطریق فساد کے اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ الخ یعنی
لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے
اوس سے نیکی کی اور بلاشبہ نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنی پہونچاتی ہے نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکے کے اور ہمیشہ
ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے
تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہے
طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہے نام اوسکا اللہ تعالیٰ

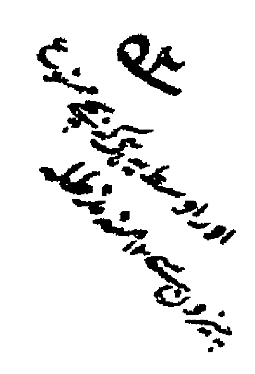
کے نزدیک بڑا جھوٹا ہو ف یعنی لکھا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھ صدیقیت کے اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے
مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکھا جاتا ہی نام اوسکا دیوان اعمال مین ملاء اعلی کے نزدیک یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق
لکھتے ہین اور مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت نام کے اور ڈالا جاتا ہی لوگون کے دلون مین اور جاری کیا جاتا ہی
زبانون پر کہ یہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ تعالی کے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○
یعنی بلاشبہہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے ڈالیگا اونکے لیے اللہ تعالی محبت لوگون کے دلون مین اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے
حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی اوسکے لیے عذاب جھوٹون کا سا یا لوگون مین جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے
بغض رکھتے ہین ع ح اور فرمایا لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا یعنی نہین جھوٹا
متفق علیہ
وہ شخص کہ اصلاح کرتا ہی لوگون کے درمیان مین اور کہتا ہی باتین نیک کہ باعث اصلاح و رفع نزاع کی ہین اگرچہ جھوٹ بھی ہون اور
پہونچاتا ہی اچھی باتین یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کو ف کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہی خیر کو نہ شر کو مثلا زید و عمرو مین بگاڑ ہی
پہ آپسکی اصلاح کے لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ مین دوست رکھتا
ہون اوسکو اگرچہ اوسنے نکہا ہو ع اور فرمایا اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ یعنی
رواہ مسلم
جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو اونکے مونہون مین مٹی ف یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین بوجہ تمھارے
مال کی طمع سے برابر ہی کہ تعریف نہ ہو یا لطف اونکے مونہون مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ ندو اونکو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا
دیدو کہ مشابہ ہی ڈالنے خاک کے قلت و حقارت مین تاکہ ہجو تمھاری نکرین اور بعضے علمانے اسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سے
کہ راوی اس حدیث کے ہین آیا ہی کہ اونھون نے مٹھی خاک کی لی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تعریف کرنیوالے کے مونہہ مین
ڈالدی اور اسمین نجر ہی تعریف کرنیوالے کو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نے کہ مداحین
وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی اونھون نے تعریف کرنے کی بغیر تمیز کے درمیان حق و باطل کے اور مستحق و غیر مستحق کے اور کیا ہی تعریف
کو وسیلہ معاش کا کہ اوسکے سبب سے ممدوح سے متوقع ہوتے ہین نفع کے پس جو کہ تعریف کرے کسیکے اچھے فعل پر تاکہ اوسکو رغبت اور
بھلائیون کے کرنے کی ہو اور لوگون کو رغبت ہو اوسکے اقتدا کی تو وہ مداح نہین ہی ع اور آیا ہی کہ ایک شخص نے تعریف کی
متفق علیہ
ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا آپنے وَيْلَكَ قَطَعْتَ
عُنُقَ اَخِيْكَ الخ یعنی وائے تجکو کاٹی تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین سے تعریف کرنیوالا ضرور
تو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلا حال آنکہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی حقیقت حال اوسکے کو اور
حساب کرنیوالا اور جزا دینیوالا اوسکا وہی ہی اوسکے کردار پر یہ بھی جب کہے کہ گمان رکھتا ہو تعریف کرنیوالا کہ بلاشبہہ
وہ ایسا ہی یعنی جیسے کہ تعریف کی اور تعریف نکرے اور حکم نکرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسیکو کہ وہ ایسا ہی ہی یعنی
احتیاط کرے تعریف مین اور کہے کہ گمان رکھتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہے کہ بلاشبہہ وہ ایسا ہی ہی تا سکم علم الٰہی
نہو حاصل یہ کہ جزم و یقین کرسکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا ہی سوائے اون لوگون کے کہ نام اونکا صریح حدیثون مین آچکا ہی
مانند عشرہ مبشرہ وغیرہم کے ف کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کے
کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور دین مین اور کبھی تعریف باعث ہلاک کی دنیا مین بھی ہوتی ہی
جیسے کہ تعریف سننے سے مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکے قصاص مین اوسکو ہلاک کیا حاکم نے ف [illegible]

ف ۷ یعنی ایسا جھوٹا نہین ہی کہ جو اوسکے نزدیک برا ہی ۱۲ منہ مد ظلہ

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ اس حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوس مین ہی تو اس تعریف کا مضایقہ نہین ہی **عالمگیری** ✤ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرت کے پاس آنے کا پس فرمایا اِئْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيرَةِ الخ یعنی اذن دو اسکو آنے کا پس بُرا ہی یہ اپنی قوم مین پھر جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرت نے اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پھر جب کہ وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو اوسکے حق مین ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپ نے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات مین اور میٹھی باتین کین اوس سے پس فرمایا حضرت نے کہ کب پایا تو نے مجکو فحش بولنے والا الا بلاشبہ بدترین آدمیون کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑ دین اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی کے اور ایک روایت مین ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے ✤ **ف** ✤ وہ شخص آنے والا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفة القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کے اوس سے حضرت کی حیات مین اور بعد وفات آپکی کے ظہور مین آئے اور آپکی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کر مسلمان مرا اور جبکہ حضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نتھا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکے حق مین علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور مین آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچان لین اور فریب نکھاوین اور فتنے مین نپڑین پس غیبت نتھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونون کے معا اور یہ مباح ہی بلکہ بعض اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی صلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونون کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین بڑا اخلاق والا ہی جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت مین فرق نہین جانتے مداہنت کے حق مین مولوی نے فرمایا ہی **شعر** اشداء علی الکفار باش ✤ خاک بر دلداری اغیار باش ✤ اور مدارات کے حق مین حافظ کہتے ہین **بیت** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ✤ با دوستان مروت با دشمنان مدارا ✤ اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی حاضر و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپ نے اوسکو حاضر مین بھی جیسے کہ برا کہا آپ نے غائب مین اور واسطے بچنے فحش اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ یعنے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو نہوؤن مین اور اوس جماعت سے نہوؤن کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہین سبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے چھوڑ دیا مینے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے برائی اوسکی سے ✤ اور فرمایا کُلُّ اُمَّتِي مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ الخ یعنی ساری امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ ہوتی اور نہین عذاب کیجاتے سخت مگر آشکار کرنے والے برائی کے اور بلاشبہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پھر صبح کرے اس حال مین کہ تحقیق چھپایا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکے عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی نہین عذاب کیا اوسکو

رات مین یہان تک کہ جیتا رہا دن تک پھر کہے وہ شخص کسی سے اے فلانے کیا مینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال اونکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے ✤ ف ✤ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بری نہین اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار واحادیث کے ✤ ۳ ✤ اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الخ یعنی جو شخص چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہہ بلند بہشت کے ✤ ف ✤ ہو وہ ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہدشکنی کا نہو اور صلح کروانے مین اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین نپڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے ہرگز مگر کہ دوست رکھا مینے کہ حق میرے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مرا یعنی جھگڑے کی اعتراض کرنا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہی کہ ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کر اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے تو سکوت کر اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ✤ ۴ ✤ اور فرمایا اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ اَلْاَجْوَفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سبب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین ساتھ فائز کے ہین اونمین سے کونسی چیز ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیزین کاواک یعنی خالی ہین موہنہ اور شرمگاہ ✤ ف ✤ ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے خطرہ ماسوی اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا دہی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوسپر کہ جو برائی پہونچاوے کذا ذکرہ الملا علی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی کے تخصیص بعد تعمیم کے ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور موہنہ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی پس پڑنا بیچ کھانے اور پینے ممنوع چیزین احکام حرام کے اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لاطائل کا ساتھ موہنہ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت خالق کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہو جاتا ہی ✤ روایت کی شرح سنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسی کے کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ الخ یعنی بلاشبہہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا قدر اوسکی

۵ رواہ الترمذی وابن ماجہ



ثابت کرتا ہی اسد تعالیٰ اوسکے لیے بسبب اوسکے خوشنودی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اوسکو یعنی قیامت تک اور بیشک ایک بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اسد تعالیٰ بسبب اوسکے اپنی ناخوشی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اوس سے ✽ ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اسد اوس سے اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونے دولہا کے اور روز قیامت سایہ اوٹھیگا سعید اور اسد تعالیٰ کے سامنے مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی اوسکے حق مین عکس اسکے ہوگا پس معنی اوس دن تلک کے یہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس دن تلک ہی بعد از ان منقطع ہونگے اور نظیر اسکے قول اسد تعالیٰ کا ہی ابلیس کے حق مین اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی بلاشبہہ تجپر لعنت میری ہی روز جزا تک اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بھلی بات سے کلمۂ حق کہنا ہی سلطان ظالم کے سامنے انتہی ✽ اور اس قیاس پر بری بات کلمۂ باطل کہنا ہی نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ✽ م ✽ ع ✽ اور روایت کیا احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے کہ فرمایا وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ یعنی وائے ہی واسطے اوس شخص کے کہ بات کہے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے اوس سے قوم کو وائے ہی اوسکے لیے وائے ہی اوسکے لیے ✽ ف ویل کے معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک گہرے نالے کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا تاکید و تشدید کے لیے ہی وعید مین اور جھوٹ بولے اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے یارون کے خوش کرنے کے لیے تو مضایقہ نہین اور چاہیے یون کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین ✽ ع ✽ م ✽ اور روایت کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے کہ فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ یعنی بلاشبہہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا اوسکو مگر اسلیے کہ ہنساوے اوس سے لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس کہنے کے یعنی دوزخ مین گرنا کہ دورتر ہی مسافت مبدأ اور منتہی اوسکے کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور بلاشبہہ بندہ پھسلتا ہی اپنی زبان کے سبب سے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے ✽ ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بنسبت ضرر کرنے اوسکے پانون سے موہنہ کے بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے ✽ ع ✽ اور فرمایا مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی ✽ ف یعنی آفات و عیوب سے دنیا و آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان ہی کے سبب سے پہونچتی ہی کہا امام غزالی رحمۃ اسد علیہ نے کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور و لازم ہی اوس سے خاموشی اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونو رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے موجب ضایع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین نقصان ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بھی خطر و آفات ہین کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیۂ نفس اور فضول کلام کی ہوجاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہرحال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین انگنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نے اَللِّسَانُ جِرْمُهُ صَغِيْرٌ وَجُرْمُهُ كَبِيْرٌ كَثِيْرٌ یعنی زبان کا جسم چھوٹا ہی اور گناہ اوسکے بڑے اور بہت ہین

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہ ملا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ٭ ف ٭ محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر امور اپنے کو کہ اوسسے ضرر دین
ہو اور رعایت کرنے والا ہو احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاؤ کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھرون مین
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مرجاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب کو
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر
ع ٭ اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہین بہ زبان
کے اور کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی ہی تو تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے
ہوئینگے ہم ٭ ف ٭ اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ یعنی بلاشبہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ٭ ح ٭ اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو ٭
ف ٭ یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نہ رکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور مانند انکے کے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اوسنسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اوسنسے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ
کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضروری ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین تو لایعنی نہین
اور سوا انکے لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد مالایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال شہرون کے اور ان چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا انسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ٭ ح ٭ ع ٭ اور آیا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ خوشوقت ہو تو

ف رواہ احمد والترمذی
ع رواہ الترمذی
ع یعنی کلام کرنا
بیچ تمام اعضا آدمی
کے اثر کرتی ہی بیچ
توفیق اور ترک توفیق
کے اور مؤید اس
معنی کا ہی قول
مالک بن دینار رحمۃ اللہ
علیہ کا کہ کہا جب
دل مین سختی دیکھے تو
اور تن مین سستی
دیکھے تو اور رزق
مین بے نصیبی دیکھے تو
جان کہ کلام کیا لایعنی
ح رواہ مالک و احمد
و ابن ماجہ
و الترمذی و البیہقی

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَوَلَا تَدْرِيْ فَلَعَلَّهٗ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ یعنی کیا کہتا ہے تو یہ بات اور نہین جانتا تو حقیقت
حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو اوس چیز مین کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو ✤ ف
یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوٰۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہے کہ سلام علیک نکی ہو آپسمین یا فائدہ کلام کسیکو نہ بخشا
ہو کہ اسسے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ مفت ثواب سے محروم رہتا ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ کیونکر جزم کیا تھنے ساتھ داخل ہونے
اسکے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو اسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے
بہشت سے منع کیا گیا ہو عیاذاً باللہ منہ غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو خواب غفلت سے اور اپنی اوقات
کو مصروف بیاد حق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی مین رہتے ہین
اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین ✤ شعر ✤ کار کن کار بگذر از گفتار ✤ کہ درین راہ کار دارد کار ✤ اور ہم سیکو
کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین ایسا ہی حال ہے ہمارا بھی کہ اپنے گلے مین سانپ ڈال اور رون کی آنکھیں جھلین
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَهَدَانَا اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ ✤ مولٰنا ✤ مؤلف ✤ اور کہا سفیان بن عبد اللہ
ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہے اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجھپر کہا سفیان نے فَاَخَذَ
بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے
حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین ✤ اور فرمایا اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ
نَتْنِ مَا جَآءَ بِهٖ یعنی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہین اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد
اوس چیز کے سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا ✤ اور فرمایا بہت بڑی بات ہے از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے
رواہ ابو داود ١٢
کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جاننے والا ہے اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنے والا ہے یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال برا ہے اور اس
حال مین تر ہے ✤ اور فرمایا مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ یعنی جو شخص کہ ہو
دورویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی ✤ ف ✤ دورویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی
باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دورویہ
وہ ہے کہ دو شخصون مین عداوت ہے اور یہ ہر ایک کے پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنی ہر ایک کے
پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہے ✤ ع ✤ اور فرمایا
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا
اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا ✤ اور فرمایا لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ
اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ یعنی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا
کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونیکے دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاے تو وغیرہ اور فرمایا
اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ الخ یعنی بلاشبہ بندہ جسوقت لعنت کرتا ہے کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو
تو چڑھتی ہے لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہے لعنت طرف زمین کے پس
بند کیے جاتے ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے دائین اور بائین یعنی پس و پیش ادھر ادھر بھی رد کیجاتی ہے پس جسوقت کہ

نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکے تو پہر آتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے ✻ ف ✻ یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی توجہ اوسپر نہین ہوتی بلکہ جاتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہہ نکلنے کو نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر آتی ہی لعنت کرنے والے پس جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متحقق نہین ✻ اور آیا ہی کہ ایک شخص کی چادر اوڑائی ہوانے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ✻ ف ✻ حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے اور چلانی اوسکو واسطے مخلوق کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح ہی ادب بیچ اوترنے حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن و ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ✻ اور فرمایا لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہونچاوے مجھکو کوئی میرے صحابیون مین سے کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گہر سے طرف تمہارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوؤن اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و کینہ ور نہوؤن ✻ ف ✻ اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک اپنے کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی ہو ✻ ح ✻ معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین دنیا سے اس حال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ✻ ع ✻ اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیوب سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عایشہ رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کوتاہ قد تھین عایشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اوس عیب سے اونکو حضرت کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ یعنی البتہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے اوسکو ✻ ف ✻ یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کردے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قصد حقارت کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ كَذَا وَكَذَا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا ایک شارح نے کہ قول عایشہ کا كَذَا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر تکرار كَذَا سے ارادہ تعدد صفت اوسکی کا ہی پس شاید کہ اونہون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ✻ ح ✻ ع ✻ اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ یعنی نہین ہوتا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی اوسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دے دیتی ہی اوسکو ✻ ف ✻ اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیدے ✻ طیبی ✻ اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے جیسے تمہین خبر دی وہ علامہ لانے والا ایمان تک کہ کرتا ہی وہ اوسکو اور کہتے تھے حضرت عبد اللہ اوس گناہ سے
کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے ✦ ف ✦ توبہ کر چکا ہو یعنی اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہو تو سرزنش کر سکتے ہین اوسپر
لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکہنے کے اوس سے ✦ ع ✦ اور فرمایا لَا تُظْهِرِ
الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی نظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بہائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان
پڑا ہی بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکہتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہووےگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے ✦ ع ✦ اور فرمایا مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا یعنی نہین دوست رکہتا
(رواہ الترمذی) مین یہ کہ نقل نکالون مین کسیکی حال اوسکا یہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکالنے کے
✦ ف ✦ حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلاً کسیکی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذلک اور داخل ہی
غیبت محرمہ مین ✦ ع ✦ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنے اپنے اونٹ کو پہر باندہ دیا پانون اوسکا رسی سے پہر داخل
(رواہ ابو داود) ہوا مسجد مین اور نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پہیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے
پاس اور کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا یعنی
یا اللہ رحم کر مجپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَتَقُولُونَ هُوَ
أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ
اسکا کیا نہین سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اسنے کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے ✦ ف ✦ یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا
اوسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اوروں کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردون اور عورتون
کو داخل کرنا چاہیے ✦ م ✦ اور فرمایا إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جب کہ
تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلاً کہا اوسکو اے سردار وغیر ذلک غصے ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنے والے پر اور
ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش ✦ ف ✦ ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی واقع ہونے امر عظیم سے
اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے مین راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی
کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہونچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علمائے بے عمل اور شاعرون اور
قاریون ریاکار کی داخل ہی اسی مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلاے
عظیم سے جبہی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ✦ م ✦ ع ✦ اور فرمایا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا
إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سوائے خیانت و جہوٹ کے ✦ ف ✦ یعنی مومن
کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد
منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ✦ ح ✦ کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس
پایا مینے اونکو مسجد مین گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مینے اے ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیون نہین
صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اَلْوَحْدَةُ
خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا
بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنی اور معین ہی سکوت پر گوشہ نشینی

ح رواہ البیہقی فی شعب الایمان
م رواہ البیہقی فی شعب الایمان

وتنہائی ہی ÷ ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی وصلاح پر ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور جب ہوتے ہین تو بیٹھتا ہی ہون ÷ ح ÷ اور فرمایا مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے ÷ ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور پیش میم سے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی بہتر سے افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کہے ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین اونسے سلامت رہتا ہی بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہی اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ خدا تعالی کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جس سکوت مین جولانی کرے فکر بیچ معارف و حقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ ذکر خفی کے دریا مین اور منور ہو ساتھ نور ذات وصفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی اوس طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ سالہا سال ہو ÷ اور کہا ابوذر نے کہ کہا مینے ای رسول خدا کے نصیحت کرو مجکو فرمایا اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ الخ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی تیرے سب کامون کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مینے زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ الخ یعنی لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین و ہدایت کا ہی کہا مینے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰٓى اَمْرِ دِيْنِكَ یعنی لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ الخ یعنی بچیارہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا ماردیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم و معرفت کے کہ حیات دل اوسمین ہی اور کھودیتا ہی مونہہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنی علامت اونکی اونکے مونہون مین ہی اثر سجود سے اور یہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بے نور ہوجاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی اور معنوی کے ہی کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا یعنی کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے مین اور اوسکی تائید و تقویت مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ÷ ف ذکر خدا کا تمام افعال کو کہ بنیت تقرب الی اللہ کے کرین تو داخل ذکر مین ہیگا اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا

گویا شیخ کا قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ وغیرہ مین نقل کی ہی کہ جس ذکر کو کہ فرشتے نہین سنتے افضل ہی اوس ذکر سے کہ سنتے ہین اوسکو فرشتے ستر درجے اور کہا ملا علی قاری نے ...

اور حدیث مین آیا ہی اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اگر یہ مراد رکھین گے تو قبیل ذکر کرنے جزو کے سے ہی بعد کل کے بسبب بڑی
فضل وشرف کے اور نہ ڈرا اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف اونکی
فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا یعنی لوگون سے انقطاع کرکر رجوع کر اسکی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے
یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی کر اور دل مین اپنے تئین
سب سے خوار و ناقص جان ❊ شعر ❊ غافلند این خلق از خود بیخبر ❊ لاجرم گویند عیب یکدگر ❊ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طُوْبٰی
لِمَنْ شَغَلَهٗ عَیْبُهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگون کی عیب گیری
سے ❊ ح ❊ اور فرمایا یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ
یعنی اے ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور ہین اوسکے پر یا پشت زبان پر اور
بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا مینے ہان بتلائیے فرمایا طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ❊ ف ❊
سبکی و آسانی ان دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین مشقت و محنت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور جوابات کی ترتیب
دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین بھی اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سختی کی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی اوسمین ❊ ح ❊ اور آیا ہی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر حال مین کہ وہ لعنت کرتے تھے
کسی غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکے اور فرمایا لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ یعنی کیا دیکھا ہی
تونے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دو صفتون کے سون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین
ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی
کفارے مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی
کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ پانچون حدیثین کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہوتین ہین ❊
اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایک دن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی یعنی گویا
نکالڈالنا اوسکا چاہتے تھے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی باز رہ
نکرو بخشے اللہ تمکو پس کہا واسطے اونکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون ❊ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا
ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ یعنی متکفل و ضامن ہو میرے لیے چھ چیزون
کے اپنے نفسونکی منفعت کے لیے ضامن ہونگا مین تمہارے لیے بہشت کا یعنی داخل ہونے کا بہشت مین ساتھ اچھے لوگون کے
سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو وعدہ جب کہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب کہ امانت رکھے کوئی تمہارے پاس اور
نگہبانی کرو اپنی شرمگاہون کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہین جائز دیکھنا
اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند کرو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو
اپنے نفسون کو ظلم سے ❊ اور فرمایا خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ یعنی بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین

یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی پاک جماعت لوگ کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین اونکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ✤ **ف** ✤ یاد کیا جاوے اللہ یعنی تعلق اور اختصاص مین اللہ تعالی کے ساتھ ایسے مرتبے کو پونچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اونکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے مونہون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے مونہہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے مونہہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرۂ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَآ اَشْرَفَ ھٰذَا الْفَتٰی مَآ اَکْرَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَآ اَعْلَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَآ اَشْجَعَ ھٰذَا الْفَتٰی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ✤ **ح** ✤ اور فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کین یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ✤ **ف** ✤ نہین واسطے اوسکے توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے گناہ کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب علم ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سے نکل جاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جاننے اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا یہ معنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقل بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکے کہ جسکی غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ✤ **ع** ✤ **ح** ✤ اور فرمایا اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یعنی بلاشبہ کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخشش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ✤ **ف** ✤ بخش ہمکو یعنی اگر ہوں یہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پونچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پہونچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوے اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشواویگا اوس سے پس جب کہ بخشوائیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہو اس سے بسبب اسکے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلًا تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت نہ پہنچی ہو اوسکو

جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پہونچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ۹۰ تمام ہوئین حدیثین مشکوۃ کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان مین بیس
آفتین ہین بیان کیا ہی ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طویل ہی کفایت کرتا ہی تجکو عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالی نے لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہی کہ نہ کلام کرو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کر کلام ضروری پر کہ نجات اسمین ہی کہا انس نے کہ شہید ہوا ایک لڑکا ہمسے روز احد
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی مان نے اوسکے مونہ سے مٹی پونچھی اور کہا هَنِیْئًا
لَكَ الْجَنَّةُ یَا بُنَیَّ یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو بہشت اے بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا جانے تو
یعنی جنتی ہونا اوسکا شاید کہ کلام کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اوس کلام سے کہ نہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام کہ جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے اور حد لایعنی کی یہ ہی کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو فوت ہو
بسبب ترک اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام کو اوسپر قلیل ہوگا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کرتا بدلے اسکے تو ہوتا واسطے خزانہ سعادت کے خزانون
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور ڈھیلون کے لینے کو اور یہ جب ہی کہ نہ ہو اوسمین گناہ اور کہ گناہ ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہی اور حد کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال سفرون کا
اور احوال شہرون کے کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور یہی سب کچھ ہی جو بیان ہو
اور اون بیس آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑا اور مزاح اور مدح اون پانچ آفتون
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن حدیثون مین اوپر کچھ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضرور ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کر کر غیبت سے پس وہ آخر اون لوگون کا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول اون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھروچتے تھے مونہ اپنے اپنے ناخنون سے پس کہا گیا مجکو کہ یہ وہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جاننا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کا ساتھ
اوس چیز کے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پہونچے اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کرے تو نقصان اوسکے نفس مین یا بدن مین یا دین مین
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہی یا طویل الذیل (فراخ آستین)
اور ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا سست ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تمنے اوسکی اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھنگنی ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تونے اوسکی پس
اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ کچھ فرق نہین ہی اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو ساتھ تحریر کے یا
یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تعریض کے جس سے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کے اَنَّ مَنْ مَرَّ بِنَا وَبَعْضُ
اَصْدِقَائِنَا كَذَا یعنی جو ہمپر گذرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے ہین بلکہ جاننا چاہیے کہ بدترین خبیثون کی وہ غیبت ہی کہ ستاری کی جاوے

کہ کہتے ہین شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہمکو ساتھ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلب دنیا کے لیے وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
قِلَّةِ الْحَيَاءِ یعنی اس کہنے سے سمجھاتے ہین مقصود یعنی اونکا عیب بیان کرنا مقصود ہے اور اپنی برائت اور کہتے ہین وہ کہ کیا اچھا
احوال فلانے کا اگر نہ مبتلا ہوتا وہ اوس چیز مین کہ مبتلا ہین ساتھ اوسکے ہم مثل ہمارے اور وہ کم صبری ہے دنیا سے فَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنَا
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہے پس جمع کرتے ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھ اہل صلاح کے بیچ بچنے کے
غیبت سے اور یہ خباثت ہین کہ فریفتہ ہوتے ہین ساتھ انکے اور گمان کرتے ہین کہ ہمنے غیبت چھوڑ دی ہے اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہے
ایک آدمی اور غافل ہوتے ہین اوس سے حاضرین پس کہتا ہے سبحان اللہ کیا عجب بات ہے یہان تک کہ ہوشیار ہوتے ہین لوگ سننے کے لیے
پس کہنے لگتا ہے ذکر اللہ کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہے میرا دل لگا ہوا ہے فلانے مین قبول کرے اللہ توبہ ہماری اور اوسکی
اور نہین ہے غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتانا اوسکے عیب کا ہے اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر کہتا ہے اوسکا اوسکے
لیے تو چھپاتا اوسکے عیب گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہے تعجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہان تک کہ بہت خوش ہوتا ہے
وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والون مین سے ہے ایسا ہی فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو
جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہے سیکو کہ چھوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنے دل مین نہین مکروہ جانتا
غیبت کو سوا اسکے نہین کہ غرض اوسکی یہ ہے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہین نکالتا اوسکو غیبت کے گناہ سے
جب تک کہ نہ مکروہ جانے اوسکو اپنے دل سے اور ڈالتا ہے اوسکو ریا کے گناہ مین بلکہ نکالتا ہے گناہ سے یون کہ مکروہ جانے دل مین اور جھٹلاوے
غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہے لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہے ساتھ
غیبت کے مستحق ہے کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَهٗ وَ
مَالَهٗ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهٖ ظَنَّ السَّوْءِ یعنی بلاشبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون و مال کو اور یہ کہ کیجاوے ساتھ اوسکے بدگمانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہے جیسے کہ زبان سے حرام ہے مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تجاہل اور سوا اسکے نہین
کہ اجازت ہے غیبت کی چھ جگہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر
بادشاہ کے یا اوسکی کہ جو نہین مدد کر سکتا دفع پر غیبت ہے ذکر کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کے لیے اوس
کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بدلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسپر ظلم کیا ہے دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہین اوس سے بگاڑنے خلاف شرع کے
درست ہے کہ ذکر کرین اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندہ نے کہ ابوسفیان ایک
مرد بخیل ہے نہین دیتا مجکو جو کفایت کرے مجکو اور یہ سب شکایت ہے لیکن یہ جب درست ہے کہ اسمین کچھ فائدہ ہو چوتھی ڈرانا مسلمان کا
کسیکی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرتا ہے مزکی یعنی گواہون کا حال بیان
کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہے کہ اوسکو ضرر پونہچیگا تو ذکر کر دے اوسکو فقط اوسکے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو پانچوین یون کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمین کچھ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور بہرا
اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہے چھٹی یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا مانے اوسکے ذکر سے جیسے مخنث اور شرابی کہا
حسن رحمہ نے تین ہین کہ نہین غیبت اونکے لیے ہے ۱ اور ہوس والا ۲ اور فاسق فسق کرتا ظاہر مین ۳ اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہین نہین برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہے کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کا کہ جسکو چھپاتا ہے اور برا مانتا ہے اوسکے ذکر سے
نہین درست بغیر عذر کے * **فصل** * علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہے کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرت کے اِنَّ الْغِیبَۃَ اَسْرَعُ فِی حَسَنَاتِ الْعَبْدِ مِنَ النَّارِ فِی الْیَبِیسِ
یعنی بلاشبہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہی بندے کی نیکیون کے نابود کرنے مین آگ سے خشک چیز کے جلانے مین اور آیا ہی تحقیق
نیکیان غیبت کرنے والے کی نقل کیجاتی ہین طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہی ساتھ غیبت کے پس دیکھے نیکیون کی کمی مین
اور غیبت کی بہتایت مین اور اوس سے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی عنقریب پھر چاہیے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہو اوسمین کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب نہ دیکھے اپنے عیب مین
مشغول ہو اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چھوٹا تو جانے کہ نقصان اوسکا اس اپنے نفس کے چھوٹے گناہ سے بہت بڑا اوسکے نقصان سے
اوسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اوسکا بڑا گناہ میرے حق مین مضر نہین
اور اگر نہو اوسمین کوئی عیب تو چاہیے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون سے بڑا عیب ہی یعنی اپنے مین عیب نہ سمجھنا یہ خود ایک
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہو اوس سے تو شکر کرے اللہ کا شانہ غیبت کے پس تحقیق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین سے ہی پس چاہیے کہ بچے اوس سے پھر جب نکل جاوے مونہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ بخشش
چاہے اللہ سے اور جاوے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ مینے ظلم کیا تجپر سو معاف کر مجھے پس بخشواوے اوس سے پھر اگر
نپاوے اوسکو تو بہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب نقل کیجاوین یعنی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا ٭ غیبت کھاتی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی مانند
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب اور دیا جاویگا
ایک شخص کو نامۂ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ بدلے اوس چیز کے ہی
کہ غیبت کی تھی تیری لوگون نے حال آنکہ تو نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سامنے ابن المبارک کے پس کہا اگر ہوتا مین
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے مان باپ کی اسلیے کہ وہ بہت مستحق ہین بنسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اونھون نے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ مجکو خبر
پہونچی تھی کہ تو نے تحفہ بھیجین طرف میرے نیکیان اپنی پس بدلا اوتارا مینے تیرے احسان کا بقدر امکان کے **شرح شرعۃ الاسلام**
حرام ہی سننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت محرمہ رد کرے اوسکو اور برا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نمانے کوئی اسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہو اوسکو فرمایا اللہ تعالی نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ یعنی اور جب سنتے ہین اچھے بندے لغو کو تو مونہہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی اور بندے رحمن کے وہ ہین کہ جو لغو سے مونہہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ٭ یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمہارے صاحبون نے کیا کیا ٭ اور فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ
فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْہُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی اونکے رد کرنے
و طعن کرنے مین تو مونہہ موڑ اونسے یہان تک کہ بیٹھین دوسری بات کے ذکر کرنے مین اور اگر بھلادیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ
النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبرو ریزی سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ
کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابہ نے کہ کہان ہی
مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہین دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ
حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہین دیکھتا ہی تو اوسکو
کہ تحقیق کہا اوسنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چاہتا ہی اس سے رضامندی اللہ تعالی کی اور بلاشبہ اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس
شخص کو کہ کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس حال مین کہ چاہتا ہو بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے ✦

باب بیچ بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی غیبت اونکے سبب سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ ممکن نہو پہونچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھہ سبب سے ہی
ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون
یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے سے پس کہے ظلم کیا مجہپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف
شرع کی تغییر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع
کے ازالے پر کہ فلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی یہ بسبب ہونے مقصود اوسکے کے پہونچنا طرف ازالہ منکر
کے پس اگر نہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجہپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے
یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی
اور دفع ظلم کی اور مانند انکے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو
ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہو امر اوسکا ایسا اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے
تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہند مین چوتھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیر خواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو جرح کرنا
مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے
اور دوسرے مشورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے
کسی سے اور ہمسائگی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اونکا بلکہ بیان کردے برائیان جو اونمین ہون نیت بہ
خیر خواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی
کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اسکو خیر خواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرطیکہ
قصد کرے اوسکی خیر خواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑ جاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان
اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیر خواہی ہی پس خوب ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو اوس
سرانجام و خدمت کا اوس سے بوجہ احسن نہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہو یا بسبب اسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو
وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہو تا کہ موقوف کردے وہ اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو
حاکمی کے یا جان رکھے حال اوسکا تاکہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نکرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

دوستی مین تمام ہوئین چار قسمین چوتھی قسم کی اب پانچوین قسم اور چوتھی قسم کے آگے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے ڈنڈ لیتا ہی اور محصول و اموال لوگون کے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اور عیبون کا مگر یہ کہ ہو واسطے اونکے جواز کے لیے کوئی اور سبب اون سببون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے چھٹے تعریف یعنی معلوم کروانا پس جب کہ آدمی معروف ایک لقب کر مانند چندھے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیرہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اونکا ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا اونکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اونکا اور طرح تو اولی ہی پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علمانے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین + **ریاض الصالحین** تمام ہوا اعادہ غیبت و غیرہ کا اور چونکہ اس آیت مین ذکر تھا تقوے کا آگے اسی تقریب سے خوبی بڑی متقی کی بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

اے لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین شناسا ہو تم بلاشبہ بڑا بزرگ تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی بلاشبہ خدا دانا خبردار ہی + **فتح** + اے آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھین تمھاری ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی خبردار + **تفسیر** + یعنی بڑائیان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی + **موضح** + ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور مان سے پس نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے مثل اوس چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر ہمارا برابر پس نہین ہی کچھ وجہ تفاخر اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون مین سے کہ اوپر عرب کے ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع کرتا ہی عمائر کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین اوس سے تو آپسمین شناسا ہو تم یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمھارا نسب بعض کا پس نہ نسبت کیا جاوے طرف غیر باپون اپنے کے نہ اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آباؤ اجداد کے اور دعوی کرو تفاضل کا نسبون مین پھر بیان فرمائی وہ خصلت کہ اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک پس فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْرَمَ النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو بہت بزرگ لوگون مین تو پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کَرَمُ الدُّنْیَا الْغِنٰی وَکَرَمُ الْاٰخِرَۃِ التَّقْوٰی یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے پھر حمد و ثنا کی اسکی پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَکَبُّرَھَا یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰہِ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ ھَیِّنٌ عَلَی اللّٰہِ یعنی سب تعریفین ثابت ہین اوس خدا کے لیے کہ دور کی تمسے نخوت و جبر کرنا جاہلیت کا اور تکبر اوسکا اے لوگون نہین ہین لوگ مگر دو طرح کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ اوسکے نزدیک

اور دوسرے فاجر بدبخت ذلیل وخوار اللہ کے نزدیک پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ اور یزید بن شجرہؓ سے منقول ہے کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بازار مین پس دیکھا ایک غلام کالے کو کہ کہتا ہے جو کوئی خریدے مجکو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے مجکو پانچون نمازون کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس خریدا اوسکو کسی صحابی نے پھر بیمار ہوا وہ پس اوسکی خبر پوچھنے کو تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مرگیا پس حضرت اوسکے دفن کروانے کو گئے پس کہا بعضے لوگون نے اوسکے مقدمے مین کچھ یعنی حقارت اوسکی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہے یعنی جانتا ہے دلون کی بزرگی وتقوی کو اور خبردار ہے یعنی خبر رکھتا ہے نفسون کے ارادون کی بیچ خواہشون اونکی کے ✤ ف۲ آیا ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ کعبے کی چھت پر چڑھکر اذان کہین عتاب بن اُسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ میرے باپ کو حق تعالی نے اس سے پہلے مارڈالا تو یہ روز نہ دیکھے اور حارث نے کہا کہ محمد نے کسیکو سوائے اس کالے کوے کے نپایا کہ وہ اذان کہے اور ابو سفیان نے کہا کہ مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون ڈرتا ہون کہ خدا آسمان کا اوسکو اسکی خبر دیدے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ شعوب اور قبائل ونسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے ہین نہ واسطے تفاخر کے پس تم اے لوگون فخر ساتھ نسب ومال کے نکرو اصل تم سب کی ایک مرد وایک عورت ہے کہ آدم وحوا ہین فخر کرنا ساتھ نسب ومال کے کچھ اعتبار نہین رکھتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی یعنی حسب مال ہے اور بزرگی تقوی ہے اور یہ بھی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا تمھاری صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہے تمھارے دلون اور اعمال کی طرف اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین اِنَّ اَکْرَمَ الْکَرَمِ التَّقْوٰی وَاَلْاَمَ اللُّؤْمِ الْفُجُوْرُ یعنی بڑی بزرگیون کی بزرگی تقوی ہے اور بڑی بدبختیون کی بدبختی بدکاری ہے اور پوچھا کسینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگون مین کونسا شخص بہت بزرگ ہے فرمایا اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰھُمْ یعنی بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہے کہ جو بہت پرہیزگار ہو اونہین صحابہ نے عرض کیا کہ یہ نہین سوال کرتے ہم اس سے فرمایا فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ یعنی کیا قبائل عرب کا حال پوچھتے ہو مجھسے کہا صحابہ نے ہان فرمایا فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا یعنی پس اچھے تمھارے جاہلیت مین اچھے تمھارے ہین اسلام مین جب کہ سمجھ بوجھ پیدا کرین دین کی پس حاصل آیت کا یہ ہے کہ نسب وحسب سوائے تقوی کے کام نہین آتا جو کہ مغرور ساتھ نسب کے ہین اونکو متنبہ ہونا چاہیے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھین ✤ معا ✤ بحث روایت کی ابوداودؒ نے اپنے مراسیل مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اپنے سنن مین زہری سے کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی بیاضہ کو یہ کہ نکاح کردین وہ ابا ہند سے ایک عورت کا اپنے مین سے پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ کیا نکاح کرین ہم اپنی بیٹیون کا اپنے موالی یعنی غلامون آزاد سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اخیر آیت تک اور تھا ابو ہند حجام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ✤ کہا مجاہد نے کہ نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے فرزند مگر نطفہ مرد اور عورت دونون کے سے اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ✤ اور روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے عقبہ بن عامرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاصل اوسکا یہ ہے کہ ان تمھارے نسبون سے کسیکو فوقیت کسی پر نہین حاصل ہوتی تم سب بیٹے آدم کے ہو برابر سر اور کچھ اعتبار نہ گنو اسکا نہین ہے کسیکو کسی پر فضیلت مگر بسبب دین اور تقوی خدا کے بلاشبہہ اللہ نہین سوال کریگا تمسے تمھارے حسبون سے اور نہ تمھارے نسبون سے روز قیامت کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ✤ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور بیہقی نے ابی ہریرہؓ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمَرْتُکُمْ فَضَیَّعْتُمْ الخ یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی

ف۱ یعنی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ آخر آیت تک ۱۲
ف۲ شعر
خاکساران جہان را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی مینے تمکو اوسکی اور بلند کیا یعنی اچھا
تمنے اپنے نسبون کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمہارے نسبون کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگاریان اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اور روایت کی طبرانی اور
ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ
نَسَبًا وَّ جَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی اے لوگون بلاشبہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہت بزرگ
تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس انکار کیا تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہی
فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمہارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئِیَ الْمُتَّقُوْنَ
یعنی آگاہ ہو تو بلاشبہ میرے دوست پرہیزگار ہین ؕ اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بندے آگے اللہ تعالی کے غُرْلًا بُھْمًا یعنی بن ختنہ کیے ہوئے کالے کلوٹے پھر فرماویگا
اللہ تعالی اے میرے بندون امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ
اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین
پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار۔ بلاشبہ بہت بزرگ تمہارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارے ہین ؕ اور روایت کی ابن مردویہ
نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ
وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَ لَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ
اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہی عربی کو عجمی پر اور نہ
عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے ؕ اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَۃٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین
آپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے ؕ اور روایت کی احمد رحمہ اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم
کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور
نہ چاہیے کہ دوستی کرین دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی تو
صورت مین جدا ہو جاوے دوسرا اوس سے وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ ؕ اور روایت
کی احمد رحمہ اللہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہی تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہو گی تجکو
ساتھ تقوی کے ؕ اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباس سے کہ کہا نہین جانتا مین کسیکو کہ عمل کرے اس آیت پر
یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ یہان تک کہ پہونچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی
ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجھسے پس نہین ہی کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے ؕ اور روایت
کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمہارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا
رکھتا ہی تم مین خلق ؕ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

کہ کھڑا ہوا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگون مین کون بہتر ہے
فرمایا اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقٰهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاٰمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ
یعنی جو خوب قاری ہو اونمین اور بہت ڈرتا ہو اللہ عزوجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتون کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتون سے
اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے دارون سے ✽ آور روایت کی احمد نے کہ کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین خوش کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا اونکو کسی شخص نے کبھی برابر تقوی والے کے ✽ آور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ اَهَابَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ اَهَابَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ یعنی جو ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہین ڈرتا ہی اللہ سے ڈراتا ہی اوسکو اللہ ہر چیز سے ✽ منقول ہی
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہان کوئی جانور شیر یا کچھ اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہے تھے وہ تشریف
لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی ✽ آور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْحَيَاءُ زِيْنَةٌ وَالتُّقٰى كَرَمٌ وَخَيْرُ الْمَرْكَبِ الصَّبْرُ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ یعنی حیا زینت
ہی اور تقوی بزرگی ہی اور بہترین سواری صبر ہی اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہی ✽ آور روایت کی حکیم ترمذی نے اور
دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہی بے پروائی اوسکے
نفس مین اور تقوی اوسکے دل مین اور جب ارادہ کرتا ہی اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہی محتاجگی کو درمیان دونون آنکھون
اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے کہ قانع نہین ہوتا اللہ کے دیئے پر بلکہ حریص ہوتا ہی ہر چیز پر ✽ آور روایت کی ابو یعلی اور ابن ضریس
نے فضائل قرآن مین اور خطیب نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت
کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر لے اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیون کا ہی اور لازم کر لے اپنے پر جہاد کو
اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانون کی ہی اور لازم کر لے اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہی تیرے لیے
زمین مین اور سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس تحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا
شیطان پر ✽ آور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت مین پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے
مانند ستارے کے پس کہا قسم ہی خدا کی اے رب میرے بلا شبہہ یہ البتہ غلام تھا دنیا مین پس کس چیز نے پہونچایا اسکو اس مرتبے کو
فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھسے عمل مین ✽ آور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ
وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز رہین لوگ فخر کرنے سے
ساتھ باپون اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے ✽ آور روایت کی ترمذی رضی اللہ عنہ نے اور ابن جریر
اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر رکھو تم اپنے نسبون سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے دارون
سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب محبت کا ہی اہل مین [illegible] ✽ آور روایت
کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ
بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ یعنی چار چیزین ہین کفار کی رسمون سے
کہ نہین چھوڑیگی اونکو امت میری فخر کرنا ساتھ حسبون کے اور طعن کرنا [illegible] مینہ کی طلب کرنی ساتھ ستارون کے
کہ فلانے برج مین آویگا فلانا ستارہ تو مینہ برسیگا اور نوحہ کرنا [illegible]

یعنی بہشت [illegible] کہ وہ موصوف [illegible] بہشت [illegible] مضمون [illegible]

اس سبب ہوتا ہی کہ اوروں کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین نظر بزرگی سے پس اسلیے تیرے خداوند نے ایسی بات کی
طرف تجکو ہدایت کی کہ باز رکھے تجکو اوروں کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اوپر وہ بات یہ ہی کہ ای لوگون تم
سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اصل کو دیکھو تا اور وں پر تفاخر نکرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین جب تفاخر
کی کہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی شان نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین
دیر کر آئے پاس حضرت کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان مفصل
اسکا بیچ تفسیر آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ
لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا ای آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم
و حوا ہین تم سب بھائی ہوا آپسمین کہ مان اور باپ تمہارے ایک ہی ہین اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرنا
قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی اور تجسس نکرنا اور لقب بد سے نپکارنا اور کسی پر گمان بد نلیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم
ہی اور کیا تمکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی شعب
مانند شہر کے ہی اور قبیلہ مانند قریہ کے یعنی تمکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کے لیے پس اگر نام
نہ پہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلا دو زید ہون تو زید تمیمی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی ہی
کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت نے مَنْ بَطَّأَ بِہٖ
عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب کے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی با نسب سے
ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون تو البتہ اعلی درجے کو پہونچیگا ✣ **زاہدی تنبیہ** ✣ امام غزالی رحمہ اللہ
منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اسکو لگام تقوی سے تابعدار کر جانا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہو تو
خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب پایا عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تونے بھلائی دنیا و آخرت کی
کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جا ذکر اوسکا ہی اور کتنی بھلائی
اور ثواب ساتھ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیرا ن تو لکھتا ہون ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالی کی متقی کی
فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کی
بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کروگے تم اور
پرہیزگاری کروگے نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ
مُّحْسِنُوْنَ ۝ یعنی بلا شبہہ مدد اللہ کی ساتھ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیک کار ہین چوتھے نجات سختی سے
اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو ڈرے
اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین و دنیا کی بلاؤن اور رنج سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ
گمان نہین رکھتا پانچوین سنوارنا عمل کا کہ فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ
اَعْمَالَکُمْ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنواریگا اللہ تمہارے سیے اعمال تمہارے چھٹے بخشنا گناہون کا
کہ لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور بخشیگا گناہ تمہارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا وقوف ہی
تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگارون سے نوین بزرگی

نزدیک اللہ کے کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی دوسری میں بشارت
زندگانی اور آخرت میں کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ یعنی
جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انکے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں گیارہوین نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا
ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارھوین خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت مین
کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی طیار کی گئی ہے بہشت پرہیزگارون کے لیے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے تیرہوین نصیب ہونا
آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ یعنی اور اگر بلا شبہہ بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ
کھولتے ہم اونپر برکتین آسمان و زمین سے کہ مینھ برساتے آسمان سے اور زمین مین خوب غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھون نے
رسولون کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھہ عذاب کے بسبب گناہون کے کہ تھے کرتے یہ ہین تمام خیر و سعادت دونون جہان کی کہ
تقوی کے تحت رکھین ہین پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک توفیق
و تائید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلا شبہہ توفیق و تائید اللہ تعالی کی ساتھہ
متقیون کے ہے دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ تیسری قبول عمل
وہ بھی متقیون ہی کے لیے ہے کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزون پر اسلیے ہے کہ اول
توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازان اصلاح تقصیر ہو تا تمام ہو عمل بعد ازان قبول ہو تا مفید ہو ورنہ سب اکارت ہے اور ان تین چیزو
کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہین سب عابد رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان
سب کا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہے اور متقیون کو یہ سب عنایت فرمایا ہے چاہین یا نہ چاہین پس اگر طالب عبادت کا ہے
بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہے تو لازم ہے تجکو تامل کرنا اس ایک اصل مین کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت مین صرف کی تو نے
اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تو نے معلوم ہی کر لیا کہ خدائے تعالی نے فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہے کہ عایشہ رضی نے کہا کہ
رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش آتی تھی مانند متقی کے اور قتادہ رضی نے کہا کہ توریت مین ہے ای فرزند آدم تقوی کر اور
جس جگہہ چاہے تو سو اور کہتے ہین کہ عامر بن قیس رات و دن مین ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے
نفس سے کہتے کہ ای جای سب بدیون کے قسم خدا کی ایک لحظہ تجسے راضی نہین ہوا ہون مین چونکہ تقوی نہین کیا تو نے اور وقت مرنے
کے روئے لوگون نے کہا کس چیز نے تجکو رلایا کہا اس کلام خدائے تعالی کے نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ قبول کرنے
عمل کا وعدہ کرتا ہے تقوی پر اور مین متقی ہون نہین اور تامل کر ایک اور نکتے مین کہ وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرد صالح نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تجکو وہ وصیت کرتا ہون کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ
وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگونکو
کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالی نے
اسکی سب اگلے پچھلون کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو یہ خصلت جامع ہے خیر دنیا اور آخرت کو اور کافی ہے سب مہمات کو اور
پونہچانے والی ہے بندے کو اعلی تر درجات کو غرضکہ یہ ایسی اصل ہے کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہین اور بس ہے اوسکو کہ منظر دقیق

اوسمین دیکھے اور اوسپر عمل کرے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا **تنبیہ** تقوی ہی کہ آدمی
کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا رہے اور کفر اور شرک اور گناہوں سے بچتا رہے تا آگ جہنم سے بچے اور تقوی ہر عضو کا جدا ہی
مثلا آنکھ کا تقوی یہ ہی کہ نامحرم و گناہوں کی چیزین آنکھوں سے نہ دیکھے زبان سے گناہوں کے کلام نہ کرے اسی طرح اور اعضا کا حال
سمجھے خلاصہ اسکا اس حدیث مین ہی کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ
الْحَیَاءِ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا لَیْسَ ذٰلِكَ
نہین ہی یہ یعنی نہین ہی حق حیا کا کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین وَلٰکِنَّ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی
وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَكَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ یعنی ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور
اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدہ غیر خدا سے بچائے اور اور چیزون کو بچاوے
بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین
اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ۱۲

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ
وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

کہا اعراب نے ایمان لائے ہم کہو ایمان حقیقت مین نہین لائے تم ولیکن کہو تابعدار ہوئے ہم اور ہنوز داخل نہین ہوا ہی ایمان تمہارے
دلون مین اور اگر فرمان برداری خدا اور رسول اوسکے کی کروگے تم کم نہ دیگا تمکو جزا اعمال تمہارے سے کچھ بلاشبہ اللہ بخشنے والا
مہربان ہی **فح** کہتے ہین گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہین پیٹھا
ایمان تمہارے دلون مین اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمہارے کامون مین سے کچھ اللہ
بخشتا ہی مہربان **تفسین** ایک کہتا ہی کہ مسلمان ہین یعنی دین مسلمانی ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہین اور
ایک کہنا کہ ہمکو پورا یقین ہی جو یقین پورا ہی تو اوسکے آثار کہان جسکو سچ یقین ہی اوسکو دعوے سے ڈر آتا ہی **مو** کہا
اعراب نے یعنی بعض اعراب نے اسلیے کہ اعراب مین سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر اور وہ
بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے مین بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمہ شہادت کا اس ارادے سے
کہ صدقے ملے اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانیکا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر و باطن مین کہہ اونکو ای محمد مؤمن نہین
باور کیا تمنے اپنے دلون سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا بیچ سلم یعنی صلح کے اور
نکلنا اس سے کہ ہو مقابل لڑنے والا مومنون سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے
وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ الخ پس جانا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہو اقرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی
اور جو کچھ کہ موافق ہو اوسمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع مین ہی پس ایمان و اسلام ایک
ہی ہی جیسا کہ منقول ہی علم کلام مین اور لفظ لَمَّا مین معنی توقع کے ہین وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اونمین سے ایمان لائے
بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی کرامیہ کے مذہب کو کہ اونکا مذہب یہ ہی کہ ایمان نہین ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے
ہوتا ہی اور اگر فرمان برداری الخ یعنی باطن مین ساتھ ترک کرنے نفاق کے لَا یَلِتْکُمْ بصریون نے لَا یَاْلِتْکُمْ پڑھا ہی یعنی کم نہ دیگا تمکو

ثواب نیکیون تمھاری سے کچھ بخشنے والا ہی ساتھ دعا مانگنے گناہون کے مہربان ہی ساتھ ہدایت کرنے اونکی کے واسطے توبہ کے عیبون سے پھر وصف بیان کیا مومنین مخلصین کا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ ف ل آیا ہی کہ ایک جماعت نے بنی اسد سے قحط سالی مین مدینے مین آکر اظہار اسلام کیا اسلیے کہ رسول علیہ السلام صدقات مین سے اونکو بھی دیوین اور دل سے وہ مسلمان نہ تھے اور صبح و شام جناب نبوت مآب مین آنکر کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام اعراب تنہا آپکے پاس آئے اور ہم اہل و عیال سمیت آئے ہین اور اور ون نے آپکے ساتھ جنگ کی ہی اور ہم بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے ہین غرض کہ بسبب اسلام اپنے کے بڑا احسان رکھتے تھے رسول علیہ السلام پر پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ایمان لائے تم الخ یعنی تابعداری تمھاری بسبب خوف قتل اور بندی کے ہی نہ دل سے اور حقیقت ایمان کی تصدیق دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا شرائع کا ساتھ اخلاص کے ہی اور اس آیت اور حدیث جبرئیل سے بعضے علما نے اسلام کو جدا ایمان سے گنا ہی جیسے کہ ایک روایت احمد وغیرہ سے منقول ہی اور نزدیک ابی حنیفہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و اسلام ایک ہی ہین جیسا کہ سورۂ والذاریات کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہی اور آیت هٰذٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ کہ بعد اسکے آتی ہی اوس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہی ؛ بحر ؛ اور روایت کی ابن ماجہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین علی بن ابی طالب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی ایمان پہچاننا ہی یعنی خدا و رسول کا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے اور عمل کرنا ساتھ ارکان یعنی اعضا کے ؛ اور روایت کی احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ وَالْاِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ یعنی اسلام ظاہر ہی اور ایمان دل مین ہی پھر اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے طرف سینے اپنے کے تین بار اور فرماتے تھے اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا یعنی تقوی اس جگہ ہی تقوی اس جگہ ہی ؛ در منثور ؛ وہ اعراب تصدیق دل ظاہر کرتے تھے کہ ہم گرویدہ ہین دل و زبان سے خدا تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد تم دل سے نہین گرویدہ ہو دعوی ایمان کا کرنا تمھارا جھوٹا ہی ولیکن کہو کہ گردن جھکائی ہمنے اور لڑتے نہین ہین تمھارے ساتھ فرق تمھارے درمیان مین اور کافرون مین یہ ہی کہ وہ لڑتے ہین اور تم لڑتے نہین وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یعنی ایمان تمھارے دلون مین نہین پہنچا ہی یعنی دل سے سچ نہین مانتے بلکہ فقط زبان ہی سے اقرار کرتے ہو اور نہین مومن ہوئے دل تمھارے پس ظاہر کرتے ہو خلاف دل کے اور اگر اطاعت کروگے تم اللہ کی اور رسول کی یعنی دل سے اور اعتقاد سے ساتھ توبہ کرنے کے نفاق سے جیسے کہ اطاعت کرتے ہو تم اوسکی ظاہر مین نہین ناقص کریگا تمھارے اعمال کے ثواب مین سے کچھ ؛ زاھدی ؛

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

سوا اسکے نہین کہ مومن حقیقت مین وہ ہین کہ ایمان لائے خدا پر اور اوسکے پیغمبر پر پھر شبہہ نکیا اونھون نے اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ جماعت وہی ہین راستگو ؛ فتح ؛ ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور بیچا اسکی راہ مین اپنے مال [illegible] اور [illegible] وہی ہین سچے ؛ موضح ؛ تفسیر ؛ ارتیاب مطاوع رابہ کا ہی جس وقت کہ واقع کرے اوسکو شک مین [illegible] ایمان لائے پھر نہین واقع ہوا اونکے نفسون مین شک بیچ اوس چیز کے کہ ایمان لائے [illegible] واسطے [illegible] شخص کے کہ تصدیق کی اونھون نے اوسکی وَجَاهَدُوْا الخ جائز ہی یہ کہ ہو جہاد یعنی جس [illegible] نفس [illegible] دشمن ہو لڑنے والا یا شیطان

ف ل یہ حقیقت ایمان مین واضح نہین بلکہ مجموع کمالات ایمان ہے جیسا کہ حقانی کی کتاب مین مذکور ہے پس شاید یہ اصحاب [illegible] کا کیا ہو واللہ اعلم یہان شافعی کے مذہب مین کمال ایمان کا بھی ہے اور زیادہ اور ناقص بھی ہوتا ہے تو کامل ایمان وہی ہے جو شروط کے ساتھ ان شرائط کے ہو ؛ منہ مد ظلہ

ع یعنی یہ کہ [illegible] ایمان سے [illegible] ف ن [illegible] ع ع [illegible] بالکتاب الایمان [illegible] وزوال الریب [illegible] الایمان [illegible] وعطف [illegible] الایمان [illegible] المتعلق [illegible]

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جاہد مبالغہ بیچ جہد کے اور جائز ہی یہ کہ مراد ہو مجاہدہ ہاتھ سے غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات کو اور مجاہدہ بالمال سے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوہ عسرت یعنی تبوک مین اور یہ کہ شامل ہو زکاتون کو اور تمام اون عبادات کو کہ متعلق ہین ساتھ مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہین کہ سچ بولے اپنے قول اٰمَنَّا مین اور جھوٹ نہین بولے جیسا کہ جھوٹ بولے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہین کہ ایمان اونکا ایمان صدق و حق ہی اور جب کہ نازل ہوئی یہ آیت تو آئے وہی اعراب اور قسمین کھائین اور کہنے لگے کہ ہم مخلص ہین پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ الخ ❊ مل یعنی مومن وہ ہین کہ سراپا صفت ہون ظاہر و باطن مین گرویدہ ہون ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا پھر دین مین شک نکرتے ہون مانند منافقون کے وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کرتے ہین رضا خدا کے تعالی مین ساتھ فدا کرنے تن و مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ جو کہ ایسی صفت ہون وہ ہین سچے اور بعضے اہل اہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے جو کہ ترک طاعت سے بندے کو کافر کہتے ہین وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہین کہتے ہین کہ خدا کے تعالی نے مومن اوسکو کہا کہ جو ساتھ ایمان لانے کے خدا و رسول پر جہاد مال اور تن سے کرتا ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مومن نہین اور یہ عقیدہ اونکا جہل سے ہی کہ اللہ تعالی نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہین ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ نفرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بلکہ فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ❊ زاہدی ❊

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

کہہ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور خدا ساتھ ہر چیز کے دانا ہی ❊ فتح ❊ تو کہہ کیا جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور اللہ ہر چیز جانتا ہی ❊ تفسیر ❊ یعنی اگر سچا دین تمکو ہی تو کہنے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہی وہ آپ خبردار ہی ❊ مو ❊ کیا خبردار کرتے ہو الخ یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلون کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص وغیر ذلک سب وہ جانتا ہی ❊ مل ❊ یہ بھی ملامت ہی اونھین اعراب کو کہ کہہ اے محمد کیا خبر دیتے ہو خدا کے تعالی کو اپنے اعتقاد کی حال اگر اوسپر کچھ پوشیدہ نہین وہ جانتا ہی جو کچھ ساتون آسمانون اور ساتون زمینون مین ہی پس تمہارے دلون کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف واقع خبر کے کہنا کیا فائدہ ❊ زاہدی ❊

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

احسان کرتے ہین تجھپر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہین کہہ احسان نرکھو مجھپر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تمپر ساتھ اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راستگو ہو تم ❊ فتح ❊ تجھپر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھپر احسان نرکھو اپنی مسلمانی کا بلکہ اللہ تمپر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو ❊ تفسیر ❊ جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہین رب کی تعریف ہی جسنے کروائی ❊ مو ❊ مسلمان ہوئے ہین یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے کے اون لوگون مین سے کہ اسلام لائے بعد قتال کے اوسے راستگو ہو یعنی سچ قول اپنے اٰمَنَّا کے ❊ ج ❊ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ یعنی احسان ہی اسکا تمپر اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اگر صحیح ہو گمان تمہارا اور سچا ہو دعوی تمہارا اگرچہ تم تو گمان و دعوی کرتے ہو اور سچ جھوٹ کا کہ اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ❊ مد ❊

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

بلاشبہہ خدا جانتا ہی چھپی چیزین آسمان و زمین کی اور خدا بینا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ❊ فتح ❊ اللہ جانتا ہی چھپے بھید

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہو ✽ **موضح تفسیر** ✽ یہ بیان ہے اونکے جھوٹے کا غیر صادق اپنے دعوے مین یعنی اللہ تعالی جانتا ہے ہر پوشیدہ چیز کو عالم مین اور دیکھتا ہے ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر مین نہین چھپا ہے اوس پر اوسمین سے کچھ بس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوس پر جو کچھ کہ تمہارے دلون مین ہے ✽ **ف تنبیہ** ✽ چونکہ ان آیات کریمہ مین ذکر ایمان و اسلام کا ہے اسلیے کچھ حدیثین وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ یعنی بنیاد رکھی گئی ہے اسلام کی پانچ چیزون پہ گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ✽ اور فرمایا اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ یعنی ایمان کی کتنی ایک اور ستر شاخین ہین پس افضل اونمین سے یہ کہنا لا اله الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنی اونمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور شرم کرنی برے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہے ایمان سے ✽ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ یعنی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان سے اوسکی اور ہاتھ اوسکے سے یعنی بات سے کسیکو برا کہے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہے جسنے چھوڑ دی وہ چیز کہ منع کیا ہے اللہ نے اوس سے ✽ اور فرمایا لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی نہین پورا مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد اوسکی سے اور سب لوگون سے ✽ **ف** ✽ محبت دو قسم کی ہے ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہے اوسمین وہ مجبور ہے اور یہان وہ نہین مراد ہے دوسری محبت عقلی ہے وہی یہان مراد ہے کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن بمقتضاے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہے جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہے اور کھاتا ہے بمقتضاے عقل کے جانتا ہے کہ صحت میری اسمین ہے اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو مان باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہے سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب اونھونے یہ حدیث سنی تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہون سوا جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونے کا تو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے جب تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اونکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہے اسکی کہ آپ اب بہت محبوب ہین طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو اے عمر یا اللہ تم سب کو یہی حالت نصیب کر آمین ثم آمین ✽ ع ✽ اور فرمایا ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا رَّسُوْلًا یعنی چکھا مزا ایمان کا

ف ... ع ... ف اور یہ ہجرت کبری ہے کہ اوسکا ایک ہجرت صغری بھی ہے کہ چھوڑ کر رہنا اوس ملک مین جہان دین قائم رکھنا ممنوع ہو جیسے جہاد اصغر اور نفس سے جہاد کرنا جہاد اکبر ہے اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنی بڑا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونون پہلوؤن مین ہے

ف * اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمد کے رسول ہونے پر
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانتا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا
اور بجا لایا جو کچھ اوسمین ہے اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی * ح * آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین اوسکو تو داخل ہوؤن مین بہشت مین فرمایا تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا الخ یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوٰۃ فرض اور روزے
رکھ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھ اور
نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پھر کر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے
تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے * ف * اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ
شاید اوسوقت تک یہی تین چیزین فرض ہوئین اور حضرت نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی * ح *
کہا سفیان بن عبداللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسی سے
پیچھے تمھارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہووے اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ
اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ * ف * یعنی گواہی دے اللہ تعالی کی وحدانیت کی اور
سچ جان جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس آئین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین * ح *
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ شَيْئًا الخ یعنی بیعت کرو مجھ سے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ لاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے
ہاتھون کے اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی
اللہ پر ہے اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ کر بیٹھا سواے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے
دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار رہا اور سواے اسکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہے گناہ سے سبب اوسکے
اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہے
اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر * ف * مذہب اہل سنت
وجماعت کا یہی ہے کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہے عذاب ہونا گنہگار پر اور سوا
بخشش نہین ہوتی * ح * اور آیا ہے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی مین یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ کے پس گذرے
عورتون پر پھر فرمایا اے جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین
بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے اے رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو
خاوند کی نہین دیکھا مینے کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہے
نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی
دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین کہا عورتون نے ہان فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اوسکے کا ہے
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے ہان یہی ہے فرمایا پس یہ سبب نقصان دین کا ہے

اوسکی کاہو ف مگر نہ سے اور پر عورتون کے گوشۂ عیدگاہ مین بیٹھتین تھین اسلیے کہ آواز خطبہ کی کا اونھون نے نہ سنی تھی
اونکو بھی کچھ مضمون اوسکا سنا وین اور معنی لعنت کے ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سے یہ خاص کافرون ہی کے لیے ہی اور کسی پر
تعین کر کر لعنت نکرے اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرتے دم مسلمان مرے مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضایقہ نہین اور جسکو سواے
شارع کے کوئی نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسے کہ کہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَغَيْرُ ذٰلِكَ ج
اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ یعنی جو شخص کہ گواہی دے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک
واسطے اوسکے اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا
یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہی اوسکی طرف سے اور بہشت و دوزخ سچ ہی داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو یعنی اچھا عمل کرتا ہو یا برا ف حضرت عیسیٰ کو کلمۃ اللہ اسلیے کہا کہ کلمۂ کن کے
کہنے سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے اور روح اللہ کی اسلیے کہا کہ مردونکو زندہ کرتے تھے اور داخل کریگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب
کے یا بعد عذاب کے گناہون پر ج اور کہا عمروؓ بیٹے عاصؓ کے نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے
کہ کھولیے داہنا ہاتھ اپنا تاکہ بیعت اسلام کی کرون مین آپسے پس کھولا حضرتؐ نے داہنا ہاتھ اپنا پھر کھینچ لیا مینے ہاتھ اپنا پس
فرمایا حضرتؐ نے کیا ہی واسطے تیرے اے عمروؓ کہا مینے ارادہ کرتا ہون مین یہ کہ شرط کرون مین فرمایا کیا شرط کرتا ہی کہا مینے شرط یہ ہی
کہ بخشش کیجاوے واسطے میرے یعنی اون گناہون کی کہ پہلے اسلام سے کیے ہین فرمایا کیا نہین جانتا تو یعنی جان اے عمروؓ کہ تحقیق
اسلام لانا دور کردیتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوسکے ہین اور تحقیق ہجرت دور کرتی ہی اوس چیز کو کہ پہلے اوس سے ہی اور تحقیق
حج دور کرتا ہی اون گناہون کو کہ پہلے اوس سے ہین ف اسلام لانے سے حق اللہ کے اور بندون کے سب بخشے جاتے ہین لیکن
بندون کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہی اور ہجرت اور حج سے حق اللہ کے یعنی گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین نہ حق بندون کے ج
معاذؓ کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے خبر دو مجھکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھکو بہشت مین اور دور کرے مجھکو آگ
سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوپر اوسکے کہ آسان کرے اللہ اوسپر وہ یہ ہی
تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا الخ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور اچھی طرح پڑھ تو نماز کو اور دے زکوۃ اور
رکھ روزے رمضان کے اور حج کر خانۂ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دروازے خیر کے یعنی جنکے سبب سے نیکی کو پہونچتا ہی روزہ ڈھال ہی
یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہی اور صدقہ دینا بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسے بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان
رات کے یعنی اسیطرح وہ بھی گناہ کو دور کرتی ہی پھر پڑھی حضرتؐ نے یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ
پہونچے يَعْمَلُوْنَ تک ف یعنی اسکے آگے کی اخیر آیت تک پڑھی اور یہ سورۂ سجدہ مین ہی اسمین بیان تہجد گذارون کی خوبی کا
اور بعد لفظ الْمَضَاجِعِ کے یہ ہی يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا
اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی جدے ہوتے ہین پہلو اونکے بسترون سے دعا کرتے ہین اپنے رب سے
بخوف دوزخ اور طمع جنت کے اور جو کچھ دیا ہی ہمنے اونکو اوسمین سے خرچ کرتے ہین یعنی اسکی رضامندی مین پس نہین جانتا ہی کوئی
نفس اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی اونکے لیے آنکھون کی ٹھنڈک سے یعنی اونکی راحت و آرام کی چیزین جنت مین طیار کر رکھین ہین
اونکے عمل کی مزدوری مین ج پھر فرمایا حضرتؐ نے اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ الخ یعنی کیا نہ بتاؤن مین تجھکو سر امر کا اور
ستون اوسکا اور بلندی کوہان اوسکے کی کہا مینے ہان بتا اسے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہی ف یعنی اصل اور سر

ف مسئلہ کسیکا مال غصب کیا اور اسلام لائے تو اسلام قبول ہوا اور گناہ غصب [illegible]
[illegible]

امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت
پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہین یعنی اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی
جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سب کی کہا مینے ہان بتلایئے ای نبی اللہ کے
پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا یعنی بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مینے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم
پکڑے جاوینگے بسبب اون باتون کے کہ ہم بولتے ہین اونکو فرمایا ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَا مُعَاذُ وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی
النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ
اور نہین گراوینگی لوگون کو آگ جہنم مین اونکے موہون کے بل یا فرمایا اونکی ناکون کے بل مگر باتین اونکی زبانون کی ف
گم کرے تجکو مان تیری معنی اسکے یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین ہین بلکہ یہ فرمایا ازراہ ادب سکھانے اور ہشیار
کرنے کے غفلت سے مگر باتین زبانون لقنکے کی یعنی جو باتین کہ موجب کفر و گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کے اور گالیان اور غیبت
وغیر ذلک ــ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ
اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اوسکے اور دے واسطے اللہ اور نہ دے واسطے
اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اور فرمایا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ
فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ یعنی بہترین عملون باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ مین اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ مین ف بہتر اسکو
اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتون سے بچیگا اور اچھی باتین کریگا ــ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یعنی پورا مسلمان
وہ ہے کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن مین ہین اوس سے لوگ اپنی خونون
اور مالون پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ
نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہے کہ جسنے
مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو اللہ کی بندگی مین اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ
اور کہا انس نے قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ
وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے مین یہ فرمایا کرتے
تھے کہ نہین پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہین امانت واسطے اوسکے اور نہین پورا دین واسطے اوسکے کہ نہین عہد واسطے اوسکے
اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ یعنی جو کہ گواہی دے
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہین حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم کی
اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت مین ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنون دوزخ مین رہے لیکن انجام کار
داخل ہوگا بہشت مین اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور لینکے سبب فرائض حق جانیگا اور فرمایا
مَفَاتِیْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجیان بہشت کی گواہی دینا اسکا ہے کہ نہین کوئی معبود سوائے خدا کے

اور روایت ہی حضرت عثمان رضہ سے کہ کہا تحقیق کتنے ایکلوگ یاروں مین سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ وفات ہوئی حضرت کی
غمگین ہوئے اوپر آنحضرت کے یہان تلک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمین سے واقع ہوں وسواس مین یعنی ہو وسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کے انتقال
سے دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان رضی نے اور تھا مین اونمین سے اوسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجپر عمر رض اور سلام کیا پس مین
نہ خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی حال کے پس شکایت کی عمر رض نے طرف ابی بکر رض کے پھر آئے دونون یہان تلک کہ سلام علیک
کی مجھہ کو دونون نے پس کہا ابوبکر رض نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر کو کہا مینے کہ نہین کیا مینے
یعنی نہین جانتا مین کہ ترک کیا ہو جواب مینے پس کہا عمر رض نے ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان رض نے کہ کہا مینے قسم ہی اللہ کی
نہین خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجپر اور نہ سلام کیا ہی تمنے کہا ابوبکر رض نے سچ کہا عثمان رض نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے یعنی آگاہ
ہونے سے ساتھ گذرنے عمر رض کے اور سلام اونکے سے کسی کام نے پس کہا مینے ہان کہا ابوبکر رض نے کہ کیا ہی وہ کام کہا مینے کہ وفات دی
اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اونسے نجات اس امر کے سے کہا ابوبکر رض نے کہ تحقیق پوچھا ہی
مینے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابی بکر رض کے اور کہا مینے اونکو قربان ہو باپ میرا تجپر سے اور مان میری تم لائق تر ہو ساتھ
پوچھنے کے یعنی اسلیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابوبکر رض نے کہ کہا مینے
ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجھسے وہ کلمہ
یعنی کلمہ طیبہ کہ بیان کیا تھا مینے اپنے چچا پر پھر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ نجات ہی واسطے اوسکے ✤ اور وہب بن منبہ
سے روایت ہی کہ کہا گیا واسطے اونکے اَلَيْسَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ یعنی کیا نہین ہی لا اِلٰہ الا اللہ کنجی بہشت کی
کہا وہب رض نے کہ مقرر ہی و لیکن نہین ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہین اوسکے لیے دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا
جاویگا واسطے تیرے یعنی قفل جنت کا اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے ✤ **ف** ✤ جبکہ رغبت دلائی
وہب رض نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک کرنے پر تو لوگون نے کلام مذکور کہا مطلب اونکا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کے
دروازونکے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون پھر اسکو رد کیا وہب رض نے کلام مذکور سے اور مراد دندانوں سے یہان یہ ہی کہ دل مین
کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہووا سکا اور تابعدار ہو اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد دندانوں سے اعمال نیک ہین
اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جب تلک اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا بہشت مین مقصود مبالغہ ہی عمل کے
ثابت کرنے مین ✤ **حم** ✤ ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا
کیا ہی فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جسوقت کہ خوش کرے تجکو نیکی
اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی ✤ **ف** ✤ یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب
درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل
تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہین کرتا درمیان ان دونون
کے اور کچھ پروا نہین کرتا اونکے کرنے نکرنے کی اور فاسق جو گناہ پر ہٹ رکھتا ہی وہ بہت پروا نہین رکھتا ہی نماز پڑھے تو برابر نہ پڑھے
تو برابر فرمایا اللہ سبحانہ نے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ✤ کہا اوس شخص نے ای رسول خدا کے پس کیا ہی
گناہ فرمایا اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ یعنی جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوسکو ✤ **ف** ✤
کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اوسکے حق مین نہو اور شبہہ ہو حکم اوسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال

فا
بالالہام سے یہ کہ آدمیون کو پیدا بہشت افضل ہین خصوصا اللہ کی عبادت مین اور اور چیزون مین اونکو واسطے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہی نجات کا
موطا
مالک ... اور احکام بہت سے ... ایسا کام ... نجات آدمی کی ... کلمہ توحید کا ... مشکوٰۃ
بیہقی ... نہین ... کا ... اونکے ... ۔

اچھے لوگون کے دل کا ہی کہ بُری بات اونکے دل مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتی ہے اور کہا عمرو بن عبسہ نے کہ اَتَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ
اِلٰى اٰخِرِہٖ یعنی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے اے رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے اوپر اس دین کے یعنی ابتدا
مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکرؓ اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مینے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا
کہا مینے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کر سے طاعات پر کہا عمروؓ نے
کہ کہا مینے کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا عمروؓ نے پھر کہا مینے
کونسی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑے رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی
ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا مینے پس کونسا جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ
مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مینے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی
حصہ یا پانچوان حصہ رات کا ۞ اور معاذ بن جبل نے کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا
يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا یعنی جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اوسکے کسیکو اور نماز پڑھتا ہو
پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو اے رسول خدا
فرمایا کہ چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین ۞ **ف** بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا
اور اسمین ذکر حج اور زکوٰۃ کا اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین بیچ زیادتی عبادت کے
اور اسپر بھروسا نکر بیٹھین اور بُرے کام نکرنے لگین ۞ اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ بن جبلؓ نے بہترین خصلتون
ایمان کی سے فرمایا اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ یعنی یہ کہ دوستی رکھے تو
واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر
کیا ہی اے رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو واسطے اپنے اور مکروہ رکھے تو
واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی تو واسطے اپنے یعنی خیر خواہ سبکا رہے ۞ **مشکوٰۃ** ۞ اور عقائد کی کتابون مین لکھا ہی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمۂ شہادت دوسری نماز تیسری زکوٰۃ چوتھی حج
پانچوین روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض ہی ہر مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا
کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ
سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسیکا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج سب چیزون کی اوسے خبر ہی ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین
اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا بُرا بلکہ جو دنیا
مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے
کہ فرشتے بندے خدا کے ہین پیدا ہوئے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین
نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی اونکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین

جبرئیلؑ کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون کے پاس لایا کرتے تھے میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پہونچاتے ہین
اور مینھہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیلؑ کہ صور منہہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکینگے عزرائیلؑ کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجین ہین توریت حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر زبور حضرت داؤدؑ پر
فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھہ خدا کی کتابون مین لکھا ہی سب حق ہی اوس سب پر
ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر لیجلین اوسی
راہ پر چلو تو دین و دنیا تمھارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا اول پیغمبر حضرت آدمؑ ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہی آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکے شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیلؑ براق لیکر
آئے حضرتؐ کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لے گئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھہ دیکھا اور بہشت
اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات مین بہت بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نمازین بھی وہان فرض ہوئین پھر جب حضرتؐ
ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان رہے جب تریسٹھہ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرتؐ کا وہان بنا چارکرسی حضرت کی یہ ہی محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے
کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی یہ کون شخص ہی کہ تیرے پاس
آیا تھا مردہ اگر با ایمان ہی جواب اونکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہی بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پھر اوس پر عذاب سخت کرتے ہین اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہی اوس دن حضرت اسرافیلؑ صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے
اور ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکینگے پھر سب کچھہ موجود ہو جاویگا مُردے گور سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامہ اعمال کے اونکے ہاتون مین
دینگے اور حساب کرینگے ہاتھہ پانون اوسکے گواہی دینگے کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھہ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاوینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادون
کی طرح اور بہت سے دوزخ مین کٹ کر گر پڑینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبرؐ کو حوض کوثر دیا ہی پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے سفید ہی کوزے اوسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر بیٹھکر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی پیویگا پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خداؐ اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہی کہ اپنے فضل سے
مسلمانون کو نصیب کریگا اور کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کلنٹے اور بدبو

مکان اور بہت سے عذاب ہین حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے آور ایمان لاوے
کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو باتین موافق شرع کے ہین
حق ہین اور جو باتین خلاف قرآن اور حدیث کے ہین سب باطل ہین اور بری ہین اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے
حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل
سمجھے اور انکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہے اور حضرت نے بہت سی
خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہے اون سب مین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت
عثمانؓ حضرت علیؓ کو افضل جانکے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر
پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل اور بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نمازین
جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے +

تمت

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہے جو خالق زمین و آسمان ہے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہمکو
بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جنسے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آگئے سب مین بڑا معجزہ قرآن ہے جسکی بلاغت مین
عقل فصحا کی حیران ہے اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار ہے منکر مخلد فی النار ہے آل و اصحاب کرام ارکان دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے عالم ہر زمانے کے
لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرماتے مضامین قرآن عبارات عام فہم مین سمجھاتے تا نفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے تفسیرون عربی فارسی سے
فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہے جاتے تھے اسواسطے مولانا افضل الکمال مولانا جناب مولوی حاجی **محمد قطب الدین خانصاحب**
دہلوی دامت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی **محمد اسحق صاحب** بعثہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کی طرح عالم دیندار متقی
پرہیزگار ہین رسائل دینیہ کی تحریر انکا کام ہے غرض ترویج مسائل دین اسلام ہے بحسب اصرار بعض عمائد و بنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کیا جب
دنون سے رہا احزاب کا درس ہوتا تھا سو سورۂ احزاب سے آخر سورۂ حجرات تک تحریر و مرتب ہوگئی اور اوتنی اس مطبع نظامی واقع کانپور کے اواخر ذیحجہ [illegible] ہجری مین
چھپکر طیار ہوئی تصحیح و صفائی چھاپہ و حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع آمین مبالغہ تمام ہے اجب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کر لینگے کشف
مشکلات قرآنی ہے عمدہ مواہب علیہ رحمانی مدارک قبولیت مین بے بدیل ہے معلم معالم انوار تنزیل بحر امواج حقائق قرآن ہے تبیان دقائق فرقان ہے موضح اسرار تاویل ہے کشف
استار خزائن نکات جمیل ہے عالم تو اس سے نفع ہی اوٹھائینگے بے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہو جائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر در منثور مدارک
معالم بیضاوی وغیرہ کا ذیل تفسیر آیات بمقام مناسب ترجمہ لکھا اسی سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور اور فوائد مفیدہ جو ذہن عالی مین آئے وہ بھی بموقع مناسب
بڑھائے ہین اور جب شائقین اس سے نفع اوٹھاوین تو جناب مصنف اور اس امیدوار دعا **محمد عبد الرحمن** اور اسکے معاونون کو بدعاء خیر یاد فرماوین بالخصوص نواب مستطاب
معلی القاب جلیل جاہ محمد **کلب علیخان بہادر** والی رامپور دام اقبالہ کی دعاء ترقیات دو جہانی سے ضرور رطب اللسان ہوتین کہ ملازمان جناب
ممدوح بڑے مددگار اسکے چھپنے کے ہین بعد اسکے جناب مصنف نے سورۂ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی
ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی ادھر سورۂ قاف سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیے کہ اس جلد کو جلد خریدین
سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آویگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر مین خرید کتب ہے
حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہے بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر سرے سے شروع ہوگی اسواسطے بہت سہو اور قیمت کی [illegible] ہدیہ کرکے مطبوع ہوگی

السعی منی والاتمام من اللہ

قطعات تاریخ تمامی طبع جامع التفاسیر از مولانا محمد نظام الدین حسن نیرنگی سلمه الله العلی الکبیر

جب کہ یہ تفسیر قرآن با ہزاران جد و کد | طبع ہو کر مشتہر اطراف عالم میں ہوئی

ہر طرف سے مصرع تاریخ کی آئی صدا | واہ کیا تفسیر نے پایا زیب و زینت سے چھپی

۱۲۸۴ھ

ایضاً

چو تفسیر جامع بصد اہتمام | بفضل خداوند مطبوع شد

شنیدم ز ہاتف پی سال طبع | زہی طبع تفسیر مطبوع شد

۱۲ ۸۴

ایضاً

شد طبع چو این کتاب مقبول خرد | با صحت و خوبی و صفائی بیحد

گفتم تاریخ صوری و معنویش | ہشتاد و چہار و یکہزار و دو صد

۱۲۸۴

وجہ ختم بر خاتمہ

برائے سند این معنی کہ این تفسیر مطبوع مطبع نظامی ست مہر و دستخط مہتمم ثبت نمودہ شد .



العبد

عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب تا آخر سورۂ حجرات

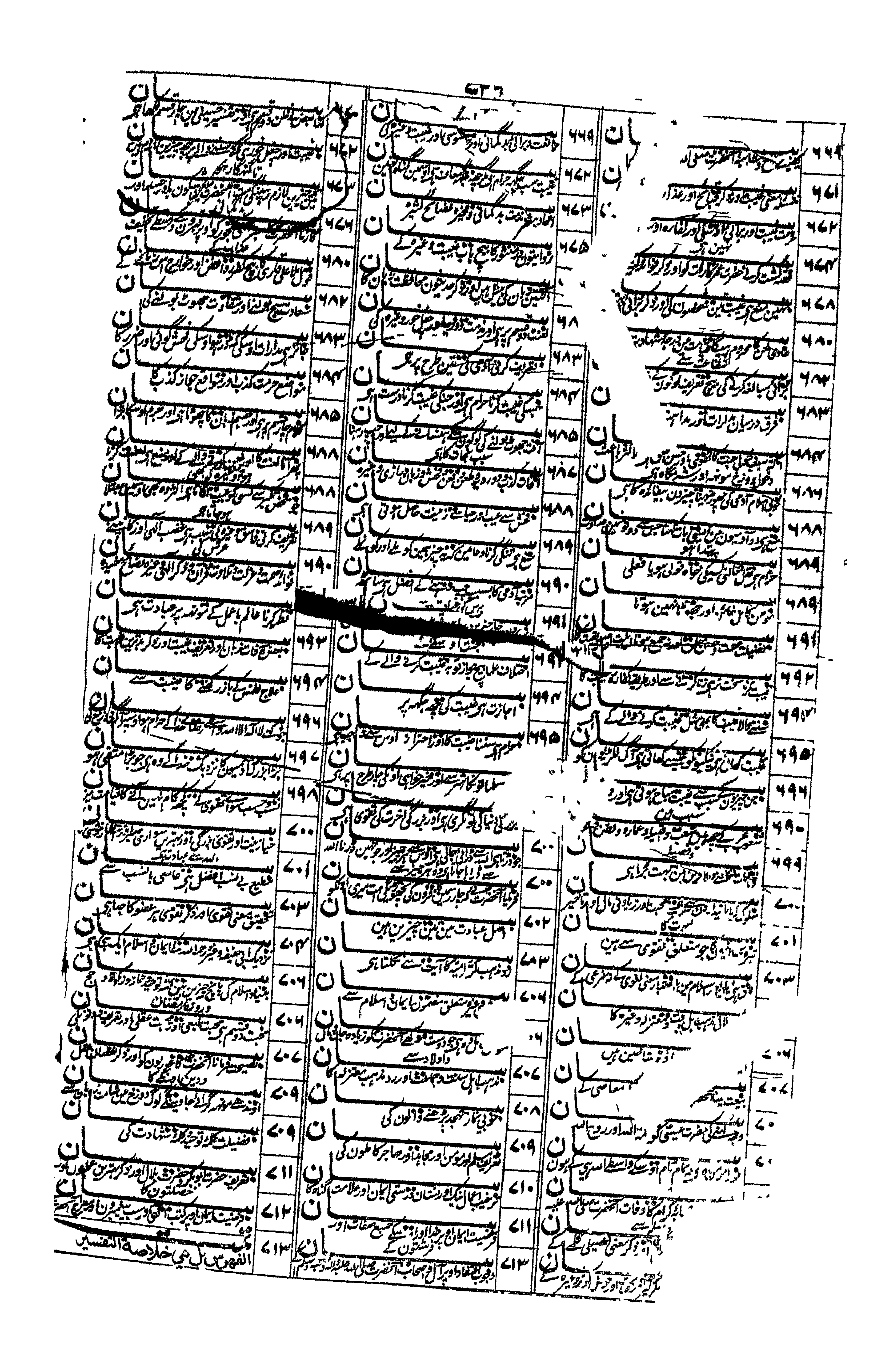
سورۃ الزخرف ۴۳۰ ۴۵۰

سورۃ الدخان ۴۴ — ۴۸۴

سورۃ الجاثیہ ۴۵ — ۴۹۸

سورۃ الاحقاف و سیپارہ ۲۶ — ۵۱۰

سورۃ الفتح ۴۸ — ۶۱۱



تصحیح اغلاط و ترمیم محو و اثبات صناعت چاپ واقع جات تفاسیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۸	بچھوڑا اور ورکو	بچھوڑا دو لو	۸۴	حاشیہ۲ سطر۲	تم	[illegible]	۱۶۷	حاشیہ۱ سطر۱	استفہام	استعمام	۲۹۲	۱۰	پڑھے	پر
۱۴۹	۱۸	کی کئی	کئی گئی	″	۸	لاالذین	[illegible]	۱۶۸	پیشانی	ودلی ۳۳	وحالی ۲۳	۳۴۷	۱	وادی	وحدی
″	۲۸	بچھا	بچھا	۸۵	۱۳	جدت	جب	″	حاشیہ سطر۳	جنت	جنت سے	″	۱۴	سخابیہوش	منہ بیہوش
۱۰	۲۰	قل لن ینفعکم	قل لن ینفعکم	″	۲۶	اسیطرح	اسطرح	۱۴	۱۵	یہ بھی	یہ سکتے	۲۷۰	۲۲	زمین سگے	زمین کے
۲۷	۱۶	عورتون	عورتون	۸۶	۲۹	تو نشتر	تو نشتر کرت لو	۱۷۲	۴	تعمرت	تعمرت	۲۷۷	۹	یحزنه	یحزنه
۳۶	۱۵	جبیر	جبیر	۹۷	۲۸	نل اوسکا	عمل اوسکا	۱۷۳	۲۳	پھر آیا	پھرایا	۲۸۰	۱۱	آخر	اخر
۳۰	حاشیہ۱ سطر۲	ولتقویہ	ولتقویہ	۸۹	۲۵	کانتوا	کانوا	۱۷۸	۲۸	پھرینگے	بھرینگے	۲۹۴	۱۷	دعانا	دعانا
۳۰	۱۱	بن جابر	بنت جابر	۹۶	۷	اوسکے	اسکے	۱۸۳	حاشیہ۲ سطر۳	یضربہم	یضربہم				
۲۶	۲۵	کی ہو	کی ہو	۹۹	۱۹	قربانی الشوق	قربت الشوق	۱۸۶	۱	رای	رای				
۵۰	۲۷	کرکہ	کہ	۱۰۰	حاشیہ سطر۳	تجیح	قبح	″	۱۵	مبین	المبین				
۵۲	۲	الی النبی	النبی	″	حاشیہ سطر۴	محازۃ	مجازۃ	۱۹۲	۲۵	بدلکیا	بدلیا				مفازۃ
″	″	الامی	الامی	۱۰۱	حاشیہ۱ سطر۲	امارۃالرحم	امارۃالروح	۱۹۶	۱	آللہ	اللہ				بالقرضنۃ
″	۳	سلم	سلم	۱۰۴	۴	ہوا لبلبا	ہوا سپلس	۲۰۰	حاشیہ سطر۲	ور	اور			تو	انکو
″	۶	الامی	الامی	۱۰۹	حاشیہ۶ سطر۱	ازیادۃ	وزیادۃ	۲۰۴	۱۰	لاغلبن	لاغلبن			یا	کہا گیا
۵۵	حاشیہ۱ سطر۲	اخبث رائحۃ	او اخبث رائحۃ	۱۲۳	۳	یہ ہی قول	یہی معنی قول	۲۱۱	۱۵	دم سے لگے	دم سے لگی			تعجز	تعجز
″	حاشیہ۱ سطر۳	[illegible]	فلامۃ	۱۲۴	حاشیہ۸ سطر۲	ثمرناکم	ثمرناکم	۲۱۶	-	[illegible]	مبغی			ولا	ھؤلاء
″	حاشیہ۱ سطر۵	والجزتن	والجرش	۱۲۷	۲۲	علی نفسہ	علی نفسہ	۲۱۹	۴						
۵۷	حاشیہ۵	اور جسنے	کرر تحاسیہ	″	حاشیہ۱ سطر۳	بمعنی	معنی	۲۲۵	۳	خوشتر	خو				
۶۰	۲۰	وکان	وکان	۱۲۹	۲۱	لیکر	لےکر	۲۲۷	۱۱	کے سے	کیسی	۳۰۰		مین	تیں
۶۴	۲۱	کرینگے	کرینگے	۱۳۴	۸	احصینہ	احصینۃ	۲۲۷	۸	ایس	ایک	۳۰۱	۶	۱۰ سے	دو
″	۲۷	تھی	تھے	″	۱۹	ہوسے	ہونے	″	۱	پڑھنے	[illegible]	۳۱۱	حاشیہ سطر	ہوفہم	عفوہم
۷۰	۲۹	بعث کی بعد فانی	بعث کے بعد فانی ہوجانے	۱۳۶	۳	جدجاسے	چڑھ جاسے	۲۳۱	۱۱	ہوتی	دی	″	حاشیہ سطر	حیث	الحیث
۷۵	۱۲	تکراو آسمان	تکر آسمان	۱۳۸	۱۵	علینا	سلینا	۲۴۱	۱۰	انداز	انداز	۳۱۷	حاشیہ سطر	سمت	جنت
	۱۸	ال داؤد	آل داؤدکو	۱۳۹	حاشیہ سطر۲	مایتقال	مایتقاول	۲۴۳	۲۰	[illegible]			۱۰	مدت	آمدرفت
۷۶	پیشانی	یقنت۱۲	یقنت۳۲	۱۴۱	۲۶	کہا	کفار	″	۲۸	[illegible]	[illegible]	″	۲	وہ فرستے	درفرستے
۷۷	۱۶	دوسرے	دوسرے کے	۱۴۵	۲۵	بہترین	بہتیری	۲۴۹	۲۵	سب سے	سب سے	۳۲۸	۳	کہام	کلام
″	۲۲	پھر	بر	۱۴۵/۱۴۸	پیشانی	سیپارہ دوالی ۲۳	سیپارہ کا ۲۳	″	″	اب	آپ	۳۲۸	۱۶	″	[illegible]
۹۰	حاشیہ	ثم	تم	۱۵۰	حاشیہ۱ سطر۴	الفکایۃ	المکاہنۃ	۲۴۹	۱۶	الدایۃ	[illegible]	۳۳۰	۱	امتہ	امتہ
۹۱		فوع	فوع	″	حاشیہ۲ سطر۵	وذباب	وذیاب	″	۲۰	اسکی	[illegible]	۳۳۱	۲	لله لو	[illegible]
	حاشیہ۲ سطر۳	سالۃ	رسالۃ	۱۵۹	حاشیہ سطر	[illegible]	[illegible]	۲۱۰۳		بھی	[illegible]	۳۴	۲۵	[illegible]	[illegible]
۸۴	۱		۱	۱۶	حاشیہ۱ سطر۱۳	من شیاطین کے	[illegible]		۸						